مؤلف مفید عام کی دیگر ضروری اور عجیب و غریب تصانیف

تفسیر القرآن بالقرآن جس میں تمام اخلاقی و روحانی مسایل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات وانجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات وتواریخ معتبرہ سے نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے [illegible] باطل و بے بنیاد قصوں اور مسئلوں کو چھوڑ دیا گیا اور صاف طور پر ثابت کردیا گیا ہے کہ تمام ضروریات دینی و اخلاقی پر قرآن مجید ایسے کامل طور پر حاوی ہے کہ کوئی کتاب اُس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ اور تمام عیوب ونقصانات اور [illegible] سے ایسا منزہ اور پاک ہے کہ راستباز انسان اُس پر حرف زنی نہیں کرسکتا اور ہر پہلو سے یہ کلام حد اعجاز پر واقع ہے۔ کیا بلحاظ علو معانی و وسعت مضامین کے کیا بلحاظ فصاحت و بلاغت اور نبوت وحکمت کے اور کیا بلحاظ دلپذیری و لستانی تزکیۂ نفس تفریح قلوب اور ایصال الی اللہ کے اور اس بات کا بڑا اہتمام رکھا گیا ہے کہ ترجمہ اور تفسیر دونوں نہایت ہی سہل الفہم رہیں اور ہر ایک حل طلب مقام نہایت ہی مختصر اور محققانہ طریق سے حل ہو جاوے فالحمد للہ کہ اُسی کے فضل اور اُسی کے کرم سے اور اُسی کے رحم سے مؤلف کو اس میں کامیابی حاصل ہوئی ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ مفتاح القرآن پڑھنے کے بعد ہر ایک معمولی سمجھ کا انسان تمام قرآن مجید کو اُس کی مدد سے بآسانی حل کرسکتا اور اپنے دین میں کامل ہو سکتا ہے پس تمام طالبعلم جوانوں اور بوڑھوں کو چاہیے کہ اب قرآنی علوم سے اپنے آپ کو محروم نہ رکھیں۔ اس میں تمام دینی اور دنیاوی ترقی منحصر ہے وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ۔ قیمت بلا جلد ہے رقیمت مع جلد ہے، محصولڈاک بذمہ خریدار۔

یہ تفسیر انگریزی میں بھی چھپ گئی ہے۔ قیمت للعہ

حمایل التفسیر یعنی تفسیر القرآن بالقرآن۔ حمایل کی صورت میں ہے قرآن مجید مع ترجمہ ہر صفحہ کے بالائی حصہ پر مسلسل چلا جاتا ہے اور تفسیر نیچے کے حصہ میں۔ ترجمہ اور تفسیر وہی ہیں جو تفسیر القرآن بالقرآن میں ہیں۔ قیمت بلا جلد للعہ مع جلد ستے ر۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

تذکرۃ القرآن۔ بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء۔ مجلد قیمت عہ فی سال۔ ان رسایل میں مفصلہ ذیل قرآنی مضامین کا بیان قرآن مجید سے نہایت عمدگی اور کمال کے ساتھ کیا گیا ہے جس کی خوبی کا اندازہ مطالعہ ہی سے ہوسکتا ہے۔ دلائل ہستی باری تعالیٰ۔ اسمائے الٰہی۔ تقدیر۔ ذکر و فکر۔ غفلت۔ دعا۔ تقویٰ۔ نبوت احمدی۔ از کتب مقدسہ۔ جہاد۔ اختلاف التفاسیر اور اُن میں توفیق وتطبیق وغیرہ۔

مفتاح القرآن۔ اس کو معمولی اُردو خواں ایک مہینے میں یاد کرکے پانچ ہزار لغتوں اور ایک لاکھ سولہ ہزار صیغوں پر ایسا حاوی ہو جاتا۔ اور صرف میں ایسا مشاق ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید بار ترجمہ بآسانی پڑھ سکتا ہے چھوٹے بچے بھی اس کو چار پانچ مہینے میں یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑھنے اور سمجھنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ بلا معنی پڑھنے کی برابر مدت میں ختم کرسکتے ہیں تفسیر القرآن بالقرآن نے قرآن مجید بامعنے پڑھنے اور سمجھنے کو ایسا آسان کردیا ہے کہ اُستاد کی ضرورت نہیں معمولی سمجھ کے طلبا بآسانی از خود اس تفسیر کی مدد سے قرآن مجید پڑھ سکتے ہیں۔ قیمت صرف ۴ر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفید عام

آبنوس ـ مصفی خون محرک معدہ و امعا اور بول ہے مجری پیشاب پر اسکا اثر مقوی و رجاذب کے طور پر ہوتا ہے نزف الدم ـ رعاف ـ سوزاک و جریان کیلئے مفید ہے ـ خوراک بطور سفوف نصف ڈرام سے ایک ڈرام تک دیسکتی ہیں ـ

آتشک وسوزاک ـ جسقدر عورتوں کو آزادی زیادہ اور مرد و زن کا باہمی ملاپ عام ہوتا جاتا ہے اسیقدر زناکاری بکثرت اور عام ہوتی جاتی ہے یہ امراض یعنی آتشک سوزاک اسی کا نتیجہ ہیں ـ ہمارے دیکھتے دیکھتے یہ امراض اس کثرت سے پھیلے ہیں کہ آخر نتیجہ کا کچھ اندازہ نہیں کیا جاسکتا ـ دس بارہ سال گذرے کہ یہ امراض نہایت نادر الوقوع تھے اور کسی شخص کا انمیں مبتلا ہوجانا نہایت شرمناک واقعہ خیال کیا جاتا تھا حتی کہ بلا سخت تکلیف اور اندیشہ کے ان امراض کا ظاہر کرنا بھی موت کی برابر ناگوار ہوتا تھا ـ اور اب وہ زمانہ ہے کہ یہ امراض ایک عام واقعات ہوگئے اور انکا اظہار کرنا ایک معمولی بات ہوگئی ان امراض کو انگریزی میں وینیریل کہتے ہیں اور انکی دراصل تین مختلف اقسام ہیں

اوّل سفلس یعنی آتشک دوم سافٹ شانکر یا اسکا ہماری دیسی زبان میں کوئی علیحدہ نام نہیں ہے بلکہ غلط العام طور پر اسکو بھی آتشک کے نام سے موسوم کردیتے ہیں ـ حالانکہ اسمیں اور آتشک میں بہت بڑا تفاوت ہے جسکا مختصر بیان ہم ذیل میں کرینگے انشاء اللہ تعالے سوم گونوریا ـ یعنی سوزاک

اوّل سفلس یعنی آتشک ـ یہ ایک متعدی مرض ہے جو زناکاری سے پیدا ہوتا ہے اسکا زہریلا مادہ مریض کے خون اور زخموں میں ہوتا ہے جب کسی تندرست شخص کے زخم یا کسی جگہ پر مریض آتشک کا خون یا اسکے کسی زخم کی رطوبت لگجاوے تو اوسمیں سرایت کرجاتا اور ترقی کرکے یہ مرض پیدا کردیتا ہے تھوک عرق یا دودھ میں تو اسکا اثر نہیں ہوتا مگر خون اور تمام زخموں اور چھالوں میں بکثرت ہوتا ہے اس مرض کے چار درجے ہیں ـ

(۱) درجہ سرایت۔ اسکی میعاد ۱۰ دن سے ۶۴ دن تک ہے۔ اوسط میعاد ۲۴ دن ہے۔ اس درجہ میں کوئی خاص علامت پیدا نہیں
ہوتی۔ ہاں اگر تیز قسم کی پیپ کے ساتھ ملکر اُسنے سرایت کی ہے تو مقام سرایت پر سوزش اور ورم ہوتی ہے۔ اگر سافٹ شینکر کی پیپ
کے ساتھ اُسنے سرایت کی ہے تو اُسکے زخم کی علامات شروع ہوجاتی ہیں۔

(۲) درجہ ابتدائی۔ اسکی میعاد ۳ ہفتہ سے ۶ ہفتہ تک ہے پہلے ایک سخت اوبھار مقام سرایت پر شروع ہوتا ہے جسمیں نہ کچھ
درد ہوتا اور نہ کچھ پیپ نکلتی ہے کبھی تو اوسکی سطح پر سے چھلکے یا بورا اوترتے ہیں اور کبھی نہیں۔ اس سخت خشک اور بےدرد
اوبھار سے آٹھ دس یوم بعد قریب کے غدود بڑھنے شروع ہوجاتے ہیں پہلے ایک غدود بڑھنا شروع ہوتا ہے۔ بعد ازاں
اور۔ مگر انہیں درد نہیں ہوتا بلکہ سخت گولیوں کی طرح رہتے ہیں۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر سافٹ شینکر کے ساتھ آتشک شروع ہوتا ہے تو پہلے سے زخم ہوجاتا اور غدود متورم ہوکر اُن میں
پیپ پڑجاتی ہے زخم کی بنیاد سخت ہوجاتی ہے۔ اگر کسی اور قسم کا زخم ہو اور اوسمیں آتشک کا مادہ سرایت پذیر ہوا ہے
تب بھی اُسکی بنیاد اور کنارے سخت ہوجاتے ہیں۔

(۳) درجہ دویم۔ درجہ ابتدائی کے بعد پانچ سات ہفتہ تک کوئی علامت پیدا نہیں ہوتی۔ اس عرصہ میں آتشک کا زہر غدود سے
گذر کر خون میں پہنچتا اور بڑھتا رہتا ہے یہانتک کہ خون میں بکثرت ہو کر طرح طرح کے فسادات ظاہر ہونے شروع ہوجاتی ہیں
جسم پر دونوں طرف ایک مطابق داغ نمایاں ہو کر پھر کھرنڈ بنتے پھر پھنسیاں اور چھالے پیدا ہوتے ہیں مقعد کے کنارے پر کنڈلیاں
بنجاتے ہیں۔ آتشک کی پھنسیوں اور چھالوں کی یہ ایک خصوصیت ہے کہ اُنہیں درد یا ٹیس یا جلن یا کھجلی کچھ نہیں ہوتی
حلق کا اندر سوزش ہو کر لوزتین میں زخم ہوجاتے ہیں۔ ناخون متورم ہو کر سخت ہوتے اور کھردرے ہوجاتے ہیں۔ بال جھڑنے
لگجاتے اور آنکھ کے پردوں میں سوزش ہوجاتی ہے جسکو آئی رائی ٹس اور ریٹی نائی ٹس کہتے ہیں ہڈیوں کے غلافوں میں سوزش
ہوکر ورم ہوجاتی اور اکثر درد ہوجاتا ہے۔ اس درجہ کی میعاد ایک مہینہ سے ایک سال تک ہے۔

(۴) درجہ سویم۔ اس درجہ میں جلد اعضاء اور ہڈیوں میں گہرے نقصان پیدا ہوتے ہیں بعض اوقات دویم درجہ کے بعد کچھ
مدت تک کوئی نقصان ظاہر نہیں ہوتا اور مریض ظاہراً پوری صحت پر رہتا ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد درجہ سویم کے فساد شروع
ہوجاتے ہیں۔ ایک قسم کی چھوٹی چھوٹی رسولیاں پیدا ہوتی اور متورم ہو کر زخمی ہوجاتی ہیں اسطرحپر گہرے بدنما دیرپا اور
بدبودار زخم بنجاتے ہیں جن سے رقیق پیپ نکلتی رہتی ہے کبھی ہڈیاں بھی گلنی شروع ہو کر ناسور اور زخم بنادیتی ہیں کبھی
اندرونی اعضاء شلاً پھیپھڑے جگر گردہ تلی اور دماغ میں پیدا ہوجاتی ہیں۔ ایک دفعہ آتشک ہونیکے بعد دوبارہ نہیں ہوتا
تیسرے درجہ میں پہنچکر یہ مرض متعدی نہیں رہتا مگر بعض کیس ایسے بیان کیے گئے ہیں کہ دس بارہ برس کے بعد بھی یہ مرض ایک
سے دوسرے کو لگ گیا۔ **طریق سرایت** (۱) زنا کیوقت زخمی یا کھرچی ہوئی یا کچی سطح پر مریض کے زخم کی رطوبت لگجانا۔
(۲) اگر ایک چمچہ یا پیالی پر دوسرے شخص کے منہ یا زبان سے زخم کی رطوبت لگجائے پھر اُس چمچہ یا پیالی سے دوسرے شخص کے
منہ میں وہ زہریلی رطوبت پہنچ جائے (۳) آتشک والا بچہ کا دانت لگ کر دودھ پلانیوالی عورت میں سرایت کرسکتا ہے۔
آتشک والا ماں یا باپ سے بچہ کو جاتا ہے **موروثی آتشک** دو طرح ہوتا ہے ایک تو اسطرحپر کہ انزال کے وقت

(۱) درجہ سرایت۔ اسکی میعاد ۱۰ دن سے ۴۲ دن تک ہے۔ اوسط ۲۴ دن ہے۔ اس درجہ میں کوئی خاص علامت پیدا نہیں ہوتی۔ ہاں اگر تیز قسم کی پیپ کے ساتھ ملکر اُسنے سرایت کی ہے تو مقام سرایت پر سوزش اور ورم ہوتی ہے۔ اگر سافٹ شینکر کی پیپ کے ساتھ اُسنے سرایت کی ہے تو اُسکے زخم کی علامات شروع ہوجاتی ہیں۔

(۲) درجہ ابتدائی۔ اسکی میعاد ۴ ہفتہ سے ۶ ہفتہ تک ہے پہلے ایک سخت ابھار مقام سرایت پر شروع ہوتا ہے جسمیں نہ کچھ درد ہوتا اور نہ کچھ پیپ نکلتی ہے کبھی تو اوسکی سطح پر سے چھلکے یا بورا و ترتے ہیں اور کبھی نہیں۔ اس سخت خشک اور بے درد ابھار سے آٹھ دس یوم بعد قریب کے غدود بڑھنے شروع ہوجاتے ہیں ہاں ایک غدود بڑھنا شروع ہوتا ہے بعد ازاں اور۔ مگر انمیں درد نہیں ہوتا بلکہ سخت گولیوں کی طرح رہتے ہیں۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر سافٹ شینکر کے ساتھ آتشک شروع ہوتا ہے تو پہلے سے زخم ہوجاتا اور غدود متورم ہوکر اُن میں پیپ پڑجاتی ہے زخم کی بنیاد سخت ہوجاتی ہے۔ اگر کسی اور قسم کا زخم ہو اور اسمیں آتشک کا مادہ سرایت پذیر ہوا ہے تب بھی اُسکی بنیاد اور کنارے سخت ہوجاتے ہیں۔

(۳) درجہ دویم۔ درجہ ابتدائی کے بعد پانچ سات ہفتہ تک کوئی علامت پیدا نہیں ہوتی۔ اس عرصہ میں آتشک کا زہر غدود سے گذر کر خون میں پہنچتا اور بڑھتا رہتا ہے یہانتک کہ خون میں بکثرت ہوکر طرح طرح کے فسادات ظاہر ہونے شروع ہوجاتے ہیں جسم پر دونوں طرف ایک مطابق داغ نمایاں ہوکر پھر کھرنڈ بنتے پھر پھنسیاں اچھالے پیدا ہوتے ہیں مقعد کے کنار و پیر کنڈی لٹکا بنجاتے ہیں۔ آتشک کی پھنسیوں اور چھالوں کی یہ ایک خصوصیت ہے کہ اُن درد یا ٹیس یا جلن یا کھجلی کچھ نہیں ہوتی حلق کے اندر سوزش ہوکر لوزتین میں زخم ہوجاتے ہیں۔ ناخون متورم ہوکر سخت موٹے اور کھردرے ہوجاتے ہیں۔ بال جھڑنے لگجاتے اور آنکھ کے پردوں میں سوزش ہوجاتی ہے جسکو آئی رائی ٹس اور ریٹ نائی ٹس کہتے ہیں ہڈیوں کے غلافوں میں سوزش ہوکر ورم ہوجاتی اور اکثر درد ہوجاتا ہے۔ اس درجہ کی میعاد ایک مہینہ سے ایک سال تک ہے۔

(۴) درجہ سویم۔ اس درجہ میں جلد اعضاء اور ہڈیوں میں گہرے نقصان پیدا ہوتے ہیں بعض اوقات دویم درجہ کے بعد کچھ مدت تک کوئی نقصان ظاہر نہیں ہوتا اور مریض ظاہرا پوری صحت پر رہتا ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد درجہ سویم کے فساد شروع ہوجاتے ہیں۔ ایک قسم کی چھوٹی چھوٹی رسولیاں پیدا ہوتی اور متورم ہوکر زخمی ہوجاتی ہیں اسطرحپر گہرے بدنما دیرپا اور بدبودار زخم بنجاتے ہیں جن سے رقیق پیپ نکلتی رہتی ہے کبھی یہ گلیاں ہڈی میں شروع ہوکر ناسور اور زخم بنادیتی ہیں کبھی اندرونی اعضا مثلاً پھیپھڑا جگر گردہ تلی اور دماغ میں پیدا ہوجاتی ہیں۔ ایک دفعہ آتشک ہونیکے بعد دوبارہ نہیں ہوتا تیسرے درجہ میں پہنچکر یہ مرض متعدی نہیں رہتا مگر بعض کیس ایسے بیان ہوئے ہیں کہ دس بارہ برس کے بعد بھی یہ مرض ایک سے دوسرے کو لگ گیا۔

طریق سرایت (۱) زناکیوقت زخمی یا کھرچی ہوئی یا کچی سطح پر مریض کے زخم کی رطوبت لگجانا (۲) اگر ایک چمچہ یا پیالی پر دوسرے شخص کے منہ یا زبان سے زخم کی رطوبت لگجائے پھر اُس چمچہ یا پیالی سے دوسرے شخص کے منہ میں وہ زہریلی رطوبت پہنچ جائے (۳) آتشک والے بچہ کا دانت لگ کر دودھ پلانیوالی عورت میں سرایت کرسکتا ہے۔

آتشک والی ماں یا باپ سے بچہ کو جاتا ہے **موروثی آتشک** دو طرح ہوتا ہے ایک تو اسطرح پر کہ قرار حمل کے وقت

ماں یا باپ کو آتشک ہو تو اسطرحپر کہ قرار حمل کے بعد ماں کو آتشک ہو جائے۔
آتشک کی ابتدائی خشک سخت اور بے درد اوبھار کو ہارڈ شنکر کہتے ہیں جو پیتل کے رنگ کا ہوتا ہے عموماً تو یہ اعضائے مخصوصہ پر
ظاہر ہوتا ہے کبھی لبوں یا رخسارہ پر یا زبان پر ہو جاتا ہے الغرض جسجگہ مریض کی زہریلی رطوبت سرایت کرے اوسی جگہ
ہو جاتا ہے اسطرحپر جسم کے ہر ایک حصہ پر ہو سکتا ہے آتشک کا زہر جب سرایت کر جائے تو پہلا اور دوسرا درجہ کسی طرحپر نہیں
رک سکتا تیسرے درجہ کی علامات بہت کم مریضوں میں ظاہر ہوتی ہیں علاج سے صرف اسقدر فایدہ ہے کہ اسکا زہر آسانی کے
ساتھ خارج ہوتا رہتا ہے اور تکالیف کم ہوتی ہیں پہلے اور دوسرے درجہ میں پارا اور تیسرے درجہ میں پوٹاسیم آیوڈائڈ
مخصوص ادویہ ہیں۔

آتشک موروثی یا پیدائشی آتشک - یہ عموماً پیدائش کے بعد دو ہفتہ سے آٹھ ہفتہ تک ظاہر ہوتا ہے جسقدر جلدی
ظاہر ہو اسیقدر زیادہ مہلک ہوتا ہے۔ آتشک والا بچہ عموماً ضعیف الخلقت اور چھوٹا ہوتا ہے جلد مرجھائی ہوئی رنگ پھیکا
گوشت نرم اور ڈھیلا اور چہرہ مریضانہ ہوتا جسم پر پیتل نما داغ نمایاں ہوتے ہیں پھر کھرنڈ پھنسیاں پھر چھالہ وغیرہ
دودھ کے دانت چھیدے کمزور اور بدوضع ہوتے ہیں جو جلدی گر جاتے ہیں ناک کے اندر سوزش ہو کر غلیظ رطوبت نکلتی رہتی
ہے سانس کھینچا ہوا اور آواز موٹی ہوتی ہے۔ ناک کے اندر زخم ہو کر ہڈی خراب ہو جاتی ہے اور آخر کار ناک بیٹھ جاتی ہے۔
مستقل دانت بھی چھیدے بدوضع اور کمزور اور سامنے کے دانت دندانہ دار ہوتے ہیں۔ کنج ران۔ فوطوں اور سیون پر
کثرت سے سخت پھنسیاں نکلتی ہیں۔ ہونٹ اکثر پھٹے رہتے اور منہ میں اکثر چھالے پڑ جاتے ہیں۔ چونکہ آتشک میں ہر قسم کے
امراض جلد اور اعضائے کے متعلق پیدا ہو جاتے ہیں اسلیئے علاج کے وقت خاص خاص امراض کو آتشک سے تشخیص کرنا
ضروری ہوتا ہے **آتشک کی شناخت مفصلہ ذیل امور سے بخوبی ہو سکتی ہے۔**

(۱) زنا سے تین چار ہفتہ بعد ہارڈ شینکر کا پیدا ہونا۔ (۲) ہارڈ شینکر سے آٹھ دس یوم بعد قریب قریب سخت گلٹیاں ہو جانا
(۳) سخت گلٹیوں کے ظہور سے پانچ ہفتہ بعد جلد پر داغ یا کھرنڈ یا پھنسیاں یا چھالہ ظاہر ہونا حلق میں سوزش ہو کر لوزتین میں
زخم ہو جانا ہڈیوں میں رات کو درد رہنا جلدی داغوں اور پھنسیوں کا دونوں طرف تطابق اور کثرت سے نمودار ہونا
مگر انمیں جلن اور درد اور کھجلی بہت ہی خفیف ہونا بلکہ اثر کچھ نہونا (۴) ایک سال کے بعد آتشک کی گلٹیاں ہو کر جلد گوشت
ہڈی اور اعضا میں گہرا غلیظ اور دیرپا زخموں اور ناسوروں کا ہو جانا (۵) ان تمام علامات کا پارہ۔ اور پوٹاسیم آیوڈائڈ
سے بہت جلد علاج پذیر ہو جانا (۶) مختلف اعضا میں طرح طرح کے فسادات مسلسل طور پر پیدا ہوتے رہنا بعض اوقات
جب سافٹ شینکر ساتھ ہو تو زخم کو دیکھکر آتشک کا خیال نہیں کیا جاتا ایسی حالت میں اسکی کناروں اور بنیاد کو خوب غور
سے دیکھنا چاہیے اگر انمیں سختی اور اوبھار ساتھ ہے تو آتشک کا اشتباہ کرنا چاہیے جسکا پورا تصفیہ آیندہ کی علامات
ہو سکتا ہے اور زیادہ تفصیل کے لیئے دیکھو بیان سافٹ شینکر کا۔

(دوم) سافٹ شینکر - اس مرض کی ابتدا میں ہمیشہ ایک چھوٹی پھنسی عضو تناسل پر نمودار ہو کر اسکا چھالہ بنجاتا ہے اور
بعد میں یہ چھالہ پھوٹ کر زخم بنجاتا ہے۔ اس زخم کا مواد سخت متعدی ہوتا ہے جس جگہ یہ مواد لگجائے اسجگہ اثر کرکے اسی قسم کا زخم

بنا دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ زخم شروع میں ایک ہوکر پھیلتا رہتا اور تعداد و وسعت میں ترقی کرتا جاتا ہے لیکن اسکا مادہ خون کو
خراب نہیں کرتا۔ ہر دو طرف جڈوں میں اس سے بدصین نمودار ہوکر پک جاتی اور آخر کار پھٹکر زخمی ہو جاتی ہیں۔

سوم سوزاک یعنے گونوریا۔ یہ در اصل مجری پیشاب کی ایک متعدی سوزش ہے بد صحبت سے دو تین روز بعد مجری پیشاب
میں جلن اور سوزش معلوم ہونی شروع ہو جاتی اور سپاری کو دبانے سے زردی یا سبزی مائل رقیق پیپ خارج ہونے لگتی اور
نالی کا منہ کھلا اور سرخ رہتا ہے تین روز سے آٹھ روز تک یہ حال رہکر سخت سوزش کی علامات شروع ہو جاتی ہیں۔
عضو تناسل سوجکر سرخ ہو جاتا ہے ادرار کے وقت نہایت سخت جلن اور تکلیف معلوم ہوتی اور تمام عضو ایسا دردناک
ہو جاتا ہے کہ کپڑے لگنے کی برداشت بھی نہیں رہتی اور ہر وقت زردی یا سبزی مائل رقیق پیپ خارج ہوتی رہتی ہے
بعض اوقات پیپ کے ساتھ خون بھی خارج ہوتا ہے یہ سخت حال عموماً دس روز سے بیس روز تک رہتا اور بعد ازاں
تمام تکالیف میں بتدریج تخفیف ہوتی جاتی ہے اگر باقاعدہ علاج ہوتا ہے تو دو ہفتہ میں تمام درد و جلن اور اخراج پیپ رفع
ہو جاتے ہیں ورنہ کچھ عرصہ بعد درد و جلن تو موقوف ہو جاتے لیکن اخراج مواد برابر مہینوں یا برسوں جاری رہتا ہے
جب تک مواد جاری رہے اسوقت تک یہ مادہ متعدی رہتا ہے۔ جب یہ مرض اسطرح سے پرانا پڑجائے تو اسکو گلیٹ
بولتے ہیں۔ گلیٹ کے برابر جاری رہنے سے یہ اندیشہ ہے کہ مجری پیشاب میں زاید ریشہ بنکر اسکی تنگی یا حبس کا باعث ہو جاتی ہیں
تو اسکو اسٹریکچر بولتے ہیں یہ مرض نہایت مشکل سے علاج پذیر ہوتا ہے اور اسکا اوپریشن جراحی کے ادق عملوں میں
سے ہی۔ آخر کار اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نالی پیشاب تنگ ہو جاتی ہمیشہ پیشاب کرنے میں سخت تکلیف ہوتی پیشاب بار بار
قطرہ قطرہ ہو کر خارج ہونے لگتا اور تمام زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ اور یہ مرض بھی پھر ایسا چمٹتا ہے کہ بہت ہی
کم خوش نصیب لوگ اس سے نجات پا سکتے ہیں۔

اب اس مختصر بیان علامات کے بعد ہم ذیل میں امراض زناکاری کا علاج علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہیں۔

اول آتشک یعنے سفلس کا علاج۔

اس مرض کے علاج کا لب لباب صرف اسقدر ہے کہ درجہ اول و دوم میں پارہ اور درجہ سوم میں پوٹاسیم آیوڈائیڈ
استعمال کیا جاوے۔ اگر پہلے درجہ میں ہی پارہ کا استعمال شروع کرا دیا جاوے تو ہارڈ شینکر کے کناروں کی سختی کم ہونی
شروع ہو جاتی اور صحت نما زخم بنکر اچھا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جڈوں میں اولے بہت چھوٹے نمودار ہوتے اور
اگر استعمال سے پیشتر پیدا ہو چکے ہیں تو کم ہونے شروع ہو جاتے ہیں دوسرے درجہ کی تکالیف اول تو رک جاتی ورنہ بہت خفیف ظاہر ہوتی ہیں
اگر دوسرے درجہ میں پارہ کا استعمال کرایا جاوے تو تمام ثبور۔ آبلہ چھیپ۔ داغ وغیرہ بہت جلد کم یا کالعدم ہو جاتے
ہیں سوزش گلو چشم و زبان وغیرہ کو آرام ہو جاتا ہے۔

سوم درجہ میں پارہ کا چنداں فائدہ ظاہر نہیں ہوتا بلکہ بیمار کی صحت خراب ہو جانے اور عام ضعف طاری ہونیکی وجہ سے
اسکا استعمال ضرر ناک ہوتا ہے۔ اس درجہ میں پوٹاسیم آیوڈائیڈ اپنا کمال دکھاتا ہے۔ اگر شروع سے ہی اسکا
استعمال کرایا گیا ہے تو کم سے کم پانچ چھ مہینہ برابر اسکو دیتے رہنا چاہیے خواہ علامات درجہ دوم ظاہر ہوں

یا نہ ہوں اسکا استعمال بند کرنا مناسب نہیں۔ یہ سخت غلطی ہے کہ مریض آتشک پندرہ بیس روز استعمال کے بعد جب بہت کچھ ظاہرًا آرام دیکھتے ہیں اصل حال مرض کی طرف سے بالکل لاپرواہ ہوکر زیادہ دوا کا استعمال ترک کر دیتے ہیں جسکی وجہ سے انکو طرح طرح کے امراض درجہ سوم میں مبتلا ہونا پڑتا ہے اور اکثر اس غفلت کی وجہ سے نہایت خطرناک اور عبرت انگیز حالت کو پہنچ جاتے ہیں ہم نے خود ایسے مریضان کو ہر چند صاف صاف طور پر یہ فہمائش کی کہ دوائی کو ترک کرنے میں صدہا امراض کا اندیشہ ہے لیکن بہت کم اشخاص کو اس نصیحت کا پابند پایا۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ خواہ ظاہرًا انکالیف ایک دو ہفتہ یا ایک دو مہینہ میں رفع ہوجائیں لیکن دراصل اسکا زہر ایک سال سے کم میں کلیتًا خون سے صاف خارج نہیں ہوسکتا جب دوا کا استعمال پیش از وقت بند کیا جائیگا تو ضرور باقی ماندہ زہر اپنا زور کرکے طرح طرح کے امراض پیدا کریگا۔ ہاں اگر اثنائے استعمال پارہ میں خاص زہر پارہ کی علامات مثل ورم لثہ کثرت لعاب و سپیدی لثہ ورم زبان ورم گلو وغیرہ پیدا ہوں تو فورًا چند روز کے واسطے کم کرنا یا بند کر دینا مناسب ہوگا۔ بعد میں جب یہ علامات رفع ہوجائیں تو قلیل مقدار میں پھر اسکا استعمال شروع کرا دینا چاہیے۔ کثرت سیلان لعاب و ورم لثہ و ورم زبان و گلو جو زیادتی پارہ سے پیدا ہو اسکا علاج یہ ہے کہ فورًا ایک نمکین مسہل دیکر پھٹکری یا کلوریٹ آف پوٹاش کے غرغرہ کرائیں سفیدی بیضہ بکثرت کھلائیں اگر ضرورت ہو تو داخلی طور پر ٹنکچر اوپیم یا افیون بھی دے سکتے ہیں۔

مفصلہ ذیل حالتوں میں اسکا استعمال جائز نہیں ہے۔ مرض سل خنازیر۔ ورم گردہ سخت ضعف اور لاغری جو کسی پرانے مرض کی وجہ سے ہوگئی ہو۔

بعض اشخاص کو یہ قلیل مقدار میں بھی موافق نہیں پڑتا بلکہ سخت ضرر پیدا کرتا ہے پس انہیں بھی اس کا استعمال جائز نہیں ہے استعمال پارہ کے چار طریق ہیں۔

اوّل کھلانا۔ خالص پارہ اگر کھلایا جائے تو کچھ اثر نہیں کرتا بلکہ بوجہ ثقیل الوزن ہونیکے صاف خارج ہوجاتا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ آٹھ چھٹانک تک پارہ خالص پلا دیا گیا اور وہ بلا کسی قسم کی تاثیر پیدا کرنے کے صاف خارج ہوگیا مگر ہم احتیاطًا یہ اسجگہ ظاہر کر دیتے ہیں کہ کوئی صاحب کلی یقین کے ساتھ اسکا تجربہ نہ کر بیٹھیں کیونکہ اسمیں یہ اندیشہ ہے کہ پارہ معدہ میں کسی شے کے ساتھ ملکر قابل ہضم ہوجائے اور زہر کی علامات پیدا کر دے۔ اس سے صرف اسقدر نتیجہ یقینی برآمد ہوتا ہے کہ خالص پارہ کا کھلانا مفید نہیں ہے۔ اسکو مفصلہ ذیل صورتوں میں کھلا سکتے ہیں۔

۱۔ بلیو پل۔ ۳ گرین خوراک میں دو دفعہ روزانہ۔

اسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے۔ خالص پارہ ایک تولہ گلقند ڈیڑھ تولہ میدہ ملٹھی نصف تولہ۔ ان ہر سہ اشیا کو ملا کر اسقدر کھرل کریں کہ پارہ کے ذرات بالکل نظر نہ آسکیں پھر دو دو گرین کی گولیاں بنا کر دو گولی روزانہ استعمال کریں۔

۲۔ گرے پاؤڈر خوراک ۲ گرین دو دفعہ روزانہ۔

اسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک حصہ پارہ اور دو حصہ کھریا مٹی لیکر خوب باریک کھرل کریں۔ یہانتک کہ پارہ کا کوئی ذرہ نظر نہ آسکے۔

۳- کیلومل- خوراک ۱/۲ گرین دو دفعہ روزانہ-

۴- لائکوار ہائڈ ارجرائی پرکلورائڈ خوراک- نصف ڈرام دو دفعہ روزانہ-

۵- ڈونووانس سالیوشن خوراک- ۱۰ بوند سے ۳۰ بوند تک-

چونکہ ڈونووانس سالیوشن میں سنکھیا اور آیوڈین بھی ہوتے ہیں اسلئے یہ دوا درجہ دوم کے آخری حصہ اور درجہ سوم میں نہایت مفید ہے-

۶- سوا اسکے ہزارہا دیسی نسخجات جنمیں خالص پارہ یا شنگرف- پارسکپور- یا دار چکنا جو پارہ کی مختلف صورتیں ہیں شامل کی جاتی ہیں- انمیں سے بہت نسخجات نہایت سریع الاثر اور اعلیٰ درجے کے مجرب شمار کیے جاتے ہیں مگر ہمنے جو انپر غور کیا تو اخیر نتیجہ سوائے اسکے اور کچھ نہیں نکلا کہ ان نسخجات کا خلاصہ یا روح سوائے پارہ کے اور کچھ نہیں اور انکو بلحاظ اصل فوائد اور سہل الوصول ہونیکے پلیول اور گرے پاوڈر پر کوئی ترجیح نہیں دیجا سکتی اسلئے ہم انکا اسجگہ پر درج کرنا سراسر فضول اور بے فائدہ طوالت خیال کرتے ہیں- پلیول اور گرے پاوڈر سے ہی بعض مریضوں کو ہفتوں میں اور بعض کو مہینوں میں کامل آرام ہو جاتا ہے لیکن جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں انکا استعمال کم سے کم پانچ چھ مہینہ اگر شروع سے علاج کیا گیا ہو جاری رکھنا ضروری ہے ورنہ ایک سال تک-

دوم- دھونی دینا- جبکہ جلدی امراض مثل ثبور بہق- آبلہ- زخم- داغ وغیرہ بکثرت ہوں تو پاوڈر کی دھونی کھلانے کی نسبت جلدی فائدہ کرتی ہے- اسکا آسان طریق یہ ہے کہ مریض کو ایک کرسی پر برہنہ بٹھا کر ایک کمبل گردن تک لپیٹ دیں تاکہ چہرہ کھلا رہے- اور ایک انگیٹھی یا کوئی دھات کی پلیٹ آگ میں سرخ کرکے کرسی کے نیچے رکھدیں اور اسپر رسکپور ۲۰ گرین ڈالدیں- اُس دھات کی گرمی سے رسکپور دھواں بنکر تمام بدن میں سرایت کریگا- اسطرح سے ایک دفعہ روزانہ دھونی دینی چاہیے- دھونی دینے کی اور بھی بہت سی دیسی اور یوروپین تراکیب ہیں مگر چونکہ انمیں کوئی خاص ترجیح معلوم نہیں ہوتی اسلیے ہم انکو بخوف طوالت درج نہیں کرتے-

سوم- جلدی پچکاری کرنا ترکیب پچکاری (۱) کروزو سبلیمیٹ ۴ گرین نوشادر ۱۶ گرین پانی مقطر ۲ ڈرام ان سب کو ملا کر اسمیں سے ۱۰ بوند بذریعہ پچکاری عضلات کے اندر پہنچاویں ۴ روز متواتر پچکاری کے بعد فی ہفتہ ایک دفعہ پچکاری کرنا کافی ہے (ب) کروزو سبلیمیٹ ۸ گرین پانی مقطر ایک اونس میں حل کریں اور اسمیں سے ۲۰ بوند لیکر بذریعہ جلدی پچکاری عضلات کے اندر پہنچاویں

چہارم مالشات- چونکہ مالشات میں یہ اندازہ کیا جانا ناممکن ہے کہ کسقدر پارہ جذب ہوتا ہے اسلیے ہم اس ترکیب کی طرف اپنے ناظرین کو توجہ دلانا پسند نہیں کرتے-

ثبور دہن و گلو کے لیے نائیٹریٹ آف مرکری کا مقامی استعمال نہایت مفید ہے- کنڈی لوما میں جو مقعد کے قریب ہوں کیلومل ۲۰ گرین- آکسائیڈ آف زنک ۴ گرین سمپل آئنٹمینٹ ایک اونس میں ملا کر لگانا نہایت مفید ہے

آتشک کے گہرے زخموں میں آیوڈوفارم- آئیڈول- کیلومل اور پوٹاسیم آیوڈائیڈ بطور مرہم استعمال کرنا مفید

ثابت ہوتے ہیں اگر اثنائے استعمال پارہ میں اسہال شروع ہو جائیں تو ڈوور س پاوڈر یا ٹنکچر اوپیم ملا دینا چاہیئے۔ مریض کی عام صحت و طاقت کیطرف بھی خاص توجہ رکھنی ضروری ہے سب سے عمدہ یہ اصول معلوم ہوتا ہے کہ وقتاً فوقتاً مریض کو وزن کرتے رہیں اگر استعمال پارہ سے وزن جسم میں کمی ثابت ہو تو اصلاح غذا و مناسب مقویات شلا روغن ماہی سے اسکا دفعیہ کرنا چاہیئے اور اگر ضرورت معلوم ہو تو چند روز کیلئے پارہ کا استعمال بند کر سکتے ہیں مسوڑھوں کی طرف بھی ہمیشہ نظر رکھنی چاہیئے اگر کسی قسم کی ورم یا سیلان ظاہر ہو تو فوراً پارہ کی خوراک بند کریں اور پھٹکری (۱۰ گرین فی اونس) یا کلوریٹ آف پوٹاش (۱۰ گرین فی اونس) کے غرغرہ کرائیں یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ قلیل مقدار میں پارہ کا استعمال آٹھ نو مہینہ برابر جاری رکھنا صفائی خون اور تکمیل علاج کے لئے نہایت ضروری ہے لیکن اگر ورم لثہ سیلان لعاب دہن۔ ورم زبان وغیرہ کی علامات ظاہر ہوں یا وزن جسم میں کمی واقعہ ہو تو مناسب تدابیر سے انکا دفعیہ کرنا چاہیئے چند روز کے لیئے پارہ کا استعمال کم یا بالکل مسدود کر سکتے ہیں مناسب ورزش۔ اصلاح غذا تبدیلی آب و ہوا۔ خوشباشی وغیرہ سے عام صحت و طاقت کو ترقی دینا اور شراب۔ کثرت تماکو۔ اچار اور ترشیوں سے پرہیز کرانا ضروری ہے جماع سے مریض کو سخت ممانعت کر دینی چاہیئے۔ اگر مریض مجرد ہے تو شروع مرض سے کم سے کم دو سال تک شادی کی اجازت دینا ہرگز مناسب نہیں بعض ڈاکٹروں کا یہ قول ہے کہ ابتدا میں ہارڈ شینکر کو نائٹریٹ آف مرکری یا نائٹرک ایسڈ یا زنک کلورائڈ سے جلا دینا یا سرخ گرم لوہے کے ساتھ داغ دینا مرض آتشک کو روک دیتا ہے مگر ہمارا اس معاملہ میں کچھ تجربہ نہیں اسواسطے اس رائے کی ہم تصدیق یا تکذیب نہیں کر سکتے ہاں اسقدر ضرور ظاہر کر سکتے ہیں کہ شینکر کے سخت ہونے سے پہلے پہلے مقام ماؤف کو جلا دینا شاید تمام زہریلے مادہ کو ہلاک کر دیتا اور خون میں ملنے سے روک دیتا ہو مگر جب شینکر سخت ہو چکا اور زہر خون میں ملگیا تو اس عمل سے کوئی فائدہ متصور نہیں ہو سکتا تاہم اس عمل کے آزمانے میں کسی قسم کے ضرر کا احتمال نہیں بلکہ فائدہ کا خیال ہے۔

سوم درجہ۔ آتشک میں پارہ چنداں مفید نہیں ہے بلکہ مریض کی عام صحت و طاقت زائل ہونیکی وجہ سے اسکی برداشت نہیں ہو سکتی اور نقصان کا احتمال ہوتا ہے اس درجہ میں پوٹاسیم آیوڈائیڈ خاص فائدہ کرتا ہے اسکی خوراک کی بارہ میں ڈاکٹروں میں بہت اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ تھوڑی مقدار یعنی چار یا پانچ گرین روزانہ کافی ہے بعض کی رائے میں ایک اونس روزانہ تک دینا چاہیئے ہمارا ان ہر دو رایوں سے اتفاق نہیں شروع سے ہی ۱۰ گرین سے ۳۰ گرین تک کی خوراک میں تین دفعہ روزانہ دینا چاہیئے۔ جسقدر نقصانات درجہ سوم بکثرت ہوں اُسیقدر اسکی زیادہ برداشت ہوتی ہے اور اسیقدر زیادہ مقدار میں اسکو بلاتامل دے سکتے ہیں۔ اسکے استعمال سے آتشک کی گٹھلیاں یعنی گمّا۔ استخوانی اُبھار اور گہرے بدنما زخم بہت جلدی رو بصحت ہو جاتے ہیں۔ دماغی گما کی دباؤ کی وجہ سے اگر امراض بیہوشی۔ ہذیان تشنج۔ رعشہ۔ نابینائی۔ بہرہ پن۔ فالج۔ لقوہ وغیرہ پیدا ہو گئے ہوں تو دو تین ڈرام روزانہ پوٹاسیم آیوڈائیڈ

کے ساتھ پارہ ملا دینا مفید اور ضروری ہوتا ہے۔ ڈونووانس سالیوشن اس درجہ کے لیے نہایت مفید ہے۔

مفصلہ ذیل نسخہ بھی استعمال کرسکتے ہیں۔

لائکوار ہائڈ ررار جرائی پرکلورائڈ نصف ڈرام پوٹاسیم آیوڈائڈ ۵ اگرین انفیوزن چرایتا ایک اونس ایسی تین خوراک روزانہ۔ اس نسخہ میں یہ خوبی ہے کہ پارہ و پوٹاسیم آیوڈائڈ کا انداز حسب ضرورت کم و بیش کرسکتے ہیں لیکن ڈونووانس سالیوشن میں یہ کمی بیشی ناممکن ہے۔

درجہ سوم کے زخموں۔ رسولیوں۔ سوزش منخرین سوزش گلو۔ وغیرہ میں پوٹاسیم آیوڈائڈ پارہ آیوڈو فارم اور آیوڈول کا مقامی استعمال بطور مرہم یا لوشن یا دھونی نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

پیدائشی آتشک میں بھی پارہ خاص دوا ہے جسقدر آتشک کی زیادہ نقصانات ہوں اسیقدر پارہ کی برداشت زیادہ ہوتی ہے بچوں کو علی العموم بھی نسبتاً پارہ کھلا سکتے ہیں چھ مہینہ کے بچے کو ۱/۲ گرین سے ۱ گرین کی خوراک میں گرے پاوڈر تین دفعہ روزانہ کھلا دینا کچھ نقصان نہیں کرتا جسقدر پارہ کھلائیں خوف و بزدلی ظاہر کیجائے اسیقدر آتشک کے فسادات زیادہ زور کرتے ہیں۔ بچہ کو پارہ کھلانے کا ایک یہ بھی آسان طریق ہے کہ بکری کو پارہ کھلایا جاکر اسکا دودھ پلایا جائے یا بچہ کی ماں کو پارہ تھوڑی مقدار میں برابر چھ سات مہینہ تک استعمال کرایا جائے۔ گدھی کا دودھ ایسے بچوں کو زیادہ موافق ہوتا ہے۔ مرض آتشک میں مفصلہ ذیل ادویہ بھی مفید بیان کی گئی ہیں۔

۱ **مرکبات پارہ** کاربولیٹ آف مرکری۔ فارمے مائڈ آف مرکری۔ ریڈ آیوڈائڈ آف مرکری سیلی سلیٹ آف مرکری ٹینیٹ آف مرکری شنگرف۔ دارچکنا۔ رسکپور۔ گرین مرکری۔

۲ **مرکبات ایوڈین** - ہائڈری اوڈک ایسڈ۔ ارسٹال۔ فری آیوڈائڈ سوڈیم آیوڈائڈ۔ امونیم آیوڈائڈ آیوڈو فارم۔ آیوڈول۔ سوزو آیوڈول آف مرکری۔

۳ **متفرق ادویہ** سم الفار۔ آرسی ایٹ سوڈی کلورائڈ عشبہ۔ بربرس اکوئی فولیم۔ بولڈو۔ برڈاک۔ کیرو بائیسینکیرا امارگا۔ کنڈیورنگو۔ کونائم۔ کوربی ڈے لین۔ آئیری ڈین جیبورنڈی۔ جوگولانس نائیگرا کولائٹ۔ لائیکوارپٹاسی منتقی مینی سپرمم کانڈوی فولیم میزرین۔ افیون۔ پے پے این۔ فاسفورس۔ فائی ٹولا ٹپاسی ہائی کروماس۔ پلیٹے ٹلا۔ کوئنین۔ ریسارسین۔ ساسافرس۔ سوڈی ہائی پوسلفاس سٹلنجیا۔ زنتھاکسی لم۔ ٹرائی فولیم کمپاونڈ۔ اس فہرست کی نسبت ہماری رائے کا خلاصہ صرف اسقدر ہے کہ یہ تمام مرکبات پارہ درجہ اول و دوم میں مفید ہیں۔ مگر ان عام مرکبات پر کوئی ترجیح نہیں معلوم ہوتی جو ہم علم بیان میں درج کرچکے ہیں مرکبات آیوڈین سوم درجہ آتشک میں مفید ہیں۔

باقی متفرق ادویہ اپنی تاثیرات میں بمقابلہ پارہ و آیوڈین کچھ وقعت و اعتبار نہیں رکھتی۔ ہاں خاص فوائد کے لیے مرکبات پارہ و آیوڈین کے ساتھ انکو شامل کرسکتے ہیں۔ زیادہ تفصیل کے لیے ان ادویہ کو اپنے اپنے مقام پر بیان دیکھو۔

دوم سافٹ شینکر کا علاج۔ اسکا علاج بیان کرنے سے پیشتر ہم دوبارہ اس بات کو یاد دلاتے ہیں کہ یہ مرض محض مقامی ہی خون میں اس سے کچھ فساد نہیں ہوتا۔ اور کوئی دوا کھلانے یا پلانے سے اسکو خاص فائدہ نہیں پہنچا سکتی پرانی کتب طب و ڈاکٹری میں اسکو آتشک سے علیحدہ نہیں کیا گیا اسلیئے اطبا میں یہ سخت غلطی دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ سافٹ شینکر کو بھی آتشک متصور کرکے اسکے مطابق علاج کرنا شروع کر دیتے اور بے فائدہ مریض کے جسم پر ادویہ کا بار ڈالدیتے ہیں اس فحش غلطی کی طرف تمام معالجین کو خاص توجہ کرنی چاہیئے چونکہ سافٹ شینکر محض ایک مقامی مرض ہی اسلیئے اسکا علاج بھی دراصل مقامی ہی ہاں بغرض تقویت اعضا و قوی کوئی اندرونی دوا بھی بشرط ضرورت استعمال کر سکتے ہیں جیسا کہ آتشک میں تمام خون خراب ہو کر جابجا پھوڑے آبلے چھیپ داغ نمودار ہوتے آتشک کی رسولیاں بنکر پھٹ جاتی اور انکی بدنما اور فاسد زخم ہو جاتے ہیں ہڈیاں گلنے لگجاتی اور دہن۔ گلو چشم وغیرہ میں سوزش ہو جاتی ہے سافٹ شینکر میں اس قسم کی کوئی شکایت پیدا نہیں ہوتی برعکس اسکی آتشک کی شروع میں کوئی زخم حشفہ پر نہیں ہوتا بلکہ محض بے درد خشک پھنسی کی طور پر ایک ابھار نمودار ہوتا ہے اور سافٹ شینکر میں ایک سخت زہریلا اور متعدی زخم حشفہ پر پیدا ہوتا ہے اور اگر اسکا علاج اچھی طرح سے نہ کیا جاوے تو پھیلتا جاتا اور حشفہ اور عضو تناسل کو گلانا شروع کر دیتا ہے۔

سافٹ شینکر کے علاج میں سب سے مقدم یہ امر ہے کہ زخم کو کامل طور پر صاف رکھا جاوے سب سے بہتر لوشن اسکے دھونے کے لیئے بلیک واش ہی جو ایک سو چھیالیس حصہ لایم واٹر میں ایک حصہ کیلومل ملانے سے بنتا ہے۔ زخم کو خوب صاف کرنیکے بعد خالص آیوڈوفارم یا آیوڈول چھڑک کر ڈریس کر دینا چاہیئے آیوڈوفارم کی عفونت سخت نفرت انگیز ہوتی ہی جو ٹینک ایسڈ یا یوکلپٹس آئل ملانے سے رفع کیجا سکتی ہے۔ اگر چند روزہ استعمال آیوڈوفارم کی بعد زخم رو بصحت نہ ہو بلکہ اسکی سطح بدنما زردی مائل رہے تو خراب انگور کو نائیٹرک ایسڈ یا نائیٹریٹ آف مرکری یا زنک کلورائیڈ کی ساتھ جلا دینا چاہیئے اس سے فاسد انگور جلکر اتر جائیگا اور نیچے سے سرخ صحت نما سطح نکل آئیگی بعد میں اسی طرح آیوڈول یا آیوڈوفارم و ٹینک ایسڈ کے ساتھ اسکو ڈریس کرتے رہنا چاہیئے اگر ختنہ نہ ہوئی ہو تو حشفہ اور جلد کے درمیان اور مستورات میں ہر دو لب اندام نہانی کے درمیان لنٹ بلیک واش میں تر کیا ہوا ہمیشہ رکھنا چاہیئے تاکہ اسکا زہریلا مادہ دوسری جگہ لگ اور زخم نہ پیدا کر دے اگر حشفہ اور جلد میں زخم کی وجہ سے سخت ورم ہو تو لیڈ لوشن یا سپرٹ لوشن میں تر کی ہوئی گدی برابر رکھکر اسکو دور کرنا چاہیئے۔ اگر فائی موسس موجود ہو تو ختنہ کر دیں یا ایک سیدھا شگاف دیں۔ ...... دیں تاکہ زخم اچھی طرح سے دھویا جا کر دوا بخوبی لگ سکے لیکن شگاف دینے میں یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ سافٹ شینکر کا زہریلا مادہ سرایت کرکے تمام مصنوعی زخم کو اپنی قسم کا بنا لے اسلیئے ختنہ یا شگاف کی بعد زخم کی کامل طور پر صاف رکھنے اور آیوڈوفارم یا آیوڈول سے برابر اینٹی سیپٹک رکھنے میں کوئی کمی نہ کرنی چاہیئے بعض اوقات غلاف حشفہ کی نیچے مواد جمع رہ کر سخت درد کرتا اور حشفہ اور جلد کو گلا کر مردار بنانا شروع کر دیتا ہے ایسی حالت میں فوراً شگاف دیکر اخراج مواد کی لیئے رستہ کر دیں جو حصہ مردار پڑ گیا ہو اسکو کپڑے کی گدی کی ساتھ رگڑ کر صاف کریں اور بعد میں معمولی طور پر آیوڈوفارم سے ڈریس کرتے رہیں اور اگر کچھ مردار ساخت لگی رہی ہے تو بذریعہ اینٹی سیپٹک پولٹیس اسکے علیحدہ کرنیکی کوشش کریں داخلی طور پر مرکبات پارہ دینے سے زخم جلدی روبصحت

ہوجاتا ہے۔ رسکپور کی دھونی بھی ایسے زخموں کے لیئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔
چونکہ سافٹ شینکر کا نام بھی دیسی زبان میں آتشک ہی اور یہ چند ہفتوں میں ہی مناسب علاج سے صحت پذیر ہو جاتا ہے اسلیئے غلط العام طور پر ہی نہیں بلکہ حکما اور نیٹو ڈاکٹر ان کی زبان سے بھی اکثر اس قسم کی روایات سننے میں آتی ہیں کہ فلان شخص کو ایسا سخت آتشک تھا کہ عضو تناسل گلنا شروع ہوگیا تھا اور وہ فلانے علاج سے ایک یا دو ہفتہ میں کامل طور پر اچھا ہوگیا اور ایسا اچھا ہوا کہ بعد میں کوئی بقیہ اُسکا نظر نہ آیا یہ سخت غلطی ہے۔ اس نے عوام الناس کو اس دھوکہ میں ڈال رکھا ہے کہ آتشک ایک دو ہفتہ میں علاج پذیر ہو سکتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا ہم بار بار عرض کرتے ہیں کہ اصل آتشک کا اثر ایک سال سے کم میں خون سے صاف نہیں ہو سکتا۔ ہاں موجودہ تکالیف کو بیشک آرام ملسکتا ہی لیکن اگر پارہ کا استعمال ترک کر دیا جائے تو پھر وہ زہر زور کر کے طرح طرح کے فسادات پیدا کرتا اور مریض کو دفعتاً مہلک اور خطرناک حالت میں پہنچا دیتا ہے۔

سوم علاج سوزاک یعنے گونوریا۔ اسکا علاج مختلف درجوں میں علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔
اوّل درجہ ابتدائی جس میں خفیف جلن اور خارش محسوس ہوتی رہتی ہے اور حشفہ کے دبانے سے رقیق پیپ خارج ہوتی ہی اسکی میعاد بد صحبت سے تین روز اور حد آٹھ روز تک ہی۔ اس زمانہ میں سادہ بیخراش مدرات داخلی طور پر دینے چاہئیں اور نہایت کم طاقت اینٹی سیپٹک لوشن تیار کر کے مجری پیشاب میں اُنکی پچکاری ایک ایک یا دو دو گھنٹے بعد متواتر کرنی چاہیئے۔ یہ یاد رہے کہ ہر دفعہ پچکاری کے وقت اس لوشن کی بوتل کو گرم پانی میں رکھکر شیر گرم کر لینا چاہیئے۔ نمکین مسہلات مثلاً میگنیشیا سلفاس ۴ ڈرام سے ایک اونس تک یا سوڈا ٹارٹریٹا ۲ ڈرام سے ۶ ڈرام تک ۴ چھٹانک پانی میں ملا کر تیسرے یا چوتھے روز دیتے رہیں تاکہ اسہال ہو کر امعا صاف رہیں۔ غذائیں لطیف سریع الہضم اور ٹھنڈی دینے چاہئیں مثلاً دودھ چاول کھیر فیرنی آش جو کھچڑی وغیرہ گرم غذاوں مثلاً سرخ مرچ۔ آچار چٹنی گوشت مچھلی وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

نسخجات اور ادر جو درجہ اول میں دیسکتے ہیں اوّل شورہ قلمی ۱۰ گرین آب کافور ایک اونس ایسی تین خوراک روزانہ دوم سائٹرک ایسڈ ۱۰ گرین پٹاسی کاربوناس ۲۰ گرین ان ہر دو ادویہ کو کھرل کر کے آپمیں ملالیں اور چار اونس پانی میں ملا کر جوش کھانے کی حالت میں پلا دیں۔ اسطرح تین دفعہ روزانہ پلانا چاہیئے۔ **سیوم** ریشم تکی کے سے ۱۰ گرین قلمی شورہ ۵ گرین سہاگہ ۵ گرین ان ہر سہ ادویہ کو باریک پیسکر ایک سفوف تیار کریں ایسے تین سفوف روزانہ پانی کے ساتھ کھلانے چاہئیں۔

نسخجات پچکاری جو درجہ ابتدائی میں استعمال کر سکتے ہیں (۱) دار چکنا ایک گرین عرق گلاب ۲ پائنٹ۔ (۲) پرمینگینیٹ آف پوٹاش ایک گرین پانی خالص ایک پائنٹ (۳) کونین سلفاس ۱۰ گرین ایسڈ سلفیورک ڈائی لیوٹ ۵ بوند عرق گلاب ایک پائنٹ (۴) پھٹکری ۵ گرین پانی ایک پائنٹ۔
انکے علاوہ اور صدہا نسخجات ادرار و پچکاری تجویز کیئے گئے ہیں مگر اسجگہ پر ہم ان چند نسخوں پر جو ہمارے تجربے میں نہایت

سہل الوصول اور قابل اعتبار ہیں کفایت کرتے ہیں اور اخیر میں ایک مختصر فہرست اور نسخجات کی بھی دینگے انشاء اللہ تعالیٰ اگر ان ہدایات کی جو درجہ ابتدائی کے لیئے بیان کی گئی پورے طور پر پابندی کیجائے یعنی سادہ مدرات استعمال کیجائیں اور بار بار خوب دو دفعہ مجری پیشاب کو بذریعہ پچکاری نیم گرم لوشنوں سے دھویا جائے تو اکثر ان دردناک مصایب سے جو درجہ دوم میں پیدا ہوتی ہیں اور نیز ان ہولناک تکالیف سے جو درجہ سوم کے بعد باقی رہجاتی ہیں۔ نجات کلی ملجاتی ہے اگر کلی نجات نہ ملی تو کم سے کم اتنا ضرور ہوتا ہے کہ وہ تمام جانگداز تکالیف جو درجہ دوم میں برداشت کرنی پڑتی ہیں دور رہتی ہیں۔

دوم درجہ شدت مرض جسکی میعاد دس روز سے بیس روز تک ہے۔ یہ زمانہ مریض سوزاک کے لیئے ناقابل برداشت دکھہ اور درد کا ہوتا ہے اسی زمانہ میں اہل جہنم کیطرح اُسکو اپنے کیئے پر ندامت حاصل ہوتی ہے اور توبہ استغفار کی سوجھتی ہے مگر سوائے رونے اور تڑپنے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ عضو تناسل سوجکر سرخ انگارہ بنجاتا ہے ہر وقت اُسمیں ہوش ربا جلن اور دلسوز جلن رہتی اور ریپ زردی یا سبزی مائل یا خون آمیز ہر وقت بکثرت خارج ہوتی رہتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام عضو گلکر پیپ کی تھیلی بنجائیگا۔ پیشاب کا آنا تو ایک ایسی آفت ہے کہ الاماں۔ آگ میں جلجانے سے کم اسکی جلن معلوم نہیں ہوتی بعض اوقات پیشاب کی دہار مجری بول کو آگ کی طرح جلاتی ہوئی اور کبھی ارہ کی طرح چیرتی ہوئی نکلتی ہے۔ مریض چاہتا ہے کہ پیشاب بند کیئے رہے مگر تابکے۔ آخر اُسکو ضرور آگ میں جلنا اور ارہ سے چرنا پڑتا ہے۔ طرفہ یہ کہ اکثر رات کے وقت اس مرض میں عضو خود بخود ایستادہ ہو جاتا ہے جو پہلی ناقابل برداشت مصیبت کو اور دو چند کر دیتا ہے یہ ایستادگی ایسی معلوم ہوتی ہے کہ کوئی عضو تناسل کو فانہ ٹھوک کر چیر رہا ہے مریض بیچارہ مصیبت کا مارا بستر سے اوٹھہ بیٹھتا اور ہر چند تدابیر کرتا ہے کہ یہ ایستادگی رفع ہو مگر وہ کیوں رفع ہو۔ بعض اوقات خودکشی کے ارادہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

اس ایستادگی کو انگریزی میں کارڈی کہتے ہیں اس زمانہ میں پچکاری کا نام لینا کھلا مارنے سے کم آفت نہیں ہے۔ روغن صندل یا کباب چینی یا کوپائیوا وغیرہ ادویہ سوزاک پلانا جو اکثر رسمی حکیم و ڈاکٹر علی العموم تجویز کر بیٹھتے ہیں مریض کو دہکتی آگ میں تیل ڈالدینے کی برابر ہے۔ ہم اسبات کو بڑے افسوس کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ باوجودیکہ یہ مرض بہت عام ہے اور اپنا تجربہ ہی ایک ذی ہوش معالج کا کافی رہنما ہو سکتا ہے تاہم ایسے لوگ جو لکیر کے فقیر ہیں جو سوائے نسخہ بازی کے اور کچھہ نہ کرتے ہیں اور نہ کرنا چاہتے ہیں اور جنکا تمام علم و عمل کا حد و انتہا صرف اسیقدر ہے کہ ایک نسخہ مجرب کا پابند ہو رہے وہ کبھی اپنے علم و تجربہ سے کچھہ سبق نہیں لیتے اور بلالحاظ مدارج و کوائف موجودہ نسخہ تجویز کرتے رہتے ہیں ہم اُن اشتہاری معالجوں پر بھی افسوس کرتے ہیں جو چند نسخجات کو بطور مجرب مشتہر کر کے عام خلق اللہ کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

در اصل کوئی دوائی اور کوئی نسخہ کسی مرض کے لیئے مجرب نہیں کہلا سکتا مجرب وہی دوا اور نسخہ ہے جو حالت موجودہ کے مطابق وقت پر تجویز کیا جائے۔

اس درجہ شدت سوزش و درد میں سادہ بے خراش مدرات جو درجہ اول میں بیان کیئے گئے دیئے سکتے ہیں انسے یہ فائدہ ہے کہ پیشاب رقیق ہو کر جلن کم کرتا ہے۔ اور دوسرے مجری بول کی بھی بار بار بخوبی صفائی ہوتی رہتی ہے پچکاریوں کا اس درجہ میں اگر

جلن و درد بشدت ہیں ہرگز نام لینا نہ چاہیے۔ ہاں اگر بوجہ علاج یا قدرتی طور پر ورم سوزش و درد بشدت نہیں اور مریض کو پچکاری کی برداشت ہوسکتی ہے تو وہی کم طاقت کے لوشن استعمال کرنے چاہئیں جو درجہ ابتدائی کے علاج میں مذکور ہوئے۔ اگر پچکاری کی مطلق برداشت نہ ہوسکے تو مفصلہ ذیل تدابیر سے سوزش کو کم کرسکتے ہیں۔

اول گرم پانی بار بار عضو تناسل پر بہانا اور گرم اینٹی سپٹیک لوشن ایک پیالہ میں ڈالکر عضو تناسل کو اسمیں کھنا بعد میں ململ یا لنٹ کی گدی جو گرم اینٹی سپٹیک لوشن مثلاً گوار چکنا ۸ گرین گرم پانی ۱۶ اونس یا بورک ایسڈ ۲ ڈرام گرم پانی ۱۶ اونس یا پرمینگنیٹ آف پوٹاش ۵ اگرین گرم پانی ۱۶ اونس میں بھگو کر عضو پر لپیٹنا اور بعد ازاں گٹاپرچہ یا برگ کیلہ یا موم جامہ سے ڈھانپ دینا تاکہ وہ گدی برابر تر اور گرم رہے۔

دوم۔ بعض اوقات سرد پانی عضو پر بہانا نہایت تسکین بخشتا ہے۔

سوم۔ اکسٹراکٹ بیلاڈونا ۲ ڈرام گلیسرین ۶ ڈرام ایسڈ کاربالک ۲۰ بوند ان ہرسہ ادویہ کو ملاکر گرم کرکے تین چار دفعہ روزانہ عضو پر طلا کرنا اور اس پر لنٹ لپیٹکر لنگوٹ باندہ لینا یا گونوریا بیگ لگانا۔

چہارم۔ داخلی طور پر ٹنکچر اوپیم ۱ بوند ٹنکچر ہایوسائمس ۲۰ بوند سپرٹ کلوروفارم نصف ڈرام آب کافور ایک اونس ایسی تین چار خوراک روزانہ پلانا یا افیون ۲ گرین کافور ۱۶ اگرین اجوائن ۳۰ گرین ان ہرسہ ادویہ کو ملاکر آٹھ پڑیوں میں تقسیم کرکے تین پڑیہ روزانہ کھلانا۔

اگر کارڈی یعنی استادگی عضو تناسل کی تکلیف رہے تو داخلی طور پر پٹاسیم برومائڈ ۳۰ گرین آب کافور ایک اونس میں ملاکر دیں یا تین خوراک روزانہ پلائیں۔ یا افیون ایک گرین اور کافور ۴ گرین ملاکر ایسی تین چار خوراک روزانہ دیں۔ اگر اس سے آرام حاصل نہ ہو تو ایک گرین کوکین ایک ڈرام پانی میں حل کرکے مجری پیشاب میں پچکاری کریں یا مفصلہ ذیل ادویہ کی بتی مجری بول میں رکھیں۔

اکسٹراکٹ بیلاڈونا ۵ گرین مارفیا ۲ گرین کافور ایک ڈرام آئیل تھیوبروما ۳ ڈرام ۲۰ گرین ان ہرچہار ادویہ کو ملاکر ۱۶ عدد بتیوں میں تقسیم کریں۔

جب شدت سوزش و درد کم ہوجائے تو اس حالت کا علاج بعینہٖ درجہ سوم کے مطابق ہے۔

سوم حالت مزمنہ کا علاج۔ اسکی کوئی میعاد معین نہیں بعض اوقات ہفتوں اور بعض اوقات مہینوں تک یہ حالت قایم رہتی ہے اسمیں درد اور جلن کی شدت تو نہیں رہتی لیکن اخراج پیپ یا خفیف عسر البول یا ہر دو برابر جاری رہتے ہیں ایسے زمانہ میں خاص ادویہ سوزاک مثلاً کوپائیوا۔ روغن صندل۔ کبابہ چینی وغیرہ مفید ثابت ہوتی ہیں۔ داخلی طور پر ان ادویہ کو جسطرح مناسب ہو استعمال کرائیں اور ساتھ ہی اینٹی سپٹیک لوشنوں کی پچکاری کراتے رہیں انمیں سے کوپائیوا سب سے اعلےٰ درجہ پر مفید ہے مگر اسکی بدبو اور مہک اکثر مریضان کے لیے ناقابل برداشت ہوتی ہے اس سے دوم درجہ پر روغن صندل اور سوم درجہ پر کبابہ چینی ہے ان سب میں ایک یہ بڑی دقت ہے کہ معدہ کو خراب کرتے اور اکثر اوقات تشنج قولنج و درد معدہ کا باعث ہوجاتے ہیں۔ ان امور کا

طبیب کو خیال رکھنا اور بروقت موقعہ مناسب علاج کرنا چاہیئے۔
ٹنکچر سٹیل ٹنکچر کنتھیرڈیز یعنی تیلنی مکھی بلسے بلا۔ پائپر سیتھیسٹیکم یعنی کبابہ آرٹیمیومین ٹرپنٹائین بنزوائک ایسڈ بنزوایٹ آف سوڈا سینٹونین سیلال ۔ بائیڈراسٹس ۔ کینیڈا بالسم۔ اجوائن ۔ زیرہ سیاہ و سفید۔ لونگ ۔ وار چینی۔ پیاز کیلشیم سلفائڈ گندھک وغیرہ بہت سی ادویہ اس مرض میں مفید بیان کی گئی ہیں۔ مگر ہماری رائے میں بمقابلہ کوپائیوا صندل و کباب چینی یہ بہت کم وقعت رکھتی ہیں ہاں اگر کوپائیوا صندل و کباب چینی موافق نہ ہوں یا مریض کو انسے سخت نفرت ہو تو مجبوراً یہ ادویہ استعمال کرسکتے ہیں مریض کی عام صحت و طاقت اور فعل ہاضمہ کیطرف خاص توجہ رکھنی چاہیئے۔

اب اس عام بیان کے بعد ہم ذیل میں چند نسخجات کھلانے اور پچکاری کرنے کے درج کرتے ہیں۔

نسخجات کھلانے کے لیئے (۱) پھٹکری ۱۰ گرین کباب چینی ایک ڈرام انکو ملا کر باریک پیسکر سفوف تیار کریں ایسی تین پڑیہ روزانہ (۲) گل مغیلاں ۴ تولہ اجوائن ایک تولہ لونگ ۴ ماشہ مصری ۹ تولہ ان سب کو ملا کر باریک پیسکر سفوف تیار کریں خوراک ۲ ماشہ تین دفعہ روزانہ (۳) چکنی سپاری۔ چوب چینی خشخاش۔ طباشیر۔ بنسلوچن۔ الائچی خورد ست بیروزہ۔ رال یہ جملہ ادویہ ہموزن لیکر باریک پیسکر روغن صندل میں چرب کریں خوراک ۵ گرین تین دفعہ روزانہ (۴) کباب چینی سفوف کردہ ۲۵ اونس قلمی شورہ ۲ ڈرام ڈوورس پوڈر نصف ڈرام بالسم کوپائیوا حسب ضرورت جسمیں یہ اشیا بخوبی چرب ہو سکیں پندرہ پندرہ گرین کی حبوب بنا کر اور چاندی کے ورق لگا کر تین دفعہ روزانہ استعمال کرائیں (۵) بالسم کوپائیوا ۲ ڈرام لائکوار پوٹاسی ۳ ڈرام میوسلیج اکیشیا ایک اونس سپرٹ ایتھر نائیٹروسائی ۳ ڈرام اکوا اسپے من ۱۶ اونس خوراک ۴ ڈرام ۴ دفعہ روزانہ ہر دفعہ بوتل خوب ہلا کر یہ دوا لینی چاہیئے کھانے سے کم از کم ایک گھنٹہ بعد اسکا دینا مناسب ہے (۶) صندل آئیل کیپسولز تین عدد روزانہ۔

نسخجات برائے پچکاری ۔ صدہا قسم کے نسخجات پچکاری اطبا یورپ یونان وہند نے مختلف اصول پر تجویز کیئے ہیں اُن تمام میں انہیں نسخجات سے زیادہ کامیابی حاصل ہوتی ہے جو مفصلہ ذیل اصول پر حاوی ہوں ۔ اوّل یہ کہ انٹی سیپٹک یعنی قاتل کرم تاثیر اپنے اندر رکھتی ہوں چونکہ سوزاک ایک خاص قسم کے کرم گونوکاکس نام سے پیدا ہوتا ہے اسلیئے ہر پچکاری کا انٹی سیپٹک ہونا نہایت ضروری ہے دوم کسیقدر قابض طوبت ہو سوم مقامی طور پر اُس سے کسی قسم کا خراش پیدا نہ ہو۔

ہمارے تجربہ میں مفصلہ ذیل پچکاریونسے نہایت کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

(۱) کونین سلفاس ۴ گرین ایسڈ سلفیورک ڈائیلیوٹ ایک ڈرم گلاب ایک پائنٹ۔

(۲) کروز و سلیمیٹ یعنی دار چکنا ایک گرین پانی ایک پائنٹ۔

(۳) پرمینگنیٹ آف پوٹاش ۵ گرین پانی ایک پائنٹ۔

(۴) اکسٹراکٹ ارگٹ لکوئڈ ایک اونس کونین سلفاس ایک ڈرام پانی پائنٹ۔

(۵) آرجینٹی نائیٹراس ایک گرین پانی مقطر ۲ پائنٹ۔

سے انکے سوا اور بیشمار ادویہ بطور پچکاری استعمال کیجاتی ہیں۔ ذیل میں انکی مختصر فہرست معہ اندازہ فی پائنٹ پانی درج کیجاتی ہے

ایسڈ بورک ڈیڑہ ڈرام ایسڈ کاربالک ۲ ½ ڈرام ایسڈ سلفیورس ایک اونس ایسڈ ٹینک ڈیڑھ ڈرام پھٹکری ڈیڑہ

ڈرام کلورل ہائڈریٹ ایک ڈرام کریولین ایک ونس ہائیکوار ارگٹ ۲ اونس بلمبائی ایسی ٹاس ایک ڈرام پٹاسی

کلوراس ۲ ڈرام سوڈی سیلی سلاس ڈیڑہ ڈرام زنک کلورائڈ ۸ گرین زنک سیلی سلیٹ ۴ گرین زنک سوزوآیو

ڈول ۳ ڈرام زنک سلفو کاربولیٹ ۴ گرین۔

یہ تمام پچکاریاں اگر درجہ اول و دوم میں استعمال کرنی ہوں تو انکی طاقت کم از کم چہارم کرلینی چاہیے یعنی جو مقدار ادویہ

فی پائنٹ اسجگہ بیان کیا گیا ہے اُس سے چوتھائی حصہ دوائی ملانی چاہیے۔

مجری پیشاب کے اندر پہنچانے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ ادویہ مطلوبہ کو آئیل تھیوبروماس ملاکر اور ۳ انچ کے قریب

لمبی بتی بناکر نالی کے اندر پہنچادی جاوے۔ آئیل تھیوبروما حرارت جسمی پر پگھلکر رقیق ہوجاتا اور حل کردہ دوا کا اثر

تمام سطح اندرونی پر پھیلا دیتا ہے۔ مثلاً آیوڈوفارم ۲۰ گرین آئل تھیوبروما ۴ گرین ان ہر دو کو ملاکر اسکی ایک

بتی بناکر مجری بول کے اندر رکھیں۔

اسقدر تفصیل کے بعد ہم چند ضروری امور کیطرف جو تمام علاج سوزاک کی بنیاد ہیں اپنے ناظرین کو توجہ دلاتے ہیں۔

اوّل یہ کہ مرض سوزاک ایک طرح سے علاج پذیر ہے اور ایک طرح سے نہیں یعنی اگر استقلال کیساتھ کافی

مدت تک برابر باقاعدہ علاج کرایا جائے تو مرض کی شدت ہونے نہیں پاتی اور تین چار ہفتہ میں کلی آرام حاصل

ہوجاتا ہے۔ برعکس اسکے اگر بے اعتباری اور بے صبری کے طریق سے ادویہ بدلتے رہیں یا ایک معالج سے دوسرے معالج کی

طرف بھاگتے پھریں تو چنداں کامیابی حاصل نہیں ہوتی بلکہ اکثر مرض کے فسادات بڑھ جاتے ہیں اور ہفتوں کی بجائے

مہینوں میں مرض رو بصحت ہوتا ہے۔

دوم یہ کہ جو نسخجات ہمنے تمام بیان میں درج کئے ہیں وہ سب کے سب قابل اعتبار ہیں طبیب کو ایک نسخہ پر باستقلال قائم

رہنا ٹلنوں کی نسبت بدرجہا بہتر ہے۔

سوم یہ کہ پچکاریاں بار بار کامل طور پر کرنی چاہئیں پچکاری کرنے کے بعد حشفہ کو چار پانچ منٹ دباکر لوشن

کو اندر بند رکھنا چاہیے تاکہ دوا کا اثر بخوبی ہوسکے

چہارم۔ کثرت تمباکو شراب سرخ مرچ ترشی اور تمام ثقیل غذاؤں سے پرہیز رکھنا چاہیے۔

آتشک آئیندہ ایکسٹسی کا بیان دیکھو۔

آربٹ کی بیماریاں یعنے خانہ چشم کے امراض۔

اول پراپٹوسس ایکس آفتھلماس یعنے ڈیلہ کا اپنی جگہ سے باہر کو ابھر آنا اسکا علاج مطابق اسباب کرنا چاہیے

خانہ چشم کے اندر دبیلہ یا رسولی یا انیورسما یا نیوس یا ورم عضلات یا ورم استخوان ہوکر ڈیلہ باہر کیطرف ابھر آیا کرتا ہے پس

ان امراض کا جیسا کہ ذیل میں درج ہے علاج کرنا چاہیے تاکہ دباؤ دور ہوکر ڈیلہ اپنی درست وضع پر قائم ہوجاوے بعض اوقات

خود ڈیلہ بوجہ رسولی یا اجتماع رطوبت متورم ہو کر باہر کی طرف نکلا ہوا معلوم ہوا کرتا ہے جب اس وجہ سے پر اپٹوسس ہو تو ان امراض کا علاج کرنا چاہیے دیکھو بیان گلا کوما و ڈیلہ کے امراض کا۔

دوم ایبسس یعنے ڈیلہ کے قریب یا اسکے پیچھے پھوڑا ہو جانا۔ ابھار کے مقام پر شگاف دیکر پیپ کامل طور پر نکالدیں اور بعد میں پولٹیس لگاتے رہیں۔ اگر ناسور باقی رہے تو مردار ٹکڑہ ہڈی کا خیال کر کے اسکی تلاش کریں اور اگر ممکن ہو سکے تو اسکو خارج کر دیں اگر کوئی ٹکڑہ مردار ہڈی کا دستیاب نہ ہو سکے تو سٹی مولینٹ ادویہ مثلاً زنک کلورائڈ ۲ گرین فی اونس پانی میں حل کر کے پچکاری کریں۔

سوم فریکچر آف دی بونز آف دی آربٹ یعنے خانہ چشم کے کسی حصہ میں ضرب آکر ہڈی کا ٹوٹ جانا چونکہ دماغ اسکے قریب ہی ہے اسلیئے دستکاری کا ہرگز ارادہ نہ کرنا چاہیئے۔ مریض کو ہر قسم کی حرکت و فعل سے منع کریں اور ٹھنڈے پانی کی گدی آنکھ پر برابر رکھیں مسہلات سے انتڑیوں کو صاف کریں اگر سرخی اور ورم زیادہ ہو تو جونکیں لگادیں ہر قسم کی محرک یعنی گرم ادویہ سرخ مرچ گرم مصالح وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

چہارم فارین بوڈی ان دی آربٹ یعنے غیر جنس شے کا خانہ چشم کے اندر گھس جانا۔ اگر ممکن ہو سکے تو مناسب تدابیر سے اسکو نکالکر بعد میں سوزش وغیرہ کا علاج معمولی اصول پر کرتے رہیں

پنجم کرانک پیری آسٹی آئی ٹس یعنے خانہ چشم کے غشا عظم میں پرانی سوزش ہو جانا۔ اگر مریض میں علامات آتشک موجود ہوں تو پوٹاسیم آیوڈائڈ اور مرکبات پارہ سے علاج کرنا چاہیئے مفصلہ ذیل نسخہ ایسی حالتمیں نہایت مفید ہوگا۔

ہائڈرارجرائی پرکلورائڈ ایک گرین پٹاسی آیوڈائڈ ۲۶ گرین ٹنکچر کلمبا ۲ اونس مقطر پانی آٹھ اونس اسمیں سے ایک اونس تین دفعہ روزانہ پلاویں۔

رفع درد کیلیئے مارفیا اور اٹروپین کی جلدی پچکاری کرنا اور اکسٹراکٹ بلاڈونا ایک حصہ بلیسوائینمنٹ ۱۱ حصہ کنپٹی پر لگانا مفید ہوگا اگر تحقیقات سے ایسا معلوم ہو کہ کوئی گمٹا خانہ چشم کے اندر پھوٹ گیا ہے تو پلکمیں شگاف دیکر اس گمٹا تک سوراخ کر دینا چاہیئے تاکہ تمام رطوبت وغیرہ خارج ہوتی رہے اور اگر کوئی ٹکڑہ ہڈی کا علیحدہ ہو کر تکلیف دیتا ہو تو اسکو حتی الامکان نکال دینا چاہیئے۔

ششم اکیوٹ پیری آسٹی آئی ٹس آف دی آربٹ یعنے خانہ چشم کے غشا العظم میں سوزش واقع ہو جانا اسکے علاج کے وہ اصول ہیں جو اوپر بیان ہوئے۔

ہفتم نکروسس اینڈ کیریز آف دی آربٹل بونز یعنے خانہ چشم کی ہڈیوں کا مردار پڑ جانا اسکا علاج عام اصول کے مطابق کرنا چاہیئے نکروسس و کیریز کا بیان دیکھو۔

ہشتم انیورزم آف دی آربٹ یعنے خانہ چشم کی کسی شریان کا پھول جانا۔ اسکا علاج تین طریق سے کیا جاتا ہے

اوّل ماؤف جانب کی کیراٹڈ آرٹری پر دباؤ پہنچانا۔

دوم انیورزم کی شریانوں کو لگیچر کر دینا۔

سوم ماؤف جانب کی کیراٹڈ آرٹری کو لگیچر کر دینا۔

نہم۔ یوین آف دی آربٹ۔ اسکی دستکاری کے تین طریق ہیں:۔
اول نیوس کے ابھرے ہوئے حصہ کو لگیچر کر دینا۔
دوم۔ یا ایک نوک دار کاٹری سے ابھرے ہوئے حصہ کو جلا دینا۔
سوم۔ اگر نیوس بہت بڑہکر اُس سے سخت تکلیف ہو تو کلیتًا خارج کرنیکی تدبیر کرنا۔
نہم ایکس افتھیلمک گائیٹر یعنے گریویز ڈزیز۔ گریویز ڈزیز کا بیان دیکھو۔
یازدہم۔ آربٹیل ٹیومرس۔ یعنے خانہ چشم کی رسولیاں۔ اگر سمپل یعنی بے ایذا رسولی ہو تو اسکے نکالنے کی کوشش کرنی چاہیئے حتی الوسع آنکھ کو ضرر سے بچانا چاہیئے۔ اگر میلگنیٹ یعنی ایذا رساں سولی ہو تو اسکا محض کلیہ طور پر قطع کر دینا ہرگز کافی نہیں ہوتا بلکہ ساتھ ہی تمام اردگرد کی ساختوں اور ہڈیوں وغیرہ کو ایکچوئل کاٹری سے آزادانہ جلا دینا چاہیئے بعد میں کافی مقدار اینٹی سپٹیک لنٹ کو کسی اسٹرنجنٹ اور اینٹی سیپٹیک لوشن میں بھگو کر خانہ چشم کے اندر بھر دینا چاہیئے رفع درد کے لیے مارفیا کی جلدی پچکاری کرسکتے ہیں۔
دوازدہم۔ ڈسٹینشن آف دی فرنٹل سائنیسز۔ یعنے عظم الجبہۃ کے جوفوں کا پھول جانا۔ اسکا علاج صرف اسقدر ہے کہ جس طرف کو زیادہ آسان اور مناسب ہو خواہ خارج کی طرف یا ناک کر اندر اُس جوف میں شگاف دینا چاہیئے تاکہ تمام رطوبت وغیرہ خارج ہوتی رہے باقی خاص علامات کا علاج عام اصول پر کرتے رہیں۔

آربیوٹین Arbutin یہ ایک سفید دانہ دانہ جوہر ہے جو آرکٹاسٹافائیلاس یوویارسی سے حاصل ہوتا ہے ایک عمدہ مدر دوا ہے۔ مثانہ اور مجری پیشاب کی جھلی پر اسکا مقوی اور جاذب اثر ہوتا ہے پرانی سوزش مثانہ و جریان میں مفید ہے۔ خوراک ۵ گرین سے ۳۰ گرین تک۔

آرتھرائیٹس Arthritis ورم مفاصل۔ جوڑوں کے امراض کا بیان دیکھو۔

آرٹی چوک Artechoke سائی نارسکولی مس۔ آرٹی کوکیلس۔ اسکے پھول مقوی اور مدر ہیں پتے اسٹرنجینٹ ہیں۔ ٹنکچر آرٹی چوک ایک اونس تک تین دفعہ روزانہ۔

آرٹی فیشل ریسپریشن Artificial Respiration تنفس مصنوعی جب کسی وجہ سے دم بند ہو جائے تو مختلف تدابیر سے سانس دینے کو تنفس مصنوعی کہتے ہیں۔ کلوروفارم سنگھانے سے بعض اوقات تنفس بند ہو جاتا ہے۔ ایسے موقعہ پر فورًا زبان اور فک اسفل کو باہر کیطرف کھینچکر مصنوعی طور پر دم دینے سے جان بچ جاتی ہے۔ پانی میں غرق ہونیکے بعد بھی یہ فعل ایسا جان بخش ثابت ہوا ہے کہ بظاہر ایک دو گھنٹہ تک کوئی حرکت تنفس معلوم نہیں ہوتی تھی اس عمل کو باستقلال برابر جاری رکھنے سے دم قایم اور جان تازہ ہوگئی۔ اطفال نوزائیدہ کے حبس الدم میں بھی اس سے تنفس شروع ہو کر آثار زیست قایم ہو جاتے ہیں پس ایسے جان بخش عمل کی تشریح صاف طور پر جاننا ہر معالج و غیر معالج کے لیئے نہایت ضروری ہے غرق۔ کلوروفارم اینستھیشن اور پیدائش بچہ کیوقت جب کبھی ایسا اتفاق واقع ہو جائے تو اوسکی واقفیت اور عدم واقفیت پر تمام زندگی منحصر ہو جاتی ہے پس اس سے کامل طور پر واقفیت پیدا کرنا ہر ایک معالج اور غیر معالج کے لیے نہایت ضروری ہے مصنوعی تنفس کو صاف

طور پر سمجھانے کے لیے ہم اسجگہ قدرتی تنفس کی مختصر کیفیت بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں پس واضح ہو کہ تنفس یعنے سانس لینے کی علت غائی یہ ہے کہ ہوا خون کی باریک رگوں کے قریب پہنچ جائے تاکہ خون کے سرخ ذرات ہوا میں سے آکسیجن جذب کر سکیں اور خون کی کاربانک ایسڈ گاس ہوا میں ملکر خارج ہو جاوے مچھلیوں میں تنفس اسطرح سے ہوتا ہے کہ منہ کے اندر پانی داخل ہو کر گردن کے راستے سے نکلتا ہوا گلپھڑوں کی سطح پر سے گذرتا ہے چونکہ ان گلپھڑوں میں خون کی باریک رگیں بکثرت ہوتی ہوتی ہیں اسلیئے خون کے ذرات پانی میں سے تمام آکسیجن جذب کر لیتے ہیں اور خون کی فاسد ہوائیں مثلاً کاربانک ایسڈ پانی میں ملکر خارج ہو جاتی ہیں۔ یہ آپنے ہی اکثر مشاہدہ کیا ہو گا کہ مچھلیوں کی گردن میں ہر دو جانب دراز یا سوراخ ہوتے ہیں ان درازوں کے پیچھے کنگھیاں سی نظر آیا کرتی ہیں جنکو گلپھڑے کہتے ہیں ان کنگھیوں میں خون کی رگیں بکثرت ہوتی ہیں۔ اور انکا مطلب یہی ہے کہ پانی منہ کے راستہ داخل ہو کر گردن سے خارج ہوتا ہوا اپنی آکسیجن ہوا خون کو دیجائے اور خون میں سے کاربانک ایسڈ لیکر باہر نکلجائے۔ تمام حیوانات کے تنفس کا لب لباب صرف اسقدر ہے کہ آکسیجن گاس خواہ ہوا کے ذریعہ یا پانی کے ذریعہ خون کی باریک رگوں تک پہنچ جائے۔ بعینہ یہی حال انسان کے تنفس کا ہے ہوا ناک یا منہ کے رستہ نرخرہ میں سے گذرتی ہوئی پھیپھڑوں کے مسامات یعنی ایر ویسی کلز میں پہنچ جاتی ہے جیسا کہ تصویر نمبر ایک میں دکھایا گیا ہے اندر کیطرف سانس لیتے وقت سینہ کشادہ ہو جاتا اور باریک ہوائی نالیاں و ہوائی تھیلیاں کشادہ ہو کر پھیپھڑے پھول جاتے ہیں تب ہوا پھیپھڑوں میں داخل ہو کر تمام ہوائی تھیلیوں میں پہنچ جاتی ہے اور اسجگہ خون کے ساتھ تبادلہ کرتی ہے یعنی اپنا آکسیجن دیکر خون سے کاربانک ایسڈ وغیرہ ہوائیں لیتی ہے۔ باہر کیطرف سانس لینے کے وقت سینہ اور پھیپھڑے سکڑ کر باہر کیجانب ہوا کو نکالدیتے ہیں پس جب سینہ یا پھیپھڑے کی کشادگی میں کسی وجہ سے ہرج واقع ہو کر دم بند ہو جائے اور سینہ و پھیپھڑے خود بخود نہ پھول سکیں تو مصنوعی طور پر انکو مختلف طریق سے پھلا کر ہوا اندر پہنچاتے اور پھر دباؤ سے سکیڑ کر باہر نکالتے یعنی اندرونی و بیرونی سانس دیتے ہیں جیسا کہ ہم ابھی ذیل میں بیان کرتے ہیں

اوّل فوراً مریض کی ناک یا نرخرہ تک کتھیٹر یا ربڑ کی نلکی گذار کر چھوٹی دھونکنی کے ذریعہ یا اپنے منہ سے فی منٹ دس بارہ یا پندرہ سولہ دفعہ ہوا پھونکیں اور ہر دفعہ پھونکنے کے بعد سینہ پر دباؤ دیکر اندر کی ہوا نکالتے رہیں۔ یہ عمل اگرچہ بظاہر نظر میں آسان معلوم ہوتا ہے لیکن در اصل نہایت مشکل ہے بعض اوقات بجائے پھیپھڑے کے معدہ کے اندر ہوا پہنچتی رہتی ہے۔

دوم سلویسٹر صاحب کا طریق۔ فوراً مریض کو پشت کے بل اسطرح سے لٹاؤ کہ سینہ اور سر قدرے اونچا ہے تب مریض کے بازؤوں کو کہنی سے اوپر پکڑ کر سر کے اوپر کیطرف خوب کھینچو ایسا کرنے سے سینہ کشادہ ہو کر ہوا اندر داخل ہو گی پھر دو سیکنڈ کے وقفہ سے بازؤوں کو چھاتی اور پیٹ پر لیجا کر خوب دباؤ۔ ایسا کرنے سے شکم اور سینہ دبکر ہوا خارج ہو جاویگی اسی طرح سے نہ دو اور استقلال کے ساتھ پندرہ دفعہ فی منٹ باری باری اندرونی اور بیرونی سانس دیتے رہو جب تنفس خود بخود آنا شروع ہو جاوے تو اس عمل کو بند کر کے اور ضروری تدابیر کرو جیسا کہ اس مضمون کے آخر میں ہم نے بیان کیا ہے۔

سوم مارشل ہال صاحب کا طریقہ۔ اسمیں مریض کو پہلے بائیں پہلو پر لٹا کر اوندھا کرتے ہیں ایسا کرنے سے

چھاتی اور پیٹ پر دباؤ پڑ کر اندر کی ہوا خارج ہو جاتی ہے پھر کروٹ بدلکر چت کر دیتے ہیں تاکہ سینہ اور شکم اپنی قدرتی لچک سے کشادہ ہو کر ہوا اندر داخل ہو جائے اسی طرح بارہ دفعہ فی منٹ اُلٹ پلٹ کرتے رہتے ہیں۔

چہارم۔ ہووارڈ صاحب کا طریقہ۔ اسمیں مریض کو اوندہا لٹا کر اُسکے بازو یا کلائی پیشانی کے نیچے رکھدیتے ہیں تاکہ منہ زمین کے ساتھ نہ لگے۔ پھر ایک دبیز کپڑے کی گدی بنا کر معدہ کے نیچے رکھدیتے ہیں تاکہ سر بہ نسبت دھڑ کے نیچا ہو جاوے۔ تب پشت پھر دباؤ دیکر تمام پانی سینہ و شکم سے باہر نکال دیتے ہیں بعد ازاں چت لٹا کر سینہ کے نیچے وہی گدی رکھدیتے

تصویر نمبر ۱ حنجرہ و نرخرہ و شش

کلید تصویر نمبر ۱

(۱) حنجرہ ہوا ناک یا منہ سے گذر کر حنجرہ میں داخل ہوتی اور اُسی جگہ سے نرخرہ میں پہنچتی ہے۔

(۲) نرخرہ۔ اس کی سینہ میں پہنچکر دو شاخیں ہو جاتی ہیں ایک شاخ داہنے پھیپھڑے میں جاتی ہے اسکو داہنا برانکس کہتے ہیں۔ دوسری شاخ بائیں پھیپھڑے میں جاتی ہے جسکو بایاں برانکس کہتے ہیں۔
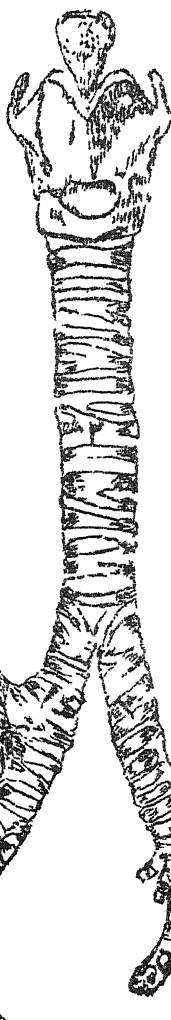
(۳) برانکس۔ یہ پھیپھڑے میں داخل ہو کر شاخ در شاخ ہو جاتا ہے جیسا کہ داہنے پھیپھڑے کی تصویر میں دکھایا گیا ہے آخر کار اسکی شاخیں بہت ہی باریک ہو کر چھوٹی چھوٹی تھیلیوں میں ختم ہوتی ہیں یہ تھیلیاں خوردبین سے ہی نظر آسکتی ہیں۔ تمام پھیپھڑا انہیں باریک تھیلیوں اور ہوائی نالیوں کا بنا ہوا ہے۔ ان تھیلیوں کو ایرویسی کلز کہتے ہیں۔

(۴) برانکس کی باریک شاخوں کو برانکیل ٹیوب یعنی ہوائی نالیاں کہتے ہیں۔

(۵) ہوا ان ہوائی نالیوں سے گذر کر ایرویسی کلز میں پہنچتی ہے۔ ایرویسی کلز کی دیواروں میں باریک عروق خون کے جال ہوتے ہیں۔ پس جب ہوا ان تھیلیوں میں پہنچتی ہے تو فوراً ہوا کا آکسیجن خون میں ملجاتا اور خون کی فاسد ہوائیں یعنی کاربانک ایسڈ وغیرہ ہوا میں ملجاتی ہیں۔

زیادہ تفصیل کے لیے دیکھو بیان تنفس کا۔

نوٹ متعلقہ تصویر نمبر ۱

(۱) حنجرہ یعنی لیرنکس اسکی سوزش کو لیرنجائیٹس کہتے ہیں۔

(۲) نرخرہ یعنی ٹریکیا اسکی سوزش کو ٹریکیائیٹس کہتے ہیں۔

(۳) برانکس۔

(۴) برانکیل ٹیوب یعنی ہوائی نالیاں۔

(۵) ایرویسی کلز یعنی ہوائی تھیلیاں ہوائی نالیوں کی ورم اور سوزش کو برانکائیٹس اور انکے کشادہ ہو جانے کو برانکی ایکٹیسس کہتے ہیں۔ پھیپھڑے کے اس حصہ میں جسمیں ایرویسی کلز بکثرت ہیں سوزش و ورم ہو جانے کو نمونیا یا ذات الریہ کہتے ہیں۔

ہیں کہ سینہ اونچا ہو جاتا ہے اور سر و گردن پشت کیطرف کشیدہ رہتے ہیں۔ ایک ٹانگ مریض کی بازو خوب مروڑ کر پکڑ کر سر کیطرف کھینچتا اور زبان کو بھی باہر کیطرف نکال لیتا ہے اور معالج رانوں کے اوپر زانوں ٹیکے ہر دو ہتھیلیاں اس طور سے سینہ

تصویر نمبر ۲ زخرہ پھیپھڑے دل وغیرہ

کلید تصویر نمبر ۲

(۱) زخرہ یعنی ٹریکیا۔ یہ نیچے کو آورطہ کے قریب پہنچکر دو شاخ ہو کر داہنے اور بائیں پھیپھڑے میں پہنچ جاتی ہے (۲) برانکس یعنی زخرہ کی پہلی شاخ (۳) برانکس کی شاخ کے اندر کی شاخیں انکو برانکیل ٹیوب یعنے ہوائی نالیاں کہتے ہیں (۴) آورطہ یعنی ایارٹا یہ سب سے بڑی شریان ہے دل سے پہلے خون اسی میں آتا ہے اسی کی شاخیں تمام جسم میں پہنچتی ہیں شاخ در شاخ ہو کر جسم کے ریشہ ریشہ میں تلب سے خون پہنچاتا ہے آخر کار بہت باریک نالیاں ہو جاتی ہیں بالوں سے بھی زیادہ باریک ہو کر بالوں کی جڑوں ناخنوں اور ہڈیوں کی پرت وغیرہ ہر ایک اور باریک سے باریک ساخت و ریشہ میں اسکی شاخیں پہنچتی ہیں (۵) پلمانری آرٹری یہ بھی برانکس کیطرح شاخ در شاخ ہو کر تمام پھیپھڑے میں پہنچتی ہے ہر ایک نالی جو بالوں سے بھی زیادہ باریک ہوا اور ہر ایک تھیلی میں جال کیطرح اسکی باف پھیلی ہے تمام جسم کا فاسد خون بذریعہ وینا کاوا داہنے اذن القلب میں پہنچتا اور داہنے اذن القلب سے داہنے بطن القلب میں داخل ہوتا تو وہیں سے وینٹریکل بذریعہ پلمانری آرٹری کے ذریعہ پھیپھڑے میں پہنچا دیتا ہے

جب یہ فاسد خون ہوائی تھیلیوں تک پہنچتا ہے تو فوراً اسکا کاربانک ایسڈ فاسد ہوا میں جھڑکر سانس میں بیرونی سانس کے ساتھ خارج ہو جاتی ہے اور ہوا کا آکسیجن اس خون میں مل کر اسکو تازہ اور صاف بنا دیتا ہے یہاں نیلگوں رنگت کی بجائے اب خون کی رنگت سرخ شفاف ہو جاتی ہے پھر یہ تمام خون صاف ہو کر پلمانری وینز کے رستہ بائیں اذن القلب میں داخل ہو کر بائیں بطن القلب میں پہنچا ہے بائیں بطن القلب اس صاف خون کو بذریعہ آورطہ تمام جسم میں پہنچا دیتا ہے جس سے جسم کے ہر ایک ذرہ اور ریشہ کی پرورش ہوتی ہے (۶) وینا کاوا سپیریر یعنی بالائی جو سر اور ہاتھوں کا فاسد خون لیکر داہنے اذن القلب میں پہنچتی ہے (۷) وینا کاوا انفیریر یہ بڑی ورید ہے جو شکم و ٹانگوں وغیرہ جسم کے زیریں حصے سے فاسد خون لاکر داہنے اذن القلب میں پہنچتی ہے (۸) پلمانری وینز اسکی ورید کی شاخیں بھی جال کیطرح تمام ہوائی نالیوں اور تھیلیوں میں پھیلی ہوئی ہیں اور پلمانری آرٹری کی اخیر باریک شاخیں انکی ابتدائی باریک شاخوں میں ختم ہوتی ہیں انکے رستہ پلمانری آرٹری کا صاف شدہ خون بائیں اذن القلب میں پہنچکر بائیں بطن القلب میں پہنچ جاتا ہے (۹) داہنا اذن القلب یعنی رائٹ آریکل (۱۰) داہنا بطن القلب یعنی رائٹ وینٹریکل (۱۱) بایاں بطن القلب یعنے لیفٹ وینٹریکل (۱۲) بایاں اذن القلب یعنے لیفٹ آریکل۔ (۱۳) آورطہ کا وہ حصہ جو شکم اور ٹانگوں کیطرف جاتا ہے (۱۴) آورطہ کی وہ شاخیں جو گردن سر اور ہاتھوں کیطرف خون لیجاتی ہیں (۱۵) ڈکٹس آرٹیریوسس یہ نالی

ان تمام ساختوں کو صاف طور پر دکھانے کی غرض سے ہم ایک رنگدار تصویر بھی اسجگہ درج کرتے ہیں تاکہ ناظرین کیلئے سہولت اور دلچسپی کا باعث ہو دیکھو تصویر نمبر ۳۔ **زیادہ** شرح اور تفصیل کے لیئے دیکھو بیان دوران خون کا۔

کے زیریں حصہ پر رکھتا ہے کہ انگوٹھے زیفائیڈ کارٹلیج (کوڈی) پر رہیں تب تمام کا بوجھ دونوں ہتھیلیوں پر ڈالکر سینہ کو دو تین سکنڈ خوب باتا اور پھر اچانک اٹھالیتا ہے اس طرح سے سینہ پہلے سکڑ کر ہوا کو نکالدیتا اور بعد ازاں خود بخود اپنی لچک سے کشادہ ہو کر خارجی ہوا کھینچتا ہے۔ اس طرح دس دفعہ فی منٹ کے حساب سے مصنوعی طور پر دم دیتے ہیں حتی کہ خود بخود دم آنا شروع ہو جاوے۔

اگر غرق ہونے سے حبس دم ہوا ہے تو سب سے مقدم یہ امر ہے کہ مریض کو اوندھا لٹا کر فوراً تمام پانی شکم اور سینہ میں سے ہووارڈ صاحب کے طریق پر نکالدیں اور بعد ازاں دہن و زبان کو کیچڑ وغیرہ سے صاف کر کے کسی طریق سے مصنوعی دم دینا شروع کریں۔ ساتھ ہی ساتھ دوسرے شخصوں سے ٹانگیں اور ہاتھوں پر مالش کرائیں۔ گرم پانی کی بوتلوں سے سینک دیں یا جلدی سے تمام بدن پر گرم پانی بہا کر کمبل لپیٹ دیں غرض کہ جسطرح میسر آسکے تمام بدن کو گرمی پہنچاویں۔ اگر ممکن ہو تو فرینک عصب پر بجلی لگائیں۔ ایتھر کی جلدی پچکاری کرنا تحریک دوران کے لیئے مفید ہے۔

طفل نو زائیدہ کے حبس دم میں بچہ کو پہلے چھ سات سیکنڈ تک الٹا پکڑ کر ناک منھ اور زبان کو خوب صاف کرنا چاہیئے تا کہ سر کی طرف خون زیادہ رجوع کرے اور شکم اور سینہ کی آلائش صاف ہو جائے بعد ازاں جس طریق سے چاہیں مصنوعی طور پر دم دیسکتے ہیں حبس الدم کلورافارم میں مصنوعی تنفس کیساتھ ایتھر یا نائیٹرو گلیسرین کی جلدی پچکاری کرنا اور امونیا سنگھانا مفید ہے۔

آرٹی فیشیل ملک Artificial Milk یعنی مصنوعی دودھ۔ اسکا بیان بچوں کی غذا میں دیکھو۔

آرٹی کوکیلس Articocalus آرٹی چوک کا بیان دیکھو۔

آرٹی میزیا فریجیڈا Artemisia Frigida سیبریا سالویا۔ یہ کونین کی طرح ملیریا بخار آشقیقہ صداع عرق النسا۔ وجع الصلب وجع المفاصل سکارلیٹ فیور اور ڈفتھیریا میں نہایت مفید ہے۔ مزید براں کونین کے نقصانات مثلاً دوسر دوران سر بہرہ پن بیخوابی۔ بے چینی وغیرہ نہیں کرتا خوراک سفوف درخت ایک ڈرام سے دو ڈرام تک فلوئیڈ ایکسٹرا کٹ ایک ڈرام سے دو ڈرام تک فلوئیڈ ایکسٹراکٹ ایک گلاس گرم لیمونیڈ میں ملا کر دیسکتے ہیں۔

آرٹی میزیا ابسنتھیم ArtemisiaAbsinthium — ابسنتھیم کا بیان دیکھو

آرجینٹم Argentum نقرہ۔ چاندی بطور ورق نقرہ خالص کھلائی جاتی ہے۔

آرجینٹی آکسائیڈ Argenti Oxidum خ ۱/۴ گرین سے ۲ گرین تک۔

آرجینٹی اولیئیٹ — یہ محض خارجاً بطور مالش کے مستعمل ہوتا ہے۔

آرجینٹی ایٹ پاٹاسی نائیٹراس Argenti et Potassii Nitras -

آرجینٹی فاسفاس Argenti Phosphas

آرجینٹی نائیٹراس Argenti Nitras ۱/۶ گرین سے ۱/۲ گرین تک

آرجینٹی اولیئیٹ خارجی استعمال میں پرانے زخموں اور زائد انگور کی اصلاح کے لیئے مفید ہے۔

آرجینٹی نائیٹراس یعنی سلور نائیٹریٹ اگر خالص کسی مقام پر لگایا جاوے تو اسجگہ کو جلا کر سیاہ کر دیتا اور گہری ساختوں میں درد اور

سوزش پیدا کرکے آخر کار سوختہ حصہ کو بطور سلف اتار دیتا ہے۔ بعد میں زخم بہت جلدی اچھا ہو جاتا ہے اسکو پانی میں حل کرکے اگر کسی جگہ پر لگایا جاوے تو خون اور رطوبتوں کی البیومن کو الگ کر دیتا یا ریک ذرات کے پردہ یا نیز جما دیتا تمام خون کی رگوں کو سکیڑتا اور خون کو منجمد کر دیتا ہے اسطرح سے یہ ایک نہایت عمدہ اسٹپٹک ہے۔ سلور نائٹریٹ جس جگہ پر لگایا جاوے اسی جگہ اسکا اثر محدود رہتا ہے اسلیے عام طور پر بہ نسبت جانوروں کے ڈسنوں زہریلے زخموں جھوٹی رسولیوں اوپس وغیرہ کے جلانے میں خاص سلور نائٹریٹ ہی استعمال کیا جاتا ہے اور سخت اور ضعیف زخموں اور بد سوروں وغیرہ کی اصلاح کے لیے اسکا لوشن لگایا جاتا ہے چونکہ خون بند کرنے میں خاص سلور نائٹریٹ نسبتاً عمدہ دوا ہے۔

جب سلور نائٹریٹ پانی میں حل کرکے منہ اور گلو میں لگایا جاوے تو فوراً البیومن کو الگ کر دیتا بروپلازم اور خون کو جما دیتا اور عروق الدم کو سکیڑ دیتا ہے گویا کہ استرنجنٹ اور اینٹی فلوجسٹک اثر پیدا کرتا ہے۔ اس طرح سے ۱۰ گرین فی اونس کا حل منہ اور گلو کے چھالوں۔ ایکیوٹ فیرنجائٹس اور ٹانسلائٹس میں مفید ہے معدہ میں پہنچکر ہائڈرو کلورک ایسڈ اور پیپسن کے ساتھ ملنے سے اسکی ہیت ایسی متغیر ہو جاتی ہے کہ اسکا خاص جاذب اور دافع سوزش اثر کالعدم ہو جاتا ہے اسلیے معدہ کی زخموں میں اسکا فائدہ مشتبہ ہی ہے لیکن رودہ اور امعا کے زخموں میں اسکا حقنہ کرنا زیادہ مفید ہے۔ تمام ساختوں میں پہنچکر بطور خالص ذرات کی بیٹھ جاتا اور سطحوں مثلاً جلد اور مسوڑوں کو سیاہ فام کر دیتا ہے اعصاب پر اسکا اثر خاص مقوی ہوتا ہے لیے مرگی رعشہ کوریا۔ لوکوموٹر اٹیکسی میں مفید ہے۔ اندرونی استعمال کے لیے آکسائڈ آف سلور اور فاسفیٹ آف سلور بہتر ہیں۔ آرجینٹی فاسفاس سے خراش معدہ اور جلد کی بد رنگی بھی نہیں ہونے پاتی آرجینٹی ایٹ پٹاسی نائٹریٹس کا اثر خالص آرجینٹی نائٹریٹس سے خفیف ہوتا ہے اسو سطح اسکا نام مٹی گیٹد کاسٹک بھی ہے۔ امراض چشم میں اسکا استعمال مفید ہے۔ ورق نقرہ بھی داخلی استعمال میں نہایت عمدہ مقوی اعضا ہیں

آرسنائی آیوڈائیڈم۔ Arsenii Iodidum خ ۱/۳۰ گرین۔

لائیکوار آرسینائی ہائیڈرارجائی آیوڈائیڈم۔ خ ۱۰ سے ۳۰ قطرہ تک۔

آرسنائیٹ آف برومین Arsenite of Bromine خ ایک سے تین یا پانچ قطرہ تک

آرسنائیٹ آف کاپر Arsenite of Copper سلیہ گرین خ ۱/۱۰۰ گرین سے ۱/۲۵ گرین تک

آرسنک اولیئیٹ Arsenic Oleate یہ پلایا نہیں جاتا ۱۰ قطرہ فی اونس سلین میں ملا کر خارجاً

آرسنک ایسڈ Arsenic Acid سنکیا سم الفار خ ۱/۶۰ گرین سے ۱/۱۵ گرین تک استعمال کیا جاتا ہے

لائیکوار آرسینی کیلس خ ۲ سے ۸ بوند تک

لائیکوار آرسینی سائی ہائیڈرو کلوریکس خ ۲ سے ۸ بوند تک۔

آرسنک برومائڈ۔ Arsenic Bromide گلینس سالیوشن خ ایک سے تین یا پانچ قطرہ تک۔

آرسنیٹ آف آئرن -Arseniate of Iron خ ۱/۱۶ گرین سے ۱/۴ گرین تک۔

آرسنیٹ آف سوڈیم Arseniate of Sodium خ ۱/۴۰ گرین سے ۱/۱۰ گرین تک۔

لائیکوار سوڈی آرسنیٹیس خ ۵ بوند سے ۱۰ بوند تک۔

خارجی استعمال میں آرسنک سنکھیا "اری ٹینٹ" تحریک "کاسٹک" سوزش "اور انٹی سیپٹک ہی اسلئے فاسد ساختوں مثلاً لوپس اپی تھیلیوما کانڈی لوما کارنبکل سافٹ شینکر روڈینٹ السر سورائی سس وغیرہ تحریک کرم امراض "کو اصلاح پر لانے کے لئے مختلف طاقتوں میں استعمال کیا جاتا ہے چونکہ کچی سطحوں میں یہ جذب ہو جاتا ہے اسلئے اسکا خارجی استعمال احتیاط سے کرنا چاہیے۔ دانت کے کرم خوردہ ہو کر بھرنا میں دو حصہ آرسنک ایسڈ میں ایک حصہ سلفیٹ آف مارفین اور کافی مقدار کریو زوٹ ملا کر بھرنا درد کو موقوف اور فاسد حصہ کو صاف کرتا ہے طبی مقداریں پلانے سے معدہ میں پہنچکر پارہ اور چاندی کی طرح اسکی کیفیت متغیر نہیں ہوتی اسلئے خراش کر کے دوران خون اعصاب اور غدود کو تحریک دیکر گرمی اور اشتہا پیدا کرتا اور اخراج عروق ہاضمہ کو زیادہ کرتا ہے اس وجہ سے پرانی بد ہضمی میں جو ضعف معدہ سے ہو اسمیں مفید ہے اگر زیادہ مقدار میں کھلایا جائے تو کثرت خراش سے قے غثیان اور دیگر علامات سوزش معدہ پیدا کرتا ہے۔ امعا میں بھی سوزش پیدا ہو کر اسہال ہو جاتے ہیں خون میں جذب ہو کر خارج ہوتے وقت بھی معدہ میں مفصلہ بالا طریق سے تقویت دیتا ہے خون میں پہنچکر کوئی ظاہر تغیرات پیدا نہیں کرتا لیکن قلت و رقت خون میں (انیمیا) جو دیگر امراض مثلاً ملیریا ٹیوبرکلوسس سکرافیولا گاؤٹ سے ہوئے ٹرم اور اسہال اور حیض مزمنہ کے باعث سے ہو اور نیز پر نشس انیمیا میں مفید ہے خون سے خارج ہو کر تمام ساختوں اور اعضا میں پہنچکر یہ اثر پیدا کرتا ہے کہ آکسیڈیشن کو اور پیداوار نائیٹروجنس مادہ کو زیادہ کر دیتا اور ساختوں کے ذیلت کو چربی میں بدلتا ہے لیکن البیومن کے ساتھ ملکر کوئی مستقل مرکب نہیں بناتا بلکہ جلدی خارج ہو جاتا ہے تمام اعضا کے افعال نشو و نما کو تقویت دیتا گویا کہ جنرل ٹانک اور آلٹریٹو ہی اسلئے نقرس اور وجع مفاصل میں مفید ہی کتاریل نیوموینا اور سل میں سوزش کی پیداواروں کو جلدی زائل کر کے تحلیل کر دیتا اور ملیریل بیماریوں مثلاً بخارات شقیقہ صداع بیاض قی النسا وغیرہ اور نیز ہے فیوریں میں مفید ہے اعصابی مرکزوں کو خاصکر جو نخاع کے متعلق ہیں تقویت دیتا اور اونکی حس اور ریفلیکس ایکشن کی بلیچی کو کم کر دیتا ہے۔ اسلئے کوریا۔ صرع۔ رعشہ۔ دمہ اور اعصابی دردوں میں مفید ہے سنکھیا براہ پیشاب جلد جگر اور امعا خارج ہوتا ہوا اپنے خاص اثر ظاہر کرتا ہے یعنی ان اعضا میں خراش پیدا کر کے اخراج رطوبات زیادہ کرتا اور انکے افعال کو تقویت دیتا ہے اسلئے اکثر جلدی امراض مثلاً سورائی سس۔ کرانک اگزیما الیفنٹی یسس گسا اور نقرس و صفراوی کنکریوں میں مفید ہے۔ آرسنیٹ آف آئرن اول کی لبینہ کو روکتا ہے سرد آیا رپا اسہال کریا) اور سل میں بھی مفید ثابت ہوا ہے جو معدہ پر دینا بہتر ہے کیونکہ ایسی حالت میں اس سے معدہ کی جھلی پر خراش کم ہوگی سوزش ورم معدہ نفخ سرخی چشم خشکی گلو اور قے کی حالتیں اسکو احتیاط سے استعمال کرنا چاہیے۔ بچوں کو بوڑھوں کی نسبت زیادہ برداشت ہوتی ہے فولاد کے ساتھ ملکر یہ نہایت عمدہ مقوی ہو جاتا ہے کیونکہ سنکھیا افعال نشو و نما کو تیز کرتا اور فولاد مادہ پرورش خاصکر آکسیجن زیادہ پہنچاتا ہے۔ ایک حصہ لائیکوار آرسنی کیلس تین حصہ مقطر پانی میں ملکر اسکے دس بیس قطرہ کی پچکاری کرنی گوائیٹر اور سارکوما میں مفید ثابت ہوئی ہے۔

برومائیڈ آف آرسنک مرگی میں نہایت مفید ہے سنکھیا اور برومائیڈ سے علیحدہ دینے سے جو نقصانات اور دقتیں واقع ہوتی ہیں وہ نہیں ہونے پاتی بلکہ ہاضمہ اور عام طاقت ترقی پاجاتی ہیں اور دیگر برومائڈز کی طرح اسکی مقدار اعضا

بروز زیادہ کرنے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔

آرسنائیٹ آف کاپر موسوم گرناکو اسہال ہیضہ اور ہیضہ میں جوانوں و بچوں کے لیئے مفید ثابت ہوا ہے۔

آرکائی ٹس Orchitis ورم خصیہ۔ فوطوں کے امراض کا بیان دیکھو۔

آرکٹاسٹافائیلاس گلاکا۔ Arctostaphylos Glauca مین سے ٹی کا بیان دیکھو

آرکٹاسٹافائیلاس یووی ارسی Arctostaphylos Uvoe Ursi بیوشرن کا بیان دیکھو

اسکے پتے اپنی تاثیرات میں بربرا اور ریکو کے مشابہیں لیکن انمیں ٹینک اور لیلاک ایسڈ زیادہ ہوتی وجہ سے ایسٹرنجینسی زیادہ ہوتی ہے۔ گردہ مثانہ اور مجری پیشاب کے پرانے زکام میں بطور اسٹرنجینٹ۔ ڈس انفیکٹنٹ سیڈیٹو۔ ڈایوریٹک استعمال کیئے جاتے ہیں۔ خ۔ انفیوزن یووی ارسی ا سے ۲ اونس تک۔

آرموریشیا ریڈکس Armoracia Radix ھارس ریڈش نو تانی کیچ بطور کاونٹر اری ٹینٹ اور محرک معدہ استعمال کیجاتی ہے اسکے کمپونڈ سپرٹ نہایت عمدہ مخرج ریاح اور خوش ذائقہ ہے۔ خ۔ سپرٹس آرموریشی کو ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔ ایروٹیک سپرٹ ½ ڈرام سے ایک ڈرام تک۔

آسنج — سنگترہ۔

آرنی کا۔ خارجی استعمال میں مقامی سوزش پیدا کرکے سرخی اگزیما اور بعض اوقات ماشرہ پیدا کردیتا ہے اسلیئے اسکا استعمال بطور کاونٹر اری ٹنٹ اور لوکل سٹی مولینٹ احتیاط سے کرنا چاہیئے۔

کھلانے سے لطیف خوشبودار روغنوں کیطرح محرک و مقوی معدہ اور جنرل سٹی مولنٹ تاثیرات پیدا کرتا ہے۔

زیادہ مقدار میں قے دست اور سخت درد شروع ہوجاتی ہیں گردوں اور جلد سے خارج ہوتے ہوئے مدر او معرق اثر پیدا کرتا ہے

خ۔ ٹنکچر ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

آروغ۔ ڈکار۔ ارکٹیشن کا بیان دیکھو۔

آری ایٹ سوڈی کلورائڈم۔ Auri et Sodii Chloridum یہ ایک نہایت عمدہ مقوی اعصاب مصفی خون ہے۔ آتشک (درجہ دوم وسوم) اختناق الرحم۔ احتباس الطمث قلت الطمث سوزش رحم مالیخولیا اور ہائی پوکانڈریا میں مفید ہے۔ آتشک میں جبکہ پارہ اور پوٹاسیم آیوڈائڈ سے کامل آرام نہو تو یہ نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ خ۔ $\frac{1}{40}$ گرین سے $\frac{1}{20}$ گرین تک۔

استھما۔ Asthema یا اسما۔ دم اکھڑنا۔ دمہ ضیق النفس۔ یہ پانچ طرح سے ہوسکتا ہے اول ہوائی نالیوں کے تشنج یا استرخا سے دوم حنجرہ میں تشنج یا ورم کے باعث روک ہوجانے سے سوم قلبی امراض سے چہارم امراض خون مثل نقرس پنجم ڈایافرام پر دباؤ یا کھینچ ہونے سے۔

ان میں سے برانکیل اسما جو ہوائی نالیوں کی تشنج سے پیدا ہوتا ہے بہت عام ہے۔

علامات۔ دورہ سے پیشتر سفید رقیق پیشاب کثرت سے خارج ہوتا خفیف کھانسی اور دکھتی ظاہر ہوتی اکثر

قبض ہو کر نفخ اور گرانی ہو جاتی ہے۔ ان علامات سے مریض پہچان لیتا ہے کہ اب دورہ شروع ہونیوالا ہے عموماً دو تین بجے
رات کو دورہ ہوتا ہے سینہ پر کھینچ اور دباؤ محسوس ہو کر دم بند ہوتا معلوم ہوتا اور سخت دمکشی ہو جاتا ہے تب مریض اپنے کپڑوں
کو ڈھیلا کرتا بستر سے اٹھ بیٹھتا اور کسی چیز کو ہاتھوں سے پکڑ کر سانس لینے کے واسطے زور کرتا اور تمام طاقت سانس لینے میں خرچ
کرتا ہے جس سے بدن پسینہ پسینہ ہو جاتا ہے سانس کیساتھ کرخت آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ وریدوں میں خون جمع ہو کر چہرہ اور
بدن نیلا اور پھیکا پڑ جاتا ہے کچھ دیر کے بعد یہ دورہ دفعتاً یا بتدریج ختم ہو جاتا ہے مگر بعد میں کھانسی کے ساتھ کسیقدر بلغم
خارج ہوتا رہتا ہے۔ بلغم عموماً چھوٹے چھوٹے شفاف گولیوں کی صورت میں خارج ہوتا مگر کبھی کثیر المقدار اور تہ بتہ ہوتا ہے اسکے
اندر مضبوط بل کھائے ہوئے بلغم کے ریشہ ہوتے ہیں۔ خوردبین میں دیکھنے سے ہشت پہلو قلمیں نظر آتی ہیں بار بار کے دوران سے
سینہ قدرے بڑھ جاتا حرکت انبساطی خفیف یا معدوم ہو جاتی ٹھوکنے کی آواز صاف مسموع ہوتی تنفس کی آواز بند نالیوں کے
مقابلہ پر ضعیف پڑجاتی اور خشک آوازیں سنائی دیتی ہیں۔

اسباب۔ یہ مرض موروثی اور مردوں میں عورتوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے اکثر دس سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے بیس سال سے
پچاس سال کی عمر تک بڑھتا رہتا ہے مفصلہ ذیل وجوہات سے اسکے دورہ کی تحریک ہو جاتی ہے۔

(۱) گرد و غبار اپی کاک یا پولن وغیرہ خراش کنندہ اشیاء کی دھانس چڑھ جانا۔

(۲) اکثر برانکائٹس اور ایمفیسیما کے ساتھ یہ مرض ہو جاتا ہے۔

(۳) قلبی امراض جن سے پھیپھڑوں کے اندر اجتماع خون ہو جاوے۔

(۴) نفخ و قبض۔

(۵) اشتعال حس عصابی مثلاً امراض رحم، سردہ ہوا۔ دفعتاً گرم ہو جانا ٹھنڈی ہوا لگنا۔ لوزتین کا بڑھ جانا حنجرہ اور حلق
کے امراض۔ ناک کی رسولیاں نزلہ و زکام کسی ٹربی نیٹڈ ہڈی کا بڑھ جانا۔

(۶) جذبہ دماغی اختناق الرحم۔

(۷) برانکیل غدود کا بڑھ جانا۔

(۸) واگس عصب پر خراش رہنا۔

کیفیت۔ اسکی اصل حقیقت کی نسبت مختلف رائے ہیں جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) ہوائی نالیوں کا تشنج۔ (۲) ڈایافرام کا متشنج ہو کر سخت ہو جانا (۳) ہوائی جھلیوں کا اجتماع خون اور ورم (۴) ریشہ دار بلغم
کی گولیوں سے ہوائی نالیوں کا اٹ جانا (۵) ناک کے اندر ہڈی کا بڑھ جانا یا اسمیں رسولیاں پیدا ہو جانا۔ دمہ کی بلغم
میں سٹرپٹوکاکس قسم کا نبات بھی پایا گیا ہے جو دمہ ڈایافرام کے تشنج سے ہوتا ہے اسمیں درد اور دمکشی وقفہ وقفہ کے ساتھ ہوتی
ہے۔ اختتام دورہ کے بعد کھانسی نہیں رہتی نہ بلغم خارج ہوتا ہے نہ کوئی خشک یا تر آوازیں پھیپھڑوں سے مسموع ہوتی ہیں سخت
برانکائٹس میں بھی یہی حالت ہو جاتی ہے جو خراش کنندہ گرد و غبار کی دھانس چڑھنے سے دمہ ہو جائے اسکو ہی استھما کہتے
ہیں اسمیں نزلہ کھانسی اور ضعف و نقاہت کی زیادہ شدت ہوتی ہے مگر دمکشی کے دورہ خفیف ہوتے ہیں۔

امراض متشابہ۔ ایفی سیما برانکائی ٹس امراض قلب اعصابی دمکشی اگران امراض کی علامات کا مقابلہ کرنے سے تشخیص باسانی ہوسکتی ہے۔

بلحاظ علاج یہ دو قسم کا ہوتا ہے خشک اور مرطوب خشک دمہ میں محض ہوائی نالیوں و مسامات و عضلات تنفس کا تشنج ہوکر دم لینا مشکل ہوجاتا ہے۔ مرطوب دمہ میں علاوہ تشنج کے ہوائی نالیوں میں بلغم جمع ہوکر دمکشی اور بھی زیادہ ہوجاتی ہے خشک دمہ کی نوبت دو چار گھنٹہ میں رفع ہوکر عموماً کلی آرام حاصل ہوجاتا ہے لیکن مرطوب دمہ میں شکایت دمکشی بہت دیر تک باقی رہتی ہے پس تمام لب لباب علاج دمہ کا صرف اسقدر ہے کہ فوراً دفع تشنج اور اخراج بلغم کی کوشش کیجائے خشک دمہ کے لیے مارفیا اور اٹروپین کی جلدی پچکاری کرنا سب سے اعلے درجہ پر ہے اس سے چند منٹ میں ہی تمام دمکشی رفع ہوکر مریض کو کلی آرام حاصل ہوجاتا ہے اور یہ آرام تادیر قائم رہتا ہے لیکن مرطوب دمہ کی حالت میں اسکا استعمال اندیشناک ہے نیز اگر کوئی مرض گردہ موجود ہو تب بھی ہرگز مارفیا استعمال نہ کرنا چاہیے بیشمار دافع تشنج ادویہ مثلاً کلوروفارم (۲۰ بوند سے ایک ڈرام تک) امل نائیٹرایٹ ۳ بوند سے ۵ بوند تک امونیا کاربوناس ایتھل آیوڈائیڈ (۱۰ بوند سے ۱۵ بوند تک) پائیری ڈین (۲۰ بوند) استعمال۔ ایتھل نائیٹرائیٹ۔ آئی سو بیوٹل نائیٹرایٹ وغیرہ کا سنگھانا۔ بہت شہرت پاچکا ہے اسمیں کوئی کلام نہیں کہ یہ تمام ادویہ نہایت سریع الاثر دافع تشنج ہیں اور نوبت دمہ کو فوراً خفیف یا بالکل رفع کردیتی ہیں لیکن انکا اثر عارضی ہوتا ہے بلحاظ سرعت و قیام تاثیر یہ تمام ادویہ مارفیا و اٹروپین کی جلدی پچکاری کے مقابلہ میں بہت کم وقعت رکھتی ہیں لیکن جبکہ دمہ مرطوب ہو یا کوئی مرض گردہ موجود ہو تو بجائے مارفیا کے ان ادویہ کو استعمال کرسکتے ہیں بہت قسم کی دھونیاں دمہ میں مفید ثابت ہوئی ہیں مثلاً قلمی شورہ۔ دہتورہ۔ تماکو۔ لوبی لیا۔ برگ ہایوسائمس۔ برگ بیلاڈونا برگ چیری لاریل پچا۔ گرنڈی لیا۔ سونف۔ اجواین۔ ایوکلپٹس کے پتہ وغیرہ کی دہونی دینا قلمی شورہ کی دہونی اسطرح دیتے ہیں کہ ایک مقدار پانی میں زیادہ سے زیادہ شورہ حل کرکے اسمیں جاذب تر کرکے خشک کرلیتے اور وقت ضرورت یہ کاغذ کو جلاکر اسکا دہواں سونگھتے ہیں۔ اسکا دہواں اسقدر مریض کے کمرہ میں کرنا چاہیے کہ تندرست لوگوں کو دمکشی محسوس ہونے لگے کم مقدار میں دہونی سے کچھ فایدہ حاصل نہیں ہوتا۔ باقی ادویہ معمولی طور پر جلاکر انکی دہونی لیتے یا چرٹ یا حقہ کے ذریعہ سے انکا دم لگاتے ہیں دافع تشنج ادویہ میں سے شاید کوئی دوا ایسی نہیں ہے جو دمہ میں آزمائی نہ گئی ہو اور جو تھوڑی بہت مفید ثابت نہ ہوئی ہو۔

انکی مختصر فہرست ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

لیوباسیم آیوڈائڈ۔ برومائڈز۔ بیلاڈونا۔ ہینگ۔ کافور۔ مشک۔ سنبل۔ زعفران۔ کلورل ہائڈریٹ۔ اینٹی پائیرن۔ مینی فیجر۔ دہتورہ۔ افیون۔ قہوہ۔ چائے۔ کیفین سائیٹریٹ آف کیفین۔ ٹنکچر لوبی لیا۔ لوبی لین (۱ گرین سے ۴ گرین تک) کیوبربکو۔ بھنگ۔ کونائم۔ ہایوسین۔ سرپ آف ہائڈریاڈک ایسڈ (۲ سے ۳ بوند تک) کچلہ۔ سٹرکینا۔ سیم الفار۔ ایتھر۔ اجواین۔ امل نائٹرائیٹ۔ برومائیڈ۔ انی مونین۔ انہی لونیم لیوی ای آئی۔ ایومارفیا۔ برائی اونیا۔ مدار۔ سیری آئی آکسی لاس۔ ایتھل برومائیڈ۔ ایوفاربیا۔ پلولی فرا۔ ایتھی لال۔ نائیٹرو گلیسرین۔ یسی ڈیاری تھرائینا۔

ان میں سے جن ادویہ پر خط کھینچے گئے ہیں وہ زیادہ قابل اعتبار ہیں۔ ان تمام ادویہ کے استعمال میں یہ امر قابل یادداشت ہے کہ انکو زیادہ مقدار میں تھوڑے تھوڑے وقفہ سے متواتر دینا چاہیے اور چونکہ کہلانے سے اثر دیر میں ہوتا ہے اسلیے

ہمیشہ یہ بہتر ہے کہ پہلے کوئی سہل الوصول دوا سنگھا کر یا دھونی دیکر شدت نوبت کو خفیف کر دیں اور داخلی طور پر کسی مناسب دافع تشنج ادویہ کا استعمال کرتے رہیں۔

خشک دمہ کا علاج چنداں مشکل نہیں لیکن مرطوب دمہ اکثر دقت طلب اور حیران کنندہ ہو جاتا ہے مرطوب دمہ کے لئے جو ادویہ ہیں سب سے بہتر طریق علاج حسب ذیل ہے۔

شروع نوبت میں فوراً اموونیا کاربوناس یا اینٹی مونیم ٹارٹریٹم یا اپی کاک یا بیخ مدار (۳ گرین) یا اپو مارفیا کو غیرہ سے قے کرائیں کہ معدہ صاف ہو جائے اور ساتھ ہی ہوائی نالیوں میں سے بلغم خارج ہو جائے۔ قے کے ساتھ تمام ہوائی نالیوں اور عضلات تنفس پر دافع تشنج اثر بھی اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ مرطوب دمہ میں قے نہایت مفید ثابت ہوتی ہے اگر بلغم قلیل المقدار اور رقیق ہے تو مارفیا اور اٹروپین کی جلدی پچکاری کر سکتے ہیں ورنہ کلورافارم یا امائل نائٹرائیٹ یا امونیا یا پائریڈین وغیرہ سنگھا کر یا اجوائن قلمی شورہ دھتورہ تماکو وغیرہ کی دھونی دیکر شدت نوبت کو کم کریں اور بعد ازاں دافع تشنج و مخرج بلغم ادویہ متواتر تھوڑے تھوڑے وقفہ سے کھلاتے رہیں۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم آرسنک سنیگا سوڈی بنزواس ایسی حالت میں نہایت مفید ہیں۔ **نسخہ** (۱) پوٹاسیم آیوڈائڈ ۱۰ گرین لائیکوار آرسنک ۵ بوند وائینم اپی کاک ۲۰ بوند ٹنکچر ہایوسائمس ۲۰ بوند سپرٹ کلوروفارم ۲۰ بوند اکوا کیمفر ایک اونس ایسی ایک خوراک ۳ دفعہ روزانہ (۲) اجوائن ۴ تولہ کافور ایک تولہ ہینگ ۲ تولہ ان سب کو باریک پیس کر ۵ رتی کی خوراک میں تین دفعہ روزانہ استعمال کریں۔ واگس عصب کے رستہ پر بجلی لگانا ہر دو قسم کے دمہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

بعض اوقات ناک اور حلق کی رسولیوں۔ ورم لوزیات اور خنازیر سے بھی دمکشی ہو جاتی ہے جب بچوں یا جوانوں میں یہ مرض ظاہر ہو تو بہ تمام و کمال ناک اور گلو کا ضرور ملاحظہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر اس قسم کا کوئی سبب معلوم ہو تو فوراً اسکا دفعیہ کریں بعض ڈاکٹروں کا یہ قول ہے کہ ہر حال میں پانچ فیصدی کے حساب سے کوکین لوشن بنا کر دور تک ناک کے اندر لگانا بطور فوارہ پہنچانا دمکشی کو فائدہ کرتا ہے۔

یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ مریضان دمہ کو غلیظ دخانی ہوا زیادہ موافق ہوتی ہے چنانچہ گنجان شہروں اصطبلوں اور دھونی دار مکانوں میں رہنا کھلے صاف میدانوں کی نسبت مریضان دمہ کو زیادہ مفید پڑتا ہے چونکہ نوبت دمہ کی آغاز اکثر قبض نفخ اور خرابی معدہ سے ہوا کرتی ہے اسلیئے یہ مناسب ہے کہ ایسے مریض کو اندیشہ مرض کے ایام میں تمام ثقیل اور نفاخ غذاؤں مثلاً مولی چنا۔ اڑد چنا آلو۔ اربی بیگن لہسن سیم مٹر وغیرہ کی کثرت سے پرہیز رکھائیں۔ ہر قسم کے خام میوہ سے بھی منع کریں قلیل المقدار اور کثیر الغذا اشیا کھلائیں شام کے کھانے کا وقت ایسا مقرر کریں کہ سونے کے وقت سے پہلے ہضم معدہ ختم ہو چکے جیوانی غذا میں پیاز شلغم گاجر گوبھی میتھی پالک سیب۔ ناشپاتی چقندر کی اجازت دیں اگر قبض نفخ ثقل معدہ علامات بدہضمی پیدا ہوں تو فوراً انکا دفعیہ کریں۔

آسٹریلین آستھما ویڈ یوفاربیا پلولی فرا یہ روئیدگی نہایت عمدہ دافع تشنج مخرج بلغم اور مسکن اوجاع ہے مرض دمہ میں خاصکر جب کہ سخت دمکشی بار بار نوبت سے ہوتی ہو خاصکر مفید ہے۔ نیز گرانک برانکائی ٹس میں جو شکیف کمالی...

انجائنا پکٹورس۔ لیرنجیل سپیزم۔ اور دکشی ایمفی سیما میں نافع ہے۔ زیادہ مقدار میں دینے سے نارکاٹک زہر ظاہر ہوتا ہے
خوراک سفوف ۱ گرین۔ فلوئیڈ اکسٹراکٹ ۱ سے ۳ بوند تک خشک اکسٹراکٹ ۱ سے ۲ گرین ٹنکچر ۱۰ سے ۲۰ بوند تک۔

آسٹریلین بلیوگم۔ یہ ایوکے لپٹس گلابیولس کا دوسرا نام ہے اُسکا بیان دیکھو۔

آسٹریلین ریڈگم ٹری۔ یہ ایوکے لپٹس راسٹریٹا کا دوسرا نام ہے اُسکا بیان دیکھو۔

آسٹریلین فیوربارک۔ یہ السٹونیا کنسٹرکٹا کا دوسرا نام ہے اسکا بیان دیکھو

آسٹریلین فیورٹری۔ اسکے دوسرے نام ایوکے لپٹس گلابیولس اور آسٹریلین بلیوگم ہیں انکا بیان دیکھو۔

آسٹی آئی ٹس۔ Osteitis پیری آسٹی آئی ٹس کا بیان دیکھو۔

اسمی ڈروسس Osmidrosis پسینہ کے امراض کا بیان دیکھو۔

اکرکرا۔ ٹانک یعنی مقوی اعصاب ہے۔ برانکیل میوکس ممبرین پر اسکا اثر الٹریٹیو اور ٹانک ہوتا ہے۔ لقوہ۔ فالج رعشہ۔ عرق النسا اور عام کمزوری میں مفید ہے۔ بطور سنون اور چیزوں مثلاً کافور یا بورک ایسڈ کتھ ٹینک ایسڈ مقم ٹیسنج وغیرہ کے ساتھ ملاکر استعمال کرنا درد و کمزوری دندان میں مفید ہے۔

آلو دیکھو غذا کا بیان۔

آلو بخارا۔ ملین۔ مسہل صفرا۔ مزلق۔ مفرح یعنی ریفریجیرینٹ ہے نافع غثیان صفراوی و خارش بدن دافع تشنگی

آنکھ۔ آنکھ کے امراض کا بیان شروع کرنے سے پیشتر یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اسکی مختصر تشریح بیان کردیجاوے۔ پس واضح ہو کہ آنکھ کے

تصویر نمبر ۳
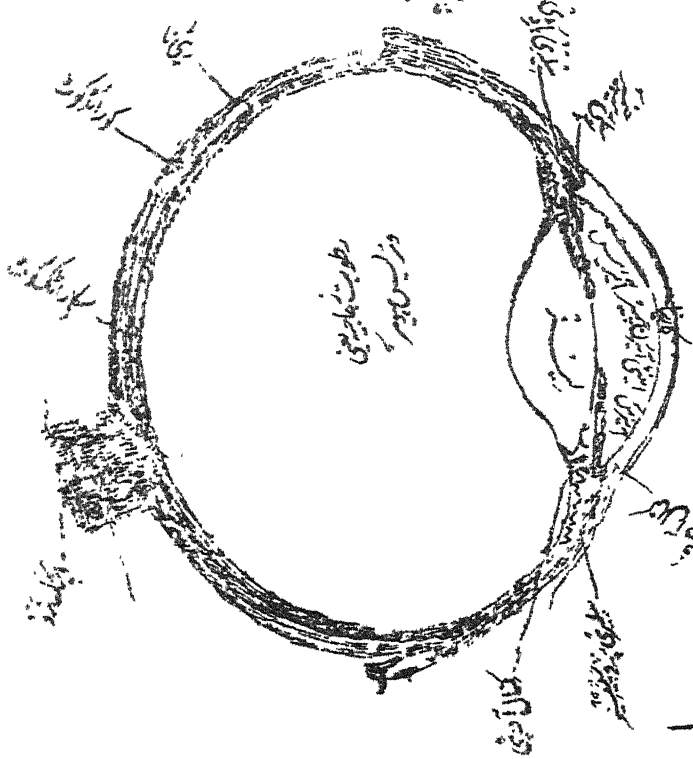
تین کوٹ اور تین ہی شفاف رطوبات ہیں۔ سب سے بیرونی پردہ دبیز مضبوط اور چمکدار ہے۔ آنکھ کی اندرونی ساختوں کی اسی سے حفاظت ہے اسکے دو حصے ہیں۔ سامنے کا قرنیہ یا کارنیا نام شیشہ کی طرح شفاف ہے اور باقی حصہ سفید یا نیلگوں ہوتا ہے اسکا نام سکلے راٹک ہے عربی میں اسکو پردہ ملتحمہ کہتے ہیں۔

کارنیا علاوہ مضبوط اور لچکدار ہونے کے شیشہ کیطرح صاف ہے کہ اسمیں روشنی صاف طور پر گذر سکتی ہے۔ کارنیا اور سکلے راٹک کے مقام اتصال پر ایک باریک نالی ہے جو کارنیا کے گرد پورا دائرہ بناتی ہے اسکو کنال آف شلیم کہتے ہیں۔ دوسرا کوٹ کوراٹڈ اور آئیرس یعنی پردہ شکیہ و عنبیہ سے ملکر بنا ہے۔ یہ کوٹ مختلف ملکوں کے باشندوں میں مختلف رنگتوں کا ہوتا ہے اسی کے رنگ پر آنکھ کی رنگت منحصر ہے۔ کوراٹڈ اور آئیرس مقام اتصال پر ایک چھلہ لحمی۔ رباطی اور عصبی ریشوں سے بنا ہوا ہے۔ اسکو سلیری باڈی کہتے ہیں۔ کارنیا کے گرد جو سفید چھلہ نظر آتا ہے وہ درحقیقت یہی سلیری باڈی ہے۔

کوراٹڈ کی اندرونی سطح پر سلیری باڈی کے قریب بہت سی جھریاں پڑتی ہیں انکو سلیری پروسیسز کہتے ہیں۔ آئیرس اور کارنیا کا اتصال ایک متخلخل ساخت کے ذریعے ہوتا ہے جسکو لگیمنٹم پیکٹی نے ٹم آئیری ڈس کہتے ہیں اور اسکے اندر جو مسامات ہیں اُنکا نام سپیسز آف فانٹانا ہے۔ یہ مسامات کنال آف شلیم میں کھلتے ہیں۔

تیسرا کوٹ پردہ عنکبوت یعنی ریٹی نا سے بنا ہوا ہے۔ یہ پردہ نہائت باریک نازک اور عصبی ریشوں کی بافت سے بنا ہوا ہے جو عصب دماغ سے آنکھ میں آتا ہے یعنی آپٹک نروپردہ درحقیقت اسی کا پھیلاؤ ہے۔ اسی پر بصارت کا دارومدار ہے۔ یہ پردہ کوراٹڈ کی اندرونی سطح پر سلیری باڈی تک پھیلا ہوا ہے اور دندانہ دار کنارہ میں ختم ہوتا ہے جسکا نام اوراسیرٹا ہے۔

آنکھ کی تین رطوبتیں حسب ذیل ہیں۔

اوّل۔ اکواس ہیومر یعنی رطوبت بیضویہ جو قرنیہ کے پیچھے آئی چیمبر میں رہتی ہے۔ یہ رطوبت سفیدی بیضہ کے مشابہ مگر اسکی نسبت رقیق ہوتی ہے۔

دوم لینز یعنی رطوبت جلیدیہ۔ اسکو آنکھ کا موتی بھی کہتے ہیں۔

سوم وٹریس ہیومر یعنی رطوبت زجاجیہ۔

یہ تمام رطوبتیں شفاف ہیں کہ روشنی صاف ان میں سے گذر کر ریٹی نا تک پہنچ جاتی ہے۔ وٹریس ہیومر کے گرد ایک باریک شفاف جھلی ہے جسکو ہائے لائڈ ممبرین کہتے ہیں۔ یہ جھلی اوراسیرٹا کے قریب پہنچکر لینز کے غلاف پر جالگتی ہے جسکی وجہ سے لینز ایک جگہ قائم رہتا ہے۔

یہ تمام اصل ڈیلہ کی تشریح کا بیان ہوا۔ لیکن ایک نہائت باریک میوکس جھلی آنکھ کے اس حصہ میں جو پلکوں کے درمیان نظر آتا ہے چھائی ہوئی ہے۔ اسکو کنجنکٹائیوا یعنی پردہ صلبیہ کہتے ہیں۔ یہ جھلی اسی قسم کی ہے جیسا کہ منہ۔ حلق۔ ناک اور اندرونی اعضاء کے جوفوں میں چھائی ہوئی ہے اسکی یہ خاصیت ہے کہ ہر وقت ایک لعاب میوکس نام خارج کرکے سطح کو تر رکھتی ہے۔ ڈیلہ سے یہ جھلی پلکوں کی اندرونی سطح پر پلٹ جاتی ہے معمولی سرخی چشم یا آشوب چشم دراصل اسی جھلی کی

کلید تصویر نمبر ۴

(۱) کارنیا یعنی طبقہ قرنیہ (۲) سکلراٹک یعنی طبقہ ملتحمہ (۳) کوراٹڈ یعنی طبقہ شکیہ (۴) ریٹی نا یعنی طبقہ عنکبوتیہ (۵) آپٹک نرو (۶) وٹریس ہیومر (۷) کنال آف سٹلنگ (۸) لینز یعنی رطوبت جلیدیہ (۹) آئی رس یعنی طبقہ عنبیہ (۱۰) اکواس ہیومر یعنی رطوبت بیضویہ (۱۱) پوسٹی رئیر چیمبر (۱۲) کنال آف شلیم (۱۳) سپیسز آف فانٹانا (۱۴) کنال آف پٹی (۱۵) سلیری باڈی

سوزش ہوتی ہے۔

یہ تمام تشریح ایک بکرے کی آنکھ پر بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے اسلیئے ہم اپنے ناظرین کی خدمت میں التماس کرتے ہیں وہ ضرور اس تشریح سے واقفیت پیدا کریں۔ بلا تشریح کے امراض چشم کا سمجھ میں آنا مشکل ہے۔ آنکھ کی تشریح سیکھنا محض چند گھنٹوں ہی کا کام ہے۔ امراض چشم کا بیان ہم مفصلہ ذیل حصوں میں انکی علیحدہ علیحدہ ہیڈ مقرر کر کے کرینگے۔

(۱) کنجنکٹائیوا کے امراض (۲) کارنیا اور سکلیروٹک کے امراض (۳) آئیرس اور [illegible] کے امراض (۴) لینس [illegible]
(۵) ریٹینا کورائڈ اور آپٹک نرو کے امراض (۶) بصارت کے نقص (۷) عضلات چشم کے امراض (۸) آنکھ کی [illegible]
(۹) لیکریمل اپیریٹس کے امراض (۱۰) پلکوں کے امراض (۱۱) آربٹ کے امراض۔

پس ناظرین کو ہر مرض کی بابت انکو علیحدہ علیحدہ بابوں میں نکالکر دیکھ لینا چاہیے۔

آنکھ پر ضربات لگنا یا کسی اور طرح سے صدمہ پہنچنا۔

اوّل ۔ قذی یعنی کسی غیر جنس شے کا آنکھ میں پہنچنا۔ اسکا علاج کئی طور پر ہے۔ اگر کوئی باریک تنکا کنکر ریگ یا کوئلہ وغیرہ کا آنکھ کے اندر پڑجائے لیکن ڈیلے کے اندر داخل نہو تو وہ جفن اعلیٰ یا جفن اسفل کی جڑ کے قریب چھپا رہا کرتا ہے اور سرسری نظر سے دیکھنے سے کہیں نظر نہیں آتا اور جب تک وہ ذرہ پلکوں کے اندر ہے اسوقت تک سخت خراش و تشنج مژگاں رہتے ہیں مریض کو آنکھ کھولکر دیکھنا دشوار ہوتا ہے آنکھ سے پانی بکثرت جاری رہتا ہے۔ پس ایسی حالت میں پلک کو جڑ تک اٹھا کر ملاحظہ کریں اور جسجگہ یہ ذرہ نظر آوے اسکو فوراً نکالدیں بعض اوقات یہ ذرہ قرنیہ میں گھسکر وہیں جما رہتا ہے۔ اسکا علاج یہ ہے کہ مریض کی آنکھ کو پہلے کوکین سے سن کر لیں اور بعد ازاں موچنے سے پکڑ کر یا کسی چاقو سے ذرہ کو نکالدیں۔ لوہے کے ذرات مقناطیس قریب لانے سے بھی بآسانی نکل آیا کرتے ہیں۔ اگر کوئی غیر جنس شے قرنیہ کو چھید کر ڈیلے کے اندر داخل ہوجاوے تو اس سے ڈیلے کے متورم ہونے اور بگڑ بیٹھنے کا اندیشہ ہوتا ہے اس سے اگر خراش و سوزش برابر ہے تو قرنیہ میں شگاف دیکر جسطرح سے ممکن ہو ایسی غیر جنس شے کا نکال دینا ہی بہتر ہے۔ کیونکہ جب ایک ڈیلا گلنا شروع ہوگا تو دوسری آنکھ کو بھی ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے اسلیئے بہر حال غیر جنس شے کا آنکھ کے اندر سے نکال دینا ہی ضروری ہوتا ہے۔ اگر یہ غیر جنس شے بہت باریک ہو کہ ڈیلے کے اندر گھسکر گرفت میں نہیں آتی اور نہ اور کسی طرح سے باہر نکل سکتی ہے مگر خراش برابر کر رہی ہو تو بامر لاچاری دوسری آنکھ کی حفاظت کی غرض سے اوس مضروب ڈیلے ہی کو نکال دینا چاہیئے لیکن اگر مریض یک چشم ہے اور اسکی صحیح آنکھ میں ہی غیر جنس شے داخل ہوئی ہو تو حتی الوسع اس آنکھ کی بچاؤ کی کوشش کرنی چاہیئے یعنی تاوقتیکہ خطرناک سوزش پیدا ہو عمل جراحی کا ارادہ مناسب نہیں۔

دوم ۔ آنکھ کے اندر آگ بجھا چونہ پڑجانا۔ یہ آنکھ کے لیئے نہایت ضررناک حادثہ ہوتا ہے۔ ایک چھوٹے سے چھوٹا ذرہ بھی ان بجھے چونے کا آنکھ میں پڑکر سخت جلن اور سوزش پیدا کر دیتا ہے جس حصہ قرنیہ پر پڑے اُسی حصہ کو جلا کر مردار بنا دیتا اور تمام آنکھ کو سرخ اور متورم کر دیتا ہے پس جب ایسا مریض قریب ہو تو فوراً آنکھ کو پانی سے کامل طور پر صاف کریں اور اگر جلدی میں سرکہ میسر آسکے تو تھوڑا سا سرکہ بھی پانی میں بحساب ایک ڈرام فی اونس کے ملالیں اور بعد میں ٹھنڈے

پانی کی گدی آنکھ پر برابر رکھیں اور مریض کی تکلیف کم کرنیکے لیئے قدرے افیون و شنگرف میلاڈونا بھی کھلاویں۔ اگر مریض دیر کے بعد پیش ہوا ہے تو فوراً کوکین کے ساتھ اسکی آنکھ کو بیحس کرکے ایک ایک ذرہ چونے کا نکالدیں اور بعد ازاں تھوڑا سا میٹھا تیل آنکھ میں ٹپکاویں۔

سوم آنکھ کا گرم پانی یا آگ یا کسی تیز گرم شے سے جلجانا تو اسکا علاج سب سے بہتر یہ ہے کہ چونہ کا پانی اور روغن زیتون ہموزن ملا کر سوختہ جگہ پر برابر لگاتے رہیں ایسا ہی یا کپڑے کی گدی بھگو کر آنکھ پر برابر رکھیں اور رفع درد کیلیئے افیون کھلائیں

چہارم آنکھ کا کسی تیز آب مثلاً سلفیورک ایسڈ یا نائیٹرک ایسڈ وغیرہ سے جلجانا۔ فوراً مریض کی آنکھ پر ٹھنڈا پانی بکثرت بہادیں اور اگر سوڈا جلدی سے میسر آجاوے تو پانچ گرین فی اونس کے حساب سے پانی میں حل کرکے آنکھ کو خوب اندر سے کامل طور پر دھو دیں اور بعد میں میٹھا تیل آنکھ میں ڈالدیں۔

پنجم سرکہ آنکھ میں پڑجانا۔ اسکا علاج بھی قریب قریب اسی طرح سے ہے جیسا کہ نمبر ۳ میں بیان ہوا۔

ششم بندوق کی ٹوپی کے ٹکڑے آنکھ میں جا لگنا۔ اسکا علاج بعینہ اسی طرح سے ہے جیسا کہ نمبر ۱ یعنی قذی میں بیان ہوا ہے۔

ہفتم بارود آنکھ میں پڑجانا۔ یہ تین طریق سے آنکھ کو نقصان پہنچا سکتی ہے اور اسی کے مطابق اسکا علاج بھی تین مختلف طریق سے کیا جاتا ہے۔ (۱) یہ کہ اسکے شعلہ سے آنکھ جلجاوے۔ اسکا علاج بعینہ اسی طرح ہے جیسا کہ نمبر ۳ میں بیان ہوا (۲) یہ کہ محض بارود کے اڑتے وقت آنکھ کو صدمہ پہنچے تو اسکا علاج اسیقدر ہے کہ آنکھ کو آرام دیں اور ٹھنڈے پانی کی گدی برابر آنکھ پر رکھیں (۳) یہ کہ آنکھ کی سطح پر بارود کے ذرات بیٹھ جائیں اسکا علاج یہ ہے کہ آنکھ کو کوکین کے ساتھ بیحس کرکے ہر چہار طرف ڈیلے اور نیز پلکوں کی اندرونی سطح پر بغور نظر کریں اور جس جگہ بارود کے ذرات نظر آویں انکو باریک لیرے کے ساتھ ملکر یا سوزن یا چاقو کی نوک کے ساتھ کھرچکر نکالدیں اور نیم گرم پانی تمام سطح پر ... پہنچا کر آنکھ کو علیحدہ شدہ ذرات سے صاف کردیں اور بعد میں آنکھ کے اندر قدرے میٹھا تیل ٹپکا کر پٹی باندھ دیں۔

ہشتم قرنیہ کا پھٹ جانا اگر مریض فوراً پیش ہو تو آنکھ کو کوکین کے ساتھ بیحس کرکے بغور ملاحظہ کریں اگر آئیرس زخم کے اندر سے باہر نکل آیا ہو تو اسکو اندر اسکی اصلی جگہ پر کردیں اگر ایسا باسانی ہونا ممکن نہ ہو تو خارج شدہ حصہ کو قطع کرکے زخم کے کناروں کو بالمقابل ملا کر اور آنکھ کو بورک لوشن سے دھو کر ڈریس کردیں تیسرے روز پھر آنکھ کو دھو کر اسی طرح سے ڈریس کریں۔

آنولہ مفرح۔ قابض۔ مخرج بلغم۔ مقوی قلب و معدہ و باہ و دماغ۔ رافع قے و آب دہن و تشنگی و حابس خون بواسیر و نزف الدم و نافع اسہال مزمن ہے۔

آوا آوا۔ دیکھو بیان کا دا کا دا۔

آواز۔ دیکھو دانتوں کے امراض۔

آئی بال۔ ڈیلے۔ چشم۔ آنکھ۔ کا بیان دیکھو۔

آئیرس اور وٹریس کے امراض۔ وٹریس اور آئیرس کے امراض کا بیان دیکھو۔

آئیرس ورسی کولار — Iris versicolor
آئیری ڈین — Iridin
آئیری سین — Irisin

آئیرس ورسی کولار کی جڑ میں سے دو جوہر نکلتے ہیں جنکا نام آئیری ڈین و آئیری سین ہے حاصل ہوتے ہیں۔ آئیری ڈین اپنی تاثیرات اور افعال میں کیلومل کے مشابہ ہے اور کسی قسم کا ضرر نہیں کرتی تھوڑی مقدار میں اثر سے تو مخرج صفرا۔ مدر بلغم محرک اور مقوی ہے کرم امعا کی قاتل ہے۔ دانہ اسکی نسوار تیز سے چھینکیں آتی ہیں زیادہ مقدار میں تیز مسہل اور مقی ہے فعل عروق جاذبہ و غدود لیسینہ و جگر و گردہ ... کو تحریک و تقویت بخشتی ہے۔ امراض آتشک۔ سکرافیولا۔ استسقا۔ وجع مفاصل۔ غثیان صفراوی خنازیر جلدی بخارات کرم امعا ضعف جگر و طحال و گردہ میں نہایت مفید ہے۔

خوراک سفوف ۲۰ گرین بطور مسہل ۵ سے ۲۰ گرین تک مصفی خون۔ فلوئیڈ ایکسٹراکٹ ۱ سے ۲ بوند تک۔ خشک ایکسٹراکٹ ۲ سے ۴ گرین تک۔ آئیری ڈین و آئیری سین ½ سے ⅓ گرین تک مصفی خون ہے اور ایک سے پانچ گرین تک کی خوراک میں تیز مسہل مقی اور مدر ہے۔

آیوڈائیزڈ آئل — Iodized — یہ پایا نہیں جاتا محض خارجاً بطور مالش مستعمل ہے۔

آیوڈائڈ آف بسمتھ — Iodide of Bismuth — ... گرین تک۔

آیوڈائڈ آف بیریم — Iodide of Barium

آیوڈائڈ آف پوٹاسیم — Iodide of Potassium — ۵ سے ۲۰ گرین تک۔

آیوڈائڈ آف تھائمال — Iodide of Thymol

آیوڈائڈ آف سوڈیم — Iodide of Sodium — ۳ سے ۱۰ گرین تک۔

آیوڈائڈ آف لیتھیم — Iodide of Lithium — ½ سے ۵ گرین تک۔

آیوڈائڈ آف مرکری — Iodide of Mercury

آیوڈائڈم فیرائی — Iodidum Ferri — آیوڈائڈ آف آئرن۔

آیوڈیٹ آف کیلسیم — Iodate of Calcium

آیوڈک ہائڈرارجرائی — Iodic Hydrargyri

آیوڈم یعنی آیوڈین — Iodine

آیوڈم ٹرائی کلورائڈ — Iodine Trichloride

خارجی استعمال میں آیوڈین نہایت تیز اری ٹیٹنٹ ویسی کنٹ اینٹی سپٹک اور ڈس انفکٹنٹ ہے اور بطور آلٹریٹنٹ آیوڈین ٹنکچر آیوڈین اور لنکوایٹیم آیوڈائی سینفسلم ذیل امراض میں خارجاً استعمال کی گئی اور نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ دمل۔ داد۔ خارش۔ غدود کا بڑھ جانا چھوٹی سنٹ اور درد سوئیاں ورم و وجع مفاصل پیری اسٹی آئی ٹس میں اندرونی انفلیمیشن مثلاً برانکائی ٹس نمونیا۔ پلیورسی پلیریجائی ٹس۔ پیری ہیپےٹائی ٹس۔ فیرنجائی ٹس وغیرہ میں بطور کاؤنٹر اری ٹینٹ اور جاذب فائدہ کرتی ہے بموزن پانی میں ٹنکچر آیوڈین کی پچکاری کرنا سسٹ گائیٹر اور ہائیڈروسیل میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

چونکہ یہ مقامی خراش اور درد بہت سخت پیدا کرتی ہے اسلیئے اسکی پچکاری سے پہنچنے کو گیہوں ہم گرین فی اونس کے حساب سے حسب ضرورت اندر پہنچادینی چاہیئے۔ پوٹاسیم آیوڈائیڈ جلد پر لگانے سے جذب نہیں ہوتا سنگھانے سے آیوڈین۔ ناک نرخرہ اور ہوائی نالیوں میں سوزش پیدا کرکے چھینکیں لاتی اور اخراج بلغم کرتی ہے۔ اکثر اس سے ابرو میں درد بھی ہوجاتا ہے۔ کریے زوٹ۔ ایوکے لپٹس آئل۔ کلورافارم ایتھر وغیرہ کے ساتھ اسکی بھاپ۔ دمہ سل برانکائی اُس سیرفہ گنگرین آف دی لنگ اور نیوموینا میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ درد دنداں میں ٹنکچر آیوڈین لگانا فایدہ کرتا ہے وجع الاذن میں چند قطرہ ٹنکچر آیوڈین اور کلورافارم کے کپنگ گلاس میں ڈالکر کان کے اندر اوسکی بھاپ پہنچانی نہایت فایدہ کرتی ہے معدہ اور امعا پر آیوڈین اور اوسکی سالٹ یعنی پوٹاسیم و سوڈیم آیوڈائیڈ وغیرہ خراش کرکے غثیان درد نفخ مروڑ۔ اور اسہال پیدا کرتے ہیں اسلیئے ہمیشہ اونکو کھانے کے بعد استعمال کرنا چاہیئے۔ خون سے گذر کر تمام ساختوں میں پہنچتی اور اپنے خاص اثر ظاہر کرتی ہے۔

(۱) آتشک کی درجہ سوم میں آیوڈین اور اوسکی سالٹ مخصوص ہیں تمام گمٹا اور نوڈ اسکے استعمال سے بہت جلدی تحلیل ہوکر غایب ہوجاتے ہیں۔

(۲) سکرافیولا میں جبکہ غدود بڑھ گئے ہوں اسکا خارجی اور داخلی استعمال نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

(۳) خاص خاص زہر جو ساختوں کے ساتھ ملکر مستقل کیمیائی مرکب بنالیتے اور دیرپا نقصانات کا سلسلہ قایم کردیتے ہیں اونکو علیحدہ کرکے اخراج کی طرف زور دیتی ہے مثلاً سکہ اور پارہ کی پرانے زہر دیلمپبزم اور ہائیڈراجرم) ہیں انکو جسم سے خارج کرکے صحت بخشتی ہے۔

(۴) پرانی انفلیمیشنز میں خواہ وہ اعضا میں ہو یا جھلیوں و ساختوں میں یا مفاصل میں عروق جاذبہ کو تحریک دیکر اور فاسد اجزا کو جلد زائل کرکے ورم کو آرام دیتی ہے۔

(۵) دمہ (اسما) میں خواہ کسی وجہ سے ہو اسکا روزانہ استعمال یقینی علاج ہے۔ لیکن جب آیوڈزم کی علامات شروع ہوجاویں۔ تو آیوڈین بند کرکے پایریڈین کا استعمال کرنا چاہیئے۔

آخر کار گردوں جلد جگر پستان۔ اور برانکائی کے راستہ خارج ہوتی ہے۔ پوٹاسیم آیوڈائیڈ کچھ تو آیوڈین میں بدل کر اور کچھ خالص حالت میں خارج ہوتا ہے۔

اسکا مدر اثر نہایت خفیف ہوتا ہے لیکن آیوڈین اور پوٹاسیم آیوڈائڈ کے خاص فایدوں کی غرض سے مختلف امراض گردہ مثانہ میں اسکو استعمال کرسکتے ہیں سیرا نکائی سے خارج ہوتی ہوئے مقامی خراش سے زیادہ میوکس خارج کرتی اور غلیظ میوکس کو پتلا اور زلیس کردیتی ہے اس طرح سے گویا کہ نہایت عمدہ مخرج بلغم اور کرانک برانکائٹس میں مفید ہے۔ زیادہ مقدار میں اسقدر سوزش و خراش کرتی ہے کہ سخت کھانسی۔ درد۔ اور دمکشی کی علامات شروع ہوکر نیوموینا کی کیفیت ہوجاتی ہے۔ جلد سے خارج ہوتے ہوئے خراش کرتی اور انجرات بصورت پھنسی یا آبلہ یا کھرنڈ یا سرخ داغوں کے نمودار کردیتی ہے اسلیئے مختلف پرانے امراض جلدی میں مفید ہے۔ پستان پر اسکا اثر بھی گھلیکنے کا سا ہوتا ہے یعنی اخراج شیر کو کم کردیتی ہے۔

آیوڈائیڈ ڈائل۔ خارجی استعمال کے لیے ایک عمدہ صورت ہے جلد سے جذب ہو جاتا لیکن مثل آیوڈین کی طرح جلد کو داغدار نہیں کرتا ہے۔

آیوڈائیڈ آف بسمتھ اپنی تاثیرات میں آیوڈوفارم کے مشابہ ہے۔ ۱۰۰ حصہ پانی میں ایک حصہ ملا کر پچکاری کرنا سوزاک میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔

آیوڈائیڈ آف بیریم سخت زہر ہے۔ فرانس میں خارجاً غدودوں اور اورام پر لگائی جاتی ہے۔

آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم اسمیں تمام تاثیرات آیوڈین کی موجود ہیں لیکن اسکی طرح مقامی خراش نہیں کرتا اور نیز جلد میں جذب بھی نہیں ہو سکتا۔ عام بیان دیکھو۔

آیوڈائیڈ آف ہتھائی مال۔ یہ ارسٹال کا دوسرا نام ہے اسکا بیان دیکھو۔

آیوڈائیڈ آف سوڈیم اسکا تمام حال بعینہ پوٹاسیم آیوڈائیڈ کا حال ہے۔

آیوڈائیڈ آف لیتھیم گاوٹ یعنی نقرس اور آتشک کے درجہ سوم میں نہایت مفید ہے۔

آیوڈائیڈ آف مرکری۔ ہائڈرارجرم کا بیان دیکھو۔

آیوڈیٹ آف کیلسیم۔ ایک عمدہ ڈس انفکٹنٹ اور اینٹی سیپٹک ہے۔

آیوڈین ٹرائی کلورائڈ۔ اینٹی سیپٹک اور ڈس انفکٹنٹ ہے۔ ایک فیصدی کی پچکاری سوزاک میں مفید ہے۔

آیوڈوپائیرال Iodo-Pyrrol

آیوڈوسلفیٹ آف سنکونین Iodosulphate of Cinchonine

اینٹی سیپٹال کا بیان دیکھو۔

آیوڈوفارم Iodoform
آیوڈوفارم بی ٹومی نیٹ Iodoform Bituminate
آیوڈوفارم کلوڈین Iodoform Collodion

¼ گرین سے ۳ گرین تک

آیوڈوفارم اینٹی سیپٹک ڈس انفکٹنٹ اور ایک قوی (عفونت زائل) ڈی اوڈورینٹ ہے۔

مقامی استعمال میں کوئی خراش پیدا نہیں کرتی بلکہ کسیقدر جائے ماؤف کو بے حس کر دیتی ہے فاسد زخموں مثلاً سافٹ سینکر (شنکر) سکرافیولا اور اوزینا (انف) میں مفید ثابت ہوتی ہے بعض اوقات زخموں سے جذب ہو کر غشیان۔ بخار۔ بے چینی ہذیان غنودگی اور غشی پیدا کرتی ہے۔ ایک حصہ آیوڈوفارم ۹ حصہ ویسلین میں ملا کر آنکھ کے مختلف امراض مثلاً فلکٹے نولر افتھیلمیا السر آف دی کارنیا اور گرینولر افتھیلمیا میں استعمال کرنا مفید ہے۔

آیوڈوفارم کلوڈین (ایک حصہ آیوڈوفارم ۱۰ حصہ کلوڈین میں حل کیا ہوا) پیشانی پر لیپ کرنا درد شقیقہ اور اسی قسم میں مفید ہے۔ شروع سل میں کریوزوٹ اور ڈیکسٹرین کے ساتھ گولی بنا کر دینا اور نیز بطور انہیلیشن استعمال کرنا مفید ہے اسے سل کی حالت میں کسی قسم کا نقصان ظاہر نہیں ہوتا بلکہ سل کے نفث الدم کو بھی فائدہ کرتا ہے۔ دمہ۔ برانکائی ٹس برانکو نیومونیا اور سکرافیولا آتشک۔ قروح المعدہ والامعا و کرم امعا میں مفید ہے۔ اسکا مقامی استعمال بطور مرہم یا کلوڈین یا سفوف آیوڈوفارم بٹومی نیٹ ہر قسم کے زخم اپی ڈڈمی مائیٹس۔ ارکائی ٹس۔ اوزینا اور پرانے دمل۔ سرطان کاربنکل اور چیچک پر بے نظیر تاثیرات رکھتا ہے۔ ورم خوردہ جلد پر اسکو (دوام) استعمال نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اسکے تحت میں زیادہ خراش کا اندیشہ ہے۔ اسکی بدبو رفع کرنے کے لیے

ٹینک ایسڈ۔ کافی۔ یا ایو کے لپٹس آئل ہینی ٹاس آئل استعمال کرسکتے ہیں۔
پوٹاسیم پرومانڈ اور سوڈی بائی کارب اسکے لیئے فادزہر کا کام دیتے ہیں۔ آیوڈوفارم ٹیوسی نیٹ بدبو سے بری اور مقامی استعمال کے لیئے زیادہ موزوں ہے۔

آیوڈول Iodol یہ آیوڈوفارم کی طرح اینٹی سیپٹک اور ڈس انفیکٹنٹ ہی اور اپنی تمام تاثیرات میں اسکی مثال لیکن اسکی خراب بو اور ضرروں سے پاک ہے اسلیئے تمام صورتوں میں آیوڈوفارم کی بجائے استعمال کرسکتے ہیں **شخ** ایک گرین سے ۳ گرین تک

اباری فیشینٹ Abortifacients یعنی مسقط حمل دوائیں۔ یہ کئی قسم کی ہیں اور مختلف طور پر اثر کرکے اسقاط حمل کا باعث ہوتی ہیں تفصیل اسکی حسب ذیل ہے۔

(۱) اکبالکس جو خاص رحم کے عضلاتی ریشوں میں حرکت پیدا کرکے اسقاط کردیتی ہیں جیسے ارگٹ سہاگہ کپاس کی جڑ کی چھال اور پائی لکاریں۔

(۲) ایمے نے گاگ یعنی مدر حیض ادویہ مثلاً سیون بردم ناپس۔ روٹا۔ ایوٹانسی۔ الیسنڈر بیلاڈونا سپارٹیری۔ اسیاریسی موزا۔

(۳) تیز مسہلات مثلاً ایلوہ ہیر اکرا پائی لے کوشیا کریلا حنظل حب السلاطین عصارہ ریوند الیٹریم

(۴) اری ٹینٹس مثلاً سم الفار۔ مرکبات فولاد۔ پارہ مس۔ آیوڈائڈ آف پوٹاس قلمی شورہ سکہ شیر مدار فلفل گرد تیلنی مکھی ہارس ریڈش روٹ۔

(۵) متفرق ادویہ جو ہندوستان میں استعمال کیجاتی ہیں۔ بانس کرپتے۔ اکاس بیل۔ مالکنگنی سویا۔ زعفران عشبہ سقمونیا سیفل گل بابونہ جونی پر چتر ابھلاواں۔ کینسر ہینگ ہڑتال رتی یعنی گھنگچی

اباریشن Abortion یعنی اسقاط حمل۔ اسکا علاج مختلف اسباب اور حالات کے مطابق مختلف طور پر کیا جاتا ہے اول تو صاف صاف طور پر سمجھ لینا نہایت ضروری ہی کہ مریضہ زیر علاج میں آیا کہ اسقاط کا روکنا مناسب ہے یا برخلاف اسکے اسقاط کا روکنا غیر ممکن ہو کر یہ حالت ہوگئی ہے کہ اسکا اسقاط کرا ہی دیا جائے پس ان دو متضاد صورتوں میں علاج بھی مختلف ہوگا۔

اوّل اسقاط کو روکنے کی تدابیر چونکہ اس واقعہ کے اسباب نہایت مختلف ہوتے ہیں۔ ان اسباب کو مدنظر رکھکر ان کے مطابق دفعیہ میں کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر مرض آتشک اسکا سبب ہے تو مرکبات پارہ و آیوڈائڈ آف پوٹاس سے اسکا علاج کرنا چاہیئے جن عورتوں میں عادتاً ایک خاص مہینے میں ہمیشہ اسقاط ہوجاتا ہے اونکو آرام دینا زیادہ حرکت و محنت اور تفکرات و تردداد سے بچانا چاہیئے اگر سخت تپ یا قبض یا اسہال یا کھانسی یا کوئی تشنجی مرض موجود ہو تو ماسوای عام تدابیر و آرام جسمانی و دماغی کے ان امراض کے علاج کی طرف خاص توجہ کرنی ضروری ہے۔

اگر جریان خون شروع ہوگیا ہو اور فم رحم بھی قدرے کشادہ ہوگیا ہو تو فوراً تمام حرکت بدنی اور ریاضت دماغی وغیرہ سے منع کرکے انسداد خون و حرکات رحم کی طرف توجہ ضروری ہے ایسی حالت میں گیلک ایسڈ افیون اسیٹیٹ آف لیڈ کلورل ہائیڈریٹ پٹاسی برومائڈ ٹنکچر بیلاڈونا عمدہ ادویہ ہیں چنانچہ مفصلہ ذیل نسخہ انسداد خون و تسکین رحم کے واسطے مفید ہوگا۔ گیلک ایسڈ ۱۵ گرین کلورل ہائیڈریٹ ۲۰ گرین ٹنکچر اپیم ۱۰ بوند ایکوا مینتھی ایک اونس

ایسی ایک خوراک چار چار گھنٹہ بعد۔

غذا سادہ لطیف اور سریع الہضم ہونی چاہیئے۔ شراب نیز زیادہ مصالحہ اور ترشی سے پرہیز لازم ہے۔ دودھ چاول۔ ڈبل روٹی اور دودھ کھچڑی۔ دال روٹی نیمبرشت بیضہ اور پاؤ کا استعمال کر سکتے ہیں۔

دوم۔ تائید اسقاط کے لیے مناسب تدابیر۔ اگر جریان خون بکثرت ہو۔ فم رحم کافی طور پر کشادہ ہو گیا ہو اور درد زہ بھی بار بار اٹھتا ہو تو ایسی حالت میں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ جریان خون میں کمی ہو جائے اور تمام متعلقات جنین یعنی جھلیاں ا[illegible] کامل طور پر رحم سے خارج ہو جاویں پس ارگوٹین ایک ڈرام کلورل ہائیڈریٹ ۲۰ گرین پانی معطر ایک ونس تین تین یا چار چار گھنٹہ بعد پلانا چاہیئے اس سے درد میں تخفیف اور جریان خون کا انسداد ہو جائیگا اور پیدائش جنین معہ اسکے متعلقات کے جلدی ہو گی۔ لیکن اگر جریان بخون زیادتی پر ہے اور ہلاکت مریضہ کا اس سے اندیشہ ہو تو فوراً صاف روئی کو کار بالک ایسڈ کے خالص سرکہ میں بھگو کر وجائنا یعنی گردن رحم میں خوب دبا کر بھر دینے چاہئیں۔ اور آخیر میں اندام نہانی کے قریب خشک روئی بھرنی چاہیئے۔ مگر یہ یاد رہے کہ تمام روئی کے گالوں کے ساتھ دھاگہ بندھا ہو تاکہ نکالنے میں دقت نہ پڑے۔ اور جب گردن رحم روئی کے ساتھ بخوبی تن جائے تو ٹی بینڈیج یا لنگوٹ کے طور پر دباؤ قائم رکھنے کے واسطے کچھ باندھ دینا چاہیئے اسکے ساتھ ارگٹ کی ایک خوراک بھی پلانی ضروری ہو گی۔ ایسا کرنے سے بارہ گھنٹہ کے اندر فم رحم کھل جائیگا اور جریان خون میں بہت کمی ہو جائیگی اور اووم یعنی جنین فم رحم کے قریب آ رہیگا تب اسکو انگشت یا کیوریٹ یا کسی موچنے کے ساتھ پکڑ کر نکال لینا چاہیئے۔ اگر پہلی دفعہ میں ایسا نہ ہو تو دوبارہ پھر اسی طرح کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر دوبارہ کرنے سے بھی فم رحم نہ کھلے اور جریان خون کم ہو اور کسی قسم کی اور علامات منذرہ بھی پیدا نہ ہوں۔۔۔۔ تو مریضہ کو ایک خوراک ارگٹ پلا کر قدرتی حرکات پر چھوڑ دینا چاہیئے تاکہ رحم خود بخود زور سے جنین کو پیدا کرے لیکن اگر ایسا نہ ہو یعنی نہ تو جریان خون میں کمی ہوئی ہو اور نہ فم رحم کھلا ہو تو فوراً فم رحم کو سپنج ٹینٹ یا ہائیڈروسٹیٹک ڈائی لیٹر سے کھول کر دو انگلیاں رحم کے اندر داخل کیجاویں اور ایک ہاتھ شکم پر سے رحم کو دباتا رہے یا ولسلم فارسیپس سے رحم کا سامنا لب پکڑ کر رحم کو نیچے کو کھینچ لیا جاوے تاکہ انگلیاں رحم کے اندر کافی طور پر پہنچ جائیں اس طرح سے جنین اور تمام اسکے متعلقات نکال کر رحم کو شیر گرم کار بالک لوشن یا بورک لوشن سے دھو ڈالنا چاہیئے تاکہ خون بھی بند ہو جاوے اور رحم ہوائی زہروں کے اثر سے بچ جاوے لیکن اگر خون اس طرح سے بند نہ ہو تو فوراً چھوٹی برف کی ڈلیاں رحم کے اندر پہنچا کر ایک یا زیادہ انگلیوں کے ساتھ جیسا کہ ممکن و مناسب ہو ہر چہار طرف پھیرنی چاہئیں اور ارگٹ ایک ڈرام ٹنکچر اچیم ابیندا ور اکوا ایک ونس ملا کر پلا دینا چاہیئے۔

اسقاط کے بعد کم از کم ہفتہ عشرہ مریضہ کو مقوی و سریع الہضم غذا کا کھلانا تمام ترددات اور محنت سے آزاد رکھنا ضروری ہے اکثر اسقاط کے بعد جو مریضہ کی حفاظت اور داشت مناسب طور پر نہیں کیجاتی تو بہت امراض مثل اورام رحم و ایٹیسٹیمیٹس اور ورشنز (یعنی رحم کا اپنی جگہ سے غیر جگہ گر جانا یا خم کھا جانا) پیدا ہو جاتے ہیں جو تمام عمر وبال جان رہتے ہیں اور آئندہ متواتر اسقاط کا باعث ہوتے ہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسی دستکاریوں میں اپنے اور اسسٹنٹ کے ہاتھوں اور تمام معاون اسباب کا اسپٹک ہونا نہایت ضروری امر ہے۔

جب فم رحم کو مصنوعی طور پر کشادہ کرنا ہو تو کلوروفارم سنگھا کر کشادہ کرنا چاہیئے۔
بعض حالتوں میں ماں یا بچہ یا دونوں کی جانبری کے واسطے قبل از وقت مقررہ مصنوعی طور پر بچہ پیدا کرنا لازمی اور ضروری امر ہو جاتا ہے اُسکی تدابیر اور طریقہ مختصر طور پر ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱) غلاف جنین کو کیتھیٹر یا ساونڈ کے ساتھ پھاڑ دینا۔ یہ طریقہ پانچ چھ مہینہ تک نہایت عمدہ ہے بعد ازاں اسمیں کئی قسم کے اندیشہ ہیں اول یہ کہ چونکہ تمام پانی جھلیوں کے پھٹنے سے خارج ہو جاتا ہے اسلیئے فم رحم جسکو جھلیاں آہستہ آہستہ فانہ کے طور پر خارج ہو کر کھولا کرتی ہیں نہیں کھلتا۔ اور تمام دباؤ رحم کا بلا واسطہ پانی کے صاف بچہ پر پڑتا ہے اور جنین مردہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر جنین کا زندہ نکالنا مقصود ہو تو یہ طریقہ کسی اور تدابیر مثلاً نمبر ۲ کے ساتھ کرنا چاہیئے۔

(۲) مصنوعی طور پر فم رحم کو سپنج ٹینٹ یا بارنیز بیگ سے کھول دینا۔ اسمیں دیر بہت لگتی ہے لیکن اگر اسکے ساتھ اور طریقہ شامل کر لیا جاوے تو نہایت مفید ہے۔

(۳) سرد یا گرم پانی (۱۰۰ درجہ حرارت) سے تین چار دفعہ روزانہ ویجائینا یعنی گردن رحم میں پچکاری کرنا اس سے رحم کو تحریک ہو کر قریباً تین روز میں پیدائش شروع ہو جاتی ہے۔ اسمیں صدمہ پہنچکر ہلاکت کا اندیشہ ہے۔

(۴) جھلیوں اور دیوار رحم کے درمیان کیتھیٹر پہنچا کر ٹار واٹر کی پچکاری کرنا اسمیں بھی صدمہ سے ہلاکت کا اندیشہ ہے۔

(۵) ارگٹ کھلانا یہ طریقہ سخت اندیشہ ناک ہے۔ اسطرح کبھی نہیں کرنا چاہیئے۔

(۶) پیٹ پر مالش کرنے اور بجلی لگانے سے رحم کو حرکت دینی یہ طریقہ قابل اعتبار نہیں ہے۔

(۷) سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ رحم اور جھلیوں کے درمیان ایک صاف گم ایلاسٹک کیتھیٹر قریباً چھ سات انچ پہنچا کر وہیں چھوڑ دیا جاوے۔ اس سے دو تین گھنٹہ کے اندر رحم کو تحریک ہو کر پیدائش شروع ہو جاتی ہے۔ اور بلا کسی اور تدبیر کے جنین پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض اوقات مصنوعی طور پر فم رحم کے کھولنے اور جھلیوں کے پھاڑنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان تمام طریقوں میں انٹی سیپٹک تدابیر کی کامل طور پر پابندی کرنی نہایت ضروری ہے خاصکر پریمی پاری یعنے حمل اول والی عورتوں میں۔

ابرس پریکے ٹوریس Abrus Precatorius ۔ یعنی رتی لال اور گھنگچی یا رتک

اگر اسکو کھلایا جائے تو معدہ اور امعا میں سخت سوزش پیدا کرتی ہے۔ اگر جلد کے اندر پچکاری سے پہنچا دی جاوے تو اُس جگہ سخت ورم اور سوزش ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے اور اسکا زہر خون میں سرایت کر کے تمام جسم میں علامات زہر کی پیدا کر دیتا ہے یعنے سخت سوزش معدہ و امعا ہیضہ یعنی خون آمیز قے و اسہال ہو جاتے ہیں اور گردہ میں سوزش ہو کر پیشاب سرخ رنگ بار بار اور بتکلیف خارج ہوتا ہے اسکے بیج یعنے رتی میں ایک البیومی نس زہر ہوتا ہے جو سٹرکنیا کی نسبت سو گنا زیادہ تیز ہے۔ اسکا انفیوزن گرینولر لڈز یعنی روہو میں حسب ذیل استعمال کیا جاتا ہے تیس رتیاں باریک پیسکر ساڑھے پندرہ اونس سرد پانی میں چوبیس گھنٹے رکھ چھوڑیں اور پھر سارے سے پندرہ اونس گرم پانی اسمیں ملا دیں جب یہ پانی ٹھنڈا ہو جاوے تو اسکو فلٹر کر کے رکھ چھوڑیں۔ اس پانی کے ساتھ چند بار روزانہ پلکوں کو اُٹھا اُٹھا کر دھونا چاہئے

تا وقتیکہ کافی سوزش شروع ہو جاوے دوسرے روز سوزش ہو کر پلکیں پھول جائینگی اور آنکھوں سے پانی جاری ہو جائیگا تین روز کے بعد پلکوں میں پیپ پڑ جائیگی جو پانچ روز سے پندرہ روز .... تک رہکر بند ہونی شروع ہوتی ہے اور گرینولیشنز یعنے سرخ دانہ اور پنسیں رفع ہو جاتے ہیں۔

ابریزن Abrasion یعنے سطح جلد کا چھل جانا۔ سطح جلدی اسمیں اکثر درد بشدت ہو جاتا ہی اور جب چھلنی کے ساتھ زیریں ساختیں بھی کچلی گئی ہوں تو ایسا زخم بہت عرصہ میں اچھا ہوتا ہے اسکا علاج صرف اسقدر ہے کہ اگر زخم میل اور ریگ سے صاف ہو تو اسپرپورک ایسڈ اور میگنیشیا کارب یا نشاستہ ہموزن لیکر یا بلدی باریک پسی ہوئی یا کوئلہ کی راکھ چھڑک دیجاوے اور اگر زخم کی سطح پر ریگ لگا ہوا ہو یا رطوبت خارج ہو کر جم گئی ہو تو اسکو نہایت آہستگی اور نرمی کے ساتھ صاف کر کے ویسا ہی عمل کرنا چاہیے اور بعد برورنے دوا کے اسپنجک روئی زخم پر رکھکر پٹی باندھ دینی چاہیے اگر ورم ہو گیا ہو تو کاربالک یا مرکیوریل یا بورک پولٹیس نہایت مفید رہیگی یا کھانے کا نمک نیم گرم پانی میں حل کر کے ایک گدی لنٹ یا ململ کی اسمیں بھگو کر زخم پر رکھدی جاوے اور بعد ازاں قدرے روئی رکھکر پٹی باندھ دی جاوے ہماری رائے میں سب سے عمدہ علاج ابریزن کا یہ ہے کہ کاسٹک لوشن ۰۹ یا ۱۰ گرین فی اونس کا تمام چھلی ہوئی جگہ پر لگا دیا جاوے جب یہ لوشن خشک ہو کر سیاہ کھرنڈ بنجاوے تو قدرے نرم روئی رکھکر پٹی باندھ دی جاوے تاکہ رگڑ سے یہ کھرنڈ محفوظ رہے۔

ابریشم - خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک مفرح مقوی دماغ و نخاع اور مقوی دل و جگر ہے خراش دماغ و معدہ میں تسکین بخشتا ہے۔ حکماے قدیم اسکو بطور مقوی باہ و مغلظ منی استعمال کرتے ہیں۔

ابسٹی نینس Abstinence ۔ دیکھو بیان فاقہ کشی کا۔

ابسنتھیم Absinthium اسکو انگریزی میں ورم وڈ اور ہندی میں ناگ دانہ کہتے ہیں۔ ایک نہایت عمدہ مقوی دماغ مفرح مقوی معدہ مفتح پسینہ آور مخرج کرم امعا۔ اینٹی سپٹک اور قدرے منشی ہے قوت حافظہ و ذہن کو ترقی دیتا ہے کینیلا بارک کسپیریا جرائتا جنشین بابونہ کسکریلا سرپینٹیریا۔ اور پوست لیموں و نارنگی کی طرح خوشبودار تلخ مقویات معدہ میں سے ہے کمزوری دماغ و نخاع میں جو اکثر طلبا اور دیگر بیٹھے رہنے والے اشخاص کو لاحق ہو جاتی ہے مفید ہے نیز امراض صرع خفقان حمیات موسمی یرقان۔ استسقا۔ اختناق رحم عسر البول رعشہ اور ضعف جگر و معدہ میں نافع ہے چونکہ اس سے تقویت و تفریح بہت جلد حاصل ہوتی ہے اس سبب سے ایسے مریضوں میں جو کسی طبیب پر یقین نہیں رکھتے یا جنکو مرض مالیخولیا یا اختناق الرحم عارض ہو اسکا بڑا فائدہ ہوتا ہے کہ انکو تقویت معا اور تفریح طبع بخشکر ایک طبیب کی علاج کی طرف قایم رکھسکتا ہی اور ایسی حالت میں دیگر ادویہ زیادہ مقوی اور مفید کا استعمال آسان ہو جاتا ہے بطور فومینٹیشن یعنی تکمید کے اسکا استعمال نہایت مفید پڑتا ہی اور اگر سرکہ میں بھگو کر کسی ضرب یا مسکو یعنی سپرین پر باندھا جاوے تو ورم اور درد کو جلد آرام دیتا ہی اسکا انفیوزن ایک پائنٹ لیکر اخراج کرم امعا کیواسطے بطور حقنہ استعمال کرتے ہیں۔ خوراک سفوف برگ و شاخ ۲۰ گرین سے ۴۰ گرین تک۔ انفیوزن ایک اونس سے ۲ اونس تک۔ فلوئیڈ اکسٹرکٹ ۵ سے ۲۰ بوند تک سالڈ اکسٹرکٹ ایک سے ۳ گرین تک ٹنکچر ½ سے ۲ ڈرام تک روغن ایک سے پانچ قطرہ تک۔

البسیس Abscess یعنی ورم ہو کر پیپ پڑ جانا اسکو دُبل یا دبیلہ یا پھوڑا کہدیتے ہیں۔ کبھی تو پھوڑا شدت اور تیزی کے ساتھ پھیلتا اور سخت دردناک ہوتا ہے بیرونی سطح سرخ گرم اور سوجی ہوئی نظر آتی ہے۔ اسکو اکیوٹ البسیس کہتے ہیں کبھی نہایت آہستگی کے ساتھ مدتوں میں پکتا ہے اسمیں ظاہری سرخی گرمی ورم اور درد خفیف ہوتے ہیں اسلیے اسکو پرانا یا ٹھنڈا پھوڑا کہتے ہیں۔ ایسے پھوڑے اندر ہی اندر دور تک پھیلجایا کرتے ہیں۔ انگریزی میں اسکو کرانک البسیس کہتے ہیں کبھی پھوڑے کی اندر پیپ کے سڑنے سے ہوائیں بھر جاتی ہیں۔ اور کبھی اندرونی اعضای مثلاً ہوائی نالیوں یا پھیپھڑوں یا مری معدہ و امعاء وغیرہ سے ہوا آجاتی ہے۔ انکے ٹھونکنے کی آواز گیلے ڈہول کے مشابہ ہوتی ہے انکو امفی سیمے ٹس البسیس کہتے ہیں۔ جب پھوڑا محدود ہو تب اوسکو لوکل البسیس کہتے ہیں اور جب پھیلتا جائے تب ڈفیوز البسیس کہلاتا ہے۔ البسیس کی خاص تشخیصی علامات حسب ذیل ہیں۔ سرخی۔ گرمی۔ ورم۔ درد۔ پکنے کے بعد جب پلپلا ہو جائے تو پیپ کی لہر محسوس ہو سکتی ہے۔ جب پھوڑا بہت تیز اور بڑا ہو یا نازک اعضا میں ہو تب بخار بھی ہو جایا کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ مثلاً جگر دل اور دماغ کے پھوڑوں میں متواتر لرزے بھی ہوا کرتے ہیں۔ ساتھ ہی ان اعضا کے ابتلا کی خاص خاص علامات ساتھ ہو جاتی ہیں جنکا بیان موقعہ بموقعہ آئیگا۔

اسکی ابتدا ہمیشہ خفیف یا شدید ورم سے اسطرح پر ہوتی ہے کہ پہلے ماؤف حصہ میں خون بکثرت آکر عروق شعریہ تنجاتے ہیں بعد ازاں خون کی رگوں میں سے پانی اور ذرات چھنکر سوجن ہو جاتی ہے۔ یہانتک کہ ذرات اور ساختوں پر دباؤ پہنچکر انکی پرورش میں خلل آجاتا ہے۔ پھر وہ گلنے شروع ہو کر رقیق سیال بنجاتے ہیں اسطرح پر پیپ پڑنی شروع ہو جاتی ہے۔ **اقسام**۔

(۱) اکیوٹ البسیس یعنی ایسا پھوڑا جو شدت ورم کی وجہ سے بہت جلدی اور تیزی کے ساتھ پیدا ہو۔ یہ ہمیشہ دردناک ہوتا ہے۔ باہر سے سرخ چمکیلا اور ابھرا ہوا نظر آتا ہے۔ دبانے سے درد کرتا اور ہاتھوں کو تیز گرم معلوم ہوتا ہے۔

(۲) کرانک البسیس یعنی ایسا پھوڑا جو خفیف ورم کی وجہ سے آہستہ آہستہ بہت مدت میں بنے اسکو پرانا پھوڑا اور ٹھنڈا پھوڑا بھی کہتے ہیں۔ اسمیں ظاہراً سرخی چمک اور تیزی کچھ نہیں ہوتی۔ درد کچھ نہیں ہوتا ہاتھ کو گرم معلوم نہیں ہوتا۔

(۳) پھیلنے والا البسیس۔ اس سے مراد ایسا پھوڑا ہے جو تیزی اور سرعت کے ساتھ جلد کے نیچے پھیلتا چلا جائے اسمیں گرمی تیزی چمک اور درد بہت زیادہ ہوتا ہے مگر ابھار۔ محدود نہیں رہتا۔

(۴) ٹمپے نک البسیس یعنی ہوادار پھوڑا۔ یہ دو طرح بنتا ہے ایک تو اسطرح کہ انتڑی یا پھیپھڑے کے قریب ہو اور ان اعضا سے ہوا اوسکے اندر آجائے دوم اسطرح کہ پیپ کے اندر گلکر ہوائیں بنجائیں۔

دبیلہ کی شناخت محض ورم اور پانی دار رسولیوں سے کرنی پڑتی ہے پھوڑے کی **خاص تشخیصی علامات حسب ذیل ہیں**۔

(۱) ابتدا میں سوزش ورم۔ درد سرخی گرمی کا ہونا۔ تیز پھوڑوں کے ساتھ اکثر بخار بھی ہو جاتا ہے مگر رسولیوں میں ایسا نہیں ہوتا۔

(۲) پھوڑے کے ایک طرف ہاتھ رکھیں اور دوسری طرف ایک یا دو انگلیوں سے چوٹ لگاویں یا جلدی کے ساتھ دباویں تو پیپ کا سیلاب اندر ہی اندر دوسرے ہاتھ کو ٹکر دیگا اسکو فلک چوئیشن کہتے ہیں محض ورم یا سخت رسولی

میں فلک چوالیس نہیں ہوتی۔

(۳) اگر ان طریقوں سے اطمینان نہو سکے تو کھلی دار سوئی یا ٹروکار داخل کر کے اطمینان کر سکتے ہیں۔

علاج۔ جبکہ شروع میں ورم خفیف ہی اور پیپ بنی شروع نہیں ہوئی اسوقت پولٹسوں اور فومینٹیشن یا کاسٹک پینٹ یا آیوڈین پینٹ یا ہائپوڈرمک انجکشن آف کاربالک ایسڈ سالیوشن (۲۰ حصہ پانی میں ایک حصہ) یا لوکل سڈیٹیوز مثلاً بیلاڈونا گلیسرین یا بلسٹرنگ یا جونک یا لوکل کاونٹرایریٹنٹ یا خون نکالنا وغیرہ سے ورم رفع ہوکر البسیس رکجاتا ہے۔ لیکن جب پیپ پڑ جاوے تو اسکے علاج کیلئے خواہ البسیس کسی جگہ پر ہو مفصلہ ذیل اصول ہیں (۱) یہ کہ زیادہ پیپ بننے نہ پاوے (۲) یہ کہ تمام پیپ جو بن چکی ہے وہ خارج کی جائے (۳) یہ کہ جو کیویٹی یعنی جوف پیپ نکلکر پیچھے رہتا ہے وہ بند ہوجائے ان اصولوں کی تعمیل کے واسطے حسب ذیل خارجی اور داخلی تدابیر ہیں۔

اول داخلی تدابیر عمدہ غذاؤں اور دیگر تدابیر حفظ صحت سے بیمار کی طاقت اور صحت کو ترقی دینا اگر کوئی مرض مثلاً آتشک یا بدہضمی۔ اسہال۔ تپ دق۔ جلدی نقص۔ البیومی نوریا۔ ذیابطیس۔ قلت یا رقت خون یعنی انیمیا یا ہائڈریمیا موجود ہوں یا سکرافولس مزاج ہو تو انکا علاج کرنا۔ عام کمزوری اور رقت و قلت خون کا علاج مقویات فولاد وغیرہ سے کرنا کیلسیم سلفائڈ اور کیلسیم ہائپوفاسفاس کا داخلی استعمال پیپ بننے کو روکتا ہے۔

دوم خارجی تدابیر یہ بموجب کیفیت اور مقام البسیس کے نہایت مختلف ہیں خلاصہ مطلب اُن تمام کا یہ ہے کہ چیر کر یا ٹیپ کرکے یا کاسٹک سے منہ کھولکر پیپ کو خارج کردیا جاوے اور بعد میں اگر ضرورت ہو تو ڈرینیج ٹیوب یا کاربالک لنٹ تحم کر اندر پہنچائی جاوے تاکہ جوف کا منہ کھلا رہے اور تمام پیپ کی بتدریج صفائی ہوجاوے اور ہمیشہ اس جوف کو انٹی سپٹک لوشنوں سے صاف کردیا جاوے تاکہ مواد اندر بند ہوکر پھر زیادہ خرابی نہ کرے اب بموجب مقامات اور کیفیات مختلفہ البسیس کا علاج مختصر طور پر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

اکیوٹ ابسیس۔ آرام۔ امتناع حرکت مقامات ورم پر مسکن ادویہ کا لگانا جب پیپ معلوم ہو تو فوراً شگاف دیکر اسکو خارج کرنا چاہیئے اور مابعد کا علاج حسب تفصیل بالا کرنا چاہیئے مع ڈرینیج ٹیوب یا کاربالک لنٹ داخل کرنیکے ساتھ چندروز پولٹیس کی بڑی ضرورت ہوتی ہے تاکہ تمام خراب شدہ اجزا جلدی سے پیپ بنکر خارج ہوجاویں اور ورم رفع ہوجاوے۔

ڈفیوز یعنی پھیلنے والا ابسیس ایسی البسیسوں میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی زہریلا مادہ موجود ہوتا ہے جو سخت خراش کرتا ہے ایسے البسیس میں بہت جلد کافی شگاف دیدینے چاہئیں تاکہ پیپ یا خون نکلکر جلد آرام ہوجاوے ورنہ تمام جلد اور گوشت وغیرہ مردار ہوکر بڑے بڑے زخم ہوجاتے ہیں جو بہت عرصہ میں اچھے ہوتے ہیں بعض اوقات ایسے البسیس مہلک ہوتے ہیں۔

کرانک ابسیس۔ اسکا علاج اسی طرح پر ہے جیسے کہ علم عمل میں تفصیل بیان ہوا یعنی اسکی پیپ شگاف دیکر نکالا جاوے خارج کی جاکر

بعد میں ڈرینیج ٹیوب یا کار بالک لنٹ داخل کیا جاوے اور اینٹی سپٹک اری ٹنٹ فائدہ کے لیے مفصلہ ذیل ادویہ کی پچکاری کیجاوے مثلاً (۱) ٹنکچر آیوڈین ہموزن پانی میں ملاکر (۲) آیوڈو فارم ایک ڈرام ایوکی پٹس آئل ۳۰ بوند روغن خشخاش یا روغن کنجد ۲ اونس (۳) کانڈیز فلوائڈ (۴) زنک کلورائڈ ۳ گرین دار چکنا ایک گرین پانی ۲ اونس

اعضائے رئیسہ اور دیگر نازک مقامات کے ابسیس مثلاً شکم اور سینہ کی دیواریں یا شکم و سینہ کے اندر پیری ٹونیم یا پلیورا کے جوف میں داخلی احشا میں گردہ سیکم رحم یا جگر کے قرب میں جگر گردہ شش پستان دماغ طحال پینکریاس کی ساخت میں میڈیا سٹائنم میں فیرنکس کے پیچھے گردن میں یا غدود وغیرہ میں۔ ایسے ابسیسوں کو کھولنے میں زیادہ سے زیادہ ہوا کا بچاؤ کرنا چاہیئے اسی پر دار و مدار صحت و موت کا متصور ہے۔

ابسیسوں کا علاج اب اور نئے طریقہ پر شروع ہوا ہے ان علاجوں کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید عنقریب یہ طریقہ عام ہو کر پرانہ طریقہ شگاف پولٹس اور روزانہ ڈریس کو نابود کردیں۔ انکی مختصر کیفیت اس طرح پر ہے کہ شروع ورم میں چار فیصدی طاقت کا کاربالک لوشن بذریعہ ہائپوڈرمک سرنج کے اندر پہنچایا جاتا ہے چھوٹے ابسیس اکثر بلا پیپ پڑنے کے اچھے ہوجاتے ہیں اگر پیپ پڑ گئی ہو تو بذریعہ اسپریٹر کے پہلے تمام پیپ نکال لیجاتی ہے اور بعد ازاں کم طاقت کی مرکری لوشن (۵۰۰۰ حصہ میں ایک حصہ) یا بورک لوشن سے خوب تمام غار کو پچکاریوں کی ساتھ دھو دیا جاتا ہے جب جوف ابسیس کامل طور پر صاف ہوجاوے اسپریٹر کی سوئی نکالکر اینٹی سپٹک گاز کی گدی تمام ابسیس کی جگہ پر رکھکر پٹی باندھی جاتی ہے چار سے دس روز تک یہ گدی اور پٹی ہلائی نہیں جاتی۔ اس عرصہ میں جوف ابسیس کی دیواریں کامل طور پر اتصال پا جاتے ہیں اور کوئی نشان ابسیس کا باقی نہیں رہتا۔ اس طریقہ کی کامیابی اس بات پر منحصر ہے کہ پہلے غار کامل طور پر صاف اور اینٹی سپٹک ہوجاوے اور بعد میں کوئی سپٹک عفونت خیز جرم سطح ابسیس تک نہ پہنچ پاوے بعض مزید احتیاط کی طور پر آیوڈوفارم املشن یا ٹنکچر آیوڈین ہموزن پانی میں ملا ہوا جوف کے اندر پہنچاتے ہیں۔

ابلیوشن Ablution یعنے غسل طہارت جسمانی کو مفید افعال میں سے غسل بدن بھی ایک نہایت ضروری اور مفید فعل ہے بشرطیکہ سہی طور پر محض پانی کا بدن پر بہا لینا کافی نہ سمجھا جاوے غسل کئی طرح سے جسم کو تقویت و صحت اور روح کو فرحت و تازگی بخشتا ہے۔

اول اس طرح پر کہ جسم کی تمام سطحی گرد و میل صاف ہو کر مسامات جلدی کھلجاتے ہیں اور تب فضلاتی رطوبات و ہوائیں بخوبی خارج ہوسکتی ہیں دوم اس طرح پر کہ اختلاف حرارت جسم و پانی سے دوران خون میں حرکت ہوتی ہے اور خون کی رگوں اور اعصاب کو حرارت سطح اصلی حالت پر قایم رکھنے کے واسطے اپنی اپنی قوت خرچ کرنی پڑتی ہے غرضکہ ہمیشہ کے غسل سے شریانوں اور اعصابوں کو تغیر و تبدل موسمات برداشت کرنے کی ورزش ہوتی رہتی ہے۔ ان کاہل الوجودوں کو نہایت غلط اور بے تمیز سمجھنا چاہیئے جو غسل سے سستی کرتے رہتے ہیں۔ اس سستی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ بہت سی جلدی امراض مثلاً خارش، داد وغیرہ شروع ہو جاتے ہیں۔ اور یہی نہیں بلکہ جلد کے ہمیشہ میلا کچیلا رہنے سے اندرونی امراض متعلق گردہ و امعاء و شش پیدا ہوجاتی ہیں غسل کی ضرورت اور

فائدہ کو سمجھکر بانیان ادیان مختلفہ قدیم سے اسکو مذہبی رسومات کے شامل کرتے رہے چنانچہ قدیم یونانیوں وبنیوں
ہندؤوں یہودیوں اور عیسائیوں کی مذہبی رسومات کا غسل ایک حصہ رہا ہے دین اسلام میں بھی طہارت بدنی
عبادت الٰہی کا ایک جزو سمجھی جاتی ہے یوروپ کے حالیہ خیالات ہر ایک تمدنی واخلاقی امر کو مذہب سے الگ
سمجھتے ہیں مگر چونکہ انسان کے ہر فعل کا اثر اس کے مذہب یعنی تعلق الی اللہ پر ضرور رہوتا ہے رفع الی اللہ بلا
عدل واحسان بالخلق ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا اسی بنا پر تمام ادیان دین کی اخلاقی وتمدنی حالت پر ہمیشہ
نظر رہی ہے اسی وجہ سے صفائی جسمانی جو ایک نہایت ضروری اور مفید طبی وتمدنی فعل ہے تمام مذاہب کا ایک
جزو رہی ہے اگرچہ عبودیت وعبادت الٰہی ایک امر دیگر ہے چنانچہ قران مجید فرماتا ہے۔ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُ
هَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ
خدا تعالیٰ تک گوشت اور خون قربانی کا ہرگز نہیں پہنچتا بلکہ اعمال صالح کی روح جو تقویٰ ہے وہ تمہاری طرف سے پہنچتی ہے
گرو نانک صاحب فرماتے ہیں ؎ سچا اوہ نجانئے جو بیٹھے پنڈا تھوے ۔ سچا اوہی جانئے جد رے من بیا سوئے
حضرت مسیح فرماتے ہیں (متی باب ۲۳- آیۃ ۲۵) اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس کہ تم پیالہ اور رکابی
کو اوپر سے صاف کرتے پر دے لوٹ اور برائی سے بھرے ہیں (آیۃ ۲۷) اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر
افسوس کہ تم سفیدی پھری ہوئی قبروں کے مانند جو باہر سے بہت اچھی معلوم ہوتی ہیں پر اندر مردوں
کی ہڈیوں اور ہر طرح کی ناپاکی سے بھری ہیں)

اب ہم اگلے غسل کے اقسام اور انکے علیحدہ علیحدہ خواص بیان کرتے ہیں

(الف) ٹرکش باتھ اس میں تمام جسم کو درجہ بدرجہ ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں پہنچاکر حرارت
پہنچائی جاتی ہے یہانتک کہ آخر کار غددوں میں سے پسینہ بکمال افراط نکلکر تمام نالیوں کو صاف کر دیتا ہے اور
تمام برائی میل کچیل کو بھی ساتھ نکال لاتا ہے ساتھ ہی ساتھ تمام جسم کے ملنے اور رگڑنے سے میل و بھی
زیادہ تر باہر نکلتی ہے جو اسیوقت صاف کیجاتی اور دھودی جاتی ہے تب جلد مخمل کیطرح صاف اور نرم
ہو جاتی ہے۔ تب پھر اس پسینہ آور کمرہ سے غسل کنندہ کو ایک خوشگوار کمرہ میں لیجاتے ہیں جہاں پر وہ کچھ عرصہ
آرام کرتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ازسرنو جوان ہوگیا یا دسکی عمر میں سے کچھ عمر کم ہوکر کم سنی کی تازگی اور
ہمت حاصل ہوگئی ہے اسطرح تمام کرنا نقرس۔ وجع مفاصل جلدی امراض ضعف جگر اورام کہنہ اور امراض
گردہ میں نہایت مفید ہے اسکے مقابل میں دیگر تمام غسل ہیچ معلوم ہوتے ہیں کیونکہ انہیں اگرچہ بدن کو خوب
مل مل کر پانی صابون اور تولیوں کے ساتھ صاف کیا جاتا ہے لیکن جلد کی باریک نالیاں اسیطرح میل سے
اٹی رہتی ہیں اس میں برخلاف اسکے گرم ہوا تنفس کے ساتھ اندر پہنچکر پسینہ کے دریا رواں کر دیتی ہے
جو تمام میل کچیل کو نالیوں کے اندر سے باہر نکال لاتے ہیں اور ساتھ ہی سطح جسم گرم ہوکر جلدی شریانیں
اور وریدیں خوب پھیلتی ہیں جس سے دوران خون ترقی پاکر اسکی صفائی جلد میں خوب ہوتی ہے جو لوگ اس
بات کا فخر کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ صابون کے ساتھ نہاکر تولیوں سے بدن صاف وخشک کرواتے ہیں انکو

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ انکا صابون اور تولیہ میل کو نالیوں کے اندر سے باہر نہیں لا سکتے بلکہ برعکس ٹرکش باتھ کے اور میل کو دبا دبا کر نالیوں میں بھرتی ہیں

(ب) مغربی طریق غسل یعنی باتھ یہ کئی طرح پر ہے اول سادہ باتھ یعنی خالص پانی یا بھانپ یا ہوا کی ساتھ دوم مرکب باتھ یعنی ایسے پانی یا ہوا یا انجرات کے ساتھ جسمیں قدرتی یا مصنوعی طور پر شامل کیگئی ہوں

اول سادہ باتھ اسکی تین اقسام ہیں

(۱) سادہ واٹر باتھ اسکی ترکیب یہ ہے کہ ۲۵ یا ۳۰ گیلن پانی ایک بڑے ٹب میں ڈالکر اور اسمیں بٹھکر نہلایا جاوے اس کے بلحاظ حرارت پانی کے چند اقسام ہیں اول سرد باتھ جسمیں پانی کی حرارت ۵۵ درجہ سے ۷۰ درجہ تک ہوتی ہے دوم ٹیپڈ باتھ جسمیں پانی کی حرارت ۸۵ سے ۹۵ درجہ تک ہوتی ہے سوم شیر گرم یعنی وارم باتھ جسمیں پانی کی حرارت ۱۰۱ اور ۱۰۴ کے درمیان ہوتی ہے چہارم گرم یعنی ہاٹ باتھ جسمیں پانی کی حرارت ۱۰۴ درجہ سے ۱۱۴ درجہ تک ہوتی ہے سرد باتھ جوانوں کے لئے گرم باتھ کمزوروں اور بوڑھوں کے لئے ٹیپڈ باتھ ہر عمر اور ہر حالیہ کے لئے موزوں اور مفید ہیں سرد باتھ کل جسم کے واسطے مقوی اور بہت سی اعصابی امراض مثل اختناق الرحم اور کوریا میں نافع اور بخاروں میں حرارت کو کم کرنیوالا ہے شیر گرم باتھ مسکن اوجاع وخراش اعصابی دردوں اور وجع مفاصل ام الصبیان اور تشنجوں میں نافع ہے اس سے پسینہ خوب آتا ہے اور بہت سے جلدی امراض میں نہایت مفید پڑتا ہے اگر قلب کمزور ہو یا کوئی خونی مرض مثلاً نکسیر یا بواسیر یا نفث الدم یا بول الدم موجود ہیں یا جسم بہت لاغر ہو کر جلد تلی اور چربی زائل ہوگئی ہے تو ایسی حالتوں میں سرد باتھ ہرگز نہ کرنا چاہیئے بلکہ ٹیپڈ باتھ سے بھی احتراز لازم ہے نیز گرم باتھ بھی ایسی حالتوں میں نہایت احتیاط کے ساتھ کرنا چاہیئے تمام غسلوں اور باتھ کے واسطے نہایت مناسب وقت وہ ہے جبکہ معدہ خالی نہ ہوا ور کھانیکے بعد ایک یا دو گھنٹہ گذر چکے ہوں اور کسی قسم کا تکان بھی موجود نہ ہو ہر غسل کے بعد پانی کا محض تولیہ کے ساتھ پونچھ ڈالنا کافی ہوگا بلکہ خوب مل مل کر جلد کو صاف کر دینا چاہیئے مالش سے صفائی بھی بخوبی ہوجاتی ہے اور تمام جلدی ساخت کو صحت کی طرف حرکت ہوتی ہے سرد باتھ اور وارم باتھ ۵ منٹ سے ۷ منٹ تک کرنا چاہیئے ٹیپڈ باتھ ۸ سے ۱۲ منٹ تک اور گرم باتھ ۵ منٹ سے کم

(۲) سادہ ویپر باتھ اسمیں خاص خاص ترکیبوں کے ساتھ تمام جسم پر پانی کی بھانپ پہنچائی جاتی ہے جس سے پسینہ خوب آتا ہے اور میل کچیل کامل طور پر صاف ہوجاتی ہے اعصابی اور عضلاتی دردوں اور جوڑوں کی ورم اور حبس البول میں نہایت مفید ہے

(۳) سادہ ہوائی باتھ اسکی ترکیب اسطرح پر ہے کہ چند کمروں یا صندوقوں میں ہوا مختلف درجوں پر گرم کیجاتی ہے اور مریض کو یکے بعد دیگرے انمیں بند کر کے ہوا کی حرارت دیجاتی ہے اسمیں ویپر باتھ سے بھی زیادہ پسینہ آتا ہے اور اعصابی و عضلاتی درد مثلاً عرق النساء و درد کمر دفع ہوجاتے ہیں برائٹس ڈزیز برانی ورم منزلاً و

زکام اور سرہی جسم میں مفید ہے۔

دوم۔ مرکب باتھ جسکی سادہ باتھ کی طرح تین اقسام ہیں

(۱) مرکب واٹر باتھ یعنی ۲۵ یا ۳۰ گلن پانی میں کوئی دوا مصنوعی طور پہ ملاکر باتھ لیا جاوے یا کسی سمندر یا چشمہ کا پانی جسمیں اکثر نمک حل شدہ ہوتے ہیں یا اسی مقدار میں لیکر اسمیں باتھ کرایا جاوے

۱۔ مرکب واٹر باتھ جو سمندر کے پانی سے کیا جاوے اوسط مقدار حل شدہ نمک کے سمندر کے پانی میں قریباً تین فیصدی ہوتی ہی جوان آدمیوں کے واسطے سمندر کے پانی میں باتھ کرنا تقویت بخشا ہی اور امراض سکرافیولا اور سکروی میں نافع ہے۔

۲۔ سلکے لائن باتھ ۲۵ یا ۳۰ گیلن پانی میں ۱۶ آونس سوڈا بائی کارب یا ۲ آونس پٹاسی کاربوناس حل کرکے باتھ کریں امراض جلدی میں مفید ہی۔

۳ کروزو سلیمیٹ باتھ تین ڈرام دار چکنا ایک ڈرام ہائیڈروکلورک ایسڈ ۳۰ گیلن پانی میں حل کرکے باتھ کریں جلدی امراض اور دوم درجہ آتشک میں مفید ہی۔

۴ سلفوریٹ آف پوٹاسیم باتھ پانچ چھہ آونس سلفوریٹ آف پوٹاسیم تین گیلن پانی میں حل کرکے باتھ کریں خارش و دیگر امراض جلدی میں مفید ہے۔

۵۔ نائٹرو ہائیڈ کلورک ایسڈ باتھ ایک آونس نائٹرو ہائیڈروکلورک ایسڈ فی گیلن پانی میں حل کرکے کسی چوبی یا گلی برتن میں باتھ کیا جاوے امراض جگر میں بہت مفید ثابت ہوا ہے اسمیں یہ بڑی دقت ہی کہ کپڑے داغی ہو جاتے ہیں

۶ چوکر کا باتھ یعنی برین کا باتھ اسکی ترکیب یہ ہی کہ چار پونڈ چوکر یعنی آٹے کا بورہ ایک گیلن پانی میں جوش دے کر اسکا پانی چھان لیا جاوے اور یہ پانی پچیس یا تیس گیلن پانی میں ملاکر اسکا باتھ کیا جاوے جلدی خراش میں نہایت مفید اور مقوی ہے

۷ مسٹرڈ باتھ رائی ایک یا دو مٹھی ۲۵ یا تیس گیلن گرم پانی میں ملاکر اس کا باتھ لیا جاوے۔ نہایت مفید لوکل سٹیمولنٹ اور کاونٹراری ٹنٹ ہی

۸۔ پائین باتھ یعنی صنوبر کا باتھ اسکی ترکیب یہ ہے کہ صنوبر کے پتے یا انکا ست ایک پونڈ پچیس یا تیس گیلن پانی میں حل کرکے باتھ کیا جاوے تمام جسم کے واسطے مقوی اور مفرح ہے امراض وجع مفاصل اختناق الرحم اور نقرس میں مفید ہی۔

تمام مرکب سائل باتھوں میں یہ امر قابل یادداشت ہی کہ ان تمام میں پانی کی حرارت وارم باتھ کے قریب ہونی چاہئے اور انکی دواؤں کا پورا پورا اثر ہونے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ پہلے سے جلد خوب صاف کیجائے اور مسامات کھولے جاویں اور قوت جاذبہ کی تحریک مالش سے کیجاوے

(۲) مرکب ویپر باتھ اسکی ترکیب اس طرح پر ہے کہ کسی شے مثلاً فرباسم کو پانی میں جوش دیکر اسکی بھاپ

خاص خاص انتظام سے کل بدن یا کسی خاص حصہ بدن پر پہنچائی جاوے
(۳) مرکب ہوائی باتھ مثلاً سلفیورس لیسڈ باتھ مرکیوریل ویپر باتھ - اس کی ترکیب یہ ہی کہ مریض کو کرسی پر بٹھا کر تمام بدن اور کرسی کے گرداگرد ایک کمبل لپیٹ دیں - لیکن مریض کا سر اور منہ کھلا رہے کرسی کے نیچے گندہک یا پارہ کے ابخرات اڑائے جاویں گندہک کے واسطے آگ کا ہونا ضروری ہے اور پارہ اس طرح سے اڑایا جاتا ہے کہ ایک کاپر باتھ جسمیں پانی بھرا ہوا ہے اور ایک ٹمیلک پلیٹ جس پر ۶۰ سے ۱۸۰ گرین تک گرے یا ڈاکسائڈ آف مرکری رکھا جاوے کرسی کے نیچے رکھدیں اس ترکیب سے مریض کو پانی اور پارہ دونوں کے ابخرات پہنچتے ہیں - کیلول ویپر باتھ کی ترکیب یہ ہے کہ کرسی کے نیچے ایک سرخ گرم اینٹ یا کوئی ٹمیلک پلیٹ رکھکر اس پر ۲ سے ۳۰ گرین تک کیلول ڈالدیں اس طرح سے کیلول کے ابخرات اڑکر تمام بدن پر اثر کرینگے

(ج) مشرقی طریق غسل یعنی نہانا اس کے خواص اور فوائد قریب قریب وہی ہیں جو مغربی طریق غسل میں بیان کئے گئے ہیں فرق محض اسقدر ہی کہ چونکہ اسمیں باہر پانی جسم پر ڈالا جاتا ہے اور بعد میں ہوا کے جھونکے برداشت کرنے پڑتے ہیں اس لئے لاغر ضعیف و مریض اشخاص کو اسکی برداشت نہیں ہو سکتی بلکہ سخت نقصان کا احتمال ہوتا ہے برعکس اسکے صحیح اور قوی اشخاص کے لئے مغربی طریق کی بہ نسبت زیادہ مقوی و صحت بخش ہے کیونکہ اسمیں تمام جسم متواتر تغیرات آب و ہوا برداشت کرنے کی زیادہ ورزش ہوتی ہے کمزور آدمیوں کو اس غسل میں ہوا کا ہمیشہ احتیاط رکھنا چاہئے مریضوں کو اور بھی زیادہ احتیاط لازم ہے

باتھ کی آسانی کے واسطے بہت قسم کے اختراعات کئے گئے ہیں جن سے کل جسم یا کسی حصہ جسم کو باتھ دینا آسان ہوتا ہی اور جنکو سفر میں بآسانی ساتھ لیجا سکتے ہیں مثلاً سلیپر باتھ - ہپ باتھ لیگ باتھ فٹ باتھ سپنج باتھ شور باتھ پورٹیبل باتھ اسپرشن یا ڈوشن باتھ - باتھ کرنے کی اور بھی تراکیب ہیں مثلاً وٹ شیٹ کمپرس باتھ پیکنگ انمیں سے ہم چند کی قدرے تشریح ذیل میں کرتے ہیں اول وٹ شیٹ یعنی ایک چادر ٹھنڈے پانی میں ترکر کے اور نچوڑ کر جلدی سے تمام جسم پر سوائے منہ کے لپیٹ دیجائے ازاں بعد کمبل لپیٹ کر مریض کو بستر پر لٹا دیا جائے تاوقتیکہ پسینہ خوب خارج ہو - وجع مفاصل و امراض جلدی اور امراض گردہ میں نہایت مفید ہے دویم کمپرس باتھ اس کی یہ ترکیب ہی کہ دس سے بیس گز تک لمبا اور چھ سات انچہ چوڑی پٹی سرد پانی میں بھگو کر اور نچوڑ کر پیٹ اور چھاتی کے گرد باندہی جاوے اور اس پر گتا پرچہ فلنو پیٹ دیا جاوے امراض شکم و سینہ میں مفید ہی پیکنگ سے صرف یہ مراد ہے کہ پہلے وٹ شیٹ لپیٹ کر اس پر ایک دو کمبل لپیٹ دیئے جاتے ہیں

اپسم سالٹ Epsom Salt یہ میگنیشیا سلفاس کا دوسرا نام ہی اسکا بیان دیکھو

اپنیا Apnoea خون میں زیادہ آکسیجن پہنچنے کی وجہ سے تنفس کا بند ہو جانا بعض مصنف لفظ اپنیا کو اسفکشیا کی جگہ استعمال کرتے ہیں دیکھو بیان اسفکشیا

اپوپلیکسی Apoplexy کسی دماغی نقصان کی وجہ سے دفعتاً بیہوش اور بے حس وحرکت ہوجانا یہ تین طرح سے ہوسکتا ہے اول اس طرح پر کہ دماغ کے اندر کوئی شریان یا ورید پھٹ کر خون بکثرت جاری ہوجائے یا برعکس اسکے کوئی شریان بند ہوکر دماغ میں خون پہونچنا بند ہوجائے دوئم اسطرح پر کہ دفعتاً کسی سخت صدمہ کی وجہ سے دماغی فعال بند ہوجاویں سوئم اسطرح پر کہ پیشاب بند ہوکر اوسکا زہر خون میں جمع ہوجاوے یا اور کوئی زہر مثلاً شراب۔ افیون وغیرہ سے دماغ فاسد ہوجاوے علاج کے وقت اپوپلیکسی کو غشی سے تمیز کرنا پھر یہ پہچاننا کہ کس طرح بیہوشی ہوئی ہے ضروری ہوتا ہے کیونکہ مخالف صورتوں میں علاج ایک دوسرے کے مخالف ہے

غشی کی یہ پہچان ہے کہ اسمیں نبض کمزور رقیق اور ناقابل احساس ہوجاتی ہے۔ چہرہ پھیکا اور سانس بیقاعدہ ہوجاتا ہے ریفلیکس طاقتیں قایم رہتی اور سفنکٹرس چست رہتی ہیں مگر اپوپلیکسی میں نبض اور تنفس میں چنداں ضعف ظاہر نہیں ہوتا نہ چہرہ زیادہ پھیکا پڑتا ہے ریفلیکس طاقتیں زائل ہوجاتی اور سفنکٹرس ڈھیلے پڑجاتے ہیں غشی کی حالت جلدی رفع ہوجاتی ہے۔ مگر اپوپلیکسی دیر تک رہتی ہے

اب رہی یہ پہچان کہ اپوپلیکسی کس سبب سے ہوتی پس یاد رکھنا چاہیے کہ جو اپوپلیکسی بسبب اول یعنی خون کے خارج ہونے یا کسی شریان کے بند ہونے سے ہوتی ہے وہ دفعتاً ہوتی ہے جو محض صدمہ سے ہو وہ بھی دفعتاً ہوتی ہے انمیں پہچان یہ ہے کہ پہلی صورت میں دونوں آنکھوں کی پتلیاں غیر مساوی ہوجاتی ہیں اور دوسری صورت میں ایک مطابق رہتی ہیں جو اپوپلیکسی کسی زہر کیوجہ سے ہو وہ رفتہ رفتہ پیدا ہوتی ہے ساتھ ہی خاص زہر کی علامات بھی دریافت کرنے سے معلوم ہوگا کہ سر پر چوٹ نہیں لگی نہ کوئی اور صدمہ پہونچا ہے نہ کسی قسم کا کوئی مرض پہلے سے موجود تھا۔ جب کوئی مریض اس قسم کا ہمارے پیش ہو جو بیہوش اور بے حس وحرکت ہے تو ہمیں چاہیے کہ اوسکے عزیزوں سے سوال کریں کہ کتنی دیر سے بیہوش ہے دفعتاً ایسی حالت ہوئی یا رفتہ رفتہ پہلے سے مریض رہتا ہے یا نہیں سر پر چوٹ لگ کر بیہوش ہوا یا خود بخود یا کوئی ادویہ کھائی۔؟

ساتھ ہی فوراً چہرہ اور نبض کو غور سے دیکھیں۔ پس اگر نبض رقیق اور ناقابل احساس ہے اور چہرہ پھیکا تنفس بیقاعدہ ہے تو سمجھنا چاہیے کہ غشی ہے تو فوراً چہرہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دیں پنکھا کریں امونیا سنگھاویں ہجوم اسکے گرد نہ ہونے دیں کھلی ہوا میں لٹائے رکھیں سر کو اونچا نکریں بلکہ باقی جسم کی نسبت نیچا رہنے دیں

اگر معلوم ہو کہ تنفس خاصی چل رہی ہے۔ چہرہ بھی پھیکا نہیں ہے تو خیال کریں کہ دماغی نقصان ہے پس اگر چوٹ لگنے کے بعد دفعتاً بیہوشی طاری ہوئی ہے پتلیاں کم وبیش ہیں مریض کم سن یا جوان ہے کبھی کبھی نکسیر آتی ہے یا خون تھوکتا ہے تو خیال کرنا چاہیے کہ دماغ کے اندر ضرب کے بعد جریان خون واقعہ ہوا ہے اور اگر پتلیاں برابر ہیں پہلے سے خون کا کوئی مرض نہیں تو غالباً خالی صدمہ ہے ان دونوں صورتوں میں مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں سر کو تکیوں سے اونچا کردیں برف یا ٹھنڈا پانی سر پر برابر لگاتے رہیں جریان خون

کی حالت میں حابس الدم مثلاً ارگٹ تخم کدو ہیزی لین گلیک ایسڈ ایسی ٹیٹ آف لڈ وغیرہ کھلاویں اور اگر محض صدمہ ہے توکسی دوا کی ضرورت نہیں ہے اگر یہ معلوم ہو کہ پہلے سے دل یا گردہ کا مرض موجود ہے یا گہرے زخم یا پھوڑے موجود ہیں تو شریان کے رکنے کا خیال کیا جا سکتا ہے

علاج اول درجہ اپوپلیکسی جبکہ ہوش جزاً یا کلیتاً جاتی رہی ہو اس درجہ میں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ زیادہ خون خارج ہونا بند ہو جاوے پس یہ تاکید ہونی چاہئے کہ بیمار کو ہرگز ہرگز حرکت نہ دیجاوے اور کسی قسم کا شور وغل اسکے قریب نہو اگر ممکن ہو جس جگہ بیمار گرا ہے اسی جگہ اسکے معالجہ کی کوشش کیجائے سر اور گردن اونچا کر دینا چاہئے لیکن یہ احتیاط رہے کہ نیچے کا جبڑا سینہ پر نہ جا لگے کیونکہ اسمیں زبان کے فیرنکس بند ہو کر دم خراٹوں کے ساتھ آنے لگتا ہے کسی قسم کا تنگ کپڑا گردن اور سینہ پر نرہے اگر بیہوشی سخت اور فالج تمام جسم کا ہو تو کوئی امید نہیں رہتی اگر مریض جوان اور قوی ہو اور نبض پُر تیز اور سخت ہو تو فوراً فصد سے خون نکالنا چاہئے لیکن اگر سن رسیدہ یا ضعیف ہے یا علامات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیہوشی کوئی شریان بند ہو کر دماغ کے نرم ہو جانے سے ہوئی ہے تو ہرگز فصد نہ کرنی چاہئے دیگر تدابیر دماغ کا خون کم کرنے کی یہ ہیں کہ کسی قلیل المقدار اور قوی الاثر مسہل مثلاً ۱۰ گرین کیلومل یا دو تین قطرہ روغن جمال گوٹہ پانچ چھ قطرہ گلیسرین میں ملا کر پنڈلی پر رائی کا پلستر لگانا یا پاؤں گرم پانی میں رکھنے گرم پانی اور صابون کا روغن تارپین ملا کر حقنہ کرنا سر پر آیس بیگ اور پاؤں پر گرم پانی کی بوتلیں لگانا بیہوشی کیحالت میں ایک دو روز غذا کی کچھ پرواہ نہ کرنی چاہئے کیونکہ ایسی حالت میں خوراک کے حنجرہ میں اترنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور اگر غذایت کے پہنچانے کی ضرورت ہی سمجھی جاوے تو ناک کے رستہ سے معدہ تک سافٹ کیتھیٹر پہنچا کر بذریعہ پچکاری کے دودھ اور یخنی وغیرہ پہنچا سکتے ہیں

دوم اگر دماغ میں مقام ماؤف پر سوزش ہو کر بخار ہو جاوے تو داخلی طور پر ٹنکچر اکونائیٹ پلانا سر پر برف لگانا مسہل دینا اور ہر قسم کے سٹیمولنٹ حرکت اور گھبراہٹ سے بچانا مفید ہونگے بوڑھوں اور ناتوانوں میں اکونائیٹ سے پرہیز لازم ہے قابضات خون مثلاً ایسیٹیٹ آف لڈ گیلک ایسڈ۔ ارگٹ۔ ہیزی لین۔ افیون وغیرہ کے استعمال میں نہایت احتیاط چاہئے کیونکہ اگر تھرامبوسس یا ایمبولزم ہو کر اپاپلیکسی ہوئی ہو تو اور زیادہ نقصان ہوگا جب کہ اپوپلیکسی امبولزم یا تھرامبوسس کیوجہ سے ہوئی ہو تو محض یہی کافی ہے کہ مریض کو آرام کلی دیا جاوے ایسی حالت میں فصد لینے سے نقصان ہوتا ہے کیونکہ خون کم ہو کر انجماد خون کا اندیشہ ہوتا ہے تیز مسہل بھی نہیں دینے چاہئیں محرک قلب ادویہ مثلاً ڈجی ٹاس امونیا۔ ایتھر الکحال کا استعمال مفید ہوگا سفلیٹک ارٹرائٹس میں پٹاسی آیوڈائڈ بیس سے چالیس گرین کی خوراک میں مفید ہوگا

سوم جب مریض ہوش میں آنے لگے تو نہایت احتیاط چاہئے تاکہ دوبارہ خون دماغ میں نہ نکل پڑے یا ورم دماغ کی علامات نہ پیدا ہو جاویں کلی آرام دینا حرکت اور کلام سے پرہیز کرانا سریع الہضم لطیف غذا کھلانا سر پر برف لگانا گردن کی پشت مسٹرڈ پلاسٹر یا بلسٹر لگانا مسہلات پٹاسی ایوڈائڈ داخلی طور پر دینا تاکہ خون جذب ہو جائے

چہارم ہیمی پلیجیا اور سختی عضلات کا جو اکثر اپوپلیکسی کے بعد رہجاتی ہے علاج کرنا یہ اکثر لاعلاج ہوتے ہیں انکا علاج یہی کہ شروع میں تمام مفلوج حصہ کی مالش کرنا دو تین ہفتہ بعد جبکہ مسکلر کنٹرکٹیلیٹی کم ہوگئی ہو بجلی لگانا غذائے لطیف و مقوی کا دینا غذائے حیوانی شراب چائے اور کافی سے پرہیز کرانا اور گاہے گاہے مسہلات دینا

پنجم حفظ ماتقدم کے طور پر ضروری ہوگا کہ ایک دفعہ صحت یابی کے بعد آیندہ کو ہمیشہ ہر قسم کی بے اعتدالی مثلاً شراب چائے اور کافی کے استعمال میں احتیاط ہے کوئی ورزش تکان کی حد تک نہ کیجاوے اگر قلب یا شریانوں یا خون کے متعلق کوئی مرض موجود ہو یا آتشک ہو اسکا علاج کیا جاوے

اپوسائی نم کینابینم Apocyanum canabinum

اسکا فعل ڈجی ٹالس سٹروفنتھس اور ڈوئی ڈین

اپوسائی نین Apocyanin

سے مشابہ ہے مقوی قلب معرق مخرج بلغم مدر قدرے مفرح اور ورمی فسیوج یعنی قاتل کرم ہے زیادہ مقدار میں نہایت تیز مسہل و مقی ہے استسقائی کلیہ میں کمی ورم کے ساتھ البیومن اور کاسٹ کو بھی پیشاب سے کم کر دیتا ہے استسقائی قلبی ہائڈروتھوریکس پلیوریسی وجع مفاصل ضعف معدہ ضعف گردہ اور کرم امعاء میں نافع ہے **خوراک**۔ سفوف بیخ اپوسائی نم ۵ سے ۲۰ گرین تک خشک اکسٹراکٹ اسی ۴ گرین تک تر اکسٹراکٹ ۵ سے ۲۰ بوند تک ٹنکچر ۵ سے ۴۰ بوند تک ڈیکاکشن ½ آونس سے ایک آونس تک

اپوسائی نین ¼ گرین سے نصف گرین تک کی خوراک میں مدر مخرج بلغم ہے ½ گرین سے ۲ گرین تک کی خوراک میں تیز مسہل اور مقی ہے

اپولس Epulis

جبڑے کی رسولی ٹیومرس کا بیان دیکھو

اپومارفینی ہائیڈروکلورائیڈم Apomorphinæ Hydrochloridum

تمام قے آور دواؤں میں نہایت سریع الاثر تیز اور اعتباری ہے نارکاٹک (یعنی مخدرات) زہروں میں نہایت مفید مقی ہے اگر جبڑے کھل نہ سکتے ہوں تو جلد میں ⅒ گرین سے ⅙ گرین تک پچکاری کرنے سے چار منٹ کے اندر خوب قے ہوکر معدہ بکلی صاف ہوجاتا ہے اگرچہ مارفیا یا کوڈیا سے اسکو حاصل کرتے ہیں لیکن یہ قے آور مقدار میں کسی قسم کا نشہ نہیں کرتا یاد رہے کہ چونکہ اسکا فعل نخاع کے ذریعہ ظہور پذیر ہوتا ہے اسلئے سخت بیہوشی کی حالت میں قے نہیں ہوتی کلوروفارم کی بیہوشی بھی اسکے فعل کو روکتی ہے انفنٹائیل کنوولشنز یعنی ام الصبیان میں جلدی پچکاری سے قے ہوکر تشنج رک جاتا ہے نزلہ و زکام و سرفہ کہنہ و دمہ کروپ و کیپلری برونکائٹس میں نہایت مفید مخرج بلغم مسکن سوزش اور ایلڑیٹو ہے صرع۔ کوریا اور ہچکی کے دردناک تشنجوں کو آرام دیتا ہے زہر گرنک ایسڈ۔ شراب افیون اور کاربالک ایسڈ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے **خوراک** بطور مخرج بلغم ⅟۴۰ گرین سے ⅒ گرین تک بطور قے آور ⅒ گرین سے ⅙ گرین تک جلدی پچکاری ⅟۱۵ گرین سے ⅙ گرین تک سیرپ آف اپومارفیا جسکی طاقت ⅟۱۰ گرین فی آونس ہے ½ ڈرام سے ایک ڈرام تک انجکشیو اپومارفینی ہائپوڈرمیکا ۵ قطرہ پانی میں

ایک گرین ۱ سے ۲ بوند سے ۱۰ بوند تک

اپی پلوای ٹس Epiploitis یعنی اپی پلون یا گرنٹ اومنٹم کی سوزش دیکھو بیان پیری ٹوناٹس

اپی ڈڈی مائی ٹس Epididymitis یعنی ورم اپی ڈیڈی مس دیکھو فوطوں کے امراض کا بیان

اپی ڈرمس Epidermis دیکھو جلد کے امراض کا بیان

اپی ڈمک Epidemic وبا امراض متعدی

اپیریئنٹس Aperients وہ دوائیں جو امعا کے لحمی اور عصبی ریشیوں کو تحریک دیکر بطور خفیف مسہلات کے عمل کریں انکی تفصیل حسب ذیل ہے

بیلاڈونا کیسٹرائیل سنا مکی گندھک شیر خشت انجیر ایلی آلو بخارا املتاس صابون شہد گلیسرین شہتوت روغن بادام ایونی مین روغن انیسون ریہنس فرینگولا کیسکرا سیگریڈا اسگنیشیا سلفاس میگنیشیا کاربوناس فائی سوس ٹیگما ارگٹ زہرہ گاؤ تخم دہتورہ ایوسائمس ٹرکیبی کم ایلی کے کوانا وایولا ٹرائی کلوایوبیم ٹورپیر فوسلیٹم ہائیڈروسین کچلہ

ان کو ہمیشہ مخرج ریاح دواؤں کے ساتھ دینا چاہیئے تاکہ پیچ وتاب امعا میں کم ہو برخلاف نمکین مسہلات کے اون میں پانی کم خارج ہوتا ہے اور اجابتیں بجائے رقیق اور سائل ہونے کے ملین ہوتی ہے اسیوجہ سے پورٹیل کنجیسچن اور ڈراپسی میں اسکا استعمال چنداں فائدہ نہیں کرتا

اپی سپی ڈیس Epispadias یہ عضو تناسل کا ایک پیدائشی نقص ہے جسمیں مجری پیشاب بالائی جانب سے کھلا رہتا ہے اس کی تفصیل ہم عضو تناسل کے امراض میں کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ دیکھو عضو تناسل کے امراض کا بیان

اپی سٹی آف دی کارنیا Opacity of the cornea پھولا بیاض چشم جالہ دیکھو کارنیا کے امراض

اپی سٹیکسس Epistaxis یعنی رعاف یا نکسیر بعض اوقات نکسیر دماغی کنجیسچن کا قدرتی علاج ہوتی ہے اس لئے اگر آنکھیں سرخ سر میں درد گرانی کانوں میں گنجار یا دیگر علامات سوزش دماغ کی موجود ہوں تو ایسی حالت میں نکسیر کے روکنے میں احتیاط لازم ہے یعنی اگر خون بکثرت خارج ہو چکا ہے تب اس کے بند کرنے کی تدابیر کرنی چاہئیں ورنہ نہیں

نکسیر کے بند کرنے کی تدابیر حسب ذیل ہیں

اول خارجی تدابیر مریض چت لیٹ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو سیدھا اونچا اوٹھاوے سر اور شانہ باقی جسم کی نسبت قدرے اونچے ہوں اور جس نتھنے سے خون جاری ہے اسپر دباؤ دیا جاوے اس طرح کرنے سے اکثر خون بند

ہوجاتا ہے اگر ایسا کرنے سے خون بند نہو تو ناک کے اندر حابس الدم ادویات میں روئی یا لنٹ بھگو کر ٹھونس دینا چاہیے مثلاً ہیزیلین ٹنکچر ہمی میلس ٹنکچر سٹیل ٹرپنٹاین یا پھٹکری گیلک ایسڈ کے اسٹرانگ سالیوشن میں لیموں کے عرق کی پچکاری نہایت قوی الاثر ثابت ہوئی ہے اسکے سوائے پاؤں اور ٹانگوں کو گرم پانی میں رکھنا پنڈلیوں یا جگر پر پلسٹر لگانا۔ ریفلیکس طور پر اپنا اثر کرکے بعض اوقات فوراً خون بند کردیتا ہے۔ اگر جلدی میں پھٹکری اور عرق لیموں بھی دستیاب نہو سکے تو نمک پانی میں حل کرکے بجائے انکے استعمال کرسکتے ہیں۔ خالص پانی میں تر کی ہوئی گدی بھی اکثر اوقات نکسیر کو بند کردیتی ہے۔

دوم۔ داخلی تدابیر ٹنکچر ہائیڈراسس سکلیر اٹک ایسڈ ارگٹ ہیزیلین ٹنکچر ہمی میلس ٹنکچر سٹیل پلانا اکثر مفید ہوتا ہے ہیزیلین کا چند روزہ استعمال آیندہ کے واسطے روک کرتا ہے۔

جب ان تدابیر سے خون بند نہو سکے اور زیادہ اخراج خون سے غشی کا اندیشہ ہو تو پوسٹیریر نیریز کو پلگ کرنا ضروری ہوگا۔ اسکی ترکیب اسطرح پر ہے کہ بیلاکس ساونڈ یا سانٹ کیتھٹر کے سر کے ساتھ ایک دوہرا کیا ہوا مضبوط دھاگہ باندھ کر ناک میں سے گلو تک لیجاویں اور وہاں سے موچنے کے ساتھ دھاگہ کھینچکر منہ سے باہر نکال لیا جاوے تب دھاگہ کا سرا ایک ہاتھ سے پکڑ کر ساونڈ یا کیتھٹر کو ناک سے باہر کھینچ لیا جاوے اور اسکے سر سے دھاگہ کھولدیا جاوے دھاگہ کا ایک سرا منہ میں سے نکلا ہوا ہے اور دوسرا ناک میں سے پس جو دھاگہ منہ میں سے نکلا ہوا ہے اسپر کافی مقدار لنٹ باندھ کر ناک والا سرا کھینچنے سے لنٹ پوسٹیریر نیریز میں پہنچ جائیگا۔ یہ یاد رہے کہ منہ والا دھاگہ اسقدر لمبا ہونا چاہیے کہ لنٹ کے پوسٹیریر نیریز میں پہنچنے کے بعد بھی منہ سے باہر نکلا رہے تاکہ نکالنے کے وقت اسکو کھینچکر پلگ واپس منہ میں کو نکال لیا جاوے۔ یہ اوپریشن دردناک اور اکثر بے سود ثابت ہوتا ہے انہیں حالتوں میں اسکی ضرورت پڑتی ہے جبکہ سٹیریر نیریز سے خون نکلتا ہو اور سامنے کی طرف کافی لنٹ دباؤ پہنچانے کے واسطے اُس مقام تک نہ پہنچ سکتا ہو۔ ورنہ اکثر حالتوں میں مفصلہ بالا تدابیر کافی ہوتی ہیں۔

اپی فورا۔ Epiphora دمعہ۔ آنکھوں سے پانی جاری رہنا لیکریمل اعضا کے امراض کا بیان دیکھو۔

اپی کے کوانا Ipecacuanha اگر جلد پر اسکا سفوف لگایا جاوے تو خراش کرتا ہے اور بعض اوقات چھوٹے چھوٹے آبلے بھی اٹھا دیتا ہے اسکی نسوار سے تمام ناک کی جھلی میں خارش ہوکر چھینکیں خوب آتی اور رطوبت خارج ہوتی ہے اگر اسکا دھواں یا اسپرے حلق کے اندر پہنچایا جاوے تو فیرنکس اور لیرنکس ممبرین پر خراش کرکے رطوبت خارج کرتا اور کھانسی پیدا کرتا ہے بعض اشخاص میں اسکی نسوار اور دھونی سے مرض دمہ یعنی استھما شروع ہوجاتا ہے خشک کھانسی میں نسوار یا اسپرے یا دھونی مفید ہوتی ہے جب اپی کیک پاوڈر چوتھائی گرین کی مقدار میں کھلایا جاتا ہے تو معدہ کے دوران خون کو ترقی دیتا اور غدودوں کو تحریک دیکر عروق ہاضمہ زیادہ پیدا کرتا ہے اسلئے قلیل مقدار میں بدہضمی مزمنہ میں نہایت مفید ہے اور چونکہ مرکزی اعصاب معدہ سے ہوا اسکو آرام دیتا ہے۔ ڈووس پاوڈر کی صورت میں معدہ کے زخموں میں نہایت مفید ہے۔ ۵ سے ۳۰ گرین کی مقدار میں تیز اور سریع الاثر قے آور ہے۔

اول تو اس مقدار میں معدہ میں سخت خارش اور حرکت پیدا کرتا ہے اور ساتھ ہی دماغی مرکز قے کو تحریک دیتا ہے انتڑیوں میں پہنچکر تھوڑی مقدار میں دوران خون اور افعال غدود کو تیز کرتا ہے اور زیادہ میں اریٹنٹ ہے لیکن پیچش میں ۰۔۳ گرین سے ۰۔۶ گرین تک کی خوراک میں بھی سوزش کو رفع کرتا۔ زخموں کو اندمال میں تائید کرتا اور اخراج خون اور میوکس کو بند کرتا ہے۔ دیکھو بیان پیچش یعنے ڈیسنٹری کا۔

معدہ اور انتڑیوں سے اپیکے کوانا خون میں جذب ہوکر دماغی مرکز قے پر اپنا اثر کرتا ہے پس اگر اسکا سفوف ۱۵ گرین سے ۳۰ گرین یا وائنم اپی کاک ۳ ڈرام سے ۶ ڈرام کی مقدار میں پیجائیں تو ۲۰ منٹ کے اندر خوب قے ہوکر معدہ اور اعضائے تنفس صاف ہو جاتے ہیں تب طبیعت قدرے مضمحل ہو جاتی ہے مگر اس میں ناتوانی اور بیتابی ٹارٹار ایمیٹک سے کم اور زنک سلفاس سے زیادہ ہوتی ہے اور اسکا فعل بھی ٹارٹار ایمیٹک کی نسبت دیر میں ہوتا ہے پس اسکی قے انہیں حالتوں میں مفید ہے جبکہ قے کی بہت جلدی نہ ہو اور دوسری قے آور دواؤں سے زیادہ ناتوانی کا اندیشہ ہو۔ مارفیا اور دوسرے زود اثر زہروں میں اسکا دینا چنداں مفید نہ ہوگا۔ اس کی قے کروپ ہوپنگ کف اور برانکائٹس میں مفید ہے کیونکہ خراب رطوبات اور جھلی کو خارج کر دیتی ہے جلد میں پہنچکر اپی کے کوانا پسینہ لاتا ہے اور اس بنا پر ڈوورس پاوڈر نزلہ سور تھروٹ اور خفیف وجع مفاصل میں دیا جاتا ہے۔

اخر کار ایمیٹین جو اپی کا کوانا کا ایک جوہر ہے برونکائی گردہ معدہ امعا اور جگر کی نالیوں کے رستہ خارج ہوتا ہوا ان مقامات کے دوران خون اور افعال غدود کو تیز کرتا ہے ایک طرح سے برونکائی میں رطوبت زیادہ پیدا کر کے کھانسی کے ساتھ اسکو خارج کر دیتا ہے گویا کہ دو طرح سے مخرج بلغم ہے اس بنا پر اکیوٹ اور کرانک برانکائٹس سل اور خشک کھانسیوں میں اسکا استعمال کیا جاتا ہے چونکہ یہ تحریک کے بعد سڈیٹو اثر کرتا ہے اسلئے کھانسی کی سوزش اور بخاروں میں بھی مفید ہے۔ جگر کے رستہ خارج ہوتے وقت اسکے دوران خون اور افعال غدود کو تیز کرتا ہے اسطرح سے گویا مخرج صفرا بھی ہے۔ خوراک ایسیٹم اپی کاک ۵ بوند سے ۴۰ بوند تک۔ پلوائی کیک کو ۵ گرین سے ۱۵ گرین تک پل اپی کے کوانا کم سلی ۵ سے ۱۰ گرین تک وائنم اپی کاک ۵ سے ۴۰ بوند تک (بطور مخرج بلغم) اور ۳ سے ۶ ڈرام تک (بطور قے آور) پلوا اپی کاک ۱/۴ سے ۲ گرین تک۔ (بطور اکسپکٹورینٹ) اور ۱۵ سے ۳۰ گرین تک (بطور ایمیٹک)

اپی لیپٹک انسینٹے Epileptic Insanity جنون الصرع۔ اسکا علاج عام اپی لیپسی کے اصولوں پر جو آئندہ بیان کئے گئے ہیں کرنا چاہیئے۔ ارگوٹین ۳ سے ۶ گرین سکس کونائی ۳۰ ڈرام سے ایک اونس تک بار بار دینا قفائے گردن کے زیریں حصہ پر کاونٹر اریٹیشن مثلاً سیٹن یا کاٹری یا بلسٹر یا مرہم سے کرنا۔ سرد شور باتھ یا پیکنگ نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں۔

اپی لیپسی Epilepsy یعنی مرگی۔ صرع۔ دفعتاً بیہوش ہو جانا اور تشنجی حرکات ظاہر ہونا اس مرض کی خاص علامات ہیں۔ مگر دو قسم کی خفیف مرگی ہے جو ان دونوں علامتوں میں مستثنیٰ ہے ایک کا نام اپی لیپسی مٹیا یعنی خفیف مرگی ہے اسمیں دفعتاً ایک آدھ سکینڈ کیواسطے بیہوشی ہو جاتی ہے بعض اوقات

بہت ہی [illegible] چند سر [illegible] سے مرگی [illegible] علامات مندرجہ ظاہر نہیں ہوتی۔ دوسری کا نام جیکسونین ایپی لیپسی اسمیں بیہوشی نہیں ہوتی محض جسم کی ایک طرف تشنجی حرکات ظاہر ہوتی ہیں جو شدید مرگی ہو تو اسمیں علامات مندرجہ بھی ظاہر ہوتی ہیں جو چند منٹوں سے ایک ہفتہ تک رہ سکتی ہیں۔ اسلئے [illegible] بیہوشی بہت ہوتی ہے اور تشنج [illegible] علامات مندرجہ حسب ذیل ہیں عام بےچینی و گھبراہٹ۔ دوران سر [illegible] کانوں میں بھنبھناہٹ آنکھوں میں شعلہ [illegible] میں [illegible] کے [illegible] انگلیاں سرد یا گرم ہوا کا سیلاب ایک طرف سے سر کی طرف جاتا ہوا معلوم ہوا کرتا ہے جو مریض [illegible] پہچانے [illegible] سکتا ہے۔

خاص دورہ کی علامات تین درجوں میں بیان کیجاسکتی ہیں

درجہ اول یہ ہے کہ مریض ایک چیخ مار کر یا گہری آہ بھر کر دفعتاً گر پڑتا اور بیہوش ہوجاتا ہے ساتھ ہی تمام عضلات کا مسلسل تشنج ہو کر چہرہ بدوضع تنفس اور نبض غیر معلوم ہوجاتی ہیں۔

درجہ دوم یہ ہے کہ سانس آتا معلوم ہوتا اور غیر مسلسل تشنج ہو کر طرح طرح کی حرکتیں پیدا ہوتی ہیں۔ زبان خودبخود نکلتی اور اندر چلی جاتی ہے منہ میں جھاگ بھر آتی جبڑے زور کے ساتھ بار بار بھنچتے اور کھلتے ہیں۔ چہرہ پر طرح طرح کے بل پڑتے اور ہاتھ پاؤں بار بار اینٹھتے ہیں۔ دل دھڑکتا اور نبضیں زور کے ساتھ غیر باقاعدہ طور پر چلتی ہیں پاخانہ پیشاب اور منی خودبخود خارج ہوجاتے ہیں اور کبھی زبان دانتوں کے بیچ میں آکر کٹ جاتی ہے آنکھوں کے ڈیلے زور کے ساتھ ادھر ادھر پھرتے ہیں۔

درجہ سوم یہ ہے کہ مریض ہوش میں آتا اور وحشیانہ طور پر ادھر ادھر نظر کرتا ہے ضعف اور تکان کے ساتھ نیند غالب ہوتی ہے۔ تشنجی حرکات بند ہو کر تنفس صحیح ہوجاتا ہے لیکن دل ابھی تک دھڑکتا ہے۔ درجہ اول جسمیں بیہوشی اور تشنج مسلسل غالب رہتی ہیں۔ ۳۰ یا ۴۰ سکینڈ تک رہتا ہے۔ درجہ دوم جسمیں بیہوشی اور تشنج غیر مسلسل غالب رہتی ہیں قریباً پانچ منٹ رہتا ہے کبھی تشنجی حرکات کی وجہ سے دماغ کو صدمہ پہنچکر اپوپلیکسی اور منجانی مس بھی ہوجاتے ہیں۔ امراض مشابہ اختناق الرحم۔ ام الصبیان زچہ کے تشنج غشی زہر شراب یوریمیا تشخیصی علامات۔

اختناق الرحم میں کلی بیہوشی نہیں ہوتی اور تشنجی حرکات بیقاعدہ طور پر کبھی مسلسل اور کبھی غیر مسلسل ہوتی رہتی ہیں طرح طرح کے توہمات اور خیالی تکالیف پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ انثیین کو دبانے سے اختناق الرحم کا دورہ اکثر بند ہوجاتا ہے۔ ام الصبیان اور زچہ کے تشنج میں خاص اسباب موجود ہوتے ہیں غشی میں تشنج ساتھ نہیں ہوتا نبض نہایت رقیق ضعیف اور ناقابل احساس ہوجاتی ہے مگر خفیف مرگی میں نبض ایسی رقیق اور ضعیف نہیں ہوتی۔

زہر شراب اور یوریمیا کی تشخیص مریض کے حالات معلوم کرنے سے بآسانی ہوسکتی ہے۔

علاج (۱) دورہ کی حالت میں علاج صرف اسیقدر ہے کہ مریض کو اندیشہ کی جگہ مثلاً قرب آگ پانی یا بلندی پر سے اٹھاکر نرم فرش پر لٹا دیا جاوے تاکہ تشنجی حرکات کی وجہ سے اسکو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ اگر سینہ و گردن پر تنگ لباس ہو وہ کھول دینا چاہیئے اگر مصنوعی دانت لگائے گئے ہوں انکو نکال دینا چاہیئے اور چونکہ حالت دورہ میں یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ زبان دانتوں میں آکر کٹ جاوے اسلیئے یہ ضروری ہے کہ جبڑوں کے درمیان

بوتل کا کاگ یا کپڑے کی گدی پھنسا دی جاوے کیونکہ اسکو دبانے سے کوئی نقصان دانتوں کو نہیں پہنچتا اور دانتوں سے یہ کٹ بھی نہیں سکتا جس سے حلق میں پھنسنے کا اندیشہ ہو۔ سر کسیقدر اونچا کر دینا چاہیئے۔ کراٹڈ آرٹری کا دبانا دورہ کی تخفیف کے لیئے مفید سمجھا جاتا تھا مگر اب یہ طریق متروک ہو چکا ہے۔ بجائے اسکے ۵ بوند ناسٹرائیٹ ایمل یا ایک ڈرام کلوروفارم کا سنگھانا اور چوتھائی گرین مارفیا کی جلدی پچکاری کرنا نہایت مفید ثابت ہوا ہے انسے اکثر دورہ جلد ختم ہو جاتا ہے اور تشنجی حرکات بہت خفیف ہو جاتی ہیں۔ اور تدابیر یہ ہیں مختلف جگہوں پر رائی کا پلسٹر لگانا نیم گرم فٹ باتھ دینا اور باقی بدن پر سرد پانی کے چھینٹے لگانا۔ سر پر برف لگانا سی مولنٹ ادویات پلانا سے مٹا دینا۔

(۲) ابتدائی علامات دورہ کے وقت میں پٹاسی برومائڈ ۳۰ گرین کھلانا امل ناسٹرائیٹ ۵ بوند سنگھانا۔ مارفیا اور اٹروپین یا نائیٹروگلیسرین کی جلدی پچکاری کرنا مفید ہے جس مقام آرا معلوم ہو اسجگہ فوراً پلسٹر یا کاٹری لگانا یا اسکے اور باقی جسم کے درمیان بجلی لگانا یا اگر بازو یا ٹانگ سے شروع ہوا ہے تو مقام آرا سے اوپر کا حصہ خوب کھینچکر پٹکے وغیرہ سے باندھ دینا یا اگر بازوؤں یا ٹانگ یا انگلیوں میں کھینچ معلوم ہوتی ہو تو اونکو خوب زور سے سیدھا کھینچنا اکثر دورہ کو روک دیتا ہے۔ مریض کو ہمیشہ یہ نصیحت ضرور کر دینی چاہیئے کہ نائیٹریٹ آف امیل کی کیپسول ہمیشہ وقت ضرورت کے لیئے اپنی جیب میں رکھے۔

(۳) ایام وقفہ میں اس مرض کا علاج مطابق اسباب مرض و حالت مریض کرنا چاہیئے اگر کسی قسم کی خراش مثلاً کرم معا۔ فاموس خراج دنداں قبض سوزش معدہ یا معا وغیرہ موجود ہوں انکا دفعیہ کرنا ہر قسم کی جوش اور جذبہ شراب نوشی کثرت کافی و چائے و غذاے حیوانی اور ہر قسم کے سٹی مولنٹ سے پرہیز کرنا خفیف کھلی ہوا میں ورزش کرانا۔ زیادہ سونا لطیف سادی غذائیں کھانا مطالعہ و ریاضت میں اعتدال بدعادات متعلقہ شہوت سے احتراز کرنا اگر مریض کو قبض دائمی رہتا ہو تو اسکا علاج تبدیلی غذاؤں سے دوا کی نسبت زیادہ مناسب ہے اگر انیمک ہو تو اوس کا علاج مقویات فولاد سے کرنا مرگی کے مریضان کے واسطے نباتی غذائیں اور دودھ زیادہ موافق ہوتی ہیں کبھی کبھی مچھلی یا بیضہ کا استعمال کر سکتے ہیں۔ مریضان مرگی کو شادی کی ہرگز اجازت نہ دینی چاہیئے۔ مرگی کے علاج میں پانچ سات فیصدی سے زیادہ کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی لیکن تعداد و زمانہ دورہ میں بہت تخفیف ہو جاتی ہے۔

الکیلائن برومائڈز کی برابر کوئی دوا مرگی میں مفید ثابت نہیں ہوئی۔ انکا فائدہ مرگی میں دو طرح پر بیان کیا جاتا ہے اول اسطرح کہ سریبرل کارٹکس کی موٹار سیلز پر اسکا اثر سڈیٹو یعنی مسکن ہوتا ہے اور دوسرے نخاع کے سیسری اینڈ پر مسکن اثر پہنچا کر ریفلیکس اری ٹیبلیٹی کو کم کر دیتے ہیں بعض مریضاں کو انکی کچھ مدت تک استعمال کرنے سے دائمی آرام ہو جاتا ہے۔ لیکن اکثر میں صرف دوروں کی تعداد اور مقدار میں کمی ہو جاتی ہے۔ اور اسکا استعمال ترک کرنے سے پھر وہی حال ہو جاتا ہے۔ ہاٹ مال میں پٹی مال کی نسبت اور دورہ شبینہ میں دن کے دوروں کی نسبت زیادہ مفید ہوتے ہیں بعض مریضاں میں کچھ مدت کی استعمال کے بعد یہ کچھ نہیں کرتے۔ سوڈیم برومائڈ۔ پوٹاسیم برومائڈ کی نسبت نظام خون کے لیئے اری ٹنٹ اور مضعف ہے۔ اور

امونیم برومائیڈ زیادہ مقدار میں معدہ پر تراش کرتا ہے ان تینوں کا مجموعی استعمال علیحدہ علیحدہ کی نسبت زیادہ
مفید ثابت ہوا ہے مثلاً امونی برومائڈ ۲۰ گرین سوڈی برومائیڈ ۲۰ گرین پٹاسی برومائیڈ ۳۰ گرین ۔۔۔۔۔ ایسی تین یا چار خوراک روزانہ یا زیادہ حسب ضرورت برومائڈز کو استعمال میں یہہ احتیاط نہایت ضروری
ہیں کہ پہلے تھوڑی مقدار میں شروع کرکے انکو آہستہ آہستہ بڑہایا جاوے بچوں کو قریباً جوانوں کی برابر برومائڈز
کھلا سکتے ہیں لیکن عورتوں کو مردوں سے کم مقدار میں دینی چاہئیں۔ ڈاکٹر گاورز صاحب کی یہہ رائے ہے
کہ برومائڈز کی مقدار پانچ چھ ڈرام روزانہ تک پہنچانی چاہیئے تاوقتیکہ دورہ بالکل رک جاوے۔ یہہ یاد رہے
کہ جب جسم میں اسقدر مقدار برومائڈز کی پہنچ جاتی ہو کہ زیادہ اُس سے جسم ہرگز قبول نہیں کرسکتا تو اُسوقت اسکی
خوراک کم کردینی چاہیئے ورنہ برومزم کی علامات شروع ہوکر ہلاکت تک نوبت پہنچ سکتی ہے۔ دیکھو بیان برومزم
کا دورہ بند ہوجانے کے بعد بھی برومائڈز کا استعمال دو تین سال جاری رکھنا چاہیئے اسکا استعمال بند کرنے
کے لیئے بہتر طریق یہہ ہے کہ ایک سال کے بعد ہفتہ میں چھ روز پندرہ مہینہ کے بعد ہفتہ میں پانچ روز اٹھارہ مہینے
کے بعد چار روز اور چوبیس مہینہ کے بعد تین روز اسکا استعمال کیا جاوے اور باقی ایام میں وقفہ رہے
بعض حالتوں مثلاً ٹیوبرکلوسس۔ ڈفارمی ٹیز آف دی اسکل۔ آتشک وغیرہ میں برومائڈز کا کچھ فائدہ نہیں
ہوتا۔ اگر آتشک موجود ہو تو برومائیڈز کے ساتھ آیوڈائڈز ملا دینی چاہیئے۔ برومزم کی روک کے لیئے برومائیڈز
کے ساتھ سوڈی سیلی سیلاس یا آرسنک ملا سکتے ہیں۔ جب مرگی کا سبب سینٹر والشن یا الکحال ہو تو برومائیڈ
سے دیر میں فائدہ حاصل ہوتا ہے مفصلہ بالا برومائڈز کے علاوہ اور بھی جو خاص خاص حالتوں میں مفید
ثابت ہوتی ہیں مثلاً لیتھیم برومائڈز (۵ سے ۱۵ گرین)، اسٹرانشیم برومائڈز (۱۰ سے ۳۰ گرین) کیلسیم برومائڈ (۵ سے
۳۰ گرین)، گولڈ برومائڈز (⅛ گرین) برومائڈ آف زنک (۲ سے ۸ گرین)، مونو برومیٹ آف کیمفر (۵ سے ۱۵
۱۵ گرین) جبکہ شہوت غالب ہو۔ فیرم برومائڈ کا سرپ (۲۰ سے ۳۰ بوند) انیمک حالت میں اور برومائڈز کے ساتھ
استعمال کرنا چاہیئے۔ بروم ہائڈریٹ آف کونائیں (½ سے ½ گرین تک) بعض مریضوں میں برومائڈز ناموافق
ہوکر بجائے فائیدہ کے ضرر کرتے ہیں ایسی حالتوں میں مفصلہ ذیل ادویہ میں سے حسب موقعہ استعمال کرنی چاہیئے
بورکس یعنی سہاگہ ۱۰ گرین سے شروع کرکے ۹۰ گرین روزانہ تک۔ اس سے اکثر معدہ خراب ہوکر غثیان اور
منہ میں آبلہ ہوجاتے ہیں۔ سورائی سس اور اگزیما بھی ہوجاتا ہے۔ بورک ایسڈ ۵ سے ۲۰ گرین تک۔
بیلاڈونا اور اٹروپین بھی خاصکر پٹی مال اور دوران شبینہ میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اکسائڈ آف
زنک (۵ گرین)، سائٹریٹ آف زنک (۲ سے ۲ گرین)، لیکٹیٹ آف زنک ۵ سے ۳ گرین خوراک میں مفید
ہیں۔ ڈیجی ٹالیس کمزوری قلب کی حالت میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اسکو برومائڈز کے ساتھ دے سکتے ہیں
کلورل کا اثر برومائڈز کی طرح ہوتا ہے لیکن کمزوری قلب میں اسکا استعمال نکرنا چاہیئے کینبس انڈیکا۔
سوڈیم نائٹریٹ نائٹرو گلیسرین۔ انٹی پائیرین اور فینسٹین بھی خاص خاص حالتوں میں مفید ثابت

ہوتی ہیں مرگی کے عوارضات میں ہسٹیریا اسٹیٹس ایپی لیپٹیکس اور ایپی لیپٹک مینیا اور ڈیمنشیا قابل توجہ خاص ہیں کوما یعنی بیہوشی کا علاج سر پر برف رکھنے گردن پر پلسٹر لگانا یا سر پر جونکیں لگانا اس حالت میں مفید ہے اگر بیہوشی کا سبب سیریبرل انیمیا اور آرٹیرل ٹینشن ہو تو امائل نائٹریٹ یا نائٹرو گلسرین کی جلدی پچکاری کرنا مفید ہے۔

سٹیٹس ایپی لیپٹیکس جسمیں تشنج کے بعد بیہوشی اور بیہوشی کے بعد تشنج باری باری ہوتے رہتے ہیں نہایت مہلک ہے کلورل ہائیڈریٹ ۳۰ سے ساٹھ گرین تک بذریعہ حقنہ گھنٹہ گھنٹہ بعد۔ ایتھر اور کلوروفارم یا امائل نائٹرائیٹ سنگھانا۔ مارفیا اور اٹروپین یا ہایوسین ہائڈرو برومیٹ ۱/۱۰۰ گرین تک، یا ہائڈرو برومیٹ آف کونائین کی جلدی پچکاری مفید ہیں۔ ایپی لیپٹک مینیا و ڈیمنشیا کا علاج ایپی لیپٹک انسینٹی میں دیکھو۔

جبکہ مرگی کا سبب کھوپڑی پر کی رسولی یا انکروس یا ہائڈروسیل یا دماغی ایبس یا ڈیپریسڈ فریکچر یا ڈیپریسڈ سکار یا اور کوئی ایسا ہی آرگینک سبب ثابت ہو تو ٹریفائین وغیرہ جراحی عمل مفید ثابت ہوگا۔ لیکن جراحی عمل کو ارادہ سے پہلے کامل طور پر یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ مرگی کا سبب ایک جگہ پر موجود ہے۔ جو دستکاری سے دور ہو سکتا ہے اور جسکے دور کرنے میں کوئی زیادہ اندیشہ بھی نہیں ہے۔

اتساع ۔ مڈریے سس پتلی کا پھیل جانا۔ مڈریے سس کا بیان دیکھو۔

ای پیال Apiol اسکا نام پارسلے کمفر بھی ہے۔ ای پیم پٹروسیلم یعنی پارسلے (اجمود کرفس بستانی) درخت میوہ کے

ای پیم پٹروسی لیم Apium Petroselium ایک قسم کا اولیو ریزن نکالا جاتا ہے جسکا نام اپی یل ہے۔ اسکو عام طور پر کافور اجمودی کہدیتے ہیں۔ یہ نہایت عمدہ انٹی پائریٹک یعنی دافع بخار ہے۔ خاصکر جب کونین یا انٹی پائرین کے ساتھ دیا جاوے۔ امینوریا اور ڈسمینوریا میں پرمنگنیٹ آف پوٹاش کے ساتھ اسکا استعمال مفید ہے۔ پارسلے یعنی کرفس بوستانی کے پتے اگر کئی بار چھاتیوں پر باندھے جاویں تو دودھ کی پیدائش نہیں ہونے دیتے۔ **خ** ۴ بوند سے ۶ بوند تک۔

ایتھل آیوڈائڈ Ethyl Iodide زیادہ مقدار میں سنگھانا ایتھل برومائڈ کی طرح بیہوش کر دیتا ہے۔ ۱ قطرہ تک سنگھانا دافع تشنج۔ آرٹیریل ٹینشن کو کم کرنیوالا اور اعصاب کے لیے سڈیٹو ہے۔ دمہ قلبی دمہ تشی سرفہ مزمنہ۔ اوٹی ٹیٹس لیرنجائٹس میں مفید ہے۔ گرم دھات کے چھونے سے فوراً ایک تیز دہواں پیدا ہوتا ہے۔

ایتھل برومائڈ Ethyl Bromide اسکو برومم ایتھل۔ برومم ایتھن۔ اور ہائڈرو برومک ایتھر بھی کہتے ہیں۔ کلوروفارم کیطرح سنگھانے سے بیہوشی پیدا کرتی ہے۔ نصف منٹ سے ۴ منٹ کے اندر مریض بالکل بیہوش ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ تمام بیہوش کرنیوالی دواؤں پر غالب ہے دیرپا دستکاریوں میں ایتھر اور کلوروفارم کے ساتھ ملا کر سنگھانا نہایت مفید ہوتا ہے چونکہ ایتھر کی طرح یہ جلنے والی شے نہیں ہے اسلیئے کھلی روشنی اور تھرموکاٹری کے وقت اسکا استعمال کر سکتے ہیں۔ دوران ہسٹیریا ایپی لیپسی کے روکنے اور دماغی جوش کو تسکین دینے میں نافع ہے۔ دردسر عرق النسا لگرانی سر وغیرہ میں نہایت فائدہ بخش ہے بعض حالتوں میں جبکہ کونین میلی سلک ایسڈ کا رنیا

اور کیفین سے سر کے درد کو آرام نہ ہوا اسکے تیس چالیس قطرہ سنگھانے سے آرام ہو گیا ہے۔ انجائنا پیکٹوریز اور
ہوپنگ کف میں اسکا داخلی یا خارج استعمال مفید ہے۔ دمہ کو تشنج کو بھی اسکا سنگھانا یا کھلانا فائدہ کرتا ہے۔
خوراک اور طریقہ استعمال ایک سے ۴ ڈرام تک سنگھانے کے لئے لیبر نیسٹر میں تنہا یا کلوروفارم یا
ایتھر کے ساتھ۔ اعصابی امراض میں ۲ سے ۴ قطرہ تک سنگھانا۔ داخلی طور پر ۱ بوند سے ۱ بوند تک پانی میں حل کر کر
پلا سکتے ہیں۔

اتھل نائیٹراس Ethyl Nitras دوسری نائیٹراس کی طرح دافع تشنج اور آرٹیریل ٹنشن کو کم کرنے والا ہے
اسلئے دمہ سر درد اور انجائنا پیکٹوریس میں مفید ہے۔ ۲ سے ۸ قطرہ تک پانی میں ملا کر پلا سکتے ہیں۔

اتھلیٹ آف سوڈا لائیکوار Ethylate of Soda Liquor خارجی طور پر اسکا
استعمال کاسٹک اور چھالہ ہے کی نیوس مول یعنی تل و اسکولر گروتھ لوپس اور داد میں اسکا خارجی طور پر لگانا نہایت مفید
ہے جبکہ نیوس یا و اسکولر گروتھ پر لگایا جاوے تو اسکے کھرنڈ کو آپ اترنے دینا چاہیئے ورنہ سیپٹی سیمیا کا اندیشہ ہوتا ہے۔
اور اسکے لگانے کے بعد مقام ماؤف پر پانی ہرگز نہیں لگانا چاہیئے۔

اتھل یوریتھین Ethyl Urethane اسکو یوریتھین اور کاربمیٹ آف اتھل بھی
کہتے ہیں۔ مسکن دماغ و نخاع منوم اور دافع تشنج ہے خوش ذائقہ اور بے ضرر ہے برخلاف کلورل ہائیڈریٹ کے
معدہ پر کسی قسم کا خراش نہیں کرتی۔ چند منٹ ہی میں اپنا اثر کر کے عین صحت کے مطابق خوشگوار نیند لاتی ہے اگرچہ
اسکا اثر تھوڑی ہی دیر رہتا ہے لیکن بعد میں قدرتی نیند قایم رہتی ہے بیداری کے بعد کسی قسم کا غثیان۔ نفخ معدہ قیئی۔
اعصابی شکنی سستی وغیرہ جو اور خواب آور دواؤں کے بعد معلوم ہوا کرتی ہے نہیں ہوتی اگر سخت تکلیف کے باعث بیخوابی
ہو تو اسمیں اسکا چنداں اثر نہیں ہوتا کیونکہ یہ افیون سلفونیل کلورل ہائیڈریٹ برومائڈز وغیرہ کی نسبت سریع الاثر
تو ہے لیکن انکی برابر قوی الاثر نہیں۔ امراض قلب۔ نیومونیا یا ارٹک اینورزم ہیمپلیجیا ڈلیریم ٹریمنس ایکیوٹ مانیا۔ مالیخولیا
وجع مفاصل کہنہ وغیرہ کی بیخوابی میں جبکہ افیون اور کلورل وغیرہ کا دینا مضر ہو اسکا استعمال مفید ہوگا۔ زہر سٹرکنیا۔
پکروٹاکسین اور ریساسین کے لئے فادزہر ہے خ ۷ ½ گرین تک پانی میں حل کر کے اور اگر ضرورت ہو تو
دوبارہ سہ بارہ بھی اسکو کھلا سکتے ہیں۔

اتھیٹوسس Athetosis اس مرض میں ہاتھ پاؤں ہر وقت خود بخود آہستہ آہستہ بلا قاعدہ
طور پر حرکت کرتے رہتے ہیں اور جس طرح سے رکھے جاویں اُس وضع پر قایم نہیں رہ سکتے۔ اسکا علاج مقویات
اور مسکنات سے کیا جاتا ہے۔ سم الفار۔ برومائڈ آف پوٹاسیم بھنگ اسمیں نافع ہیں گیلوینی زم نے زیشن نہایت فائدہ
کرتا ہے مثبت سر انخاع یا بریکیل پلیکسس پر اور منفی سر اعضلات ماؤف پر رکھنا چاہیئے شروع میں
جب کہ یہ مرض خفیف ہو آرام ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔

اتھی ڈین بائی کلورائڈ Ethidene Bichloride اسکو اتھیڈین بھی کہتے ہیں رنگت

اور خواص میں کلورافائیڈ کی مشابہی کلورالام کی نسبتاً سکا سنگھانا زیادہ خوشگوار سریع الاثر اور بے ضرر ہی اسکے نشہ میں بھی کم ہوتی ہی اور مریض جلدی ہوش میں آجاتا ہے۔

اتیس Atis بخارات نوبتی میں مفید ہی وقفہ کے وقت میں ۳۰ گرین کی خوراک چار چار یا چھ چھ گھنٹہ بعد دیسکے بخار ونکے بعد کمزوری میں ۵ سے ۱۰ گرین تک روزانہ کھانا نہایت عمدہ مقوی ہے

آٹائی ٹس - اٹوریا Otitis, Otorrhœa یعنی کان کی سوزش اور کان کا بہنا ایکیوٹ حالت میں جبکہ سوزش اور اخراج پیپ وغیرہ بکثرت ہی کوئی خشک دوا کان کے اندر نہ ڈالنی چاہئے کیونکہ اُس سے راستہ تنگ ہو کر اخراج پیپ بند ہونیکا اندیشہ ہی ایسی حالتمیں شیر گرم بورک لوشن سے کان صاف کرکے بورک ایسڈ الکحال میں حل کیا ہوا کان میں ٹپکانا مفید ہوگا۔ حالت مزمنہ میں بورک ایسڈ نہایت مفید ثابت ہوا ہی لیکن محض اسکا کان کے اندر برور دینا کچھ فایدہ نہیں دیتا کیونکہ تاوقتیکہ بورک ایسڈ تمام سطح پر کامل طور پر نہ لگجائے کچھ فایدہ نہیں ہو سکتا پس پہلے کان کو ابسار نبٹ روئی کے ساتھ خوب صاف اور خشک کرنا چاہیئے اور بعد ازاں مڈل ایر میں بورک ایسڈ خوب ٹھوس کر بھرنا چاہیئے اگر کان بہتا رہیگا تو بورک ایسڈ بھی اسکے ساتھ ملکر خارج ہوتا رہیگا۔ ورنہ بورک ایسڈ اسجگہ خشک ہو کر آہستہ آہستہ بھر کر نکل جائیگا۔ جبکہ ٹمپینم میں سوراخ ہوگیا اُس حالتمیں پچکاری نقصان کرتی ہی کیونکہ مڈل ایر کے جوف میں پانی بھر کر سڑ جاتا ہے اور زیادہ نقصان کرتا ہے۔ بورک ایسڈ کا اثر ٹمپینم جھلی پر یہہ ہوتا ہی کہ اسکو تقویت دیکر اُسکے سوراخ کو بھی بند کر دیتا ہے اور کان کی سُرخی اور جریان ہی کو فایدہ نہیں کرتا بلکہ چھوٹی چھوٹی پھنسیوں کو جو اکثر براز اٹائی ٹس میں ہو جایا کرتی ہیں صاف کر دیتا ہی۔ رسارسین جو قدرے جاذب رطوبات اور کاسٹک اور کان کے میوکس ممبرین کیلئے مقوی اور محرک ہی۔ بورک ایسڈ کے ساتھ ملکر کرانک اٹائی ٹس میں نہایت مفید پڑتی ہے۔

جبکہ کان کی ہڈی کھرنی شروع ہوگئی ہو تو اُس حالتمیں تین چار فیصدی کا نائٹرک یا ہائڈروکلورک ایسڈ سالیوشن مفید ہوتا ہی کیونکہ یہ ایسڈ ہڈی کے معدنی حصہ کو حل کر لیتے ہیں اور باقی ہیولانی حصہ خود بخود جذب ہو کر ہڈی صاف ہو جاتی ہی جبکہ تمام کان کے اندر سرخ دانہ اور پو کی بائی ہو گئی ہوں تو الکحالک یا الکحال سالیوشن آف بورک ایسڈ مفید ہوتا ہے تین چار فیصدی کا کاسٹک لوشن (نائٹریٹ آف سلور) بھی براز اٹائی ٹس میں مفید ثابت ہوا۔ اور ادویہ جو پرانے اوٹوریا میں آزمائی گئی اور مفید ثابت ہوئی اُنکی مختصر فہرست یہ ہے

(۱) رسارسین ۴ گرین کوکین ۴ گرین۔ مارفیا ایک گرین پانی ۱۰۰ قطرہ ان سب کو ملا کر کان میں ٹپکا کر پانچ منٹ تک رکھ چھوڑیں

(۲) خالص گلیسرین یا گلیسرین آف الیم یا ٹنین کان میں ٹپکا کر کلوڈین ٹپکانا۔ اسطرح سے سائل ٹمپینم بنجاتا ہے۔

(۳) سانٹائی اون ایک ڈرام۔ سپرٹ ۴ اونس پانی ۴ پائنٹ۔ اس پانی سے دو دفعہ روزانہ کان میں پچکاری کرنی چاہیئے سانٹائی اون نہایت قوی ڈس انفکٹنٹ دافع بدبو اور مسکن اوجاع ہے۔

(۴) ایسڈ سیلی سیلک۔ ایسڈ ٹنک۔ بسمتھ سب نائٹراس وغیرہ جاذب مسکن اور انٹی سپٹک دوائیں۔

اٹروپین اولئیٹ Atropine Oleate
اٹروپین سلفاس Atropinæ Sulphas
اٹروپین سینٹوناس Atropinæ Santonas

اگر اٹروپین یا بیلاڈونا خارجی طور پر لگائے جاویں تو کچھ اثر نہیں کرتے لیکن الکحال۔ کلوروفارم

کافور اور گلیسرین میں ملانے سے جلد کے اندر سرایت کرکے اپنا اثر پیدا کرتے ہیں۔ جلے ورم یا زخم پر بہت جلدی جذب ہو جاتے ہیں اور انکا مقامی اثر یہ ہوتا ہے کہ عصاب کے سروں کا حس کم ہو۔ درد کو آرام ہو جاتا ہے۔ عروق خون پہلے سکڑ جاتے اور پھر جلدی سے کھل جاتے ہیں۔ اعصاب پسینہ و پستان و عضلات وغیرہ کی قوت و تیزی بھی کم ہو جاتی ہے۔ اسوجہ سے انکا لیپ مختلف قسم کے دردوں تشنج عضلات۔ وجع مفاصل نقرس۔ دُمل۔ اری سیپلس یعنی ماشرا۔ ورم پستان وجلدی خارش وغیرہ میں مفید ہوتا ہے۔ پستان پر لیپ کرنے سے اخراج شیر کم ہو جاتا ہے۔

اکسٹراکٹ بیلاڈونا اور گلیسرین ہموزن ملا کر لیپ کرنا ان تکالیف میں نہایت نافع ہے۔ داخلی طور پر بیلاڈونا یا اٹروپین معدہ اور قے کو تسکین بخشتے ہیں۔ اٹروپین خون میں جذب ہو کر خون کے ذرات پر کچھ اثر نہیں کرتی۔ بلکہ خون سے خارج ہو کر تمام جسم کی ساختوں پر اثر کرتی ہے جسکی تفصیل یہہ ہے۔ گلو خشک ہو کر کسی شے کا نگلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آنکھ کی پتلیاں پھیل جاتی اور بینائی دھندلی ہو جاتی ہے خفیف اسہال نبض سست چہرہ اور آنکھیں سرخ اور رفتار تیز ہو جاتی ہیں زیادہ مقدار میں کھلانے سے یہ علامات زیادہ شدید ہو جاتی ہیں مگر نبض تیز ہو جاتی سخت بے چینی اور تشنجی حرکات اور خفقان ہو جاتے ہیں زخموں یا جلدی ورم پر زیادہ بیلاڈونا لگانے سے بھی یہہ علامات پیدا ہو سکتی ہیں۔ اعصاب پر اسکا اثر حسب ذیل ہوتا ہے۔

کنوالیوشنز قلیل مقدار میں دینے سے دماغ پر اسکا اثر اسقدر نہیں ہوتا کہ بہک شروع ہو جاوے بلکہ محض دماغی افعال سست ہو کر عام کاہلی غنودگی اور کمی حس معلوم ہوتے ہیں۔

نخاع پر اسکا اثر صرف اسقدر ہوتا ہے کہ ریفلیکس اری ٹیشن پہلے زیادہ اور بعد میں کم ہو جاتی ہے۔

مڈلا کے مرکز تنفس کو تحریک ہو کر دم خوب گہرا اور جلدی جلدی آنے لگتا ہے۔ زیادہ مقدار میں اسکا فالج ہو جاتا ہے مرکز قلب کو تحریک ہوتی اور حرکات قلب سست ہو جاتی ہیں۔ واسو موٹار مرکز پہلے تیز اور پھر سست ہو جاتا ہے یعنے پہلے تو تمام شریانیں سکڑ جاتی اور بعد میں پھیل جاتی ہیں۔

موٹار نرو یعنی اعصاب حرکت کی حس کم اور زہر کی مقدار میں دینے سے بالکل زائل ہو جاتا ہے۔ وانٹری مسلز پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ سنسری نرو یعنی اعصاب حس کی قوت کم ہو کر درد میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

تیسرے دماغی عصب کے سرے جو پتلی کے ریشوں میں ختم ہوتے ہیں مفلوج ہو کر پتلی پھیل جاتی اور نظر دھندلی ہو جاتی ہے کارڈا ٹمپنائی کے سرے جو سبمیگزلری غدود میں ختم ہوتے ہیں مفلوج ہو کر اخراج لعاب دہن بند ہو جاتا اور دہن اور گلو خشک ہو جاتے ہیں اعصاب پسینہ کے سرے مفلوج ہو کر پسینہ بند ہو جاتا مگر جلد بوجہ زیادتی خون کے سرخ ہو جاتی ہے اور بعض وقت سرخ بخارات بھی نمودار ہو جاتے ہیں حرارت جسم پہلے زیادہ اور بعد میں کم ہو جاتی ہے لیکٹیل اعصاب کے سرے مفلوج ہو جاتے ہیں اور پستان سے اخراج شیر بند ہو جاتا ہے۔

واگس عصب کے سرے جو قلب کی دیوار میں ختم ہوتے ہیں پہلے تیز اور بعد میں سست یا مفلوج ہو جاتے ہیں اسی وجہ پوری خوراک کے بعد نبض تیز ہو جاتی ہے اور یہ تیزی واگس پر بجلی لگانے سے کم نہیں ہوتی۔ زہریلی مقدار میں دینے سے

کارڈیک گنگلیا اور نیز لحمی ریشہ مفلوج ہوکر حرکت قلب بند ہو جاتی ہے۔
واگس کے سرے جو ہوائی نالیوں میں ختم ہوتے ہیں مفلوج ہوکر نالیاں کشادہ اور تنفس میں آسانی ہو جاتی ہے
واگس کے حسی ریشہ بھی سست ہوکر نالیوں کی خراش اور تکلیف کم ہو جاتی ہے اسیطرح سے بیلاڈونا دمکشی اور
کھانسی میں مفید ہے۔
اعصاب سپلینکنگ کے ریشہ جو امعا کی دیوار میں ختم ہوتے ہیں سست ہوکر امعا کی پیری سٹالٹک حرکت زیادہ ہو جاتی ہے
چونکہ طبی مقدار میں دینے سے تنفس اور دوران خون میں تیزی ہوتی ہے اسلیئے تمام جسم کی پرورش کو ترقی ہوکر حرارت
غریزی زیادہ ہو جاتی ہے اور تمام فضلات خاصکر پیشاب کے متعلق زیادہ خارج ہوتے ہیں۔
خاص استعمال۔ چونکہ اٹروپین اور بیلاڈونا کا اثر دماغ پر سٹیمولنٹ ہوتا ہے اسواسطے اسکو بخارات کے بحران بیہوشی
شراب اور مالیخولیا میں استعمال کرتے ہیں تشنج و تکالیف صرع۔ درد سر اور رعشہ میں مفید ہے۔ اٹروپین لوشن
پتلی پھیلانے کے لیئے عام طور پر بغرض ملاحظہ یا مرض آئی رائٹس میں آنکھ میں ڈالتے ہیں جبکہ منھ سے بہت تھوک آتا
ہو مثلاً زہر پارہ۔ یا ایام حمل یا دماغی امراض میں اٹروپین یا بیلاڈونا کھلانا مفید ہوتا ہے۔ دق اور سل میں پسینہ روکنے
کے لیئے بھی اسکو استعمال کرتے ہیں۔ اختلاج قلب میں خاص حالتوں میں مفید ہے کیونکہ طبی مقدار میں کھلانے سے آرٹیریل پریشر
کم اور حرکات بطن القلب تیز ہو جاتی ہیں۔ اسکو مارفیا یا ڈجی ٹیلس کے ساتھ حسب موقعہ استعمال کرسکتے ہیں۔
امراض تنفس مثلاً دمکشی۔ سرفہ وغیرہ میں افیون کی نسبت زیادہ مفید ہے کیونکہ اس سے خراش کم ہو جاتی اور تشنج رفع ہو جاتا ہے
اور مرکز تنفس کو تقویت ہوتی ہے برخلاف اسکے افیون دافع درد تشنج تو ہے لیکن اس سے مرکز تنفس کے مفلوج ہونے کا
اندیشہ ہے اسی وجہ سے افیون کو امراض تنفس میں نہایت احتیاط کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔ قبض کہنہ انٹسٹائنل
آبسٹرکشن شقاق المقعد اور تشنج سفنکٹر میں نہایت مفید ہے۔ امراض اعضائے تناسل مثلاً کارڈی جریان حبس البول
سوزش مثانہ اور پراسٹے ٹائٹس وغیرہ میں مفید ہے۔
زہر افیون اور ایسرین کی فاد زہر ہے۔
چونکہ اٹروپین پیشاب کے ساتھ بہت خارج ہونی شروع ہو جاتی ہے اسلیئے یوریٹرس مثانہ اور یوری تھرا کے خراش اور درد کو
آرام دیتی ہے۔ اور یوریا۔ فاسفیٹس سلفیٹس۔ اور پانی پیشاب میں زیادہ خارج ہوتے ہیں۔ گویا کہ مدر بھی ہے۔

خ اٹروپین $\frac{1}{120}$ گرین سے $\frac{1}{60}$ گرین تک۔

اٹروفی پروگریسیو مسکولر۔ Atrophy Progressive Muscular اس مرض کو
ویسٹنگ پالسی اور کروئیل ہیرس پیرالسس بھی کہتے ہیں۔ دیکھو بیان ویسٹنگ پالسی کا۔

اٹوریا۔ Otorrhœa یعنی کان کا بہنا۔ دیکھو بیان اٹائیٹس کا۔

اٹیکسیا لوکوموٹار۔ Ataxia locomotor یعنی لوکوموٹار اٹیکسی دیکھو اسکا بیان۔

اٹیلجیا Otalgia یعنی کان کا درد۔ وجع الاذن۔ علاج مطابق سبب ہونا چاہیئے۔ اگر ورم کیوجہ سے درد ہو تو اسکا

جسین

علاج کرنا ضروری ہوگا۔ دیکھو بیان اٹائی ٹس کا۔ اگر اعصابی درد ہے تو مفصلہ ذیل نطول مفید ہونگے۔

اٹروپین ۴ گرین۔ مارفیا ۴ گرین۔ پانی ایک اونس۔ اسکے چار یا پانچ قطرہ کان میں ٹپکائے جاویں ٹنکچر اپیم ہموزن گلسرین یا تیل میں ملا کر کان میں ٹپکانا۔ آب لسن تیل میں ملا ہوا نمک پانی میں حل کیا ہوا۔ کوئین و منتھال بھی مفید ہیں۔

پوست بیضہ مرغ کو جلا کر اسکی راکھ کان میں بھر دیں اور بعد ازاں چند قطرہ پانی کا اس پر نچوڑ دیں۔

اجواین۔ یہ ایک نہایت عمدہ خوشبودار مقوی معدہ اور دافع تشنج دوا ہے۔ اسلئے ایک میں رائی چرائتا۔ اور کافور کے خواص جمع ہیں یعنی رائی کی طرح محرک معدہ اور چرائتہ کی طرح بٹر ٹانک اور کافور کی طرح دافع تشنج ہے۔ ریلیکٹڈ سور تھروٹ میں جاذبات کے ساتھ دینا مفید ہے۔ بدبو اور بدذائقہ دواؤں کے ساتھ ملاکر انکے بو اور ذایقہ کی اصلاح کر دیتی ہے۔ مسہلات کے ساتھ ملانے سے خراش نفخ اور مروڑ وغیرہ کو روکتی ہے مختلف اقسام کی بدہضمی یعنی ڈسپیپسیا۔ قے نفخ۔ اسہال نکان تشنجی امراض امعا۔ اسہال بیضہ۔ درد قولنج۔ اختناق الرحم۔ دمہ اور دسمینوریا میں مفید ہے شراب کی خواہش کے وقت اگر اسکو استعمال کیا جاوے۔ تو اسکا تیز اور خوشگوار ذائقہ اور حرارت معدہ جو اسکے پینے کے بعد پیدا ہوتی ہے شراب کی توڑ کو رفع کر دیتے ہیں۔ اسطرح سے بہت عالی حوصلہ اور ذی فہم اشخاص شراب کی عادات سے نجات پا سکتے ہیں۔ اسمیں تھائی مال بکثرت ہوتا ہے اور اسی پر تمام تاثیرات اسکی موقوف ہیں۔ اجوائن کا ست جو بنام اجواین کا پھول عام طور پر بازاروں میں بکتا ہے۔ تھائی مال کا قریب قریب قائمقام ہے۔ یہ اجوائن کا پھول اعلیٰ درجہ کا اینٹی سیپٹک (دافع عفونت) اور جرمی سائڈ ہے۔ خارجی طور پر الکحل سے مولنٹ اور انیستھیٹک (محدر یعنی سن کرنیوالا) ہے۔ فوائد اجوائن کی مفصل تشریح کیلئے بیان لونگ۔ اور تھائی مال کا دیکھو۔

خ اجوائن۔ ۱ سے ۴ گرین تک۔ اجوائن کا پھول یعنی تھائی مال ½ سے ۲ گرین تک۔

اِچ Itch خارش سکے بیز کا بیان دیکھو۔

احتباس البول ریٹینشن آف یورین۔ پیشاب کا بند ہو جانا۔ یہ حالت مفصلہ ذیل اسباب سے ہو سکتی ہے۔

(۱) سٹرکچر۔ یعنی مجری بول کا بند یا تنگ ہو جانا۔ پرانی سوزش یا سوزاک کے بعد عموماً مجری بول میں زاید ریشہ بنکر اسکو تنگ کر دیتے اور کبھی کبھی متشنج ہو کر اخراج بول کو بالکل بند کر دیتے ہیں کبھی نالی میں ورم ہو کر پیشاب رک جاتا ہے۔ کبھی مجری بول کے لحمی ریشے سکڑ کر رستہ بند کر دیتے ہیں۔ اسطرح سٹرکچر کی تین اقسام ہیں۔

اول آرگینک یعنی ریشہ دار دوم سپازماڈک یعنی تشنجی سوم کنجیسٹو یعنی وہ سٹرکچر جو اجتماع خون کی وجہ سے ہو۔

(۲) پراسٹیٹ کا بڑھ جانا۔ پراسٹیٹ ایک غدود ہے جو مثانہ کے مونہہ پر واقع ہے۔ مجری بول اسی کے اندر سے شروع ہوتی ہے بوڑھوں میں اسکا درمیانی حصہ اکثر بڑھ جاتا اور مجری بول کو روک لیتا ہے۔ جب یہ معمول سے زائد بڑھ جاتا ہے تو ہمیشہ پیشاب دقت اور تنگی کے ساتھ آتا ہے۔ اسکی خفیف ورم شدت رکاوٹ کا باعث ہو جاتی ہے۔

(۳) پتھری۔ جب مثانہ یا مجری بول میں پتھری پڑ جاتی ہے تو اکثر پیشاب کے اخراج میں حارج رہتی ہے۔

(۴) مثانہ یا مجری بول کے اندر کسی قسم کی رسولی یا پھوڑے کا ہو جانا۔

اب ذیل میں ہم مختلف اسباب احتباس البول کی تشخیصی علامات درج کرتے ہیں

(۱) آرگینک سٹرکچر پرانی سوزش یا سوزاک کی وجہ سے پیپ جاری رہنا پیشاب کی دھار کا بتدریج پتلا ہوجانا پیشاب کی نالی کو محسوس کرنے سے کسی مقام پر سختی یا گرہ یا چھلہ معلوم ہونا۔

(۲) سپاز ماڈک سٹرکچر یعنے تشنجی تنگی یہ دفعتاً ظاہر ہوتی اور سینک دینے گرم پانی بہانے اور دافع تشنج ادویہ کھلانے سے بنا بیماری دفع ہوجاتی ہے۔

(۳) کنجیسٹو سٹرکچر مجری البول میں درد وسوزش رطوبت یا پیپ کا جاری ہونا عارضی روک۔

(۴) پتھری۔ کبھی کبھی پیشاب کا رکنا۔ پیشاب کا اخراج بار بار وقت اور تقاطر سے ہونا۔ بچوں میں کلیچ کا نکلنا۔ اگر مجری بول میں کنکر اٹکے تو نہایت شدت کا درد ہوتا ہے کیتھیٹر پاس کرنے سے بآسانی تشخیص ہوسکتی ہے۔

(۵) پراسٹیٹ کا بڑھ جانا ضعیف عمر۔ اور اربول کے وقت ہمیشہ دقت ہونا۔ مگر اور کسی قسم کا درد یا دکھ نہ ہونا۔ وقت اور اس کا رفتہ رفتہ زیادہ ہوتے جانا سوزاک یا پتھری کی کوئی علامات موجود نہ ہونا۔

(۶) مجری بول یا مثانہ میں پھوڑا ہونا مقامی ورم اور درد دو ایک یوم سے علامات کا ظاہر ہونا۔

(۷) مجری بول یا مثانہ میں کسی قسم کی رسولی کا ہوجانا۔ بلا کسی درد یا تکلیف کے رفتہ رفتہ تقطیر البول و سلسل البول اور حبس البول کی تکالیف ظاہر ہونا۔

علاج۔ مریض کو نیم گرم پانی میں بٹھلائیں۔ اور دفع سوزش و تشنج کے لیے داخلی طور پر ٹنکچر اوپیم ۲ بوند ٹنکچر بیلاڈونا ۱ بوند سپرٹ کلورافارم ۲۰ بوند ایکوا ایک اونس میں تین تین گھنٹہ کے وقفہ سے پلائیں۔ اگر پانی میں دو تین اونس رائی ملا دیجائے تو اور بہتر ہے۔ اگر اس عمل سے پیشاب جاری نہ ہوسکے اور حبس البول کی وجہ سے مریض سخت تکلیف میں ہو تو کیتھیٹر یعنی قاساطیر سے پیشاب نکالنا چاہیئے پہلے نرم کیتھیٹر سات آٹھ نمبر کا آزمانا چاہیئے۔ اگر یہ کسی طرح سے مثانہ میں داخل نہ ہوسکے تو اس سے کم نمبر مثلاً ۶ و ۴ و ۲ یا ایک نمبر کا آزمانا چاہیئے۔

اگر کوئی نرم کیتھیٹر ہرگز داخل نہ ہوسکے تو گم الاسٹک کیتھیٹر آزما سکتے ہیں جب اسمیں بھی ناکامیابی رہے تو آخر کار سلور کیتھیٹر آزمانا چاہیئے۔ کیتھیٹر پاس کرنے میں یہ امور قابل یادداشت ہیں کہ استعمال کرنے سے پیشتر کامل طور اندر باہر سے انکو اینٹی سیپٹک کرکے اور گرم لوشن میں بھگو کر یا تولیہ سے رگڑ کر گرم کر لینا چاہیئے۔ بعد ازاں اینٹی سیپٹک آئل میں تر کرکے گذارنا چاہیئے۔ اس عمل کے وقت ہرگز ہرگز کسی قسم کی جلدی گھبراہٹ اور تیزی ظاہر کرنا جائز نہیں ہو سرجن میں یہ قصور قابل معافی نہیں ہوسکتا کہ وہ کیتھیٹر داخل کرنیمیں جلدی اور زبردستی اختیار کرے۔ بلکہ نہایت صبر و استقلال کے ساتھ یہ عمل کرنا چاہیئے۔ وقت خرچ ہو کچھ پرواہ نہیں پہلے نرم کیتھیٹر زیادہ نمبر یعنی سات آٹھ نمبر کا استعمال کرنا چاہیئے جب کوئی نرم کیتھیٹر داخل نہ ہوسکے تو گم الاسٹک اور جب یہ بھی داخل نہ ہو تو سلور کیتھیٹر پاس کرنا ضروری ہے۔ آخر لیکن جب کوئی قاساطیر پاس نہ ہوسکے اور حالت مریض نازک ہوتی جائے تو مفصلہ ذیل تدابیر ہیں۔

اوّل بیوس کراو پرستانٹ کے اندر ٹروکار اور کیتھیٹر داخل کرکے پیشاب نکالنا۔ اس عمل کے بعد چند روز بڑی نلکی اندر رکھنی چاہیے تاکہ پیشاب اُسکے راستہ خارج ہوتا رہے۔ **دوم** مقعد کے اندر سے ٹروکار اور کیتھیٹر داخل کر کے پیشاب نکالنا۔ **سیوم** عانہ میں شگاف دیکر پیشاب نکالنا۔ ان دستکاریوں کا بیان انشاءاللہ تعالیٰ سرجری میں مفصل کرینگے۔ دیکھو بیان سرجری اور پراسٹیٹک انلارجمنٹ کا۔

احتباس الطمث بندش حیض۔ ایمینوریا۔ مفصلہ ذیل اسباب سے حیض بند ہو سکتا ہے (۱) حمل (۲) رقت وقلت خون (۳) کثرت خون (۴) پیدائشی نقصانات (۵) دیرپا امراض جنکی وجہ سے عام ضعف اور لاغری لاحق ہو جاوے (۶) اتفاقی اسباب مثلاً سخت صدمہ۔ زاید ترددات وتفکرات۔ فاقہ کشی۔ تنگ لباس۔ پس اگر کسی مریضہ کیطرف سے حیض رُکجانے کی شکایت پیش ہو تو یہ لازم ہے کہ اصل سبب کو دریافت کرکے اُسکے مطابق علاج شروع کریں۔ محض احتباس الطمث کا نام سُنکر مدر حیض ادویہ دیدینا سخت نقصانات پیدا کرسکتا ہے۔ مثلاً اگر حمل کیوجہ سے احتباس الطمث ہوا ہے تو مدر حیض ادویہ کے دینے سے اسقاط کا اندیشہ ہے کیونکہ جس قدر مدر حیض ادویہ ہیں وہ عموماً مسقط بھی ہیں۔ اگر کوئی پیدائشی روگ موجود ہو تو مدر حیض ادویہ سے اور خون خارج ہو کر درد اور بےچینی زیادہ ہو جاویں گی۔ اگر رقت وقلت خون یا عام ضعف و لاغری کیوجہ سے حیض بند ہوا ہے تو مدر حیض ادویہ سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ پس طبیب کی یہ سخت نادانی ہے کہ بلا تشخیص سبب کے احتباس الطمث کا علاج شروع کردے۔ **اب ذیل میں ہم اسباب مختلفہ کی تشخیصی علامات درج کرتے ہیں۔**

اول حمل کی علامات حسب ذیل ہیں (۱) حیض کا بند ہونا حمل کے بعد حیض ہمیشہ بند رہتا ہے بعض اوقات بیماری سے بھی ایسا ہو جاتا ہے کبھی باوجود حمل ہونے کے پہلے تین مہینوں میں ایام کے دنوں میں خون آجاتا ہے اسلیئے یہ قطعی علامت نہیں ہے

(۲) پستان کا بڑھ جانا اور چوچی کے گرد سیاہ حلقہ نمایاں ہونا تیسرے مہینے کے بعد دبانے سے دودھ نکلنا کبھی ایسا ہو جاتا ہے کبھی حمل کیحالت میں بھی پستان چھوٹی رہجاتی ہیں گویا کہ یہ بھی قطعی علامت نہیں ہے۔

(۳) بچہ کی حرکات معلوم ہونا حمل کے سولہویں ہفتہ میں بچہ پھرتا معلوم ہوتا ہے۔ پہلے پہل اُسکی حرکتیں بہت خفیف ہوتی ہیں۔ لیکن بعد میں زیادہ تیز اور قوی ہو کر صاف لاتیں مارتا معلوم ہوتا ہے بعض اوقات یہ حرکات ہفتوں اور مہینوں بند بھی رہتی ہیں۔ اور کبھی کل مدت حمل تک بالکل معلوم ہی نہیں ہوتیں۔

(۴) رحم کا کبھی کبھی سکڑنا اور سخت ہو جانا شکم پر ہاتھ رکھنے سے رحم کا سکڑنا اور سخت ہونا کبھی کبھی معلوم ہوا کرتا ہے۔ اگر رحم کے اندر رسولی ہو تب بھی ایسا معلوم ہوا کرتا ہے۔

(۵) صبح کے وقت جی متلانا اور قے ہونا۔ واہیات چیزوں کے کھانے کو دل چاہنا۔

(۶) فم رحم کا نرم ہو جانا۔ اندام نہانی کی رنگت نیلی پڑ جانی فم رحم کے اندر اونگلی داخل کرکے اگر اوپر کو دفعتاً دھکیلا جاوے تو بچہ اوپر کو اوچھلکر پھر اونگلی پر آپڑتا ہے۔ یہ ایک صاف علامت ہے کیونکہ رسولی اسطرح اچھلکر اونگلی پر نہیں گر سکتی۔

اندام جسیلی

(۷) بچہ کے قلب کی آوازیں سنائی دینا۔ بچہ کا دل فی منٹ ۱۴۰ دفعہ پھڑکتا ہے۔ اور اتنی ہی دفعہ گھڑی کی آواز کے مشابہ دوہری آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ یہ ایک یقینی علامت ہے حمل کی چوتھے اور پانچویں مہینے میں یہ آوازیں پہلے پہل سنائی دیا کرتے ہیں جب یہ آوازیں سنی جائیں تب حمل میں کوئی شک نہیں رہتا۔ ان آوازوں کو ماں کی ناف کے نیچے پیڑو کے مختلف حصوں پر کان لگا کر سن سکتے ہیں۔

(۸) ناف کے نیچے کان لگانے سے سائیں سائیں کی آوازیں سنائی دینا۔

(۹) پیٹ کا بتدریج بڑھتے جانا۔ اور رحم پیٹ میں معلوم ہونا تیسرے مہینے کے بعد رحم پیڑو سے ابھرا ہوا معلوم ہو سکتا ہے۔ پانچویں مہینے میں ناف اور کالے بالوں کے درمیان ساتویں مہینے میں ناف پر آٹھویں مہینے میں ناف اور کوڑی کے درمیان اور نویں مہینے میں کوڑی پر کوئی رسولی ایسی ہموار رفتار سے نہیں بڑھتی اسلئے پیٹ کا بتدریج بڑھنا بھی ایک صاف علامت ہے۔

دوم رقت و قلت خون۔ اسمیں تمام بدن کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ لب پلکیں اور ناخون سفید نظر آتے ہیں۔ آہیں کثرت سے آتی طبیعت ضعیف اور سست رہتی ہے۔ کسی کام کے کرنے کو دل نہیں چاہتا سست بیٹھے یا پڑے رہنا بھلا معلوم ہوتا ہے۔ زیادہ تفصیل کے لیئے بیان انیمیا کا دیکھو۔

سوم کثرت خون۔ اسمیں مریضہ کا چہرہ سرخ اور بھرا ہوا ہوتا ہے۔ بدن فربہ معلوم ہوتا۔ اور خفیف غصہ میں بھی چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ نبض پر قوی اور موٹی ہوتی ہے۔ سر بھاری رہتا اور اکثر دل دھڑکتا رہتا ہے

چہارم پیدائشی نقصانات۔ جوان لڑکیوں میں اگر حیض آنا شروع نہ ہوا ور پیڑو میں درد رہتا ہو تو یہی خیال کرنا چاہیئے کہ پیدائشی طور پر گردن رحم یا فم رحم میں کسی قسم کی روک ہے ایسی صورت میں اندام نہانی اور فم رحم کا ملاحظہ کرنا ضروری ہے بلا ملاحظہ کے اصل سبب کا تشخیص ہونا اور پھر اسکا مناسب علاج کیا جانا غیر ممکن ہے۔

پنجم دیگر امراض
ششم اتفاقی اسباب
} انکی تشخیص مریضہ کے حالات دریافت کرنیسے بآسانی ہو سکتی ہے۔

پس ان مختلف حالتوں میں امینوریا (یعنی حبس الطمث) کا **علاج** بھی مختلف طور پر ہو سکتا ہے۔ اگر اسکی وجہ حمل معلوم ہو تو جریان حیض کے لیئے تدابیر کرنا نہایت نامناسب اور اندیشہ ناک فعل ہوگا۔ اگر وجوہات نمبر دوم سوم وچہارم میں سے کوئی وجہ ثابت ہو تو اسکا مناسب علاج کرنا چاہیئے۔ سب سے پہلے مریض کی عادات نشست و برخاست خورد و نوش بود و باش اور پوشش کی طرف توجہ کر کے اسکی مناسب اصلاح کرنی چاہیئے۔ زیادہ بیٹھے رہنے۔ زیادہ سونے تنگ اور کشیدہ لباس پہننے سے منع کرنا مناسب محنت اور ورزش کی نصیحت دینا۔ خوشباش عادات اور صحبت کی طرف توجہ دلانا اگر غذا کے متعلق کوئی نقص یا بیقاعدگی معلوم ہو تو اسکو رفع کرنا ضروری امور ہیں۔ قلت و رقت خون اور عام کمزوری کی حالت میں فولاد۔ آرسنک۔ کونین اور نکس وامیکا حسب موقعہ استعمال کر سکتے ہیں۔ کمزوری رحم کی حالت میں ارگٹ

بورا کس۔ پرمنگنیٹ آف پوٹاش۔ ای پیال۔ بھنگ سنٹونین اور صبر مفید ہیں۔ زیادہ تفصیل کے لیئے ان ادویہ کا بیان اور نیز ایسے نے گاگ ادویہ کی تفصیل دیکھو۔ دیگر تدابیر جو ادرار حیض میں مد ہوسکتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

رحم کے مقابل ہائی پوگاسٹرک ریجین پر مالش کرنا گیلوینک کرنٹ لمبر اور سیکرل ریجین مین کو گذارنا۔ ولوا پر جونکیں لگوانا۔ نٹ باتھ اور ہیپ باتھ دینا پستان کی مالش کرنا یا سینک دینا محرک ادویہ کے حقنہ کرنا۔ رحم کے اندر ساونڈ داخل کرنا۔

احتقان المدہ فے الصدر۔ پائیو تھورکیس سینہ میں ہیپ پڑجانا۔ دیکھو بیان ہیپورسی کا۔

احتلام۔ ناکٹرنیل ایمی شنز۔ رات کو سوتے ہوئے انزال ہوجانا اسکی وجوہات مختلف ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے اسکا علاج بھی وجوہات مختلفہ کے مطابق مختلف طور پر ہے پس اگر آغاز شباب میں تجرد کی وجہ سے کثرت احتلام ہوتا ہو تو اسکا علاج یہی ہوسکتا ہے کہ نیک صحبت اختیار کرائیں۔ غذائیت میں کمی کریں اور ادویہ قاطع شہوت۔ پوٹاسیم برومائڈ وغیرہ استعمال کرائیں۔ دھنیا خشک چھ ماشہ کے قریب روزانہ پانی میں پیسکر اور چھان کر صبح کے وقت پلانا کثرت احتلام کو روکتا ہے۔ کثرت جلق کی وجہ سے اعضائے تناسل کمزور ہو جاتے اور سرعت انزال و کثرت احتلام کا باعث ہوتا ہیں ایسے اشخاص کیلئے مقویات فولاد مثلاً ٹنکچر سٹیل و فیری ایٹ کوئین سائٹریس نہایت مفید ہوتے ہیں۔ اگر مریض نشہ جوانی میں واہی تباہی حال رکھتا اور شب و روز خیال شہوت میں غرق رہتا ہو تو اسکے احتلام کا علاج بھی سوائے ترغیب صحبت نیک کمی غذا اور ادویہ قاطع شہوت کے اور کچھ نہیں ہوسکتا بعض اوقات ضعف باہ و رقت منی سے سرعت انزال و کثرت احتلام لاحق ہوجاتے ہیں ایسے اشخاص ہمیشہ ادویہ ممسک و مغلظ منی کے متلاشی اور ہمیشہ نامردی و زوال شباب کے خیال سے مغموم و شوریدہ خاطر رہتے ہیں ایسے اشخاص کے لیئے عمدہ ورزش لطیف غذائیں اور مقوی ادویہ مثلاً دمیانا۔ کچلہ۔ فولاد۔ اور کونین علاج ہیں۔ ہمیشہ ٹھنڈے پانی میں غسل کرانا۔ کھلی ہوا میں سیر و ورزش کی نصیحت دینا۔ اور واہیات خیالات سے انکی طبیعت کو صاف کرنا ضروری ہے۔ ایسے لوگ کتابی ٹھگوں۔ جعلی حکیموں اور عطاروں کے رسالجات و اشتہارات پڑھ کر ہمیشہ علاج کی فکر میں آوارہ و سرگردان پھرتے رہتے ہیں۔ دراصل کوئی قابل علاج مرض نہیں ہوتا بلکہ محض اسکے خیالات و توہمات ہی مرض بنجاتے ہیں۔ ساتھ اسکے دغاباز حکیموں کے لاف و گزاف و جعلی تحریرات اور ان کے بیہودہ نسخجات مرض کو اور دوبالا کردیتے ہیں۔ ہمارا نسخہ ایسے مریضوں کے واسطے سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ وہ بیہودہ توہمات اور بدصحبت سے پرہیز کریں اپنی مرض کو ہمیشہ بات سمجھیں۔ نیک صحبت اختیار کریں کھلی ہوا میں سیر و ورزش کرتے رہیں۔ امساک و بند ہیچ کے نسخجات اپنی جوانی کے لیئے زہر قاتل خیال کریں اور اصلاح غذا و عادات سے عام صحت کو تقویت بخشیں۔

احراق البلادر۔ احراق التیزاب۔ احراق الدہن۔ خواہ کسی تیز شے مثلاً بھلانواں یا کسی تیزاب مثلاً کاسٹک و سلفیورک ایسڈ وغیرہ سے احراق واقع ہوا ہو تو اسکے اصول علاج حسب ذیل ہیں۔

اول یہ کہ جسطرح ممکن ہو فوراً اس سوختہ عضو کو صاف کر کے اوسکا اثر دور کردیں۔

احراق الشمس۔ احراق الماء۔ احراق النار۔ احراق النورہ۔

بھلانواں کی تیزی کسی تیل کے ساتھ فوراً دھو ڈالنے سے رفع ہو جاتی ہے۔ تیزاب نیم گرم پانی سے بآسانی صاف ہو سکتے ہیں۔ حموضات کے لیئے پانی میں کسیقدر کھار اشیا مثلاً سوڈا ملا کر دھونا زیادہ مفید ہے۔

دوم یہ کہ اگر آبلہ نمودار ہو گئی ہوں یا جلنے سے زخم رہ گئے ہوں تو اونکا علاج حسب قواعد کلیہ کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ ابھی احراق الماء و احراق النار کے علاج میں ہم انشاء اللہ تعالی بیان کرینگے۔

احراق الشمس۔ نرم پوست والے اشخاص میں بعض اوقات یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ شدت دھوپ میں پھرنے سے بعض اوقات جلد کا کوئی حصہ جلکر سرخ یا سیاہ ہو جاتا یا اسپر آبلہ پڑ جاتے ہیں۔ اسکا علاج بعینہ اسی طرح ہے جیسا کہ اول و دوم درجہ احراق الماء و احراق النار کا۔ آگ یا سرخ گرم دھات یا اور کوئی سخت چیز بہت گہرائی تک جسم کو جلا سکتی ہے لیکن پانی یا روغنیات کا اثر عموماً جلد پر ہی محدود رہتا ہے۔ علاج ہر سہ احراق کا ایک ہی ہے اگر صورت پانی یا آگ سے جلنے کے بعد فوراً جائی ماؤف پر سوڈا ڈالکر تھوڑا پانی چھڑکاتے اور ملتے جائیں۔ اگر یہ عمل فی الفور کیا جائی تو سوزش و درد بہت جلد موقوف ہو جاتے اور چھالہ و زخم ہونے نہیں پاتے ہیں۔ لیکن جب احراق کو دیر ہو کر اس عمل کا موقع جاتا رہے تو اصول علاج و تدابیر حسب ذیل ہیں۔

اصول اول۔ جلد کو ہوا اور عفونت انگیز کرموں کے فسادات سے محفوظ کرنا۔

اصول دوم۔ سوزش و درد کو اصول کلیہ کے مطابق مناسب ادویہ سے رفع کرنا۔

اصول سوم۔ آبلوں میں مناسب مقام پر سوراخ کر کے پانی نکالدینا۔

ان اصول کی تعمیل کے لیئے بے حد نسخجات و تدابیر ایجاد کیئے گئے اور اپنے اپنے موجدین کے ہاتھوں میں کمال شہرت پا چکے ہیں۔ بنظر اختصار ہم ذیل میں چند تدابیر و نسخجات جو نہایت سہل الوصول اور قابل اعتبار ہیں درج کرتے ہیں۔

اول خشک ادویہ چھڑک کر اور اُس پر صاف خشک روئی رکھکر پٹی باندھ دینا۔ مثلاً (۱) نشاستہ۔ الم سہ گہ ۲ تولہ (۲) سوڈا آیوڈول ایک تولہ نشاستہ ۱ تولہ (۳) بسمتھ سب نائیٹراس ایک تولہ سیلال ایک تولہ آکسائڈ آف زنک ۵ تولہ (۴) بورک ایسڈ ۲ ڈرام آکسائڈ آف زنک ۴ ڈرام نشاستہ ایک اونس۔ (۵) کوئلہ کی راکھ (۶) رال باریک پیسکر اور اکیس بار پانی میں دھوکر سوختہ جگہ پر لگانا۔ اگر عرق گلاب میں ایسا کیا جائے تو اور بہتر ہے۔

خفیف جلن اور چھوٹے آبلوں کے لیئے یہ تدابیر کافی ہیں۔

دوم مرغن ادویہ کا طلا یا ضماد کرنا مثلاً (۱) مرہم سہاگہ (۲) مرہم نورہ (۳) آب چونہ و روغن السی ہموزن ملا کر طلا کرنا (۴) مرہم جست (۵) مرہم آیوڈوفارم (۶) چاک۔ روغن السی اور سرکہ ہموزن ملا کر (۷) زردی بیضہ و روغن السی ہموزن ملا کر۔ ان سب کا یہ فائدہ ہے کہ جلد کی سوزش کو کم کرتے اور جلد کو ہوا اور عفونت انگیز کرم کے اثر سے محفوظ رکھتے ہیں۔

سوختہ - متفرق تدابیر: (۱) سوختہ جگہ پر ٹھنڈے پانی کی گدی رکھنا اور اسکو بار بار بدلتے رہنا۔ اس سے جلن میں فوراً کمی واقع ہو کر تسکین اور آرام کی صورت نظر آنے لگتی ہے (۲) کوئلہ کی راکھ پانی میں ملا کر اور صاف پانی نتار کر بار بار سوختہ جگہ پر بہانا نہایت مفید ہے۔ (۳) ایتھر میں آیوڈوفارم حل کریں۔ اور اس حل میں ململ یا لنٹ بھگو کر جائے سوختہ پر رکھیں۔ یہ ترکیب نہایت مفید اور تسکین بخش ہے۔ ایتھر تبخیر ہو کر تمام جگہ کو سرد کرتا اور آیوڈوفارم کی تہ جمکر تمام سوختہ جگہ پر غلاف بنا دیتی ہے جس سے جائے ماؤف کی حفاظت ہو جاتی اور کرم عفونت خیز سرایت کرنے سے باز رہتے ہیں (۴) گوند پانی میں حل کریں اور اسمیں قدرے سہاگہ یا کاربالک ایسڈ ملا کر تمام سوختہ جگہ پر لیپ کریں اس سے گوند کی تہ کا غلاف بنکر ہوا اور کرم امراض سے حفاظت ہو جاتی ہے (۵) سفیدی زردی بیضہ میں سہاگہ ملا کر لیپ کرنا۔

یہ تمام تدابیر جو بیان کی گئی ایسے احراق کے لئے قابل عمل ہیں جو تھوڑی جگہ میں واقعہ ہوا ہو۔ لیکن جب جسم کا حصہ کثیر جلجاتا ہے تو تمام جسم پر یہ عمل کرنا نہایت دشوار ہوتا ہے ایسی حالت میں سب سے مقدم یہ امر ہے کہ مریض کی ارواح کو شراب یا افیون سے قائم رکھیں۔ تاکہ صدمہ احراق کی وجہ سے سخت ضعف اور غشی طاری ہو کر اسکی ہلاکت کا باعث نہ ہو۔ تمام سوختہ جگہ کو فوراً فلالین کی گدیوں سے محفوظ کردیں اور بعد میں تھوڑا تھوڑا انکو کاٹ کر اسکا علاج تدابیر بالا کے مطابق کرتے رہیں۔ تخفیف درد و سوزش کے لیے کوکین بحساب ۲ گرین فیصدی پانی میں حل کر کے لگانا نہایت تسکین بخش ہے۔ بڑے آبلوں کا پانی سوراخ کر کے نکالتے رہنا چاہیئے۔ ہر ایک نئی ڈریسنگ کے وقت زخموں کو بورک لوشن سے صاف کرلینا ضروری ہے۔ اثنائے علاج میں وضع اعضا کی طرف برابر خیال رکھنا چاہیئے۔ چونکہ سخت احراق کے بعد عموماً جلد اور عضلات سکڑ کر گردن۔ بازو۔ ہاتھ و ٹانگ وغیرہ کو ایک طرف کھینچ لیا کرتے ہیں۔ اسلیئے اثنائے علاج میں انکی وضع ہمیشہ اس طریق پر رکھنی چاہیئے کہ بعد میں جو سختی و کھینچ واقعہ ہو وہ چندان بدنما تکلیف دہ نہو۔

احراق الخورہ - اس سے مراد منہ میں چھالہ پڑجانا ہے جو اکثر پان خوروں کے منہ میں چونہ کی وجہ سے ہو جایا کرتے ہیں۔ اسکا علاج صرف اسقدر ہے کہ پان کا کھانا بند کرادیں۔ سہاگہ ایک حصہ شہد دس حصہ میں ملا کر چھالوں پر متواتر لگائیں۔ لعاب اسپغول سے مضمضہ کرائیں۔ روغن بادام اور روغن اخروٹ ملنا یا انکے مغزیات کا چبانا بھی مفید ہیں۔ تیز اور شور چیزوں کے کھانے سے پرہیز لازم ہے۔

احول بھینگا پن۔ شرح البصر کا بیان دیکھو۔

اختلاج الشفہ - لبوں کا پھڑکنا۔ اسکا علاج بعینہ اختلاج القلب کا علاج ہے۔

اختلاج القلب - پیلپی ٹیشن۔ دل کا دھڑکنا۔ دھڑکہ۔ دل بہت تیزی اور شدت کی ساتھ حرکت کرتا اور سینہ پر نظر کرنے سے اسکی حرکت دور تک پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل اوچھلکر حلق کی طرف چڑھا آتا ہے یا سینہ کے ساتھ [illegible] دکھنی سے بے چینی [illegible]

غالب ہوجاتے ہیں۔ اگر قلب کی دیوار یا کواڑیوں میں کوئی فساد موجود ہے تو حرکات بیقاعدہ اور غیر مسلسل بھی ہوجاتی ہیں۔ اُن علامات سے اختلاج القلب کی پہچان نہایت آسان ہے۔ خود مریض ہی بول اٹھتا ہے کہ اسکا دل دہڑک رہا ہے مگر اسکی وجوہات مختلف ہوتی ہیں۔

اسباب۔ اوّل خراب عادات جنکی وجہ سے دل کے لحمی اور عصبی ریشے کمزور پڑجاتے ہیں مثلاً ست بیٹھے یا پڑے رہنا۔ کثرت تمباکو۔ چاء۔ شراب۔ کثرت جماع۔ جلق۔ آرام طلبی۔ فاقہ کشی۔ جب قلب کی ایسی حالت ہوجائے تو خفیف اسباب مثلاً دفعتاً کھڑے ہوجانے بھاگنے۔ یا نفخ معدہ یا اتفاقی حادثہ یا جوش غضب یا شہوت سے دھڑکہ شروع ہوجاتا ہے۔ اور تھوڑی دیر آرام سے پڑے رہنے یا کسی محرک و مخرج ریاح ادویہ کھلانے سے جلدی رفع ہوجاتا ہے۔ مریض خود بتلادیتا ہے کہ اکثر خفیف وجوہات سے اسکو دھڑکا لگجاتا ہے اور مربیٰ آملہ یا سیب یا عرق سونف یا عرق کیوڑہ یا پیپرمنٹ یا سپرٹ امونیا ایرو میٹک یا کمونی یا دواء المسک یا مشک کافور کھانے سے فوراً رفع ہوجاتا ہے۔

دوم۔ قلب کی دیواروں میں چربی پڑجانا یا اونکا حد سے زیادہ موٹا یا پتلا یا کشادہ ہوجانا یا اُسکی کواڑیوں میں فساد ہوکر دوران خون میں خلل واقعہ ہوجانا۔ ایسی حالتوں کا دھڑکہ عارضی نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ رہتا ہے اور مفردات ومقویات و مخرج ریاح ادویہ سے جلدی رفع نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں ناصح مرض کی تشخیص کرکے اسکا علاج کرنا چاہیئے۔ دیکھو بیان کارڈیک ڈزیزز کا۔ ان امراض میں سینہ میں لگانے سے قلب کی معمولی آوازوں کے ساتھ اور اور قسم کی آوازیں بھی سنائی دیا کرتے ہیں جنکا بیان کارڈیک ڈزیزز میں کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

سوئم حجاب القلب کے امراض جنکی وجہ سے دل پر دباؤ رہے اور آزادانہ طور پر قلب حرکتیں کرسکے مثلاً پیری کارڈیم کے اندر پانی یا پیپ یا خون کا جمع ہوجانا ایسی صورت میں بھی دھڑکہ مسلسل رہتا ہے اور دل کے مقام پر بوجھ اور دباؤ معلوم ہوتا ہے۔ ٹھونکنے سے قلب کے مقام پر معمول سے زیادہ جگہ ٹھوس معلوم ہوتی ہے سینہ میں لگانے سے قلب کی آوازوں کے ساتھ عموماً کوئی غیر معمولی آواز نہیں سنائی دیتی۔ ان کی تشخیص کے واسطے دیکھو بیان پیری کارڈیم کے امراض کا۔

چہارم۔ اعصابی امراض مثلاً رعشہ۔ اختناق الرحم۔ مالیخولیا جنون وغیرہ۔ ان امراض کی تشخیص انکی علامات سے ہوسکتی ہے۔

پنجم مختلف امراض جن میں دقکشی ساتھ ہو جیسے نیومونیا سل سینہ میں پانی پڑجانا۔

ششم وہ امراض جنسے دوران خون میں خلل واقعہ ہو جیسے برائٹس ڈزیز نیورزم اکیس آفتھیلمک گائٹر۔ آورطہ کی رسولی

ہفتم ستی وقلت خون

اختلاج القلب بذات خود ایک نہایت ہی آسان التشخیص حالت ہے مگر اسکی اصل وجہ کو پہچاننا مشکل ہے اگر یہ اکیلا مرض ہے تو اسکی تشخیص بھی آسان ہے اور علاج بھی آسان ہے اور اگر دوسرے امراض کے ضمن میں ایک عارضی علامت کے

طور پر واقعہ ہوا ہے تو اصل مرض کا علاج کرنا چاہیئے۔ ساتھ ہی مفرحات و مقویات قلب کا استعمال مفید ضروری ہوتا ہے۔

علاج :- اگر ثقالت نفخ یا خراش کنندہ غذا کی وجہ سے ہے تو فوراً کوئی مخرج ریاح مسکن معدہ دوا مثلاً (۱) ایل کیجوپٹ ۳ بوند اولیم مینتھی ۲ بوند ٹنکچر جنجر ۱ بوند سپرٹ کلورافارم ۲۰ بوند اکوا کفر ایک اونس ایسی ایک خوراک ایک ایک گھنٹہ بعد حتی کہ اختلاج موقوف ہو جاوے (۲) کلوروڈین ۵ ابوند ایسڈ سلفیورک ڈائلیوٹ ۲۰ بوند اکوا انیتھی ایک اونس (۳) زعفران ایک ماشہ اور اجوائن چار ماشہ اور زیرہ سفید چار ماشہ مصری ۲ تولہ۔ ان سب ادویہ کو ملاکر ۸ پڑیوں میں تقسیم کریں اور ہمراہ عرق کیوڑہ و بید مشک کی ۲ پڑیہ بوقت ضرورت استعمال کریں (۴) اگر تسلی معلوم ہو تو نمک پانی یا رائی سے قے کرائیں۔

(۲) اگر جوش غصہ۔ صدمہ۔ گھبراہٹ تفکرات یا اندیشہ کی وجہ سے اختلاج شروع ہو گیا ہو تو مفرح اور مسکن دماغ ادویہ مثلاً افیون۔ پوٹاسیم برومائڈ شراب۔ بھنگ۔ ایتھر سپرٹ امونیا ایرومیٹک یا امونیا کاربستعمال کریں (۲) افیون ۲ رتی۔ کافور ۵ رتی سفوف الائچی خورد ۵ رتی۔ ان سب کو باریک پیسکر صمغ عربی میں لگدی بنا کر ۲ حبوب میں تقسیم کریں اور وقت ضرورت پر ایک یا دو حبوب کھلائیں۔

(۳) اگر کثرت محنت سے یہ عارضہ لاحق ہوا ہے تو ہر قسم کی محنت دماغی و جسمانی سے پرہیز کرائیں اور پوٹاسیم برومائڈ کلورل ہائیڈریٹ اور افیون استعمال کرائیں۔

(۴) اگر کمزوری اعصاب یا قلب یا رقت و قلت خون موجود ہے تو یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ کس سبب سے یہ مرض شروع ہوا ہے۔ پس اسکو معلوم کرکے اسکا دفعیہ کریں اور ساتھ ہی مقویات قلب و خون مثلاً سٹرکنیا۔ ڈجی ٹالس سٹروفینتھس مرکبات فولاد کا استعمال کرائیں۔ ایسی حالت میں فیری ایٹ امونی سائٹراس ۲ گرین ٹنکچر نکس وامیکا ۱ بوند سوڈی برومائڈ ۵ گرین سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ بوند۔ اکوا انیتھی ایک اونس ایسی دو خوراک روزانہ دیتے ہیں۔ مربی سیب و آنولہ۔ دواء المسک۔ خمیرہ مروارید عرق کیوڑہ و بید مشک عنبر و مشک بھی مفید ادویہ ہیں۔

(۵) اگر شہوت پرستی کے متعلق خراب عادات مثل جلق۔ کثرت جماع ثابت ہوں تو انکی اصلاح ضروری کرنی چاہیئے۔ اور مریض یا مریضہ کو سنا دینا چاہیئے کہ جب تک ان عادات کی اصلاح نہ ہوگی یہ مرض ہرگز نہ جائیگا۔

(۶) اگر حمل یا حیض کے متعلق کوئی فساد ہو تو اسکی اصلاح کریں۔

(۷) کثرت چاء۔ تمباکو اور کافی سے بھی اکثر یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے پس انکی قطعی ممانعت کر دیں۔ [illegible]

(۸) قلب کے اکثر امراض میں اختلاج القلب اکثر ہو جایا کرتا ہے اگر ایسا کوئی مرض موجود ہو تو اسکا علاج

کرنا چاہیے۔ دیکھو والو ولر ڈزیز آف دی ہارٹ کا بیان۔
قلب کے مقام پر بیلاڈونا کا پلستر یا رائی کا پلستر یا لینمنٹ آیوڈین لگانا ہر قسم کی اختلاج کے لیے مفید ہوتا ہے۔

اختناق الرحم۔ ہسٹیریا کا بیان دیکھو۔

اخروٹ۔ اخروٹ کے درخت کے پتے سکرافیولا میں مفید ہیں۔ اسکی چھال تیز مسہل ہے اخروٹ کا بیرونی پوست قاتل کرم اور نافع آتشک ہے۔ مغز اخروٹ مقوی باہ اور قاتل کرم ہے۔ روغن اخروٹ ملین اور مخرج صفرا ہے۔

ادرنگ۔ فالج۔ دیکھو بیان ہیمی پلیجیا کا۔

اڈونس ورنےلس Adonis vernalis ایڈونس ورنلس کا بیان دیکھو

اڈونی ڈین۔ Adonidin ایضاً

اڈیٹھ۔ مشک۔ دیکھو بیان کارنبکل کا۔

ارتفاع الخصیہ۔ فوطوں کے امراض کا بیان دیکھو

آرٹی کا مارچوا۔ Artica Mortua لیمیم البم۔ ڈیڈنیٹل۔ وائٹ آرک انجل۔
اسکے پھول استعمال کیے جاتے ہیں۔ مزلق۔ جاذب رطوبات اور حابس الدم ہیں۔ نزلہ و زکام مزمنہ۔ لیوکوریا۔ نفث الدم۔ اور ہر قسم کے جریان خون میں نافع ہے۔ فلوئڈ اکسٹراکٹ اسے ۲ ڈرام تک ٹنکچر اسی ۲ ڈرام تک۔

آرٹی کیریا۔ Urticaria یعنی شری۔ دلم۔ رگ پتی اچھلنا۔ اسکو نیٹل ریشن اور پرکلی ہیٹ بھی کہتے ہیں۔ سب سے پہلے سبب دریافت کرکے اسکا دفعیہ کریں پس اگر کوئی غیر ہضم شے معدہ یا امعا میں خراش کرتی ہے تو فوراً اپی کاک یا سلفیٹ آف زنک وغیرہ سے قے کراکر ایک پوری خوراک سلفیٹ آف میگنیشیا کی پلا دیں۔ شیر خوار بچوں میں ماں کو نرم مسہل دیں۔ اور اگر ماں مسہل لینا پسند نہ کرے تو بچہ کو مفصلہ ذیل نسخہ استعمال کرائیں۔ کاربونیٹ آف سوڈا ۹ گرین۔ گرے پاؤڈر ۲ گرین میگنیشیا ایک ڈرام ان سب کو ملاکر اسکی چھ پوڑیہ بنائیں اور ۱۲ مہینہ کے بچہ کو اسکی ایک پوڑیہ روزانہ صبح کے وقت کھلا سکتے ہیں۔ اکثر اسیقدر علاج سے آرام ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی دیر ہضم یا گرم دوا یا غذا استعمال کیجاتی ہو اسکو بند کرا دیں مثلاً آیوڈائڈ آف پوٹاش۔ کباب چینی۔ کپایوا۔ ٹرپنٹائن۔ مچھلی۔ نمکین گوشت وغیرہ۔ اگر کوئی خاص سبب دریافت نہ ہوسکے تو داخلی طور پر کھاری دوائیں مثلاً سوڈا بائی کارب ۳۰ گرین بسمتھ سب نائیٹراس ۱۰ گرین میوسیلج اکیشیا حسب ضرورت انفیوژن چرائیتا ایک اونس ملاکر تین دفعہ روزانہ استعمال کرائیں۔ اسکے ساتھ الکیلائن باتھ دینا مفید ہوگا۔ آب آنار مع آلو بخارا زرد آلو ترش سے والی بھگوکر اور نچوڑ و چھان کر واسطے تلیین کے پلانا اور بعد میں قرص کافور ارخانی و تسکین جلد کیواسطے کھلانا مفید ہیں۔ گرم پانی جسم پر بہانے سے مسامات کشادہ ہوکر بخار نکلتی ہے تخمیر کو کم کرتے ہیں۔ سرکہ و گلاب یا روغن گل یا سبوس گندم و تخم خربزہ بدن پر ملنا خراش کو تسکین دیتا ہے۔ غذا میں دال مسور و شوربا چوزہ مفید ہے۔ اگر یہ مرض دیرپا ہوگیا ہو تو چند روز مسہل معہ کھاری دواؤں کے استعمال کرائیں۔ داخلی طور پر میگنیشیا ڈیمی فیرین

کلورو ڈین عنبہ انٹی پائیرن۔ پلبائے ایپی کاس۔ نار ٹرٹیڈ انٹی منی وغیرہ مصفیات خون مسکن و مخدرات مفید ہوتے ہیں۔ خارجی طور پر سرکہ پانی کے دو حصہ میں ملا کر یا عرق سونف و گلاب یا اکوا اینتھی یا کوئی ڈائلیوٹ ایسڈ لگانا فوراً خارش کو بند کر دیتا ہے۔

نسخہ۔ قرص کافور۔ مغز بہدانہ ۵ ڈرام گلسرخ۔ رب السوس۔ طباشیر ہر ایک تین ڈرام صمغ عربی۔ کتیرہ۔ نشاستہ گندم ہر یک دو ڈرام تخم مغز کاہو مقشر ایک ڈرام کافور ۳۶ گرین۔ کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں قرص بناویں خ ۲ ڈرام۔

ارکٹیشن Eructation آروغ۔ ڈکار لینا چونکہ اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہاضمہ کی خرابی سے زیادہ ہوائیں پیدا ہو کر معدہ کو پھلا دیتی اور منہ کے رستہ خارج ہوتی ہیں۔ اگر بکثرت اور تکلیف دہ ہوں تو دافع ریح اور جاذب دواؤں سے اسکا علاج کرنا چاہیئے۔ کھانے کے بعد ایسڈ نائیٹرو ہائڈرو کلورک ڈائلیوٹ ۵ ایونڈ سپرٹ کلوروفارم ۲۰ بند اکوا اینتھی ایک اونس پلائیں۔ کوئلہ بسمتھ سب نائٹراس گلیسرین۔ ہائڈرو سائنک ایسڈ ڈائلیوٹ کلورو ڈائن اور تمام ایرومیٹکس مفید ہونگی۔

ارگٹ
ارگوٹزم Ergotizm
ارگوٹین Ergotine
ارگوٹی نین Ergotinin

ارگٹ میں سفیسی لینک ایسڈ اور کارنوٹین (جو حابس الدم جاذب اور محرک حرکات امعا رحم ہیں) اور ارگوٹنک ایسڈ جو تاثیر میں قدرے انکے خلاف ہی پائے جاتے ہیں۔ زیادہ مقدار میں کھلانے سے ارگٹ معدہ اور امعا میں خراش کرتی ہے۔ لیکن طبی مقدار میں نہیں۔ خون پر اسکا کوئی خاص اثر نہیں ہوتا۔ لیکن خون سے خارج ہو کر نظام عصبی یعنی سٹ۔ بائوں و سیدوں اور قلب پر اور نیز دماغ۔ نخاع و امعا و رحم پر اپنا اثر کرتی ہے۔ شریانیں سکڑ جاتی اور حرکات قلب پہلی قلیل التعداد اور آخر کار بے قاعدہ اور کمزور ہو جاتی ہیں۔ اسطرح سے یہ نہایت عمدہ ہیموسٹیٹک یعنی حابس الدم ہے۔ دماغ پر اسکا کوئی خاص اثر سوائے تغیر دوران کے معلوم نہیں ہوتا۔ دیرینہ استعمال سے نخاع کے پوسٹیریر کالموں کی ساخت میں تغیر واقع ہو جاتا ہے۔ اور ارگوٹزم کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں یعنی اعضاء پر چیونٹیاں رینگتی معلوم ہوتی۔ ٹانگوں میں سخت دردناک تشنج وقتاً فوقتاً ہونا۔ رفتار ڈگمگاتی اور کمزور اور آخر کار حس و حرکت کا بالکل زائل ہو جانا۔ حرارت غریزی کم اور بعض میں گنگرین ہو جانا۔ رحم بے خون ہو جاتا اور تیزی اور جلدی سے کے ساتھ سکڑ جاتا ہے۔ خاصکر جبکہ حاملہ ہو اور دردزہ شروع ہو گیا ہو۔ امعا میں بھی خون کم ہو جاتا اور پیری سٹالٹک حرکت زیادہ ہو جاتی ہے۔ زہریلی مقدار میں کھلانے سے تنفس بند ہو کر مریض جان بحق تسلیم ہو جاتا ہے۔ خاص استعمال ارگٹ کا اکثر خون کے بند کرنے یا رحم کی حرکات کو تیز و قوی کرنے کے واسطے کیا جاتا ہے۔ مثلاً نفث الدم۔ قے الدم۔ ہیموپٹیسا۔ رعاف الدم۔ نکسیر اور سلس تقطیر البول جو کمزوری مثانہ کی وجہ سے ہو۔

جریان حیض دائمی پیچش. بواسیر خونی وغیرہ میں اور جبکہ پیدائش کا درجہ ختم ہوکر بچہ باہر آجاوے اسوقت
اخراج آنول نال وغیرہ اور بندش خون کے لیئے اور نیز پوسٹ پارٹم ہیمورتیج. کرانک میٹرائٹس سب
انوالیوشن اور یوٹرائن پالیپس میں پراسٹیٹک انلارجمنٹ اور ذیابیطس بے شکر میں۔
چونکہ اسکا اثر نخاع پر بھی ہوتا ہے اسوجہ سے اسکو سکلے روسس. انفلیمٹری پیراپلیجیا کوریا جنرل پریلی سس اور
سرسام میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ اخراج پیشاب پسینہ اور شیر کو کم کرتی ہے۔
جب سری برل کنجیسچن ہوکر اکیوٹ مانیا. یا ڈیلی ریم. یا سخت بیخوابی اور بے چینی یا صداع ہوجاوے تب ارگٹ
کلورل ہائڈریٹ اور پوٹاسیم برومائیڈ کے ساتھ نہایت فایدہ کرتی ہے۔
ہچکی اور ہوپنگ کف میں سب دواؤں سے اعلی درجہ پر زود اثر اور بے ضرر ثابت ہوئی ہے شاید اسکا
یہ اثر بذریعہ مسکولر فایبیرز نخاع و نظام الدم ہوتا ہے. نیوموینا کے شروع درجہ میں ڈجی ٹالس کر ساتھ اسکا
استعمال کرنا دلکو تقویت دیکر شش میں زیادہ اجتماع خون کو بند کرتا ہے. ہائڈروسیل میں بعد اخراج
پانی کے ایک دو ڈرام لکوئڈ اکسٹراکٹ آف ارگٹ کی پچکاری کرنا ٹنکچر آیوڈین اور کاربالک ایسڈ کیطرح
آیندہ آمد پانی کو روکتا ہے اور کسی قسم کی ورم اور تکلیف وغیرہ بھی نہیں ہوتی۔
اکیوٹ کنجنکٹیوائٹس میں لکوئڈ اکسٹراکٹ آف ارگٹ دو حصہ پانی میں ملاکر پلکوں کی اندر کی سطح پر چار چار
گھنٹہ بعد ٹپکانا نہایت مفید ثابت ہوا ہے. پرانے سوزاک میں جبکہ اور صدہا دوائیں بے سود ثابت ہوئی ہیں
ارگٹ کا لکوئڈ اکسٹراکٹ چار حصہ پانی میں ملاکر ایکدفعہ روزانہ پچکاری کرنے سے نہایت مفید ثابت ہوا ہے
نائیٹرو گلیسرین اور کونین کے زہروں کا فادزہر۔ ... اور اگر ارگٹ زہریلی مقدار میں کھلائی گئی ہو تو اسکا علاج
یہ ہے کہ خالص ایتھر ۳ بوند ٹنکچر اوپیم ۱ بوند سرپ ۵ ڈرام آکوا ۴ ڈرام لیکر اس مکسچر کا ایک ٹیبل سپون فل
نصف نصف گھنٹہ بعد پلایا جاوے ارگوٹین محض ارگٹ کا صاف کردہ اکسٹراکٹ ہے جبکہ عضو تناسل کے کارپس کیورنوسم کے پھولجانیسے قوت باہ
کم ہوجائے ارگوٹین کی جلدی پچکاری مفید ہوتی ہے. چونکہ ارگوٹین اور کونین دونوں جسم مستطال کی لحمی ریشوں کو سکیڑتے ہیں اس
لیئے کونین کے ساتھ اس کا بالیدگی طحال میں استعمال کرنا بہت مفید ہے. دق ودبل کے پسینہ. برانکوسیل. اپوپلیکسی وریڑی نامی
میں بھی نافع ہے۔ آرگوٹی نین ایک الکیلائڈ ہے جو ارگوٹین سے حاصل کیا جاتا ہے۔
خوراک مسفوف ارگٹ. ۱۰ سے ۲۰ گرین تک. تائید پیدائش کے لیئے سوم درجہ میں ۳۰ سے ۶۰ گرین تک۔
فلوئڈ اکسٹراکٹ ۱۰ سے ۶۰ بوند. سالڈ اکسٹراکٹ ۱ سے ۵ گرین. انفیوژن ۱ سے ۲ اونس
اولیم ارگوٹی ۱۰ سے ۳۰ بوند ٹنکچر ارگٹ ۱ سے ۲۰ بوند ارگوٹین ۱ سے ۵ گرین تک
انجکشیو ارگوٹی ہائپوڈرمیکا ۳ سے ۱۰ منم تک. دار گوٹین ۱ گرین کم فورمار ۳ حلو فل گرین)
ارگوٹی نین ۱/۲۰۰ گرین سے ۱/۱۰۰ گرین تک جلدی پچکاری کرنا آمونی ایٹڈ ٹنکچر آف ارگٹ ۱/۲ ڈرام سے ایکڈرام تک
آمونی ایٹڈ ٹنکچر آف ارگٹ اینڈ کونین ۱/۲ ڈرام سے ایکڈرام تک. آمونی ایٹڈ ٹنکچر آف ارگٹ اینڈ گالیم ۱/۲ ڈرام سے

ایک ڈرام تک۔ اموتی ایڈ ٹنکچر آف ارگٹ ایڈ اپیم ½ ڈرام سے ایک ڈرام تک۔ اموتی ایڈ ٹنکچر آف ارگٹ ایڈ ویسرین ½ ڈرام سے ایک ڈرام تک۔

اری تھیما۔ Erythema جلد کے امراض کا بیان دیکھو۔

اری ٹے ٹو فیور Irritative fever اس سے مراد وہ بخار ہے جو کسی خراش و سوزش کی وجہ سے ہو۔ مثلاً زخم۔ یا ضرب۔ قبض۔ کرم امعا۔ غلبہ جوش و غضب۔ بچوں میں اخراج دندان وغیرہ اسکا علاج مطابق سبب ہونا چاہیئے۔ دیر پا صورتوں میں مسہلات اور اینٹی پائریٹک اور اینٹی پیریاڈک دواؤں کا دینا ضروری ہوگا۔

اری سی پلس Erysipelas شرہ۔ یہ ایک قسم کی متعدی جلدی سوزش ہے جسمیں بخار ابتدا سے ہوتا اور علامات ضعف نمایاں ہوتی ہیں۔ عموماً یہ مرض ضعیفوں اور بوڑھوں میں بکثرت دیکھنے میں آتا ہے۔ یونانی حکما اسکو شرہ کہتے ہیں اور یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ مرض چہرہ پر ایک چھوٹی پھنسی سے شروع ہوتا ہے۔ لیکن دراصل یہ مرض جسم کے ہر ایک حصہ پر اور بلا کسی پھنسی یا زخم کے ہو سکتا ہے۔ اسکی پہچان یہ ہے کہ جلد متورم ہو کر گرم سرخ اور دردناک ہو جاتی۔ بخار ابتدا سے ساتھ رہتا اور ورم بسرعت پھیلتی جاتی ہے۔

اسکے علاج کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ سریع الہضم مقوی غذائیں مثلاً یخنی۔ ماء اللحم۔ شوربا۔ پلاؤ۔ بیضہ نیم برشت۔ روغنی لطیف مرغن غذائیں بافراط دیں۔ مرکبات فولاد معہ کونین زیادہ مقدار میں پلائیں۔ اور مقامی طور پر اینٹی سپٹک اور دافع سوزش ادویہ جس صورت سے چاہیں استعمال کریں۔ تفصیل اس خلاصہ کی حسب ذیل ہے۔

نسخجات کھلانے کے واسطے (۱) ٹنکچر فیری پرکلورائڈ ۳۰ بوند کونین سلفاس ۴ گرین پٹاسی کلوراس ۱۰ گرین۔ گلیسرین ایک ڈرام اکوا مینتھی ایک اونس ایسی چار خوراک روزانہ (۲) فیری ایٹ کونین سائٹراس ۱۰ گرین پانی ایک اونس ایسی چار خوراک روزانہ۔

غرضیکہ فولاد۔ کونین اور پٹاسی کلوراس سے بڑھکر کوئی دوا اس مرض کیلئے نہیں ہے۔ ہاں اگر قلب کمزور ہو تو فولاد کم مقدار میں دینا چاہیئے۔ محرکات قلب مثلاً اسپرٹ امونیا ایرومیٹک۔ برانڈی۔ رم۔ شمپین وغیرہ ضعف دوران کی حالت میں ضروری ہیں۔ برعکس اسکے اگر بخار زیادہ اور نبض تیز قوی اور پر ہو تو اکونائیٹ اور انٹیمنی ٹارٹریٹ وغیرہ مسکن قلب و مضعف دوران ادویہ مفید ہوتی ہیں۔

نسخجات مقامی استعمال کے لیئے (۱) ٹنکچر آیوڈین ورم کے گرد ہر طرف تین چار دفعہ روزانہ لگانا اور ½ طاقت کی کاربالک لوشن میں کپڑے کی گدی بھگو کر برابر ماؤف حصہ پر رکھنا ورم کو پھیلنے سے روکتا اور تمام فاسد کو جلدی سے رو بصحت کر دیتا ہے (۲) کاربونیٹ آف لیڈ کو السی کے تیل میں باریک پیسکر اور روغن تارپین ملا کر متورم حصہ پر طلا کرنا۔ اس سے غلاف بنکر ماؤف حصہ کی ہوا سے حفاظت ہو جاتی ہے۔ معمولی سکہ کے روغن جو تمام رنگسازوں کی دوکان پر بنام سفیدہ مل سکتے ہیں اونکا طلا کرنا بھی یہی کام دیسکتا ہے (۳) وارنچ ایک رتی پانی اچھانک میں حل کرکے اسکی لوشن سے تمام ماؤف حصہ کو چار پانچ دفعہ روزانہ دھوتے رہنا اور

بعدمیں صاف اینٹی سیپٹک روئی رکھکر پٹی باندھ دینا (۴) اتھصرین کا فورحل کرکے طلا کرنا درد و سوزش کو فوراً تسکین بخشتا اور ورم کو آرام دیتا ہے (۵) گوندپانی میں حل کرکے پانچ فیصدی کے حساب سے اسمیں کاربالک ایسڈ ملاویں۔ اور ورم خوردہ جگہ اور نیز صحیح کنارو ںپر اسکالیپ کریں (۶) ایسڈ کاربالک ایک ڈرام۔ الکحال ایک ڈرام۔ آئیل ٹرپنٹاین ۲ ڈرام ٹنکچرآیوڈین ایک ڈرام گلیسرین ۵ ڈرام۔ ان سب کو ملاکر دو دو گھنٹہ بعد لیپ کریں (۷) کریولین ایک حصہ آیوڈو فارم ۴ حصہ لینولین ۱۰ حصہ۔ ان سب کو ملاکر موقلم کے ساتھ لیپ کریں۔

ان کے علاوہ اور صدہا ادویہ طلا وضماد وغیرہ تجویز کی گئی ہیں جنکا مقصود ماؤف حصہ کی حفاظت کرنا ورم کو تسکین دینا اور اینٹی سیپٹک اثر پہنچاتا ہے۔ ان تمام کے استعمال کے وقت یہہ یاد رکھنا چاہیے کہ ماؤف حصہ کے علاوہ صحیح جلد پر ایک دو انچ تک انکالیپ کیا جائے۔

اسافےگس Æsophagus

اسافی گس کہتے ہیں خوراک کی نالی یعنی مری کو اسکے امراض حسب ذیل ہیں۔

(۱) اسافی جائی ٹس مری کی سوزش۔ التہاب المری اس مرض کی یہہ علامات ہیں کہ حلق و معدہ کے درمیان وسطی خط میں درد یا جلن معلوم ہوتی اور ہر قسم کی شے کا نگلنا دشوار ہوجاتا یہانتک کہ پانی کے نگلنے میں بھی سخت درد ہوتا اور مریض عمداً پیاس کی برداشت کرتا رہتا ہے۔

(۲) مری کا زخم۔ اسافے جیل السر۔ قروح المری۔ اسکی علامات التہاب کے مشابہ ہیں۔ اسی طرح درد وجلن غثیان اور قے کی تکالیف رہتی ہیں۔ پانی اور غذا کی کمی سے مریض زائل ہوتا رہتا ہے۔ مگر اوقات درد محدود رہتا ہے اور ورم کا درد منتشر ہوتا ہے۔ مری کا زخم مدتوں میں اچھا ہوتا ہے۔ بعض اوقات مری میں سوراخ کرکے برانکس یا پلیورا یا پیری کارڈیم میں جا کھلتا ہے۔

(۳) سٹرکچر آف اسافےگس مری کا تنگ ہوجانا۔ یہہ مرض کئی طرح سے پیدا ہوتا ہے اول ورم یا زخم کے بعد زاید ریشہ بنکر مری کو تنگ کردیتے ہیں۔ دوم مری کے اندر سرطان یا رسولی ہوکر اسکو تنگ کرسکتے ہیں۔ سوم مری کے قریب کسی قسم کی رسولی یا دبیلہ پیدا ہوکر اسکے دباؤ سے تنگی ہوسکتی ہے چہارم تشنج پنجم مری کا فالج۔ سٹرکچر کی علامات حسب ذیل ہیں۔ علامات۔ پہلے ہر قسم کے سٹرکچر میں ابتدائی علامتیں بہت خفیف ہوتی ہیں۔ کبھی کبھی غذا کے نگلنے میں تکلیف اور دقت معلوم ہوتی ہے یہہ دقت رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے پہلے نوالوں کا نگلنا دشوار ہوتا ہے پھر رقیق سیال چیز و نکا نیچے اترنا بوجہ داخل کرنے سے سٹرکچر کی مقدار اور جگہہ بخوبی معلوم ہوتی ہے اگر سینہ میں لگاکر مریض کو نوالہ نگلنے یا پانی پینے کے وقت سنیں تو نوالہ ایک خاص جگہہ پر پہنچکر اٹکتا ہوا اور پھر بتدریج نیچے اترتا معلوم ہوگا سخت حالتوں میں پانی رک رک کر گڑگڑاہٹ کے ساتھ اس طور پر اترتا ہے جیسا کہ نیچے میں ہے اور اگر جب عسرالبلع زیادہ ہوجاتا ہے تو کھانے اور پینے کی چیزوں سے جی متلاتا اور قے ہوتی رہتی ہے آخرکار مریض بھوک اور پیاس کا مارا ہلاک ہوجاتا ہے تشنج سٹرکچر دفعتاً ہوجاتا اور عسرالبلع جلدی

رفع بھی ہوجاتاہے۔ جب فالج کی وجہ سے سٹرکچر واقع ہو تو اُسکی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ فالج کیوجہ سے مری کی دیواریں آپسمیں ملی رہتی ہیں۔ ایسی حالت میں خشک اور سخت نوالہ تو آسانی نیچے اُتر جاتے ہیں لیکن سیال چیزوں کا نیچے اُترنا دشوار ہوجاتاہے۔ فالجی سٹرکچر کی یہی خاص پہچان ہے۔

(۴) **اسافی گس کی رسولیاں**۔ ان میں سے سرطان بہت عام ہے۔ جب اسافی گس میں سرطان پیدا ہوجاتاہے تو اسکی علامات حسب ذیل ہوتی ہیں۔ عسر البلع جو رفتہ رفتہ زیادہ ہوتا جاتاہے۔ غثیان اور قے درد شدید جو سینہ کو چیرتا ہوا یا پھاڑتا ہوا معلوم ہوتاہے۔ مریض بہت لاغر اور ضعیف ہوتا جاتاہے اور چہرہ کا رنگ پھیکا اور زرد پڑ جاتاہے۔ قے میں خون اور ریپ کے ساتھ کنسر سیل بھی معلوم ہوسکتے ہیں۔ گردن اور بغلوں اور سینہ کے غدود بڑھے ہوئے معلوم ہوسکتے ہیں۔

(۵) **اسافی گس کا کشادہ ہوجانا**۔ اگر یہ کشادگی عام ہو تو کوئی خراب علامت ظاہر نہیں ہوتی لیکن جب مری کے کسی حصہ میں تنگی واقع ہوکر اسکا بالائی حصہ کشادہ ہوتا جائے تو سٹرکچر کی علامات یعنی عسر البلع غثیان۔ قے اور درد وغیرہ ظاہر ہوتے ہیں۔ انکے علاوہ خاص علامات حسب ذیل بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ محض سٹرکچر کی حالت میں غذا ریک کر فوراً اور وہیں اکٹی اور جبی مثلاً کر قے آجاتی ہے۔ مگر جب سٹرکچر کا بالائی حصہ زیادہ کشادہ ہوجاتاہے تب کسی قدر دیر تک تھمی رہتی ہے پھر گرانی معلوم ہوکر بےچینی غالب ہوجاتی ہے جبتک خود بخود یا مصنوعی طور پر قے نہو جاوے یہہ گرانی رفع نہیں ہوتی۔ متعفن اجزائے غذائیہ کی وجہ سے منہ سے بدبو آتی رہتی ہے۔ بعض اوقات سٹرکچر کا بالائی حصہ کشادہ ہوکر رفتہ رفتہ ایک علیحدہ تھیلی کیصورت بنا لیتاہے ایسی حالت میں غذا اور بھی دیر تک اُسمیں جمع رہسکتی اور گرانی پیدا کرتی ہے منہ سے بدبو زیادہ آتی ہے۔

علاج اوّل اسافے جائی ٹس یعنی مری کی سوزش۔ یہہ بیماری بہت شاذ ہے عموماً کاسٹک پائیزن یا ضرب سے ہوتی ہے اور بعض اوقات دوسرے امراض مثلاً ڈفتھیریا سوزش فیرنکس یا معدہ کے بعد ہوجاتی ہے اس مرض میں کسی شے کا نگلنا بہت دشوار اور دردناک ہوتاہے۔ اور اکثر بوجہ تکلیف نگلتے ہوئے تشنج ہوکر قے ہوجاتی ہے۔ پس اسکے علاج میں سب سے مقدم یہہ امر ہے کہ مارفیا۔ کوکین۔ بسمتھ سیوسلیچ۔ ٹرگیگنتھ مُنکلیج وغیرہ سے خراش اور تشنج کو دفع کیا جاوے اور غذا کے طور پر دودھ۔ یخنی نیم برشت بیضہ وغیرہ کھلائے جاویں۔ اگر مریض کسی طرح سے سائل غذا بھی نگل نہ سکے تو بذریعہ حقنہ غذا پہنچانی چاہیے دیکھو باب حقنہ کا۔ اگر تشنگی بہت ہو تو چھوٹی چھوٹی ڈلیاں برف کی منہ میں رکھنا مفید ہوگا

دوم سٹرکچر آف دی اسافے گس۔ یعنی مری کا تنگ ہوجانا یہہ دو قسم کی ہوسکتی ہے تشنجی اور آرگینک۔ حسینی

(۱) تشنجی یعنی سپازماڈک سٹرکچر۔ اگر ہسٹیریکل یا ہیپوٹینک یا گاوٹی مزاج ہو تو اسکا علاج مقویات اور دافع تشنج ادویہ مثلاً ایوٹیم بروماٹڈ۔ کافور۔ افیون۔ ہینگ۔ بیلاڈونا۔ کوکین۔ ایسرین۔ مشک نافہ وغیرہ سے کرنا چاہیے۔ بعض حالتوں میں بوجی کا استعمال ضروری ہوگا۔ بعض اشخاص میں حالت

زیادہ گرم یا زیادہ سرد یا سخت اور ثقیل اشیا کھانے سے یا جلد جلد نگلنے یا بھاگتے ہوئے کھانے سے پیدا ہو جاتی ہے پس انکو اسباب کا احتیاط رکھنا چاہیئے۔

(۳) ہرگینک سٹرکچر۔ اسکے علاج میں سب سے مقدم یہہ امر تحقیق طلب ہے کہ آیا یہ سٹرکچر زخم یا آتشک کے بعد زیادہ فایبرس ٹشو بنکر ہوئی ہے یا کسی میلیگنینٹ گروتھ یعنی ایذا رساں رسولی کے سبب سے ہے۔ پس اگر زیادتی فایبرس سے یہ سٹرکچر ہے تو اوسکا علاج حسب ذیل ہوگا۔

روزانہ بوجی زیادہ زیادہ موٹی سٹرکچر سے گذار کر تھوڑا تھوڑا عرصہ اندر رہنے دینا۔ یا دن رات برابر چند روز یا چند ہفتہ رکھ چھوڑنا۔ اور غذا اس بوجی کے راستہ پہنچاتے رہنا۔ بوجی کے پاس کرنے میں نہایت نرمی آہستگی اور ہوشیاری مدنظر رکھنی چاہیئے۔ جلدی اور تیزی میں سخت اندیشہ ہے۔ اگر آتشک موجود ہو تو پوٹاسیم آیوڈائڈ کا استعمال ضروری اور مفید ہوگا۔ بوجی کے سوا اور علاج بھی ہیں جو زیادہ اندیشہ ناک ہیں۔ اول دو پھلے ساونڈ کے ساتھ زبردستی سٹرکچر کو کھول دینا دوم کاسٹک سے فایبرس ٹشو کو جلا دینا سوم سٹرکچر کو انٹرنل اساؤ گاٹومیں سے کاٹ دینا۔

کنسر کی تکلیف رفع کرنے کے واسطے افیون اور کریزوٹ ہموزن لیکر اور صابون میں گولیاں بناکر کھلانا مفید ہوگا۔ آرسنک کا استعمال کنسر کی ترقی کو روکتا ہے۔ غذا ہر دو حالتوں میں لطیف رقیق اور سریع الہضم ہونی چاہیئے اور اگر ضرورت پڑے تو بذریعہ حقنہ غذا پہنچانی چاہیئے۔ جب میلیگنٹ گروتھ کی وجہ سے ہر ایک غذا کا نگلنا ناممکن ہو جائے تو ٹیوبیج یا گیسٹراٹومی بہ نیت تغذیہ و طول عمر کر سکتے ہیں۔

ٹیوبیج کا طریق یہ ہے کہ ایک ایلاسٹک ٹیوب ۶ انچ لمبے گاؤدم جسکا اوپر کا منہ ½ انچ سے ¾ انچ قطر میں ہوتا ہے بذریعہ کا ٹیکل بوجی سٹرکچر کے اندر پاس کیئے جاتے ہیں یہانتک کہ انکا بالائی سرا جو کشادہ ہوتا ہے سٹرکچر کے قریب جا پہنچے۔ اور تب کا ٹیکل بوجی نکالکر ریشمی دھاگے کے ساتھ جو کشادہ سرے سے منہ میں کو ہو کر کان تک پہنچایا جاتا ہے بذریعہ سٹکنگ پلاسٹر کان کے پیچھے قایم کیا جاتا ہے۔ ایک ٹیوب کو تین چار ہفتہ کے بعد بدلنا مناسب ہے اس طریق سے مریض چند ماہ یا سال زندگی بآسانی بسر کر سکتا ہے۔ لیکن اگر ٹیوبیج ناممکن ہو تو اس حالت میں گیسٹراٹومی کرنی چاہیئے دیکھو بیان گیسٹراٹومی کا۔

اسائی ٹیز Ascites

یعنی پیٹ میں پانی پڑجانا۔ استسقای مراق البطن۔ اس مرض میں پانی پیٹ کی اوس جھلی کے اندر جمع ہو جاتا ہے جسکا نام پیری ٹونیم یا مراق البطن ہے۔ اسکی وجوہات حسب ذیل ہوتی ہیں۔

(۱) پیٹ کی دوران خون میں روک واقع ہو جانا مثلاً پورٹل وین پر کسی رسولی یا دبیلہ یا ورم مرارہ کی وجہ سے دباؤ رہنا یا جگر کی رسولیوں یا سروسس یا کنسر کی وجہ سے بھی پورٹل وین کا خون رک جانا یا انفیریر وینا کاوا پر جہاں پورٹل وین کے ملنے سے اوپر کسی رسولی یا پھوڑے کا دباؤ پڑجانا۔ یا امراض قلب یا شش کی وجہ سے خون کا دوران اچھی طرح نہ ہونا۔

(۲) جلد اور گردن کے فساد کی وجہ سے پسینہ اور پیشاب کے راستہ پانی کم خارج ہونا۔
(۳) خون کا رقیق اور زیادہ مرطوب ہو جانا۔
(۴) کرانک پیری ٹونائی ٹس کی وجہ سے رطوبتوں کا خارج ہو جانا اور عروق جاذبہ کا رکجانا۔
(۵) پورٹل یا چھپے ٹک وین کا تھرومبوسس ہو کر دوران بند ہو جانا۔
(۶) بعض اوقات گرم سرد ہونے سے دفعتاً پیٹ میں پانی پڑ جانا۔

عموماً تو یہ پانی کل جھلی کے اندر جمع ہوتا ہے مگر بعض اوقات اُس کے خاص حصہ میں زاید وصلوں کی وجہ سے ایک علیحدہ تھیلی بنکر پانی کا اجتماع اُس خاص حصہ میں محدود ہو جاتا ہے یہ صورت خاص کر اُس وقت ہوتی ہے جب کہ پیری ٹونائی ٹس کے بعد اسائی ٹیز ہو۔

اب نقشہ ذیل میں اُن امراض کا نام دکھایا جاتا ہے جو اسائی ٹیز سے مشابہت رکھتے ہیں اور شناخت کی علامات بھی درج کیجاتی ہیں

امراض متشابہ	(۱) اسائی ٹیز
حالات مریض	ایک خاص وقت کے بعد پیٹ آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے۔ عموماً یہ حالت کسی مرض جگر یا گردہ یا قلب کے بعد شروع ہوتی ہے۔
علامات موجودہ	پیٹ تنا ہوا ناف عموماً باہر کی طرف ابھری ہوئی۔ پیٹ کا ابھار ہر طرف یکساں مگر مریض کے مختلف وضعوں میں یہ ابھار اپنی جگہ بدلتا رہتا ہے۔ سانس کھنچکر آتا ہے۔
امتحان و ملاحظہ	پیٹ پر ایک طرف ہاتھ چپٹا رکھکر دوسری طرف انگلیوں کے سروں سے ٹکراویں تو نیچے نیچے پانی کی لہر آکر اوس ہاتھ کو ٹکراتی ہے فلکچو ایشن کہتے ہیں پیٹ کو ٹھونک کر دیکھیں تو زیادہ حصہ میں ٹھوس آواز سنائی دیتی ہے۔ اگر مریض کو چت لٹاکر اسطرح امتحان کریں تو ناف کے گرد صاف آوازیں ہوتی ہیں۔ اور پہلوؤں میں ٹھوس۔ اس کی وجہ یہی کہ چت لیٹنے سے پانی پہلوؤں کی طرف چلا جاتا۔ اور پیٹ کا اوپر کا حصہ خالی ہو جاتا ہے۔ اور اگر مریض کا پیٹ کھڑا کر کے ٹھوکیں تو پیٹ کے زیرین حصہ میں ٹھوس آوازیں آجاتی ہیں، ٹھوس حصہ میں نلکی داخل کرنے سے پانی خارج ہوتا ہے۔

امراض متشابہ	حالات مریض	علامات موجودہ	امتحان وملاحظہ
(۲) پیٹ کا فطرتاً موٹا اور بڑا ہونا	مفصلہ بالا امورات میں سے کوئی بھی موجود نہ ہوگا۔		
(۳) پیریٹونائٹس کرانک۔	درد بخار اور قے لازمی ہیں مریض اپنے ہاتھ پاؤں کو سکیڑے رہتا ہے سیدھا کر نہیں تکلیف معلوم ہوتی ہے سانس کیساتھ تکلیف معلوم ہوتی ہے۔	پیٹ پر ہاتھ لگانے سے درد ہوتا ہے۔ بے چینی اور غشیان بشدت رہتی ہیں۔	فلکچوایشن اور ٹھوس آوازیں ندارد ہوتی ہیں بعض اوقات جب رطوبت زیادہ خارج ہو جائے تو یہ دونوں علامتیں موجود ہو جاتی ہیں۔ مگر شاذونادر۔ یہ اجتماع عموماً محدود ہوتا ہے کل پیٹ میں نہیں ہوتا اکثر سخت نفخ رہتا اور تمام پیٹ ڈھول کی طرح بجتا ہے۔ مریض کے چت لیٹنے یا کھڑے ہونے سے ٹھوس آوازوں کا مقام نہیں بدلتا کیونکہ اس مرض کی رطوبتیں اید وصلوں کی وجہ سے محدود ہو جاتی ہیں۔
(۴) سرطان یا کسی اور قسم کی رسولی کا پیٹ کے کسی عضو کے ساتھ ہو جانا۔	انکا ابھار ناہموار اور محدود ہوتا ہے مریض کے بیٹھنے یا لیٹنے یا کروٹ لینے سے اپنی جگہ نہیں بدلتا سرطان میں درد رہتا ہے اور مریض گھٹتا جاتا ہے	اوسکا ابھار سخت اور دوسرے اعضا کے ساتھ چپکا ہوا ہوتا ہے لیکن معمولی رسولیاں بلا ازے ہو سکتی ہیں۔	فلکچوایشن ندارد۔ مقام ابھار پر آواز ٹھوس باقی خال نلکی داخل کرنے سے پانی برآمد نہیں ہو سکتا۔ مختلف وضعوں میں ابھار کی وہی شکل رہتی ہے۔
(۵) طحال یا جگر کا بڑھ جانا	طحال ہمیشہ بخار وں کے بعد بڑھتی ہے اور جگر کثرت شراب یا ہیضہ بخارات کے بعد۔	امراض جگر کے ساتھ فساد ہاضمہ اور قبض عموماً ساتھ ہوتے ہیں طحال میں خون کھچکا پڑ کر چہرہ پھیکا پڑ جاتا۔ ناخون لب اور پلکوں کے اندر کی سطح سفید پلکی ہو جاتی	ابھار طحال یا جگر کی وضع وشکل کے مطابق ہوتا ہے۔ تمام پیٹ یکساں نہیں بڑھتا مختلف وضعوں میں وہی شکل رہتی ہے فلکچوایشن ندارد۔ آواز ایک محدود جگہ میں ٹھوس۔

رسولی کی تشخیص	حالات مریض	علامات موجودہ	امتحان وملاحظہ
(۶) معدہ کا حد سے زیادہ پھیلجانا۔ ڈائی لےٹیشن آف دی سٹمک	فساد ہاضمہ کثرت نفخ منہ سے بدبو غثیان و قے لازمی علامات ہیں	اوبھار خاص معدہ کے مقام پر رہتا ہے بیٹھنے یا لیٹنے سے چنداں اپنی وضع نہیں بدلتا قے میں غذا سٹری ہوئی خارج ہوتی ہے۔	معدہ کے مقام پر ٹھونکنے کی آواز ڈھول کے مشابہ ٹھوس آواز ندارد فلکچواشین ندارد۔
(۷) حمل	حیض کا بند ہونا پستان کا بڑھنا۔ صبح کے وقت غثیان وقے۔	سولھویں ہفتہ میں ماں کو بچہ کی حرکتیں محسوس ہوتی ہیں۔ رحم کا منہ نرم اور ملایم ہوجاتا ہے۔ وجاینا کی رنگت نیلی پڑجاتی ہے۔ اگر فم رحم تک اونگلی پہنچاکر دفعتًا رحم کو دھکیلا جاوے تو بچہ اوچھلکر پھر اونگلی کو ٹکراتا معلوم ہوگا۔	اوبھار بتدریج پیڑو سے شروع ہوتا ہے تیسرے مہینے کے بعد شکم میں معلوم ہوسکتا ہے پانچویں مہینہ میں ناف سے نیچے چھٹے مہینہ میں ناف تک۔ ساتویں مہینہ ناف سے اوپر آٹھویں مہینہ میں کوڑی کے قریب۔ اور نویں مہینہ میں کوڑی تک۔ چوتھے مہینہ کے بعد سینہ میں لگانے سے بچہ کے قلب کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ ناف آنول اور رحم کی رگوں میں خون کے دوران سے سائین کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔
(۸) اووری کی سولی	پیڑو کی ایکطرف آہستہ آہستہ اوبھار شروع ہوکر بڑھتا جاتا ہے۔	حمل کی علامتیں ندارد۔ رحم اور وجاینا اور پستان کی اصلی حالت	اوبھار ناہموار۔ وسطی خط سے ایک طرف زیادہ تر۔ فلکچواشین ندارد۔
(۹) مثانہ کا پیشاب سے تنجانا	حبس البول سخت درد اور گھبراہٹ	—:—	آواز ٹھوس اوبھار ہموار اور قایم فلکچواشین ندارد۔
(۱۰) حمل کا ذب۔ پنہانی اوبھار یا سیاری سولی	کلوروفارم دینے سے غایب	تمام علامات حمل ندارد	آواز خالی۔ فلکچواشین ندارد۔ اوبھار قایم۔

علاج۔ اول۔ خاص سبب کا علاج (۱) سروسس آف دی لور یعنی جگر کی ساخت میں ریشہ زائد ہوکر اسکا سخت ہو جانا۔ اسکے علاج کے لیئے دیکھو بیان سروسس آف دی لور کا (۲) امراض قلب کی وجہ سے دوران شکم میں خلل واقع ہونا۔ اسکے علاج کے لیئے دیکھو بیان قلب کی امراض کا (۳) امراض گردہ کی وجہ سے پیشاب کم خارج ہونا۔ دیکھو بیان برائیٹس ڈزیز اور گردہ کے امراض کا (۴) انیمیا یعنی قلت و رقت خون دیکھو بیان انیمیا کا (۵) امراض جلد کی وجہ سے پسینہ کم خارج ہونا (۶) امراض شش کی وجہ سے دوران خون میں خلل واقع ہوکر شکم میں خون کا بند رہنا (۷) اسباب مختلفہ مثلا دبلیہ۔ سرطان۔ بھتراموسس۔ رسولی وغیرہ سے پورٹیل وین یا انفیریر وینا کا وا پر دباؤ پہنچکر امعاء طحال و گردہ وغیرہ کے دوران خون میں خلل واقعہ ہو جانا۔

جب تک مناسب تدابیر سے اسباب استقائے مراق البطن کا دفعیہ کیا جاتا ہے تب تک مستقل آرام حاصل ہونا ممکن ہے

دوم۔ عام طور پر استقا کا علاج۔ اسکا بیان استقا میں دیکھو

اسکا خلاصہ مطلب صرف اسقدر ہے کہ مدرات۔ معرقات اور مسہلات سے جسم کا پانی خارج کریں مقویات فولاد۔ کونین۔ کچلہ وغیرہ اور عمدہ غذاوں سے مریض کی طاقت و صحت کو ترقی دیں اور جو پانی کہ شکم کے اندر جمع ہو گیا ہے اسکو جراحی عمل سے خارج کریں۔

نسخجات (۱) بلیوپل۔ سفوف ڈجی ٹالس و سفوف سلا ہر سہ ادویہ ایک ایک گرین لیکر ایک گولی طیار کریں۔ اور ایسی دو گولیاں روزانہ استعمال کریں (۲) کیلومل ۴ گرین کیفین سائٹراس ۴ ۲ گرین اکسٹراکٹ جنشین حب ضرورت ان سب ادویہ کو ملا کر آٹھ حبوب میں تقسیم کر کے ۲ یا ۳ گولی روزانہ استعمال کریں (۳) پٹاسی ایسی ٹاس ۳۰ گرین سپرٹ آف جونی پر نصف ڈرام سپرٹ آف نائیٹرک ایتھر نصف ڈرام۔ انفیوزن ڈجی ٹالس نصف اونس۔ ایسی تین خوراک روزانہ (۴) عرق جھاؤ ۲ چھٹانک عرق مکوہ ۲ چھٹانک عرق کچنار ۲ چھٹانک۔ بجائے پانی کے چار یا پانچ دفعہ روزانہ پیکو پلانا (۵) سنبل الطیب مصطگی زعفران۔ طباشیر۔ دارچینی۔ بیخ اذخر۔ سوگند بالا قسط شیرین تخم کشوث تخم کرفس۔ زراوند۔ دانہ الائچی سفید تخود عرق جملہ مساوی الوزن۔ گل سرخ ہموزن کل ادویہ سفوف کر کے اور شہد سہ چنداں میں ملا کر معجون طیار کریں۔ خوراک ۶ ماشہ دو دفعہ روزانہ ہمراہ عرق مکوہ و عرق بادیان۔

امراض قلب و امراض خون کی وجہ سے اگر استسقا ہوا ہے تو مفصلہ ذیل نسخہ نہایت مفید ہوگا۔

ٹنکچر فیری پر کلورائیڈ ۱۰ بوند لائکر آرسنیکلس ۱۰ بوند ٹنکچر جنشین ۱۵ بوند انفیوزن ڈجی ٹیلس نصف اونس۔ ایسی تین خوراک روزانہ۔

اگر مفصلہ بالا تدابیر سے مرض علاج پذیر نہو یا شکم میں پانی بکثرت جمع ہوکر باعث تکلیف و خلل صحت رہے تو ٹیپ کر کے

کر کے پانی نکال دینا چاہیے جسکی ترکیب حسب ذیل ہے۔
مریض کو پہلے پیشاب کرالیں تاکہ مثانہ خالی ہو کر پیڈو میں آجائے پھر اسکوسٹول پر یا چارپائی کی پٹی پر بٹھا کر
شکم کے گرد ایک چوڑا پٹکا یا چھ سروں والی پٹی بیٹھ دیں پیٹ ہاتھوں اور اوزاروں اور نیز مریض کے شکم کو
کامل طور پر بے طاقت کی کاربالک لوشن سے انٹی سیپٹک کریں۔ وسطی خط میں ناف اور پیوبس کے درمیان
ایک نشان لگا کر چاقو سے جلد کو شگاف دیں اور ایک باریک ٹروکار و کینولا جلدی اور مستعدی کے ساتھ
شکم کے اندر داخل کر کے پانی نکالیں جسقدر پانی نکلتا جائے اور شکم کم ہوتا جائے ویسا ہی پٹکا یا پٹی کو کھینچ کر
دباؤ زیادہ کرتے رہیں تاکہ شکم میں خلا پیدا ہو کر خون کا زور اس طرف نہ ہو جائے۔ پانی نکالنے کے بعد کینولا نکالکر
فوراً زخم کے کناروں کو چٹکی سے ملا کر کلوڈین سے پیوست کر دیں اور صاف انٹی سیپٹک روئی رکھکر پٹی کھینچکر
باندھ دیں تین چار روز برابر فلالین کی پٹی سے دباؤ قائم رکھنا چاہیے۔
اگر مریض زیادہ کمزور ہو تو یہ عمل شروع کرنے سے پیشتر کوئی مقوی موافق نسخہ ضرور دینا چاہیے مثلاً (۱) اسپرٹ مونیا
ایرومیٹک نصف ڈرام۔ سپرٹ نائیٹرک ایتھر نصف ڈرام ٹنکچر سنکونا نصف ڈرام سپرٹ کلوروفارم ۲۰ بوند
انکو منیتھی ایک اونس (۲) برانڈی یا رم ۲ ڈرام ایک گلاس پانی میں ملا کر (۳) دوا المسک ایک دو کھچوڑی
اگر اثنائے عمل میں ضعف طاری ہو تو ایک دو خوراک اور مفصلہ بالا نسخوں میں سے دے سکتے ہیں جب پانی بہت
زیادہ ہو تو ایک دفعہ میں تمام پانی کا خارج کر دینا اندیشہ ناک ہوتا ہے اسلیے اسکا لحاظ کر کے کچھ پانی باقی
رہنے دینا چاہیے۔ اگر دوبارہ سہ بارہ پانی بھرتا جائے تو یہی عمل دوبارہ سہ بارہ کر سکتے ہیں۔ مگر یہ یاد
رہے کہ جب یہ حال ہو کہ پانی جلدی سے جمع ہوتا جائے تو امید صحت کم ہوتی ہے۔ ایک دفعہ پانی خارج
کرنے کے بعد مسہلات معرقات و مدرات سے علاج جاری رکھنا چاہیے۔

استرخاء مقامی فالج۔ لوکل پریلیسس کا بیان دیکھو۔

استرخاء الجفن۔ پلک کا گرے رہنا۔ ٹوسس۔ پلکوں کے امراض کا بیان دیکھو۔

استرخاء المعدہ۔ معدہ کا فالج۔ گیسٹرک پریلیسس گیسٹرک امراض کا بیان دیکھو۔

استرخاء المقعد۔ ریکٹم کے امراض کا بیان دیکھو۔

استسقاء۔ ڈراپسی جلندہر۔ جلد کے نیچے یا اعضا کے اندر پانی جمع ہو جانا یہ تین طرح سے ہوتا ہے۔
اول۔ اسطرحپر کہ خون کی رگوں میں سے پانی چھنکر زیادہ مقدار میں خارج ہو۔ یہ مفصلہ ذیل حالتوں میں
ہو سکتا ہے۔ اجتماع خون شریانوں کا معمول سے زیادہ کشادہ ہو جانا خون میں پانی کے مقدار کا زیادہ ہو جانا
دوئم۔ اسطرحپر کہ جو پانی معمولی طور پر خون سے چھنتا ہے وہ سا تھ کے ساتھ جذب نہ ہوتا ہے یعنی
عروق جاذبہ کا فعل ناقص ہو جاوے۔

سوئم اسطرحپر کہ دونوں اسباب جمع ہوجاویں یعنی خون کی رگوں میں سے پانی بکثرت خارج ہوتا ہے اور
یہ عروق جاذبہ کا فعل ناقص ہوجاوے
اسباب (۱) امراض قلب مثلاً ضعف قلب کی کواڑیوں کے امراض قلب کی دیوار میں چربی پڑجانا۔ یا اوس کی
دیواروں کا پتلا اور کمزور ہوجانا۔
(۲) امراض گردہ جنکی وجہ سے پیشاب کافی مقدار میں نہیں آتا مثلاً برائیٹس ڈزیز۔
(۳) امراض جگر جنکی وجہ سے پیٹ کا دوران خون رُک جاتا ہے۔
(۴) متفرق اسباب۔ گرم سرد ہوجانا جس سے پسینہ دفعتاً رُک کر خون کا رجحان اندرونی ساختوں
کی طرف ہوجاتا اور پانی پڑنا شروع ہوجاتا ہے۔ اگر جسم کے کسی حصہ کا دوران خون بند ہوجاے یا بہت دیر تک
وہ حصہ نیچا رہے تب بھی خون جمع ہوکر استسقاء ہوجاتا ہے۔ رقت وقلت خون کی حالت میں ایسا ہوجاتا ہے
پھیپھڑوں کے امراض مثل سل نیومونیا اور رسولیوں وغیرہ میں بھی دوران خون رُک کر پانی چھننا شروع
ہوجاتا ہے۔ چونکہ استسقاء کے اسباب نہایت مختلف ہوتے ہیں۔ اسلیئے اصل سبب کا تشخیص کرنا صحت علاج
کیواسطے نہایت ضروری ہی بڑے اسباب امراض شش دل قلب گردہ وجگر رقت خون گرم سرد ہوجانا اور مقامی رکاوٹیں ہیں۔
تشخیصی علامات (۱) استسقاء گردہ تمام بدن پر ظاہر ہوتا ہے۔ جسقدر رکھو کھلی جگہ ہو اسیقدر
زیادہ ہوتا ہے اسلیئے آنکھوں کے گرد بہت زیادہ ابھار ہوجاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں چہرہ اور تمام بدن پانی
سے پھول جاتا ہے۔ ترقی بہت جلدی کرتا ہے۔ دبانے سے تھوڑا دبتا اور اونگلیوں کا نشان دیر تک
رہتا ہے۔ پیشاب میں البیومن بکثرت نکلتا اور مختلف قسم کے کاسٹ بھی نظر آتے ہیں۔
(۲) استسقاء قلبی۔ یہہ زیادہ تر اون مقامات میں ہوتا ہے جو قلب سے زیادہ فاصلہ پر ہوں۔ کیونکہ جسقدر
قلب سے زیادہ فاصلہ ہو اسیقدر دوران خون ضعیف ہوجاتا ہے اسلیئے پہلے ہاتھ پاؤں اور چہرہ پر شروع ہوتا ہے
بہت آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے۔ دبانے سے زیادہ دبتا مگر اونگلیوں کا نشان جلدی غائب ہوجاتا ہے پیشاب صاف
یا خفیف البیومن ہوتا ہے۔ مگر کاسٹ کسی قسم کے نہیں ہوتے۔
(۳) استسقاء جگری۔ اسکی ابتدا پاؤں اور شکم سے ہوتی ہے جسم کے بالائی حصوں میں ظاہر نہیں
ہوتا آہستہ آہستہ گریساں ترقی کرتا ہے پیشاب عموماً صاف ہوتا ہے۔
(۴) وہ استسقاء جو رقت خون سے پیدا ہو۔ یہ ہمیشہ مقامی ہوتا ہے خفیف اسباب سے ظاہر ہوجاتا اور جلدی
جاتا رہتا ہے۔ پیشاب عموماً صاف ہوتا ہے۔
(۵) وہ استسقاء جو گرم سرد ہونے سے پیدا ہو۔ یہہ دفعتاً تمام جسم یا کسی خاص حصہ جسم پر ظاہر ہوجاتا
اور بہت آسانی سے علاج پذیر ہوتا ہے۔
(۶) جو استسقاء مقامی رکاوٹوں سے پیدا ہو۔ وہ محدود ہوتا۔ جگر گردہ اور قلب کی متعلق کوئی شکایت

ظاہر نہیں ہوتا اور آسانی سے جاتا رہتا ہے۔

جب تمام جسم کی جلد کے نیچے پانی جمع ہو جائے اُس کو انا سارکا کہتے ہیں۔ اور جب کسی ایک حصہ میں ہو تو اڈیما۔ شکم کے اندر پانی جمع ہونیکو اسائٹیز یا ہائیڈرو پیری ٹونیم کہتے ہیں۔ سینہ کے اندر پانی جمع ہونیکو ہائیڈرو تھوریکس غلاف القلب کے اندر پانی جمع ہونیکو ہائیڈرو پیری کارڈیم یا پیری کارڈیل ڈراپسی۔ خوطوں کے اندر پانی جمع ہونے کو ہائیڈروسیل اور سر کے اندر پانی جمع ہونیکو ہائیڈروکیفیلس۔

یہ مرض عموماً دوسرے امراض کے ضمن میں پیدا ہوتا ہے مثلاً برائٹس ڈزیز۔ امراض القلب۔ انیمیا۔ ہائیڈریمیا۔ امراض جگر و شش وغیرہ میں۔

علاج۔ اس جگہ پر ہم علاج ڈراپسی کے عام اصول بیان کر دیتے ہیں۔ اسکی مختلف اقسام کا بیان انکی نام میں درج کرینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پس ڈراپسی یعنے استسقا کے علاج کے اصول حسب ذیل ہیں۔

(۱) سبب کا دفعیہ کرنا۔ اگر امراض قلب و ضعف عروق کی وجہ ہو تو ڈجی ٹیلس وغیرہ دوران خون کو صحیح اور قوی کر دینا چاہیئے۔ اگر امراض گردہ و شش و جگر وغیرہ کی وجہ سے ہے تو انکا حسب حالت مرض علاج کرنا چاہیئے۔ قلت و رقت خون میں عمدہ زود ہضم غذائیں اور مقویات فولاد مفید ہیں۔ عام ضعف اور لاغری کی حالت میں مناسب ورزش عمدہ غذاؤں تبدیل آب و ہوا اور مقوی ادویہ سے صحت وطاقت کو ترقی دیں۔

(۲) متورم حصہ کو آرام دینا۔ اگر ممکن ہو۔ باقی جسم کی نسبت اونچا رکھنا اور پٹی وغیرہ کے دباؤ سے تحلیل آب میں مدد کرنا۔ یہ اصول اطراف اور خوطوں کی اڈیما میں کار آمد ہوتا ہے۔

(۳) غذائیں خشک زود ہضم اور مقوی دینا حتی الوسع پانی اور رقیق غذائیں بہت کم۔

(۴) جمع شدہ پانی کے اخراج اور تحلیل کی تدابیر کرنا یعنی معرقات مدرات و مسہلات دیکر پانی کے خارج کرنے یا جذب ہو جانے کی تدابیر کرنا۔

(۵) مناسب دستکاری سے جمع شدہ پانی کو خارج کر دینا۔ اسکی دو تدابیر ہیں **اوّل** پیراسینٹی سس یعنے نلکی داخل کرکے پانی نکال لینا۔ یہ دستکاری اسائٹیز۔ ہائڈرو تھوریکس۔ ہائڈرو پیری کارڈیم اور ہائیڈروسیل میں کار آمد ہے۔ **دوم** شگاف دیکر ربڑ کی نلکی داخل کر دینا یہ عمل جلدی استسقا ہائیڈرو پیری کارڈیم اور ہائیڈروسیل میں کیا جاتا ہے۔

نسخجات (۱) ریوند ۳۰ گرین۔ غاریقون ایکڈرام۔ تربد سفید ۲ ڈرام۔ زراوند مدحرج ۴ ڈرام۔ گوگل ۳۰ گرین۔ انیسون ۲ ڈرام ان سب کو کوٹ پیسکر نخود کی برابر گولیاں بنا دیں۔ بغرض اسہال ایسے تین چار حبوب روزانہ دیکتی ہیں (۲) شیر شتر ہمراہ آب کاسنی و شربت بنفشہ دینا ادرار کرتا ہے۔ اگر کھانسی ساتھ ہو تو شربت زوفا ملانا مفید ہوگا (۳) مکوہ تین تولہ پانی میں جوش دیکر اور شربت بزوری ملا کر پلانا (۴) بورہ ارمنی روغن بابونہ میں ملا کر بدن پر طلا کرنا پسینہ لاتا ہے (۵) مریض کو فرش پر لٹا کر تمام بدن کو سوای سر و چہرہ کے گرم ریت سے ڈھانپ دینا خوب پسینہ لاتا اور رطوبات کو تحلیل کرتا ہے (۶) پائی لوکارپین کی جلدی پچکاری کرکے مریض کو ہاٹ ویٹ پیک میں پینا

نسخجات

اعلیٰ درجہ کا معرق اثر پیدا کرتا ہے۔

استسقائے بیضہ۔ اور ویرین ڈراپسی کا بیان دیکھو۔

استسقائے حجاب الریہ۔ ہائڈروتھورکیس کا بیان دیکھو۔

اسپغول۔ دافع سوزش۔ مزلق اور مدر ہے۔ اسہال و پیچش کہنہ قبض دائمی حصر البول سوزاک۔ زکام سوزش گردہ و مثانہ میں مفید ہے۔ بچوں اور بوڑھوں کے لئے بلاخوف استعمال کر سکتے ہیں خ ۲ ڈرام سے ۴ ڈرام تک۔

اسطوخودوس۔ مفرح۔ مقوی دل و دماغ۔ ملین۔ دافع سوزش اور مخرج بلغم ہے۔ امراض سینہ اور اوجاع مفاصل میں مفید ہے۔ خ ا ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

اسقاط۔ دیکھو بیان ابارشن کا۔

اسنگلاس۔ isinglas مقوی جسم ہے۔ کیمیائی امتحانوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

اسوکا۔ Asoka اسکی چھال قدرے قابض اور مسکن رحم ہے اسکو عموماً مینوریجیا اور بواسیر میں استعمال کرتے ہیں۔ خ فلوئیڈ اکسٹراکٹ ۱۵ سے ۳۰ بوند تک۔

اسہال ڈایاریا۔ دست ہونا۔

اسباب (۱) خراش۔ انتڑیوں میں مفصلہ ذیل اسباب سے خراش ہو کر اسہال کا باعث ہو جاتی ہے ایسے اجزائے غذائیہ کا معدہ سے انتڑیوں میں پہنچ جانا جن پر معدہ کی رطوبتوں کا عمل پورے طور پر نہیں ہوا جو انتڑیوں میں پہنچکر متعفن ہو جاتے اور طرح طرح کے فاسد مواد پیدا کرتے ہیں۔ غذا کے ساتھ ایسی چیزوں کا انتڑیوں میں چلے جانا جو ہضم نہ ہو سکیں مثلاً ثابت دانہ کنکریاں وغیرہ۔ کثرت صفرا۔ کرم امعا سدہ۔ (۲) گرم سرد ہو کر انتڑیوں میں زیادہ خون جمع ہو جانا۔ (۳) انتڑیوں کی سوزش۔ رسولی اور زخم (۴) بچوں میں دندان نکلتے وقت (۵) خاص امراض مثلاً ہیضہ پیچش ٹائیفائیڈ نقرس۔ پائی ایمیا سل۔ (۶) کوپی ٹی کل۔ اس سے مراد وہ اسہال ہیں جو کسی مرض کے انتہا کے بعد خود بخود بکثرت آجایا کرتے ہیں (۷) معاوضہ کے اسہال۔ مثلاً گردہ یا جلد کے امراض میں جب پیشاب اور پسینہ کافی طور پر خارج نہ ہوتا ہو (۸) عادت افیون کا ترک کرنا (۹) انتڑیوں کا سل البیوحی تائیڈ زنیر۔

علاج (۱) ہر قسم کے اسہال میں غذا کی اصلاح کرنا نہایت ضروری ہے۔ تمام غذا اس قسم کی دینی چاہئیں جو سریع الہضم اور بے خراش ہوں اور جنکے فضلات بہت کم باقی رہیں اور جو متعفن ہو کر تراش و خراش کنندہ نہ بنجائیں۔ مثلاً یخنی شوربا۔ دودھ۔ دلائیم واٹر یا سوڈا واٹر ملاکر۔ آش جو سفیدی بیضہ ساگودانہ۔ اراروٹ دال کا پانی کھچڑی (جو بہت نرم ہو)

انمیں سے دودھ جسمیں پانی یا لائم واٹر یا سوڈا واٹر ملا دیا گیا ہو سب سے عمدہ غذا ہے بشرطیکہ ہضم ہوتا رہے اور یا اسکا نیم پاز کر کے ساتھ نافع اسہال غذاؤں کے انتخاب کرنا۔ ہیں سب سے عمدہ منانا مریض کی خواہش اور قوت ہاضمہ

(۲) شکم کو آرام دینا اور گرم رکھنا۔ زائد حرکت اور چلنے پھرنے سے مریض کو منع کردیں اور شکم پر گرم فلالین کا پٹکا باندھ دیں اگر مفصلہ بالا ہر دو تدابیر کی پوری پابندی کیجائے تو اکثر حالتوں میں اسیقدر علاج کافی ہوجاتا ہے کسی دوا کی ضرورت نہیں رہتی۔ آرام ہوجانے سے تین چار روز تک بھی ان تدابیر کی پابندی کرانی چاہئے تاکہ مرض کا عود نہ ہوسکے۔

اسہال اطفال میں نہایت احتیاط لازم ہے کہ غذا ہر طرح سے صاف اور عمدہ پکی ہوئی ہو مناسب اوقات پر دیجائے۔ بچہ سردی سے محفوظ رہے۔ اور کوئی زائد شے مثل مٹی۔ ریگ۔ دانہ۔ خاک۔ خشک ٹکڑے وغیرہ چوسنے اور نگلنے نہ پاوے۔ یہی ایک بے احتیاطی ہے جو صدہا بچوں کی ہلاکت کا باعث ہوتی ہے جب وہ اپنے سہارے بیٹھنے اور اپنے ہاتھوں سے ہر چیز پکڑکر منہ میں ڈالنے لگتا ہے تو یہ زمانہ اسکے لئے نہایت نازک ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر قسم کی خاک بلا اسکے شکم میں پہنچتی ہے۔ اور اسپر طرفہ یہ ہے کہ اگر ان کے والدین کو ایسی حرکات سے حفاظت کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو وہ اس ہمہ خوری کو ایک معمولی بات اور بچوں کی دائمی عادت سمجھکر کچھ پروا نہیں کرتے۔ اس قسم کی بے احتیاطی عمداً خونریزی کے برابر ہوجاتی ہے۔

(۳) ادویہ۔ چونکہ اسہال نہایت مختلف اسباب سے جاری ہوتے ہیں اسلئے مختلف حالتوں میں مختلف ادویہ مفید ثابت ہوتی ہیں۔ اگر فساد ہاضمہ قبض ثقل معدہ۔ نفخ۔ قولنج وغیرہ کی علامات موجود ہوں تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ امعا کے اندر فاسد فضلات جمع ہیں جو موجب اسہال ہیں پس ایسی حالت میں امعا کو صابون اور پانی یا میگنیشیا سلفاس کے حقنہ یا کیسٹر آئل کیلومل پرانٹ۔ مرلی طبلیہ معجون حیات بخش معجون سنا وغیرہ مسہلات سے صاف کرنا چاہیئے۔ اور غذا و آرام کے متعلق جو تدابیر بیان کی گئی انکی پابندی کرانی چاہیئے فساد ہاضمہ کی حالت میں اسیقدر علاج کافی ہے۔ بچوں کے لئے ہلیلہ و اجوائن اور گریگری پاؤڈر عمدہ مسہلات ہیں بعض اوقات کمی صفرا سے غذا امعا کے اندر متعفن اور ترش ہوکر اسہال کا باعث ہوجاتی ہے اور ترش ڈکار آتے رہتے ہیں۔ اسکا علاج کھاری ادویہ مثل سوڈا بائی کارب۔ سپرٹ امونیا ایرومیٹک بسمتھ سب نائٹراس وغیرہ سے کریں۔

قابض اور قاطع اسہال ادویہ میں افیون سب سے اعلےٰ درجہ پر ہے۔ یہ ہر قسم کی سوزش۔ خراش۔ درد۔ قولنج اجتماع خون۔ تیزی حرکت امعا اور زیادتی سیلان کو روکتی ہے۔ مرض گردہ اور دماغ کی موجودگی میں اسکا استعمال جائز نہیں۔ بچوں کو بھی باحتیاط تمام نہایت قلیل مقدار میں دینی چاہیئے۔ اسکے فوائد احتیاط اور طریق استعمال افیون کے بیان میں مفصل درج کیے گئے ہیں۔

بسمتھ سب نائٹراس بسمتھ سیلی سلاس بسمتھ کاربوناس بسمتھ سائٹراس۔ دافع سوزش مسکن حرکت امعا جاذب ریاح۔ دافع عفونت اور معتدل ترشی ہیں۔ انکو چاک۔ پلوکریٹا ایرومیٹک اور سوڈا کے ساتھ ملاکر دینا اکثر اقسام سادہ اسہال میں نہایت مفید ہوتی ہیں۔ کیٹے کو۔ دہانی۔ اگر۔ دود۔ غنچہ انار۔ بل گری۔ پھول لیکر کمرکس۔ ڈھاک کی گمتی عمدہ قابضات ہیں۔ سادہ اسہال میں انمیں سے کوئی مفرد دوا یا تین چار ملاکر دینا

کرتا ہے۔ تخمہ۔ بدہضمی۔ ٹائفس۔ انٹرائٹس۔ انٹروکولائٹس میں اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ امعا کی اندر کیلوس پہنچکر بجائے ہضم ہونے کے گلنے اور سڑنے لگجاتا ہے جس وجہ سے تمام غذا گھٹی بدبودار ہوکر بہت سی زہریلے مادوں مثلاً حیوانی و نباتی ترشیاں۔ سلفیورٹیڈ اور کاربورٹیڈ ہائیڈروجن۔ امونیا۔ لیوسین۔ ٹائی روسین انڈول۔ سکوٹول۔ اور دیگر اینر کا ذخیرہ بنجاتی ہے۔ ایسی حالت میں ہر ایک غذا کی نسبت یہ احتیاط لازم ہے کہ وہ تازی پکی ہوئی ہو۔ دودھ میں چونکہ نباتاتی زہر بہت جلدی پرورش پاتے اور ترقی پکڑتے ہیں۔ اسلیئے اسکو ہمیشہ ایک جوش دیکر صاف اور انٹی سیپٹک کی ہوئی بوتلوں میں خوب ڈاٹ لگاکر رکھنا چاہئے بچوں کے لیئے ماں کا دودھ بہتر ہے۔ اس سے دوم درجہ پر دوسری عورت کا دودھ۔ گائے۔ بکری۔ گدھی۔ وغیرہ کے دودھ میں بھی اندیشہ ہے۔ کامل احتیاط نہ ہونے کی وجہ سے باریک حیوانات و نباتات امعا میں پہنچکر وبائی امراض پیدا کریں۔ اگر دوسری عورت کا دودھ میسر نہ آسکے تو غیر دودھ کے لیئے جسقدر صفائی اور انٹی سیپٹک رکھنے کا احتیاط کیا جاوے اوسیقدر کم ہے۔

جب ایسے متعفن اور غلیظ مادہ کی وجہ سے اسہال ہوں تو سب سے پہلے امعا کو مسہلات سے صاف کرکے انٹی سیپٹک ادویہ کھلانی چاہئیں۔ کیلومل نہایت عمدہ اور انتڑیوں کے لیئے انٹی سیپٹک اور مسہل ہے۔ اسکو قلیل مقدار میں بار بار دینا چاہیئے۔

صفائی امعا۔ کے بعد سیلال بسمتھ سیلی سلاس۔ رسارسین۔ کریزوٹ۔ کاربالک ایسڈ۔ تھائی مال منتھال۔ سوڈی سیلی سلاس۔ بیوڈ ابنزو آس۔ کریولین۔ نائیٹریٹ آف سلور۔ ہائیڈروکلورک ایسڈ اور بیٹا نیفتھال وغیرہ دیکر امعا کو انٹی سیپٹک رکھیں اور اسہال بند کریں۔ مرض سل کے اسہال میں شنگرف اور کولوائیں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔

بچوں کے سبز اسہال اور ٹائفائڈ اور ٹیوبر کلر ڈایاریا میں لیکٹک ایسڈ اور ہائیڈروکلورک ایسڈ مفید بیان کیگئی ہیں

اسہال مزمنہ کا علاج اکثر نہایت مشکل ہوتا ہے حتی الوسع سبب کو دریافت کرکے اسکے مطابق علاج کرنا چاہئے اگر ملیریا کی وجہ سے اسہال جاری ہوں تو کونین دینی ضروری ہے۔ اسکے بغیر کوئی قابض دوا فائدہ نہیں کرتی اگر کوئی خاص سبب دریافت نہ ہوسکے تو مفصلہ ذیل قابضات عام طور پر آزما سکتے ہیں۔

آکسائیڈ آف زنک۔ ایسی ٹیٹ آف لڈ۔ نیلا طوطیا۔ سلور نائیٹریٹ۔ پرنائیٹریٹ آف آئرن۔ پرکلورائیڈ آف آئرن ایسڈ سلفیورک۔ ڈائی لیوٹ

نسخجات مغز تخم انبہ ایک عدد۔ منقی ۷ عدد۔ افیون ڈیڑھ ماشہ۔ اسکو کوٹ چھانکے سات گولیاں بناویں۔ ایک ایک گولی پانی کے ہمراہ کھلاویں۔

اسہال الدم یعنی خونی دست۔ آنتوں سے خون خارج ہونیکے اسباب حسب ذیل ہوتے ہیں۔ (۱) زخم جو کسی بیماری سے پیدا ہویا ضرب یا نشتر لگنے یا پتھر کے ریزہ لگجانے سے۔ (۲) انتڑیوں کا امراض۔ سوزش۔ پیچش۔ سرطان۔ بواسیر۔ خروج المقعد۔ ناصور۔ اجتماع خون۔ انکائی لاسٹوم ڈیوڈی نیلی (۳) فسادات خون مثلاً اسکر

پیرپیورا ہیموفیلیا۔ رقت و قلت خون (۴) کسی خونی رسولی یا اینورزم کا انتڑی کے اندر کھلجانا۔ (۵) حبتاس الطمث کے معاوضہ میں (۶) ناک اور معدہ کا خون بھی کبھی انتڑیوں کیطرف جاکر براز کے ساتھ خارج ہوجاتا ہے۔ ملینا میں اس امر کی تشخیص ضروری ہوتی ہے کہ وہ خون بواسیر کا ہے یا دوسرے امراض کی وجہ سے ہے۔ بواسیری خون کی یہہ پہچان ہے کہ وہ براز سے آگے یا پیچھے خارج ہوتا ہے یا اوسکی سطح پر لگا ہوا ہوتا ہے مگر جو خون دوسرے امراض میں انتڑیوں کے بالائی حصہ سے آدے وہ براز کے ساتھ یکساں طور پر ملا ہوا ہوتا ہے۔ بواسیری خون نکلنے کے وقت رقیق اور صاف ہوتا ہے مگر دوسری امراض کا خون منجمد اور سیاہ۔ اسقدر تشخیص کے بعد خاص خاص امراض کی شناخت انکی علامات سے کرنی چاہیئے۔

علاج۔ سبب کے مطابق علاج کرنا چاہیئے۔ عام حابس الدم ادویہ مثلاً ہیزی لین اکسٹراکٹ ارگٹ۔ ایلم ٹینک ایسڈ گیلک ایسڈ ایسی ٹیٹ آف لڈ ٹنکچر ادیم۔ مازو وغیرہ حسب موقعہ استعمال کرسکتے ہیں۔

اسی پیال Isapiol محرک قلب و دوران خون ہے۔ سٹر ڈ مفینتھس کے ساتھ استعمال کرنے سے اسکے ضرر کی اصلاح کرتی ہے۔ لیکن اور بارمیں کچھ کام نہیں کرتی۔

اسی فی ٹیڈا۔ ہینگ۔

اصل الرازیانج۔ یعنی سونف کی جڑ۔ مسکن اوجاع۔ منضج۔ مدر بول و حیض معرق اور قدرے دافع تشنج ہے **خ** ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

اصل الهندبا۔ یعنی بیخ کاسنی۔ مدر بول۔ مصفی خون۔ مسکن دوران و محرک عروق جاذبہ ماساریقا ہے۔

افونیا Aphonœa بے آوازی۔ کوئی لفظ یا آواز نکال نہ سکنا۔ دیکھو وکس کی امراض کا بیان۔

افیزیا Aphasia افیزیا کے معنے ہیں۔ قوت بیانیہ کا زائل ہوجانا بشرطیکہ عضلات نطق کی خرابی یا قوائے عقلیہ کے نقص سے نہو۔ اسکی چار بڑی قسمیں ہیں۔ اوّل افیمیا۔ قوت کلام کا زائل ہوجانا۔ دوم اگرنفیا۔ قوت تحریر کا زائل ہوجانا۔ سوم امیمیا۔ اشارات سے خیالات ظاہر کرنے کی طاقت نہ رہنا۔ چہارم امنیشیا۔ اسمیں ہر ایک چیز کا نسیان ہوجاتا ہے۔ قوت بیانیہ کے دو بڑے جز ہیں ایک اطلاع دوسرے ارادہ پھر ارادہ کی تعمیل مثلاً جو کچھ ہم آنکھوں سے دیکھتے یا کانوں سے سنتے ہیں اسکی اطلاع مراکز بصارت و سماعت میں ہوتی ہوئی مرکز علم تک پہنچتی ہے اسکے بعد ہم کچھ بولنے یا لکھنے یا اشارات سے ظاہر کرنیکا ارادہ کرتے ہیں پس اگر بولنے کا ارادہ کریں تو اعضائے نطق کو حکم دیتے ہیں۔ اور اگر لکھنے کا ارادہ کریں تو اعضائے تحریر کو اور اگر اشارات کرنے چاہیں تو جس عضو سے اشارہ کرنا ہو اوسکو حکم دیتے ہیں۔ اسطرح پر افیزیا کی دو قسمیں ہوئی ایک حسی جس میں کلام یا تحریر کے سمجھنے کی قابلیت نہیں رہتی ایسے شخص کو بولنا اور لکھنا کبھی نہیں آسکتا دوم موٹار جس میں نطق یا کتابت یا اشارات کی قابلیت جاتی ہے ایسا شخص دوسرے کی کلام یا تحریر کو بخوبی سمجھتا ہے مگر خود بول نہیں سکتا اور نہ لکھ سکتا ہے اور نہ اشارات سے ظاہر کرسکتا ہے۔ اسطرح پر موٹار

افیزیا کی تین اقسام ہوئیں۔ افیمیا۔ اگریفیا اور ابہمیا۔ اس تمام کیفیت خاکہ ہم اسطرح پر کھینچ سکتے ہیں

مرکز علم

مرکز سماعت

آنکھیں اعضا کی اشارات کان اشارات تحریر کلام
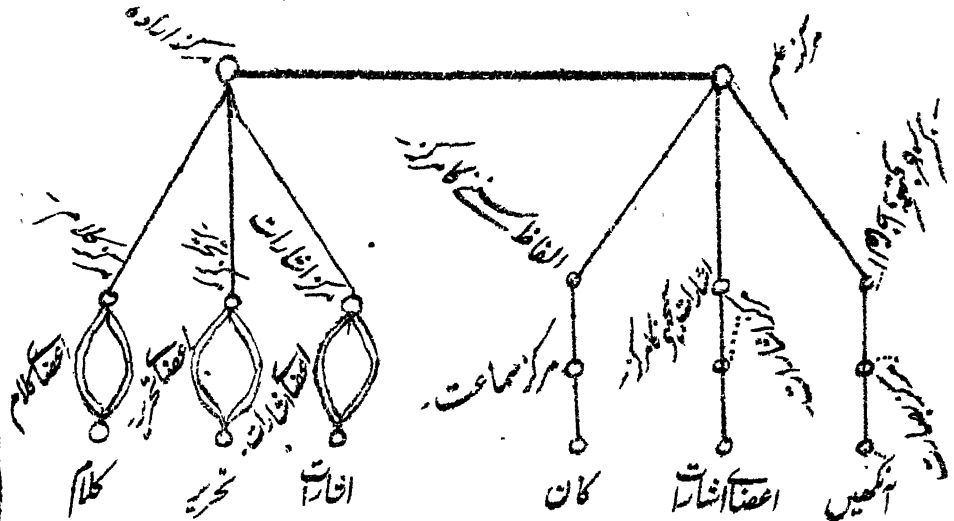
افیمیا کے پانچ درجہ ہیں۔ (۱) چند معلوم زبانوں میں سے ایک دو زبانوں میں کلام کرنیکی طاقت کا زائل ہوجانا (۲) چھوٹے چھوٹے لفظوں مثلاً ہاں و ناں سے زیادہ نہ بول سکے مگر جو الفاظ اسکے سامنے بولے جاویں انکو دوہرا سکے (۳) آواز سے نہ پڑھ سکے (۴) کوئی خیال بھی ظاہر نکرسکے صرف بیمعنی آوازیں نکالے (۵) کوئی لفظ بھی ادا نہ کرسکے۔

اگریفیا کے بھی پانچ درجہ ہیں (۱) مریض چھوٹے چھوٹے فقرہ غلط شلط اور بے ترتیب لکھ سکے (۲) خود نہ لکھ سکے مگر نقل یا املا کے طور پر لکھ سکے (۳) انشا و املا و نقل کی طاقت نہ ہے مگر اپنا نام یا دو ایک لفظ املا سے لکھ سکے (۴) حروف تو لکھ سکے مگر انکا ملانا اور الفاظ بنانا بھول جائے (۵) کچھ بھی اور کسی طرح پر نہ لکھ سکے۔

سنسری افیزیا کی اقسام حسب ذیل ہیں۔ اوّل نسیانی افیزیا جس میں ہر ایک چیز کا سہو ہوجاتا ہے (۲) عقلی نابینائی جسمیں مریض کی بینائی سالم ہوتی مگر دیکھکر پڑھ نہیں سکتا اور نہ نام لے سکتا ہے (۳) عقلی بہرہ پن جسمیں شنوائی قایم ہوتی ہے مگر آوازیں سنکر انکو سمجھ نہیں سکتا جسطرح پر موٹار افیزیا کے مختلف درجہ ہوتے ہیں۔ اسیطرح پر سنسری افیزیا کے بھی درجہ ہیں۔ اکثر اوقات افیزیا مرکب ہوتا ہے یہانتک تو افیزیا کی تعریف اور اسکے اقسام کا ذکر ہوا۔ اب رہا یہ سوال کہ کس قسم اور کس عضو کے فسادات سے افیزیا ہوجاتا ہے۔ اسکی بابت محققین کی فی زمانہ حسب ذیل رائے ہیں۔

عارضی افیزیا تو اکثر ناگہانی صدمہ یا خوف یا حیرت کی حالت میں ہوجاتا ہے بچوں میں کرم ہا معدہ معاے ہوجاتا ہے۔ مرگی ہسٹیریا اور تشنجی امراض میں بھی کبھی ایسا ہوجاتا ہے۔

دایمی افیزیا کی وجہ دماغ کے کسی حصہ کا جریان خون یا ایمبالزم یا سافننگ سے فاسد ہوتا ہے۔ ان فسادات کے مقامات حسب ذیل بیان کئے گئے ہیں (۱) موٹار افیزیا۔ بائیں طرف کا تیسرا فرنٹل کنوالیوشن بیچ سنٹرم اوول اور انٹرنل کیپسول کی انٹی ریر سیگمنٹ کا فساد بھی ہوجاتا ہے (۲) اگریفیا بائیں جانب کے دوسرے فرنٹل کنوالیوشن

کے پچھلے حصہ میں فساد واقع ہو کر (۳) سنسری افیزیا۔ دماغ کے اوس حصہ میں جہاں سلوین آرٹری کی سفینائڈل
اور پرائیٹوسفی نائیڈل شاخیں پہنچتی ہیں۔ سپراماجی نل کنوالیوشن۔ اینگولر گائی رس۔ انفراماجی نل کنوالیوشن
کا پچھلا حصہ (۴) سماعت لفظی کا افیزیا بائیں فرنٹل لوب کے پچھلے نصف حصہ میں۔ (۵) بصارت لفظی کا افیزیا بائیں
پیرائٹل کے پچھلے ثلث میں۔

علاج۔ جب کہ کثرت شغل یا گھبراہٹ یا دماغی جوش کیوجہ سے افیزیا شروع ہو تو اوسوقت بڑی ہوشیاری
اور احتیاط لازم ہوتا ہے کیونکہ اس سے احتمال مرض کی کمال زیادتی کا ہے۔ ایسی حالت میں مریض کو ہر
طرح سے چین و آرام دینا تمام شغل بند کرانا اور مسکن دماغ ادویہ مثلاً پٹاسی برومائڈ۔ کلورل ہائیڈراس ہیمبل وغیرہ
کا استعمال ضروری ہوگی۔ جبکہ افیزیا داہنی طرف کی تشنجوں یا فالج کے بعد پیدا ہو تو ایسی حالت میں تشنج اور
فالج کا علاج مقدم ہوگا تشنج اور فالج میں آرام ہونے کے ساتھ افیزیا بھی دور ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ مگر یہ
ضروری نہیں کہ ہمیشہ فالج اور تشنج میں آرام ہونے کے ساتھ ہی افیزیا بھی دور ہونا شروع ہو جاوے
ایسی حالتوں میں آہستہ آہستہ ازسرنو بولنا یا لکھنا یا پڑھنا وغیرہ سکھانا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے اکثر کامیابی
ہوتی ہے لیکن یہ تعلیم نہایت استقلال صبر اور عرصہ چاہتی ہے۔

افیمیا Aphssmia دیکھو بیان افیزیا کا۔

افیون۔ اسکا خارجی استعمال بطور پلاسٹر یالنمنٹ یا فومنٹیشن کے درد اور سوزش کو کم کرتا ہے۔
افیون جب کھلائی جاتی ہے تو منہ کی میوکس ممبرین اسکو بہت جلد جذب کر لیتی ہے جسکے سبب سے منہ میں خشکی اور عفونت
معلوم ہونے لگتی ہے معدہ میں پہنچکر پہلے خفیف خراش کرتی ہے مگر بہت جلد یہ خراش رفع ہو کر درد معدہ بھوک
وغیرہ میں کمی اور افعال معدہ میں کمزوری ظاہر ہوتی ہے اور قے موجود ہو تو بند ہو جاتی ہے۔ اسطرح سے
افیون ہاضمہ کو خراب کرتی ہے۔ اور مختلف اقسام کے درد معدہ قے سوزش معدہ جو ثقیل اور خراش کنندہ
غذا یا شراب یا آرسی نٹ یا پائزن کے بعد ہو جائے اور نیز قرحہ مزمنہ یا میلگنٹ وغیرہ میں مفید ہے اعصاب پر اسکا
اثر سیڈیٹو ہے یعنی ہر قسم کا احساس اور درد واخراج عروق ہاضمہ اور حرکت کم ہو جاتی ہیں گویا کہ معاکیو اسطے
دافع اوجاع اور جاذب رطوبات ہے۔ اسطرح سے مختلف اقسام اسہال پیچش شروع درجہ ہیضہ۔ ٹائیفائیڈ
فیور ٹیوبرکلوسس اور خراش کنندہ زہروں میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے مگر اسکے استعمال میں نہایت
احتیاط لازم ہے عموماً اسکو بہت کم مقدار میں دیگر قابضات مثلاً چاک لڈ ٹینک ایسڈ وغیرہ کیساتھ
ملا کر دیتے ہیں۔ زیادہ مقدار میں سلسلک اعصاب کو کمزور یا بالکل مفلوج کر دیتی ہے اور اسطرح سے اس سے
اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ جب امعائی حرکت کا بند کرنا منظور ہو مثلاً ہرنیا۔ انٹسائنیل۔ آبسٹرکشن پیری ٹانیٹس
ٹونسل پر فوریشن۔ سیچر اور زخموں میں اوسوقت افیون متواتر اور بے خوف استعمال کرنی چاہیئے یہانتک
کہ مصنوعی یا قدرتی طور پر آرام حاصل ہو جاوے۔

بطور حقنہ یا سپازیٹری کے استعمال کرنے سے مقامی درد، اسہال پیچش تشنج مقعد اور خراش وغیرہ رفع ہوجاتی ہیں
مارفیا خون میں بہت آہستہ آہستہ جذب ہوتا ہے۔ خالص افیون قولون تک پہنچ جاتی ہے۔

خون سے مارفیا تمام اعضا پر پہنچکر اپنا اثر کرتا ہے لیکن نظام عصبی پر اسکا اثر سب سے زیادہ ہے۔
دماغ کے کنوالیوشنوں کو تحریک ہوکر طبیعت شاد اور عقل چست ہوجاتی ہے ہر فعل و قول اور اشارہ میں تازگی اور
تیزی ظاہر ہوتی ہے مگر بعض اوقات زیادہ تیزی کیوجہ سے عقل اور فہم پراگندہ طور پر خیالی نقشوں اور نظاروں
کی طرف دوڑتے ہیں۔ اس انبساط اور تیزی کے بعد سُستی اور افسردگی غالب ہوتی ہے۔ اور آخر کار غنودگی
ہوکر نیند آجاتی ہے۔ اگر افیون زیادہ مقدار میں کھائی گئی ہو تو انبساط اور تیزی کیحالت ہونے نہیں پاتی۔ بلکہ
شروع سے ہی سخت بیہوشی ہوجاتی ہے اور کسی قسم کی تکلیف اور حرکت وغیرہ اُسکو معلوم نہیں ہوتی اسطرح سے افیون
دماغ کے لیے محرک، دافع اوجاع، منوم اور مخدر ہے نیلی سکڑ کر قوت بینائی میں فساد ہوجاتا ہے۔
پہلے پہل دماغ اور نخاع کی موٹار سنٹر کو تحریک ہوکر بیچینی اور تشنجی حرکات ظاہر ہوتے ہیں مگر جب دماغی افسردگی
اور سستی شروع ہوتی ہے۔ ساتھ ہی قوت حرکت بھی کمزور ہوجاتی ہے مگر بالکل زائل نہیں ہوتی حتیٰ کہ مریض کو
سخت نیند کی حالت میں بھی دونوں اطراف میں سہارا دیکر پھرسکتے ہیں مثلاً کو مرکز قے پر بھی ایسا ہی اثر ہوتا ہے
یعنی شروع میں اسکو تحریک ہوکر بعض اوقات قے ہوجاتی ہے مگر بعد میں اسکو تسکین ہوکر قے بند ہوجاتی ہو مرکز
تنفس پر شروع میں کچھ اثر نہیں ہوتا مگر اخیر میں سُست ہوکر حرکات تنفس کمزور اور بیقاعدہ اور آہستہ ہوجاتی
ہیں نیز ہرقلیل مقدار میں افیون سے موت تنفس بند ہوکر ہوتی ہے۔

سنسری نروزکا فعل کمزور ہوکر احساس تکلیف اور درد وغیرہ کم ہوجاتا ہے۔
دل کی حرکت ابتدا میں قدرے تیز ہوجاتی ہے مگر بعد میں واگس عصب کو تحریک ہوکر حرکات قلب سست اور کمزور
ہوجاتی ہیں اور آخر کار واگس مفلوج ہوجاتی ہے مگر چونکہ ساتھ ہی دل کی اندرانٹرنزک گنگلیا بھی سست یا مفلوج ہوجاتی
ہیں اسوجہ سے حرکات قلب تیز نہیں ہونے پاتی بلکہ بہت قلیل المقدار اور کمزور ہوجاتی ہیں شاذونادر طور پر افیون
کی موت حرکت قلب بند ہوکر بھی ہوتی ہے۔
حرکات تنفس کو سُست ہر قسم کے ریفلیکس فعل مثلاً کھانسی ہچکی چھینک وغیرہ بند اور اخراج بلغم کم یا بند ہوجاتی
ہیں گویا کہ تنفس کے لیے افیون نہایت سخت مضعف ہے۔
جگر کا بلیری اور گلائی کوجینک فعل بھی کمزور ہوجاتے ہیں۔
قریباً ہر عضو کا خاص فعل کمزور اور ہر قسم کی خراش اور تکلیف کم اور ریفلیکس حرکات بند ہوجاتی ہیں۔
افیون اپنے دافع اوجاع اور خواب آور تاثیرات کی وجہ سے نہایت کثرت سے استعمال کیجاتی ہے جبکہ درد،
دماغی بیچینی کثرت محنت بخار جنون اور مختلف عصبانی بیماریوں کی وجہ سے بیخوابی ہو انمیں افیون نہایت
مفید ہوتی ہے۔ دیگر خواب آور ادویہ مثلاً کلورل سلفونیل۔ پارالڈی ہائڈ برومائڈز بھنگ کنوٹیلی پائسینی بیسم

ہیپنال۔ ٹیکسوکا۔ جالفیل۔ سانفیل۔ رسارسین۔ یورال وغیرہ سے اس بات میں ترجیح رکھتی ہے کہ یہ منوم ہونے کے علاوہ نہایت قوی۔ دافع اوجاع بھی ہے۔ اور دیگر دافع اوجاع ادویہ مثلاً اکونائیٹ بیلاڈونا کوئین وغیرہ پر اسبات میں غالب ہے کہ دافع اوجاع ہونے کے علاوہ خواب آور بھی ہے۔ تقریباً ہر قسم کی تکلیف مثلاً کینسر ٹیل یا بلیری کالک۔ اعصابی درد وجع مفاصل سرطان ضربات۔ اورام۔ فریکچرس ڈسلوکیشنز وغیرہ میں درد کو آرام دیتی ہے۔ گاوٹ یعنی نقرس میں نہایت احتیاط سے اسکا استعمال کرنا چاہیئے۔

تشنجی امراض مثلاً صرع۔ دمہ۔ سپنر ماڈک سٹرکچر آف دی یوریتھرا وغیرہ میں اسکو کم استعمال کرتے ہیں۔ لیکن نخاع کے تشنج اور درد میں مارفیا کی جلدی پچکاری کے برابر شاذ و کوئی علاج نہیں ہے۔

قلبی امراض میں درد سینے چینی اور اختلاج کو بہت آرام بخشتی ہے۔ مگر چونکہ یہ سخت درجہ کی مضعف قلب ہے اسلیئے اسکو امراض کہنہ قلب میں جبکہ اسکی دیواریں اور کواڑ خراب ہوگئے ہوں یا محض قلب ہی کمزور ہوگیا ہو اسکا استعمال نہایت احتیاط کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ ایسی حالتوں میں بیلاڈونا زیادہ تر استعمال کیا جاتا ہے۔

چونکہ عروق خون اور دوران پر اسکا اثر سدّہ ہوتا ہے اسلیئے مختلف قسم کے جریان خون مثلاً ہیماپٹی سس۔ ہیمی ٹیمیسس۔ میلینا اور اپی سٹیکسس وغیرہ میں اکثر مفید ہوتی ہے جبکہ انتڑیوں سے خون نکلتا ہو اسمیں اسکا فایدہ تین طرح سے ہوتا ہے اوّل تو اسطرح کہ انتڑیوں کی پیری سٹالٹک حرکت کو کم کرتی ہے دوم ہر قسم کی خراش کو رفع اور سوم دوران خون کو سست علی ہذا القیاس ہیماپٹی سس میں بھی ایسی ہی فایدہ کرتی ہے۔ امراض سینہ میں کھانسی۔ درد۔ دکشتی اور دیگر تکالیف کو کم کرتی ہے۔ مگر ان حالتوں میں اسکا استعمال نہایت احتیاط چاہتا ہے۔ مثلاً جب برونکائی یا پلمونری ویسی کلز میں رطوبت بہت جمع ہو ایسی حالت میں افیون کا دینا نہایت مضر ہوگا کیونکہ اس سے کھانسی بند ہوکر رطوبت خارج نہونے پاوے گی بلکہ اندر ہی جمع اور منجمد ہوکر دکشتی زیادہ ہوجائیگی۔ برعکس اسکے جبکہ کھانسی کسی لاعلاج سبب مثلاً پھیپھڑوں کی رسولی۔ ڈیاد نفلیکس اری ٹیشن وغیرہ سے ہو تو افیون نہایت مفید ہوگی۔ مخرج بلغم ادویہ مثلاً امونیا اور اپی کے کوانا وغیرہ کے ساتھ اسکا استعمال زیادہ مفید اور بے ضرر ہوتا ہے۔

ذیابیطس میں شاید افیون کی برابر اور کوئی قوی الاثر نہیں ہے۔ اورام حادہ بخارات اور آتشک میں کیلومل اور افیون کا مجموعی استعمال نہایت مفید ہوتا ہے۔

انٹسٹائنل پرفوریشن اور پیری ٹونائیٹس میں نہایت بیش قیمت دوا ہے۔

اسقاط حمل کے روکنے اور عسر ولادت اور آفٹر پینز کو رفع کرنے کے واسطے بھی استعمال کیجاتی ہے۔

مارفیا زیادہ تر بائل کے ساتھ جسم سے خارج ہوتا ہے پیشاب میں بھی اپنی اصلی کیفیت پر خارج ہوتا ہے۔ اور خارج ہوتے وقت مقدار پیشاب اور قوت دافعہ پیشاب کو کم کردیتا ہے۔ اور مرض گردہ میں اسکی جسم کے اندر جمع ہونے کا بھی اندیشہ ہے اسلیئے امراض گردہ میں اسکو نہایت احتیاط کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے ... کے ...

خارج ہوتے ہوئے مارفیا قدرے خراش اور گرمی کرتا ہے اور بعض اوقات اس سے بخارات جلدی نمودار ہو جاتے ہیں۔ جلدی شریانیں پھیل جاتی اور غدود پسینہ کو تحریک ہوتی ہے۔ ڈوورس پاوڈر کی صورت میں نہائت مفید معرق ہے۔ نزلہ۔ انفلوائنزا۔ بخار۔ اور وجع مفاصل کی شروع تیزی میں نہائت مفید اور قوی الاثر معرق اور دافع حرارت ہے۔

دودھ کے ساتھ بھی مارفیا خارج ہوتا ہے۔ اسلئے دودھ پلانیوالی عورتوں کو افیون احتیاط سے دینی چاہئے۔

افیون میں مفصلہ ذیل جوہر ہوتے ہیں۔

مارفیا۔ کوڈایا۔ نارکوٹین۔ نارسین۔ تھیبے این۔ اوپیئینین۔ کرپٹوپین۔ میٹامارفین۔ پے پادرین۔ پارفائی راکسین لاڈینین۔

مارفیا کی تاثیرات افیون کے مشابہ ہیں۔ محض فرق اسقدر ہے کہ افیون مارفیا کی نسبت دیر میں اپنا پورا اثر کرتی اور دیر میں مارفیا بنکر جسم سے خارج ہوتی ہے۔ اسوجہ سے افیون کا اثر زیادہ دیر پذیر اور دیرپا ہے اور امراض امعاء و شکم مثلاً اسہال۔ آبسٹرکشن۔ ہرنیا۔ انٹسٹائنل پرفوریشن۔ پیری ٹونائی ٹس وغیرہ میں زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ سیدھی دور تک پہنچتی ہے۔ ڈیلیریم ٹریمنس اور دماغی خرابیوں میں بھی بوجہ دیرپا اثر رکھنے کے زیادہ تر مفید ہے۔ ذیابیطس میں مارفیا کی نسبت کم ضرر کرتی ہے۔ جب کسی سوزش پر لگانا ہو یا بطور حقنہ یا کیلومل و کونین کے ساتھ یا بطور معرق استعمال کرنا ہو تب بھی افیون ہی زیادہ مفید ہوتی ہے۔ مارفیا جس مقام پر لگایا جاوے پہلے قدرے خراش کرتا ہے۔ مگر سیڈیٹو اور ہپناٹک تاثیرات میں مارفیا افیون پر ترجیح رکھتا ہے۔ کیونکہ افیون میں تھیبے این۔ کوڈین اور نارکاٹین اجزا ایسے موجود ہیں جو کنولسیٹ یعنی تشنج پیدا کرنے والے ہیں۔

کوڈایا۔ یا کوڈین مارفیا کی نسبت زیادہ محرک نخاع اور کم مخدر دماغ ہے اسوجہ سے اسکے استعمال میں بعض اوقات رعشہ ہوتا ہے۔

ذیابیطس میں نصف گرین سے ۲ گرین روزانہ تک دینے سے شکر کو بہت کم کر دیتا ہے۔

نارکوٹین بعض کی رائے میں ہپناٹک اور بعض کی رائے میں کنولسینٹ ہے۔

نارسین۔ اوپیئینین کرپٹوپین۔ میٹامارفین اور پے پادرین کا اثر مارفیا کے مشابہ ہے۔

پارفائی راکسین اور لاڈینین اپنے افعال میں کوڈایا کے مشابہ ہیں۔

تھیبے این نہایت قوی کنولسینٹ ہے۔

افیون اور مارفیا کے استعمال میں مفصلہ ذیل امور پیش نظر رکھنی چاہیے۔

اول یہ کہ امراض گردہ و شش و قلب۔ سرسام اور بیہوشی شراب میں نہائت احتیاط کے ساتھ اسکا استعمال کرنا چاہیئے۔ دوم بچوں کو اکثر سخت نقصان کرتی ہے۔ ایک سالہ بچہ کو نصف قطرہ ٹنکچر اوپیم سے زیادہ

نہ دینا چاہیے۔ **سوم** دودھ پلانے والی عورات میں بھی اسکا احتیاط لازم ہے **چہارم** عورتوں کو اسکی برداشت مردوں کی نسبت کم ہوتی ہے **پنجم** خصوصیت مزاج۔ بعض اشخاص کو اسکی بہت برداشت ہوتی ہے بعضوں کو اس ہی تھوڑی مقدار میں زیادہ نشہ ہو جاتا ہے۔ بعض کو بھک اور بے چینی زیادہ ہو جاتی ہے بعض مارفیا کی جلدی پچکاری سے نہایت سست اور نڈھال ہو جاتے ہیں اور سخت متلی اور غشی کی علامات شروع ہو جاتی ہے۔ **ششم** عادات۔ جو لوگ عادی طور پر اسکا استعمال کرتے ہیں انکو اسکی بہت برداشت ہو جاتی ہے **ہفتم** دردکیحالت میں اسکی زیادہ برداشت ہو جاتی ہے۔

جب اٹروپین کے ساتھ مارفیا کا استعمال کیا جاتا ہے تو علامات ناقصہ متلی غشی۔ بدہضمی قبض وغیرہ نہیں ہوتی باقی خاصکر امراض قلب و شش۔ انشتائل آبکشن اور تشنجی امراض میں اٹروپین کا مارفیا کے ساتھ ملا کر دینا مفید ہوتا ہے۔ مگر دماغی خلل خاصکر ماتنیا میں اٹروپین نہ دینا چاہیے۔ **رخ** افیون ½ سے ۳ گرین تک۔ اکسٹرکٹ اوپیم ½ سے ۱ گرین تک۔ اکسٹراکٹم اوپیائی لکوی ڈم ۱۰ سے ۴۰ قطرہ تک۔ ٹروچیسائی اوپیائی ۱ سے ۲ تک۔ وائنم اوپیائی ۱۰ سے ۴۰ بوند تک۔ پلولا پلمبائی کم اوپیو ۲ سے ۵ گرین تک۔ پلولا اپیانس کو ۲ سے ۵ گرین تک۔ پلوس اوپیائی ۲ سے ۵ گرین تک کنفیکشیو اوپیائی ۵ سے ۲۰ گرین تک۔ پلوائی کاک کو ۵ سے ۱۵ گرین تک۔ پلولا اپیکو اکوانہا کم سلی ۵ سے ۱۰ گرین تک۔ پلوس کائینو کو ۵ سے ۲۰ گرین تک پلوس کریٹا ایروماٹیک کم اوپیو ۱۰ سے ۴۰ گرین تک ٹنکچر اوپیم ۵ سے ۴۰ بوند تک ٹنکچر اوپیائی امونیٹا ۳۰ سے ۶۰ بوند تک ٹنکچر کمفر کو ۱۵ سے ۶۰ بوند تک۔ مارفیا ہائیڈروکلورئڈ ⅛ سے ½ گرین تک۔ لائیکوار مارفیا ہائیڈرو کلوراس ۱۰ سے ۶۰ بوند تک ٹروچیسائی مارفینی ایک عدد سے ۶ عدد تک ٹروچیسائی مارفینی ایٹ اپی کے کوانی ۱ سے ۶ تک ٹنکچر کلوروفارمی ایٹ مارفینی ۵ سے ۱۰ بوند تک۔

افیون کی عادات پڑ جانے
عادت افیون بیان دیکھو۔

اکاس بیل یعنی کسکیوٹا ریفلیکسا۔ دافع سوزش مسہل۔ دماغ۔ دافع تشنج اور مقوی اعصاب ہے۔ امراض دماغی۔ مالیخولیا۔ تشنج صرع۔ فالج اور اوجاع مفاصل میں مفید ہے ¼ ڈرام سے ۲ ڈرام تک اسکا سفوف استعمال کرسکتے ہیں۔

اکائی نوکاکس۔ **Ecchinococcus** جگر اور رحم کے امراض کا بیان دیکھو۔

التھیال **Icthyol** دوسرا نام اسکا سلفو اکتھیولیٹ آف امونیم ہے۔ تندرست جلد پر لگانے سے اسکا کچھ اثر نہیں ہوتا لیکن ورم کیجگہ پر لگانے سے فوراً شریانیں سکڑ کر اسجگہ کا خون کم ہو جاتا ہے اور سیرم کا اخراج بھی کم ہو جاتا ہے۔

داخلی استعمال میں اکتھیال مصفی خون۔ دافع اوجاع مسکن سوزش۔ اینٹی سیپٹک اور حابس الدم تاثیرات رکھتا ہے اسکا بیرونی اور اندرونی استعمال ان تمام بیماریوں میں مفید ہے جنمیں کہ پرانی سوزش کیوجہ سے عروق شعریہ متمدد اور کشادہ ہو گئی ہوں اور اجتماع خون ازحد رہتا ہو اسلئے مفصلذیل امراض میں یہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

(۱) سر اور چہرہ کی سیبوریا میں جو مریضان ڈیمینوریا میں اکثر ہو جاتا ہے۔

(۲) امراض جلد مثلاً اگزیما۔ اکنی۔ رنگ ورم۔ سائی کوسس۔ ارٹیکیاریا۔ کیریا۔ ڈرمے ٹائیٹس وغیرہ میں

(۳) لیپرسی یعنی جذام۔

(۴) ہر قسم کے بیرونی ورم اور گاوٹ میں۔

(۵) امراض النسوان مثلاً پیری میٹرائیٹس کرانک میٹرائیٹس۔ اینڈو میٹرائیٹس سیلپنجائیٹس۔ پروریٹس۔ والوائیٹس یا ویجائنائیٹس۔ اروزن آف دی سروکس وغیرہ میں۔ ان امراض میں بطور ویجائنل ٹمپین یا ریکٹل سپازیٹری یا خارجی لیپ گلیسرین یا ایسیولین میں ملا کر استعمال کرتے ہیں اور نیز کھلاتے بھی ہیں۔

(۶) کلوروسس ٹیوبرکلوسس اور سکرافیولا میں۔

(۷) پرانی سوزش معدہ و امعا اور نیز اسہال مزمنہ میں۔

(۸) الکحالزم میں۔ اکتھیال کے استعمال سے الکحالک ٹریمرس ہی دور نہیں ہوتی۔ بلکہ ساتھ ہی شراب سے نفرت بھی ہو جاتی ہے۔

(۹) امراض تنفس مثلاً ہائی پریمیا آف دی لیرنکس اور برانکیل استھما میں۔

(۱۰) فرنکیولوسس میں دنبل بکثرت اور بار بار نکلنا۔

(۱۱) وجع الاذن۔

(۱۲) برنز یعنی جلی ہوئی جگھوں پر لگانا نہایت مفید ہے۔

(۱۳) لانج ایمسون اور ہائیڈروسیل میں ٹنکچر آیوڈین کی طرح جوف کی دیواروں کو جلد پیوست کر دیتی ہے اور برخلاف اسکے اس کی تکلیف ۵ سے ۱۵ منٹ کے اندر بند ہو کر وہ جگہ بے حس ہو جاتی ہے۔ آیوڈوفارم پر اسکو یہ ترجیح ہے کہ ماسوائے اینٹی سیپٹک ہونے کے گرینولیشن نہیں ہونے دیتی اور جوف کی دیواریں جلد پیوست ہو جاتی ہیں اور چونکہ سیپٹک بھی ہے اسلیئے خون کو بھی بند کرتی ہے۔

(۱۴) اری سیپلس کی ترقی کو روکنے اور مقام ماؤف کو صحت پر لانے میں ٹنکچر آیوڈین سلور نائیٹریٹ۔ ٹلگاف اور کاربالک ڈریسنگ کاربالک انجیکشن وغیرہ کو بند کرتی جاتی ہے۔

(۱۵) جسم کے روکنے درد دور کرنے اور اخراج پیپ بند کرنے میں نہایت زبردست ثابت ہوئی ہے۔

خوراک اکتھیال ۲ گرین سے ۵ گرین تک۔

التھیوسس Icthyasis جلد کے امراض کا بیان دیکھو

اکٹرس Icterus جانڈس یرقان کا بیان دیکھو۔

اکٹروپین Ectropion پلکوں کے امراض کا بیان دیکھو۔

اگنین Agnine اسکے دوسرے نام لینولین اڈیپس لینی اور وول فیٹ ہیں۔ یہ روغنی شے بھیڑ کی پشم میں سے حاصل کیجاتی ہے۔ مرہموں کیواسطے نہایت عمدہ ہے۔ لارڈ تیل۔ وسلین۔ گلیسرین سمپل آئنٹ وغیرہ دیگر روغنی اشیا پر جو مرہموں اور لینمنٹس وغیرہ کے بنانے میں استعمال کیجاتی ہیں انپر اسکو کئی طرحسے ترجیح ہے اول اسطرحسے کہ یہ جلد پر کسی قسم کا خراش نہیں کرتی **دوم** چونکہ اسکو کپڑے سے پونچھ کر خشک کر دیا جاوے تب بھی جلد نرم رہتی ہے کپڑوں پر داغ نہیں لگتا **سوم** جلد میں بہت جلدی اور زیادہ مقدار میں جذب ہوجاتی ہے **چہارم** دیگر ادویات اسمیں ملکر باریک سی باریک ذرات میں تقسیم ہوجاتی اور جلد میں جذب ہوسکتی ہیں **پنجم** یہ پانی میں بھی ملجاتی ہے حتی کہ ہموزن پانی میں ملکر اسکی نرمی اور تاثیرات ویسی ہی رہتی ہیں **ششم** چونکہ اسمیں ملکر ادویہ تھوڑی مقدار میں بھی کافی طور پر جذب ہو سکتی ہیں اسلیئے یہ ایک کفایت کی صورت بھی ہے **هفتم** [illegible] پر اسکو لگایا جاوے تو فوراً ہر طرف پھیلکر جذب ہونی شروع ہوجاتی ہے برخلاف اسکے چربی اور وسلین [illegible] جذب کرنے کی طاقت نہیں رکھتی اسوجہ سے میوکس سرفیس پر الگ ہی لگی رہتے ہیں **هشتم** چونکہ اسمیں کسیقدر چیپ بھی ہوتا ہے اسلیئے جلد پر ایک جگہ چپک کر لگی رہتی اور گرنے نہیں پاتی۔

چونکہ یہ بہت ادویات کو جذب کر لیتی ہے اور خود جلد میں باسانی جذب ہوجاتی ہے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ تمام مرہموں میں اسیکا استعمال کیا جایا کرے اور نیز بہت سی ادویہ بجای کھلانے کے اسکے ساتھ جلد کے رستہ پہنچائی جایا کریں۔ ادویہ مثلاً کونین پٹاسی آیوڈائڈ پارہ۔ کرائی سوفینک ایسڈ نیفتھال اسمیں ملاکر جلد پر مالش کرنیسے اپنا پورا اثر کرتی ہیں۔

خالص اگنین یا دیگر ادویہ مثلاً کرائی سی روبین سیلی سیلک ایسڈ پلمبائی ایسی ٹاس نیفتھال وغیرہ کے ساتھ ملاکر استعمال کرنا مفصلہ ذیل جلدی امراض میں نہایت سریع اور قوی الاثر ثابت ہوا ہے۔ سورائی سس۔ ہرپیز۔ کرانک ڈرمیٹائی ٹس۔ زوائد جلدی۔ کیلاسیٹز سیبوریا۔ اری تھیما۔ پرورائی ٹس۔ سائی کوسس۔ ای تھیلوما۔ لوپس۔ اگزیما۔ اکتھیوسس ہاتھ پاؤں کا پھٹنا۔ سکیبیز غرضکہ ہر قسم کی جلدی سوزش سختی اور انجرات میں مفید ہے مالش کرنے سے بہت جلد جذب ہوجاتی ہے اور دیگر روغنی اشیا کی طرح بعد میں صابون کے ساتھ دھونے کی ضرورت نہیں رہتی۔

بعض اشخاص میں صابون کے ساتھ نہانے دھونے سے جلد سخت خشک۔ اور بدآب ہوجاتی ہے اور اکثر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں بھی نمودار ہوجاتی ہیں۔ اگر صابون بجائے چربی کے لینولین کے ساتھ بنائے جائیں تو انمیں یہ نقصان نہیں رہیگا کیونکہ معمولی صابون جلد کو خشک اور چربی سے صاف کرکے اسکی نرمی اور لچک کم کر دیتے ہیں کر لینولین [illegible] طاقت رکھتی ہے [illegible]

اگی ری کس البس- Agaricus Albus تھوڑی مقدار میں اسٹرنجنٹ ہی خاصکر پسینہ اور دودھ کے اخراج کو کم کرتا ہے زیادہ مقدار میں قے آور و مسہل ہے

اگی ریسین- Agaricine
اگی ریسین نہایت قوی انہائی ڈرائنگ یعنی پسینہ کو روکنے والا ہے سل کے پسینہ روکنے میں نہایت قوی اور زود اثر ثابت ہوا ہے۔ مگر دیگر رطوبات جلدی اور شش کے اخراج میں کچھ تغیر نہیں کرتا صحت کیحالت میں اگر کھلایا جاوے تو پسینہ کا اخراج ایک خاص حد پر رہیگا۔ لیکن پیشاب کی کثرت اور پیاس کی کمی جب ہی پانی وغیرہ کم پیا جاوے ساتھ ہی ساتھ اعتدال قایم رکھینگے۔ اسہال کیحالت میں ڈوورس پاوڈر کے ساتھ دینا مفید ہے۔ خ اگے ریکس پاوڈر ۲ سی ۳ گرین تک اگری سین 1/12 سی 1/2 گرین تک۔ فلوئڈ اکسٹرکٹ ۲ سی ۲۰ بوند تک۔

اگی ریکس مسکیریس Agaricus Muscaris اسمیں سے مسکیرین حاصل ہوتا ہے جو پسینہ روکنے میں نہایت قوی اور تیز اثر رکھتا ہے مگر دیگر جلدی غدودوں اور تیز سیلیوری گلنڈز کو پائی لوکارپین کیطرح تحریک دیتا ہی۔ خ مسکیرین نائیٹریٹ یا مسکیرین سلفیٹ 1/4 گرین سی 1/2 گرین تک جلدی پچکاری میں۔

اگیو Ague یعنی تپ لرزہ۔ دیکھو بخارات موسمی کا بیان۔ ل

اگیو ویڈ Ague weed اسکا دوسرا نام گرنڈیلیا سکروسا ہی موسمی بخار اطحال اور جگر کے بڑہنے اور دیگر امراض ملیریا میں مفید ہی

الائچی خورد و کلاں۔ کارڈےمم کا بیان دیکھو۔

البی نزم Albinism اگر پیدایشی ہی تو علاج عام مقویات اور عمدہ غذاؤں سی کرنا چاہئے۔ اور اگر بعد میں تبدیلی آب و ہوا وغیرہ سی ہوا ہی تو ان اسباب کیمطابق علاج کرنا چاہئے چونکہ اس مرض میں آنکھ کو روشنی کی برداشت بہت کم ہوتی ہے جسوجہ سی مریض کو سخت دقت رہتی ہے۔ اسکا دفعیہ مناسب عبارہ یا عینک سی کرنا چاہیئے۔

البیومن Albumen یہ ایک نہایت اعلی درجکی حیوانی غذا ہی سفیدی بیضہ تمام البیومن ہی۔ دماغ و خون آنکھ کی رطوبات زجاجیہ و جلیدیہ اور لمف میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ سرد پانی میں حل ہوسکتا ہی لیکن گرم کرنے سے جم جاتا ہے۔ الکحال اور ترشیاں بھی اسکو منجمد کر دیتی ہیں۔ نباتات میں بھی البیومن کسیقدر پایا جاتا ہے۔ پارہ کے لئے فادزہر ہے اور نیز زہر سنکھیا میں بھی مفید ہے۔

البیومی نائڈ ڈزیز Albuminoid disease اس بیماری کے دوسرے نام ویکسی۔ لارڈیشس یا ایمی لائڈ ڈیجنریشن بھی ہیں۔ اس بیماری میں جگر گردہ تلی غدود اور دیگر اعضائے کی ساختیں فاسد ہوکر موم کے مشابہ ہوجاتی اور اون کی خاص خاص افعال میں نقصان آجاتا ہے تمام بدن نہایت نحیف و لاغر اور پیلے رنگ کا ہوکر ایک علیحدہ رنگ روپ حاصل کرلیتا ہے۔ جب گردہ میں یہہ مرض ہو تو استسقا۔ البیومی نوریا اور یوریمیا ساتھ ہوجاتے ہیں۔ عموماً ایسے مرضوں کے بعد شروع ہوجاتا ہے جسمیں مدت تک پیپ بکثرت خارج ہوا رہے مثلاً ہڈیوں یا جوڑوں سے ورم ہوکر پیپ جاری ہونا سل۔ المپائما یا کن لاٹی کس کمر کا پھوڑا اسواے اسیر [illegible] وغیرہ الیسا امراض مزمنہ کی بھی جاتا ہے [illegible] مدت لاغر ہوجانا [illegible] ۲ آتشک اسہال آتشک [illegible]

مزمنہ۔ جگر طحال اور گردوں میں یہہ مرض سب سے زیادہ ہوتا بعد ازاں غدود پھر امعا پھر مثانہ پھر ادینٹم پھر تھائیرائیڈ پھر دل اور پھیپھڑے میں جو عضو ماؤف ہوتا ہے اُسپر آیوڈین لگانے سے گہرا زرد رنگ ہو جاتا ہے پھر اگر اوسپر ڈائلیوٹ سلفیورک ایسڈ ڈالا جاوی تو سیاہ ہو جاتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اعضائے ماؤف کے ریشے البیومی نیٹس میں بدلجاتے ہیں اور انمیں سے پوٹاسیم سالٹ اور فاسفورک ایسڈ بہت کم ہو جاتی ہیں برعکس انکے سوڈیم اور کلورین سالٹ نسبتاً زیادہ ہو جاتے ہیں۔ جگر اور طحال ہموار طور پر بڑھ جاتے ہیں۔ اسکی تشخیصی علامات حسب ذیل ہیں۔ (۱) بہت سے اعضا کا اکٹھے ماؤف ہو جانا (۲) اون کو امراض سے پیشتر مدتوں پیپ کا جاری رہنا یا کسی اور پرانے مرض میں مبتلا رہنا۔

علاج۔ شروع آثار میں مقویات فولاد کا ڈلور آئل اور عمدہ غذاؤں خاصکر البیومنس غذاؤں سے علاج کرنا چاہیئے۔ چونکہ پیپ کے ساتھ پوٹاسیم سالٹ بہت خارج ہوتے ہیں۔ اسلیئے پوٹاسیم بائی کاربـ یا پٹاسی سائٹراس کا استعمال مفید اور ضروری ہوتا ہے۔

البیومی نیوریا Albuminuria پیشاب میں البیومن خارج ہونا۔ البیومن ایک مادہ غذائی ہے جو انڈے کی سفیدی کے مشابہ ہوتا ہے۔ اسکی خاصیت یہ ہے کہ آنچ دینے یا ترشی ملانے سے جم جاتا ہے۔ قارورہ کو اوبال کر دیکھیں۔ اگر البیومن موجود ہو تو البیومن کا بادل سا جمجاتا ہے اگر زیادہ کثرت سے ہو تو تمام پیشاب اسکی تلچھٹ سے بھر جاتا ہے۔ ترشی ڈالنے سے یہی نتیجہ ہوتا ہے۔ اوبالنے یا نائٹرک ایسڈ ملانے سے پیشتر یہہ دیکھ لینا چاہیئے کہ پیشاب کھارا یا زیادہ ترش نہو۔ اگر کھارا ہو تو بقدر نائٹرک ایسڈ ملادیں کہ خفیف سا ایسڈ ہو جاوی اور اگر زیادہ ایسڈ ہو تو اسکو ارپوٹاسی ڈال کر اوسکو خفیف ایسڈ کر لیں ورنہ اور چیزوں کی تہ جم کر البیومن کا دہوکا ہو جاویگا۔ عارضی البیومی نوریا مفصلہ ذیل اسباب سے پیدا ہو جاتا ہے۔

(۱) انڈے اور کچے البیومن والی غذائیں کھانے کے بعد۔

(۲) نمک چھوڑ دینے کے بعد۔

(۳) سرد پانی سے غسل کرنا۔

البیومی نوریا کا مرض مفصلہ ذیل حالتوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اوّل پیشاب میں خون یا مار الدم یا پیپ یا لعاب ہے دوم گردوں کا اجتماع خون سوم بخار اسہ وسعہ گردہ چہارم امراض خون مثل پرپیورا سکروی میلریا نقرس۔ ذیابطوس لیوکیمیا آتشک لہ یرقان ہفتم حمل ہشتم سرالجش دہم ہفتم گردہ کے امراض مزمنہ ہشتم یوریٹرس میں کسی وجہ سے روک واقع ہو جانا نہم سنکہا سنکہیا فاسفورس سنکہیا سلور نائٹریٹ کی دہری مقدار میں کھانے سے دہم امراض معدہ و جگر جن سے ہاضمہ خراب ہو جاوی یازدہم گردوں کے اعصابی خلل میں مثلاً سر کی ضرب تشنج۔ اپولپکسی۔ مرگی۔ کزاز۔ اکسی افتھیلک گلہڑ میں کثرت البیومی نوریا سے خون ناقص ہو جاتا اور استسقا بدن زائل ہو ذکاوت اعضا اور بافتوں کی بہی یا سوزش شروع ہو جاتا ہے۔

علاج چونکہ اسکے اسباب نہایت مختلف ہوتے ہیں اسلیئے اسکا علاج بھی مختلف صورتوں میں مختلف طور پر ہو سکتا ہے

اول۔ فزیالاجیکل یا فنکشنل یا سائیکلک البیومی نیوریا یعنی جبکہ ظاہرا طور پر کوئی مرض معلوم ہو اور پیشاب میں البیومن خارج ہوتا ہو یہ اکثر نوجوانوں میں بوجہ افراط ورزش بدنی یا کثرت جماع یا بعد استعمال تماکو یا عادت جلق یا سردی لگنے یا کمزوری دوران خون ہی ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات اسکا سبب محض بدہضمی یا زیادہ شکم سیری ہوتا ہے۔ عورتوں میں ویجائنل سیکس نوجوانوں میں پراسٹیٹک ڈسچارج ملنے سے ہو سکتا ہے۔ زیادہ حیوانی غذا خاصکر سفیدہ کھانے سے بھی ہو جاتا ہے۔ فائی موسس۔ کرانک یوریتھرائیٹس۔ گونوریا اور گلیٹ وغیرہ میں بھی ہو سکتا ہے پس اسکا علاج مطابق سبب کرنا چاہیئے۔ ہر قسم کی بدعادات اور تفریط و افراط میں اصلاح کرنی ضروری ہوگی اگر کمزوری دوران خون ہی ہو تو اسکا علاج ڈجی ٹیلس او فولادسے کرنا چاہیے۔ اگر شکم سیری یا زیادہ حیوانی غذا کھانیکی عادت ہو تو اسکی اصلاح ضروری ہے۔ فائی موسس کیلیئے اسمیں ختنہ کر دینی چاہیئے۔

دوم برائیٹس ڈزیز کا البیومی نوریا اسمیں مفصلہ ذیل اشیا مفید ثابت ہوئی ہیں۔ (۱) نمک یعنی سوڈیم کلورائڈ پہلے روز دس گرین فی خوراک کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے یا ایک گھنٹہ بعد تین دفعہ پانی میں حل کرکے پلائیں۔ دوسرے روز ۲۰ گرین فی خوراک اور تیسرے روز ۳۰ گرین فی خوراک چوتھے روز ۴۰ گرین فی خوراک اور پانچویں روز ۵۰ گرین فی خوراک دیں۔ بعد ازاں اسی مقدار میں دیتے رہیں۔ اس سے البیومن کم اور پیشاب زیادہ ہو جاتا ہے (۲) بائدازجرانی پرکلورائڈ ۱/۸ گرین ٹنکچر سنکونا ایک ڈرام اور پانی ایک اونس۔ یہ مکسچر پہلے چار چار گھنٹے بعد اور پھر دو دو گھنٹے بعد دینا چاہیئے۔ اس سے ادرار بہت ہو کر ورم دور ہو جاتا ہے (۳) سوڈی آیوڈائڈ ۵ گرین سوڈی فاسفاس ۳۰ گرین سوڈی کلورائڈ ۹۰ گرین پانی حسب ضرورت جسمیں یہ ادویہ حل ہو جائیں یہ تمام ادویہ ایک دفعہ یا چند بار میں روزانہ ملا دینی چاہئیں۔

فکسین ٹینین۔ آیرن۔ ڈجی ٹالس کینولیریا۔ جیبورنڈی۔ فلوئڈ اکسٹرکٹ آف یوکلپٹس گلابولس اور عموما تمام مدرات اور مقویات فولاد وغیرہ اسمیں مفید ہوتے ہیں تفصیل کے لیئے دیکھو بیان برائیٹس ڈزیز کا۔

سوم۔ البیومی نیوریا جو نیل کنجیسچن سے ہو اسمیں مدرات۔ معرقات اور تیز مسہلات مفید ہوتی ہیں مثلا کیفین سائیٹرا کنولیریا سپارٹین بکی کے بالوں کا سرے دشگمیٹا میڈیز سٹر وفنتھس۔ الیکیس لیکٹونز۔ اڈونس ورنلس ہاٹ ویٹ کیریس پٹاسی الیسی ٹاس۔ ڈجی ٹالس۔ لائکوار امونیا ایسی ٹیٹس۔ کریم ٹارٹر۔ سلیمیٹ۔ انگوینٹم ٹینیڈ سالیوٹر آف کیتھارٹکس وغیرہ انگوینٹم چار پونڈ روز کھلانے سے بخوبی ادرار ہو کر البیومن میں کمی ہو جاتی ہے۔ مقام گردہ پر سینک دینا بھی مفید ہے۔

چہارم کارڈیک البیومی نوریا یعنی جو کمزوری قلب سے ہو۔ اسمیں ڈجی ٹالس سٹروفنتھس آیرن سٹرکنیا وغیرہ مفید ہونگے۔

پنجم۔ البیومی نوریا جو الیوپیتھی فک ہو مثلا اسکا ایسے ٹینا ٹائفس ہیضہ یا کسی اور عام مرض میں

اسمیں مقام گردہ پر سینک کریں۔ اور داخلی طور پر مدرات و مقویات فولاد و کونین استعمال کریں۔
ششم جبکہ کسی اور البیومنس رطوبت کے ملنے سے ہو جیسے ہیمیٹی نوریا یا کائلی نوریا وغیرہ میں انکے واسطے دیکھو علاج ان امراض کا

التوا۔ فقرات میں داہنی یا بائیں طرف زوال آجانا۔ سپائنل کیرویچر کا بیان دیکھو۔

آلٹری ٹوز Alteratives یعنی وہ دوائیں جو کل جسم یا خاص حصہ جسم کو بلا اسہال اور اعرق یا اور کسی اخراج کے بتدریج حالت صحت پر لاتی ہیں عام طور پر آلٹری ٹوز کا نام مصفی خون معدلات افزایندہ صحت مغیر صحت وغیرہ ہے۔ ان کی کئی اقسام ہیں۔
اوّل وہ آلٹرے ٹوز جو خون کے سائل حصہ یعنی پلازما پر اثر کرتے ہیں مثلاً پٹاسی ہیڈرائیڈ گندھک سٹرپ ائن سیٹھلی پر کیس سیلی سلیٹس مچھلی کا تیل سوڈیم لیتھیم کیلسیم او میگنیشیم کے سالٹ تمام ایسڈز یعنی حموضات **دوم** وہ آلٹری ٹوز جنکا اثر خون کے وائٹ کارپسلز پر ہوتا ہے مثلاً کونین۔ ورے ٹریلا یر وڈیکس مر وغیرہ۔ **سوم** وہ آلٹری ٹوز جنکا اثر خون کے ریڈ کارپسلز پر ہوتا ہے مثلاً آیوڈائڈز گندھک۔ کونین۔ الکحال سوڈیم نائٹرائیٹ سپرٹ آف نائٹرک ایتھر۔ آرسنک۔ فاسفرس آیرن۔ ٹرپنٹائن آئل۔ ایسڈ ہائڈروسائنک۔ ڈائلیوٹ ٹارٹارک ایسڈ اور سائٹرک ایسڈ وغیرہ **چہارم** وہ آلٹری ٹوز جنکا اثر میٹابولزم یعنی جسم کی پرورش اور زوال پر ہوتا ہے مثلاً پارہ۔ فولاد نٹی موفی۔ فاسفورس ہیم الفار گندھک پٹیسیم سلفائڈ کیلسیم ہائی پو فاسفس۔ گایاکم۔ انٹی مول میزریون عشبہ کیفین۔ گاریا کوکا۔ ایسڈ سیلی سلک وغیرہ **پنجم** وہ آلٹری ٹوز جنکا اثر خاص خاص اعضا پر ہوتا ہے مثلاً السلیم پاپوا ایمونیا ایتھر الکحال روغن تارپین گندھک آیوڈین اور کیڈمیم تفصیل کیلئے دیکھو بیان خون اور میٹابولزم کا۔

السٹونیا سکالرس Alstonia Scholaris ڈیٹا بارک ڈیٹی این ہندی میں اسکو شاتا کہتے ہیں سنکونا بارک کی طرح اس درخت کی چھال مقوی انٹی پیریاڈک ہے بخارات نوبتی اور زیر اسہال اور پیچش مزمنہ میں نہایت مفید ہے۔ ڈیٹا این جو اس درخت کی چھال میں سے نکالا جاتا ہے اپنے فوائد اور خوراک میں کونین کی برابر ہے لیکن کونین کے ضررات مثلاً بہرہ پن گرانی سر بیخوابی۔ بے چینی وغیرہ سے بری ہے
خ سفوف (چھال کا) ۲۰ گرین سے ۶۰ گرین تک۔ فلوئڈ ایکسٹراکٹ ۲ سے ۱۰ بوند تک۔ ڈیٹا این ۱ سے ۴ گرین تک۔

السٹونیا کنسٹرکٹا Alstonia Constricta دوسرا نام اسکا آسٹریلین یا کوئینس لینڈ فیور بارک ہے نہایت عمدہ مقوی دماغ و نخاع دافع بخارات نوبتی اور قاطع کرم ہے۔ کونین اور نکس وامیکا کی مجموعی تاثیرات اپنے اندر رکھتا ہے۔
خ چھال کا سفوف ۳ سے ۱۰ گرین تک ٹنکچر ½ سے ۲ ڈرام تک۔ فلوئڈ ایکسٹراکٹ ۲ سے ۱۰ بوند تک۔

السرز Ulcers یعنی زخم۔ دیکھو بیان زخموں کا۔

السی یا لنسیڈ۔ عام طور پر پلٹسوں میں استعمال کیجاتی ہے۔ اسکا پولٹس نہایت عمدہ امولینٹ ہے جلی ہوئی جگہ پر اسکا تیل خالص یا ہموزن لائم واٹر کے ساتھ ملاکر استعمال کیا جاتا ہے جسکا نام کیرن آئل ہے بطور حقنہ استعمال کرنے سے مسہل اثر پیدا کرتی ہے جب اسکا انفیوزن پلایا جاتا ہے تو بطور لیپ کے تالو اور گلو کی جھلی پر لگکر خراش کو رفع کرتا ہے اسطرح سے گلو کی کھانسی میں مفید ہے ہوا اور پیشاب کی نالیوں پر بھی اسکا اثر دملسنٹ ہوتا ہے اور پرانی کھانسی سوزاک و سوزش مثانہ وغیرہ میں مفید ہے خون سے آکسیجن لیکر یوریا کی ہیئت میں گردوں سے خارج ہوتی اور ادرار بھی کرتی ہے۔ اسکا انفیوزن حسب ضرورت پلا سکتے ہیں۔

الکحال Alcohol یعنی شراب۔ خارجی استعمال میں الکحال بطور انٹی سپٹک ریفریجریٹ

ریفریجرنٹ سسٹی مولنٹ اور روبی فیشینٹ کی استعمال کیا جاتا ہے۔ دیسی جراح اکثر سخت ضربات اور زخموں کو شراب سے دھوتے ہیں اس طرح سے یہ تمام ہوائی زہروں کو مار دیتا اور صاف کر دیتا ہے۔ ضرب خوردہ ساختوں کو تہ مضبوط کرتا اور تبخیر سے سردی پہنچا کر ورم کو روکتا ہے ہسپتالوں کی مرکری اور کاربالک لوشنوں وغیرہ کا نہایت عمدہ قائم مقام ہے۔ مزید براں ورم کو روکنے اور ڈھیلی ہوئی ساختوں کو سخت اور مضبوط کرنے میں اس سے بڑھکر ہے۔ سالم جلد میں جذب ہو سکتا ہے اور اسی بنیاد پر لنمنٹ اوپیم اور لنمنٹ بلاڈونا وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ مالش کرنے سے مقامی پرورش کو زیادہ کرتا ہے۔ بطور لنمنٹ کمفر و لنمنٹ سوپ وغیرہ پرانی سوزش۔ ہڈیوں کے ورم جوڑوں کی سختی میں اسکی مالش مفید ہوتی ہے۔ بعض اوقات اندرونی تکلیف و خراش رفع کرنے کے واسطے (مثلاً کرانک برانکائی ٹس میں) بطور لوکل روبی فیشینٹ بھی اسکو استعمال کرتے ہیں۔ لوی پریٹنگ لوشنوں میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔

جب پلایا جاوے تو اول منہ کے اندر فوراً گرمی۔ سوزش اور ایک خاص قسم کی تیزی پیدا کرتا ہے اور اگر تھوڑی دیر منہ میں رکھا جاوے تو اوپی تھیلیم سخت اور سفید رنگ ہو کر احساس کم ہو جاتا ہے اس طرح سے یہ مختلف قسم کی سوزش دہن اور دانتوں کے درد میں مفید ہے۔

شراب جب کسی خوشگوار صورت میں پی جاتی ہے تو بوجہ اس کے خوشگوار ذائقہ۔ بو اور تیزی کے ظاہر کی لذت زیادہ معلوم ہوتی اشتہا بڑھتی اور منہ اور معدہ کے افعال ہاضمہ تیز ہو جاتے۔

معدہ پر الکحال کا اثر کئی طور پر ہوتا ہے اول تو معدہ کی رطوبات و غذا وغیرہ سے ملکر اسکے کچھ حصہ کا ایسی ٹک ایسڈ اور الڈی ہائیڈ بنجاتے ہیں۔ اور پیپسین پیپٹونز اور پروٹیڈز پھٹ کر الگ ہو جاتے ہیں۔ اس طرح سے یہ ہاضمہ کو سست کرتا ہے۔ دوم یہ کہ معدہ کی میوکس ممبرین پر تیزی کرکے اسکے دوران کو تیز اخراج عروق ہاضمہ اور حرکات معدہ کو زیادہ کرتا اور اشتہا کو بڑھاتا ہے اس طرح سے تھوڑی مقدار میں ہاضمہ کا اعلیٰ درجہ کا مدد اور معاون ہے بوڑھوں شہریوں۔ پرانے بیماروں اور محنتی طالب علموں میں جبکہ ہاضمہ ضعیف ہو گیا ہو بطور دوا استعمال کرنا نہایت مفید ہے۔ سوم معدہ سے ریفلیکس طور پر اسکا اثر دور دور پہنچتا ہے۔ قلب کی حرکات تیز ہو کر بلڈ پریشر زیادہ ہو جاتا ہے طبیعت بشاش اور قوی تر معلوم ہونے لگتی ہے تمام اعضا میں خون زیادہ پہنچکر انکے افعال میں تقویت اور تیزی ہوتی اور جلد گرم معلوم ہونے لگتی ہے لیکن اگر زیادہ مقدار میں شراب پی گئی ہو تو بجائے اس بشاشت و تقویت اعضاء کے فوراً کاہلی اور سستی ظاہر ہوتی ہے اور بعض اوقات فوراً صدمہ پہنچکر مر بھی جاتا ہے۔ بعض قسم کے درد معدہ و امعاء۔ نفخ و تشنج۔ اختلاج القلب۔ سستی دماغ اور سردی کا احساس جو کمزوری سے ہوں فوراً اسی سے ہی ریفلیکس طور پر رفع ہو جاتے ہیں

خون میں الکحال زیادہ تر اپنی اصلی ہیئت میں اور کسیقدر الڈی ہائیڈ بنکر پہنچتا ہے اور کچھ حصہ اسکا ایسی ٹک ایسڈ بنکر زائل ہو جاتا ہے خون میں ملکر اسکی جنبش کو کم کر دیتا ہے

خون سے تمام اعضا میں اپنی اصلی ہیئت سے پہنچکر تین قسم کے اثر پیدا کرتا ہے۔ اگر تھوڑی مقدار میں پیا گیا ہو تو کاربانک ایسڈ

اور پانی ملکر حرارت عزیزی کو مدد دیتاہے یعنے ایک قسم کی غذا اچھی ہے۔ لیکن اگر زیادہ مقدار میں پیا گیا ہو
تو یہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ فوراً گردہ پھیپھڑوں اور جلد کے رستہ خارج ہوجاتاہے۔ یہہ یاد رکھنا چاہیے کہ دیگر
کاربوہائڈریٹس یعنے شکر نشاستہ اور چربی وغیرہ کیطرح جزو بدن نہیں بنتا بلکہ محض حرارت اور قوت میں مدد
دیتاہے دوم دوسری اشیا کی غذائیت اور قوت کو کم کرتاہے۔ اسطرح سے کہ اول تو آکسیجن کو جذب ہونے
دیتاہے حرارت کم ہوجاتی ہے اور جسم کے اجزا بجائے ضائع ہونے کے چربی میں بدلنے شروع ہوجاتے ہیں اور
بدن فربہ ہوجاتاہے۔ اخراج یوریا یورک ایسڈ کاربانک ایسڈ وغیرہ کم ہوجاتاہے۔ چونکہ یہہ جسم کی ساخت
کو زائل اور ضائع ہونے سے روکتاہے اسلئے اسکو بخاروں میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ سوم معتدل
خوراک میں تمام جسم کے دوران خون کو ترقی دیتاہے۔ یہہ اثر شروع میں ریفلیکس طور پر اور بعد میں قلب
اور شریانوں کو متعلق اعصاب و اعصابی مرکزوں اور لحمی ریشوں کو تحریک ہوکر ہوتاہے۔ تمام جسم کی ارادی
حرکات تیز ہوکر اور بھی ترقی دوران میں مدد دیتی ہیں لیکن زیادہ مقدار میں پینے سے اسکا اثر برعکس ہوتاہے
یعنی حرکات قلب اور دوران سست ہوجاتے اور بعض اوقات فوراً حرکت قلب بند ہوکر موت واقع ہوجاتی
ہے۔ نظام عصبی کو معتدل خوراک میں تحریک اور تقویت دیتاہے جس سے دماغی قوائے تیز طبیعت شاد
و بشاش اور حواس خمسہ کی قوت زیادہ ہوجاتی ہے۔ خاصکر قوت نطق اور حرکت تیز ہوکر طرب آمیز کلمات
اور حرکات کی طرف طبیعت زیادہ زور کرتی ہے۔ تمام جسم کی قوت زیادہ اور ہر قسم کی خواہش غالب معلوم
ہونے لگتی ہے۔ زیادہ مقدار میں پینے سے تھوڑی دیر کے لئے یہہ تمام اثر زیادہ تر تیز معلوم ہوتے ہیں لیکن پھر
برعکس علامات ظاہر ہونی شروع ہوجاتی ہیں۔ قوائے عقلی غبی حواس ظاہری سست حرکت و نطق کمزور ہوجاتے
ہیں تنفس میں دقت اور دوران خون میں کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔ یہانتک کہ رفتار ڈگمگاتی ہاتھوں اور ٹانگوں
میں لرزہ اور اکثر بیٹھنا اور کھڑے ہونا محال اور بعض اوقات ہر قسم کی حرکات ناممکن ہوجاتی ہیں اور مریض
دفعتاً دوران یا تنفس بند ہوکر مرجاتاہے۔ نظام عصبی پر شراب کا اثر کچھہ تو بواسطہ دوران اور کچھہ بلا واسطہ
ہوتاہے۔ دیگر اعضا اور افعال جسمی پر اسکا اثر اغلباً بواسطہ دوران یا اعصاب ہوتاہے مثلاً عضلات اور تنفس پر
حرارت جسمی مفصلہ ذیل وجوہات سے کم ہوجاتی ہے (۱) عروق جلدی میں خون بکثرت پہنچکر تبخیر زیادہ ہوتی
ہے (۲) زیادتی تنفس (۳) کمی تغذیہ (۴) زیادہ مقدار میں عام کمزوری کی وجہ سے مگر یہہ یاد رہے کہ
چونکہ جلد میں خون زیادہ جاتاہے اسوجہ سے احساس گرمی زیادہ معلوم ہوتاہے اسلئے سردی میں اسکا
زیادہ نقصان ہے۔

خاص فائدہ اور استعمال الکحال کے حسب ذیل ہیں۔

اول جسم کو زائل کرنے والی بیماریوں مثلاً بخار سل ٹیفس یا ٹیفائیڈ (؟) اکیوٹ مانیا وغیرہ میں اس غرض
سے دیا جاتاہے کہ جسم کا زائل ہونا کم ہوجاوے معدہ قلب اور اعصاب کی قوت قایم رہے اور حرارت زیادہ خارج

دوم۔ جبکہ نبض نہایت کمزور اور رقیق ہو اور حرکت قلب بند ہو کر موت کا اندیشہ ہو مثلاً غشی۔ جریان خون صدمہ وغیرہ میں ایسی حالتوں میں شراب نہایت عمدہ سٹی مولنٹ ہی مگر یہ یاد رہے کہ قلب کی پرانی آرگینک ڈزیز شا فیٹی ڈیجنریشن۔ ڈائی لے ٹیشن وغیرہ میں اسکا استعمال نہایت احتیاط کے ساتھ کرنا چاہیئے۔

سوم۔ اعصابی کمزوری۔ مالیخولیا۔ اداسی۔ اور سرگردانی جو زیادہ تفکرات اور محنت یا عادت شراب سے ہو نیز اعصابی دردوں ہسٹیریا اور ہجوانی میں۔ ایسی بیماریوں میں شراب ضرور فائدہ کرتی ہے لیکن اسکی استعمال میں نہایت احتیاط چاہیئے ورنہ مریض کو عادی طور پر شراب پینے کا بہانہ ملجاتا ہے۔

چہارم۔ چونکہ اعتدال کے ساتھ استعمال کرنے میں اسکا زیادہ تر حصہ کاربانک ایسڈ اور پانی بنکر خارج ہو جاتا ہے اور محض قریباً ۲ فیصدی حصہ خالص طور پر خارج ہوتا ہے۔ اسطرح سے سپرٹس۔ اور وائنز مدر اور معرق بھی ہوتی ہیں یہ اثر جن اور بیر میں خاصکر دیکھا جاتا ہے۔

صورت استعمال۔ عام استعمال کیلئے خالص کلیرٹ۔ ہاک۔ نہایت عمدہ ہیں۔ کاگنٹ۔ شیمپین۔ اولڈ جن وہسکی۔ پورٹ شیری۔ میڈارہ وغیرہ بھی حسب موقعہ استعمال کر سکتے ہیں۔ انکی عمدگی اسبات میں ہے کہ فیوسل آئل یعنی پروپل۔ بیوٹل اور ایمل الکحال انمیں نہ ہو۔ اسکی شناخت اسطرح پر ہے کہ تھوڑا سا الکحال ایک ہتھیلی پر ڈالکر دونوں ہتھیلیاں ملی جائیں۔ اگر فیوسل آئل موجود ہے تو سونگھنے سے اسمیں ایک خاص قسم کی بدبو معلوم ہوگی۔ ورنہ تمام الکحال صاف اڑ جائیگا اور کوئی بدبو باقی نہ رہیگی۔ لیکن یہ محک لکرس اور وائنز کے لیے کام نہیں دیسکتا کیونکہ انمیں اور خوشبودار اجزا ملائے ہوئے ہوتے ہیں۔ آمیزش پانی کی اسطرح سے تمیز کی جاتی ہے۔ کہ ایک چھوٹی پیالی میں قدرے بارود رکھکر اسپر سپرٹ ڈالدیجاوے۔ اور تب سپرٹ کو آگ لگا دیجاوے۔ اگر سپرٹ خالص ہے تو تمام جلکر بارود کو اڑائیگی۔ اور اگر پانی موجود ہے تو بارود کو آگ نہیں لگیگی۔

الکحالزم۔ Alcoholism اس سے مراد وہ نقصانات اندرونی اور علامات فاسدہ ہیں جو کثرت شراب سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ فسادات چار طرح پر پیدا ہوتے ہیں **اوّل** شراب کی خراش اور سوزش سے **دوم** شریانی اعصاب کے ذریعہ سے **سوم** ان زہروں کی وجہ سے جو شراب سے پیدا ہوتے ہیں **چہارم** جسمانی نشو و نما اور افعال تحلیل و تخریج میں خلل آنے سے یہ فسادات دو قسم کے ہیں۔ اکیوٹ اور کرانک۔ اکیوٹ الکحالزم میں مفصلہ ذیل حالتیں شامل ہیں (۱) معدہ اور انتڑیوں میں سوزش ۲ اور نزلہ حاد ۳ جانا بیہوشی۔ ڈلی ریم ٹریمنس کی بعض قسمیں۔ اکیوٹ مانیا اور اکیوٹ میلنکولیا۔ کرانک الکحالزم میں یہ حالتیں شامل ہیں۔ اجتماع خون۔ اعضا اور دیگر ساختوں میں چربی بنجانا۔ ڈلی ریم ٹریمنس کی اکثر اقسام۔ بہت سے اعصابی امراض کرانک۔ ڈیمنشیا۔

اب ذیل میں چند حالتوں کی کیفیت مختصراً بیان کیجاتی ہے

(۱) **اکیوٹ انٹاکزی کیشن۔** شراب کی مستی۔ اس حالت میں طرح طرح کے طرب آمیز جوش پیدا ہوتے اور خود بخود رنگا رنگ نظارہ نظر آتے ہیں۔ اسکے بعد سستی طاری ہوتی ہے معدہ کے مقام پر دبانے سے درد معلوم ہوتا

جی متلاتا اور قے آتی ہے۔ سر گھومتا اور درد کرتا ہے۔ نظر دھندلی اور بعض اوقات یرقانی ہو جاتی ہے۔ زبان میلی بھوک ندارد اور پیاس شدید چہرہ پھیکا اور زرد اور عام ضعف و نقاہت غالب ہو جاتے ہیں۔

(۲) **اکیوٹ الکحالک کوما**۔ شراب کی بیہوشی۔ خفیف حالتوں میں مریض پر دیر تک نشہ کی حالت طاری ہوتی ہے مگر سخت حالتوں میں قطعاً بیہوش ہو جاتا ہے ارادی حرکت کی طاقت نہیں رہتی۔ سانس خراٹوں کے ساتھ آتا۔ آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی اور بعض اوقات غیر مساوی ہو جاتی ہیں۔ جلد ٹھنڈی اور چپ چپی اور حرارت صحت سے کم ہو جاتی ہے۔

(۳) **کرانک الکحالزم**۔ اسکی علامات حسب ذیل ہیں۔ رعشہ۔ لرزہ۔ بدخوابی۔ کانوں میں گھنا۔ خفیف درد اور گرانی سر۔ دوار۔ نقص بصارت۔ آنکھیں زرد۔ منہ سے بدبو۔ آشوب اور دمعہ بعض اوقات چہرہ پر سرخ پھنسیاں برآمد ہو جاتی ہیں۔ اکثر غثیان اور قے غالب رہتے ہیں۔ رفتہ رفتہ سروسس آف لور برائٹس ڈزیز۔ اسہال مزمنہ۔ فیٹی ہارٹ کی علامات یکدفعہ یا یکے بعد دیگرے شروع ہو جاتی ہیں۔

(۴) **ڈلی ریم ٹری منس**۔ ہذیان الخمر۔ کبھی تو شراب کا ہذیان دفعتاً شروع ہو جاتا ہے مگر اکثر مدت کی شراب نوشی کے بعد شروع ہوتا ہے اور عموماً اسباب ذیل میں سے کوئی اسکا محرک ہو جاتا ہے۔ تردد و محنت۔ ناگہانی صدمہ۔ دھوپ لگنا۔ فاقہ کشی۔ ضرب۔ بخار یا کوئی مرض پہلے معدہ میں گرانی معلوم ہوتی ہے اور کسی چیز کے کھانے کو دل نہیں چاہتا۔ پھر بے چینی اور گھبراہٹ زیادہ ہوتے ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں میں رعشہ معلوم ہوتا۔ زبان بولتے ہوئے لرزتی۔ جلد ٹھنڈی اور پسینہ سے تر بتر ہو جاتی ہے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے۔ نبض نہایت نرم اور کمزور پڑ جاتی ہے۔ نیند ہوا ہو جاتی اور اگر تھوڑی دیر کے واسطے خواب ہو بھی تو وحشتناک نظارے مثلاً سانپ بچھو بھیڑیا وغیرہ دکھلائی دیتے ہیں۔ بیداری میں طرح طرح کے متوحش خیالات پیدا ہوتے اور کانوں میں خود بخود آوازیں سنائی دیتی اور وحشتناک چیزیں نظروں کے سامنے آتی ہیں عزیزوں اور طبیبوں سے بدظنی پیدا ہوتی اور دوست دشمن نظر آنے لگتے ہیں۔ دل ڈوبا ہوا یا حلق کیطرف اچھلتا اور سانس بند ہوتا معلوم ہوتا ہے اگر جلدی تخفیف نہ ہو تو یہی خیالات بڑھکر خودکشی تک نوبت پہنچا دیتے ہیں۔ آخرکار تکان ہو کر نیند غالب ہو جاتی اور مرض کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ بیداری کے بعد سخت ضعف معلوم ہوتا ہے۔

(۵) **الکحالک انسینی ٹی**۔ کثرت شراب سے مفصلہ ذیل اقسام کے جنون پیدا ہو جاتے ہیں (۱) اکیوٹ مانیا (۲) اکیوٹ میلنکولیا (۳) کرانک ڈیمنشیا (۴) جنون الخمر۔ اکیوٹ مانیا میں مریض دوسروں کے مارنے کا ارادہ کرتا ہے۔ اور اکیوٹ میلنکولیا میں خودکشی کی دلولہ پیدا ہوتے ہیں۔ جنون الخمر میں یہ ہوتا ہے کہ مریض شراب ہی شراب پکارتا ہے۔ جسقدر پیتا چلا جائے اوسیقدر اور مانگتا ہے کسی حد پر بس نہیں کرتا یہ حالت اکثر دورہ سے ہوتی ہے۔ ایام وقفہ میں مریض پارسائی کے ساتھ زندگی گذار لیتا ہے

مگر جب یہ جنون زور کرتا ہے تو پھر کوئی حد نہیں چھوڑتا۔ کرانک ڈیمنشیا میں تمام قوئے عقلی و خلاقی
ناقص اور خراب ہو جاتے ہیں۔ زیادہ تفصیل کے لیئے دیکھو بیان انسینی ٹی اور ڈیمنشیا کا۔

علاج۔ اکیوٹ گیسٹرائٹس میں نیم گرم پانی بکثرت پلانا چاہیئے اور پھر کوئی نمکین مسہل و بکر لسمتھ ایسیم ہائڈرو
سائنک ایسڈ وغیرہ سڈیٹوز استعمال کرنے چاہیئیں۔ شراب سے پرہیز ہوا خوری کھلے میدان میں ٹارٹر وغیرہ مفید ہونگے
اکیوٹ کوماکی حالت میں معدہ کو فوراً اسٹامک پمپ یا قے آور دواؤں سے صاف کر دینا چاہیئے۔ چہرہ پر پانی
کے چھینٹے دینا۔ ٹانگوں پر رائی کی مالش کرنا۔ گرم بوتلیں لگانا مفید ہوتے ہیں۔ مریض کا سر اونچا رکھکر
اسکو سرد پانی یا برف سے سرد رکھنا چاہیئے۔ اور باقی جسم کو گدی اور پنڈلیوں پر رائی کا پلستر مفید ہوتے ہیں
ڈیلیریم ٹریمنس کا علاج حسب حالت مریض کرنا چاہیئے۔ جوانوں میں جبکہ ڈیلیریم ٹریمنس پہلی دفعہ ہوا ہو
شراب سے مطلقاً پرہیز واجب ہے۔ ہلکی زود ہضم غذا مثلاً دودھ دینا چاہیئے۔ خفیف مسہل دیکر ٹارٹر امیٹک
۱/۲ گرین کی خوراک میں استعمال کریں۔ اگر رات کو نیند نہ آتی ہو تو برومائڈ آف پوٹاسیم و ٹنکچر اوپیم کلورل ہائڈریٹ
سلفونیل۔ پارالڈی ہائڈ وغیرہ خواب آور ادویہ کافی طور پر ایک دفعہ یا کئی دفعہ حسب ضرورت دیں
مریض اندھیرے میں رہے۔ کسی قسم کا شور و غل اسکے قریب نہ ہو۔ اگر زیادہ شراب نوشی سے دفعتاً ڈیلیریم ٹریمنس
کی علامات پیدا ہوئی ہوں تو معدہ کو فوراً نیم گرم نمک پانی یا اسٹامک پمپ سے صاف کر کے ایک مسہل دیدینا
چاہیئے۔ ٹنکچر ڈیجی ٹیلس ۵ بوند ٹنکچر کیپسی کم ۱۰ بوند سپرٹس ایتھرس نائیٹروسائی نصف ڈرام لکوالکفری ایک
اونس یہ مکسچر تین تین گھنٹہ بعد پلاویں۔ اسکی ایک یا دو خوراک کے بعد مریض کو تسکین ہو کر نیند آ جاتی ہے
سن رسیدہ مریضوں میں خفیف مسہل دیکر اور ادویات کا استعمال شروع کریں۔ ہلکی زود ہضم غذا مثلاً
دودھ یخنی نیمبرشت بیضہ قلیل مقدار میں بار بار دیں۔ شروع میں بیخوابی روکنے کے لیئے کثرت غذا
سے ہی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ سڈیٹوز کا استعمال ضعیف لوگوں میں اندیشہ ناک ہوتا ہے
لیکن اگر بیخوابی کی وجہ سے سخت بیچینی ہو تو امر لاچاری کو ٹنکچر اوپیم دے سکتے ہیں جبکہ گردہ دل اور پھیپھڑے
سالم ہوں تو دوسرے سڈیٹوز کی نسبت اوپیم بہتر ہے۔ اگر ضرورت ہو تو اوپیم برانڈی یا رم وغیرہ کے
ساتھ دے سکتے ہیں۔ اگر غشی نیومونیا۔ یا صدمہ کی علامات ہوں تو سٹی مولنٹس زیادہ طور پر دینے چاہئیں
ہر قسم کے شور و غل اور انقلاب سے مریض کو دور رکھیں۔

کرانک الکحالزم میں سب سے مقدم یہ امر ہے کہ نہایت سریع الہضم غذائیں مثلاً گاڑھا سوپ۔ دودھ
بیضہ خام یا نیمبرشت وغیرہ سے شراب کی تلافی کی جائے۔ ادویات میں ٹونکس مثلاً ٹانکس و امیکا۔
کونین جنشین کلمبا وغیرہ کا استعمال کا سیڈیٹو ادویہ مثلاً سپرٹ کلوروفارم۔ آرومیٹک سپرٹس آف امونیا کیپسی کم وغیرہ کو ساتھ
مفید ہوتا ہے۔ اگر معدہ میں خراش ہو تو کھاری ادویہ۔ ہائڈروسائنک ایسڈ کے ساتھ پلانی چاہئیں۔
جگر اور انتڑیوں کی حالت کیطرف توجہ رکھنی چاہیئے۔ بیخوابی کے لیئے پوٹاسیم برومائڈ۔ اور کلورل ہائڈریٹ

استعمال کریں۔ بہت پرانے مریضوں میں کلاڈورائیل۔ آرسنک اور آکسائیڈ آف زنک مفید ہوتے ہیں۔ اگر شراب کی سخت لپک پیدا ہو تو افیون کا استعمال نہایت احتیاط کر ساتھ کرنا چاہیئے۔
الکحالک انیمی ٹی میں شراب سے پرہیز نہایت لازمی امر ہے اور باقی علاج عام طور پر انیمی ٹی کا کرنا چاہئے۔

الکحالزم ایکیوٹ Alcoholism. Acute دیکھو بیان الکحالزم کا

الکحالزم کرانک Alcoholism, Chronic ایضاً

الکحالک انٹاکزیکیشن Alcoholic Intoxication اسمیں لائکوار امونیا ایسٹی ٹاس دو ڈرام پندرہ منٹ کے بعد پلانا تمام مہک اور وحشیانہ حرکات کو دور کرتا ہے اگر بیہوشی موجود ہو تو اس کی جگہ امونیا کاربوناس۔ سرکہ میں ملا کر دیں۔ پانی سوڈا بھی کی بابت پچکاری جلد بہت جلد ہوشیار کرتی ہے۔

الکحالک انسینٹی Alcoholic Insanity دیکھو بیان الکحالزم کا

الکحالک کوما Alcoholic Coma دیکھو بیان الکحالزم کا۔

الکحالک کی عادت پڑ جانے دیکھو بیان الکحالزم کا۔

الکی لائیڈز Alkaloids یہ نباتی جنس جوہر ہیں جو نباتی و حیوانی اشیا میں پائے جاتے ہیں۔ یہ الکلی کیطرح سرخ لٹمس پیپر کو نیلا کر دیتے اور ایسڈ کے ساتھ سالٹ بناتے ہیں۔ مثلاً سیلی سین۔ نارکوٹین۔ ورٹیرین الکوٹین۔ سٹرکنین۔ کونایا۔ بروشیا۔ مارفیا۔ کونین وغیرہ انکے نام کے اخیر میں ی۔ ان۔ یا ی۔ ا۔ ہوتے ہیں۔
انکا بیان سب اپنے اپنے موقعہ پر کیا جائیگا۔

الکلیز Alkalies یہ کھاری ادویہ کا کلیہ نام ہے۔ اسمیں پوٹاشیم۔ سوڈیم۔ لیتھیم۔ امونیم۔ کیلشیم۔ میگنیشیم۔ بیریم اور سیریم کے سالٹ شامل ہیں۔

الکی کینجی Alkakengi ایک درخت کا نام فائی سیلس الکی کینجی۔ ونٹر چیری اور سٹرابیری ٹماٹو ہے اسکا پھل مدر اور محرک جگر ہے۔ دقت پیشاب۔ استسقا اور نفث الدم میں مفید ہے۔ خوراک ٹنکچر ایک سے ۲ ڈرام تک پھل ۵ عدد تک۔ پانی یعنی عرق ۱ سے ۲ اونس تک۔

الل ٹرائی برومائڈ Allyltribromide یہ اعلیٰ درجہ کا نروس سڈیٹو یعنی مسکن ہے۔ کیفین اور سٹرکنیا کی تشنج میں نافع ہے۔ ہسٹیریا۔ دمہ۔ ہوپنگ کف۔ انجائنا پیکٹورس۔ ام الصبیان۔ درد معدہ اور درد اعصاب میں استعمال کیا جاتا ہے

طریق استعمال دو تین قطرہ۔ ۵ ا سے ۳۰ بوند ایتھر میں حل کر کے جلدی پچکاری کیجائے یا ۵ قطرہ کے کیپسول یعنی گولیاں بنا کر کھلائی جاویں۔

الوپیشیا Alopecia یعنی گنج۔ دیکھو بیان گنج کا۔

الوائن Aloin }
الوز Aloes } صبر یا ایلوا۔ الوز کا اثر معدہ پر بطور تلخ ادویہ اور مسہل کے ہوتا ہے۔

مخرج صفرا اور مسہل قولون ہی۔ یہہ تمام مسہلات میں سے نہایت بطی الاثر مسہل ہے۔ دس یا پندرہ گھنٹہ کے بعد عموماً اسہال شروع ہوتے ہیں۔ زیادہ مقدار میں دینے سے مقعد میں سوزش اور خونی اسہال ہو جاتے ہیں۔ اعضائے سیلوس یعنی مقعد۔ رحم۔ اور مثانہ وغیرہ میں اس سے کنجیشن ہو کر مینوریجیا۔ ادرار حیض اور بواسیر ہو جاتے ہیں جبکہ قولون کی انیمیا یا کمزوری کی وجہ سے دائمی قبض رہتا ہو تب اسکا استعمال مفید ہوتا ہے۔ یہہ برخلاف اور مسہلات کے ہاضمہ کو تقویت دیتا اور دوائمی استعمال میں کوئی نقصان نہیں کرتا۔ اس لئے قبض دائمی میں نہایت مفید ہے۔ لیکن اگر سوزش مقعد یا بواسیر یا مینوریجیا یا حمل موجود ہو تو اسکو استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

جوان لڑکیوں کی کمزوری لیے نوریا اور قبض میں الوز اور آیرن کی گولیاں نہایت مفید ہیں بطور حقنہ استعمال کرنا مخرج کرم ہے خ الوائن ۱/۲ سے ۲ گرین تک۔ الوز ۲ سے ۶ گرین تک۔ پلولا الوز ایٹ فری ۵ سے ۱۰ گرین تک ایکسٹراکٹ الوز ۱ سے ۴ گرین تک۔ اینما الوز میں الوز ۴ گرین۔ پٹاسی کاربوناس ۵ گرین میوسیلج آف سٹارچ ۱۰ اونس ہوتے ہیں پلولا الوز ۵ سے ۱۰ گرین تک۔ ٹنکچر الوز ۱ سے ۲ فلوئڈ ڈرام تک۔ بار بار کی خوراک میں ۱/۲ ڈرام سے ۱ ڈرام تک ایک خوراک ایم الوز ۱ سے ۲ فلوئڈ ڈرام تک

الی ٹیریم Elaterium
الی ٹیرنیم Elaterinum

یہ سب سے تیز ہائڈرے گاگ پرگیٹو ہے۔ ۱/۱۲ سے ۱/۴ گرین کی خوراک میں لیجید پانی سے دست بڑی تکلیف اور سوزش کے ساتھ آتے ہیں۔ اسکو ڈرسپی اور یوریمیا کی حالت میں استعمال کرتے ہیں۔ دماغی کنجیشن اور سخت قبض میں بھی جلد فراغت کی غرض سے استعمال کرتے ہیں۔ خ الی ٹیریم ۱/۱۰ سے ۱/۲ گرین تک۔ الی ٹیرنیم ۱/۴۰ سے ۱/۱۰ گرین تک۔ پلوس الی ٹیرنی کو ۱/۲ سے ۲ گرین تک

الی ٹرس فیری نوزا۔ Aletris Farinosa

اسکو سٹرویولی کارن۔ کالک روٹ اور سٹار گراس بھی کہتے ہیں۔ اسکی جڑ مقوی۔ مدر اور قاطع کرم ہے زیادہ مقدار میں قے آور اور تیز مسہل ہے۔ رحم اور اعضائے تناسل کو تقویت دیتی ہے۔ اسقاط پر دیپس یوٹرائی لیے نوریا۔ ڈسمے نوریا۔ بدہضمی اور بانجھ پن میں استعمال کیجاتی ہے۔ خ۔ سفوف ۱ گرین الے ٹرین ۱/۲ سے ۴ گرین تک۔ فلوئڈ ایکسٹراکٹ ۱ سے ۳۰ بوند ٹنکچر ۱/۲ سے ۲ ڈرام ایکسٹراکٹ ۱ سے ۲ گرین تک۔

الی سیم انا ئی زیٹم Illioium Anisatum

یہ ایک قسم کا چینی درخت سونف ہے جلکے پھل میں اسکی سونف سے روغن نکالتے ہیں دیکھو سونف کا بیان۔

الی فنٹائی اسس Elephantiasis

جب یہ مرض ٹانگ اور پاؤں میں ظاہر ہوتا ہے تو اوسکو فیل پا کہتے ہیں۔

اس مرض میں جلد اور اسکے نیچے کی ساختیں موٹی ہو جاتی ہیں۔ زیادہ تر ٹانگوں اور باہوں۔ اور اعضائے تولید میں ظاہر ہوتا ہے۔ کبھی غدود اور عروق جاذبہ بھی بڑھ جاتے ہیں۔ بخار بار بار ہوتا رہتا ہے چونکہ پاؤں یا ٹانگ میں کثرت سے ہوتا ہے جو اسقدر موٹی ہو جاتی ہیں کہ ہاتھی کے پاؤں سے مشابہت ہوتی ہے اسلیے اس مرض کا نام ہاتھی پا اور فیل پا مشہور ہو گیا ہے ہندوستان۔ جزیرہ ملایا چین مصر۔ عرب اور جزائر غرب الہند میں یہہ مرض ہوتا ہے۔

سمندر کے قرب میں زیادہ ہوتا ہے۔ کبھی اس مرض کے ضمن میں نائی ٹاریا سینگوئی نس۔ ہومی لس بھی دیکھا گیا ہے۔ ہاتھی کی ٹانگ کی طرح جلد نہایت موٹی۔ کھردری ہوجاتی اور اس میں بل پڑجاتے ہیں۔ پاوں اور اوس کی اونگلیاں بڑھی ہوئی جلد کے اندر چھپ جاتے ہیں۔ فوطہ اسقدر بڑے ہوتے دیکھے گئے ہیں کہ من سوا من تک وزن ہوگیا ہے۔ اندام نہانی کے لب بھی بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔

اس کی ابتدا اکثر اس طرح پر ہوتی ہے کہ عام بےچینی ہوکر تیز بخار ہوجاتا۔ پھر کمر۔ ران۔ اور خصیوں میں درد ہوجاتا ہی فوطہ سوجکر اوس میں پانی پڑجاتا ہے ساتھ ہی غثیان۔ اور قے ہوجاتے ہیں۔ جلد متورم ہوکر اوس کے مساموں میں بھی پانی پڑجاتا ہے۔ عروق جاذبہ بڑھ جاتے اور متورم ہوجاتے ہیں۔ متورم حصہ سے کبھی دودھ کے مشابہ کبھی پانی یا پیپ کے مشابہ رطوبت نکلنے لگتی ہو۔ اور کبھی شروع میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں یا چھالے بھی ہوجاتے ہیں۔ بعض اوقات یہ مرض نامعلوم طور پر شروع ہوجاتا ہے اور حد سے زیادہ بڑھ کر مریض کو تنگ کر دیتا ہے اوس کی بڑھنے کی رفتار کبھی بہت تیز ہوتی ہے۔ اور کبھی سست پڑجاتی ہے۔

علاج۔ اس کا علاج دو طرح پر ہے۔ ایک تو علامات کا دوسرا اصل مرض کا شروع میں اکثر بخار۔ درد۔ اور کمزوری ظاہر ہوتے ہیں۔ پس بموجب قواعد کلیہ بخار کا علاج مسہلات۔ مدرات۔ معرقات اور کونین آرسنک آیوڈین وغیرہ سے کرنا چاہئے درد کا دفعیہ افیون سے اور کمزوری کا علاج مقویات فولاد سے اصل ورم کو دور کرنے کے لئے کوئی اندرونی علاج قابل اعتبار نہیں۔ آیوڈین۔ آرسنک۔ اور آئیرن اکثر استعمال کئے جاتے ہیں۔ مقام ورم پر۔ یڈ آیوڈائیڈ آف مرکری آئنٹ منٹ۔ بجلی۔ الیکٹرولیسس۔ الاسٹک بینڈیج سے دبائے دینا۔ بڑی شریانوں کا جو اس ورم میں آتی ہیں باندھ دینا برف لگانا۔ ماؤف حصہ کو اونچا رکھنا مفید ثابت ہوئے ہیں جس جگہ ممکن اور مناسب ہوا ور پرشر ہے تمام زائد بالیدگی کاٹ ڈالنا چاہئے۔ شروع میں سب سے بہتر اور ضروری علاج یہ ہے۔ کہ آب و ہوائی تبدیلی کرا دیجاوے۔ یورپینوں کو جب ہندوستان میں رہنے سے یہ مرض دامنگیر ہوجاتا ہی تو شروع میں یورپ واپس ہوجانے سے رفع ہوجاتا ہے۔

اعضائے تناسل کی افزائش میں جراحی کا عمل نہایت مفید ثابت ہوا ہی طریق عمل حالت مرض کے مطابق تجویز کرنا چاہئے۔

الیکٹریسٹی Eleotricita

یعنی بجلی۔ مصنوعی تین قسم کی ہوتی ہے۔

(۱) فرنشل جو رگڑ سے پیدا کیجاتی ہے اس کو سٹے ٹی کل اور فرنک لینک بھی کہتے ہیں۔ طبابت میں اب اسکا استعمال نہیں کیا جاتا۔

(۲) میگنیٹو الیکٹرک کرنٹ اسکو فیراڈک یا انٹرپٹڈ بھی کہتے ہیں۔

(۳) گیلوینک اسکو والٹو اک اور کنسٹنٹ بھی کہتے ہیں۔ گیلوینگ اور فراڈک میں فرق حسب ذیل ہے

اول - گیلوینک کرنٹ - یہ برابر پیدا ہوتا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے اسکا نام کنٹنیوس کرنٹ بھی ہے۔ اسکی بجلی ہمیشہ ایک ہی رخ میں یعنی مثبت پول سے جو کاربن پلیٹ کی ساتھ ہوتا ہے منفی پول کی طرف جو زنک پلیٹ کی طرف ہوتا ہے جاتی ہے۔ اس بجلی کا اثر کیمیائی اور حرارتی دونوں طرحکا ہوتا ہے۔ یہ اثر منفی پول کی طرف زیادہ تر ہوتا ہے یہانتک کہ اُس سے گرمی سوزش اور بعض اوقات سلفنگ بھی ہوجاتا ہے اسلیئے منفی پول کی جگہ ہمیشہ بار بار جسم پر بدلتے رہنا چاہیئے ورنہ اس سے جلنے کا اندیشہ ہے۔ اسکا اثر الیکٹرولیٹک بھی ہوتا ہے یعنی اسکی بجلی جسم میں گذرتی ہوئی اُسکی بعض بعض رطوبات کا کیمیائی تجزیہ کردیتی ہے۔ مثبت پول کا نام اینوڈ اور منفی کا نام کیتھوڈ ہے۔ برخلاف فیراڈک کرنٹ کے اسکا اثر حواس خمسہ کے اعصاب پر سوزش کی قسم کا ہوتا ہے بعض اوقات زیادہ لگانے سے نابینائی اور بہرہ پن ہوجاتے ہیں۔

دوم - فیراڈک کرانٹ - اسکا اثر محض عارضی ہوتا ہے۔ اسکا رخ ہر وقت بدلتا رہتا ہے۔ اسکا کیمیائی حرارتی اور الیکٹرولیٹک اثر کچھ نہیں ہوتے۔ تندرست عضلات پر اسکا اثر بہت جلدی ہوتا ہے عضلات میں کھینچ محض اسکے شروع کرنے اور بند کرنے کے وقت ہوتی ہے اسکا اثر حواس خمسہ کے اعصاب پر نہیں ہوتا۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر اسکو بہت تیزی کیساتھ دیر تک لگایا جاوے تو عضلات کی حس کو تھکا کر زائل کردیگا۔ اور اسطرحسے بجای فایدہ کے اس سے بڑا نقصان ہوسکتا ہے۔ برخلاف اسکے گیلوینک کرنٹ تازگی بخش اور عضلاتی حس کو قوی کرنے والا ہوتا ہے۔

طریق استعمال - بجلی ہمیشہ نہایت خفیف طاقت سے شروع کرکے آہستہ آہستہ اسکا زور بڑہانا چاہیئے مریض کو اگر تکلیف یا تکان یا بے چینی معلوم ہو تو فوراً اسکا استعمال بند یا زور کم دینا چاہیئے۔ لگانے سے پیشتر جسم کو نمک پانی سے تر کرنا اسکی تکالیف کو کم اور اسکی سرایت کو آسان کردیتا ہے۔ اسکا استعمال بعض اوقات کسی خاص حصہ کے لیئے اور بعض اوقات تمام جسم کیلیئے مفید ہوتا ہے۔ جب کسی عضلہ میں بجلی گذارنی ہو تو یا تو اوسپر راست یا بذریعہ اسکے عصب کے اسکو حرکت دیسکتے ہیں۔

تشخیص اور علاج امراض میں بجلی بڑا کام دیتی ہے۔

تشخیص امراض میں بجلی سے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ آیا مفلوج حصہ میں فالج سنٹرل ہے یا پیری فرل جب تک عضلاتی ریشہ سالم اور انکا تعلق اعصابی قایم ہے اُسوقت تک فیراڈک اور گیلوینک دونوں بجلیوں کے لگانے سے وہ عضلات سکڑتے ہیں لیکن جبکہ پیریفرل فالج ہو یعنی عضلات کا تعلق نخاع یا دماغ سے منقطع ہوگیا ہو یا جس حصہ دماغ یا نخاع سے وہ عصب ملتا ہے وہ حصہ ہی خراب اور بیکار ہوگیا ہو تو اُسحالت میں فیراڈک کرنٹ سے عضلہ نہیں سکڑتے کیونکہ اس بجلی کا اثر اعصاب کے ذریعہ ہوتا ہے مگر گیلوینک کے لگانے سے تاوقتیکہ انمیں کچھی ریشہ باقی ہوں برابر سکڑتے ہیں کیونکہ گیلوینک بجلی کا اثر کچھی ریشہ پر ہوتا ہے۔ اسکو ری ایکشن آف ڈیجنریشن کہتے ہیں اور یہ مفصلہ ذیل مرضوں میں پائے جاتے ہیں۔ (۱) بعض اقسام پیراپلیجیا میں جو نخاع

کی خرابی سے ہو (۲) بچوں اور جوانوں کے سپائینل پریلی سس یعنی پولیومائی لائیٹس انٹی ریر اکیوٹا اور سب اکیوٹا میں (۳) ٹرامیٹک پرالی سس میں جبکہ اعصاب خراب ہو گئی ہوں (۴) جبکہ ریومیٹک انفلامیشن سے اعصاب کی ساخت خراب ہو کر فالج ہو گیا ہو (۵) لیڈ پرالی سس میں۔

علاج بجلی سے مختلف اعصابی اور دیگر امراض میں کیا جاتا ہے جسکی مختصر تشریح حسب ذیل ہے۔

اوّل فالج میں۔ جب کہ فالج کی وجہ کمی پرورش ہو تب بجلی کا استعمال نہایت مفید پڑتا ہے۔ ایسی حالت میں سیمپے تھیٹک اعصاب پر بجلی کا اثر پہنچا کر مقام مفلوج کی پرورش زیادہ کر سکتے ہیں۔ دماغ اور نخاع کے کرانک ڈیجنریشن میں گیلوینک کرنٹ مفید ثابت ہوا ہے۔ جب خاص خاص فالج زدہ عضلات پر بجلی لگانی ہو تو مفصلہ ذیل قواعد کی پابندی کرنی چاہیئے۔

(۱) یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ بجلی لگانے سے زیادہ تر یہی مطلوب ہوتا ہے کہ فالج زدہ عضو کے لحمی ریشوں کی زندگی اور طاقت قایم رہے تا وقتیکہ دماغ یا اعصاب ماؤف اپنی اصلی حالت پر بحال ہو کر عضلات مفلوج کی حرکات پر اپنا اختیار حاصل کر کے انہیں از سر نو جان ڈالدیں۔

(۲) ہمیشہ وہی بجلی استعمال کرنی چاہیئے کہ جسکے لگانے سے عضلات مستعدی اور جلدی کے ساتھ سکڑتے ہوں یعنی جب فیراڈک کرنٹ کی ری ایکشن تیزی کے ساتھ ہو تو فیراڈک استعمال کرنا چاہیئے۔ اور اگر گیلوینک کرنٹ سے ری ایکشن تیز ہو تو گیلوینک استعمال کرنا چاہیئے۔ اس حساب سے پیریفرل پرالی سس میں گیلوینک کرنٹ ہی مفید ہوگا۔

(۳) شروع میں بہت ہلکی بجلی لگانی چاہیئے۔ اور زیادہ دیر بھی نہیں لگانی چاہیئے سب سے بہتر طریق یہ ہے کہ ماؤف عضو کی ایک ایک عضلہ کو دو دو تین بار حرکت دیجاوے تمام عضلات کو ایک دفعہ ترتیب وار حرکت دیکر دوبارہ از سر نو حرکت دے سکتے ہیں۔

(۴) اگر اختیاری حرکت بالکل نابود ہو گئی ہو مگر بجلی سے پوری حرکت پیدا ہو اور عضلات دبلے نہ ہوتے جاتے ہوں ایسی حالت میں زیادہ دیر تک بجلی کا استعمال کرنا کچھ مفید نہیں۔ برعکس اسکے جب اختیاری حرکت مطلقاً بند اور برقی حرکت کم ہو گئی ہو تو بجلی کے استعمال سے عضلات ماؤف کی پرورش اور طاقت زیادہ ہوگی اور برقی حرکت آہستہ آہستہ اپنی اصلی حالت پر آجائیگی۔

جب برقی حرکت اصلی حالت پر آجاوے خواہ اختیاری حرکت بحال ہو یا نہ ہو تو بجلی لگانا بند کر دینا چاہیئے

(۵) جب کسی بجلی کے ساتھ حرکت پیدا نہ ہو تو کوئی امید نہیں رہتی تاہم صبر اور استقلال کے ساتھ کچھ عرصہ علاج ضرور کرنا چاہیئے۔

دوم مختلف قسم کے دردوں میں عرق النسا۔ درد شقیقہ۔ لمبیگو۔ ریہومیٹک۔ دردوں میں بجلی کا استعمال بعض اوقات مفید ثابت ہوا ہے۔ اس سے درد کو آرام تین طرح پر ہوتا ہے اوّل کاؤنٹر اری ٹنٹ اثر

سے دوم اعصاب پرخاص اثر ہوکر سوم دوران خون پر اثر ہوکر۔

سوم۔ تشنجی امراض میں بعض اوقات رعشہ۔ رائٹرس کریمپ۔ کلونک ٹارٹی کالس تشنج رودہ وشانہ میں جبکہ اور کسی طرح آرام نہ ہوا بجلی سے فائدہ ہوجاتا ہے۔

چہارم۔ امراض مختلفہ میں۔ شاید ایسا کوئی مرض نہیں جس میں بجلی کا استعمال مفید بیان نہ کیا گیا ہو۔ لیکن مفصلہ ذیل امراض میں اسکا فائدہ قابل اعتبار ثابت ہوا ہے۔ انجائنا پکٹورس ہرپیز زاسٹر۔ ہیومیٹک گاؤٹ اکس انحطاک گائیٹر۔ پوسٹ پارٹم ہیموریج ایمے نوریا۔ بوٹرائن ڈسپلیس منٹ اور جلدی امراض مثلاً کنی روزیشیا میں۔

پنجم۔ بطور گیلوے نک کاٹری اور گیلوے پنکچر کے بطور کاٹری کے خون بند کرنے اور رسولیوں کے جلانے میں بجلی مفید ثابت ہوتی ہے جگر کے ہائی ڈے ٹڈ سسٹ میں اس سے سوراخ کیا جاتا ہے۔ اینیورزم میں بجلی کے تار کے سروں پر دو سوئیاں لگا کر اس کی تھیلی کے اندر پہنچائی جاتی ہیں، یہ احتیاط رہے کہ سوئیوں کے سرے تھیلی کے عین وسط میں رہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مثبت سرے کی سوئی پر خون منجمد ہونا شروع ہوجاتا ہے اور منفی سرے پر گاسیں بنتے ہیں جو خون کے بہاؤ کے ساتھ چلی جاتی ہیں۔ اور کوئی نقصان نہیں کرتی۔ بعض اوقات یہ گاسیں رائینورزم کو پھیلا دیتی ہیں۔ مثبت سرے کا منجمد شدہ خون بطور غیر جنس شئی کے عمل کر کے اور زیادہ خون کو جماتا ہے۔ یہاں تک کہ تمام اینیورزم کا خون منجمد ہوکر اس کی تھیلی بند ہوجاتی ہے۔ جب سوئیاں نکالی جائیں تو فوراً ان کے سوراخ کلوڈین سے بند کر دینے چاہئیں۔

الیکس پیراگائی ئینس Ulex Paraguianensis پیراگائرلی

یہ بامیٹ۔ اس کے پتوں میں چائے اور کافی کی طرح کافین بکثرت ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اس کے پتے مدر۔ مفرح اور زیادہ مقدار میں مسہل اور مقی ہوتے ہیں۔ اور زیادہ مقدار میں نشہ بھی کرتے ہیں۔ ہاضمہ اور اشتہا کو تقویت دیتے ہیں۔ لیکن مدت کا استعمال چائے کی طرح ہاضمہ کو خراب کرتا ہے۔

خوراک۔ پتوں کا سفوف ۳۰ سے ۶۰ گرین تک فلوئڈ اکسٹراکٹ ۳۰ سے ۶۰ بوند تک۔

الیکسین یا یولیکسین Ulexin

الیکس یوروپیس Ulex Urupious

الیکسین نہایت قوی مدر ہے۔ قلبی استسقا میں مفید۔ اور سٹرکینیا کا توڑ ہے۔ خوراک الیکسین ۱/۲ سی [illegible] گرین تک

اماروسس Amaurosis

اس سے مراد وہ نقص بصارت یا نابینائی ہے جو دماغی یا نخاعی اسباب سے پیدا ہو۔ اس کی عموماً یہ وجہ ہوتی ہے۔ کہ اپٹک نرد کے

راستہ پر دماغ یا نخاع کے اندر۔ رسولی یا پھوڑا یا آتشک کا گُما یا جریان خون یا اجتماع آب ہوکر اِن کے ریشوں کو دبالیتا ہے کبھی رحم کے امراض مثلاً احتباس الطمث وعسرت الطمث اور ایام حمل میں بھی عارضی طور پر ایسا ہوجاتا ہے۔ کبھی رفتہ رفتہ اور کبھی بہت جلد ترقی پکڑتا ہے۔ صداع اور دوران سر وغیرہ علامات شروع ہر کبھی ساتھ ہوتی ہیں اور کبھی نہیں کیفیت اس مرض کی یہ ہے کہ نظر کے میدان میں مفصلہ ذیل اقسام کے نقص واقع ہوجاتے ہیں:

(۱) وسط کی نظر دھندلی اور باقی حصہ میں صحت کسی قدر کم۔

(۲) وسط کی نظر دھندلی اور باقی حصہ میں کم۔ ساتھ ہی بعض بعض نقطوں میں بالکل ندارد۔

(۳) وسط کی نظر ندارد ساتھ ہی اطراف کی نظر میں کمی۔

(۴) وسط کی نظر ندارد۔ ساتھ ہی اطراف میں بعض بعض نقطوں پر ندارد۔

(۵) میدان نظر کے نصف حصہ میں نظر ندارد اور نصف میں سالم۔ اسکو ہیمی اوپیا کہتے ہیں۔ کبھی تو یہ ہومانی مس ہوتا ہے۔ یعنی ایک آنکھ میں تو اندرونی نصف کی نظر سالم ہوتی ہے اور دوسری آنکھ میں بیرونی حصہ کی اور کبھی ٹیمپرل یعنی دونوں آنکھوں میں بیرونی نصفوں کی نظر ندارد ہوجاتی ہے۔

(۶) ایک آنکھ کی نظر ندارد اور دوسرے میں سالم۔ یہ ایسی حالتوں میں ہوتا ہے جبکہ محض ایک آنکھ کی آپٹک نرو پر دباؤ ہو۔ جھلیاں اس امر میں پھیلی ہوئی ہیں اور آپٹک پیلا سفید مرجھایا ہوا ہوتا ہے۔ آنکھ ظاہرا دیکھنے میں بالکل صاف اور صحیح سالم نظر آتی ہے۔ مگر میدان نظر کے حصوں میں نقصان واقع ہوجاتا ہے۔

نوٹ میدان نظر کی پیمایش حسب ذیل کیجاتی ہے جس شخص کا میدان نظر ناپنا ہو اسکو ایک دیوار کے مقابل کھڑا کرکے ایک نقطہ قایم کریں اور اس سے کہیں کہ اس نقطہ پر اپنی نظر ٹکا کر رکھے۔ پھر اوس نقطہ سے نیچے اور دائیں بائیں انگلی رکھکر پوچھتے جائیں پہلے نقطہ پر نظر قایم رہنے کی حالتمیں جسقدر دور تک آس پاس گرد کے نقطوں کو دیکھ سکے وہی اوسکا میدان نظر ہے اس کے ناپنے کا ایک آلہ بھی ہوتا ہے جسکا نام پیری میٹر ہے۔

علاج۔ اگر اسکا سبب سکارلیٹ یا ڈفتھیریا یا زہر تماکو۔ سکہ یا شراب یا ضرب ہے تو اس حالت میں فوراً سٹرکنیا کی جلدی پچکاری ($\frac{1}{50}$ سے $\frac{1}{30}$ گرین روزانہ) سے علاج شروع کرنا چاہئے۔ اور ساتھ اسکے گیلوے نک بجلی کا کمزور کرنٹ ایک سرا گدی پر اور دوسرا ابرو پر رکھکر گذارنا اور داخلی طور پر آرسنک (۵ بوند فاولرس سالیوشن) کھلانا مفید ہونگے۔ اگر آتشک کی علامات موجود ہوں تو پارہ اور پوٹاسیم آیوڈائڈ کا کافی طور پر استعمال کرنا ضروری ہے اگر یہ معلوم ہو کہ دفعتاً کسی فضلات کے بند ہونے سے مثلاً قبض، بندش حیض، حبس البول وغیرہ ہوکر یہ مرض لاحق ہوا ہے تو فوراً تیز مسہلات اور مقامی پلسٹر یا سینگ سے علاج کریں۔ اگر دماغ یا نخاع میں ہیموریج یا تھرامبوسس یا ایمبولزم ہوکر یہ مرض ہوا ہے تو اس کی تدابیر وہی ہیں جو اپوپلیکسی میں بیان ہوچکی۔

ام الصبیان۔ انفنٹائیل کنولشنز۔ بچوں کے تشنج۔ بچوں میں یہ مرض عموماً دانت نکلنے کیوقت ظاہر ہوتا ہے پس اگر دو سال سے کم عمر کے بچے میں کسی قسم کی تشنجی حرکات ظاہر ہوں تو اس کی دیکھ

نہایت غور سے ملاحظہ کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی دانت نکلتا معلوم ہو تو اسکے سر کے مقابل مسوڑھے میں شگاف دیں اور کاسٹر آئیل ایک دو ڈرام پلا کر پوٹاسیم بروما ئیڈ ایک سے ۳ گرین تک کی خوراک میں متواتر کھلائیں۔

اگر امعا میں سے کسی قسم کے کیڑے خارج ہونے ثابت ہوئے ہوں تو انکا مناسب علاج کرنا چاہیئے۔ دیکھو امتساکیل ورمز کا بیان۔ اگر معدہ میں غیر منہضم غذا کی وجہ سے تشنجی حرکات ہوں تو اپی کاک یا زنک سلفاس یا رائی سے قے کرا کر معدہ کو صاف کریں بعض اوقات محض قبض ہی بچوں میں باعث تشنج ہوجاتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو اسکا دفعیہ کاسٹر آئیل سے کر سکتے ہیں۔ مگر چونکہ کیسٹر آئیل کا فعل دیر میں ہوتا ہے اسلیئے ایسی حالتوں میں گرم پانی و صابون یا گلیسرین کا حقنہ کرنا یا صابون کی بتی مقعد میں رکھنا بہتر ہے۔ کیونکہ ان سے بہت جلدی روده صاف ہو کر تشنج رفع ہو سکتا ہے حقنہ کے ساتھ کیسٹر آئیل بھی پلا دینا چاہیئے تاکہ تمام امعا بخوبی صاف ہوجائیں۔ صفائی امعاء و معدہ کے بعد پوٹاسیم برومائیڈ ایک دو گرین کی خوراک میں ایک ایک یا دو دو گھنٹہ بعد پانی میں حل کر کے پلائیں۔ عموماً اسیقدر علاج کافی ہوجاتا ہے۔ اگر ان تدابیر سے آرام حاصل نہ ہو تو بچہ کو سینہ تک گرم پانی میں بٹھائیں اور سر اور گردن کو برف یا ٹھنڈے پانی کی گدی سے سردی پہنچائیں گرم پانی سے نکالنے کے بعد ٹانگوں کو گرم پانی کی بوتلوں سے گرم رکھیں۔ پنڈلیوں پر رائی کا پلسٹر لگائیں۔ اور سر و گردن کو بدستور ٹھنڈا رکھیں۔ قفائے گردن پر برف کی ڈلیاں ملکر یا ایتھر و کلورافارم لگا کر سن کرنا اکثر اوقات تشنجی حرکات کو فوراً بند کر دیتا ہے۔ اگر بچہ کا رکٹی مزاج ہو تو اسکی پرورش اور تقویت کیطرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ دیکھو بیان رکٹس کا۔ اگر آتشک موروثی موجود ہو تو مرکبات پارہ کا کچھ مدت تک استعمال کرنا ضروری ہے۔

اگر تشنجی حرکات حنجرہ و عضلات سینہ پر واقعہ ہو کر دم کشی پیدا کریں تو بہت جلد حرکات تشنجی رفع کرنیکی کوشش کرنی چاہیئے گردن و سینہ پر اگر کسی قسم کا تنگ لباس یا گلوبند وغیرہ موجود ہوں تو انکو فوراً دور کر کے چہرہ پر سرد پانی کی چھینٹیں دیں۔ اپی کاک کی ساتھ قے کرائیں مسہل حقنہ کریں یا صابون کی بتی مقعد میں رکھیں۔ گرم پانی میں بٹھلا کر سر پر برف لگائیں۔ اور ایک دو گرین کلورل ہائیڈریٹ تین چار گرین پوٹاسیم برومائیڈ میوسلیج آف سٹارچ میں ملا کر حقنہ کریں ایمل نائیٹریٹ یا امونیا سنگھاتے رہیں۔ مشک اور بیلاڈونا داخلی طور پر دینا ایسی حالت میں مفید ہیں۔

نسخجات جو ایک سال کے بچہ کے لیئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

(۱) پوٹاسیم برومائیڈ ۴ گرین کلورل ہائیڈریٹ ۲ گرین سپرٹ کلورافارم ۵ بوند آب کافور ایک ڈرام۔ ایسی ایک خوراک ایک ایک گھنٹہ بعد ۳ خوراک تک۔

(۲) ٹنکچر مسک ۳۲ بوند سلفیورک ایتھر ۳۲ بوند ٹنکچر کیمفر کو ۸ بوند۔ اسمیں سے چھ بوند قدرے پانی یا دودھ میں ملا کر ایک ایک گھنٹہ بعد پلائیں۔

(۳) مشک ۴ گرین کافور ۲ گرین اجوائن ۱۲ گرین۔ ان سب کو باہم باریک پیسکر ۱۲ عدد پوڑیوں میں تقسیم کریں۔ ۱ ورا ایک

بڑیہ قدرے پانی میں ملاکر گھنٹہ گھنٹہ بعد تین چار خوراک پلائیں۔

امائیم Amylum شاح نشاستہ کا سیلچر۔ ٹنکچر اوپیم یا مارفیا کے ساتھ ملاکر پیچش اسہال و تشنج و مثانہ میں بطور حقنہ۔ اور اسکا سفوف دیگر جاذب اور تسکین بخش ادویہ مثل پھٹکری۔ زنک آکسائڈ و غیرہ کے ساتھ ملاکر جلدی امراض میں بطور ڈسٹنگ پاؤڈر استعمال کرتے ہیں۔ داخلی طور پر اسکا بکثرت استعمال کرنا معدنی زہروں خاصکر آیوڈین پارہ اور مس کے لیئے فاد زہر ہے۔ جلی اور کھرچی ہوئی جگہ اسکا بر ورنا فایدہ کرتا ہے۔

امائی اوڈیکسٹرین Amylodextrine یہ نہایت لطیف اور زود ہضم نشاستہ ہے جو قدرتی طور پر معدہ کی عروق سے نشاستہ والی غذاؤں پر کیمیائی فعل ہوکر بنتا ہے۔ اور مصنوعی طور پر بہت ڈائلیوٹ ایسڈ کا فعل نشاستہ پر کرکے بنا سکتے ہیں۔

امائیلو ویلیریانک ایتھر Amylovalerianic ether اسکو ایل ویلیریٹ اور ایمل آئل بھی کہتے ہیں۔ نہایت عمدہ مقوی اور اپنے افعال میں ویلیرین کے مشابہ ہے محرک۔ دافع تشنج مخدر اور دافع اوجاع ہے۔ مارفیا اور کلورل ہائڈریٹ کی طرح خواب آور ہے۔ لیکن قلب کو کلورل کی طرح سست اور کمزور نہیں کرتا ہر قسم کے درد تشنج اور قولنج میں جو معدہ۔ امعا۔ جگر یا گردہ کے متعلق ہو نہایت مفید ہے۔ نفخ۔ دلکشی۔ نیورلیجیا۔ رہیوی ٹزم اور دمے نوریا ٹیسا بھی نافع ہے خوراک ۲ سے ۵ بوند تک

امالین ہائڈریٹ Amylene Hadrate اسکو ٹرشیری ایمل الکحال اور ڈائی میتھل اتھیل کاربی نال بھی کہتے ہیں کلورل اور پار ایلڈی ہائڈ کی طرح خواب آور ہے مگر تلب اور معدہ کے افعال میں کوئی خلل پیدا نہیں کرتا خوراک ۳۰ سے ۶۰ قطرہ تک سفوف مغز کے ساتھ دے سکتے ہیں۔

امائی لائڈ ڈزیز Amyloid disease دیکھو بیان البیومنائڈ ڈیزیز کا۔

امپٹائی گو Impetigo جلد کے امراض کا بیان دیکھو۔

امپوٹینسی Impotency یعنی نامردی۔ اکثر اشخاص جو نامردی کے شاکی اور ادویات مبہی کے متلاشی ہوتے ہیں۔ انہیں دیکھا جاتا ہے کہ اکثر در اصل کوئی مرض موجود نہیں ہوتا اور انکی شکایت محض شہوت پرستی کے خیالات پر مبنی ہوتی ہے۔ قوت رجولیت طبعاً مختلف اشخاص میں نہایت مختلف درجہ پر ہے۔ ایک کے لیئے جو قوت نہایت کم ہے وہ دوسرے کے حساب میں کافی یا زیادہ ہوتی ہے۔ بہت سے نوجوان جو بد صحبت اور بد عادات کی وجہ سے ادویہ ممسک و مبہی کے متلاشی رہتے ہیں انکی باتوں اور شکایات کو نہایت غور سے سنکر بعد تشخیص کامل علاج کیطرف توجہ کرنی چاہیئے۔ خواہ مخواہ محرک و مبہی ادویات کا استعمال کرنا سخت اندیشہ اور ضرر رکھتا ہے۔ اکثر حالتوں میں اس شکایت کی وجہ کثرت جماع یا اغلام یا جلق ہوتا ہے یا محض ایک بیہودہ شوق و خیال اون کے دل میں قایم ہوتا ہے جو انکو بہلے نام مبہی و ممسک و ملذذ ادویہ کیطرف کھینچتا ہے پس ایسی حالت میں نصیحت اور فہمائش کار آمد ہو سکتی ہے حتی الوسع ان کی بدعادات اور بیہودہ خیالات کی

اصلاح کرنی چاہیے۔ نسخہ باز طبیبوں کیطرح بے سوچے سمجھے ایک پرچہ اونکے ہاتھ میں دیدینا نہایت ظلم ہوگا طبیب کے نسخہ سے انکو یہ یقین ہوجاتا ہے کہ انکو کوئی مرض ضرور موجود ہے۔ اور جب بہت سی نسخہ استعمال کرنے سے کچھ فائدہ نہیں دیکھتے ہیں تو نہایت اوداس اور نا امید ہوجاتے ہیں جسکی وجہ انکا مرض خود بڑھتا۔ اور دیگر امراض کا باعث ہوجاتا ہے۔ ہماری رائے میں عام حالات نامردی میں سب سے عمدہ نسخہ حسب ذیل ہے۔

(۱) ہر قسم کی بدعادات بدخیالات اور کثرت سے پرہیز رکھنا۔

(۲) تاوقتیکہ شہوت خود بخود کافی طور پر غالب نہ ہو ہرگز جماع کا ارادہ کرنا۔

(۳) سست عادات سے نفرت محنت وریاضت کیطرف رغبت۔ کھلی ہوا میں ورزش اور عمدہ مقوی غذاؤنکا استعمال زیادہ ترددات اور تفکرات سے اجتناب۔

یاد رکھو کہ پرہیزگار نوجوانوں کیلئے نسخہ باز طبیبوں کی نسبت خود قدرت بدرجہا زیادہ حامی اور معاون ہے۔ صبر اور استغنا تمام ادویہ کی نسبت بدرجہا مفید ہے۔ پس اگر دراصل شہوت کم اور استادگی ضعیف ہے تو اپنی عادات پر نظر کرکے انکی اصلاح کرو اور چند مہینے صبر کیساتھ ارادہ جماع سے لاپرواہ ہو۔ پھر دیکھو کہ قدرت آپکے لئے کیا کرتی ہے نسخہ باز طبیبوں کے پاس اپنی عزت اور صحت خراب کرتے مت پھرو۔ اگر مفصلہ بالا تدابیر کافی معلوم نہوں اور مدت تک ضعف شہوت واستادگی جاری رہیں تو مجبوراً مفصلہ ذیل ادویہ وغیرہ آزما سکتے ہیں۔ فولا نکس وامیکا۔ ڈمیانا۔ ہماری رائے میں سب ہی ادویہ کی نسبت زیادہ مفید اور بے ضرر ہیں۔ جب شہوت کافی معلوم ہو لیکن استادگی ضعف اور ناپائدار ہو تو کنتھریڈیز فاسفورس کا استعمال کرسکتے ہیں۔ لیکن ان کے استعمال میں نہایت احتیاط لازم ہے۔ اگر عضو تناسل اور بیضہ بدعادات یا کثرت کیوجہ سے دبلے اور چھوٹے ہوگئے ہوں تو مالش اور بجلی کا لگانا مفید ہونگے گیلوے نک بجلی کا ایک سرا نخاع کی زیرین حد پر اور دوسرا عضو تناسل۔ فوطوں سیون۔ اور سپرمیٹک کارڈ پر باری باری رکھنا چاہیے۔ یہ عمل بیس منٹ دو دفعہ روزانہ کرسکتے ہیں۔

(۱) فاسفورس ایک گرین۔ اکسٹراکٹ ڈمیانا ۵ ڈرام۔ اکسٹراکٹ نکس وامیکا۔ ۸ گرین۔ فیری سلفاس اکسی کیٹیا ۲۵ گرین۔ ان سب کو ملاکر سو عدد گولیوں میں تقسیم کریں۔ اور تین گولی روزانہ استعمال کریں۔

(۲) اکسٹراکٹ ڈمیانہ ۲۰ گرین۔ اکسٹراکٹ کو ۲۰ گرین۔ اکسٹراکٹ نکس وامیکا ۲ گرین۔ فیرائی سلفاس اکسی کیٹیا ۱۰ گرین۔ ان سب کو ملاکر ۲۰ عدد گولیوں میں تقسیم کریں اور دو حبوب روزانہ استعمال کریں۔

(۳) آرگوٹین ۲۰ گرین اکسٹراکٹ کنابس انڈیکا ۱۰ گرین اکسٹراکٹ نکس وامیکا ان سب کو ۱۲ عدد حبوب میں تقسیم کریں۔ ایک گولی تین دفعہ روزانہ استعمال کریں۔

(۴) پل فاسفرس تالس ڈیڑھ گرین۔ آرسینی ایٹ آف آیرن ۱/۴ گرین۔ آرگوٹین ایک گرین۔ ایسی تین حبوب روزانہ۔

(۵) سیماب ۹ ماشہ کتھ سرخ ۹ ماشہ قرنفل ۹ ماشہ گندھک ۲ ماشہ پہلے گندھک اور سیماب کو باہم خوب سائیدہ کریں جب سیماب کی خاک ہو کر اسکے ذرات بالکل نامعلوم ہو جاویں تو باقی ادویہ سائیدہ کرکے اسمیں ملاکر زردی بیضہ مرغ کے ساتھ کھرل کریں جب خوب باریک ہو جاوے تو بقدر فلفل سیاہ گولیاں بناویں۔ ایک گولی صبح اور ایک شام شوربای گوسفند کے ساتھ کھاویں۔

دیگر ادویہ جو مقوی باہ مشہور ہیں مثلاً ارگٹ۔ کباب چینی۔ افیون۔ ٹرمنٹائن۔ بیٹھا تیلیا۔ ہینگ۔ کستوری۔ سرخ مرچ۔ السی۔ رائی۔ ثعلب مصری۔ شقاقل۔ تخم گندنہ۔ عقرقرحا۔ مروارید۔ سینگوی بیرپا۔ سرپنٹے ریا۔ وغیرہ ہماری رائے میں اصلاح عادات۔ پرہیزگاری وغیرہ کے مقابلہ میں انکا استعمال غیر ضروری ہی نہیں بلکہ اکثر سخت مضر اور اندیشہ ناک ہے۔

جب ضعف شہوت و استادگی ضربات دماغ اور نخاع کے بعد واقع ہو تو ایسی حالت میں تمام دماغ اور نخاع میں بجلی گذارنا اور داخلی طور پر کلورائڈ آف مرکری ۱/۴ گرین یا کلورائڈ آف گولڈ اینڈ سوڈیم ۱/۲۲ گرین یا پوٹاسیم آیوڈائڈ ۸ گرین خوراک میں مفید ہوگی۔

اگر کسی خاص مرض مثلاً سفلس۔ ذیابیطس۔ کثرت بول۔ بدہضمی۔ بخارات۔ قلت و رقت خون۔ بواسیر۔ پتھری مثانہ کی موجودگی کی وجہ سے ضعف باہ ہو تو ان امراض کا علاج مقدم ہوگا۔ اگر فوطوں۔ بیضہ یا سپرمیٹک کارڈ کے متعلق کوئی مرض موجود ہو یا انکے اوپر کسی قسم کی رسولی یا دنبل کا دباؤ ہو تو عمل جراحی کرانا پڑیگا۔

املتاس کیسیا فسچولا لین۔ منقی عصب اور مسکن حدت خون ہے۔ اسکے اسہال میں کسی قسم کا درد یا پیچ و تاب ظاہر نہیں ہوتا۔ ہر عمر اور نیز حاملہ عورتوں میں استعمال کر سکتے ہیں نسخہ ۳۰ گرین۔ یونانی اطبا اسکو عموماً چار پانچ تولہ خوراک میں بغرض اسہال دیتے ہیں مخزن الادویہ میں اسکی خوراک ۵ مثقال سے ۱۰ مثقال تک درج ہے۔

امل نائیٹرس Amyl Nitris جس مقام پر لگایا جاتا ہے تو فوراً اس جگہ کے اعصاب کو سست یا مفلوج کر دیتا ہے۔ مگر اس غرض سے کبھی نہیں لگایا جاتا۔ داخلی طور پر بجز مرض ہیضہ کے شاذ و نادر استعمال کرتے ہیں عموماً جب اسکی ضرورت ہوتی ہے تو اسکو سنگھاتے ہیں اسکے ابخرات فوراً شش میں پہنچکر خون میں ملجاتے اور کچھ مقدار ہیموگلوبین کو بدلکر میتھیموگلوبین بنا دیتے ہیں۔ اسطرح سے اخراج کاربانک ایسڈ گیس اور جذب آکسیجن میں کمی ہو جاتی ہے۔

خون سے نکلکر نائیٹریٹ آف امل فوراً جسم کی تمام ساختوں میں پہنچتا اور سلیں خاص اثر ظاہر کرتا ہے فوراً سر میں گرانی اور شریانوں کی دھڑک معلوم ہوتی ہے چہرہ اور گردن پر سرخی۔ قلب کی حرکات تیز۔ بینائی خراب رفتار ڈگمگاتی۔ طبیعت بیقرار اور پتلیاں کشادہ ہو جاتی ہیں۔ مگر یہ تمام علامات تھوڑی دیر رہکر خفیف درد سر باقی رہجاتا ہے۔ زیادہ مقدار میں سنگھلانے سے یہ علامات اور زیادہ خراب ہو جاتی ہیں۔ پریشانی دماغ

سخت نقاہت اور سخت پسینہ نمودار ہوتے اور بعض اوقات تشنجی حرکات بھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔
اسکا اثر زیادہ تر دوران خون کے متعلق ہی ہوتا ہے۔ اول تو اسطرح سے کہ تمام باریک شریانیں اور وریدیں کشادہ
اور ساتھ ہی حرکات قلب تیز ہو جاتی ہیں لیکن بلڈ پریشر بہت کم ہو جاتا ہی اسطرح سے گویا لیفٹ وینٹریکل یعنی بائیں
بطن القلب کو بہت آرام ملجاتا ہے۔ اسی وجہ سی مفصلہ ذیل امراض میں اسکا استعمال نہایت جلدی فائدہ کرتا ہی
(۱) انجائنا پیکٹورس کی سخت درد میں (۲) اُن تمام امراض میں جبکہ شریانوں کا تشنج ہو کر دوران میں مشکل واقع
ہو مثلاً مرگی۔ دمہ اور برائیٹس ڈزیز میں (۳) بیہوشی کلورافارم میں جبکہ قلب کا فالج ہو کر دفعتاً موت کا اندیشہ ہو۔
(۴) سی سکنیس میں جبکہ دوران میں خلل واقع ہو گیا ہو (۵) بخاریں سنگھانا لرزہ کو فوراً بند کر دیتا ہی (۶)
زہر افیون۔ کونین اور سٹرکنیا میں بطور نادزہر استعمال کرتے ہیں (۷) مشتبہ اموات میں جبکہ غرقاب۔
پھانسی یا غشی سے موت ہوئی ہو۔ (۸) لمبیگو اور کالک میں اسکی جلدی پچکاری نہایت مفید ثابت
ہوئی ہے۔ **طریق استعمال۔** ۲ سے ۵ قطرہ تک خالص یا روغن دھنیا یا سپرٹ میں ملاکر سنگھانا
۱ سی ۲ قطرہ تک کھلانا۔ ۱۰ فیصدی مقدار میں سپرٹ میں حل کر کے اسکے ۱ قطرہ کی جلدی پچکاری کرسکتی ہیں۔

امل ویلیری ناس۔ **Amyl valerianas** دیکھو بیان امائی لو ویلیرے نک ایتھر کا۔

امل ہائڈراس **Amyl Hydras** دیکھو بیان امائی لین ہائڈریٹ کا۔

امل ہائڈرائڈ۔ **Amyl Hydride** اسکا دوسرا نام رہائی گولین ہی۔ یہہ مقامی طور پر جذب
نہیں ہوتا لیکن تمام تبخیر ہو کر بہت سخت سردی پیدا کرتا اور سطحی ساختوں کو سختا منجمد کر دیتا ہے بوجہ سطحی سختی کے
اس سے بیحسی گہری نہیں ہوتی اسلیئے اگر کسی مقام کو اوپریشن کی غرض سے بیحس کرنا مقصود ہو تو مساوی الوزن ایتھر
کے ساتھ ملاکر استعمال کرنا نہایت مفید ہوگا مثلاً پھوڑوں میں شگاف دینا زخموں کا سینا اور دانتوں کا نکالنا
اسکے استعمال سے آسان ہو سکتا ہی۔ سنگھانے سی کلورافارم۔ ایتھر۔ ایتھل آیوڈائڈ اور ایتھل برومائڈ کی طرح تمام بیہوشی
پیدا کرتا ہے مفصلہ ذیل مرہم جلی ہوئی جگہ پر لگانا فوراً درد کو بند کر دیتا اور سطح زخم پر جھلی بناکر ہوا سے حفاظت کرتا ہی

کافور ایک ڈرام۔ سپرمیسٹی ایک ڈرام۔ رہائی گولین ۱۲ اونس۔

کافور اور آیوڈین اسمیں حل ہو جاتے ہیں اور اسطرح سے بطور نسخہ استعمال کیئے جا سکتے ہیں۔

املی۔ مفرح دل دافع تشنگی اور زیادہ مقدار میں مسہل ہے خراش معدہ اور کثرت صفرا میں نہایت مفید
خ ایک تولہ سے دس تولہ تک۔

امولی اینٹس **Emollients** یعنے مقام ماؤف کو نرم کرنے والی و درد کو تسکین دینے والی دوائیں
انکی تفصیل حسب ذیل ہی۔
گوند۔ چربی۔ روٹی کا گودا۔ نشاستہ۔ بیسرا۔ الیا۔ سی مشیم۔ کلوڈین۔ سائی ڈونیم۔ انجیر۔ جیلیٹین۔ گلیسرین۔ آتش جو
بنفشہ۔ توری۔ شہد۔ اسنگلاس۔ السی۔ بادام روغن۔ روغن السی۔ روغن زیتون۔ سفیدی بیضہ

پیرافین۔ صابون۔ سپرمیسٹی۔ ٹریگے کنتھ۔ وینولیا۔

امونیاکم Ammoniacum اپنے افعال میں دیگر خوشبودار روغنوں وراولیو رزنوں کو مشابہ ہے انکا بیان دیکھو۔ اسکا استعمال عموماً کرانک برونکائیٹس میں بطور دمہ افغیشنٹ کسپیکٹورنٹ کیا جاتا ہے۔

خ ۱۰ سے ۲۰ گرین تک ایمونائکم مکسچر ½ سے ۱ اونس تک۔

امونائیٹڈ کلوروفارم Ammoniated Chloroform اسکے سنگھانے سے درد میں تسکین حرارت جسمی میں کمی اور خون کی الکلیت میں زیادتی ہوتی ہے اسکے ابخرات بوجہ انٹی سیپٹک ہونیکے زہریلے بخارات میں مفید ہیں۔ اسکے سنگھانے کی ترکیب حسب ذیل ہے۔ ایک بوتل جسمیں حقہ کی طرح دو نلیاں لگی ہوئی ہوں اسکے دہانہ پر ربڑ یا چمڑے کی نلکی لگاکر اور دو ڈرام امونائیٹڈ کلوروفارم ڈالکر حقہ کیطرح پیا جاوے۔

امونیا اور اسکے سالٹوں کا بیان پہلے عام طور پر دیکر پھر انچیرین ترتیب وار ہر ایک سالٹ کی تاثیروں کا علیحدہ علیحدہ مختصر ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ

امونیا Ammonia

امونیا لائکوار Ammonia Liquor خ ۱۰ سے ۲۰ بوند تک۔

امونیا ایسی ٹاس لائکوار Ammonii Acetas خ ۲ سے ۶ ڈرام تک

امونیا برومائڈم Ammonii Bromidum پوٹاسیم برومائڈ کا بیان دیکھو۔

امونیائی بوراس Ammonii Boras خ ۱۰ سے ۲۰ گرین تک۔

امونیائی بنزواس Ammonii Benzoas بنزوئین کا بیان دیکھو۔

امونیائی پکراس Ammonii Picras خ ⅛ گرین سے ½ گرین تک۔

امونیائی سائیٹراس لائکوار Ammonii Citras خ ۲ سے ۶ ڈرام تک

امونیائی سلفو اکتھیولاس Ammonii Sulpho icthyolas اکتھیال کا بیان دیکھو

امونیائی سیلی سلاس Ammonii Salicylas خ ۱۰ گرین۔

امونیائی فاسفاس Ammonii Phosphas خ ۵ سے ۲۰ گرین تک

امونیائی کاربوناس Ammonia Carbonas خ ۳ سے ۱۰ گرین تک الٹی کرانے کو ۳۰ گرین

سپرٹ ایمونیا ارومیٹک ½ سے ۱ ڈرام تک۔ بار بار کی خوراک میں ۱۰ سے ۳۰ بوند تک ایک خوراک میں ۶۰ سے ۹۰ بوند تک [illegible] ایک بار کی خوراک

امونیائی کاربی زوٹاس Ammonia Carbazotas امونیائی پکراس کا دوسرا نام ہے

امونیائی کلورائیڈم Ammonii Chloridum خ ۵ سے ۲۰ گرین تک۔

امونیائی گلائی سی رہی زاس Ammonii Glycyrrhizas خ ۵ گرین سے ۱۵ گرین تک

امونیائی نائیٹراس Ammonii Nitras یہ خالص نیٹرس آکسائیڈ گیس کے بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے

امونیائی ویلیریاناس Ammonii Valerianas خ ۱ گرین سے ۴ گرین تک

امونیو مرکیورک کلورائیڈ Ammonio Mercuric Chloride سال ایلمبروتھ

عام بیان

امونیا بصورت لیکوار یا گاس یا امونیا کاربوناس کو کسی مقام پر لگایا جاوے تو مقامی خراش اور سوزش پیدا ہوکر اعصاب اور دوران کو تحریک ہوتی اور زیادہ دیر لگانے سے آبلہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس بنا پر اسکو روبی فیشیٹ اور کاؤنٹر اری ٹنٹ فائدہ کیلئے بطور لینمنٹ امونیا یا لنمنٹ کو مقام درد جوڑوں کی سختی اور سرفہ وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں بچھو بھڑ اور مکھی کے نیش پر لگانا فوراً درد اور سوزش میں تخفیف کر دیتا ہے۔
سنگھانے سے فوراً دوران قلب اور اعصاب کو حرکت اور قوت بخشتا ہے ناک میں تیز جلن سی ہو کر فوراً چھینکیں آتی اور پانی آنکھ اور ناک سے جاری ہو جاتا ہے اسلئے اسکا سنگھانا غشی اور دکشی میں مفید ہے۔
کھانے سے معدہ پر پہنچکر فوراً سوزش اور تیزی پیدا کرتا ہے۔ اس سے زیادہ مقدار میں مثلاً ۲۰ گرین کاربونیٹ آف امونیا سے قے آتی ہے۔ تھوڑی مقدار میں معدہ کے عروق کو تحریک دیکر اخراج رطوبات اور دوران زیادہ کرتا اور تمام جسم پر سٹیمولنٹ اثر پیدا کرتا ہے۔ گویا معدہ کو مقوی و ہاضم ہے۔ اور نیز اپنے کھاری ہونے سے ترشی معدہ کی تیزی کو کم یا معدوم کر دیتا ہے اسلئے اکثر [illegible] بطور اینٹی ایسڈ استعمال کیا جاتا ہے۔ بڑی مقدار میں امعاء پر اسکا کوئی خاص اثر نہیں ہوتا۔
خون میں پہنچکر اسکے کھاری پنا اور قوت انجماد کو کم کرتا ہے۔ فاسفیٹ آف امونیا گاؤٹ میں مفید ہے کیونکہ یہ یورک ایسڈ کو حل کر رکھتا ہے۔
امونیا تمام دماغ اور نخاع خاصکر مرکز تنفس اور دوران کے لیے محرک ہے سنگھانے یا کھلانے سے قلب کی حرکات کو تیز اور بلڈ پریشر کو زیادہ کر دیتا ہے اسلئے اسکا استعمال تمام حالات سخت کمزوری مثلاً نمونیا اور سرفہ ضعیفان و [illegible] خاص اور زہر سانپ میں بکثرت کیا جاتا ہے۔ کلورائڈ آف امونیا ایک عمدہ مخرج صفرا بھی ہے تمام امونیم سالٹ پیدائش اور اخراج یوریا کو زیادہ کرتے ہیں۔
امونیا گردوں اور شش کے میوکس ممبرین کے رستہ بطور نائٹرک ایسڈ یوریا اور یورک ایسڈ خارج ہوتا ہے اسلئے امونیم سالٹ سے پیشاب میں نائٹرک ایسڈ یوریا اور یورک ایسڈ زیادہ خارج ہوتے ہیں۔
برونکیل میوکس ممبرین سے خارج ہوتا ہوا اسکی رطوبات کو رقیق اور انکے اخراج کو زیادہ کرتا ہے۔ امونیا کاربوناس اور امونیم کلورائڈ عمدہ اکسپیکٹورنٹ یعنی مخرج بلغم ہیں ساتھ ہی ساتھ کھانسی حرکات قلب اور تنفس کو بھی زیادہ کرتے ہیں۔ امعاء میں خارج ہوتے وقت انکو تحریک دیتا اور زیادہ مقدار میں بطور مسہل بھی عمل کرتا ہے۔ لائکوا امونیا ایسی ٹاس۔ لائکوار امونیا سائٹراس۔ اور امونیم کلورائڈ جلد میں پہنچکر پسینہ زیادہ نکالتے ہیں گویا کہ ڈایا فوریٹک یعنی معرق بھی ہیں۔
امونیا ایک تیز گاس ہے جو امونیم کاربوناس میں سے ہر وقت نکلتی رہتی ہے۔ نوشادر اور چونہ کے ملانے سے

بھی پیدا ہوتی ہے۔ دیکھو عام بیان

لائکوار امونیا فارٹیور محض خارجی طور پر بطور لوکل سٹی مولنٹ استعمال کیا جاتا ہے۔

لائکوار امونیا بطور لوکل اور جنرل سٹی مولنٹ کی استعمال کر سکتے ہیں۔ ۱۰ سے ۳۰ بوند تک۔

لائکوار امونیائی ایسی ٹیٹس۔ معرق۔ مدر۔ اور محرک اعصاب ہے۔ فیور کسچروں میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔

امونیائی برومائیڈم۔ اسمیں امونیا کی کوئی خاص تاثیر نہیں۔ برومائیڈ آف پوٹاسیم کا بیان دیکھنا چاہیے۔

امونیائی بوراس۔ سل میں دیگر سڈیٹو ادویہ مثلاً کوڈایا اور ہایوسائمس کے ساتھ نہایت مفید ہے۔ قولنج گردہ میں جو یورک ایسڈ کی کنکروں سے ہوا ہو بیس گرین دو دو گھنٹہ بعد دینا کنکروں کو حل کر کر درد کو کم اور پیشاب کو خارج کرتا ہے۔

امونیائی پکراس۔ ملیریل بخاروں اور دردوں میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے بعض اوقات کونین اور آرسنک سے بھی زیادہ فائدہ کر جاتا ہے۔ کونین کی طرح کوئی خراب علامات مثلاً سر گرانی۔ کانوں میں گنجار اور بہراپن غثیان۔ بیخوابی وغیرہ پیدا نہیں کرتا۔

لائکوار امونیائی سائیٹراس۔ مدر اور معرق ہے۔ فیور کسچروں میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔

امونیائی سیلی سلاس۔ اکیوٹ کیٹاریل اور انفلیمیٹری بیماریوں مثلاً کیپلری برونکائیٹس۔ کروپ۔ اور نیوموینا میں مفید ہے۔

امونیائی فاسفاس۔ مخرج صفرا اور محرک اعصاب ہے۔ خون کو زیادہ کھاری کر دیتا اور یورک ایسڈ کو حل کئے رکھتا ہے اسلیئے گاوٹ میں مفید ہے۔

امونیائی کاربوناس۔ اسکی تاثیرات کا عام بیان میں مفصل ذکر ہو چکا ہے۔

امونیائی کلورائڈم۔ پانی میں حل کر کے کسی مقام پر لگانے سے سردی پیدا ہوتی ہے یعنی لوکل ریفریجرنٹ ہے معدہ امعا اور جگر اور اعصاب کے لیئے محرک۔ مدر۔ مخرج بلغم اور معرق ہے اسطرح جیسے گویا آلٹرنیٹو ہے۔

امونیائی گلائی سی رہیزاس۔ یہ محض بد ذائقہ ادویہ کی تلخی اور بو کی اصلاح کے لیئے استعمال کیا جاتا ہے۔

امونیائی نائیٹراس۔ یہ محض نائیٹرس ایسڈ گاس بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔

امونیائی ویلیریاناس۔ یہ ویلیرین کا ایک عمدہ پائیدار سالٹ ہے۔ محرک مقوی اعصاب اور دافع تشنج ہے۔ ہسٹیریا کے مختلف امراض مثلاً تشنج۔ رعشہ۔ درد اختلاج وغیرہ میں مفید ہے۔ مختلف اعصابی امراض مثلاً درد۔ بیخوابی مرگی کوریا اور مالیخولیا۔ میں بھی اسکو استعمال کرتے ہیں۔

امونیوم کیونک کلورائڈ یعنی سال الیمبراتھ یہ کروزیو سبلیمیٹ سے زیادہ دیرپا انٹی سپٹک ہے۔ کیونکہ پرکلورائڈ آف مرکری زخموں کی رطوبات کے ساتھ ملکر جلدی بے اثر ہو جاتا ہے۔ اسلیئے اسکی بجائے اب سال الیمبراتھ کا استعمال عام ہوتا جاتا ہے

انا سارکا Anasarca جلد کے نیچے پانی جمع ہو جانا۔ دیکھو بیان ڈراپسی کا۔

اناکیولیشن Inoculation اُس عمل اتفاقی یا ارادی کا نام ہے کہ جسمیں کسی خاص بیماری کا مادہ براہ راست جلدی عروق یا جھلیوں کی سطح پر پہنچکر جذب ہو جائے اور خاص خاص علامات و نقصانات پیدا کرے۔ اتفاقی اناکیولیشن اسطرح پر ہے کہ کسی رگڑ یا زخم پر یا آنکھ۔ ناک منہ مجری پیشاب۔ مقعد وغیرہ کی جھلی پر کسی متعدی بیماری کا زہر لگ کر سرایت کر جائے اور خاص خاص علامات پیدا کرے چیچک آتشک میلگنٹ پسچیول وکسی نیا۔ ہائڈرو فوبیا وغیرہ امراض اسطرح سے ایک مریض سے دوسرے شخص کو ہو سکتے ہیں۔ ارادی اناکیولیشن میں عمل مختلف طور پر کرتے ہیں اوّل اسطرح کہ ایک نشتر کے سرے پر مرض کا مادہ جو سیرم میں بکثرت ہوتا ہے لیکر دوسرے شخص کے اندر داخل کر دیتے ہیں۔ وکسی نیشن اسکی عام مثال ہے۔ عام طور پر غلطی سے اناکیولیشن اور وکسی نیشن کو ایک معنی سمجھے جاتے ہیں لیکن درا صل وکسی نیشن محض ایک خاص صورت اناکیولیشن کی ہے۔ دوم چھالہ اُٹھا کر یا کاسٹک سے جلا کر یا کھجانے لگا کر کچی جلد پر زہریلہ مادہ لگا دیتے ہیں۔

انائیس Anise یعنی سونف۔ اُسکا بیان دیکھو۔

انبہ۔ مفرح۔ مسمن۔ ملین اور مدر ہے۔ کچے آم ترش جاذب رطوبات۔ مقوی معدہ اور ہاضمہ ہوتے ہیں۔ امچور یعنی آم کا خشک کیا ہوا گودا دافع سکروے اور معین ہاضمہ ہے۔ اسکے تخم کا مغز مخرج کرم اور جاذب ہے۔ اسہال سفیدی زنان۔ بواسیر اور مینوریجیا میں مفید اور راونڈ ورمز کے لیے قاتل اور مخرج ہے۔ اسکے پتوں کا چبانا مسوڑہوں کو تقویت دیتا اور نیز اسہال میں مفید ہے۔ اسکا گوند عرق لیموں میں ملا کر خارش اور دیگر امراض جلدی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

پوست آم یا چھال آم کا جوشاندہ سوزش دہن و گلو میں بطور غرغرہ استعمال کرنا نہایت مفید ہوتا ہے

خ سفوف چھال۔ ۱ سے ۳ گرین تک۔ سفوف مغز ۲۰ سے ۳۰ گرین تک۔ فلوئڈ اکسٹراکٹ ۵ اسے ۲۰ بوند تک۔

انتشار الاہداب۔ پلکوں کے بال گر جانا۔ پلکوں کے امراض کا بیان دیکھو۔

انتشار الشعر۔ بالوں کا گر جانا۔ الوپیشیا۔ گنج کا بیان دیکھو۔

انتصاب النفس۔ دمکشی۔ ڈسپنیا۔ ایمفی سیما۔ ان امراض کا بیان دیکھو۔

انتھری روبین Anthrarobin کیمیائی اور طبی خواص میں کرائی سے روبین کے مشابہ ہے اگزیما۔ سورائسس۔ اری تھی میں وغیرہ میں کرائی سے روبین کی طرح مفید ہے لیکن اُسقدر سوزش نہیں کرتا اسکا دوسرا نام ڈیسا کسی اینتھرین ہے۔

انتھریکس Anthrax یا میلگنٹ پسچیول یا پشمینہ بافوں کا مرض جب اسکا خارجی بلا معلوم ہو تو فوراً بلا توقف اسکو کلیہ طور پر چھیل چھال کر دور کرکے ارد گرد کی ساختوں کو کاسٹک یا گیلونو کاٹری سے جلا دینا چاہیئے۔ اور بعد میں زخم کو کاربالک آیل و آیوڈو فارم وغیرہ سے ڈریس کرتے رہنا ضروری ہوگا۔ اگر آبلہ چھوٹا

ہو تو کاربالک ایسڈ یا زنک کلورائڈ۔ یا نائیٹرک ایسڈ یا نائیٹریٹ آف مرکری سے جلانا یا سٹرانگ کاربالک ایسڈ کی اردگرد جلد ہی پچکاری کرنا کافی ہو سکتے ہیں۔ زخم مابعد کی ڈریسنگ کے واسطے کونین و ٹرپنٹائین کا ایملشن نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔

جب عام جسمی علامات بخار۔ ضعف وغیرہ ظاہر ہوں تو فوراً غذائیت اور اندرونی ادویہ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے دودھ۔ یخنی بیضہ مرغ بکثرت کھلانے چاہئیں اور ادویہ کے طور پر کونین سلفیو کاربولیٹ۔ سلفائیٹس۔ کاربالک ایسڈ کریزوٹ۔ گایاکول۔ سیلی سین۔ سیلی سلیٹس۔ مرکبات فولاد وغیرہ استعمال کرنی چاہئیں۔ جب شش ماؤف ہو تا معلوم ہو تو فوراً مریض کی مکان کو بخارات ایوکلپٹس آئیل۔ کریزوٹ۔ کاربالک ایسڈ۔ ٹرپنٹائن۔ ٹیری بین وغیرہ سے بھر دینا ضروری ہوگا۔ دوسرے عوارضات مثل دنبل جریان خون۔ اسہال۔ قی۔ اڈیما گلاٹس وغیرہ کا علاج معمولی طور پر کرنا چاہیئے۔

انتھیل منٹکس Anthelmintics

یعنے وہ ادویہ جو مخرج یا قاتل کرم امعا ہوں یہ دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک ورمی فیوج جو محض کرم کو امعا سے خارج کر دیتے ہیں مثلاً جلپ سقمونیا عصارہ ریوند۔ دوم ورمی سائڈ جو کرم کو ہلاک کر دیتے ہیں مثلاً میل فرن۔ تارپین۔ کمیلا۔ کسو۔ سنٹونین بیخ انار کی چھال بعض ٹیپ ورم بعض راونڈ ورم اور بعض تھریڈ ورم کے لئے مخصوص ہیں۔ پس انکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) راونڈ ورم یعنی اسکیرس لمبری کائڈیز (حیات) کے لئے مخرج یا قاتل ادویہ۔ اینتھیم الی ٹرس۔ فیری نوز صبر۔ ایو سائنم۔ کینابینم۔ اریکا۔ ہیٹنگ۔ برگ نیم۔ کیچوپٹ۔ ڈیم۔ واٹر سکپ۔ یا کیلومل۔ بیخ مدار۔ عصارہ ریوند۔ حنظل۔ حب السلاطین۔ ڈیلفی نیم۔ سے فی سگریا۔ آیوڈوفارم۔ ہیلی نین۔ آیری ڈین۔ جلپ۔ میو کیونا۔ نفتھیلین۔ آفیا کسی لین۔ کو اشیا۔ ریوبرب۔ کوڈلا۔ سیبا ڈنا۔ سینٹونین۔ سقمونیا۔ سوڈیم کلورائیڈ (نمک)۔ تماکو۔ ٹرپنٹائن۔ تخم تربوز۔ تھائی مال۔ سینٹونیکا۔ اور سینٹونین مخصوص شمار کئی جاتے ہیں۔

(۲) ٹیپ ورم خاصکر ٹینیا سولیم (کدو دانہ) کے لئے مخرج یا قاتل ادویہ۔ اللینتھس گلینڈولوزا۔ اریکانٹ۔ کلوروفارم۔ کوکانٹ۔ میل فرن۔ کمیلا۔ کسو۔ نفتھیلین۔ پوست بیخ انار۔ سالوین۔ ٹرپنٹائن۔ تھائی مال۔ مٹی کا تیل (۲ یا ۳ اونس تک)

(۳) آکسی یورس ورمی کلیرس تھریڈ ورم یعنی چلونہ کے لئے مخرج یا قاتل ادویہ۔ چونکہ یہ کرم مقعد میں یا اسکے قریب زیادہ تر ہوتے ہیں اسلئے عموماً حقنہ سے دوا پہنچانا انکے واسطے زیادہ مفید رہتا ہے۔ مثلاً کو اشیا۔ گلبیا۔ سلفیٹ آف آئرن۔ صبر۔ نمک۔ سرکہ۔ ٹرپنٹائن۔ کیسٹرائل۔ سنائکی۔ وغیرہ کا حقنہ کرنا۔ داخلی طور پر مفصلہ ذیل ادویہ کھلاتے ہیں۔

سینٹونین۔ سقمونیا۔ سپائی جیلیا۔ کاربالک ایسڈ۔ اریکا۔ فولاد کے مرکبات۔ تھائی مال۔

نوٹ تفصیل کیلئے دیکھو بیان نمشائل و مفردات۔

انتھی مس نوبی لس Anthemis Nobilis

گل بابونہ۔ خارجی طور پر پوستوں کی طرح لگانے جو شاندہ سے ٹکور کرنا درد کو آرام دیتا ہے۔

داخلی طور پر خوشبودار تلخ مقوی معدہ ہی۔ اسکا انگریزی انفیوزن زیادہ مقدار میں پینا ایک ساں اور بعض رمقی ہی۔ جو غلبہ صفرا میں مفید ہی۔ اسکا روغن یا اکسٹراکٹ بغرض تقویت معدہ اور اخراج ریاح سہلات کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہی

خ روغن ۱ سے ۴ قطرہ تک۔ اکسٹراکٹ ۲ سے ۸ گرین تک انفیوزن ۵ سے ۱۰ اونس تک۔

انٹرائی ٹس **Enteritis** سوزش امعا کا بیان دیکھو۔

انٹرٹرائی گو **Intertrigo** چونکہ یہ محض ایک صورت اری تھیما یا اگزیما ہی جو بغل اور کولی وغیرہ مقامات میں جہانکہ جلد جلد سے رگڑتی رہتی ہے۔ واقع ہوتا ہے۔ پس اسکا علاج بھی انھیں اسباب کے مطابق ہونا چاہیئے یعنی جاے ماؤف کو خوب صاف اور خشک رکھنا جاذب اور مسکن سفوف مثلاً فاورس ارتھ۔ زنک آکسائڈ نشاستہ بورک ایسڈ بسمتھ وغیرہ چھڑکنا یا زنک اُنٹمنٹ یا ویسلین اگنین وغیرہ لگانا۔ ہاضمہ اور عام صحت کی مقویات۔ ورزش غسل اور عمدہ غذاؤں سے اصلاح کرنا۔

دیکھو بیان اری تھیما و اگزیما کا۔

انٹرکاسٹل نیورلجیا **Intercostal Neuralgia** اسکا علاج عام اعصابی دردوں کے مطابق کرنا چاہیئے جسکے اصول مختصر طور پر یہ ہیں۔ اگر کوئی خاص سبب مثلاً قبض۔ زیادتی محنت و تفکرات۔ قلت و رقت خون بد ہضمی۔ مادہ وجع مفاصل یا آتشک کسی رسولی یا ابھار کا عصب پر دباو وغیرہ معلوم ہو تو اُسکا علاج و دفعیہ کرنا۔ خارجی طور پر منتھال یا کلوریل کمفر یا رائی کا پلسٹر یا اسپلاسٹرم کنتھریڈیز یا بیلاڈونا پلاسٹر یا ٹنکچر آیوڈین اور انٹی پائرین و کوکین کی جلدی پچکاری یا الکیو پنکچر یا خشک گلاس یا سینک یا مالش وغیرہ دافع درد تدابیر کرنا داخلی طور پر انٹی پائرین یا انٹی فیبرن جلیسی میم۔ آرسنک۔ بکریٹ آف امونیا۔ ایسنتھیم وغیرہ انٹی پیریاڈک ادویہ دینا۔ اگر ضرورت ہو تو مدرات و مسہلات بھی استعمال کرنا۔

انٹرمٹنٹ فیور **Intermittent Fever** ملیریل فیورز کا بیان دیکھو۔

انٹروپین **Entropion** پلکوں کے امراض کا بیان دیکھو۔

انٹرلجیا **Entralgia** کالک۔ قولنج۔ دیکھو قولنج کا بیان۔

انٹس سس سیپشن **Intussusception**

انٹسٹائنل ابسٹرکشن **Intestinal Obstruction** انتڑیوں کا رک جانا۔ انتڑی کے کسی حصہ میں ایسی روک واقع ہو جانا جسکی وجہ سے براز اور ریاح کلی یا جزوی طور پر خارج نہو سکیں۔

اقسام۔ (۱) انٹس سسیپشن۔ انتڑی کا ایک حصہ دوسرے حصہ میں اوتر آنا۔ یہ اسطرح سے واقع ہوتا ہے کہ کسی حصہ میں ریاح جمع ہو کر اُسکو پھلادیں اور زائد و صلوں کی وجہ سے وہ حصہ چپکا ہوا بھی ہو ایسی حالت میں اخراجی حرکت کیوقت جب انتڑی اوپر سے نیچے کو سکڑتی ہوئی جاتی ہی تو اوپر کا حصہ نیچے کے حصہ میں اوتر آتا ہے۔ تھوڑا سا حصہ اوترنے کے بعد اخراجی حرکت کے ساتھ اور

زیادہ انتڑی نیچے اوتر تی چلی جاتی ہے۔ اسطرح سے انتڑی سے انتڑی بھر کر روک واقع ہوجاتی ہے۔ جیساکہ نقشہ ذیل میں ظاہر کیا گیا ہے۔

اکثر یہ حالت ایلیم اور سیکم کے اتصال پر ہوتی ہے۔ ایلیم کا منہ سیکم کے اندر اوترکر بڑہتا چلا جاتا ہے۔ ایک انچ سے لیکر چار فیٹ تک اندر چلا جاتا ہے کبھی چھوٹی انتڑی تمام رودہ سے گذرکر مقعد تک آپہنچتی ہے جب انتڑی کا ایک حصہ دوسرے میں اوتر آئے تو اول پر دباؤ پڑکر اوسکا دوران خون بند ہوجاتا ہے جسکی وجہ سے اجتماع خون ہوکر پہلے اندرونی حصہ متورم ہوجاتا پھر مردار پڑنا شروع ہوجاتا ہی۔ پھر کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ مردار شدہ حصہ کے چھچھڑے علیحدہ ہوکر براز کے ساتھ خارج ہوتے رہتے ہیں اور نیچے کا حصہ بالائی حصہ سے پیوست ہوکر جا بہری کی صورت ہوجاتی ہے۔ اور کبھی انتڑی میں سوراخ ہوکر پیٹ کا ورم ہوجاتا اور مریض ہلاک ہوجاتا ہے۔ اسکا دوسرا نام انوجی نیشن بھی ہے۔

(۲) انتڑی کے اندر اشیاء غیر جنس کا اجتماع ہوکر روک ہوجانا مثلاً براز۔ صفراوی پتھریان۔ کرم ہا۔ ادویہ ناقابل ہضم مثلاً اکسائڈ آف آیرن میگنیشیا سلفاس۔

(۳) خارجی دباؤ مثلاً رسولیون یا ڈمبل یا انیورزم سے جو شکم کے اندر ہوں یا کوئی عضو مثلاً رحم اپنی جگہ سے بیجگہ گرکر انتڑیون کو دبالے۔

(۴) سٹرکچر جو سمپل یا میلگنٹ ہوسکتی ہے۔

(۵) سٹرینگولیٹڈ ہرنیا جو دو قسم کا ہوسکتا ہے۔ اول خارجی یعنی انگوینل فیمرل امبی لائی کل وغیرہ دوم اندرونی مثلاً ڈایافریگمیٹک بعض اوقات فائے من ونزلو یا ڈئی لائن ڈکٹ مین انتڑی اوترکر بند ہوجاتی ہے۔ پیری ٹونائی ٹس ہوکر فائبرس رباط بنجاتے ہیں۔ انہ حلقوں میں انتڑی اوترکر اندرونی ہرنیا ہوسکتا ہے۔

(۶) والوولس انتڑی میں بل یا خم پڑجانا۔

(۷) انتڑیوں کے ریشوں میں تشنج یا فلج ہوجانا۔

خواہ کسی طرح سے ہو جب انتڑی میں سخت روک واقع ہوجاتی ہے تو براز اور ریاح بند ہوکر سخت درد اور قبض ہوجاتا اور مریض نہایت ہی بیچین اور نڈہال پڑجاتا ہے قے بکثرت آتی اور اکثر اوس میں براز خارج ہوتا ہے پیٹ پھول جاتا اور پیری ٹونائی ٹس ہوکر ہلاکت تک نوبت پہونچ جاتی ہے پیشاب بھی ہوباؤ کی وجہ سے بند ہوکر تمام تکالیف کو دوبالا کردیتا ہے ایسے مریض کے علاج میں ایک ایک منٹ جان کی قیمت رکھتا ہے مگر چونکہ روک کے اسباب نہایت مختلف ہوتے ہیں اور اون سب کا علاج بھی علیحدہ علیحدہ ہے۔ اسلئے بلا تشخیص

انتشال البسترکش

کے کوئی تدبیر کرنا مریض کی جان پر کھیلنا ہے۔ نقشہ ذیل کو یاد رکھنے سے تشخیص بآسانی ہو سکتی ہے۔ نقشہ یہ ہے۔

امراض متشابہ	انٹس سیپشن	اشیائے غیر جنس کا اجتماع	خارجی باؤ	سٹرکچر	سٹرنگولیٹڈ ہرنیا	والوولس	تشنج یا فالج
اموراتِ تشخیصی۔	چھوٹی عمر	صفراوی کنکریاں خارج ہوتی	مدت سے ہاضمہ کی تکلیف	مدت سے ہاضمہ کی تکلیف	پہلے سے ہرنیا کی تکلیف	دائمی قبض	پہلے سے کوئی تکلیف نہیں
حالات سابقہ۔	صحت معمولی طور پر	بالرم امعا یا قبض کی شکایت	کبھی قبض کبھی اسہال	کبھی قبض کبھی اسہال	قبض اور بدہضمی کی شکایت	بڑی عمر	
مرض کی رفتار	دفعتاً شروع ہو جاتا ہے	رفتہ رفتہ بڑھتا ہے	رفتہ رفتہ	رفتہ رفتہ	جلدی	جلدی	جلدی یا اچانک
حالت موجودہ۔	مریض بہت جلد نیم جان ہو جاتا ہے۔ بدن سرد اور نبض کمزور	صدمہ جلدی نہیں ہوتا	صدمہ ندارد	صدمہ ندارد	دفعتاً صدمہ پہنچ کر مریض نڈھال ہو جاتا ہے۔ نبض پتلی اور تیز اور پیاس سخت	دفعتاً صدمہ پہنچ کر مریض نڈھال ہو جاتا ہے۔ نبض پتلی اور تیز اور پیاس سخت	تشنج میں صدمہ ہوتا ہے مگر فالج میں نہیں
کیفیت درد	درد شدید دورہ کے ساتھ	زیادہ سخت نہیں	کاٹتا ہوا درد دورہ کے ساتھ	پیچیدگی خفیف درد	درد شدید	درمیانی درد دورہ کے ساتھ	تشنج میں موڑ فالج میں ندارد
قے کی کیفیت	قے سخت ہوتی ہے۔ مگر قے میں براز چند ایام کے بعد آنا شروع ہوتا ہے	قے شروع سے آتی مگر براز والی دیر میں ہوتی ہے۔	قے دیر میں ہوتی۔ مگر براز عموماً نہیں نکلتا۔	قے بتدریج شروع ہو جاتی مگر براز والی دیر میں ہوتی ہے	بہت سخت ہوتی اور بہت جلد براز والی ہو جاتی ہے	دیر میں شروع ہوتی اور عموماً بلا براز کے ہوتی ہے	تشنج میں دفعتاً ہوتی اور کبھی براز بھی شامل ہو جاتا ہے مگر فالج میں کم ہوتی ہے
قبض کی کیفیت	پورا قبض نہیں ہوتا بلکہ مقعد کے راستہ سے خون بلغم اور مدر براز خارج ہوتے رہتے ہیں	پورا قبض ہو جاتا ہے	رفتہ رفتہ قبض زیادہ ہوتا ہے مگر کامل نہیں	رفتہ رفتہ	دفعتاً اور کامل قبض ہو جاتا ہے	دفعتاً اور کامل قبض	تشنج میں دفعتاً اور فالج میں رفتہ رفتہ مگر غیر مکمل نفخ لازمی نہیں
شکم کی حالت	نفخ کم ہوتا ہے	نفخ لازمی نہیں مگر اکثر ہوتا ہے	نفخ بتدریج بڑھتا مگر لازمی نہیں	نفخ جلدی شروع ہو کر بڑھتا جاتا ہے	نفخ بتدریج بڑھتا جاتا ہے۔	نفخ بہت زیادہ ہوتا ہے	.
کیفیت ابھار۔	ایک نرم اور لچکیلا ابھار محسوس ہوتا ہے جو دبانے سے درد کرتا ہے	شکم کے ایک حصہ میں سخت ابھار اور دبانے سے درد معلوم ہوتا ہے۔	ٹٹولنے سے رسولی یا پھوڑا محسوس ہو سکتا ہے	.	.	شکم میں ایک خاص مقام پر دبانے سے درد معلوم ہوتا ہے	.

اکرام حسین

علاج - وجوہات بالا پر نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ انتڑیوں کی روک کا علاج کوئی آسان امر نہیں ہے بلکہ نہایت
غور و فکر چاہتا ہے۔ نیز اکثر حالتیں ایسی ہیں کہ دوا انمیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی بلکہ عمل جراحی ہی سے کچھ آرام کی امید ہو سکتی ہے ورنہ کچھ نہیں
اگر تشخیص سے یہ معلوم ہو۔ کہ روک کی وجہ کسی قسم کا خارجی دباؤ ہے۔ تو اسکا علاج مالش وغیرہ سے ہو سکتا ہے۔ بعدیں درد نفخ اور
قبض کا علاج ملینات مسہلات اور دافع ریح ادویہ سے کر سکتے ہیں۔ اگر رحم بے جگہہ گر پڑا ہو۔ تو اسکو ٹھیک جگہہ پر کر دینا چاہئے اگر کوئی
سسٹ موجود ہو۔ تو اسکا پانی نکال سکتے ہیں جب چند روز قبض رہکر انتڑیوں میں پاخانہ جمع ہو گیا ہو۔ تو پانی نیم گرم یا
مین قدرے صابون ملکر اور اسمین ایک ونس کیسٹر آئیل ملا کر حقنہ کرنا چاہئے۔ اور داخلی طور پر گیلومل یا کیسٹر آئیل یا میگنیشیا
سلفاس دینا چاہئے۔ بعض اوقات پاخانہ خشک ہوکر ایسا سخت ہو جاتا ہے۔ کہ حقنہ اور مسہلات اسپر کچھ اثر نہیں
کر سکتے۔ تو ایسی حالت میں اگر مقعد کے قریب ہے۔ انگشت یا کسی چھوٹے چمچے سے کھرچکر نکال سکتے ہیں پتھریوں کی روک میں
مالش اور افیون سے آرام ملسکتا ہے۔

اگر روک کی وجہ سٹرکچر ہو۔ تو حسب مقام و کیفیت سٹرکچر تدابیر کرنی چاہئیں۔ اگر سٹرکچر سمپل اور مقعد میں یا اسکے قریب
ہے۔ تو ربڑ کی بوجیز سے اسکو کشادہ کر سکتے ہیں۔ پہلے روز چھوٹے سی چھوٹی بوجی جو اسمین داخل ہو سکے سٹرکچر سے گذار کر
ایک دو گھنٹہ رہنے دیں۔ اور پھر روزانہ بوجی کا نمبر حسب موقعہ بڑھاتے جائیں ساتھہ ہی ساتھہ روزانہ مسہلات نمکین دینا
جنسے پاخانہ نرم اور رقیق آتا رہے دیتے رہیں۔ اگر سٹرکچر میلگننٹ ہے۔ یا کولن میں بوجیز کی پہنچ سے دور واقع ہے تو
مصنوعی اینس کی غرض سے دائیں یا بائیں طرف کلاٹومی کرنی ضروری ہوگی۔ کیونکہ اسی میں مریض کی جانبری
تصور ہو سکتی ہے۔ کلاٹومی کا بیان دیکھو۔

اگر اندرونی یا بیرونی ہرنیا گھٹ جانیسے روک پیدا ہوئی ہے۔ تو اسکا علاج اپریشن سے ہی ہو سکتا ہے۔ دیکھو بیان ہرنیا
اور لیپراٹومی کا۔ جب انتڑیوں میں خم یا بل پڑکر روک ہو گئی ہو۔ تو اسمین زیادہ مقدار میں نیم گرم پانی سے حقنہ کرنا یا مریض
کو الٹا کرکے خوب ہلانا مفید ہو سکتا ہے اسکی ترکیب یہ ہے۔ کہ مریض کو پہلے خوب بیہوش کر دیا جاوے اور بعد میں یک مضبوط قوی آدمی
اسکی ٹانگیں پکڑکر اسکو الٹا اٹھاوے اور پھر گھٹنوں کو مونڈھوں پر رکھ کر چند بار مریض کو ہلاوے۔ اور آپ ہی اچھلے ایسا کرنیسے بل یا خم جو
انتڑیوں میں موجود ہے نکل سکتا ہے اور نیز اگر انتڑی کسی قطعی رگ یا اتفاقی سوراخ میں یا انتڑی کے پیچ میں پھنس گئی ہو تو وہاں سے بھی نکل
سکتی ہے خفیف انٹس سسپشن بھی حقنہ اور الٹا کرکے ہلانیسے رفع ہو سکتا ہے۔ اگر کسی مقام میں سوزش ہوکر انتڑی چپک
گئی ہو تو شکم پر مالش کرنے سے علیحدہ ہو سکتی ہے۔ اس طرح ہلانے سے پیشتر مریض کے
شکم پر ہر طرف مالش کرنا۔ اور جب الٹا اٹھایا ہوا ہو نیم گرم پانی سے زیادہ مقدار میں حقنہ
کرنا اس عمل کی ممد ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر ہچنس پہلے شکم پر مالش کرنے اور پھر الٹا کر ہلانے
اور حقنہ کرنے کو نہایت کامیاب طریقہ خیال کرتے ہیں۔ درحقیقت اسمیں ہر قسم کے فائدہ کی امید
ہے۔ کسی قسم کے ضرر کا اندیشہ نہیں ہے۔

انٹس سسپشن اگر تھوڑی دیر کا ہو اور مقعد میں انگشت سے معلوم ہو سکتا ہے تو انگلی سے [illegible]

ہٹاکر نیم گرم پانی یا ہوا بذریعہ پچکاری زیادہ مقدار میں اندر پہنچانا چاہیے۔ اس سے تمام انتڑی اپنی جگہ پر پہنچ سکتی ہے۔ پانی بذریعہ معمولی اینما سرنج اور ہوا بذریعہ دھونکنیون کے پہنچا سکتے ہیں۔

یہ تمام متذکرہ بالا تدابیر اُسی حالت میں مناسب ہیں جبکہ علامات درد۔ نفخ۔ بیقراری و نقاہت وغیرہ خفیف ہوں اور روک کو زیادہ عرصہ نہ گذرا ہو لیکن جبکہ درد اور نفخ نہائت سخت ہوں بیقراری اور نقاہت بدرجہ غایت ہو جس سے یہ ثابت ہو کہ سخت روک ہو کر تمام انتڑی بدبودار ہوا اور براز سے بھر گئی ہے تب یہ نہائت ضروری امر ہو جاتا ہے کہ انتڑیون کو فوراً تمام زہریلے مادہ سے صاف کر دیا جاوے اسکے واسطے انٹراکٹومی کی جاتی ہے جسکی ترکیب حسب ذیل ہے۔ شکم میں ناف کے نیچے وسطی خط پر شگاف دیکر ایک یا دو انگشت اندر داخل کیجاویں اور انتڑی کا پھولا ہوا حصہ شگاف دیکر شکم کے قریب کھینچکر فوراً اسکو دیوار کے ساتھ سی دیا جاوے اور تب انتڑی میں سطحی شگاف دیکر ٹروکار جسکے ساتھ ربڑ کی نلکی لگی ہوئی ہو اندر داخل کر کے تمام انتڑی کو خالی اور صاف کر دیا جاوے۔ اور جب انتڑی صاف ہو رہی ہے اُس وقت اور زیادہ ٹانکے لگا کر انتڑی کو دیوار شکم کے ساتھ مضبوط طور پر سی سکتے ہیں۔ یہ یاد رہے کہ ایسی حالت میں ایک ایک منٹ جان کی قیمت رکھتا ہے پس ہرگز تامل نہ کرنا چاہیے۔ اور جب انتڑی صاف ہو چکے تو بعد میں روک کا اصل سبب اور اسکی جگہ تحقیق کر کے اسکا دفعیہ کر سکتے ہیں۔ جو ٹانکے لگائی جائیں وہ انتڑی کی اندرونی تہ تک نہ پہنچنے چاہئیں۔ سخت حالتوں میں بیہوش کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ اگر علامات سخت نہ ہوں تو شکم میں ناف کے نیچے وسطی خط پر شگاف دیکر دو یا تین انگلیاں اندر داخل کر کے ہر چہار طرف خوب ٹٹولنا چاہیے پہلی سیکم کو دیکھیں اگر وہ خالی ہو تو سمجھنا چاہیے کہ روک اُس سے اوپر چھوٹی انتڑیوں میں ہوگی اور اگر پھولا ہوا ہو تو کولن میں۔ جب خاص مقام روک کا معلوم ہو جائے تو حسب کیفیت روک تدابیر کرنی چاہئیں (۱) انٹس سسپشن اگر ممکن ہو ہاتھ سے درست کرنا چاہیے۔ لیکن اگر بہت سا حصہ انتڑی کا مردار ہو گیا ہو تو اسکو قطع کر کے بالائی کو زیرین حصہ سے پیوست کرنا چاہیے (۲) اگر کوئی رسولی قابل اخراج ہو یا بڑا البیس ہو تو اگر ممکن اور مناسب ہو اسکے مطابق اوپریشن کر سکتے ہیں (۳) اگر اندرونی سٹرنگولیشن نہ ہو موجود ہے تو اسکو درست کرنا چاہیے (۴) اگر انتڑی میں بل یا خم معلوم ہو تو اسکو بھی ہاتھ سے درست کر سکتے ہیں۔ (۵) اگر کرم یا پتھریان جمع ہو کر روک ہو گئی ہو تو انکو بھی انگلیون سے ہلا ہلا کر پریشان کر سکتے ہیں۔ اگر ممکن ہو تو بڑی پتھری کو ورم خوردہ جگہ سے دور لیجا کر انتڑی کے اندر ہی اندر چھوڑ دیں۔ مفصلہ ذیل حالتوں میں کلاٹومی کرنی ضروری ہوتی ہے۔ اول جب کہ روک ڈیسنڈنگ کولن سے نیچے واقع ہو۔ دوم جبکہ سگمائڈ فلیکشر میں بل پڑکر روک ہو گئی ہو۔ سیوم جب کہ روودہ میں کینسر ہو کر روک ہوئی ہو۔ چہارم پیدائشی طور پر مقعد موجود نہ ہو۔ پنجم جب کہ ریکٹم اور مثانہ کے درمیان کینسر ہو کر فسچولا یعنی ناسور ہو گیا ہو۔

ان تمام حالتون میں رفع درد کے لیے بیلا ڈونا اور افیون کم مقدار میں دے سکتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ افیون سے انتڑیون کی دیواریں نہایت مرتخی و منتفخ ہو کر براز کے جمع ہونیکا اور بھی اندیشہ ہے اور نیز اسکے اثر سے علامات

میں تغیر ہوکر تشخیص میں مشکل واقع ہوسکتی ہے پس اسکی کھلائی میں نہایت احتیاط لازم ہے اپیم سب سپشن میں اسکا یہ خاص فائدہ ہے کہ انتڑیوں کی پیری سٹالٹک حرکت کو بند کرکے اسکو زیادہ نہیں ہونے دیتی۔

خوراک نہایت قلیل المقدار اور کثیر الغذائیت دینی چاہیئے اگر معدہ میں کوئی شے ہضم نہ ہوسکے تو بذریعہ حقنہ دودھ۔ یخنی۔ برانڈی بیضہ خام وغیرہ دینی چاہئیں۔ دودھ ایسی حالت میں اکثر موافق نہیں ہوتا۔ اراروٹ۔ ساگودانہ۔ یخنی اور شوربا دے سکتے ہیں۔ اگر قدرتی طور پر خودبخود مریض کو آرام ہوجاوے تو بعد میں چند روز اسکو نرم رقیق غذاؤں اور ہر طرح کے آرام کی ہدایت کرنی چاہیئے تاوقتیکہ تمام آثار درد وغیرہ جاتے رہیں۔

انٹسٹائی نل انفلیمیشن۔ Intestinal Inflamation انتڑیوں کی سوزش

اسکی مختلف اقسام ہوتی ہیں (۱) اکیوٹ انٹرک کٹار یعنی انتڑیوں کا نزلہ شدید (۲) محدود سوزش جسمیں انتڑی کی تمام دیوار کسی جگہ پر متورم ہوجاتی ہے (۳) ڈیوڈی نائی ٹس۔ یعنی امعا اثنا عشر کا نزلہ (۴) ٹفلائی ٹس اور پیری ٹفلائی ٹس۔ اسمیں سیکم اور اسکے گرداگرد کی ساختیں متورم ہوتی ہیں (۵) کولائٹس یعنی رودہ کی سوزش۔ (۶) کرانک انٹرک کٹار یعنی انتڑیوں کا پرانا نزلہ۔ **اسباب**۔ ضرب۔ غیر جنس یا غیر منہضم غذا کی خراش۔ صفراوی کنکریوں یا سخت براز کا جمع ہونا۔ زخم۔ رسولی کبھی کسی قریبی عضو یا ساخت سے انتڑی میں ورم پہنچ جاتی ہے۔ **علامات**۔ قولنج کے مشابہ یا کاٹ کرتا ہوا درد۔ گڑگڑاہٹ اور بلغم آمیز اسہال بدبودار اور پیچش کے مشابہ اسہال بچوں میں اکثر قے ساتھ ہوجاتی اور رقیق بلغمی بے رنگ یا سبز دست آتے رہتے ہیں سخت حالتوں میں بخار ساتھ رہتا اور عام نقاہت زیادہ ہوتی ہے زبان سرخ اور خشک رہتی ہے کبھی ہچکی بند ہوجاتی ہے اور کبھی تشنج اور بیہوشی ہوکر موت واقع ہوجاتی ہے۔ محدود سوزش میں ماؤف حصہ پہلے متشنج ہوجاتا ہے پھر مفلوج۔ اسطرح سے ابسٹرکشن ہوکر سخت علامات شروع ہوجاتی ہیں جو انٹسٹائی نل آبسٹرکشن میں بیان کیگئی۔ مقام ورم پر سخت درد ہوتا ہے جو دبانے اور حرکت سے زیادہ ہوجاتا ہے۔ غثیان قے نفخ ہوکر مریض کو جلد جاں بلب کردیتے ہیں۔ قے میں براز آنے لگجاتا ہے زبان خشک اور سیاہ ہوجاتی ہے۔

ڈیوڈی نائی ٹس میں یرقان ساتھ ہوتا ہے کیونکہ صفراوی نالی نزلہ اور ورم کی وجہ سے رک جاتی ہے ٹفلائی ٹس اور پیری ٹفلائی ٹس میں داہنی کنج ران پر دبانے سے سخت درد ہوتا ہے اور وہ مقام دیکھنے سے متورم نظر آتا ہے۔ **امراض متشابہ**۔ اسہال پیچش۔ قولنج۔ پیری ٹونائی ٹس۔ پیٹ کا پھوڑا یا کسی خاص جگہ میں ورم کا ہونا۔ ٹائیفائڈ فیور یا۔ **علامات تشخیصی**۔ محض اسہال میں بخار۔ اور درد محدود نہیں ہوتا اور نہ اسمیں بلغم یا خون ساتھ خارج ہوتے ہیں پیچش میں درد محدود نہیں ہوتا بلکہ کسی قدر کسی طرح سے تمام شکم میں ہوتا ہے۔ شدت بخار۔ نفخ اور خاص قسم کی بدبو لازمی ہیں۔ قولنج میں بخار نہیں ہوتا۔

پیری ٹونائی ٹس۔ مریض سکڑا ہوا پڑا رہتا ہے ہر قسم کی حرکت سے سخت درد ہوتا ہے پیٹ کا مس کرنا سخت معلوم ہوتا ہے سانس میں پیٹ کو حرکت سے روکے رکھتا ہے۔ شدت صدا اور نفخ

پیٹ کا پھوڑا۔ اسکا ورم علیحدہ دیوار شکم میں یا پیٹ کے اندر معلوم ہو سکتا ہے۔ انتڑیوں کے فعل میں اس سے کچھ خلل نہیں آتا اور نہ براز کے ساتھ پیپ یا خون یا بلغم خارج ہوتے ہیں۔

ٹائیفائڈ ڈایاریا میں بخار ٹائیفائڈ کی خاص علامات ساتھ ہوتی ہیں۔ زیادہ تفصیل کے لئے ان امراض کا بیان دیکھو۔

انٹسٹائی نل ٹیوبرکل ۔ انتڑیوں کا سل ۔ بعضوں کی یہ رائے ہے کہ سل کا اصل مادہ یعنی ٹیوبرکل بسیلائی سرایت کر کے انتڑیوں میں سخت پھنسیاں جنکا نام ٹیوبرکل نا ڈیولز ہے بنا دیتے ہیں اور بعض کی یہ رائے ہے کہ غدود بڑھکر گلنے شروع ہو جاتے ہیں مگر ٹیوبرکل بسیلائی انتڑیوں میں شاذو نادر ہی جگہ کرتے ہیں۔ یہ مرض بچوں میں کثرت سے ہوتا ہے۔ جوانوں میں پھیپھڑے کا سل ہونے کے بعد اسطرح سے ہو جاتا ہے کہ ٹیوبرکل بسیلائی تھوک کے ساتھ معدہ میں چلے جاتے اور پھر وہاں سے انتڑیوں میں پہلے انتڑیوں کے غدود میں اہم ذرات بنکر سخت نوڈ بنجاتے ہیں۔ پھر یہ نوڈ گلکر گول زخم رہجاتے ہیں جو ہر طرف انتڑی کی ساختوں کو کھاتے جاتے اور بڑھتے جاتے ہیں۔

علامات ۔ سخت اور ناقابل علاج اسہال جاری رہتے۔ مریض بہت جلد گھٹتا اور نحیف ہوتا جاتا ہے براز کے ساتھ بلغم اور گلی ہوئی ساختیں خارج ہوتی ہیں۔

انٹسٹائی نل نیو فارمیشنز ۔ انتڑیوں میں رسولیاں یا نئی ساختیں ہو جانا مثلاً سرطان۔ ٹیوبرکل۔ البیومی نائیڈ۔ ٹائفائڈ۔ زائد ریشہ۔ ولائی کا بڑھجانا۔ رسولیاں پیدا ہو جانا۔ ان تمام امراض کا علاج علیحدہ علیحدہ بیان کیا گیا ہے۔

انٹسٹائی نل ڈزیزز Intestinal diseases یعنی انتڑیوں کے امراض انکی تفصیل حسب ذیل ہے

(۱) قولنج (۲) قبض (۳) اسہال (۴) ملینا یعنی پاخانہ کے ساتھ خون کا خارج ہونا (۵) سوزش امعا۔ انٹسٹائیل کٹار یا انٹرک کٹار یا انٹرائی ٹس۔ ڈیوڈی نائیٹس۔ ٹفلائی ٹس۔ پیری ٹفلائی ٹس۔ کولائی ٹس (۶) پیچش (۷) انتڑیوں کی رسولیاں اور زخم یعنی انٹسٹائنل نیو فارمیشنز اور السرز (۸) ٹیوبرکل آف دی انٹسٹنز (۹) البیومی نائیڈ ڈزیز (۱۰) انٹسٹائی نل آبسٹرکشن (۱۱) انٹسٹائنل ورم۔

اب اجگہ ہم انٹسٹائنل نیو فارمیشنز اور السرز اور انٹسٹائنل ورم کا بیان کرینگے۔ باقی امراض کا بیان دیگر ناموں میں دیکھو۔

انٹسٹائی نل نیو فارمیشنز اور السرز Intestinal New Formations

یعنی انتڑیوں میں رسولیاں اور زخم وغیرہ ہو جانا۔

(الف) نیو فارمیشنز مفصلہ ذیل اقسام کے ہوتے ہیں۔ (۱) کنسر یعنی سرطان (۲) ٹیوبرکل یعنی مادہ سل (۳) ٹائفائڈ کا مادہ (۴) البیومی نائیڈ مادہ (۵) فائبرس ٹشو کا بننا (۶) رسولیاں جو کئی قسم کی ہو سکتی ہیں۔ ولائی کا بڑھکر پولپ بنجانا چربی یا پانی یا غدود دیا جزول رسولیوں کا بننا۔

(ب) زخم امعا۔ انتڑیوں کے زخم یہ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو خاص خاص امراض کے ضمن

مین پیدا ہوجائین مثلاً آتشک - سل پیچش - سرطان - ٹائیفائیڈ - الیوسی نائیڈ ٹوزیرس - انکو سیپرسی فک السرز کہتے ہیں - **دوسرے** وہ جو علیحدہ طور پر پیدا ہون - یہ چار طرح سے ہوسکتے ہین - (۱) کسی سخت شی کی رگڑ یا کاٹ کرنیوالی چیزون کے اثر سے مثلاً پتھری کنکر غیر منہضم دانہ - خشک شدہ براز کی ڈلیون کی رگڑ سے - یا سنکھیا - یا داچکنا یا کسی تیزاب کی کاٹ سے (۲) ورم ہوکر یا پیپ پڑکر یا چھیچھڑی بندکر کسی حصہ مین زخم ہوسکتے ہین - (۳) افرنگی پھوڑا انتڑی مین سوراخ کرسکتا ہے (۴) خاص انتڑی کی دیوار مین پھوڑا ہوکر اندر پھوٹ جائے - ان چارون قسمون کے زخمونکو غیر سیپی سی فک کہتے ہیں - جب انتڑی مین کسی قسم کا زخم ہوجائے - تو اسکی علامات حسب ذیل ہوتی ہیں کسی خاص نقطہ پر شکم مین درد معلوم ہونا - اور دبانیسے اسکی زیادتی ہونا - مگر درد کا ہونا لازمی نہیں ہے - کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ باوجود زخم کے درد نہین ہوتا - خاص مقام پر قولنج کا درد محدود رہنا - دستون مین خون بلغم اور پیپ کا خارج ہونا بعض اوقات سخت قبض رہتا ہے - اگر زخم ڈیوڈینم یعنی امعاء اثنا عشری مین ہو - تو سخت قے ہوجاتی ہے - اسہال درد قے فساد ہضم اور کمی غذائیت کی وجہ سے مریض گھٹتا جاتا اور جلدی لاغر و کمزور ہوجاتا ہے - اگر زخم انتڑیونکی دیوار کو کھاکر جوف شکم مین جا کھلے - یا اسکا زہریلا اثر سرایت کرجائے - تو پیری ٹونائی ٹس ہوجاتا یا شکم کے اندر خون کثرت سے بہ جاتا ہے - کبھی زخم اچھا ہوکر شگر ہوجاتا ہے - سل کے زخمون میں بھوک بہت لگتی اور دست برابر جاری رہتے ہیں - سپے سی فک السرز مین خاص خاص امراض کی علامات ساتھ موجود ہوتی ہیں -

ان امراض کی تفصیل پر نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہوتا ہے - کہ انکی تشخیص اور علاج نہایت مشتبہ اور مشکل امر ہیں انکا علاج محض اسیقدر ہوسکتا ہے کہ جو علامات درد - قے - اسہال - بلیناوغیرہ شدید معلوم ہون - انکا دفعیہ کرتے رہین اور مقوی غذاؤن اور دواؤن وغیرہ سے مریض کی طاقت قائم رکھین مفصلہ ذیل عام اصول کی پیروی مفید ہوسکتی ہے -

(۱) غذا نہایت لطیف سریع الہضم رقیق اور سادہ کھلائین -

(۲) کلیۃً آرام دین - ہر قسم کی حرکات اور ترددات سے آزاد رکھین -

(۳) مسکن امعا ادویہ مثلاً افیون بیلاڈونا اور بسمتھ کا استعمال رکھین -

(۴) زخمون کے اندمال کیلئے مفصلہ ذیل تدابیر ہین -

بسمتھ کاربونانس ڈوورس پاوڈر کے ساتھ کھلانا - نائیٹریٹ آف سلور (۱۵ سے ۹۰ گرین تک) تین پائنٹ پانی میں ملاکر حقنہ کرنا - سلفیٹ آف کاپر - ایسی ٹیٹ آف لڈ - آکسائیڈ آف زنک بسمتھ نیفتھے لین - سیلال - برسارسین - آیوڈوفارم آیوڈول - ائی ڈراسٹین - منکچر ہیامیلس انجاب وغیرہ براہ دہن یا دبر استعمال کرنا -

انٹسٹائنل ورم Intestinal Worms کرم امعاء دو قسم کے ہوتے ہین (۱) اول سیسٹوڈ - سیسٹوڈ فیتے کی طرح چپٹے اور لمبے ہوتے ہیں - اسلئے انکا دوسرا نام ٹیپ ورم بھی ہے - انکی تین بڑی قسمین جو انسان کی انتڑیوں میں دخل کرلیتی ہیں -
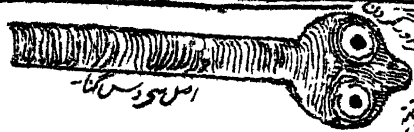
اول ٹینیا سولیم - سرگول یا قدرے بیضوی - چار منہ جنسے اپنی غذا چوستا ہے - ایک تھوتھنی ابھری ہوئی جسکی گرد دو قطاریں سخت ڈنکونکی ہوتی ہیں - گردن پتلی اور لمبی ہوتی ہے -

دوئم ٹینیا میڈیو کنے لاٹا - سرگول - چار منہ مگر تھوتھنی اور ڈنک ندارد - اور گردن ٹینیا سولیم کی نسبت موٹی -

سوئم - باتھریو کیفے لس لٹیس - اسکا سر مگر کی شکل کا - دونوں طرف لمبی شگافی منہ گردن پتلی - ڈنک ندارد -
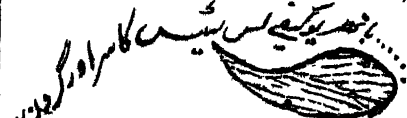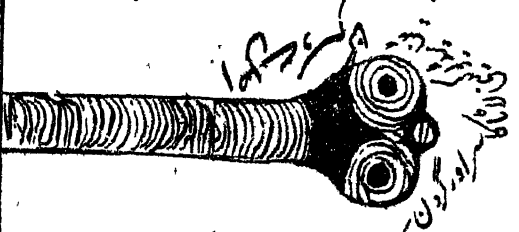
ٹیپ - ورم کو الگ الگ چورس ٹکڑے ہوتے ہیں جو ملتے چلے جاتے ہیں اور اگر مریض کے پاخانہ کے ساتھ ٹوٹ کر نکلتے رہتے ہیں یہہ الگ ٹکڑے دانہ کدو کے مشابہ ہوتے ہیں - اسواسطے انکا نام کدو دانہ عام طور پر مشہور ہے - مگر کدو دانہ پورا کیڑا نہیں ہوتا - بلکہ اسکا ٹکڑا ہوتا ہے - کل طول ٹیپ ورم کا ایک گز سے پچاس گز تک دیکھا گیا ہے اوسطاً ۵ فٹ سے ۲۰ فٹ تک لمبا ہوتا ہے -

دوئم - راؤنڈ ورم چار قسم کے ہیں جو انسان کی انتڑی میں دخل کر لیتے ہیں -

(۱) ایسکے رس لمبری کائڈیز - یعنے حیات یہ ظاہراً دیکھنے میں خراطین یا کیچوون کے مشابہ ہوتے ہیں مگر بیچ میں موٹے اور دُم کی طرف گاؤدم ہوتے جاتے ہیں - طول ۶ انچہ سے ۱۶ انچہ تک موٹائی ۱/۴ انچہ سے ۱/۸ انچہ تک - رنگت سرخی اور زردی مائل - سر پر منہ کے گرد تین چھوٹے چھوٹے ابھار ہوتے ہیں - منہ کے اندر بہت سے چھوٹے چھوٹے دانت ہوتے ہیں -
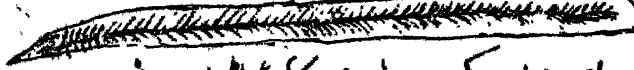
حیات یعنے ایسکیرس لمبری کائڈیز

(۲) آکسی یورس ورمی کولے رس - تھریڈ ورم - چلونہ بہت چھوٹے چھوٹے اور تکلی کی طرح دونوں طرف گاؤدم ہوتے ہیں -

نر ۱/۶ انچہ سے ۱/۴ انچہ تک لمبا اور پچھلی سرے پیچیدہ ہوتا ہے جس جگہ کہ اعضائے ولادت ہوتے ہیں - اور مادہ نصف انچہ کے قریب لمبی یعنی نر سے پانچ گنی زیادہ اور سیدھی ہوتی ہے - سر میں تین لبوں والا منہ ہوتا ہے پشت اور پیٹ کیطرف پر کیطرح کسیقدر پھیلا ہوتا ہے -

(۳) ٹرائی کو کیفلے لس ڈسپار - پھیر ور مز بال کیڑے یہ بالوں کی طرح پتلے اور ایک دو انچہ لمبے ہوتے ہیں انکا پچھلا سرا موٹا ہوتا اور نر مادہ کی نسبت چھوٹا ہوتا ہے -

خوردبینی نظارہ

(۴) انکائی لاسٹومم ڈیوڈی نے لی - یہ چھوٹے چھوٹے سرخ رنگت کے کیڑے ہوتے ہیں جو سر کے قریب کلہاڑی کی طرح مڑے ہوئے ہوتے ہیں جسم سخت اور مضبوط اور پیالی نما ہوتا ہے - نیچے کے جبڑے میں دو دانت اور اوپر کے جبڑے میں چار دانت ہوتے ہیں - مادہ قریباً نصف انچہ اور نر قدرے زیادہ ہوتا ہے -

خوردہ بینی نظارہ انکائی لاسٹومم ڈیوڈی نی

اب ان کیڑوں کی سوانح عمری سنو ! اسٹوڈ یعنی کدو دانہ انسان کی امعا میں

ہوتے ہیں اور انکے ٹکڑے ٹوٹ کر براز کے ساتھ خارج ہوتے رہتے ہیں ہر ایک ٹکڑا ابذات خود بھی ایک کامل حیوان ہوتا ہے کیونکہ ہر ایک ٹکڑے میں نر اور مادہ کے خاص اعضا اکٹھے ہوتے ہیں - خارج ہونیکے بعد اون ٹکڑوں میں سے انڈے پیدا ہو جاتے اور پھر خراب پانی یا پھلوں وغیرہ کے ذریعہ سے کسی دوسرے حیوان کے پیٹ میں چلے جاتے ہیں انتڑیوں میں پہنچکر انڈوں کا چھلکا پھٹ جاتا اور بچہ باہر آجاتا ہے اب یہہ بچہ یا تو انتڑیوں میں بسر کر لیتا ہے یا اون کو چھید کر گوشت یا جگر یا کسی اور عضو میں جو اوسکے مناسب حال ہو جا چمٹتا ہے اور پرورش پاتا جاتا ہے یہانتک کہ اسکی گردن کے پیچھے ایک تھیلی لگجاتی ہے - اس حالت میں اسکو سسٹی سرکس یا بلیڈر ورم کہتے ہیں پھر اتفاقاً جب کوئی انسان ایسے جانور کا گوشت کھا بیٹھتا ہے جسمیں کوئی بلیڈر ورم ہو تب یہ بلیڈر ورم اسکی انتڑیوں میں پہنچکر بڑھنا شروع کرتا ہے تھیلی گر جاتی اور وہی چوکوشہ ٹکڑے لگتے چلے جاتے ہیں آخر کار کئی فٹ یا کئی گز کا لمبا فیتہ سا بنجاتا ہے - پس یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اسٹوڈ کی دو حالتیں ہوتی ہیں - ایک تھیلی دار صورت جسکو بلیڈر ورم کہتے ہیں - اور دوسری فیتہ والی صورت جسکو ٹیپ ورم کہتے ہیں جس جانور میں ٹیپ ورم ہو تو اُسکے انڈوں سے براہ راست اوسکے اندر ٹیپ ورم نہیں بنتا بلکہ پہلے دوسرے کسی جانور کے اندر اوس کے انڈوں سے بلیڈر ورم ہو کر پھر اسمیں آکر ٹیپ ورم بنتا ہے مثلاً ٹینیا سولیم کا ٹیپ ورم انسان کے اندر ہوتا ہے - براز کے ساتھ اُسکے ٹکڑے خارج ہو کر انڈے باہر آجاتے ہیں جب کوئی سور اُسکو کہا جاتا ہے - تو اسکے گوشت میں اُسکے بلیڈر ورم بنجاتے ہیں اور جب انسان سور کا گوشت کھا جائے تو اسکی انتڑیوں میں ٹیپ ورم ہو جاتا ہے اسیطرح ٹینیا میڈیو کنے لاٹا کا ٹیپ ورم انسان کے اندر اور بلیڈر ورم مچھلیوں یا جھینگوں کے اندر ٹینیا اکائی نوکاکس کا بلیڈر ورم انسان کے اندر اور ٹیپ ورم بھیڑیا کتے کی انتڑیوں میں ہوتا ہے

اصطلاحاً جس جانور کے اندر انکا ٹیپ ورم ہو اُسکو انکا میزبان کہتے ہیں اور جس کے اندر انکا بلیڈر ورم ہو - اُسکو انکا حامل

اسطرح سپرٹینیا سولیم ٹینیا میڈیو کینے ٹالا اور باتھریو کیفے لس لیٹس کا میزبان انسان ہی۔ اور ٹینیا سولیم کا حال سور ٹینیا میڈیو کینے لاٹا کا حال گائے بیل اور باتھریو کیفی لس لیٹس کا حال مچھلیاں ۔

(۲) نیمے ٹوڈز میں کوئی حال نہیں ہوتا بلکہ جس حیوان کے اندر ہوتے ہیں تو اُسکے پیٹ میں ہی خارج ہوکر اسی قسم کے حیوان میں خراب پانی یا پھلوں وغیرہ کے ذریعہ پہنچکر بڑھنے لگجاتے ہیں مثلاً چلونہ ایک انسانکی اندر سے نکلکر انڈے دیدیتے ہیں پھر یہہ انڈے پانی یا پھلوں یا ساگ پات کیساتھ دوسرے انسان کے اندر پہنچکر پک جاتے اور بچے نکل آتے ہیں۔ یہ کیڑے انسان کے اندر کسجگہ اور کس تعداد میں رہتے ہیں۔

ٹیپ ورم۔ انسان کی چھوٹی انتڑیوں میں رہتے ہیں شاذونادر رودہ اور معدہ میں بھی آجاتے ہیں ۔ تمام ٹکڑے ملکر ایک فیتہ سا بنجاتے ہیں۔ ان کی اور خوراک کی نالی نہیں ہوتی بلکہ درختونکی طرح باریک نالیوں کا سلسلہ ہوتا ہی جسکی ذریعہ سے یہ اپنی غذا چوستے ہیں۔

حیات یعنے راونڈ ورم جنکو اسکیرس لمبری کائیڈیز کہتے ہیں یہ زیادہ تر چھوٹی انتڑیوں میں رہتے ہیں مگر کبھی کبھی رودہ مقعد مجری بول اور فرج میں اور کبھی معدہ مری۔ ناک حنجرہ اور نرخرہ میں بھی چلے جاتے ہیں۔ تعداد میں کبھی ایک دو اور کبھی سینکڑوں ہوجاتے ہیں۔

چلونہ یا تھریڈ ورم یا آکسی یوریس ورمی کولیرس۔ زیادہ تر سیکم میں ہوتے ہیں اور یہاں سے کبھی کبھی انتڑیوں۔ مقعد۔ فرج اور عضو تناسل کی کھال میں اور کبھی معدہ میں چلے جاتے ہیں۔ تعداد میں سینکڑوں اور ہزاروں ہوتے ہیں۔

ٹرائی کو کیفی لس ڈسپار۔ بال کیڑے زیادہ تر سیکم میں ہوتے کبھی کولن اور الیم میں بھی چلے جاتے ہیں تعداد میں تھوڑے سے اور کبھی سینکڑوں ہوجاتے ہیں۔

انکائی لاسٹومم ڈیوڈی نلی۔ کلہاڑی کی شکل کے کیڑے۔ یہہ ڈیوڈینم یعنے امعاے اثنا عشر میں ہوتے ہیں کبھی ایک اور کبھی بہت سی ہوجاتے ہیں۔

علامات۔ بعض اوقات کسی قسم کی تکالیف ظاہر نہیں ہوتی مگر اگر انتڑیون مین خراش ہونے کی وجہ سے سوزش کی علامات ظاہر ہوتی اور آنون کے اسہال آتے ہیں منہ۔ آنکھ۔ ناک۔ اور اُود سر۔ دُبر۔ فرج اور عضو تناسل کے گرد کھجلی رہتی ہے جسم لاغر ہوتا جاتا ہے۔

ذیل مین ان کی خاص خاص علامات درج کی جاتی ہین۔

ٹیپ ورم اور راونڈ ورم یعنے کدودانہ و حیات جسم کے تمام سوراخون کی گرد کھجلی رہتی بچہ سوتا ہوا دانت رگڑتا اور رالین کثرت سے جاری رہتی ہیں۔ کانوں میں شور۔ آنکھون مین بھنور اور شعلہ سر میں درد چکر اور گرانی۔ پتلیاں کشادہ۔ پلکین بھاری ہوئی۔ چہرہ اور اطراف کی عضلات میں بے ارادہ حرکات بعض اوقات تشنج اور اختلاج القلب۔ حلق مین تنگی۔ حیض کے فسادات وغیرہ ظاہر ہوتے ہین

طبیعت بےچین۔ اور کبھی ہوئی رہتی ہے جسم لاغر اور پھیکا بے آب ہوتا جاتا ہے۔

چلونہ۔ چونکہ یہ بہت ہی بیشمار ہوتے ہیں اسلئے تمام مذکورۂ بالا علامات زیادہ تیز ہوتی ہیں۔ کبھی اسہال پیچش اور خروج المقعد بھی ہو جاتے ہیں۔ کبھی عضائی ولادت میں پہنچکر حلق کے محرک ہو جاتے ہیں۔

ٹرائی کوکیفلس ڈسپار میں کوئی خاص علامات ظاہر نہیں ہوتیں۔

انکائی لاسٹومم ڈیوڈی نلی۔ کلہاڑی کی شکل کے کیڑے۔ یہ رگوں میں خون چوستے رہتے ہیں۔ جب ایک کو چھوڑ کر دوسری رگ کی طرف جاتے ہیں۔ تو انکے ڈنکوں سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات یہ خون اس کثرت سے خارج ہوتا ہے کہ مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ ہاضمہ خراب رہتا ہے۔ جریان خون کی وجہسے جسم بہت جلد لاغر کمزور اور بے آب ہو جاتا ہے۔ خراش اور اسہال الدم اس کیڑے کی خاص علامات ہیں۔

تشخیص تمام علامات مذکورہ بالا پر نظر کرنے سے خیال ہو سکتا ہے کہ کس قسم کے کیڑے موجود ہیں مگر یقینی رائے جب ہی قایم کی جاسکتی ہے جبکہ مریض کا براز خوب غور سے ٹٹول کر کپڑے میں چھان کر دیکھا جائے۔

علاج۔ اول۔ سیسٹوڈ یعنی ٹیپ ورم کا علاج بیشتر اس ہی کہ مریض کو کوئی مخرج کرم دوا دیجائے۔ دو تین روز اسکو ملینات دیتے رہیں۔ تاکہ انتڑیاں براز اور لیسدار رطوبات سی صاف ہو جاویں اور اس عرصہ میں غذا رقیق مثل یخنی اور شوربا دیتے رہیں۔ تیز مسہلات سی کرم کے ٹکڑے علیحدہ ہو کر خارج ہو جاتے ہیں اور پھر اُسکے سر کا نکالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ سلفیٹ آف سوڈا یا میگنیشیا ایک دو ڈرام یا کیسٹر آئل چار ڈرام بہتر ہوگی تیسرے یا چوتھے روز کوئی قاتل اور مخرج کرم دوا استعمال کرنی چاہیئے۔ جنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

میل فرن۔ اسکا لکوئڈ اکسٹر اکٹ نصف سے ڈیڑھ ڈرام تک۔ ۴ ڈرام سرپ اور ۱۲ اونس سے تین اونس پانی میں ملاکر اسقدر خوراک کو تین حصہ کرکے نصف نصف گھنٹہ کے وقفہ سے دینا بہتر ہوگا۔ اگر دو گھنٹہ تک اسکو حرکت ہو کر کرم خارج نہو تو کیسٹر آئل ۴ ڈرام یا سلفیٹ آف سوڈا یا میگنیشیا تین ڈرام دینا چاہیئے۔

یہی علاج ابتک عام طور پر سب سی بہتر خیال کیا جاتا ہی۔ اگر ایک روز کے استعمال سی کرم کا سر خارج نہو تو دو ہفتہ کے وقفہ سے دوبارہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ تا وقتیکہ سر خارج نہو دوبارہ کرم کے بڑھ جانیکا اندیشہ ہی۔

کسو۔ اسکا سفوف ۲ سے ۴ ڈرام تک۔ کوسین یعنی کسو کا الکحالک اکسٹرا کٹ ۲۰ گرین۔

انار۔ اسکی جڑ کی چھال ڈیڑھ چھٹانک لیکر ۲ چھٹانک پانی میں بارہ گھنٹہ تک بھگو دیں اور پھر اسکو آگ پر جوش دیں یہانتک کہ نصف پانی رہجاوے اور اس جوشاندہ کو تین چار دفعہ کرکے ایک گھنٹہ کے اندر پلائیں۔ اور اگر ضرورت ہو تو بعد میں ایک خفیف مسہل بھی دیویں۔ ٹینیٹ آف پلی ٹرین ۵ سی ۲۰ گرین قدرے پانی میں ملاکر دیسکتے ہیں۔ ٹرپنٹائن۔ اسکو زیادہ مقدار میں کیسٹر آئل کے ساتھ ملاکر دینا چاہئے۔ تاکہ جلدی سی انتڑیوں میں پہنچکر کرم پر اپنا اثر کرے ایک اونس ٹرپنٹائن ایک اونس کیسٹر آئل کی ساتھ ملاکر دیسکتے ہیں۔

کمیلا۔ ۳۰ سی ۶۰ گرین کی خوراک میں شہد میں ملاکر دینا چاہئے۔ اور دو گھنٹہ انتظار کر بعد ایک خفیف مسہل دیں۔

بھائی مال۔ چونکہ زیادہ مقدار میں جو اخراج کرم کے لیئے ضروری ہے یہ دوران اور تنفس کو نہایت ضعیف کردیتی ہے اسلیئے اسکا استعمال کسی سٹی مولنٹ دوا کے ساتھ کرنا چاہیئے تین تین گرین کی گولیاں صابون اور سپرٹ میں بناکر بیس بیس منٹ کے وقفہ سے تین چار گولیاں دودھ اور برانڈی کے ساتھ حسب ضرورت دے سکتے ہیں۔

کروٹن آئل ایک قطرہ۔ کلورافارم ایک ڈرام گلیسرین ۱ ڈرام۔ اسکا نصف ایک دفعہ اور دوسرا نصف آدھے گھنٹہ بعد دینا نہایت عمدہ مخرج کرم ہے۔ زیادہ تفصیل کے لیئے دیکھو بیان انتھیلمنٹکس کا۔

حفظ ماتقدم کے لیئے یہ ضروری ہے کہ ہمیشہ گوشت اچھی طرح پکا ہوا کھایا جاوے اور کبھی کچا گوشت کاٹنے کی چھری منھ تک نہ لائی جاوے۔ مویشی کی صحت اور دست کیطرف نہایت توجہ ہونی چاہیئے۔

دوم۔ ایسکیرس لمبری کائڈیز یعنی راونڈ ورم کا علاج۔ اسکے علاج کا خلاصہ اسقدر ہے کہ ایک دو روز کی فاقہ کشی اور استعمال مسہلات کے بعد مفصلہ ذیل ادویہ میں سے کوئی دوا استعمال کیجاوے۔

(۱) سنٹونیکا (۲) سنٹونین ۲ سے ۳ گرین تک کیلومل و شکر میں گولیاں بناکر یا کیسٹر آئل میں ملاکر دیسکتے ہیں۔ بچوں میں اسکے استعمال سے سخت قے۔ اسہال تشنج۔ اور بیہوشی کا اندیشہ ہوتا ہے پس اُن میں نہایت احتیاط لازم ہے (۳) کمیلا۔

سوم۔ آکسی یورس ورمی کلیرس یا تھریڈ ورم کا علاج۔ انکے علاج میں چند مشکلات ہیں۔ اول یہ کہ قریباً تمام چھوٹی اور بڑی انتڑیوں میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ سیکم اور ورمی فارم اپنڈیکس بھی انکا خاص مقام ہے مستقیم اور قولوں سے انکو بذریعہ روزانہ حقنہ کے صاف کرتے ہیں مثلاً انفیوزن آف کواشیا۔ جوشاندہ برگ ایو کے لپٹس۔ لائم وارٹر۔ اینیما آف الوز۔ نمک ۴ ڈرام ایک پائنٹ پانی میں ملاکر گلیسرین اور پانی مساوی الوزن۔ صابون اور پانی (۲۰ سے ۳۰ گرین صابون فی اونس پانی میں) ہنگھتی لین ۱۵ سے ۳۰ گرین ایک دو اونس اولوائیل میں ملاکر خارجی طور پر دبر کے گرد مرکری آئنمنٹ کا لگانا خارج شدہ کرم اور بیضہ کے لیئے قاتل ہوگا۔

روزانہ حقنہ کے ساتھ داخلی طور پر مفصلہ ذیل ادویہ استعمال کرسکتے ہیں کیلومل۔ سقمونیا۔ جلپ۔ گندھک۔ ریوند چینی۔ مقویات فولاد اور نباتات وغیرہ مثلاً سلفیٹ آف آئرن۔ کواشیا۔ کاڈلور آئل۔ فیری ایٹ کوئنین سائٹراس

چہارم۔ ٹرائی کوسیفیلس ڈسپار اور انکائی لاسٹوم ڈیوڈینیل انکے علاج میں کوئی خاص تدابیر اور قواعد نہیں زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو بیان انتھلمنٹکس کا

انٹسٹائنل ہیمورج Intestinal Hemorrhage

اسہال الدم ملینا دیکھو بیان اسہال الدم کا

انٹن

دیکھو بیان کارن کا

انجائنا پکٹورس Angina Pectoris

وجع القلب اور کبھی تو دفعتاً اور کبھی تھوڑی تھوڑی سے بے چینی اور قلب کے مقام پر تکلیف ہوکر دل میں ایک سخت درد اٹھتا ہے جو پھاڑتا ہوا

یا چیرتا ہوا یا جلاتا ہوا یا چبھوتا ہوا معلوم ہوتا اور مختلف سمتوں خاصکر بائیں بازو کیطرف پھیلتا ہے۔ ساتھ ہی سخت درجہ کی دلکشی اور بیقراری ہوکر جان ہوا ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ چہرہ پیلا اور پھیکا ہوکر پسینہ سے تر بتر ہوجاتا ہے۔ کبھی قے اور ڈکار بھی ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ مرض تین قسم کا ہوتا ہے (۱) خفیف جسمیں درد نہیں ہوتا (۲) اعصابی جسمیں تمام قسم کی تکالیف تھوڑی ہوتی ہیں۔ اسکو انجائنیا کاذب کہتے ہیں (۳) انجائنیا صادق جسکا بیان کیا گیا۔

یہ مرض عیاش نقرس مزاج کے بوڑھے امیروں میں ہوتا ہے۔ مردوں میں عورتوں کی نسبت دس گنا زیادہ ہوتا ہے عموماً پہلے سے کوئی قلب یا شریانوں کا مرض بھی موجود ہوتا ہے۔ مثلاً قلب کی دیواروں کا پتلا اور کشادہ ہوجانا۔ اسکی دیواروں میں چربی پڑجانا۔ ایارٹا یا کارونری آرٹریز میں چونا پڑکر اتھروما ہوجانا۔ وجع القلب کے دورہ کی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ ایک خود قلب کی دیواروں کا تشنج یا فالج ہوجانا۔ دوئم ویسوموٹار اعصاب کی تحریک سے شریانوں کا سکڑجانا۔ الغرض خواہ خود قلب کی دیواروں میں عصابی خرابی ہوکر تشنج یا فالج ہونے یا شریانوں کے سکڑ جانیسے جب دوران خون رک جاتا ہے۔ تو بایاں بطن القلب سخت تنجاتا اور زور کرتا ہے۔ اسی وجہ سے سخت درجہ کا درد احساس دم کشی و بےچینی اور دہشت مرگ غالب ہوجاتی ہیں۔ مریض پسینہ پسینہ ہوکر نڈھال پڑجاتا ہے۔ ابتدا اسکی نفخ ثقالت۔ صدمہ۔ غضب یا جذبہ سے ہوتی ہے کبھی اچانک گرم سرد ہونیسے بھی اسکا دورہ ہوجاتا ہے الغرض ایسے ہی خفیف اسباب سے اسکے دورہ ہوتے رہتے ہیں۔

علاج۔ اس مرض کا علاج تین مدارج میں منقسم ہوسکتا ہے اول زمانہ وقفہ میں۔ دوم ابتدائی علامات درد کی حالت میں سوم حالت دورہ میں۔

(۱) زمانہ وقفہ میں اسباب مختلفہ کیطرف توجہ اور انکے دفعیہ کی کوشش کرنی چاہیئے پس اسکے لئے حسب ذیل اصول ہیں۔

(الف) اگر مریض لاغر اور کمزور ہو تو اسکی صحت اور طاقت کو بڑھانا ہر قسم کی محنت جسمانی اور دماغی سے پرہیز کرانا اور خاصکر کمزوری قلب کا دفعیہ کرنا۔

(ب) ہاضمہ کو درست رکھنا اور قبض و نفخ معدہ وامعاء سے بچانا۔

(ج) چائے۔ کافی۔ تماکو۔ شراب وغیرہ دیگر اشیاء کی عادت سے جو جسم میں زہریلا مادہ جمع کرسکتی ہیں منع کرنا۔

(د) مادہ نقرس۔ وجع مفاصل وغیرہ جو خون میں موجود ہوں انکا دفعیہ کرنا۔

(ھ) اگر قلب اور شریانوں کی ساخت خراب اور کمزور ہوگئی ہو انکا علاج مقویات سے کرنا ایسی حالتوں میں آرسنک اور سٹرکنین تقویت قلب اور دفع درد میں نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ مقویات فولاد۔ سنکونا گلیسرو فاسفیٹ۔ فاسفرس۔ ڈجی ٹالس بھی مفید ہیں جب قلب شریانوں کی ساخت خراب ہونی شروع ہوگئی ہو تو پوٹاسیم آیوڈائڈ نہایت مفید ہوتا ہے کیونکہ یہ تمام غدود اور اعضا کو تحریک دیتا۔ ساخت کی خرابی کو روکتا اخراج فضلات کو زیادہ کرتا ویسوموٹار کی بیلنس کو کم کرتا۔ اور تمام اعصابی دردوں کو آرام دیتا ہے۔

اگر ملیریا کا خیال ہو تو کوئین کا استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ کوئین تہائی گرین کی خوراک میں تین دفعہ روزانہ کھلائی جاوے تو انجائنا کا دورہ رک سکتا ہے۔

ابتدائی علامات اور خاص دورہ کا علاج ایک ہی طرح پر ہے چونکہ اسکا درد اور اضطرار اعصابی اور تشنجی ہوتا ہے اسوجہ سے نائیٹرائیٹس مثلاً نائٹرائٹ آف ایمل۔ نائیٹرائیٹ آف سوڈیم اور نائیٹرو گلیسرین نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ فوراً شریانوں کے تشنج اور اعصابی درد کو رفع کر دیتے ہیں۔

نائیٹرائٹ آف ایمل کا عمدہ **طریق استعمال** یہ ہے کہ تین چار یا پانچ قطرہ کا کیپسول ایک رومال میں پھوڑ کر فوراً سونگھ لیا جاوے۔

نائیٹرائیٹ آف گلیسرین ایک فیصدی کے حساب سے پانی یا الکحل یا کسی روغن میں حل کر کے اسکے ایک قطرہ پلائی جائیں اور چند منٹ کے وقفہ سے اسی مقدار میں متواتر دیتے رہیں۔ کل تیس قطرہ تک اس حل کے پلا سکتے ہیں۔

سوڈیم نائیٹرائیٹ ۲ گرین سے ۱ گرین تک کی خوراک میں دے سکتے ہیں۔

چونکہ یہ ادویہ نہایت سریع التاثیر ہیں اور انکے اندر دافع درد و تشنج خواص رکھتی ہیں اسلئے انکا استعمال نہایت عام ہو گیا ہے بعض اوقات انکے استعمال میں ناکامی ہوتی ہے انکے ساتھ کسی زود اثر محرک مثلاً ۳۰ قطرہ سلفیورک ایتھر ایک ڈرام نائیٹرس ایتھر یا ایک ڈرام سال والاٹائل یا کسی قدر برانڈی۔ ٹنکچر کمفر کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

جب کسی نائیٹرائیٹ کے استعمال سے ناکامی ہو۔ تو کلورافارم یا ایتھر یا پائیریڈین یا ایتھل برومائیڈ کا استعمال کرنا چاہئے مارفیا کی جلدی پچکاری سے بعض اوقات دورہ کو فوراً خفیف یا بالکل بند کر دیتی ہے مارفیا اور کلورافارم کا جیسا کہ عام کمزوری قلب میں اندیشہ ہوتا ہے۔ وہ اندیشہ درد قلب کی حالت میں نہیں رہتا۔ احتیاطاً ان کے ساتھ کسی عمدہ سٹیمولنٹ مثلاً سلفیورک ایتھر اور امونیا کا استعمال کر سکتے ہیں۔

اگر کسی قسم کا سبب موجود ہو مثلاً نفخ قبض۔ معدہ میں کوئی خراش کنندہ شے تو اسکا دفعیہ فوراً دافع ریح مسہلات یا مقیات سے کرنا چاہئے۔ دیگر تدابیر حسب موقعہ مفید ثابت ہوئی ہیں حسب ذیل ہیں۔

پاؤں کو گرم پانی میں رکھنا مقام قلب پر پولٹس یا رائی کا پلستر لگانا۔ سٹرنم ہڈی پر جونکیں لگانا گیلوانک بجلی پاس کرنا (اسطرح سے کہ ایک سرا سٹرنم پر اور دوسرا آخری فقرہ گردن پر رکھا جائے) مریض کو ہر طرح سے آرام دینا۔

انجلیکا **Angelica** آرک انجلیکا آف سنیلس۔ اسکی جڑ خوشبودار مقوی معدہ اور دافع ریاح اور تیز کنندہ اشتہا ہے۔ دیگر مقویات کے ساتھ معدہ کی کمزوری اور قولنج میں مفید ہے۔ اسکے پھل اور شاخوں کی بھی یہی تاثیرات ہیں سرکہ میں بھگو کر سونگھنا وبائی امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ تازہ جڑ کو رگڑ کر ورم پر لگانا نافع ہے۔

خوراک سفوف جڑ کا ۳۰ سے ۶۰ گرین تک جڑ کا فلوئڈ اکسٹراکٹ ۳۰ سے ۶۰ بوند تک تخم کا فلوئڈ اکسٹراکٹ ۵ سے ۲۰ بوند تک۔

انجیر منضج محلل اورام ملین مسمن اور مقوی ہے۔ اسکو چیر کر اور گرم کر کے دنبل اور ورم خاصکر وہ جو مسوڑھوں کے

قریب میں لگانا مفید ہے اسکے درخت کی عرق میں ایک پیٹونا منر نگ فرمنٹ ہوتا ہے جسکا اثر فائبرین اور دودھ پر پیپسن کیطرح ہوتا ہے۔ یہ نشاستہ پر اپنا کیمیائی فعل کر کے اسکو شکر میں تبدیل کر دیتا ہے۔ شربت انجیر بھی اس عرق کے خواص رکھتا ہے پس شربت انجیر کا بچوں کے نشاستہ والی غذاؤں اور دودھ میں ملا کر دینا مقوی ہاضمہ ہوگا

انجیکشنز Injections دیکھو بیان اینیما یعنی حقنہ وہائپوڈرمک انجیکشنز و پچکاری کا

اندرائن۔ حنظل۔ دیکھو بیان کالوسنتھ کا۔

اندرجو۔ اسکے دوسرے نام لسان العصافیر اور زبان گنجشک ہیں اسکے درخت کی چھال مقوی۔ نافع بخارات نوبتی اور دافع بخار ہے۔ مختلف حمیات۔ اسہال و پیچش میں استعمال کیجاتی ہے اسکے تخم نہایت عمدہ قابض مخرج کرم۔ دافع ریاح ہیں پیچش اسہال۔ خونی بواسیر یرقان اور کرم شکم میں مفید ہیں۔

خ سفوف چھال ۲۰ سے ۶۰ گرین تک۔ تخم ۵ سے ۶۰ گرین تک۔

انڈی جیسچن Indigestion ڈسپیپسیا یا بدہضمی۔ سوء ہضمی۔ تخمہ فساد ہاضمہ۔ چونکہ اسکے اسباب نہایت مختلف قسم کے ہوتے ہیں اسلیئے اسکا علاج بھی مختلف اسباب اور حالات کے مطابق مختلف طور پر کیا جاسکتا ہے۔ اسکو ہم ذیل میں تین حصوں پر منقسم کر کے بیان کرتے ہیں۔

اول اصلاح غذا چونکہ شروع فعل ہاضمہ دانتوں اور لعاب دہن سے ہوتا ہے اسلیئے پہلے ہم انہیں کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اگر دانتوں کے کسی مرض کیوجہ سے اچھی طرح پر چبانا محال ہو تو اسکا علاج کرنا چاہیئے ورنہ ہر ایک غذا نرم رقیق اور لطیف صورتوں میں دینی چاہیئے جبکہ مرض دنداں کی وجہ سے غذا کا چبانا ناممکن ہو اسوقت روٹی۔ دانہ وغیرہ سخت چیزیں کھلانا معدہ پر دانتوں کا بار ڈالنا اور اسکو درد قولنج ثقل اور سوزش وغیرہ کے خطرہ میں ڈالنا ہے خستہ بسکٹ۔ نرم چاول کھچڑی۔ پلاؤ کھیر ساگودانہ ڈبل روٹی دودھ بآسانی دیسکتے ہیں۔ اگر دانت سالم ہیں تو ہر ایک سخت غذا کامل طور پر خوب رگڑ کر پیسکر نگلنی چاہیئے۔ ہر ایک غذا عمدہ طور پر پکی ہوئی اور خوش ذائقہ ہونی ضروری ہے۔ کچے پھل کثرت روغن و شیرینی اور تمام ثقیل غذاؤں سے پرہیز لازم ہے۔ تمام مٹھائی سے بدہضمی کی حالت میں یہ دقت ہوتی ہے کہ معدہ میں ترش و متعفن ہو کر علامات ثقل و نفخ زیادہ پیدا کرتی ہے۔ کچے پھلوں اور زیادہ چکنائی کا ہضم کرنا مشکل ہے۔

تشکم سیری مریضان بدہضمی کیلیئے سخت مضر ہے۔ انکو ہمیشہ قلیل الغذا کثیر الغذا الکافی وتغذیہ سے کھانی چاہیئے ہماری رائے میں یورپین جیسا کو بدہضمی کی حالت میں تین دفعہ اور ہم لوگوں کو دو دفعہ روزانہ سے زیادہ کھانا ہرگز مناسب نہیں ہے خشک غذا کی ہاضمہ میں پانچ گھنٹہ سے چھ گھنٹہ تک وقت درکار

ہے۔ ڈسپیپیا میں اس سے زیادہ۔ کثرت شراب۔ تماکو۔ چائے اور قہوہ۔ معدہ کو سخت ضرر پہنچاتی ہے لہٰذا اس سے منع کر دینا چاہیئے۔

دوم۔ پابندی شرائط حفظ صحت۔ سست بیٹھے رہنا۔ کثرت تفکرات و تردداتِ۔ زیادہ محنت ہر قسم کا تکان۔ گنجان شہروں اور تنگ مکانوں میں رہنا۔ غلیظ رہنا۔ بیہودہ توہمات اور وساوس بدہضمی کا باعث ہوتی ہیں۔ پس انمیں سے اگر کوئی سبب موجود ہو تو اُسکی اصلاح کرنی چاہیئے۔

سوم۔ مناسب ادویات سے فعل معدہ کی اصلاح اور تائید کرنا۔ یہ مفصلہ ذیل طریقوں سے زیادہ کیا جاتا ہے۔

(الف) معدہ کو قوت دینا۔ اس مطلب کرلیئے بیشمار ادویہ جو معدہ کے لحمی ریشوں اور غدود کو طاقت دیں استعمال کیجاتی ہیں۔ مثلاً کواشیا۔ کلمبا۔ جنشین۔ کسکریلا۔ نکس وامیکا۔ کونین۔ چرائتا۔ نا سپال۔ ہائڈراسٹس کینا ڈنسز وغیرہ تلخ مقویات اگر معدہ میں ترشی زیادہ ہو جسکی وجہ سے ترش ڈکار آتی ہیں تو اُنکے ساتھ کھاری دوا مثلاً سوڈی بائی کارب امونیا۔ کاربوناس پوٹاسی کاربوناس بسمتھ سب نائٹراس شامل کرنا بہتر ہے اور اگر ترشی کم ہے جسکی وجہ سے کھاری ڈکار آتے رہیں تو ترش ادویہ مثل ہائڈروکلورک ایسڈ سلفیورک ایسڈ نائٹرک ایسڈ۔ نائٹرومیوریٹک ایسڈ۔ ٹانڈ ٹارک ایسڈ سائیٹرک ایسڈ وغیرہ ملا دینی چاہئیں۔ اگر امراض مزمنہ معدہ کی وجہ سے اخراج پیپسن مسدود یا کم ہو گیا ہو تو مصنوعی پیپسن یا انگلو ڈین دینا چاہیئے۔

نسخجات (اوّل) سوڈیا بائی کاربوناس ۵ اگرین ٹنکچر نکس وامیکا ۵ ابوند ٹنکچر کلمبا ۳۰ بوند سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۳۰ بوند انفیوزن چرائتا ایک اونس ایسی تین خوراک روزانہ۔

(دوم) ایسڈ نائٹرو ہائیڈروکلورک ڈائلیوٹ ۵ ابوند ٹنکچر جنشین ۲۰ بوند ٹنکچر نکس وامیکا ۵ ابوند اکوا ایک اونس ایسی تین خوراک روزانہ۔

(سیوم) لونگ۔ اجوائن۔ سیاہ مرچ۔ نمک مساوی الوزن لیکر سفوف تیار کریں خوراک تین رتی تین دفعہ روزانہ۔

(ب) ترش اروغ اور سوزش قلبی کا علاج کرنا۔ اسکا علاج خوشبودار مفرح کھاری اور دافع ریح ادویہ سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً پودینہ۔ پیپرمنٹ۔ لونگ۔ سونف۔ اجوائن۔ زیرہ سیاہ مرچ۔ منتھال۔ بکری زوٹ سپرٹ۔ کلورافارم۔ سوڈی بائی کارب۔ سپرٹ امونیا۔ ارومیٹک بسمتھ سب نائٹراس بسمتھ کاربوناس میگنیشیا کاربوناس جب ترشی اور نفخ معدہ میں اُٹھکر پیدا ہو تو ڈائلیوٹ ہائڈروکلورک ایسڈ مفید ہوتا ہے

نسخجات (۱) بسمتھ سب نائٹراس ۔ اگرین سوڈی بائی کاربوناس ۱۵ اگرین گلیسرین ایک ڈرام انفیوزن کلمبا ایک اونس۔ ایسی تین خوراک روزانہ

(۲) ایسڈ ہائڈروکلورک ڈائلیوٹ ۵ ابوند سپرٹ کلورافارم ۲۰ بوند انفیوزن چرائتا ایک اونس ایسی تین خوراک روزانہ

(۲) سوڈی بائی کارب ۵ اگرین میگنیشیا کاربوناس ۱۰ گرین ٹنکچر کارڈے مم کو ۲۰ بوند سپرٹ امونیا ایرومیٹک نصف ڈرام عرق سونف ایک آونس ایسی تین خوراک روزانہ

ترشی اور جلن معدہ میں جو کھانسی سے تین چار گھنٹہ بعد محسوس ہوا کرتی ہے اسکی واسطے نیم گرم پانی چھ سات چھٹانک کے قریب پی لینا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے اگر ترشی زیادہ ہو جو خالص پانی سے رفع نہ ہوسکے تو کسیقدر سوڈا ملا دینا چاہیے

بعض اوقات کثرت ترشی کیوجہ سے سخت درد اور تشنج شروع ہوجاتا ہے کہ غشی کی نوبت پہنچ جاتی ہے ایسی حالت میں سوڈا زیادہ مقدار میں پانچ چھ ڈرام روزانہ کے حساب سے دینا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے ۔ درد تشنج موقوف ہوکر قروح اور ڈوائی نے ٹیشن کے اندیشہ سے نجات ملتی ہے

ج نقص ہاضمہ کیوجہ سے جو فاسد زہریلے مادہ اور ہوائیں پیدا ہوتی ہیں انکے زہریلہ اثر کو دیکھنا اور انکو امعا سے صاف خارج کردینا یعنی گاہے گاہے مناسب ملینات اور مسہلات سے امعا کو صاف کرتے رہنا

قبض ہوکر تمام فضلات و غذا امعا کے اندر سڑنی شروع ہوجاتی ہے جس کیوجہ سے خراب ہوائیں پیدا ہوکر امعا اور معدہ کو پھیلا دیتی ہیں ۔ نفخ درد قولنج ثقل ۔ غثیان ۔ نفرت غذا اور عدم اشتہا کا باعث بنتی ہیں شکم کا دوران خون سست پڑجاتا اور تمام امعا و معدہ کے غدود کا فعل ضعیف یا بند ہوجاتا ہے

بہت سے زہریلہ مادہ مثلاً ٹومے ایز انڈول سکوٹول ۔ سلفوریٹڈ ہائیڈروجن کاربوٹیڈ ہائیڈروجن وغیرہ خون میں جذب ہوکر عام ضعف ۔ نقاہت سستی گرانی سر صداع ۔ سہر و ثبات خارش استرخائے اطراف کمی حرارت غریزی ۔ ضعف بصر و سامعہ و ناطقہ پیدا کرتے ہیں ۔ پس جب بدہضمی کے ساتھ قبض بھی شامل ہو تو بلاتامل امعا کو مناسب مسہلات سے صاف کرتے رہنا ضروری ہے

کیلومل ۔ صبر ۔ ایی کاک اکسٹراکٹ نکس وامیکا ریوند چینی اس مطلب کیلئے استعمال کرسکتے ہیں

کیلومل علاوہ مسہل ہونیکے امعا کو اینٹی سپٹک کرتی اور انکے تمام مافیہا کو سڑنے سے روکتی ہے

صبر میں دیگر مسہلات کی نسبت یہ خوبی ہے کہ اس کے اثر کے بعد قبض نہیں ہوتا اور مدت کی استعمال سے کوئی ضعف امعا نہیں پیدا ہوتا لیکن جب رودہ مستقیم میں سوزش ہو یا بواسیر موجود ہو تو اسکا استعمال مناسب نہیں ہے ایی کاک نہایت عمدہ معدہ و امعا کے غدود کا محرک ہے اکسٹراکٹ نکس وامیکا عصبی ریشوں کیلئے مقوی ہے

نسخجات (۱) صبر ۲ گرین پوڈر ایی کاک ۱/۴ گرین اکسٹراکٹ نکس وامیکا ۱/۴ گرین اکسٹراکٹ جنشین ۲ گرین ۔ ان سب کو ملا کر ایک گولی تیار کریں اور ایک گولی سوتے وقت استعمال کرتے رہیں بعض اشخاص پر ایسی ایک گولی کا کچھ اثر نہیں ہوتا انکو صبح کیوقت ایک خوراک مفصلہ ذیل نسخہ کی دیدینی چاہیے (۲) میگنیشیا سلفاس ۲ ڈرام سوڈا بائی کارب ۱۵ بوند نمک ۱۰ گرین پانی ایک آونس (۳) ہسکپور ایک گرین ریوند چینی ۲ گرین اجوائن ۲ گرین ایسی ایک پوڑیہ روزانہ (۴) مرلی ابلیلا دو عدد

(د) اگر بدہضمی کیوجہ کوئی فساد جگر یا پنکریاس یا طحال یا امعا ہو تو اسکا علاج عام اصولونکی مطابق کرنا چاہیے ان اعضا کی امراض کا بیان

(ھ) اگر بدہضمی دوسرے امراض مثلاً بخار سکرافیولا وجع مفاصل نقرس آتشک وغیرہ کے ضمن میں واقع ہو جاتی ہے اس علاج ان امراض کا علاج ہے

(و) جب بدہضمی محض عام ضعف اور نقاہت کیوجہ سے ہو تو مقویات کونین فولاد نکس وامیکا ویلیرین وغیرہ سے اس کا علاج کرنا چاہیئے

معدہ اور امعا کی مقام پر مالش کرنا چند اقسام کی بدہضمیوں میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے اسکا طریق یہ ہی کہ کھانے سے دو تین گھنٹہ بعد معدہ پر کارڈیک اینڈ یعنی فم معدہ کیطرف سی یا پورک اینڈ کیطرف دس بارہ منٹ تک برابر مالش ہمیشہ ہاتھ ایک ہی رخ کو بجانا چاہیئے پہلے بہت نرمی ورآہستگی کیساتھ شروع کریں کہ مریض کو بالکل ناگوار معلوم نہوا ور بتدریج زور دیئے جائیں اس مالش سے یہ فائدہ ہوتا ہی کہ معدہ کے اندر سے جو ہضم شدہ غذا یعنی کیلوس پورے طور سے خارج ہو جاتا اور باقی رہنے نہیں پاتا ہے یہی باقیماندہ فضلات ہیں جو ہضم معدہ کے اختتام پر معدہ میں گرانی مروڑا درد درد پیدا کیا کرتے ہیں اس مالش سی خوب تخفیف اور آرام معلوم ہوتا ہی پھر ایک دو گھنٹہ بعد انتڑیوں پر مالش کرنی چاہیئے دائمی قبض میں پانچ چھ منٹ روزانہ استفراغ سے پیشتر رودہ کی سمت میں مالش کرنا یعنی داہنے کوسے سی شروع کر کے جگر کیطرف کو جگر سے طحال کیطرف کو اور پھر طحال بائیں کوسے کیطرف کو مالش کرتے جانا نہایت مفید ہے اس سے قدرتی طریق اخراج کو مدد اور امعا کے لحمی ریشوں کو تقویت ملتی ہی روزانہ غسل کرنا ورزش اس مالش کی ممد ہوتی ہیں

انڈی گوٹری Indigotrex بیٹی سیا ٹنکٹور یا تھوڑی مقدار میں اس کی جڑ الٹرے ٹوٹیلین محرک مدر حیض مقوی اور انٹی سپٹک ہی زیادہ مقدار میں سخت قے آور اور مسہل ہے اسکو ایمینوریا امراض جگر عام کمزوری سکرافیولا اور وبائی امراض مثلاً ٹائیفس ٹائیفائڈ سکارلیٹ ڈفتھیریا اور گینگرین میں استعمال کرتے ہیں ایام حمل میں اسکے استعمال سے اسقاط کا اندیشہ ہوتا ہے خارجاً بطور سفوف یا مرہم یا پولٹیس استعمال کرنا زخموں اور ورم کیلئے مفید ہی خ فلوئڈ اکسٹراکٹ ۵ سے ۱۵ بوند بیٹی سین ایک سے ۴ گرین تک

انڈین ٹرمرک Indian Turmeric ہائیڈراسٹس کینا ڈنسس کا بیان دیکھو

انڈین سپائک نارڈ Indian Spike Nard اسکے دوسرے نام جٹا ماسی بالچھڑ سنبل ہندی ہیں بالچھڑ کا بیان دیکھو

انڈین کارن Indian Corn مکی کا بیان دیکھو

انڈین کاکلز Indian Cocoles اسکے دوسرے نام انیمرٹا کاکوس انیمرٹا کولا کاک ماری زہر ماہی ہیں انیمرٹا کاکوس کا بیان دیکھو

انڈین لائسیم Indian Lyceum باربیری کا بیان دیکھو

انڈین لکوریس Indian Liquorice یہ ابرس پریکٹوریس کا دوسرا نام ہی اسکا بیان دیکھو

انڈین نارڈ ٹری Indian Nardtrex بالچھڑ کا بیان دیکھو

انڈین والنٹ Indian Walnut اخروٹ کا بیان دیکھو

انڈین ہیمپ Indian Hemp گانجا اسکا بیان دیکھو

انسامینا Insomnia بیخوابی سہر اسکا علاج مطابق سبب کرنا چاہیے پس اگر درد یا بخار کیوجہ سے بیخوابی ہو تو انکے علاج کیطرف توجہ مقدم ہے اگر خورونوش کے متعلق اسباب بیخوابی موجود ہوں مثلاً چائے کافی تماکو وغیرہ کا استعمال یا بے وقت زیادہ شب گذر نیے پر کھانا تو انکی اصلاح کرنی چاہیئے بعض اشخاص میں دائمی قبض یا نفخ یا بدہضمی یا کم غذائی یا شکم سیری بیخوابی لاحق ہوجاتی ہے بعض میں کثرت مطالعہ یا تکلیف جسمانی سے بعض کو محض عام کمزوری یا محض پاؤں کو سردی معلوم ہونیسے پس ایسی حالت میں ان اسباب کا دفعیہ کرنا ضروری ہے عام طور پر بیخوابی کی شکایت میں فوراً کسی مسکن دماغ یا منوم دوا کا استعمال کرا دیا جائے یہ طریق نہایت نامناسب اور اندیشہ ناک ہے اس سے مریض کسی خاص منشی یا منوم دوا کا عادی ہو سکتا ہے پس اگر دائمی بیخوابی ہو تو اسکا علاج سبب کے مطابق ہی کرنا چاہیے منوم دوا کے دینے میں نہایت احتیاط لازم ہے

افیون سخت درد اور تکلیف کیحالتمیں افیون سب سے اعلیٰ مسکن اور منوم ہے لیکن دائمی بیخوابی میں اس سے پرہیز لازم ہے سوڈیم یا پوٹاسیم برومائڈ سب سے عام اور بے ضرر خواب آور ہیں ۱۰ سے ۴۰ گرین تک کی خوراک میں قدرے کلورافارم واٹر اور وہسکی کے ساتھ ملاکر دیسکتے ہیں

کلورل نہایت عمدہ خواب آور ہے اس سے یقینی طور پر بہت جلد دماغ کو تسکین ہوکر نیند آجاتی ہے مگر یہ مضعف دل ہے اور اسکی عادت بھی ہوجاتی ہے پس اسکا کبھی کبھی استعمال کرسکتے ہیں لیکن عادی طور پر نہیں پوٹاسیم برومائڈ کے ساتھ ملانے سے تھوڑی مقدار میں اثر کرتا ہے اور مابعد کی ضرر بھی نہیں ہونے پاتی۔

سلفونیل سب سے زیادہ عام اور بیضرر ہے لیکن اسکا اثر دیر میں ظاہر ہوتا اور دیر تک رہتا ہے پس اسکو وقت خواب سے ایک دو گھنٹہ بیشتر ۱۰ سے ۴۰ گرین کیمقدار میں گرم پانی یا دودھ میں ملاکر دینا چاہیئے اگر وقت خواب پر دیجاوے تو ایسا ہوتا ہے کہ تمام رات غنودگی میں گذرتی اور اگلے روز بھی غنودگی رہتی ہے اسکی عادت نہیں ہوتی دائمی بیخوابی میں اسکو ایک ایک روز کے وقفہ سے استعمال کرنا چاہیے کیونکہ اسکا اثر اگلی رات تک رہتا ہے

پارالڈیہائڈ یہ زود اثر بے ضرر اور عمدہ خواب آور ہے لیکن تنفس میں اس سے سخت تعفن ہوجاتا ہے جس وجہ سے اسکا استعمال عام نہیں ہوا ایک ڈرام یا اس سے زیادہ خوراک میں استعمال کرتے ہیں

کلورل امائڈ اسکا استعمال کلورل کیجگہ عام ہوتا جاتا ہے اسکی نسبت زیادہ بیضرر لیکن کم طاقت ور ہے بدالفعہ خوراک ۲۰ سے ۴۰ گرین تک

ٹرونیل وٹرائی اونل یہ ادویہ سلفونیل کے مشابہ اور اسی طریق اور اسی مقدار میں دیجاتی ہیں

الکحال یہ ایک نہایت عمدہ خواب آور ہے وقت خواب سے ایک گھنٹہ بیشتر دینا چاہیئے تاکہ زمانہ تحریک و تفریح وقت خواب سے بیشتر گذر جائے اس مطلب کیلئے وہسکی آیل اور پورٹر دوسری شرابوں کی نسبت بہتر ہیں

جب تشنجی امراض کیوجہ سے بیخوابی ہو تو کلورافارم اور ایتھر کا سونگھانا نہایت مفید ہے

ٹنکچر پیسی فلورا شکٹورا یا نہایت عمدہ اور بے ضرر خواب آور ہے۔ کسی قسم کا نشہ نہیں کرتا اور نیند نہایت تسکین بخش لاتا ہے مریض کو آسانی سے جگا سکتے ہیں۔ طرفہ یہ ہے کہ بیداری کیوقت طبیعت بالکل صاف معلوم ہوتی ہے اور پھر فوراً نیند آجاتی ہے
ہائیوسین ہائیڈرو برومائڈ دماغی خلل مثلاً ایکیوٹ مانیا کی بیخوابی میں سب سے اعلیٰ درجہ کی منوم ہے۔ خوراک $\frac{1}{100}$ گرین سے براہ دہن یا $\frac{1}{150}$ گرین بذریعہ جلدی پچکاری دے سکتے ہیں۔ قلبی امراض میں اسکی احتیاط لازم ہے

بعض حالتوں میں نیم گرم پانی سے نہلانا نہایت مفید خواب آور ثابت ہوا ہے اگر خاص وجوہات سے نہلانا مضر ہو تو ایسا کر سکتے ہیں کہ گرم پانی میں پٹی بھگو کر نچوڑ کر فوراً ٹانگوں پر باندھ دیجاوے اور اسپر موم جامہ یا گٹا پرچہ لپیٹ کر گرم موزہ پہنا دئے جائیں ایسا کرنے سے ٹانگوں کے عروق کشادہ ہو کر خون کا رجوع اسطرف ہو جاتا ہے
دماغی کنجیسچن کی خرابی میں یہ ترکیب نہایت مفید ہے۔ تفصیل ادویہ خواب آور کیلئے دیکھو بیان منومات کا

انسینٹی Insanity دیوانگی۔ جنون۔

اسکی تین بڑی اقسام ہیں اول ایمنشیا۔ جسمیں فطرتاً تمام قوائے عقلی ناقص رہجاتے ہیں دوئم ڈیمنشیا۔ جسمیں پیدائش کے بعد قوائے عقلی ناقص ہو جاتے ہیں۔ سوئم مانیا۔ جس میں دماغی مرکزوں کا فساد ہو کر وقتاً فوقتاً جنون کے دورہ ہوتے رہتے ہیں مگر دائمی نقص کچھ نہیں ہوتا

(۱) ایمنشیا۔ اس میں فطرتاً تمام قوائے عقلی ناقص رہجاتے ہیں اسواسطے اسکو فطرتی ڈیمنشیا بھی کہتے ہیں۔ کبھی تو یہ نقص کلی ہوتا ہے کسی بات کی سمجھ اور تمیز نہیں رہتی گھاس پھوس کی مشابہ زندگی ہو جاتی ہے اپنے عزیز و اقارب اور کھانے پینے کی چیزوں کی تمیز مطلقاً نہیں رہتی کلی ایمنشیا کو ایڈیوسی بھی کہتے ہیں جزوی ایمنشیا میں کسیقدر عقل و تمیز باقی رہتی ہے اور مریض کچھ بات چیت کر سکتا ہے
بعض خطوں میں ایمنشیا کثرت سے ہوتا ہے ایسی صورت میں اسکو کریٹنزم کہتے ہیں

علاج۔ اس کا علاج جسمانی۔ اخلاقی دماغی اور طبی تدابیر سے کرنا چاہئے

اول جسمانی تدابیر۔ مریض کو عمدہ فضاے اور خوشباش دوستوں کی صحبت میں رکھنا عمدہ غذائیں کھلانا کمزور عضلات کو مالش اور حرکت سے طاقت دینا جسقدر باسانی ممکن ہو ورزش کرانا ہمیشہ نیم گرم پانی سے خوب غسل دینا

دوم۔ اخلاقی تدابیر۔ مریض پر کبھی سختی نہ کرنا۔ ہمیشہ نہایت نرمی اور آہستگی سے اسکو محبت۔ مروت اور سلوک کے سبق دینا۔ لوگوں کے حقوق اس پر اور اس کے لوگوں پر جیسا کہ ہیں اسکو سمجھاتے رہنا

سوم دماغی تدابیر۔ ہمیشہ نئی نئی اشیا اسکو دکھا کر انکی رنگت بو قطع وضع مقدار اور ضخامت سمجھانا اور پھر اس سے دریافت کرنا۔ ہر ایک چیز جو دیکھنے یا سننے یا چھونے میں آئے اس کی بابت اس سے فوراً بطور دل لگی تذکرہ کرنا اگر زبان گنگ یا ناقص ہے تو الفاظ ادا کرنے کی ہمیشہ اس کو ورزش کراتا
خیالی قصوں اور زبانی کہاوتوں کے بجائے ہمیشہ مشاہدہ کی چیزوں کی بابت تذکرہ رکھنا

چہارم طبی تدابیر۔ جو حالات و علامات باہمہ۔ دماغ نخاع اعصاب کے متعلق پیدا ہوں انکا علاج کرنا مثلکروکیفک

یعنی چھوٹے سر والے بیٹے میں کھوپری کے ٹکڑے کاٹکر نکالنا تجویز کیا گیا ہے لیکن یہ تدابیر ابھی تک قابل اعتبار ثابت نہیں ہوئی کریٹی نک اڈیوسی میں تھایرائڈ غدود سے علاج کرنا نہایت یقینی طریقہ ثابت ہوا ہے - ۳۶ گرین کی خوراک میں کچا تہایرائڈ غدود بھیڈ کا ہفتہ میں دو دفعہ کھلایا اور نہایت کامیابی حاصل ہوئی - اسکی جلدی پچکاری ورٹرنسپلانٹیشن بھی کامیاب طریقہ ثابت ہو خواہ کسی طریق پر تھایرائڈ سے علاج کیا جاوے کریٹی نک اڈیوسی میں اسکی عجب عجیب تاثیرات ثابت ہوئی ہیں قد بڑہجاتا پسر اہوا پیٹ سب منہ خوش وضع ہوجاتا ہے ڈول ٹحم سینہ ٹانگیں اور ہاتھ چھٹنے لگتے سستی اور بیہودگی کے بجائے چستی اور سمجھ کے آثار نمایاں ہوتے اور تمام جسمانی اور دماغی قوائے ترقی پکڑتے ہیں

(۲) ڈیمنشیا - اسمیں پیدائش کے بعد قوائے عقلی ناقص ہوجاتے ہیں - کبھی تو دفعتاً ہوجاتا ہے کبھی خراب علامات مثلاً شراب نوشی اور جلق کیوجہ سے رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے کبھی خود بخود ہوجاتا اور کبھی دوسرے امراض مرگی ایپلیپسی ٹائیفس اور ٹائفائڈ کے ضمن میں پیدا ہوتا ہے

(۳) مانیا - اس سے مراد وہ تمام اقسام جنون ہیں جو دماغی فسادات کیوجہ سے وقتاً فوقتاً دورہ کے طور پر ظاہر ہوتے رہتے ہیں مگر دائمی نقص کوئی نہیں ہوتا وقفہ کے زمانہ میں عموماً کوئی نقص ظاہر نہیں ہوتا اسکے دو بڑے اقسام ہیں عقلی اور اخلاقی - پھر ہر ایک انہیں سے کلی ہوتا ہے یا جزوی - پس کل اقسام مانیا کی حسب ذیل ہیں

اول کلی عقلی مانیا - اس میں سرعت کے ساتھ یکے بعد دیگرے طرح طرح کے خیالات پیدا ہوتے اور جھوٹے نظارے سامنے آتے ہیں جن بھوت - چڑیل وغیرہ وہمی چیزیں دکھائی دیتی اور سخت گھبراہٹ یا غصہ یا جوش کیحالت میں ہاتھ پاؤں کو مارتا یا بھاگتا دوڑتا ہے کبھی خود ضرب کہا بیٹھتا یا دوسروں کو مارتا ہے جلد کا حس سست ہوکر گرمی سردی کم معلوم ہوتی اور تکلیف کا احساس بھی کم ہوجاتا ہے بعض اوقات وحشتناک دردانگیز نوحے پیدا ہوتے ہیں جو مریض کیحالت کو اداسی حسرت اور ماتم کا سما بنا دیتے ہیں اسکو مالیخولیا یا میلنکولیا کہتے ہیں کبھی اس کے برعکس ماجرا ہوتا ہے

دوم جزوی عقلی مانیا - اس میں ایک قسم کے غلط خیالات پیدا ہوتے ہیں جو مریض کو صحیح معلوم ہوتے ہیں مثلاً وہ اپنے آپ کو بادشاہ یا ولی خیال کرتا اور لوگوں کو حکم یا ہدایت کرتا ہے - کبھی کسی شخص کو اپنا دشمن قاتل سمجھ بیٹھتا اور اس یقین پر جما رہتا ہے - کبھی اپنے جسم کو شیشہ یا دھات کا بنا ہوا خیال کرتا ہے

سوم کلی اخلاقی مانیا - اس میں عقلی مانیا کی طرح جھوٹے نظارہ یا وہمی یقین پیدا نہیں ہوتے اور قوت فہم اور تمیز جاتی رہتی ہے مگر قدرتی جذبات - رحم وغضب محبت وعداوت - رغبت ونفرت - الفت ووحشت وغیرہ میں تغیرات عظیم واقع ہوجاتے ہیں جن میں اصلاح کرنا مریض کے اختیار سے باہر ہوتا ہے سابقہ عادتوں ارادوں خواہشوں جذبوں اور خیالات میں خلل آجاتا ہے

چہارم جزوی اخلاقی مانیا - اس کے عجیب غریب نظارے دیکھنے میں آتے ہیں جو حسب ذیل درج ہیں کسی کو دوسروں کے قتل کرنیکا جنون ہوتا ہے اس کو ہوموسائیڈل مانیا کہتے ہیں

کسی کو خودکشی کا جنون ہوجاتا ہے اسکو سوئی سائی ڈل مانیا کہتے ہیں
کسی کو چوری کا جنون ہوجاتا ہے اس کو کلیپٹو مانیا کہتے ہیں خواہ چیز کارآمد ہو یا نہو مگر وہ چورانکی کوشش کرتا ہے
کسی کو آگ لگانیکا جنون ہوجاتا ہے یہ اکثر جوان عورتوں میں جو اختناق الرحم کی مرض میں مبتلا ہوں ہوا کرتا ہے اس کو
پائرومانیا کہتے ہیں
کسی کو فرط محبت کا جنون ہوجاتا ہے جس کو عشق یا ارٹومانیا کہتے ہیں
کسی کو شراب کا جنون ہوجاتا ہے کہ جسقدر پیتا جائے اوسیقدر زیادہ خواہش بڑھتی جاتی ہے کسی حد پر
بس نہیں کرسکتا اس کو ڈپسومانیا کہتے ہیں
کسی کو گھر سے اس قدر نفرت ہوجاتی ہے کہ ایک دم اپنے گھر میں بیٹھ نہیں سکتا اسکو ناسٹلجیا کہتے ہیں
کسی عورت کو شہوت اسقدر زور سے اٹھتی ہے کہ کسی کی شرم وحیا نہیں کرسکتی اور تمام قیود عقلی سے
خارج ہوجاتی ہے اسکو نمفومانیا کہتے ہیں جب مردمیں شہوت جنونانہ حد کو پہنچ جائے اسکو سیٹی رلے سس کہتے ہیں
کسی کا دل ہمیشہ گرفتہ اوداس رہتا طرح طرح کے تفکرات اور توہمات بلاوجہ پیدا ہوتے رہتے ہیں اسس کو
ہائی پو کانڈرای سس کہتے ہیں
کسی کو بمطلب اور بغرض کتابوں کے مطالعہ کا اسقدر جنون ہوجاتا ہے کہ ہمیشہ نئی نئی کتابوں کی ہی تلاش
میں رہتا ہے اسکو ببلومانیا کہتے ہیں
اس کے سوائے اور ہزارہا اقسام ہیں جنکے علیحدہ علیحدہ نام رکھے گئے

اسباب دیوانگی (اول) دماغ یا کھوپری کی بناوٹ میں نقص رہجانا مثلاً سر کا چھوٹا اور بدوضع
ہونا (دوم) خون کی آمدورفت میں خلل رہنا مثلاً کثرت شراب بھنگ چرس تمباکو سے (سوم) دماغ سے
زیادہ کام لینا یا زیادہ صدمہ پہنچنا زیادہ ترددات وتفکرات جماع (چہارم) اعصابی امراض مثلاً مرگی
رعشہ اختناق الرحم۔ سرسام اپوپلیکسی (پنجم) دماغ کی ضربات یا پھوڑے یا ورم

تشخیص دیوانگی۔ دیوانہ کے جسم کو غور سے ملاحظہ کرنے کے بعد مفصلہ ذیل امور ثابت ہوسکتے ہیں
(۱) کھوپری کی بدوضعی (۲) چہرہ کی خاص کیفیت (۳) رفتار کی نرالی وضع (۴) بیخوابی بیہودہ بکواس
فتور ہاضمہ (۵) ذہن۔ حافظہ اور استدلال میں طرح طرح کے نقصانات (۶) دیوانہ کی سابقہ حالات
معلوم کرنے سے کسی مرض یا خراب عادات یا ضربات کا پتہ لگ سکتا ہے جو موجبات دیوانگی شمار کئے گئے ہیں
بناوٹی دیوانہ کی تمیز مفصلہ ذیل امورات سے ہوسکتی ہے اول چہرہ کے نقش ونگار اور قطع وضع صحیح المزاج
کے مطابق ہونا دوم کسی جسمانی نقص کا موجود نہونا سوم بلا کسی وجہ کے اچانک ظاہر ہوجانا۔ چہارم
علامات یکساں نہ رہنا بلکہ مخالف ومتضاد صورتوں کا پیدا ہونا پنجم چہرہ سے تصنع اور نمائش کا اظہار ہونا ششم
دیر تک زیر ملاحظہ رکھنے سے تمام بناوٹ کھل سکتی ہے

علاج۔ چونکہ اس مرض کا علاج خاص خاص کارخانوں میں ہی ہو سکتا ہے اور اسکا مختصر بیان بھی ایک علیحدہ ضخیم جلد چاہتا ہے اور مریض جنونکا بند مکان اور عزیز وں میں رہنا بھی مضر ثابت ہوا ہے بس ہم اسکے علاج کیلئے صرف مفصلہ ذیل ہدایات کیطرف ہی توجہ دلاتے (۱) حتی الوسع بہت جلدی مریض کو کسی پاگلخانہ میں پہنچا دینا چاہیے کیونکہ جسقدر دیر گزرتی جائیگی اسیقدر علاج میں دقت ہوگی

(۲) جو علامات و امراض اسکے ضمن میں پیدا ہوں انکا مناسب علاج کرنا چاہیئے مثلاً کمزوری اور لاغری کیلئے کاڈ لور آئیل فولاد اور دیگر مقویات کمی اشتہا میں مقویات و محرکات معدہ اور بیخوابی میں مناسب منومات جنون کی بیخوابی میں ہایوسین سب سے عمدہ ثابت ہوئی ہے

انطباق المری مری کے امراض کا بیان دیکھو

انفجار الاذن کان کا پھٹ جانا

انفجار الدم من الاذن کان سے خون بہنا

انفلوانزا Influenza وبائی نزلہ یا زکام یہ ایک خاص قسم کا وبائی زکام ہو کر دور دور کے ضلعوں اور ملکوں میں بہت جلد پھیل جاتا ہے سکے ساتھ بخار شدت کا ہوتا اور عوارضات بھی لاحق ہو جاتے اور نقاہت انتہا درجہ کی رہتی ہے بلحاظ عوارضات اسکی تین قسمیں ہیں

اول سادہ بلغمی بخار پہلے کمر میں سردی محسوس ہو کر لرزہ کے ساتھ بخار ہو جاتا ہے سر اور اطراف میں درد ہوتا اور انتہا درجہ کا ضعف غالب ہو جاتا ہے حلق کے اندر خشکی اور کھرکھری ہو کر خشک کھانسی اٹھتی اور رفتہ رفتہ تر ہوتی جاتی ہے دم جلدی جلدی اور کھنچکر آتا ہے۔ تھوڑی دیر میں ناک بھی بہنے لگتی ہے۔

دویم وبائی بلغمی بخار جسمیں نیومونیا اور دیگر سینہ کے عوارضات شامل ہو جاتے ہیں ابتدأ اسمیں بھی وہی علامات ظاہر ہوتی ہیں جو سادہ بلغمی بخار میں مذکور ہوئیں یعنی لرزہ کے ساتھ بخار پھر خشونت حلق نزلہ زکام کھانسی دکھشی ابتدا سے انتہا درجہ کا ضعف کمر اور اطراف میں درد بعد میں برانکائی ٹس اور نیومونیا کی علامات شروع ہو جاتی ہیں شدت ضعف کیوجہ سے اخراج بلغم محال ہو کر دکھشی اور نقاہت اور زیادہ ہو جاتے ہیں اکثر مریض نیم مردگی کیحالت میں بکنے لگ جاتا یا نڈھال پڑا رہتا ہے عموماً کپیلری برانکائی ٹس ساتھ ہوتا ہے پیشانی سر اور کمر اور اطراف میں درد اور زیادہ ہوتا جاتا ہے

سویم مرکب بلغمی بخار جسمیں معدہ اور انتڑیوں کے امراض اور وجع مفاصل شامل ہو جاتے ہیں شروع سے سر کمر اور تمام جوڑوں میں درد بشدت رہتا جی متلاتا اور رتقے آتی ہے کبھی اسہال اور کبھی اسہال الدم و نکسیر بھی ساتھ ہو جاتے ہیں جگر خراب ہو کر یرقان کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں درد وقفہ سے ہوتا اور اکثر صبح کیوقت معدوم یا خفیف ہو جاتا ہیں کبھی قسم دویم اور سویم کے عوارضات ایک ہی مریض میں اکٹھے ہو جاتے ہیں اگر انفلوانزا کے ایام میں دوسرے وبائی امراض مثل ٹائیفس ٹائیفائڈ ہیضہ چیچک وغیرہ پھیلے ہوئے ہیں تو وہ زیادہ مہلک ثابت ہوتے ہیں بہت سے مقامی امراض مثلاً خناق کنپھیڑ پھوڑے ورم دہن ورم گوش ورم

اور پھوڑے پھنسی انفلوانزا کے ایام میں بکثرت ہو جاتے ہیں

انفلوانزا کی اصل وجہ ابھی تک یقینی طور پر معلوم نہیں ہوئی

علاج۔ شروع علامات صداع درد معدہ و امعا اسہال بخار عام ضعف و راعضا شکنی وغیرہ کیوقت محرکات مدرات و معرقات و مسکن اوجاع ادویہ مثلاً سیلی سین سیلی سلیس۔ انٹی پائرین۔ انٹی فیبرین فلسٹین کیلشیم ڈوورس پاوڈر ناسٹرس ایتھر اور ایسی ٹیٹ آف امونیا کا استعمال کرنا مفید ہوتا ہے سیلی سلیٹ آف سوڈیم یا سیلی سین کا استعمال ایسی ٹیٹ آف امونیا کے ساتھ فوراً بخار درد اور اعضا شکنی کو کم کر دیتا ہے انٹی پائرین درد سر و معدہ وغیرہ میں اکثر یقینی فائدہ بخشتی ہے لیکن ان ادویہ کی عارضی اور دلربا تاثیرات پر فریفتہ ہو کر نتائج بد انفلوانزا کی طرف جو غایت ضعف اور پسینہ ہے توجہ کم نہ کر دینی چاہیئے یعنی شروع سے عام تحریک اور تقویت کیطرف خاص توجہ رہنی چاہیئے سیلی سین اور انٹی پائرین وغیرہ رفع درد و بخار اور اعضا شکنی میں نہایت عمدہ ادویہ ہیں۔ لیکن آخری نتیجہ کیطرف سے جو زیادتی پسینہ اور ضعف ہے اندیشہ ناک بھی ہے۔

درد اور اعضا شکنی کے کم کرنے آخری ضعف کو روکنے اور اصل زہر انفلوانزا کی مارنے میں کونین کی برابر کوئی دوا نہیں ہے اسکا استعمال تھوڑی مقدار میں فنیسٹین یا ایسی ٹیٹ آف پوٹاش و رامونیا کارب یا کلورین اور کلوریٹ آف پوٹاش کے ساتھ بطریق ذیل کر سکتے ہیں

(۱) کونین ایک گرین فنیسٹین ایک گرین ایسی ایک پوڑیہ ایک ایک گھنٹہ بعد

(۲) کونین ۲ گرین لیکر سائٹرک ایسڈ ۱۰ گرین کیساتھ پانیمیں حل کرو اور اسمیں امونیم کاربونیٹ ۵ گرین پوٹاسیم بائی کارب ۲ گرین پانیمیں حل کر کے ملا دو ایسی ایک خوراک تین تین یا چار چار گھنٹہ بعد پلانی چاہیئے

(۳) ایک بارہ آونس کی بوتل لیکر اسمیں ۳۰ گرین کلوریٹ آف پوٹاش باریک پیسا ہوا اور ۲۰ قطرہ سٹرانگ ہائیڈرو کلورک ایسڈ ڈالکر فوراً کارک خوب مضبوط لگا دو تب فوراً کلورین گیس پیدا ہو کر بوتل کو بھر دیگی گاہے گاہے اس بوتل کو ہلاتے رہو تب بوتل میں تھوڑا پانی ڈالکر اور کاگ بند کر کے خوب ہلاتے رہو تاکہ کلورین پانیمیں حل ہوتی جائے یہ یاد رکھو کہ اگر بوتل میں جلدی سے پانی بھر دوگے تو فوراً تمام کلورین نکلجائیگی اس بارہ اونس حل کلورین میں ۲۴ سے ۱۴ گرین تک کونین اور ایک اونس سرپ آرنیشیا ملاؤ اور پھر اسمیں سے ایک آونس دو دو یا تین تین گھنٹہ بعد دیتے رہو

خفیف مرض میں کسی خاص سلسلہ علاج کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ صرف اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ مریض کو آرام دیا جائے سردی سے حفاظت کیجائے غذا رقیق لطیف اور محرکات مثلاً پورٹ واین یا شمپین دیجائے پیاس کے لئے لیمونیڈ اور سنگترہ وغیرہ دیے جاویں اگر قبض کی شکایت ہو تو سلفیٹ آف سوڈا یا سائٹریٹ آف میگنیشیا حسب ضرورت دیسکتے ہیں اگر بیقراری درد اور اعضا شکنی زیادہ ہوں تو ڈوورس پاوڈر ۸ گرین سیلی سین ۱۰ گرین ایسی ٹیٹ آف امونیا نصف اونس ورکیمفر واٹر ایک آونس ملاکر ایک خوراک سوتے وقت ایک یا دو رات دیسکتے ہیں بعد میں چندروز کونین کا استعمال ضروری ہے

حفظِ ماتقدم کے طور پر شش اور اس کے متعلقات اور گلو کو زہر انفلوانزا سے بچانے کے لئے اینٹی سپٹک انجرات یا سپرے کا استعمال مفید ہے۔ اگر زکام برونکائی ٹس نمونیا وغیرہ کی علامات پیدا ہوں تو انکا علاج عام اصول پر کرنا چاہئے سری بروسیائی انفلوانزا میں جبکہ صداع بحران اور دیگر دماغی علامات پیدا ہوں تو برومائیڈز اور افیون کا استعمال کرتے ہیں کان کے درد اور نزلہ میں کلوروفارم اور ٹنکچر ایوڈین کے دس بیس قطرہ ایک گرم کئے ہوئے کپنگ گلاس میں ڈالکر اسکے ابخرہ کان کے اندر پہنچانے مفید ہیں ضعف مابعد کے علاج میں سٹرکنیا کوکا۔ ریبنائیٹ آف آئرن کونین اور سٹرائ مفید ہیں۔ ضعف قلب جو اکثر انفلوانزا کے بعد باقی رہتا ہے قابل خاص توجہ ہے اسکے لئے ڈجی ٹیلس۔ سٹرکنیا۔ آئرن۔ فاسفرس فاسفائڈ آف زنک حسب حالت دیتے ہیں

انفنٹائیل پیرلی سس Infantile Paralysis

اکیوٹ اٹروفک پیرالی سس پولیومائی لائٹس اینٹی ریر اکیوٹ بچوں کا فالج۔ پولیومائی لائی ٹس انٹی ریر اکیوٹا۔ کبھی تو یہ مرض ناگہانی طور پر شروع ہوجاتا ہے اور کبھی بخار یا تشنج یا ہذیان یا بیہوشی کے ساتھ عموماً شروع میں قریب قریب تمام جسم کی قوت حرکت ماری جاتی ہے اگر بعد میں آدھے جسم یا کسی خاص حصہ میں یہ نقص رہجاتا ہے۔ ماؤف حصہ کے بعض بعض عضلات میں حرکت قایم رہ سکتی ہے۔ کبھی کبھی وہ عضلات بھی بیحرکت ہو جاتے ہیں جن اعصاب دماغ سے آتے ہیں مثلاً چہرہ کے عضلات اکثر وہ صحیح سالم رہتے۔ ریفلیکس حرکات بہت خفیف یا معدوم ہو جاتے ہیں جس میں کبھی تو خلل آجاتا ہے اور کبھی نہیں آتا جب ہاتھ پاؤں کے بعض عضلات صحیح رہجاتے ہیں تو ایک طرف کھینچ ہوکر بدوضعگیاں ظاہر ہوجاتی ہیں یعنی ہاتھ پاؤں ایک طرف کو مڑجاتے ہیں۔ پاخانہ اور پیشاب بدستور آتے رہتے ہیں۔

علاج اس مرض کے علاج کو تین مدارج میں تقسیم کرسکتے ہیں۔

اوّل ابتدائے مرض میں جبکہ بخار اور سوزش نخاع کی علامات ظاہر ہوں۔ اس وقت میں ادویہ دافع بخار و سوزش دینی چاہئیں قوی بچہ کو ٹنکچر اکونائٹ ایک قطرہ۔ سائیٹریٹ آف پوٹاش ۲ گرین قدری شربت لیموں اور پانی ملاکر چار چار گھنٹہ بعد دینا چاہئے۔ اگر اس سے ایک دو روز تک حرارت کم نہو۔ تو کونین اور فنیسٹین نصف نصف گرین مقدار میں دینی چاہئے۔ اگر ضرورت ہو تو ایک زود اثر مسہل مثلاً کیلومل ایک دو گرین ۵ اگرین پلپ جلیپ کو کو ساتھ ملاکر دے سکتے ہیں۔ الکحال اور پانی سے جسم کو سپنج کرنا بخار کیلئے نہایت مفید ہے۔ ماؤف حصہ نخاع پر ایک ایک گھنٹہ بعد برف لگانا بھی نہایت مفید ہے۔ مگر جب اس مرض پر چند ایام گذر چکے ہوں۔ تو بغرض کاؤنٹر اری ٹیشن سینگی یا ٹرانگ لنیمنٹ آیوڈین یا لنیمنٹ کیمفر لگانا چاہئے۔ بلسٹر اور سنی زخم سے بچوں میں زیادہ دقت ہوجاتی ہے۔ داخلی طور پر ارگٹ۔ پوٹاسیم آیوڈائڈ۔ پوٹاسیم برومائیڈ حسب موقعہ استعمال کرنے چاہئیں اگر تشنجی حرکات اور بیقراری شروع سے موجود ہوں۔ تو پوٹاسیم برومائیڈ اور کلورل ہائڈریٹ مفید ہوتے ہیں۔

دوم وسط مرض میں جبکہ بازوں یا ٹانگوں یا سر دونوں میں فالج ظاہر ہوگیا ہو تو رفع کمزوری اور انسداد بدوضعی کی

کوشش کرنی چاہیئے۔ عضلات کی زائل شدہ طاقت کو بحال کرنے کے لیئے سٹرکنین اور آرسینس ایسڈ نہایت عمدہ ادویہ ہیں۔ لیکن سٹرکنین سے نخاع کے کھنچیچن اور سوزش کا اندیشہ ہوتا ہے پس اسکو کم سے کم شروع مرض سے ایک ماہ بعد استعمال کرنا چاہیئے۔ عضلات ماؤف کی مالش کرنا۔ دوسرے شخص سے انکو حرکت دلانا اور بجلی لگانا نہایت ضروری اور مفید تدابیر ہیں۔ بجلی کا استعمال دو تین سال برابر کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر دو سال کے بعد تک کچھ فائدہ معلوم نہ ہو تو اسکا جاری رکھنا لاحاصل ہے۔

سوم نتائج مرض میں بد وضعگی اعضا کا علاج مناسب اوزاروں اور ہینیوٹون سے کرنا چاہیئے۔

انفنٹائیل ڈزیزیز Infantile disease بچوں کے امراض کا بیان دیکھو۔

انفنٹائیل کنولشنز - دیکھو بچوں کا تشنج - دیکھو بیان ام الصبیان کا -

انقباض المقعد - سٹرکچر آف دی ریکٹم کے امراض کا بیان دیکھو -

انقلاب المعدہ - اُچھو آنا -

انقلاع الاذن - کان کا اکھڑ جانا۔

انکانٹی نینس Incontinence سلسل بول کا بیان دیکھو۔

انکائی لاسٹومم ڈیوڈینیلی Anchylostomum Duodenale ڈیوڈینل ورم کا بیان دیکھو۔

انکمپی ٹے بلٹی Incompatiblity تناقض ادویہ کا بیان دیکھو۔

انگسٹرا بارک Angustra Bark کسپیریا بارک کا بیان دیکھو۔

انگلووین - Ingluvin نہایت عمدہ مقوی ہاضمہ جوہر مرغیوں کی پتھری میں سے نکالا جاتا ہے۔ اہل چین قدیم زمانہ سے پرانی بدہضمی میں پتھری کو اسطرح استعمال کرتے رہے ہیں کہ انکو کاٹ کر تیز گرم پانی میں گلاتے اور جب گلکر لیٹی کے طور پہ ہوجاتی تو نمک مرچ وغیرہ ملاکر کھلانے کے بعد کھلاتے پہلی بار کالکیشیا میں اسکا جوہر یعنی انگلووین الگ کیا گیا ہے تمام علامات بدہضمی مثلاً عدم اشتہا۔ نفخ و درد معدہ۔ غثیان۔ قے۔ نفرت غذا۔ نقاہت وغیرہ میں نہایت مفید ہے پیپسین کی تمام فوائد اسمیں موجود ہیں لیکن اسکی طرح کھار ادویہ کیساتھ کوئی تناقض نہیں رکھتی۔ ایام حمل کی قے میں خاصکر مفید پڑتی ہے۔ ڈاکٹر چارلیس لو صاحب اسکو قے اور غثیان حمل میں مخصوص خیال کرتے ہیں جیسے کہ کونین بخارات ملیریا میں اور کبھی نقرس میں مخصوص خیال کیجاتی ہے۔ نیز دیگر اقسام قے میں بھی جو سوزش معدہ و سرطان رحم وغیرہ سے پیدا ہو۔ نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ پیچش ڈسینٹری کا اور بچوں کے اسہال تپ میں بھی نہایت مفید ہے۔ خوراک ۵ سے ۱۰ گرین بچوں کو آدھا سے ۲ گرین۔ سوزش معدہ کی حالت میں اسکو بسمتھ اور ہائڈروسائنک ایسڈ کے ساتھ دیسکتے ہیں بدہضمی میں ہائڈرو کلورک ایسڈ کھاری اور تلخ مقویات معدہ اسکے ساتھ حسب ضرورت ملا سکتے ہیں۔

انگروونگ ٹونیل Ingrowing toe Nail ناخن کے امراض کا بیان دیکھو۔

انوڈائنز Anodyne s مسکن درد ادویہ۔ الکوہل۔ مین۔ انٹیا۔ افیون۔ انجبر۔ امونیم کلورائڈ۔ امائل نائٹریٹ

اہل ویلیریٹ-اکسیجلین-انٹی فیبرن-انٹی پائیرین-انٹی سپٹین-اٹروپین-بیلاڈونا-برومائڈز-
بیوٹل کلورل ہائڈریٹ-پائیروڈین جیلسیمیم-جمیکا ڈاگ وڈ-سالی نوکلاسیم-سوڈیم نائیٹرس سیٹرپیوٹیم
سکر افولیر یا نوڈوزم فینیسٹین-اتھل یوریتھین کلورل ہائڈریٹ-کافور-کاربن بائی سلفائیڈ-
کلوروڈین-کلورافارم-کوکین-کاکس-کوڈایا-کوناپا-کینو یلیریا-کاہو-گابجا-لوپولس-منتھال-میتھی
میتھیلین بلیو-مونو برومیم انٹی پیرنی-مثلی ڈین-مارفیا-مبین-نائیٹروگلسیرین-ویلے برئم یرونم-پایوسین
پایوسائمین-

انوریسما-اینوریزم کا بیان دیکھو-

انورشن Inversion رحم کا اندر کی جانب پلٹ جانا-

جب رحم کی دیوار ڈھیلی اور کمزور پڑجاتی ہے جیسے متواتر حملوں-جریان خون اور رسولیوں کے بعد تو خفیف اسباب سے اسکی دیوار کا بالائی حصہ اندر کیطرف دب جاتا ہے-کبھی کسی رسولی یا بقیہ آنول کی کھینچ سے ایسا ہوجاتا ہے-کبھی محض کھانسی یا بوجھ اوٹھانے یا کودنے یا پیٹ پر دباؤ پڑنے یا استفراغ کے وقت کھینچ سے ایسا ہوجاتا ہے-جب کسی قدر حصہ اندر کیطرف خم کھاجاتاہے تو کچھ تو اپنے وزن سے اندر کیطرف اوترتا جاتا ہے اور کچھ اسطرح سے کہ رحم کا عمل اس حصہ پر غیر جنس شئے کی طور پر ہوتا ہے جو سرک سرک کر اُسکو اور دباتا جاتا ہے یہانتک کہ کل رحم پلٹ کر فم سے باہر آجاتا ہے پس انورشن کے دو درجہ ہیں-

اول وہ درجہ جسمین ایک حصہ دیگر رحم کے اندر ہی اندر رہے-**دویم** وہ درجہ جس میں کل رحم پلٹا کھاکر اندرونی سطح باہر آجاوے جب ایسا ہوتا ہے تو ہر وقت دروزہ کے مشابہ درد ہوتا اور اکثر خون جاری ہوتا رہتا ہے متقعد کے اندر انگلی داخل کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ رحم کسی قدر اپنی جگہ سے دبا ہوا ہے-درجہ اول میں اگر رحم کے اندر ساونڈ کرنا چاہیں تو پورا یعنی ڈہائی انچہ تک اندر داخل نہوسکیگا اور مریضہ کو سخت تکلیف محسوس ہوگی-درجہ دویم کی تشخیص اسطرحپر بآسانی ہوسکتی ہے کہ فرج کے اندر انگلی داخل کرنے سے پلٹا ہوا رحم صاف معلوم ہوجائیگا بعض اوقات رحم پلٹا کھاکر فرج سے بھی باہر آجاتا ہے-اُسوقت گویا کہ دو امراض یعنی انورشن اور خروج الرحم جمع ہوجاتے ہیں-ابتدائی حالت میں رسولی اور پالی پس سے اسطرحپر تمیز ہوسکتی ہے کہ ساونڈ یا پروب پورا جاسکتا ہے-بلکہ بعض حالتوں میں معمول سے بھی زیادہ-اور اُن کی سطح درد نہیں ہوتی-

علاج شروع میں یابس ادویہ شلاً پھٹکری سلفیٹ یا پرکلورائیڈ آف آئیرن پانی میں حل کرکے اُسکی پچکاری کریں اور ٹنچر لنٹ کی گدیاں بھگو کر رحم کے اندر رکھیں-خم گرفتہ حصہ کو داغ دینا یا کاسٹک سے جلادینا اگر ابتدائی مرض میں کیا جاتے تو اُسکی ترقی کو روک دیتا ہے-اگر یہ تدابیر کارگر ہوتی معلوم نہوں تو مناسب دستکاری کے ذریعہ اسکو درست کردینا چاہئے پہلے تھیگاہ کو پانی کی تھیلیوں کے ساتھ کشادہ کرکے گردن رحم میں نیس جایڈ سگا فطوط دیں اور برش سے پہلی اوقسکو شتاب کرائیں اور بذریعہ حقنہ امعا کو صاف کردیں اور کلورافارم یا ایتھر کے ذریعہ بیہوش کرکے وضع لیتھاٹومی پر لٹادیں بعد ازاں مفصلہ ذیل تین طریقوں سے اسکا عمل کرسکتے ہیں

(۱) مریضہ کو وضع لیتھاٹومی پر لٹاکر داہنے ہاتھ کے ایک انگوٹھے اور انگشت کے ساتھ پلٹے ہوئے رحم کو پکڑیں اور
بائیں ہاتھ کے ساتھ شکم پر مخالف دباؤ قایم رکھکر بتدریج اس کو اندر لیجائیں ساتھ ہی ساتھ داہنے ہاتھ کی باقی
انگشت کے ساتھ گردن رحم کو پھیلاتے رہیں بعد ازاں کوئی ریازیٹر مثلاً کپ ریازیٹر استعمال کریں داہنے ہاتھ
سے ریازیٹر کی پیالی فنڈس پر قایم کرکے کمانی کے ذریعہ دباؤ پہنچائیں

(۲) بذریعہ خاص اوزارات کے متواتر تدریجی دباؤ پہنچاکر رحم کو درست کرنا اسکے لئے مفصلہ ذیل احتیاط ضروری ہیں

الف۔ اگر متواتر دباؤ سے کسی قسم کا درد یا نقصان معلوم ہو تو وقفہ دیدینا چاہیئے۔

ب۔ پوٹاسیم برومائڈ یا کلورل ہائیڈریٹ سے بھی درد کم ہوسکتا ہے۔

ج۔ ایام حیض کے درمیان میں یہ اوزار لگانا چاہیئے۔

د۔ اگر کوئی رسولی معلوم ہو تو اوزار لگانے سے پیشتر اسکو نکالدینا چاہیئے۔

اس عمل کے واسطے آولنگ صاحب کا سگمائڈ ریازیٹر نہایت موزوں ہے جسکی استعمال کی ترکیب حسب ذیل ہے۔
اوّل پلٹے ہوئے فنڈس کا مقدار تحقیق کرکے اُسکے مطابق پیالی انتخاب کریں سکر یہ پٹکا لگاکر کندھے کے تسمہ
سیفٹی پن کے ذریعہ قایم کریں۔ بعد ازاں ریازیٹر کی پیالی فنڈس پر لگاویں۔ مریضہ کی برداشت کے
مطابق تسموں کو تنگ اور کشادہ کرتے رہیں۔

(۳) تیسرا طریق یہ ہے کہ شکم کو کھولکر مراق البطن کیطرف سے فم رحم کو کشادہ کرتے ہیں۔

(۴) ایمپوٹیشن یعنی خارج شدہ حصہ رحم کو قطع کردینا۔ یہ عمل آخری درجہ مجبوری کی حالت میں جبکہ زندگی کی
سوائے قطع کے نظر نہ آتی ہو۔ کیا جاتا ہے۔ اس عمل میں جریان خون کا سخت اندیشہ ہے۔
مقدار انقطاع رحم کی حالت اور طبیب کی ہر موقعہ تجویز پر منحصر ہے
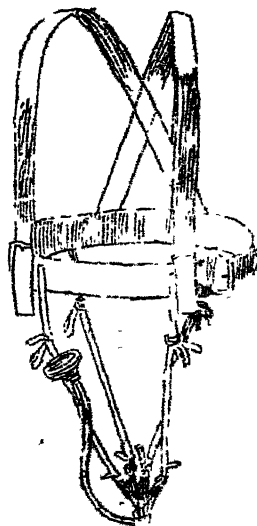
انہے لونیم لیوی نی آئی Inhalonium Levinii

یہ ایک نہایت عمدہ مقوی قلب ہے۔ انجائنا پیکٹورس نیوموتھوریکس دمہ اور دمکشی میں فلوئڈ اکسٹرکٹ کے دو تین قطرہ بار بار استعمال کرنے سے آرام ہو سکتا ہے اسکو استعمال سے خود بخود بلا استادگی عضو تناسل کے انزال ہو جاتا ہے۔ اعصابی مزاج کے لوگون مین اسکا استعمال بڑی احتیاط سے کرنا چاہئے۔ ڈجی ٹالس کے ساتھ ملا کر دینا نہایت عمدہ مقوی قلب ہے۔

انھے لیشنز Inhalation

یعنی ادویہ کو بھاپ بنا کر سونگھنا۔ اسکی مختلف تدابیر ہین بعض ادویہ معمولی حرارت ہوا مین خود بخود اُڑتی رہتی ہین مثلاً کلوروفارم۔ انیھر۔ امل نائیٹریٹ۔ بائی کلورائڈ آف میتھلین۔ یہ ادویہ ناک اور منھ کے قریب کرنے سے خود بخود اندر پہنچ جاتی ہین۔ بعض ادویہ کو تیز آگ پر اڑا کر سنگھا سکتے ہین مثلاً گندھک کیلومل اور بعض ادویہ کو کھولتے ہوئے پانی مین ملا کر جس سے وہ بھاپ کے ساتھ ملکر اُڑتی ہیں مثلاً کریزوٹ کاربالک ایسڈ ایوکلپٹس آئیل بعض گرم پانی مین ملکر اُڑ سکتی ہیں مثلاً ٹنکچر بنزواین کو۔ آئیل آف ٹرپنٹائین آئیل آف فردوڈ۔ پائی نال اور بعض اسطرح سنگھائی جاتی ہین۔ کہ انکو کسی رقیق شے مین حل کر کے بطور فوارہ کے ناک یا منھ کے اندر پہنچاتے ہین۔

ان سب تدابیر کو مد نظر رکھکر مختلف اقسام کے انھیلر ایجاد کیئے گئے ہیں۔ امراض دہن گلو ناک نرخرہ اور برونکائی میں مختلف، اغراض سے ادویہ سنگھائی جاتی ہیں مقصود کے لحاظ سے انہلیشنز کی عموماً مفصلہ ذیل تین اقسام ہیں

اوّل سڈیٹو یعنی مسکن سوزش و درد (۱) پانی کی بھاپ نہایت عمدہ مسکن سوزش و درد ہے سوزش گلو نرخرہ و برونکائی مثلاً فیرنجائیٹس۔ لیرنجائیٹس۔ کروپ۔ برانکائیٹس۔ آستھما وغیرہ میں بطور دافع ورم۔ مسکن درد اور مخرج بلغم کام دیتی ہے (۲) وییر کونایا (۳) وییپر ہائڈروسائینک ایسڈ (۴) کلوروفارم اور ریکٹی فائڈ سپرٹ ایک ایک ڈرام نیم گرم پانی میں ملا کر سونگھنا۔

دوم سٹی مولنٹ یعنی محرک انہیلیشنز۔ یہ کرانک برونکائیٹس اور لیرنجائیٹس میں مفید ہوتے ہیں۔ اسکی مثالیں حسب ذیل ہیں

(الف) روغن کباب چینی یا صنوبر ۲ ڈرام میگنیشیا کاربوناس ۶۰ گرین ۲ اونس پانی میں ملا کر اسمیں سے ایک ڈرام ایک پائنٹ پانی میں ملا کر بطور انہیلیشن استعمال کیا جاوے۔

(ب) پائی نال ۲۰ قطرہ پانی ایک پائنٹ۔ برانکائیٹس کہنہ میں استعمال کرنا۔

(ج) ایک ڈرام ٹنکچر بنزواین نصف پائنٹ گرم پانی میں ملا کر سونگھنا۔

(د) ایک ڈرام آئیل ٹرپنٹائین نصف پائنٹ گرم پانی میں سونگھنا۔ برانکی اکٹیسس میں مفید ہے۔

سوم اینٹی سپٹک انہیلیشنز جو رفع بدبو و ہلاکت کرم کی غرض سے تھائی سس گنگرین آف دی لنگز لیرنجل تھائی سس۔ برانکوریا۔ یا نیوموتھوریکس وغیرہ میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ انکی چند مثالیں یہ ہیں

(الف) (۱) وییپر کریزوٹائی (۲) وییپر آیوڈائی (۳) گلیسیرین آف کاربالک ایسڈ دو تین ڈرام ورا ابلتا ہوا پانی ایک پائنٹ (۴) ۱۰ گرین آئیل آف تھائی مال دوسرے روغنون کی طرح میگنیشیا کاربوناس کیساتھ تین ۶ اونس پانی مین حل کر کے اسمین سے ایک ڈرام فی پائنٹ گرم پانی مین ملا کر استعمال کر سکتے ہین۔

(ب) شورہ کی بھانپ جسکی ترکیب یہ ہے کہ تیس چالیس گرین قلمی شورہ ایک اونس پانی مین حل کر کے سفید جاذب یعنی بلاٹنگ پیپر مین جذب کر لیا جاتا ہے اور اس کاغذ کو جلا کر مریض دمہ کو دہوانی دینا دورہ کو جلد ختم کر دیتا ہے۔

(ج) ایک گرین افیون سرخ گرم دہات کے ٹکڑے پر اڑا کر سونگھنا نزلہ کو آرام دیتا ہے۔

(د) مختلف ادویہ مثلاً کباب چینی دہتورہ وغیرہ کے چرٹ بھی استعمال کئے جاتے ہین۔

(ھ) بعض ادویہ پانی مین حل کر کے بذریعہ سپرے گلو کے اندر پہنچائی جاتی ہین مثلاً ۱ گرین پھٹکری یا ۲ گرین سلفیٹ آف آئرن اور ۵ گرین سلفیٹ آف زنک یا ۵ قطرہ سلفیورس ایسڈ یا ایک قطرہ کاربالک ایسڈ فی اونس پانی مین ملا کر ۳ ½ ڈرام لیکٹک ایسڈ یا ۱۰ گرین ٹینک ایسڈ ۱ اونس پانی مین ملا کر یا الکوہل آیوڈائی یا الکوہل ستائی یا دائم اپی کاک ڈائیریٹ کرو۔

چھارم ہیموسٹے ٹک یعنی حابس الدم مثلاً اینٹی پائیرین ۹۰ گرین ۲ اونس تیز گرم پانی مین حل کر کے نصف گھنٹہ بعد سنگھانا ہر قسم کے نفث الدم کو آرام دیتا ہے۔

لنڈن کے تھروٹ ہاسپٹل مین مفصلہ ذیل انہیلیشنز استعمال کئے جاتے ہین (۱) کاربالک ۲۰ قطرہ (۲) ایتھر ۳۰ بوند (۳) امل نائٹرایٹ ۵ بوند (۴) ٹنکچر بنزوائن کو ۳۰ بوند (۵) کلوروفارم ۳۰ بوند (۶) کریے زوٹ ۱۰ بوند (۷) لیموں اور کباب چینی ۵ بوند (۸) ٹنکچر آیوڈین (۹) آئیل جونی پر ۶ ½ بوند (۱۰) ٹیری بین ۱۰ بوند (۱۱) پائینال ۱۰ بوند (۱۲) ایوکے لپٹس آئیل ۱۰ بوند۔

انی تھم Anethum ڈل فروٹ تخم سویا۔ دیکھو بیان سویا۔

انی ڈروسس Anidrosis پسینہ کا نہ آنا۔ امراض پسینہ کا بیان دیکھو۔

انیستھیٹکس Anœsthetics بے حس کرنیوالی ادویہ یہ دو قسم کی ہوتی ہیں۔

اوّل وہ ادویہ جو سنگھانیسے تمام جسم کو بے حس کر دیتی ہین۔ اے سی اے مکسچر جسمین الکحال ایک حصہ کلوروفارم ۲ حصہ اور ایتھر ۳ حصہ ہوتا ہے۔ ایتھر سلفیورک۔ امونائیڈ کلوروفارم۔ امل نائٹریٹ۔ ایتھی ڈین بائی کلورائیڈ۔ ایتھل برومائڈ۔ ایتھل آیوڈائیڈ۔ آئی سو بیوٹل نائیٹرس۔ کاربن بائی سلفائڈ۔ کاربن ٹیٹرا کلورائیڈ میتھی لین بائی کلورائڈ۔ نائیٹرس آکسائڈ گیس۔

دوم۔ وہ ادویہ جو کسی خاص مقام پر لگانے سے بے حسی پیدا کریں۔ ال ہائڈرائڈ الی لین آئل ایسڈ بالی پر آسمی کم۔ اسی تھرافین۔ ایتھر سپرے۔ آیوڈول۔ بولڈین۔ بروسین۔ بنزل ٹروپین۔ بھی این جنیما سلیوٹیسٹر یسٹرو فنتھین سیٹی۔ نوکارین۔ گلڈیشیا ٹرائک۔ کاربن بائی سلفائیڈ۔ کوکین۔ کمفر فینک کینڈول۔ کلٹسے این۔ لینولین۔ منتھال۔ میتھل کلورائڈ۔ ہیلی یورین۔ ہائیڈروجن پراکسائیڈ۔

کلوروفارم ایک حصہ۔ ایتھر سلفیورک ۵ احصہ۔ منتھال ایک حصہ نہایت عمدہ لوکل انستھیٹک ہے کسی مقام پر برف یا جلدی اڑ جانے والی مائعات مثلاً ایتھر کلوروفارم وغیرہ سے سردی پہنچا کر اسکو بے حس کر سکتے ہیں۔

انیستھیشیا **Anaesthesia** بے حسی۔ دیکھو درد، اور حس کے امراض کا بیان۔

انیکیا **Onychia** ناخن کے امراض کا بیان دیکھو۔

انیلجیسکس **Analgesics** انوڈائنیز۔ اسکا بیان دیکھو۔

انیلجیسین۔ **Analgesin** اسکے دوسرے نام انٹی پائیرین اور ڈائی میتھل آکسی کوئی نولی زین ہیں۔ انٹی پائیرین کا بیان دیکھو۔

انیلجیشیا **Analgesia** تکلیف کا حس نہ رہنا۔ دیکھو حس کے امراض کا بیان۔

انیلین۔ **Aniline** اسکا دوسرا نام فینل امین ہے تشنجی امراض رعشہ اور سل میں استعمال کیجاتی ہے۔ [illegible] میں ایک حصہ انی لین سات آئل انیون کے لیٹس یا انانیس یا پیپرمنٹ سنگھاتے ہیں۔ اسکے اندرونی استعمال سے جلد نیلگون ہو جاتی ہے۔ لیکن نیل خود بخود جلدی جاتا رہتا ہے سو اسلئے اسکا کچھ اندیشہ نہیں۔

خ۔ سلفیٹ آف انی لین ۱/۲ گرین سے شروع کرکے ۲ گرین تک یا اس سے زیادہ بھی دیسکتے ہیں۔

انیما **Enema** اسکے دوسرے نام لیومنٹ کلسٹر اور حقنہ ہیں مستقیم کے اندر کسی رقیق شے کی پچکاری کرنے کو حقنہ کہتے ہیں۔ بلحاظ فائدہ کے انیما کی حسب ذیل اقسام ہیں۔

(۱) انتھیلمنٹک یعنی مخرج کرم حقنہ تفصیل کے لئے دیکھو بیان انٹسٹائنل ورمز اور انتھیلمنٹکس کا۔

(۲) انٹی سپاسموڈک مثلاً نصف ڈرام کلورل ہائڈریٹ پانی میں حل کرکے انیما دیتے ہیں۔ دو تین ڈرام سلفیورک ایتھر نیم گرم پانی میں ملاکر انیما ایتھری [illegible]۔

(۳) اسٹرنجنٹ انی میٹا۔ جو اسہال یا خون یا رطوبات کے اخراج کو بند کرنے یا زخموں کو مندمل کرنے کے واسطے دئے جاتے ہیں۔ انسداد اسہال کے لئے انیما وپیالی نہایت مفید ہے۔ بندش خون کے لئے برف سے ٹھنڈا کیا ہوا پانی استعمال کرتے ہیں۔ زخموں اور اخراج رطوبات کے علاج میں مفصلہ ذیل انیما مفید ہیں۔

(۱) سلور نائٹریٹ ۵ اگرین پانی ۴ پائنٹ (۲) سلفیٹ آف زنک یا ایلم ایک دو گرین پانی ایک اونس۔ سلفیٹ آف کاپر ایک گرین پانی ایک اونس۔

(۴) امول اینٹ انیمیٹا۔ بغرض دفع خراش امعاء و ورشی جسم دیجاتی ہیں مثلاً نشاستہ۔ السی یا جو کا جوشاندہ یا خالص روغن السی [illegible] میں چار یا پانچ اونس نیم گرم پانی یا دودھ اسپغول بطور اندرونی سینک کے استعمال کیے جاتے ہیں۔

(۵) نیوٹرینٹ انیمیٹا۔ مثلاً بیف ٹی اور بیضہ ملاکر اسمیں سے چار یا پانچ اونس (۲) ڈی فائبری نیٹڈ بلڈ تازہ اور خشک کیا ہوا (۳) پانی اور بیف ٹی ملاکر (۴) برانڈی اور پانی۔

اگر مستقیم میں خراش اور سوزش معلوم ہو تو قدرے ٹنکچر اوپیم ملا دینا مفید ہوتا ہے۔ دودھ اور برانڈی کے ساتھ پیپسین ملا دینا ممد ہاضمہ ہوگا۔ دیکھو بیان پیپٹونائزڈ فوڈ کا۔

(۶) سڈے ٹو ایسٹما مستقیم اور مثانہ گردہ درد اور سوزش میں مفید ہیں مثلاً نصف ڈرام سے ایک ڈرام
نک ٹنکچر اوپیم - ایک اونس میوسیلج آف سٹارچ میں ملا کر -
(۷) پرگے ٹو یعنی مسہل حقنہ مثلاً (۱) انیما آف میگنیشیا سلفاس (۲) انیما آف الوز (۳) صابون اور پانی کا حقنہ
(۴) گلیسیرین نصف ڈرام سے ۲ ڈرام تک -

اے نمرٹا پینی کولیٹا Anamirta Penicuiata [اسکے دوسرے نام مینی سپرمم کاکولس -
لے مرٹا کاکولس Anamirta Cocculus [انڈین کاکڑا اور کاکماری اور زہرہ ماہی ہیں -

اسے لوسے میں سے پکروٹاکسین نکالا جاتا ہے -

اسکے پھل میں کچلہ کی تاثیرات موجود ہیں تھوڑی مقدار میں پرانے فالج - مرگی - رعشہ دلکشی - اور سفلٹرس کے فالج میں مفید ہے - زیادہ مقدار میں تمام حیوانات کیلیے زہر ہے اسکے پھل کا سفوف ۸۰ گرین ایک اونس ویسلین میں ملا کر لگانا جوں خشکی کھجلی اور داد میں مفید ہے - پکروٹاکسین سل کے تعرق شبینہ میں ۱/۱۰۰ گرین صبح اور شام دینا نہایت مفید ہے - فالج کہنہ - مرگی اور رعشہ میں بھی استعمال کیا جاتا ہے - زہر مارفیا اور کلورل ہائیڈریٹ کا فادزہر ہے - کیونکہ یہ دماغ کے مرکز ویسوموٹر کو تحریک دیتا اور مرکز تنفس کو مفلوج ہونے سے روکتا ہے -

خم تخم کاکولس - ۱ سے ۳۰ گرین تک - فلوئڈ اکسٹراکٹ ایک سے ۲ قطرہ
پکروٹاکسین ۱/۱۰۰ سے ۱/۲۴ گرین تک -

انی مونی پلسی ٹلا - Anemone Pulsatilla { پلسے ٹلا اکونائیٹ کی طرح مخدر و مضعف نخاع
انی مونین - Anemonin - { دوران اور تنفس ہے - زیادہ مقدار میں دماغ

اور نخاع کو مفلوج کر دیتا ہے اور گردوں معدہ اور امعا میں سوزش پیدا کرتا ہے طبی مقدار میں مقوی اعصاب اور دافع تشنج ہے - آتشک اور مختلف جلدی امراض میں بطور مصفی خون اسکو استعمال کرتے ہیں -
میوکس ممبرین کی ہر قسم کی سوزش مثلاً گونوریا آفتھیلمیا گیسٹرائٹس برنکائٹس فیرنجائٹس - زکام انٹرائٹس اور میڈکس ڈایاریا میں نہایت مفید ہے سپرمیٹک کارڈ - اپی ڈڈی مس اور ٹیسٹی کل کے ورم میں درد اور سوجن کو آرام دیتا ہے - کالوفلین - اور انی مونین ملکر نہایت عمدہ مدر حیض اثر رکھتے ہیں - انی مونین پلسی ٹلا بے قاعدگی ایام ڈسمے نوریا - اور ملے نوریا - لیوکوریا اور پرولیپسس یوٹرائی میں بہت فائدہ کرتا ہے -
دماغ اور اسکے غلافوں کی سوزش - صداع ایکلمپشیا اور مختلف تشنجی امراض میں بھی بہت مفید ہے - خم سفوف پلسی ٹلا ۲ سے ۵ گرین تک فلوئڈ اکسٹراکٹ ۱ سے ۵ بوند تک - خشک اکسٹراکٹ ۱/۲ سے ۱ گرین تک -
انی مونین ۱/۱۰ سے ۱/۲ گرین تک -

انیمیا Anæmia
کلوروسس یعنی قلت رقت خون

پرنی شش انیمیا۔ زہریلہ انیمیا۔ انیمیا میں تین مختلف حالتیں ہیں **اوّل** وہ جسمیں کل بدن کا خون نسبتاً کم ہوجاتا ہے **دوسرہ** وہ جسمیں خون ناقص پڑجاتا ہے یعنی پانی زیادہ اور سرخ ذرات کم ہوجاتے ہیں، **سوم** وہ جسمیں کہ شریانیں پورے طور پر بھر کر نہیں چلتیں۔ ان تینوں حالتوں میں خون کی انجمادی طاقت زیادہ ہوجاتی ہے۔ کیونکہ فائبرین نسبتاً زیادہ ہوجاتا ہے۔ سبز انیمیا جو اکثر نوجوان لڑکیوں میں فسادات حیض کیوجہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ خون کی رنگتوں میں ایک قسم کا کیمیائی تغیر ہوجاتا ہے

اسباب۔ اوّل عام انیمیا۔ (اوّل) جسم سے خون بکثرت خارج ہوجانا مثل نکسیر یا نفث الدم یا قے الدم یا اسہال الدم یا بول الدم کی صورت میں خون کا تھوڑی تھوڑی مقدار میں بار بار خارج ہونا۔ دفعتاً خارج ہونیکی نسبت زیادہ مضر اور مہلک ہوتا ہے۔ (**دوسرے**) ست عادات خراب آب وہوا کھانے پینے کی تنگی۔ غذا خراب **سوم** پرانے امراض خاصکر مثل اسہال ہیضہ۔ دبیلہ البیومی ناڈوزیز۔ کثرت جماع۔ جلق بخارات وغیرہ **چہارم** سکہ اور پارہ کا زہر۔ بچوں میں مٹی کھانیکی عادت۔ (**پنجم**) عورتوں میں حیض کے فساد مثل عسرت الطمث۔ کثرت الطمث وغیرہ۔

دوئم کلوروسس یعنی سبز انیمیا کے اسباب۔ اسکی وہی وجوہات ہیں جو قسم اول میں بیان ہوئیں یہ نوجوان عورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔

سوئم پرنی شش انیمیا یعنی زہریلہ انیمیا کے اسباب (۱) اکثر زچاؤں میں یہ مرض ظاہر ہوتا ہے (۲) معدہ اور انتڑیوں کے امراض (۳) کھانے اور پینے کی کمی (۴) خراب آب وہوا اور سست عادات (۵) صدمات تردوات وتفکرات (۶) خون کا جسم سے بکثرت خارج ہوجانا (۷) انتڑیوں کے کیڑے خاصکر انکائی لاسٹومم ڈیوڈی نلی اور باتھریوکیفی لس لیٹس

الغرض اسکے تمام اسباب قریب قریب وہی ہیں جو معمولی انیمیا کے ہیں مگر یہ مرض زیادہ تر زچگی کی حالتمیں ظاہر ہوتا ہے۔

علامات۔ اول انیمیا اور کلوروسس۔ تمام بدن کا رنگ پھیکا زرد اور موم کے مشابہ ہوجاتا ہے۔ جلد پتلی نرم اور شفاف ہوجاتی ہے۔ ہونٹھ۔ مسوڑے۔ زبان۔ آنکھیں صاف نیلی یا سفید یا پھیکی پھیکی نظر آتی ہیں عضلات ڈھیلے اور نرم ہوجاتے ہیں۔ ناخنوں سے خون کی سرخی جاتی رہتی ہے۔ ٹخنوں اور پلکوں کے گرد تہیج رہتا ہے۔ چہرا اسکا اُترا ہوا یا پھولا ہوا نظر آتا ہے۔ سستی اور ضعف اسقدر غالب رہتے ہیں۔ کہ کچھ کام کرنے کو مریض کی طبیعت نہیں چاہتی۔ سردی لگتی ہے۔ تھوڑے سے چلنے سے دلکشی اور اختلاج القلب شروع ہوجاتے ہیں۔ کبھی کبھی غشی ہوجاتی ہے۔ سر میں گرانی یا خفیف درد۔ کانوں میں شور اور گنجار رہتی ہیں۔ اُٹھتے وقت آنکھوں کے آگے اندھیرا یا بھنور سا آجاتا ہے۔ طبیعت نڈھال رہتی ہے اور اکثر کھجوری ہوجاتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ اکثر قبض رہتا ہے۔ عورتوں میں عسرت الطمث یا قلت الطمث اور جریان کی شکایت رہتی ہیں۔

دوئم۔ پرنی شش یعنی زہریلہ انیمیا کی علامات یہ مرض ایکدفعہ شروع ہوکر ہمیشہ بڑھتا رہتا ہے

اور بہت جلد مریض کو ہلاک کر ڈالتا ہے اسواسطے اسکے نام زہریلا اور ترقی پذیر اور مَلگننٹ اینمیا بھی ہیں
تمام علامات معمولی اینمیا کی مشابہ ہوتی ہیں مگر فرق یہ ہے کہ ہمیشہ بڑہتی جاتی اور کسی علاج سے نہیں رکتی
مسوڑھے کھوکھلے ہوکر دانت ہلنے لگجاتے ہیں۔ منہ خشک رہتا اشتہا غایب اور غثیان وقی غالب رہتی ہیں۔
جلد کے نیچے اور اندرونی جوفوں میں کبھی پانی بھرجاتا اور کبھی خون جمع ہوجاتا ہے بخار ۱۰۱ اور ۱۰۲ درجہ
کے درمیان رہتا ہے۔ یہ مرض عموماً چھ مہینے سے پندرہ مہینے تک مہلک ثابت ہوتا ہے۔ کبھی کبھی اسمیں کمی بیشی
بھی ہوتی رہتی ہے۔ خون کے سرخ ذرات پیدا بھی کم ہوتے اور ضائع بھی زیادہ ہوتے ہیں اور حسامت
میں معمول سے بہت چھوٹے ہوجاتے ہیں۔
معائنہ مابعد مرگ میں یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ معدہ اور انتڑیوں کے غدود اور اعصاب میں فاسد تغیرات
ہوجاتے۔ جگر طحال اور گردہ میں فولادی ذرات جمع ہوجاتے ہیں۔ دل جگر گردہ اور شریانوں میں
چربی پڑجاتی ہے۔ ہڈیوں کے گودے میں معمول سے زیادہ سرخ ذرات بنتے ہیں۔

علاج اسکے علاج کو ہم تین حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔

اوّل۔ اصلاح غذا۔ اکثر حالتوں میں قسم اور مقدار غذا اور اوقات تناول پر توجہ کرنا رفع اینمیا کیلئے کافی
ہوتا ہے۔ حیوانی غذائیں یعنی گوشت۔ انڈہ۔ دودھ۔ روغن مکھن وغیرہ خوشگوار اور سریع الہضم صورتوں
میں بکثرت استعمال کرانے چاہئیں۔ اگر ہاضمہ ضعیف ہو تو ان غذاؤں کے ساتھ ہائڈروکلورک ایسڈ۔
پیپسین۔ انگلووین۔ پنکریٹین وغیرہ تائید ہاضمہ کے لئے دیسکتے ہیں۔ تازہ خوشگوار موسمی میوہ جات
بھی حسب پسند وقبولیت طبیعت کھانے چاہئیں۔

دوم۔ پابندی اصول حفظ صحت شہروں کی بند اور میلی ہوا۔ سست عادات۔ دنیاوی تفکرات و ترددات
خون کی قلیل اور رقیق ہونے کی عام اسباب ہیں پس ایسی مریض کے لئے کھلی ہوا میں مناسب ورزش کرنا
شہر کی بجائے کسی صاف گاؤں میں قیام کرنا۔ زیادہ تفکرات سے آزاد اور اعتدال کے ساتھ اپنی مشاغل میں
مصروف رہنا نہایت مفید ہیں۔ صاف ہوا کھلی روشنی۔ مناسب ورزش۔ با اعتدال محنت بدعادات
سے اجتناب۔ انکی برابر کوئی شے مقوی خون اور پرورندہ جسم نہیں ہے۔ جو شخص زیادہ بیٹھے رہنے والے ہیں انکو
بتدریج ورزش کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ شروع میں گھوڑے یا ٹمٹم کی سواری۔ روزانہ غسل مالش اور کشتی چابی
کافی ورزش خیال کیئے جاسکتے ہیں۔

سوم۔ مناسب ادویہ کا استعمال سب سے پہلے معدہ اور امعا کی حالت پر توجہ کرنی ضروری ہے اگر معدہ میں
خراش یا دائمی قبض کی شکایت ہو تو اسکا علاج مقدم ہے۔ دائمی قبض کیحالت میں اگر فولاد کا استعمال کیا
جائے۔ تو کچھ فائدہ نہیں کرتا کیونکہ براز کی سلفیوریٹیڈ ہائڈروجن گاس فولاد کیساتھ ملکر سلفائڈ آف آئرن بناتی
ہے جو قابل تحلیل نہیں ہے اگر معدہ میں خراش موجود ہے تو اسکو اور زیادتی ہوکر معدہ کے متعلق تکالیف

زیادہ ہو جاتی ہیں پس معدہ اور امعا کی اصلاح کے بعد فولاد کسی مناسب صورت میں استعمال کرنا چاہیے
ڈایالائزڈ آئرن۔ فیری ایٹ۔ کونین سائٹراس۔ فیری ایٹ امونی سائٹراس۔ فیری کاربوناس سکی ریٹا
وائنم فیری۔ فیری ٹارٹریٹم۔ برادہ فولاد ٹنکچر سٹیل۔ فیرم ریڈکٹم عمدہ مرکبات فولاد ہیں۔ فولاد کے استعمال سے
اکثر قبض۔ خراش معدہ اور سیاہی دندان کی شکایت ہو جاتی ہے۔ انکی طرف ضرور توجہ رکھنی چاہیے ڈایا
لائزڈ آئرن کے استعمال میں یہ شکایات عموماً نہیں پائی جاتی جسقدر فولاد بآسانی ہضم ہو نیکو مناسب ہے۔ یہ تخمینہ
کیا گیا ہے کہ جوان مرد کے خون میں فولاد قریباً ۴۰ گرین ہوتا ہے اور انیمیا کی حالت میں زیادہ سے زیادہ ۱۰ گرین
کے قریب بھی ہو سکتی ہے پس اس حساب کی رو سے فولاد بطور مقوی خون کم مقدار میں ہی استعمال کرنا چاہیے۔
جب انیمیا کا سبب خاص مرض مثل آتشک۔ لیوکوریا۔ البیومی نوریا۔ جریان خون۔ پرانا بخار پیچش وغیرہ
ہوں تو ان امراض کا علاج ضروری ہے۔ اگر دفعتاً خون بہت خارج ہو کر سخت انیمیا ہو گیا ہو تو
اسکے لیے حسب ذیل تدابیر ہیں۔

(۱) ۲۰ اونس نیم گرم پانی میں ایک ڈرام نمک حل کر کے کسی ورید کے اندر بذریعہ پچکاری پہنچانا۔

(۲) دوسرے انسان کا خون ۵ سے ۲۰ اونس تک لیکر اسکا تمام فایبرین الگ کر کے ورید کے اندر پچکاری کرنا۔

(۳) براہ راست دوسرے شخص کے بازو سے مریض کی بازو میں شریانی یا وریدی خون شریان یا ورید کے
اندر بذریعہ خاص اوزاروں کے پہنچانا۔

(۴) ۲ سے ۵ اونس تک حیوانی خون کا فایبرین نکالکر روزانہ صبح و شام حقنہ کرنا اگر ضرورت ہو تو اسمیں قدرے لاڈینم ملا سکتے ہیں

(۵) دو تین گرین نمک فی اونس پانی میں حل کر کے جلدی پچکاری کرنا بھی اکثر بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ وریدی
پچکاریوں میں دخل ہوا اور کثیف اجزا سے نہایت احتیاط لازم ہے۔ ان تمام تدابیر میں نمک پانی کی پچکاری
زیادہ مفید اور بے ضرر ہے۔

جوان لڑکیوں میں چودہ اور سترہ سال کی عمر کے درمیان اکثر انیمیا ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے تمام رنگ سبز دھانی اور جسم ظاہرا
طور پر فربہ ہو جاتا ہے اسکا نام کلوروسس ہے علاج عام انیمیا کیطرح کرنا چاہیے۔ اسمیں مرکبات فولاد کا تین چار مہینہ تک
برابر استعمال کرنا ضروری ہے کیونکہ اسکے دورہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چونکہ اسمیں اکثر امراض متعلق اعضای ولادت مثلاً
امینوریا۔ ڈسمینوریا۔ لیوکوریا بطور سبب یا نتیجہ دیکھی جاتے ہیں اسلیے مناسب ہو تو پرمنگنیٹ آف پوٹاش کونین اور
آرسنک بھی فولاد کے ساتھ استعمال کرنے چاہیے۔ پرنی شس انیمیا میں آرسنک یعنی سم الفار۔ فاسفرس اور اکسیجن انہیلیشن
مفید ہوتے ہیں۔ فاولرس سالیوشن ۳ قطرہ تین دفعہ روزانہ سے شروع کر کے ۱۵ یا ۲۰ قطرہ تک پہنچا سکتے ہیں اکثر حالتوں میں مرض
مہلک ہوتا ہے اور بعض اوقات یکدفعہ آرام ہو جانیکے بعد دوبارہ بھی ہو جاتا ہے غذا اس مرض میں خالص نباتی دینی چاہیے بعض محققین کی یہ رائے
ہے کہ پرنی شس انیمیا امعا میں سپٹک مادہ جمع ہونے سے ہوتا ہے اس اصول پر بیٹا نیفتھا اور دیگر اینٹی سپٹک ادویہ بھی اس مرض میں دیجاتی ہیں

اینورزم Aneurism انورسما یا انورسما شریان کے کسی حصہ کے پھول جانیکو انیورزم کہتے ہیں اسکی کئی قسمیں ہیں۔ اول

جسمیں شریان کے تمام کوٹ برابر کشادہ ہوکے بہیں فراخ اور دونوں طرف گاؤدم ہو جاتی ہیں۔ یہی قسم کو فیوسی فارم یعنی تکلہ نما کہتی ہیں دوئم تھیلی دار جسمیں شریان کسی ایک مقام پر کشادہ ہوکر تھیلی کیطرح ہو جاتی ہے۔ کبھی تو تمام کوٹ اس کشادگی میں شامل ہوتی ہیں اور کبھی محض بیرونی کوٹ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ شریان کے ہر سہ کوٹ گلکر اونمیں سوراخ ہو جاتا اور خون گرد کی ساختوں میں جمع ہو جاتا ہی **سیوم** وہ قسم جسمیں خون شریانی دیوار کی تہوں کے درمیان جمع ہو جاتا ہی سکو ڈیسکٹنگ یعنی پھاڑتا ہوا انیورزم کہتے ہیں کبھی تو ایسے انیورزم کا خون بیرکسی جگہ پر اندرونی کوٹ کو پھاڑ کر اندر جا شامل ہوتا ہے۔ اور کبھی پردونکے بیچ میں ہی جمع رہتا ہے۔

علامات انیورزم کی حسب ذیل ہوتی ہیں۔ شریان کے کسی مقام پر ہاتھ رکھنے سے اس ابھار کا قلب کی طرح دھڑکنا۔ کان رکھنے سے رگڑ کی آواز سنائی دینا جسکو **بروای** کہتے ہیں۔ اگر ابھار سے اوپر شریان کو دبا دیں تو ابھار فوراً کم ہو جاتا ہے اور دھڑکنا اور بروای بھی موقوف ہو جاتے ہیں۔ اور کسی رسولی میں ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہاں بعض نرم رسولیاں ایسی ہوتی ہیں جو کسی بڑی شریان کے اوپر پیدا ہو جاتی ہیں۔ اون میں شریان کے ساتھ دھڑکا بھی محسوس ہوتا ہے مگر اونکا ابھار شریان کے دبانے سے کم و بیش نہیں ہوتا۔

یہ تو انیورزم کی تشخیصی علامات ہوئیں۔ انکی علاوہ اور صدہا پیچ در پیچ علامات ہیں جو اس ابھار کے دباؤ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً اگر کوئی عصب قریب ہی تو اوسپر دباؤ رہنے سے درد رہتا ہی اور نیز جن عضلات میں وہ عصب جاتا ہے انکا حس و حرکت مارے جاتے ہیں اگر کسی بڑی ورید پہ دباؤ ہے تو دوران خون بند ہوکر وہ ورید پھول جاتی اور تہیج یا ورم یا سوالقنیہ یا دبیلہ وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اطراف کی بڑی ورید پر دباؤ پہنچنے سے وہ حصہ مردار پڑ سکتا ہے۔ قلب پر دباؤ پڑنے سے اختلاج یا غشی ہو سکتی ہیں۔ پھیپھڑوں پر دباؤ پہنچنے سے خشک کھانسی اور دمکشی ہو جاتی نرخرہ اور حنجرہ پر دباؤ پڑنے سے دم بند ہو سکتا ہی۔ مری پر دباؤ پڑنے سے غذا اور پانی کا نگلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ الغرض جس عضو یا عصب یا ورید کے قریب انیورزم ہو اوسی کے متعلق علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔

بڑا انیورزم جو مدت تک رہی وہ اپنے دباؤ سے قریب کی ساختوں اور اعضا کو کھاتا چلا جاتا ہے یہانتک کہ سینہ اور شکم کے انیورزم نخاع کی ہڈیوں تک کو کھا جاتے ہیں کبھی خود بخود پھٹکر جریان خون ہی دفعتاً ہلاکت کا موجب ہو جاتے ہیں کبھی ورم ہوکر یا پھوڑا بنکر یا خون کی تہیں اون کے اندر رفتہ رفتہ جمکر اوسکو نابود کر دیتا اور دوران خون کسی اور قریبی شریان کے رستہ سے شروع ہو جاتا ہی یہ انیورزم کا ایک قدرتی علاج ہے۔

اگر انیورزم کو اندر سے دیکھا جاوے تو اوسکی اندر خون کی تہیں جمی ہوئی نظر آتی ہیں پہلی ایک تہ بنتی ہے پھر اوسکی اوپر ایک اور تہ جمجاتی ہے۔ اسطرح سے تہ پر تہ بنتی چلی جاتی ہے۔ یہی تہیں آخر کار اوسکو بند کر دیتی ہیں مگر ایسا شاذ و نادر ہوتے پاتا ہے عموماً مریض دیگر پیچیدگیوں کے سبب سے پہلے ہی چلتا لگتا ہے۔

اسباب انیورزم (۱) شریانی دیوار کا ورم یا آتشک یا نقرس یا امراض گردہ کی وجہ سے بودا اور کمزور ہو جانا (۲) قلب کا بڑھ جانا یا کبھی اختلاج ہونا (۳) سُست عادات کے بعد دفعتاً سخت بھاگ دوڑ اور محنت کا اتفاق ہونا (۴) جوان مردوں میں یہ مرض کثرت سے ہوتا ہے کیونکہ انکو ہی اتفاقی بھاگ دوڑ اور سخت محنت کے زیادہ اتفاق پیش آتے ہیں۔

علاج۔ انیورزم کا علاج اسکے مقام وضع اور قامت کیمطابق ہوتا ہے سینہ اور شکم کے انیورزم پر جراحی عمل کرنا خوفناک امر ہے اسلیئے انمیں مفصلہ ذیل تدابیر کیجاتی ہیں اور بلاشبہ اکثر انمیں کامیابی بھی ہوتی ہے (۱) تمام جسم اور دماغ کو حتی الوسع ہر قسم کا آرام دینا۔ اور ہر طرح کی حرکت سے بچانا۔ اس ترکیب میں مریض تین چار یا پانچ چھے مہینہ برابر بستر پر چت لیٹا رہتا ہے۔ ہرگز اسکو بیٹھنے کی اجازت نہیں دیجاتی اور کروٹ بدلنے کی اجازت بھی نہایت نرمی اور آہستگی کے ساتھ ہوتی ہے۔ غذا بہت کم دیجاتی ہے اور ہر قسم کی محرک مشی سے پرہیز کرایا جاتا ہے غذا دن رات میں اولاً دودھ اور ۱۰ اونس خشک غذا مثلاً گوشت مچھلی بیضہ وغیرہ معہ مناسب مقدار روٹی یا بسکٹ وغیرہ کے دیئے جاتے ہیں۔ دوران خون کو سست کرنے اور اسکی قوت انجماد کو تیز کرنیکی غرض سے مفصلہ ذیل ادویہ استعمال کیجاتی ہیں۔ پوٹاسی آیوڈائیڈ۔ اسے ۳۰ گرین کی خوراک میں تین دفعہ روزانہ اکثر مفید ثابت ہوا ہے۔ ایسی ٹیٹ آف لڈ۔ ٹنچر ٹیلس اکونائیٹ ورٹیرٹرم وریڈی۔ کلورائیڈ آف بیریم (۱/۲ گرین)، آئرن مرکیوریل انکشن (آتشک کی حالت میں۔ ان ادویہ میں سے آیرن اور کلورائیڈ آف بیریم قابل توجہ ہیں۔ خارجاً کولین کا لیپ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اس سے درد اور تڑپ میں کمی ہو کر انیورزم بتدریج جسامت میں کم ہو جاتا ہے (۲) ارگوٹین کی جلدی پچکاری۔ اس سے انیورزم کی تھیلی سکڑ اور اُسکے اردگرد کی شاخیں سخت ہو جاتی ہیں (۳) گیلوی نوپنکچر۔ دیکھو بیان الیکٹریسٹی کا۔ (۴) منجمد کرنے والی ادویہ یا کسی غیر جنس شے کا انجماد خون کی غرض سے انیورزم کے اندر پہنچانا مثلاً کلورائیڈ آف آیرن کی پچکاری اسمیں امبولائی کے بننے اور انیورزم میں سختگی ہونیکا اندیشہ ہے۔ چھوٹے انیورزم یا دیری کوز وینز کے لیئے مفید ہو سکتا ہے۔ غیر جنس شے مثلاً ایکیوپنکچر یا لوہے کے تار کٹ گٹ بال وغیرہ اندر پہنچانا بھی اکثر بے سود اور مہلک ثابت ہوا ہے۔ جب انیورزم کسی بازو پر یا سطح کے قریب واقع ہو تو مفصلہ ذیل جراحی عملوں میں سے کوئی عمل حسب موقعہ کر سکتے ہیں۔

(۱) تمام انیورزم کو نکال دینا (۲) جس شریان پر وہ انیورزم واقع ہے اسکو انیورزم کے قریب دونوں طرف باندھ دینا (۳) انیورزم کی تھیلی پر دباؤ دینا (۴) شریان متعلقہ پر قلبی جانب دباؤ رکھنا۔

(۵) دستکاری۔ بیرونی دباؤ۔ مالش اور ہلانے چلانے سے انیورزم کی اندرونی سطح پر منجمد خون اور فایبرن علیحدہ ہو کر شریان کو روک سکتا ہے اور اُسکے رک جانے کے بعد تمام انیورزم کی تھیلی انجماد خون ہو کر بند ہو سکتی ہے۔

رفع درد کیلیے افیون۔ مارفیا۔ گانجا۔ اینٹی پائیرین اینٹی فیبرین۔ پوٹاسیم آیوڈائڈ وغیرہ استعمال کریں

اوبی سٹی Obesity فربہی کا بیان دیکھو۔

اوڈونٹلجیا Odantalgia درد دندان۔ دندان کے امراض کا بیان دیکھو

اوڈیم البی کینس Odium Albecans یہ ایک قسم کا خوردبینی نبات ہی جو مرض تھرش میں اکثر منہ کے اندر جگہ کرلیتا ہے۔ تھرش کا بیان دیکھو۔

اورام الاذن۔ اٹائیٹس و اوٹوریا کا بیان دیکھو۔

اورام الانثیین۔ فوطوں کے امراض کا بیان دیکھو۔

اورام رحم رحم کے امراض کا بیان دیکھو

اورام مثانہ۔ مثانہ کے امراض کا بیان دیکھو۔

اورام مقعد۔ ریکٹم کے امراض کا بیان دیکھو۔

اورام وثبور ہسٹیریا کا بیان دیکھو۔

اورگلاس کنٹریکشن Hour Glass Contraction رحم کا گردن کے اندرونی سوراخ کے قریب تنگ ہوکر شیشہ ساعت کی شکل ہوجانا۔

اوزینا۔ Ozæna ناک سے بدبو آنا بخرالانف۔ اسکی اصلیت یہ ہی کہ آتشک یا خنازیر کی وجہ سے ناک کے اندر خراب قسم کا زخم ہوجاتا ہے جسکی وجہ سے بدبودار رطوبت جاری رہتی یا سخت کھرنڈ بنتے رہتے ہیں۔ زخم کی وجہ سے آخرکار ہڈی اور مری بھی گلنی شروع ہوکر ناک بیٹھ جاتا اور بدوضع ہوجاتا ہے۔ پہلی رطوبت رقیق ہوتی ہے پھر غلیظ اور پھر کھرنڈ بنکر نکلتے ہیں۔ مدتوں یہ حالت رہکر ناک بدنما ہوجاتی ہے۔ بعض اوقات اور وجہات سے بھی بدبو آیا کرتی ہے۔ مثلاً شور دہن ورم زبان۔ مرد اردات۔

دانت اور زبان کا صاف نہ رکھنا پھیپھڑے کا مردار پڑجانا (گنگرین) حلق کے چھالے اور پھوڑے۔ سرسری بیان اور امتحان سے طبیب ان امراض کو بخرالانف خیال کرسکتا ہے مگر ناک اور منہ کے ملاحظہ سے صاف طور پر تشخیص ہوسکتی ہے۔

علاج اس مرض کے علاج میں تین اصول ہیں۔ اوّل ناک کے تمام غلیظ اور عفونت دار بلغم اور چھلکوں سے کامل طور پر صاف کرنا دوم مقامی طور پر جاذب اور دافع بدبو ادویہ بطور پچکاری یا نسوار یا بھپکی کے استعمال کرنا سوم اگر کوئی مرض اندرونی مثلاً آتشک سکرافیولا۔ یا عام کمزوری موجود ہو اسکا علاج کرنا ان اصول کی تکمیل کیلیے حسب ذیل تدابیر ہیں۔

(۱) ناک کا تمام غلیظ بلغم اور پپڑیوں سے صاف کرنا۔ اسکی چند ترکیبیں ہیں (اول) بذریعہ پچکاری یا نیزل ڈوش کے پچکاری کرتے وقت یو ولا ناک کی پچھلی سوراخ کو کامل طور پر بند کرلیتا ہے۔ اور

دم منہ کے راستہ آکار ہتاہے اسلئے پچکاری میں کسی قسم کا اندیشہ نہیں کیونکہ تمام پانی دوسری نتھنے سے خارج ہوتا رہیگا۔ پانی نیم گرم اور اسمیں ایک ڈرام سوڈا بائی کارب اور نمک حل کرکی استعمال کرنا چاہیئے (دوم) بذریعہ جاذب روئی یا کپڑے وغیرہ کے۔ بہتر یہ ہے کہ پہلی پچکاری کے ساتھ دونوں نتھنوں کو خوب صاف کرکے بعد میں باقیماندہ کو آہستہ آہستہ روئی یا کپڑے کی ساتھ صاف کر لیا جاوے (سیوم) گیلوینو کاٹری کے ساتھ پہلے اسکے تار کا ایک سرا ناک کی اندر داخل کرکے پھر بجلی پیدا کی جائی جب بجلی تیز گرم ہونے لگے گی تو تمام جھلی سوختہ ہوکر علیحدہ ہوتے جائینگے بطرحسے انکو بآسانی نکال سکتے ہیں (چہارم) نیراڈک کرنٹ کی ساتھ۔

(۲) صفائی کے بعد جاذب اور دافع بدبو ادویہ بطور پچکاری یا نسوار یا بتی استعمال کرنا لیئے (اول) پچکاری کی مفصلہ ذیل ادویہ فی پائینٹ پانی میں حل کرکے استعمال کر سکتے ہیں۔ پرمنگینیٹ آف پوٹاش ۲ گرین کلورائڈ آف زنک ۴ گرین سلفیٹ آف زنک ۵ اگرین کاربالک ایسڈ ا ڈرام سلو نائیٹریٹ ۸ گرین پھٹکری ۱۰ اگرین سہاگہ ۱۰ گرین کلوریٹ آف پوٹاش ۲۰ گرین ٹنکچر آیوڈین ۳۰ بوند بورک ایسڈ ۲ ڈرام نفتھال ۸ اگرین کروزو سلیمیٹ ۲ گرین نیفتھال ۲ ڈرام ڈالکحال ۲ اونس میں حل کرکے (دوم) انشا بورک ایسڈ بسمتھ سے ٹینن۔ آیوڈوفارم۔ کیلومل۔ کافور چار یا پنج حصہ چاک شکر یا نشاستہ میں ملاکر بطور نسوار استعمال کرتے ہیں۔ روئی یا کپڑے کی بتی بالسم آف پرو یا گلیسرین ایک حصہ اور پانی تین حصہ یا نیفتھال ایک حصہ اور پانی ۸ حصہ میں ترکرکے ناک کی اندر رکھنا مفید ہے۔

اگر ناک کی اندر کوئی زخم ہو تو اسپر نائیٹرک ایسڈ یا نائیٹریٹ آف سلور یا ایتھل آیوڈائڈ یا کاٹری لگا کر جلادیں اور اگر مردار ہڈی موجود ہو تو اسکا نکالنا ضروری ہی اگر یہ مردار ہڈی معمولی طور پر کسی موچنی کی گرفت میں نہ آسکے تو بالائی لب کو اوپر کیطرف اٹھا کر اور تیز چاقو کی نوک سے شگاف دیکر ہوئے ناک کی سرپول ور درمیانی پردہ کو نیزل سپائین سے علیحدہ کرکے نکالنے کی کوشش کریں

(سیوم) امراض موجودہ کا علاج عام اصول کے مطابق کرنا چاہیئے۔

اپتھلمیا Ophthalmia کنجیکٹائیوا کے امراض کا بیان دیکھو۔

اوفیاکسیلم سرپنٹیریا Ophioxylum Serpentaria
اوفیاکسی لین Ophicxyline } دافع بخار اور رقال و مخرج کرم ہے۔

اولفیکٹری نرو Olfactory Narve عصب شامہ۔ دیکھو بیان شامہ کی امراض کا۔

اوک پائیزن Oak Poison رہس ٹاکسی کوڈنڈرن کا بیان دیکھو۔

اوکسی جینیٹڈ واٹر Oxygenated Water ہائڈروجن پراکسائڈ یا ہائڈروجن ڈائی آکسائیڈ۔ ہائڈروجن پراکسائڈ کا بیان دیکھو۔

اوکسی فینال **Oxyphenol** ڈائی ہائڈروکسل بنزال۔ڈایاٹاک کاربالک ایسڈ۔
پورسینس کوئین رسارسین۔رسا رسینال۔دیکھو رسارسین کابیان۔

اوکسیلوریا **Oxyluria**

اوکسیلاک ایسڈ ڈایاتھیسس **Oxalic Acid Dialhesis**

اوکسی لیٹ آف لائم کیلکولس **Oxalate of Lime Calculus**

آکسی لوریا کے علاج میں اصلاح خوراک وعادات وپابندی اصول حفظ صحت ضروری امر ہیں جن اشیا میں کہ اگزیلک ایسڈ پایا جاتا ہے مثلاً چائے۔کوکا۔چوکولیٹ۔قہوہ۔مولی۔آکو۔مٹر۔سیم۔جو۔مکی۔گیہوں۔گوبھی۔گاجر۔تماکو۔آلوبخارا۔رنگترہ۔لیموں۔وغیرہ۔سٹرابری۔املی۔انبہ۔ان سے پرہیز کرانا چاہیئے۔کافی ورزش ہمیشہ خوب مالش کے ساتھ نہانا۔پانی میں تیرنا مفید ہیں۔غذائیں زیادہ تر گوشت اور دودھ استعمال کرانے چاہئیں۔بطور ادویہ نائیٹرو ہائڈروکلورک ایسڈ۔ٹنکچر نکس وامیکا اور الفیوزن کواشیا نہائت مفید ہیں۔فری ایٹ کوئین سائیٹر اس رقت خون کی حالت میں مفید ہی۔اگر ہاضمہ کے متعلق کوئی فساد ہو تو اسکی اصلاح کرنی چاہیئے۔جب اس کی پتھری بنجائے تو عام قواعد جراحی کے مطابق اسکا علاج کرنا چاہیئے۔

اوکسی یورس ورمی کولیرس **Oxyuris Vermicularis** انٹسٹائنل ورمز کا بیان دیکھو۔

اولڈ مینس بیرڈ **Old Man's Beard** کالونتھیس ورجینی کا۔اسکا بیان دیکھو۔

اولما۔ بابرنگ گائے کے پیشاب میں باریک پیسکر اسکا لیپ کریں اور اوسکے اوپر برگ دھتورہ گرم کرکے باندہیں۔دیکھو بیان ہیوبوکا۔

اولی اک ایسڈ **Oleic Acid** یہ جلد میں باسانی اور جلدی جذب ہوجاتا۔اور جو دہات یا الکیلائڈ اسمیں حل کیا گیا ہو وہ مقامی استعمال سے اپنا اثر کرسکتا ہے۔اسلئے اولی ایٹیس اس سے بنائی جاتے ہیں۔دیکھو اولیٹس کا بیان۔

اولی ایٹیس **Oleates** مفصلہ ذیل اولی ایٹس۔اولی اک ایسڈ اور دیگر اشیای معدنی یا نباتی کوملاکر بنائے جاتے ہیں۔اولی ایٹم الیومنائی۔اولی ایٹم ارجنٹائی۔اولی ایٹم آرسینی سائی۔اولی ایٹم بسموتھائی اولی ایٹم کیڈمی آئی۔اولی ایٹم کوپرائی۔اولی ایٹم فیرائی۔اولی ایٹم ہائڈرارجرائی۔اولی ایٹم میگنیشیائی۔اولی ایٹم نکل۔اولی ایٹم پلمبائی۔اولی ایٹم سینائی۔اولی ایٹم زنسائی۔اولی ایٹم اکونٹینی۔اولی ایٹم ایٹروپینی اولی ایٹم کوکے اینی۔اولی ایٹم مارفینی۔اولی ایٹم کوینی۔اولی ایٹم سٹرکنینی۔اولی ایٹم وریٹرینی۔

اولیم انیتھیمڈس **Oleum Anthemedis** روغن گل بابونہ۔انتھیمس نوبی لس کا بیان دیکھو

اولیم انیتھی سائی۔ روغن سونف۔خم ½ بوند سے ۳ بوند تک۔سپرٹ اولیم انی سائی ۵ سی ۲۰ بوند تک۔

اولیم ایوڈائی Oleum Iodi بیس حصہ تیل میں ایک حصہ آیوڈین یا کم و بیش حسب ضرورت ملانے سے بنتا ہے۔ باسانی جلد میں جذب ہوجاتا اور اسکا داغ باقی نہیں رہتا ہے۔ ٹنچر اور لنمنٹ آیوڈین کی طرح اسکا لیپ کرنا وجع المفاصل تسرفہ۔ ورم سکوڑ وغیرہ میں مفید ہے۔

اولیم ارگٹ Oleum Ergotæ ارگٹ کا بیان دیکھو

اولیم آلو Oleum Olivæ روغن زیتون۔ خارجی استعمال۔ جلد کو ملایم اور صاف کردیتا ہے۔ دوسری ادویہ مثلاً امونیا اور لائم وغیرہ کی مالش کا نہایت عمدہ ذریعہ ہے جلی ہوئی جگہہ جلدی امراض اور سطحی زخموں پر لگانے سے اُس مقام کو ملایم اور ہوا سے محفوظ کردیتا ہے۔ دوسرے روغنوں کی طرح مالش کرنے سے جلد میں جذب ہوکر جسم کو غذائیت بخشتا ہے۔ داخلی استعمال میں قدرے ملین ہے کم مقدار میں سوزش معدہ کو جو خراش کنندہ سمیات سے پیدا ہو آرام دیتا ہے۔

امعاسے عروق جاذبہ میں پہنچکر خون میں ملجاتا اور تمام ذرات جسم پر تقسیم ہوکر غذائیت کا کام دیتا ہے۔ سنگ مرارہ میں اسکا یہ خاص فائدہ ہے کہ صفراوی نالیوں میں پہنچکر کنکریوں کو نرم کرکے خارج کردیتا ہے۔ یہی حال تمام روغنوں اور چربیوں کا ہے کہ زیادہ مقدار میں کھانے سے صفرا بہت خارج کرتے اور اوسکو رقیق کردیتے ہیں۔ سوڈی سیلی سلاس کی نسبت بھی انکی قوت اخراج صفرا زیادہ خیال کیجاتی ہے۔ لیکن چونکہ اکثر حالتوں میں یہ روغن زیادہ ہضم نہیں ہوسکتے اسلیئے بہتر یہی ہوتا ہے کہ پہلے صفراوی امراض کا سوڈی سیلی سلاس وغیرہ سے علاج کیا جاوے اور اسمیں اگر ناکامی رہے تب اولوآئیل آزمایا جاوے۔

سنگ مرارہ میں بہتر طریق استعمال حسب ذیل ہے۔

روغن زیتون ایک اونس پانی ۴ اونس میں ملاکر اسمیں سے نصف پندرہ پندرہ منٹ بعد پلایا جاوے اس سے درد رفع ہوجاتا اور کنکری خارج ہوجاتی ہے اگر دورہ کی علامات ہوں تو اور خوراک دیسکتے ہیں۔

خ ½ اونس سے ایک اونس تک۔

اولیم ایوکی لپٹس Oleum Eucalyptis خارجی استعمال میں ایک نہایت عمدہ اینٹی سپٹک
ایوکی لپٹین Eucalyptene ڈس انفیکٹنٹ۔ انوڈاین۔ اسٹرنجنٹ اور ٹانک ہے
ایوکی لپٹیا Eucalyp tia اسلیئے بطور مالش یا لیپ مقامی امراض میں استعمال کیا جاتا ہے مثلاً سکوڑ۔ مدہ۔ وجع مفاصل۔ مرور دانت۔ بدبودار زخم یا تھراکس۔ اری ہی پلس۔ اگزیما۔ افتھی لنکرم اور دس وغیرہ میں۔ داخلی طور پر اسکی تاثیرات ٹرپنٹائین سے مشابہ ہیں کوئین کیطرح انٹی پائی ریٹک اور انٹی پریاڈک ہے۔ گردہ اور پھیپڑوں کے راستہ خارج ہوتا ہوا اینٹی سپٹک اسٹرنجنٹ اور اینٹی سپٹک اثر کرتا ہے۔

بطور انہیلیشن یا سپرے یا پچکاری یا لیپ مختلف امراض حلق گلو میں و حنجرہ و سینہ مثلاً نزلہ۔ زکام اور زیادہ برانکائی ٹس۔ برانکوریا۔ برونکی ایکٹےسس۔ ڈفتھیریا وغیرہ میں استعمال کرنے سے تمام جھلی پر مقوی۔

مصلح اور ڈس انفیکٹنٹ اثر پیدا کرتا ہے۔ موسمی بخاروں ٹائیفائڈ فیور۔ سکارلیٹ فیور۔ اسہال حاد و مزمنہ و سہال الدم
ہیضہ۔ قرحہ معدہ۔ صداع اور مختلف امراض اعضاؤ شامل مثلاً نیفرائیٹس سسٹائیٹس سوزاک۔ یوریتھرائیٹس
یوٹیرائن کٹار۔ سافٹ شنکر۔ پیوکوریا میں اسکا داخلی اور خارجی استعمال نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ زخموں کی دھونے
اور ہر قسم کی ڈریسنگ کے لیئے نہایت عمدہ انٹی سیپٹک ہے۔

خوراک ۵ بوند تک۔ یا زیادہ ایوکے لیپشیا یا اوکے لیپشن ۵ سے ۱۰ بوند تک۔

اولیم ایولی کن Oleum Eulachon کینڈل فش آئیل۔ کاڈلور آئیل کی طرح یہ روغن
بھی تمام جسم کے لیئے پرورش کنندہ اور امراض سکرافیولا اور ٹیوبرکل میں مفید ہے خوراک ۱ سے ۴ ڈرام تک۔

اولیم پائی نائی پیومی لیونس Oleum Pini Pumillonis پیومی لین پائن آئل
نہایت قوی انٹی سیپٹک۔ ڈس انفیکٹنٹ ڈی اوڈورنٹ اور نہایت عمدہ خوشبودار ہے۔ بطور انہیلیشن یا
سپرے مختلف امراض گلو و سینہ مثلاً ڈفتھیریا۔ نزلہ۔ زکام۔ برانکائٹس۔ برانکوریا۔ نیومونیا۔ دمہ۔ سل۔ ورم حنجرہ
وگلو۔ اوزینا میں مفید ہے۔ مریض کے کمرہ کو انٹی سیپٹک کرنے اور خوشبودار بنانے میں کوئی نظیر نہیں رکھتا
وجع مفاصل۔ نقرس۔ سکوڑ۔ ورم۔ درد عرق النسا اور اگزیما میں اسکا لیپ یا مالش مفید ہیں۔ گردہ مثانہ اور
شش کے متعلق مختلف قسم کی سوزش اور عفونت میں اسکا داخلی استعمال نہایت فائدہ کرتا ہے خوراک ۲ قطرہ سے ۵ قطرہ تک

اولیم پائی نائی سلوسٹرس Oleum Pini Sylvestris فر ووڈ آئیل۔ وجع مفاصل
میں بطور مالش کے استعمال کیا جاتا ہے۔ بطور انہیلیشن امراض گلو اور زخرہ میں سٹی مولنٹ انٹی سیپٹک اور
انٹی سپازماڈک فائدہ بخشتا ہے۔ اسکی ۴۰ بوند ۶۰ گرین کاربونیٹ آف میگنیشیا کے ساتھ ملکر ایک اونس پانی میں
ملاتے اور بطور بھاپ سنگھاتے ہیں۔

اولیم پوگوسٹی من پیٹ کولی Oleum Pogostimen Patchouli
اولیم پیٹ کولی Oleum Patchouli
نہایت عمدہ قاتل کرم ہی اسکی خوشبو سے مچھر پسو۔ کھٹمل جوں۔ لیکھ۔ مکھی چیونٹی وغیرہ فرار ہوجاتے ہیں۔

اولیم ٹیری بنتھنی Oleum Terebinthinae ٹرپنٹائن۔ مقامی استعمال
میں ٹرپنٹائن سٹی مولنٹ انٹی سیپٹک اور ڈس انفیکٹنٹ ہے۔ پتلا تیل سکی لگانے سے کسیقدر خراش گرمی
اور جلن معلوم ہوتی ہے مگر جاری سے یہ تکالیف دور ہوجاتی ہیں۔ بطور لوکل سٹی مولنٹ اور کاؤنٹر اریٹنٹ کے
وجع مفاصل۔ درد اعصابی۔ قولنج۔ نفخ معدہ۔ برانکائٹس اور نیومونیا میں استعمال کیجاتی ہے۔ سوزاک
سس خراب زخموں۔ ہاسپٹل گینگرین اور میگٹس ڈیکوڈون میں اسکا مقامی استعمال نہایت مفید ہے۔
معدہ پر اسکا اثر کارمی نیٹو یعنی مخرج ریاح ہوتا ہے۔ لیکن اسکی بد ذائقہ اور بدبو کی وجہ سے اس مطلب کے
لیئے اور خوشگوار روغن استعمال کیئے جاتے ہیں۔ انتڑیوں پر اسکا اثر سٹی مولنٹ اور ڈس انفیکٹنٹ ہوتا ہی نہیں

مقدار میں قاتل کرم اور مسہل ہے۔ اسہال بچیش۔ نفخ۔ قبض۔ اسہال الدم اور کرم امعا کے لئے مفید ہے۔
اسکی بھاپ ناک۔ منھ۔ گلو۔ نرخرہ۔ اور برانکائی کی جھلی پر سٹی مولنٹ ڈس انفیکٹنٹ اور مصلح اثر پیدا کرتی ہے
اسلئے بطور انہی لیشن مختلف امراض سینہ مثلاً برانکائیٹس۔ برانکی اکٹیسس۔ دمہ۔ نیومونیا۔ سل۔ برانکوریا۔
گنگرین آف دی لنگ اور نزلہ و زکام میں استعمال کی جاتی ہے۔
میوکس جھلیوں سے اور آسانی کے ساتھ جذب ہوکر خون میں مل جاتی ہے لیکن خون پر اسکا کوئی صاف اثر ثابت نہیں ہوتا
خون سے خارج ہوکر تمام اعضا پر ڈیپریسنٹ اثر پیدا کرتی ہے۔ پوری خوراک سے ضعف۔ ناتوانی۔ غثیان
سستی اور غنودگی غالب ہوتے ہیں اور زیادہ خوراک سے غشی بھی ہو جاتی ہے۔ چونکہ یہ دماغ اور نخاع
پر بھی ضعف اور سستی لاتی ہے۔ اسوجہ سے اسکا استعمال مختلف قسم کے درد و دماغ میں کیا جاتا ہے
قلب کی حرکات ضعیف اور سست ہوکر حابس الدم اثر پیدا ہوتا ہے۔ اسوجہ سے ہر قسم کے جریان خون
میں جوش معدہ۔ رحم۔ گردہ و مثانہ وغیرہ سے ہو یہ نہایت عمدہ حابس الدم اثر رکھتی ہے۔ حرارت جسمی
اس سے کم ہو جاتی ہے۔ فاسفرس کے زہر اور وغیرہ میں فاد زہر کا کام دیتی ہے سلفیٹ آف کاپر کے بعد
اسکو استعمال کرنا چاہیئے۔ گردہ [illegible] جلد پستان بخرات امعا کے ر[illegible] لطیف غشوں کی
طرح خارج ہوتی اور اپنا مقامی اثر پیدا کرتی ہے۔ پسینہ زیادہ لاتی اور بعض اوقات جلدی بخرات نمود ار
کردیتی ہے۔ ہوائی نالیوں پر اسکا اثر سٹی مولنٹ۔ ڈس انفیکٹنٹ اور کسی قدر اکسپیکٹورنٹ ہوتا ہے۔ اور اسوجہ سے
کرانک برانکائیٹس۔ برانکی اکٹیسس اور گنگرین آف دی لنگ میں مفید ہے۔
گردوں پر اسکا اثر تھوڑی مقدار میں بھی اسی ٹنٹ ہوتا ہے سکر کا درد و پیشاب میں تکلیف جلن اور خون ظاہر ہوتے
ہیں یا تھوڑی مقدار میں مدر ہے لیکن زیادہ مقدار میں حبس بول کے علاوہ اور تکالیف بھی زیادہ کردیتی ہے
اسوجہ سے برائیٹس ڈزیز اور سیمی ٹوریا میں اسکا استعمال کمال احتیاط سے کرنا چاہیئے۔ جگر سے خارج ہوتے
وقت صفراوی کنکریوں کو ملائم کرکے خارج کردیتی ہے۔ اسوجہ سے صفراوی کنکریوں اور پتھریوں میں اسکا
اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ خ ترپنٹائن ۱۰ سے ۲۰ قطرہ بطور مخرج کرم ۱ سے ۴ ڈرام کنفیکشیو ٹربی
بنتھنی ۱ سے ۱۲۰ گرین تک۔
انیما ٹربی بنتھنی ایک اونس میوسیلیج آف سٹارچ ۵ اونس میں ملاکر۔

اولیم جونی پرم Oleum Ouniperum اولیم کیڈی نم جونی پر تارچر لسے

جلدی امراض مثلاً سورائے سس۔ اگزیما۔ فاوس۔ سکیبیز وغیرہ میں شراب میں حل کرکے یا صابون بنا کر یا
مساوی الوزن روغن ملا کر اسکی مالش مفید ہے۔ خ ۱ سے ۵ بوند تک۔

اولیم ڈپٹروکارپائی Oleum Dipterocarpi گرجن آئیل یا گرجن بالسم

اسکی تاثیرات کوپایبا بالسم کے مشابہ ہیں۔ اسکی طرح نہایت عمدہ مخرج بلغم ہے لیکن جلد پر کوئی اخراجات پیدا

نہیں آتا کو پایوا کی بجائے سوزاک ۔ گلیٹ ۔ برص اور مختلف امراض جلدی میں مفید ثابت ہوا ہی ۔ خارجی طور پر تین حصہ لائم واٹر میں ملا کر جلدی امراض میں اسکی مالش کیجاتی ہی تشریح کے لیئے دیکھو بیان کوپابا کا ۔

خ بطور مصفی خون ۱۰ سے ۲۰ قطرہ تک ۔ بطور مخرج بلغم ½ سے ۲ ڈرام تک ۔

اولیم ڈیلی نی Oleum Deelinæ یہ محض ہٹی کا تیل صاف کیا ہوا ہوتا ہی اسمیں کسی قسم کی بدبو نہیں رہتی ۔ مختلف اقسام اگزیما سورائے سس ۔ اپے ٹانگو میں اسکی مالش مفید ہی ۔

اولیم ساسافرس Oleum Sassafras اسکا اثر دماغ پر مخدر اور منشی ہوتا ہی ۔ زیادہ مقدار اس میں مختلف قسم کے تشنجی حرکات پیدا کرتا اور رحم کو سکیڑ کر باعث اسقاط ہو سکتا ہے ۔ طبی مقدار میں محرک مدر معرق ۔ مصلح خون ۔ اور مقوی ہے ۔ اعصابی درد میں مقام ماؤف پر مالش کرنے سے درد موقوف ہو جاتا ہی زہر تما کو اور رہین بین کے لیئے فادزہر ہے خ ۲ سے ۱۰ بوند یا زیادہ ۔

اولیم سینٹو لی Oleum Santali روغن صندل ۔ اپنے افعال اور فوائد میں کوپابا کی مشابہ ہے ۔ مگر اسکا کھانا کوپابا کی نسبت آسان تر ہے ۔ تشریح کے لیئے کوپابا کا بیان دیکھو خ ۱۰ سے ۳۰ قطرہ تک

اولیم کیڈی نی Oleum Cadini اولیم جونی پرم کا بیان دیکھو ۔

اولیم گال تھیری Oleum Gaultheriæ ونٹر گرین آئیل ۔ یہ خوشبو دار ، محرک ۔ اینٹی سیپٹک ۔ مدر حیض ۔ مولد شیر اور قدرے جاذب ہی ۔ اسمیں سیلی سلک ایسڈ قدرتی طور پر موجود ہوتا ہے اور اسیوجہ سی وجع مفاصل کی بخار اور درد میں بہت فائدہ کرتا ہی لیکن سیلی سلک ایسڈ اور سوڈیم سیلی سلاس کی طرح معدہ اور جلد کے متعلق خراب علامات نہیں پیدا کرتا ۔ شرابیوں میں اسکا استعمال نہایت احتیاط کی ساتھ کرنا چاہیئے کیونکہ اسمیں سیلی سلک ایسڈ کی طرح ڈلیریم ٹریمنس کی علامات پیدا کر دیتا ہے ۔ اگزیما اور دیگر جلدی امراض میں بطور مرہم استعمال کرنا مفید ہے خ ۵ سے ۱۰ یا ۲۰ قطرہ تک ۔

اولیم گائی نوکارڈی Oleum Gynocardiæ چال موگرا آئیل ۔ داخلی طور پر مصلح خون اور مقوی ہے ۔ سکرافیولا ۔ سل ۔ وجع مفاصل اور امراض میں مفید ہے ۔ خارجی طور پر مختلف امراض جلدی خاصکر اگزیما ۔ لیپری لوپس ۔ سکے بیز اور داد میں استعمال کیا جاتا ہے خ ۵ سے ۱۵ بوند تک بہتر یہ ہے کہ پہلی تھوڑی مقدار میں شروع کرکے آہستہ آہستہ اسکی خوراک زیادہ کیجاوی ۔

اولیم گرجن Oleum Gurjun اسکا دوسرا نام اولیم ڈپٹیروکارپائی ہی اسکا بیان دیکھو

اولیم مرہی Oleum Morrhuæ کاڈلورائیل ۔ روغن ماہی ۔ کاڈلور آئیل کا بیان دیکھو خارجی طور پر اسکی تاثیرات اولیم آلو کے مشابہ ہیں بغرض پرورش جسم ناتوان بچوں میں اسکی مالش نہایت فائدہ کرتی ہے ۔ داخلی طور پر نہایت سریع الہضم روغنی غذا ہے ۔ اسمیں آیوڈین برومین اور فاسفرس قدرتی طور پر موجود ہوتی ہیں ۔ جو کاڈلورائیل کے استعمال سے اپنا خاص اثر بھی ظاہر کرتے

ہیں۔ روغن ماہی میں اسوای ان اجزا کے دیگر روغنوں مثلاً مکھن۔ گھی۔ بالائی۔ روغن بادام۔ روغن زیتون کی نسبت یہ زیادتی ہے کہ یہ انکی نسبت بآسانی ہضم ہوجاتا ہے۔

تمام جسم کو لاغر کرنے والے امراض مثلاً اسکرافیولا بس۔ سرفہ مزمنہ۔ آتشک۔ وجع مفاصل۔ عام لاغری کمزوری میں روغن ماہی بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ اعصابی کمزوریوں اور تکالیف مثلاً درد۔ فالج نقاہت یا بوکی وغیرہ میں بہت مفید ہے۔ زیادہ بخار۔ نفث الدم۔ اسہال اور سوزش معدہ کی حالت میں اسکا استعمال ممنوع ہے۔

خوراک ۱ سے ۸ فلوئیڈ ڈرام تک۔

اولیم منتھی پپ Oleum Menthœ Piperitœ
اولیم منتھی وریڈی oleum Menthœ Viridis
منتھال۔ Menthall

اسکی تاثیرات دوسری خوشبودار لطیف روغنوں کی مشابہ ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھو بیان لونگ کا۔

ثابت ہوا ہے۔ تین لاکھ حصہ میں اسکا ایک حصہ بھی جیلاٹے اور اونکا تخم مارنے کے لیے کافی ہی۔ اس حساب سی یہ کاربالک ایسڈ۔ آیوڈوفارم۔ آیوڈین۔ کروزوسیلی میٹ سی بدرجہا زیادہ قوی الاثر ہے۔ ایک اونس روغن میں اسکا ایک قطرہ معمولی آئیل ڈریسنگ کرنے کے لئے کافی ہے۔ ہر قسم کی خارش اور ہر بیزکی تکلیف کو مفصلہ ذیل ترکیب سی لگانا فوراً آرام ہوتا ہے۔

اولیم منتھی ۵ قطرہ۔ سہاگہ ایک ڈرام نیم گرم پانی ۱۶ اونس۔ خواہ خارش کسی وجہ سی ہو اسکا ایک دفعہ لگانا فوراً آرام کردیتا ہے۔ لیکن زخم اور شگاف کی جگہہ پر اسکو نہیں لگانا چاہیے۔ سل میں اسکا انہیلیشن ڈفتھیریا میں اندرونی لیپ اور ہیضہ میں اسکا پلانا مفید ہیں۔

خوراک ۱ سے ۴ قطرہ تک۔

اونکسس۔ Anyxis انگروانگ ٹونیل
اونی کیا Anychia ناخنوں کی سوزش

ناخنوں کے امراض کا بیان دیکھو

اونگا۔ بھٹ کنڈا۔ اخراج پارہ کے لئے مجرب ہی۔

اوورِیز۔ Ovaries یعنے انثیین کے امراض۔ انثیین دو غدود کا اعضاے ہیں۔ جو رحم کی ہر دو جانب پیڈو کی اندر براڈ لگمینٹ میں واقع ہیں۔ عورت کو بیضہ

انھیں میں پیدا ہوتے ہیں۔ انکی شکل اور اضافی وضع مفصلۂ ذیل نقشہ میں دیکھو۔
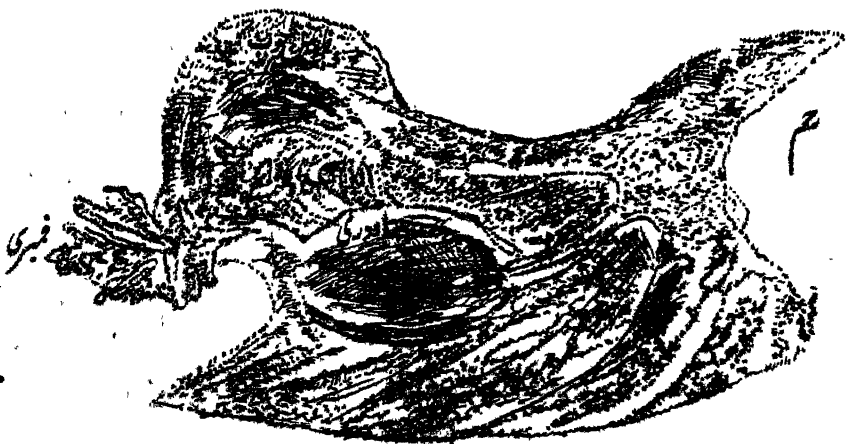
امراض انثیین کی مختصر فہرست صفحہ ۱۶۷ سے شروع ہے۔ اور اونکا علاج صفحہ ۱۶۹ پر دیکھو

اول ہرنیا یعنی فتق الانثیین۔ رحم یا فرج میں پیدائشی نقص رہجانے کے سبب سے اکثر ایسا ہوتا کبھی اتفاقی طور پر بھی یہ مرض ہو جاتا ہے اسمیں اوورِی اپنی جگہ سے اوکھڑ کر انگوی نل کنال میں آجاتی ہے۔ کھانسنے سے اندام نہانی کی طرف اسکا ابھار زیادہ ہو جاتا ہی جو اخروٹ کے برابر ہوتا ہے رحم کو نیچے کی طرف کھینچنے سے اوورِی بھی کھنچ جاتی ہی، ورم غدود میں یہ علامات نہیں ہو سکتی کہ کھانسنے سے اندام طرف ابھار بڑھجاوے اور رحم کے کھینچنے سے کھنچ جاوے۔

دوم خروج الانثیین۔ پرولیپس آف اوورِی۔ اسمیں اوورِی اپنی جگہ سے اوکھڑ کر رحم کے سامنے یا پیچھے یا ایک کنارہ پر پلٹا کھلائے ہوئے حصہ کے نشیب میں گر پڑتی ہے جس کے بعد دفعتاً جھٹکا پہنچنے یا رحم کی بیجگہ گرجانے سے ایسا ہو جایا کرتا ہے۔ فرج اور مقعد کے اندر اونگلی داخل کر کے افتادہ اوورِی کو معلوم کر سکتے ہیں کیونکہ جب اونگلی کا دباؤ اوورِی پر پہنچتا ہے تو فوراً درد سا معلوم ہوتا ہے۔

سیوم۔ ورم الانثیین۔ اووے رائی ٹس۔ او فورائی ٹس۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ حاد اور مزمن یعنی اکیوٹ و کرانک اکیوٹ او فورائی ٹس میں اوورِی کے مقام پر درد شدید محسوس ہوتا ہے جو بیہوش کئے دیتا ہے۔ دبانے سے درد اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی بھک۔ گھبراہٹ۔ صداع اور تشنج کی علامات پیدا ہو کر مرگی یا اختناق الرحم پیدا کر دیتے ہیں۔ جماع میں سخت تکلیف معلوم ہوتی اسلیئے ناممکن ہو جاتا ہے۔ حیض کے متعلق فسادات مثلاً عسرت الطمث۔ کثرت الطمث اور جریان ظاہر ہو جاتی ہیں۔ مقعد یا فرج کے اندر ایک انگشت پہنچانے سے اور دوسری شکم پر رکھنے سے اوورِی کی ورم اور دردناک حالت کو بآسانی معلوم کر سکتے ہیں۔ کرانک او فورائی ٹس میں یہ تمام علامات خفیف ہوتی ہیں چلنے پھرنے اور استفراغ میں بھی درد ہوتا ہے۔ اگر دونوں انثیین میں ورم ہو تو عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔

یہ مرض اسباب ذیل سے پیدا ہوتا ہے۔ کثرت جماع۔ کثرت شراب۔ سوزاک۔ زناکاری۔ مانع حمل تدابیر۔ ادھوری جماع رحم یا اسکی گرد کی ساختوں کا ورم حلق۔ رحم کے اندر ساونڈ داخل کرنا۔ ایام حیض میں سردی لگجانا۔

ورم کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اصلی ساختیں خراب ہو کر ریشہ زائد بنجاتے ہیں یا پھوڑا یا سٹ بنجاتی ہے یا کل اوورِی تھیلا کر خون یا المفیا رطوبتوں کی تھیلی بنجاتی ہے۔

چہارم اوورِی کی رسولیاں۔ ان کی علامات حسب ذیل ہوتی ہیں۔ کنج ران میں ابھار شروع ہو کر وسطی خط کی طرف بتدریج بڑھتا جاتا ہے جو رسولی کی طرح دوسری ساختوں سے علیحدہ معلوم ہوتا ہے۔ شکم کی جلد ساتھ کے ساتھ تنتی اور پتلی ہوتی جاتی ہے۔ رفتہ رفتہ شکم کی وریدیں پھول جاتی اور سفید دھاریاں نظر آنے لگتی ہیں۔ ابھار والے حصہ میں فلکچو الیشن معلوم ہوتا یعنی اگر اوسکی ایک طرف ہتھیلی رکھکر دوسری طرف انگلیوں کے ساتھ ٹکرادیں تو نیچے ہی نیچے ایک لہری

چھال معلوم ہوتی ہے۔ ٹھوکنے سے تمام اوبھار ٹھوس معلوم ہوتا اور اسکا مقام اٹھنے بیٹھنے سے نہیں بدلتا۔ شکم کے باقی حصہ میں آواز ٹھوکنے سے صاف معلوم ہوتی ہے چہرہ کی خاص کیفیت ہوجاتی ہے جسکو امراض اووری کا چہرہ کہتے ہیں۔ مگر عام صحت اور طاقت جلدی زائل نہیں ہوتی حیض کم ہوجاتا ہی کبھی کبھی اسکی کثرت اور احتباس بھی ہوجاتے ہیں۔ عموماً کوئی مرض قلب یا گردہ یا جگر میں موجود نہیں ہوتا جس سے یہ خیال کیا جاسکے کہ مراق البطن میں پانی پڑگیا۔ اطراف میں بھی کچھ تہیج یا سوء القنیہ نہیں ہوتا۔ حمل کیطرح یہ اوبھار نہ تو وسطی ہوتا ہے اور نہ ماہ بماہ ایک خاص رفتار سے بڑھتا ہے۔ استقاء مراق البطن کی طرح ناف باہر کو نہیں اُبھرتی حمل کاذب کی طرح کلوروفارم سنگھانے سے یہ اوبھار غائب نہیں ہوتا۔ مفصلۂ ذیل امراض میں بعض اوقات اشتباہ ہوسکتا ہے غیر معمولی فربہی۔ اجتماع براز۔ احتباس البول ہوکر مثانہ کا تنجانا۔ تہیج معدہ۔ رحم کے اندر خون یا پیپ جمع ہوجانا۔ رحم کی رسولیاں۔ ہائڈروسلپنکس استسقاء طحال۔ یا جگر کا بڑھجانا۔ شکم کی رسولیاں۔ شکم کے غدود کا بڑھجانا۔ حمل۔ حمل کاذب رحم سے باہر حمل ٹھہرجانا۔ پیڑو کا پھوڑا۔ ہائڈرمیناس جو علامات اوپر بیان کی گئی۔ اُنپر مجموعی نظر ڈالنے سے رسولی کی باسانی تشخیص ہوسکتی ہے۔ نیز دیکھو بیان اسائٹیز کا۔

اووری کی رسولیاں تین قسم کی ہوتی ہیں **اوّل** وہ رسولیاں جنمیں پانی پڑجاتا ہی۔ انکو سسٹ کہتے ہیں بعض اوقات اسمیں یہ سسٹ ایک خانہ والی ہوتی ہے۔ تب اُسکو یونی لاکولر سسٹ کہتے ہیں بعض اوقات اُسمیں بہت سے خانہ ہوتے ہیں تب اُسکو ملٹی لاکولر سسٹ کہتے ہیں۔ **دوم** میلگنٹ یعنی ایذارساں رسولیاں جو سخت ناہموار اور دردناک ہوتی اور ہمیشہ بڑھتی رہتی ہیں **سیوم** متفرق قسم کی رسولیاں یعنی سادی رسولیاں یا مرکب وغیرہ چونکہ ان ہرچہار اقسام کے علاج میں بہت اختلاف ہی اسلئے ذیل میں تشخیصی علامات نقشہ وار دکھائی جاتی ہیں۔

(۱) یونی لاکولر سسٹ۔ سطح ہموار۔ فلکچوایشن صاف طور پر ایک حصہ سے دوسرے حصہ تک ترقی بتدریج۔ دوسری ساختوں سے عموماً علیحدہ ہوتی ہے۔ عام طاقت وصحت میں جلدی زوال نہیں آتا۔ اگر نلکی داخل کیجاوے تو کل ایکہی دفعہ خالی ہوکر بیٹھ جاتی اور عموماً پھر بھرجاتی ہے۔

(۲) ملٹی لاکولر سسٹ سطح ناہموار۔ الگ الگ حصہ معلوم ہوتے ہیں فلکچوایشن علیحدہ علیحدہ محسوس ہوتی ہی۔ ترقی جلدی کرتی دوسری ساختوں کے ساتھ عموماً پیوستہ ہوتی عام طاقت وصحت میں جلدی زوال آجاتا ہے۔ اگر نلکی داخل کیجاوے تو کل ایکدفعہ میں خالی نہیں ہوتی بلکہ جس حصہ میں نلکی داخل ہوئی ہے وہی حصہ خالی ہوتا ہے باقی بدستور بھرے رہتے ہیں۔

(۳) میلگنٹ رسولیاں۔ سطح ناہموار سخت ہوتی ترقی بہت جلدی کرتی قریب کے غدود بڑھجاتے عام طاقت وصحت میں جلدی زوال آکر مریضہ لاغر اور نحیف ہوجاتی ہی ہمیشہ درد رہتا ہے جو رات کو زیادہ شدت

ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی استسقاء زق البطن بھی ساتھ ہو جاتا ہے۔ نلکی داخل کرنے سے کچھ پانی نہیں نکلتا۔ یہ رسولی وغیرہ عموماً چالیس سال کی عمر کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔

(۴) ساوی یا مرکب سولیاں۔ ان میں علامات ملی جلی ہوتی ہیں۔

سسٹ کا انجام کیا ہوتا ہے۔ کبھی تو اندر ہی اندر پھٹ کر جذب ہو جاتی ہے کبھی پھوڑا بنکر مقعد یا فرج یا مثانہ کے رستہ اسکی پیپ بہتی رہتی ہے۔ کبھی اسکی جڑ میں بل آ کر خون بند ہو جاتا ہے تب اسمیں اجتماع خون ہو جاتا یا اسکی اندر خون خارج ہو کر جمع ہو جاتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پہلی جڑ تو ٹوٹ جاتی ہے مگر اور حصوں میں دوسری ساختوں کے ساتھ ملکر پرورش پاتی رہتی ہے کبھی دونوں اووریوں میں سسٹ ہو کر آپس میں ملجاتی اور پھر درمیانی دیواروں میں سوراخ ہو کر ایک بنجاتی ہیں۔

علاج (۱) ہرنیا یعنی فتق الانثیین۔

(۲) پرولیپس یعنی اووری کا اپنی جگہ سے گر پڑنا۔

ان ہر دو امراض کا علاج یہ ہے کہ فرج کے اندر گرم پانی کی پچکاریاں کریں جماع سے مریضہ کو منع کردیں اور نرم ہوائی یا رنگ یا ہاج پیسری لگاویں۔ مریضہ کی چارپائی کو پاؤں کی طرف سے سر کی نسبت قریباً چھ انچ اونچا رکھیں۔

اگر اووری اپنی اصل جگہ سے اکھڑ کر رحم اور مقعد کے درمیان ڈگلاس پاؤچ میں گر پڑے تو فرج کی دیوار میں شگاف دیکر اووم فارسپس کے ذریعہ کھینچ سکتے ہیں۔

(۳) اووے رائیٹس یعنی ورم الانثیین اس مرض کو اووفورائیٹس بھی کہتے ہیں۔ مریضہ کو آرام سے لیٹے رہنے کی سخت تاکید کر دیں۔ پاؤں کی طرف سے چارپائی کو قریباً چھ انچ اونچا رکھیں۔ اندام نہانی یا دبر پر جونکیں لگائیں۔ چڈے میں رائی کا پلستر لگانا یا چھالہ اٹھانا مفید ہے۔ مفصلہ ذیل نسخہ کا طلا چڈوں میں کرنا درد کو تخفیف دیتا اور شروع درجہ میں ورم کو آرام دیسکتا ہے۔ کلوروفارم ایک اونس لینمنٹ بیلاڈونا ۱/۲ اونس روغن مصطلی ۲ ڈرام۔ کافور ۲ ڈرام۔ ریکٹی فائڈ سپرٹ ایک اونس ٹنکچر اکونائیٹ ایک اونس۔

اگر مرض آتشک کا شبہ ہو تو مرکبات پارہ۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم داخلی طور پر استعمال کرنے چاہییں۔ برومائڈز بھی تخفیف درد اور سوزش کیلئے مفید ہیں جب ان تدابیر سے صورت آرام پیدا نہ ہو تو اووفورکٹمی جسکا طریق حسب ذیل ہے عمل میں لا سکتے ہیں۔ اس عمل سے دو گھنٹہ پیشتر مریضہ کی امعا کو بذریعہ حقنہ صاف کریں۔ ڈیڑھ انچ لمبا شگاف دیں تب ایک انگشت زخم کے اندر داخل کرکے رحم فنڈس معلوم کرکے فلوپین ٹیوب۔ براڈ لگیمنٹ اور اووری کو معلوم کریں اگر فلوپین ٹیوب کسی قسم کی رطوبت سے پُر معلوم ہو تو بذریعہ اسپریٹر تمام پانی نکال لیں۔ اگر خون یا رطوبت خارج ہو کر بہ جائیں تو سپنجوں کے ساتھ خوب صاف اور خشک کر دینی چاہئے۔ [illegible] پ کے ساتھ اووری کو کھینچ کر زخم تک کھینچیں اور معاون زخم کے

کناروں کو ساتھ ہی ساتھ خوب دباتا ہے۔ فلوپین ٹیوب کو اچھی طرح معلوم کرکے ایک دوہرا لگیچر کا حلقہ براڈ لگمینٹ کے وسط میں سے گذاریں مگر یہ خیال رکھیں کہ کوئی شریان یا وریدیں چھید نہ ہو جائے پھر اُس حلقہ کو واپس رحم کے اندر سے نکال لیں۔ اسطرح کرنے سے اووری اور فلوپین ٹیوب دو حلقوں کے اندر آجائیں گے۔ تب ایک سرا واپس کردہ حلقہ کے اندر گذار کر ہر دو سروں کو خوب زور سے کھینچیں اور گرہ دیکر قطع کردیں۔

اووفوریکٹومی کی ضرورت مفصلہ ذیل حالتوں میں پڑتی ہے۔

(۱) رحم کے مائیوسے ٹا جن سے ہلاکت کا اندیشہ ہو۔

(۲) امراض انثیین جنکی وجہ سے زندگی وبال ہے یا ہلاکت کا اندیشہ ہو۔

(۳) فلوپین ٹیوب کے امراض جو علاج پذیر نہ ہوسکیں۔

(۴) عسرت الطمث کے لاعلاج امراض۔

(۵) جبکہ رحم کی رسولیوں کی وجہ سے انثیین کے قطع کرنے کی ضرورت پڑی تو ہر دو انثیین قطع کرنے چاہئیں عسرت الطمث دائمی کی وجہ سے جبکہ یہ مدنظر ہو کہ پیشتر از وقت زوال شروع ہو جاوے تب بھی ہر دو انثیین نکالدینے ضروری ہوتے ہیں۔

(۵) اووری کی سسٹ یعنی تھیلی دار رسولیاں انکی علاج کے اصول حسب ذیل ہیں۔

اول مریضہ کی صحت اور طاقت کو ترقی دینا اور قایم رکھنا۔

دوم ٹیپ کرکے پانی نکالنا تاکہ رسولی کا حجم کم ہو کر اوسکی تکالیف میں کمی ہو جائے۔

سوم۔ جراحی عمل سے رسولی کا نکالدینا۔

سادی اور یکخانہ رسولیوں میں پانی نکالدینا چند طرح سے مفید ثابت ہوتا ہے

اول اسطرح سے کہ اُسکا حجم کم اور مثانہ امعا و سینہ وغیرہ پر دباؤ کم ہو کر اُنکی متعلقہ علامات مثلاً عسر البول قبض اسہال دلکشی وغیرہ میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

دوم بعض اوقات ایک دو دفعہ پانی نکالنے کے بعد سسٹ کی دیواریں پیوست ہو کر اسکو بند کر دیتی ہیں۔

مرکب یعنی چند خانہ والی سسٹوں میں بھی پانی نکالنا کچھ ضرر کی بات نہیں۔ بلکہ اس سے زیادہ پانی کا بوجھ پیشاب کا امبوس اور مریضہ کی تکالیف کم ہو کر اسکی صحت اووریاٹومی کے قابل ہو سکتی ہے

ایک یا دو دفعہ ٹیپ کرنے سے کسی قسم کا ضرر نہیں ہوتا بشرطیکہ انٹی سیپٹک تدابیر کامل طور پر کیجائیں اور رسولی کا پانی یا ہوا شکم کے اندر داخل نہونے پائے۔ مذکر الذکر احتیاط سپنسرویلز صاحب کے سائفن ٹروکار میں بخوبی ہو سکتی ہیں۔

اووریاٹومی دو طریق سے کی جاتی ہے (۱) پیری ٹونیم کے اندر سے (۲) پیری ٹونیم کے باہر سے۔

پیری ٹونیم کی اندرونی جانب سے اووریاٹومی کرنے کے لئے مفصلہ ذیل اصول و تدابیر ہیں۔

(۱) اوپریشن سے ایک روز پیشتر مریضہ کو کیسٹر آئیل دیں تاکہ امعا صاف ہو جائیں اور صبح کے وقت شروع عمل سے دو تین گھنٹہ پیشتر حقنہ کریں تاکہ روده بخوبی صاف ہو جائے۔ برومائڈز اور افیون کا استعمال مابعد کے درد و تکالیف کو کم رکھتا ہے

(۲) مریضہ کے تمام شکم کو کامل طور پر صاف اور اینٹی سیپٹک کریں۔ عمل شروع کرنے سے پیشتر تمام اوزارات کو ایک ترتیب سے لگالیں۔ اور نیز معاونین کو انکے متعلقہ فرائض بخوبی سمجھا دیں۔ تاکہ اثنائے عمل میں گھبراہٹ اور دقت واقع نہ ہو۔

(۳) اپنے اور معاونین کے ہاتھوں تمام اوزارات اور اسپنج وغیرہ کو کامل طور پر اینٹی سیپٹک کریں۔

(۴) ۴ انچ سے ۶ انچ تک لمبا شگاف وسطی خط میں ناف سے شروع کر کے ایسا دیں کہ ٹرنیس ورسی لس فیشیا تک پہنچے۔

(۵) پیری ٹونیم کھولنے سے پیشتر تمام خون سپنسر ویلز فارسپس کے ذریعہ بند کر دیں۔

(۶) بعد ازاں ڈبل ٹنزیک کے ذریعہ پیری ٹونیم کو اٹھا کر چاقو کے ساتھ اسمیں شگاف دیں۔

(۷) اگر پیری ٹونیم کے اندر پانی معلوم ہو تو مریضہ کو ایک پہلو پر لٹا کر ایسا انتظام کریں کہ تمام پانی واٹر پروف چادر اوپر سے گذرتا ہوا ایک جگہ بالٹی وغیرہ میں جو میز کے قریب رکھی ہو پہنچے۔

(۸) تب سسٹ کو اچھی طرح سے معلوم کر کے اسکے تمام وصل کامل طور پر معلوم کریں۔

(۹) ٹروکار اندر داخل کر کے سسٹ کا پانی نکالیں۔

(۱۰) سسٹ کو کھینچکر باہر نکالیں اور جسقدر اور وصل ہوں انکو بھی توڑ دیں۔

(۱۱) جیسا کہ سسٹ باہر آتی جائے معاون اسکو اپنے ہاتھوں پر سہارتا ہے تاکہ اسکے بوجھ سے زیادہ کھینچ نہ پڑے۔

(۱۲) جب سسٹ باہر آجائے تو اسکی جڑ کو اچھی طرح سے معلوم کر کے قطع کریں

(۱۳) تمام خون اور پانی کو اسپنجوں کے ذریعہ کامل طور پر خشک اور صاف کر دیں۔

(۱۴) زخم کو سیتے وقت یہ احتیاط رکھیں کہ پیری ٹونیم کے کنارے ٹھیک ٹھیک بالمقابل ہو جائیں۔

دوسرا طریقہ اووے ریاٹومی کا اکسٹرا پیری ٹونیل ہے چونکہ یہ طریق روز بروز متروک ہوتا جاتا ہے اسلیے اسکی تشریح کرنی غیر ضروری معلوم ہوتی ہے صرف اسقدر بیان کر دینا کافی ہے کہ اسمیں رسولی کی جڑ بذریعہ کلیمپ یا کلیمپ و کاٹری قطع کی جاتی ہے۔

اثنائے عمل میں خواہ کسی طریق سے ہو مزید احتیاط کے لیے اینٹی سیپٹک لوشن کا نہایت باریک فوارہ برابر جاری رکھنا چاہیئے۔ تاکہ کمرہ کی تمام ہوا اینٹی سیپٹک رہے۔

اوی پری ٹنگ لوشنز　Evaporating Lotions　تبخیر ہو کر اڑ جانے والے لوشنز

جس مقام پر یہ لوشن لگائے جائیں اسپر فوراً تبخیر سے اڑ کر ٹھنڈک پیدا کرتے رگوں کو سکیڑ کر خون کم دیتے اور اس جگہ کا حس کم یا معدوم کر دیتے ہیں۔ انکے بڑے اجزا ایتھر۔ سپرٹ۔ کافور۔ نوشادر۔ سرکہ و پانی ہوتے ہیں

اہلیلج اسود - ہلیلہ سیاہ - ہلیلہ زنگی - زنگی ہڑ - مسہل - مصفی خون - مقوی حواس - مولد دہن و احشا ہے

خوراک ۲ ماشہ سے ۶ ماشہ تک۔

اہلیلج اصفر۔ ہلیلہ زرد۔ مقوی دماغ و معدہ۔ مفتح سدہ۔ مسہل۔ مقوی حواس و ذہن۔ نافع خفقان و غشیان وحمیات وسدد و استسقائے خم ۵ ½ ماشہ سے تولہ تک۔

اہلیلج کابلی۔ ہلیلہ کابلی۔ انیابیہ۔ مسہل مدر۔ مقوی حواس۔ نافع دوار وسدد ونسیان ومالیخولیا ولقوہ خم ۱ ½ ماشہ سے تولہ تک۔

ایتھر سلفیورک ایتھر Ether sulphuric

اسمیں ۱۲ فیصدی خالص ایتھر ہوتا ہے۔ ۱۰۵ درجہ فارنہایٹ سی کم حرارت پر خود بخود جل اُٹھتا ہے۔

ایتھر پیور Ether Pure

یہ ۹۶ درجہ کی حرارت پر جل اُٹھتا ہی۔ سپرٹس ایتھرس۔ اسمیں ایتھر ایک حصہ اور ریکٹی فائیڈ سپرٹ ۲ حصہ ہوتی ہے سپرٹس ایتھرس کو۔ اسکا دوسرا نام ہاف مینس آنوڈاین بھی ہی خارجی طور پر لگانے سے ایتھر بہت جلدی اُڑکر سخت سردی اور بے حسی پیدا کردیتا ہے خفیف نشتکاریوں میں اس سی مقامی بے حسی پیدا کی جاتی ہے۔ اور اعصابی دردوں کو بھی اسکے لگانے سے فوراً تخفیف ہوسکتی ہے اگر اسکے ابخرات بند رکھی جاویں تو سوزش کرکے چھالے پیدا کردیتا ہے

اسکا ذائقہ نہایت خراب تیز اور جلانے والا ہے فوراً منہ کے اندر اپنی تیزی سے تھوک بکثرت پیدا کرتا۔ معدہ میں پہنچتے ہی جلن اور تیزی کرکے خون کی رگوں لحمی ریشوں اور اعصاب کو تحریک دیتا اور ریاح کو خوب خارج کرتا ہے اسطرحسے نہایت قوی مخرج ریاح ہے ساتھ ہی ریفلیکس طور پر امعا قلب و تنفس کو تحریک دیتا ہے گویا کہ نہایت زود اثر عام محرک بھی ہی۔ کلوروفارم کی طرح نہایت جلدی سی خون میں جذب ہوکر اپنی خاص تاثیرات یعنی عام تحریک اور دفع تشنج پیدا کرتا ہے۔ غشی۔ انجائنا پکٹورس۔ نقاہت نوبتہای صرع وہسٹیریا تشنجی کھانسی اور دمہ میں مفید ہے۔ کلوروفارم کی طرح خارج ہوتا ہوا قریباً ہر رطوبت جسمی کو زیادہ خارج کرتا ہے۔ اور صفراوی کنکریوں کی تحلیل میں مدد دیتا ہے۔ کلوروفارم کیطرح سنگھانے سے عام بیہوشی پیدا کرتا ہی۔ مقابلہ کے لیئے دیکھو بیان کلوروفارم کا خم ایتھر ۱۰ بوند سے ۳۰ بوند تک بار بار کی خوراک میں ۴۰ بوند سے ۶۰ بوند تک ایک خوراک میں۔

الیسی ٹک ایتھر ۶ بوند سے ۲۰ بوند تک ایک خوراک میں۔ ۲ بوند سے ۴ بوند تک بار بار کی خوراک میں

ایٹریزیا آف وجائنا۔ Atresia of Vagina
ایٹریزیا آف ولوا۔ Atresia of Vulva
ایٹریزیا آف یوٹرس Atresia of Uterus

ایٹریزیا۔ کسی قدرتی سوراخ کا پیدائشی یا اتفاقی طور پر بند ہونا۔ ایٹریزیا آف وجائنا۔ تھیگاہ کا پیدائشی یا اتفاقی طور پر بند ہونا۔ ایٹریزیا آف ولوا۔ اندام نہانی کا پیدائشی یا اتفاقی اسباب سی بند ہونا۔ ایٹریزیا آف یوٹرس۔ فم رحم کا پیدائشی یا اتفاقی اسباب سی بند ہونا۔

اتفاقی ایٹریزیا کا سبب عموماً یہ ہوتا ہے کہ پیدائش بچہ یا ضربات یا آتشک یا تیزابوں وغیرہ سی زخم اگر اسکے اندمال

کے وقت سطح متصلہ پیوست ہو جاتی ہیں۔

اسکا علاج حسب مقام و کیفیت جس پر موقعہ تجویز ہونا چاہیے۔ جراحی عمل ایسے امراض میں دو غرض سے کیا جاتا ہے اول یہ کہ بند شدہ حیض کو واسطے کیا جائے دوم یہ کہ صورت جماع پیدا ہوسکے۔ ایٹریسیا کی دستکاری میں دو قسم کے خطرے ہیں اول یہ کہ ہوا داخل ہو کر بند شدہ خون و فضلات کو متعفن کر کے بخار تعفنی پیدا کرے دوم یہ کہ دفعتاً رحم میں انقباضی حرکت پیدا ہو کر خون اور فضلات کو فلوپین ٹیوب میں پہنچاوے اسلیے مریضہ کی جانبری کے واسطے دو احتیاط نہایت ضروری ہیں اول یہ کہ تمام اوزارات اور اپنے معاونین کے ہاتھوں کو کامل طور پر اینٹی سیپٹک کیا جاوے۔ دوم یہ کہ خون کو کمال تدریج کے ساتھ نکالا جائے۔ بہتر یہ ہے کہ پہلی دفعہ میں محض تہائی کے قریب خون و رطوبت خارج کیجاوے اور ایک ایک ہفتہ کے بعد ہی عمل کیا جائے حتی کہ رحم کامل طور پر صاف ہو جاوے جبکہ اندام نہانی یا تہیگاہ پیدائشی طور پر بالکل غایب ہو تو اسکے اوپریشن کا طریق حسب ذیل ہے مریضہ کو کلوروفارم سے بیہوش کر کے وضع لتھاٹومی پر لٹاویں اور مثانہ کے اندر کیتھیٹر پہنچا کر مقعد کے اندر انگشت داخل کریں دبر اور مجری پیشاب کے درمیان ایک چھوٹا سا شگاف دیکر ناخن اور دستہ چاقو کے ساتھ کھرچتے ہوئے بند شدہ خون یا رطوبت کی ابھار تک پہنچیں ٹروکار اور کینولا اس ابھار میں داخل کر کے کینولا کے راستہ ڈائریکٹر اندر پہنچاویں اور کینولا واپس نکال لیں پھر ڈائریکٹر کے ساتھ ساتھ چاقو داخل کر کے شگاف کو فراخ کریں۔ بعد میں ڈرینیج ٹیوب داخل کر کے حسب قاعدہ اینٹی سیپٹک ڈریسنگ کرتے رہیں جبکہ ہائیمن جھلی کیوجہ سے تہیگاہ بند ہو کر جماع و اخراج حیض ناممکن ہو جاوے تو اسکا عمل صرف اسقدر ہے کہ جھلی میں شگاف دیکر ڈرینیج ٹیوب دو تین روز اندر رکھیں تاکہ پھر وہ جھلی بند نہ ہو سکے اور اینٹی سیپٹک لوشنوں کے ساتھ دھوکر ڈریس کرتے رہیں۔

ایڈونس ورنی لس Adonis Vernalis
ایڈونی ڈوکرسی ٹرین Adonidoquercitrin
ایڈونی ڈین۔ Adonidin

نہایت عمدہ مقوی قلب ہے۔ دل کی حرکات کو قوی الطاقت قلیل التعداد اور باقاعدہ کر دیتا ہے اور آرٹیریل ٹینشن کو زیادہ۔ مدر بھی ہے۔ ڈجی ٹلیس پر اسکو یہ ترجیح ہے کہ اسکی طرح جسم میں جمع ہوتا نہیں رہتا۔ آسانی سے ہضم ہو جاتا اور اثر بھی جلدی کرتا ہے۔ مائٹرل رگرجی ٹیشن۔ بےقاعدگی اور وقفہ حرکات قلب۔ ڈائلیٹیشن اور استسقا میں نافع ہے نسخہ ایڈونی ڈین ۱/۱۶ گرین سے ۱/۴ گرین تک۔ برگ و رشاخ کا سفوف ۲ سے ۵ گرین تک۔ فلوئیڈ اکسٹراکٹ ۲ سے ۱۰ بوند تک ٹنکچر ۱۰ سے ۳۰ بوند تک۔ انفیوزن ۱/۲ اونس سے ایک اونس تک۔

ایڈھیزو پلاسٹر Adhesive Plaster

اسٹکنگ پلاسٹر عام طور پر انکو اسٹکن بھی کہدیتے ہیں۔ زخموں کے کناروں کو ملانے اور انکو گرد سے محفوظ رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ پلیوریسی۔ آرکائٹیس۔ ایڈیما آف دی پری پیوس۔ ورم مفاصل وغیرہ میں بغرض سہارے یکساں دباؤ اور دفع حرکت اسکی پٹیاں لگانی نہایت فائدہ

کرتی ہیں تفصیل کے لیئے ان امراض کا بیان دیکھو۔

اڈیپس لینی۔ Adeps Lanæ وول فیٹ پشم کی چربی۔ اگنین کا بیان دیکھو۔

اڈیما۔ Œdema ڈراپسی کا بیان دیکھو۔

اڈیسنز ڈزیز۔ اس مرض میں جلد کی رنگت زردی یا سبزی مایل یا تانبے یا دھوئیں کے مشابہ ہو جاتی ہی۔ بدن ظاہرًا لاغر تو نہیں ہوتا مگر تمام عضلات ڈھیلے اور سست پڑجاتے ہیں طبیعت نڈھال رہتی اور کسی کام کو دل نہیں چاہتا ہے۔ معدہ کے مقام پر خفیف درد اور جلن کا احساس رہتا ہے مریض بتدریج زائل ہوتا جاتا اور آخر کار ہلاک ہو جاتا ہے یہ مرض عمومًا برسوں رہتا ہے۔ اسکی اصل وجہ کے بارہ میں حکما کا اتفاق نہیں ہی۔ بعض کی یہ رائے ہی کہ یہ مرض سپرارینل باڈیز کی فسادات مثل ورم۔ رسولی۔ پھوڑا۔ سل۔ سرطان۔ ہزال البیومی نائیڈ ڈزیز وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے۔ بعض کی یہ رائے ہے کہ سپرارینل باڈیز کے قریب جو اعصاب ہیں مثلاً سیمی لونر گینگ لیں اور سولر پلیکس اور پیرو یا وہ پھنچ یا ان میں ورم ہوجانے سے ظاہر ہوتا ہے چونکہ یہ نازک اعصاب قریب ہیں اسلیئے سپرارینل باڈیز کے فسادات کے ساتھ ان میں بھی نقصان واقع ہو جاتا ہے۔

علاج اس مرض میں سپرارینل کیپسولز یا شکم کے سمپے تھیٹک گینگلیا اور اعصاب کی ساخت میں فساد واقع ہو کر سخت ضعف اور قلت ورقت خون پیدا ہو جاتے۔ اکثر قے اور اسہال خود بخود لاحق ہوتے اور جلد آنکھوں سطح تھیگاہ زبان و دہن کا رنگ زردی یا سبزی مایل ہو جاتا ہے۔ دراصل اس مرض کا کوئی علاج ابتک دریافت نہیں ہوا محض علامات موجودہ و حالت مریض کے مطابق علاج کیا جاتا ہے۔ ضعف اور انیمیا کے واسطے آرسنک اور سٹرکنیا دیتے ہیں۔ خراش معدہ تہوع اور غثیان کے لیئے بسمتھ آکسی لیٹ آف سیریم ہائیڈرو سائینک ایسڈ کریوزوٹ لائم واٹر۔ سوڈا واٹر۔ برف وغیرہ مفید ہیں۔

اسہال کا علاج بسمتھ۔ کیٹے کو۔ چاک اور کائینو سے کرسکتے ہیں۔ ڈاکٹر فیکی صاحب نے اس مرض میں آیوڈین کا داخلی استعمال کیا۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ اس سے کوئی عمدہ نتائج پیدا ہوئے یا نہیں۔ عمدہ غذاؤں مقویات فولاد۔ آرسنک و سٹرکنیا اور علاج علامات سے مریض کی زندگی کچھ زیادہ کرسکتے ہیں۔ رفتہ رفتہ یہ مرض آخرکار مہلک ہی ثابت ہوتا ہے۔

اڈیوسنکریسی۔ عجائبات مزاج و طبع کو اڈیوسنکریسی کہتے ہیں۔ اسکا کوئی خاص سبب بیرونی و اندرونی معلوم نہیں ہوسکتا۔ بعض کی یہ رائے ہے کہ اسکا تعلق دماغ اور اعصاب سے ہے۔ بعض میں پیدایشی اور بعض میں خود حاصل کردہ بعض میں عارضی اور بعض میں دوامی ہوتا ہے۔ مریض ہسٹیریا۔ دیوانگی اور ایام حمل میں اسکی عام مثالیں دیکھی جاتی ہے کہ مریض کی طبیعت فضول چیزوں کی طرف راغب اور معمولی اشیا کی طرف سے متنفر ہوجاتی ہے۔ اسکے عجائبات حواس ظاہری و باطنی کے متعلق بہت مشاہدہ میں آتے ہیں مثلاً بعض اشخاص خون نکلتا دیکھکر اسکی برداشت نہیں کرسکتے بعض کو مشک۔ گلاب پیپرمنٹ کی خوشبو سے غشی کیجات ہو جاتی ہی بعضوں کو خاص آواز سے نفرت

ہوتی ہے جو اوروں کے نزدیک خوشگوار ہے۔ غذا اور ادویہ کے متعلق بھی ایسے عجائبات بہت دیکھنے میں آتے ہیں۔ مثلاً بعض اشخاص کو دودھ قبض اور بعض کو سہل کا کام دیتا ہے۔ چائے جو عام کے لیے محرک اور قدرے قابض ہے بعض کے لیے مسہل ہے۔ افیون طبی خوراک میں بھی بعض اشخاص میں زہر کی علامات پیدا کر دیتی ہے۔ انڈا مچھلی۔ گوشت۔ کاڈ لور آئیل بعض اشخاص کو سخت نقصان کرتے ہیں۔ بعض اوقات مریض کا محض خیال ہی خیال ہوتا ہے کہ فلاں شے اسکو سخت نقصان کرتی ہے لیکن دراصل اسکی کوئی بنیاد نہیں ہوتی۔ غرض کہ طبیب کے لیے یہ مسئلہ نہایت حیرت انگیز ہے اور بعض اوقات اوسکو سخت ابتلا اور مشکلات میں ڈالدیتا ہے۔

ایڈیوسی Adocy فطرتی جنون۔ اسکا علاج جسمانی۔ اخلاقی۔ دماغی اور طبی تدابیر سے کرنا چاہیے۔

اول۔ جسمانی تدابیر۔ مریض کو عمدہ فضلاء اور خوشباش دوستوں کی صحبت میں رکھنا۔ عمدہ غذائیں کھلانا۔ کمزور عضلات کو مالش اور حرکت سی طاقت دینا جسقدر با آسانی ممکن ہو ورزش کرانا۔ ہمیشہ نیمگرم پانی سے خوب ملکر غسل دینا۔

دوسرا اخلاقی تدابیر۔ مریض پر کبھی سختی نہ کرنا ہمیشہ نہایت نرمی اور آہستگی سے اوسکو محبت مروت اور سلوک کا سبق دینا۔ لوگوں کے حقوق اسپر اور اوسکے لوگوں پر جیسا کہ ہیں اسکو سمجھاتے رہنا۔

سوم۔ دماغی تدابیر۔ ہمیشہ نئی نئی اشیا اسکو دکھا کر انکی رنگت۔ بو۔ قطع و وضع مقدار۔ اور قامت سمجھانا اور پھر اس سے دریافت کرنا ہر ایک چیز جو دیکھنے سننے یا چھونے میں آئے اسکی بابت اس سے فوراً بطور دلگی تذکرہ کرنا۔ اگر زبان گنگ یا ناقص ہو تو الفاظ ادا کرنے کی ہمیشہ اسکو ورزش کرانا۔ خیالی نقشوں اور زبانی کہاوتوں کی بجائے ہمیشہ مشاہدہ کی چیزوں کی بابت تذکرہ رکھنا۔

چہارم۔ طبی تدابیر۔ جو حالت وعلامات ہاضمہ۔ دماغ۔ نخاع۔ اعصاب کے متعلق پیدا ہوں۔ انکا علاج کرنا۔ مایکرو کیفلک یعنی چھوٹے سر والی ایڈیٹ میں کھوپری کے ٹکڑے کاٹ کر نکالنا تجویز کیا گیا ہے لیکن یہ تدابیر ابھی تک قابل اعتبار ثابت نہیں ہوئی۔ کریٹی نک ایڈیوسی میں تھایرائڈ غدود سی علاج کرنا نہایت یقینی طریقہ ثابت ہوا ہے۔ ۲-۶ گرین کی خوراک میں کچا تھائرائڈ غدود بھیڈ کا ہفتہ میں دو دفعہ کھلایا اور نہایت کامیابی حاصل ہوئی۔ اسکی جلدی پچکاری اور ٹرنسپلانٹیشن بھی کامیاب طریقہ ثابت ہوئے۔ خواہ کسی طریق پر تھائرائڈ سے علاج کیا جاوے کریٹی نک ایڈیوسی میں اسکی عجیب عجیب تاثیرات ثابت ہوتی ہیں۔ قدر بڑھ جاتا پسر ہوا ہیڈ ہیں منہ خوش وضع ہو جاتا ہے ڈول تنکم سینہ۔ ٹانگیں اور ہاتھ چھٹنے لگتے سستی اور بیہودگی کی بجائے چستی اور سمجھ کے آثار نمایاں ہوتے اور تمام جسمانی اور دماغی قوای ترقی پکڑتے ہیں۔

ایراروبا پاوڈر Araroba powder گوا پاوڈر کرائسی روبین کرائسو روبن کا بیان دیکھو۔

ایروروٹ Arrowroot غذا کا بیان دیکھو۔

ایرسٹال Aristol اسکا دوسرا نام آیوڈائیڈ آف تھائی مال ہے۔ آیوڈوفارم اور آیوڈول کی طرح انٹی سپٹک ہی۔ لیکن اسمیں کوئی بدبو نہیں ہوتی اور نیز مقامی استعمال میں جذب ہوکر کوئی نقصان بھی نہیں کرتا آتشک کی زخموں کا بہت جلد اس سے اندمال ہوتا ہے۔ جلدی امراض مثلاً سورایسس خارش۔ ہرپیز۔ ساگریا۔ لوپس وغیرہ میں گویا پاؤڈر کی طرح مفید ہے۔ اوزینا میں اسکے استعمال سے بدبو کم۔ زخموں کا اندمال جلد اور چھلکوں کا بننا بند ہو جاتا ہے۔

ایروپائزن Arrow poison سٹروفنتھس کا بیان دیکھو۔

ایرومیٹک بٹرس Aromatic Bitters یعنی وہ ادویہ جو تلخ اور خوشبودار ہوتی ہیں۔ مثلاً کسکریلا۔ گل بابونہ۔ جنیشین۔ چرائتا۔ لیوپلس۔ لیموں۔ رنگترہ۔ کنیلا۔ کسیریا۔

ایرومیٹکس Aromatics خوشبودار ادویہ مثلاً پیپرمنٹ۔ پودینہ۔ لونگ۔ اجوائن زیرہ۔ الائچی خورد و کلاں۔ دال چینی۔ دھنیا۔ کیجوپٹ آئل۔ ایوکلپٹس آئل۔ سونف۔ لیونیڈر۔ سنبل۔ گلاب زنجبیل۔ جائفل۔ سویا۔ مشک۔ سنبل۔

ایری تھرافلیم گائی نیز Erythrophleum Guinese ساسی بارک کا بیان دیکھو

ایری تھیما۔ Erythema سرخی جلد۔ اس سے مراد جلد کی وہ سوزش ہے جو محض سطح پر ہو۔ اسکے اسباب نہایت مختلف ہوتے ہیں۔ پس اسکے علاج میں سب سے مقدم یہ امر ہے کہ اصل سبب دریافت کرکے اسکا دفعیہ کریں۔ مثلاً اگر پرانی بدہضمی یا سوزش معدہ موجود ہوں تو اوسکا مناسب علاج کریں۔ اگر مچھلی آیوڈائڈ آف پوٹاسیم کباب چینی۔ کوپائیوا اور ٹرپنٹائن وغیرہ کے کھانے سے ایری تھما ہوا ہو تو اُنسے پرہیز کرانا کافی علاج ہے اگر کوئی خاص سبب دریافت نہو سکے تو ایک سالٹ وغیرہ کا مسہل دیکر کھاری اور تلخ ادویہ استعمال کرائیں۔

نسخجات (۱) سوڈا بائی کاربوناس۔ ۳ گرین بسمتھ کاربوناس۔ ۸ گرین گلیسرین ۲/۱ ڈرام انفیوزن چرائتا ایک اونس ایسی تین خوراک روزانہ (۲) سوڈا بائی کاربوناس ۴ اونس۔ اجوائن ۴ ڈرام آرسنک ایک گرین۔ ان سب کو ملاکر سفوف تیار کریں۔ **خوراک** ۵ اگرین تین دفعہ روزانہ جبکہ ایری تھما پرانا پڑجاے تو مار ٹار ایمٹک اور آرسنک کا استعمال ضروری ہی۔

مقامی علاج عام اصول کے مطابق کریں۔ جلدی امراض کا بیان دیکھو۔

ایری ڈکٹین گلوٹی نوزم Erydiction Glutinosum یرباسنیٹا کا بیان دیکھو

ایری سی پلس Eryseplas اری سی پلس کا بیان دیکھو۔

ایریکا۔ Areca

ایریکا کیٹی کو۔ Areca Catechu

ایریکا نٹ۔ Areca Nut

ایریکا کیٹے کو۔ ایریکا نٹ۔ ایریکے نٹ ہی سپاری چھالیا

اریکولین Arecoline } سپاری میں کیٹے کو نیک ایسڈ قدرے روغن اور گوند
اریکیو نشی Arecanussi } موجود ہیں۔ دو جو ہر اریکولین اور اریکی کے این بھی

اسمیں پائے جاتے ہیں لسکے کھانے سے تھوک زیادہ اور پسینہ کم خارج ہوتا ہے۔ طبیعت کو خفیف گرد پیدا تفریح حاصل ہوتی ہے۔ پان اور چونے کے ساتھ اسکا استعمال شوقیہ طور پر عام ہوتا جاتا ہے۔ اسکا اثر قابض اور مخرج کرم ہے بیچش اسہال اور کرم معا میں مفید ہے۔ اسکا کوئلہ کا سفوف عمدہ منجن کا کام دیتا ہے۔
خ۔ بطور قابض ۵ اگرین سے ۱۰ گرین تک بطور مخرج کرم ... تا ... اونس تک۔

فلوئڈ اکسٹرا کٹ بطور قابض ... تک بطور مخرج کرم ... سے ... ڈرام تک۔

ایزیلین Azeline اسکے دوسرے نام فلسین۔ روزانیلین۔ مونوفینل روزیٹ۔ اور میجنٹا اور انیلین ریڈ ہیں۔ فلسین کا بیان دیکھو۔

الیسپیڈوسپرماکیوبریکو Aspedosperma Quebrico
الیسپیڈوسپرمین Aspedospermine } کیوبریکو کا بیان دیکھو۔
کیوبریکین Quebrecine

الیسپی ریٹر Aspirator ڈرائیولے فائز اور ریسل کا اسپریٹر اسکی عام مثالات ہیں اسکے استعمال میں امر قابل یادداشت ہے کہ جو نہیں سوئی کا سوراخ جلد کے نیچے پہنچ جاوے تو فوراً پچکاری کا پسٹن کھینچکر اسکے اندر خلا پیدا کرلینا چاہیئے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے جب سوئی کا سوراخ پیپ یا اور رطوبت کے اندر پہنچیگا۔ تو اسوقت فوارہ کے طور پر وہ رطوبت پچکاری کے اندر چڑھ کر یہ بتا دیگی کہ اب سوئی کا سوراخ جوف تک پہنچ گیا ہے ورنہ اندیشہ ہے کہ سوئی جوف سے گذر کر گہری ساختوں میں جا گھسے اور پھر پیپ وغیرہ کا کچھ پتہ نہ لگے جب پیپ ایکدفعہ بذریعہ پچکاری باہر آچکے تو سائفین ایکشن کی ترکیب سے باقی تمام باہر نکال سکتے ہیں۔ اگر خلا کی کھینچ سے پیپ باہر نہ آوے تو دباؤ دینے اور نچوڑنے سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ اور نقصان کا اندیشہ ہے۔ اسپیریٹر کے استعمال کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) تشخیص امراض۔ ایبسس۔ پائیوتھوریکس۔ پلیوریسی۔ ہائڈروپیری ٹونیم۔ لورایبسس۔ ہائڈروپیری کارڈیم۔ سٹ ہائڈٹیڈ سسٹ۔ پایوسلپنکس وغیرہ میں نمبر ایک سوئی بلا خوف واندیشہ داخل کرکے اپنی تشخیص کا اطمینان کرسکتے ہیں۔ اگر ہوائی زہروں سے کامل طور پر حفاظت کیجائے تو سوئی کے داخل کرنے میں کوئی اندیشہ نہیں۔

(۲) علاج امراض پیری نیفرٹیک ایبسس۔ سوآز ایبسس۔ ہائڈیٹڈ سسٹ۔ لورایبسس۔ حبس البول۔ اور بیضہ تن سٹرنگولیٹڈ ہرنیا۔ ہائڈروکیفلس۔ سپائینا بائی فیڈا۔ پلیوریسی۔ اشائی ٹینز۔ ہائڈروپیری کارڈیم۔ وغیرہ الیسپی ریٹر کے ذریعہ خالی کئے جاسکتے اور پھر بعد میں مناسب علاج سے اچھے کئے جاسکتے ہیں۔

الیستھی نوپیا Asthenopia ضعف چشم بصارت کے امراض کا بیان دیکھو۔

ایسٹرس Estrus یگٹس انکو عام طور پر کیڑے کہدیتے ہیں۔ خواہ کسی حصہ میں ورم ہو اور اسکی حفاظت نہکیجاوے تو چھوٹے چھوٹے کیڑے جنکو دیسی زبان میں سونڈے بھی کہتے ہیں پڑجایا کرتے ہیں ناک کے اندر ورم ہوکر اُسکے جوفوں میں اکثر پڑجاتے ہیں۔ انکی سلسلاہٹ سی سخت بے چینی رہتی ناک سی بدبو آتی اور تمام چہرہ متورم ہوجاتا ہے۔ بخار ساتھ نہیں ہوتا اسمیں اور ماشرای کے ورم میں یہی ایک بڑی پہچان ہے۔ مگر اصل شناخت سونڈوں کا باہر نکلنا اور نظر آجاتا ہے۔ باقی تمام علامات کیفیت مقدار اور مقام ورم کے مطابق ہوتی ہیں۔

علاج۔ اسکا سب سی عمدہ علاج صرف اسیقدر ہے کہ اگر ناک یا زخموں کے اندر پڑگئے ہوں تو ٹرپنٹائن یا کاربالک لوشن کی پچکاری سے اُنکو صاف کیا جاوے۔ اور اگر انتڑیوں کے اندر ہوں تو مسہلات اور فاقہ کشی کے بعد مخرج کرم ادویہ خاصکر ٹرپنٹائن استعمال کرائی جاوے

ایسٹری کنتھا لانگیفولیا Astracantha Longifolia تالمکھانہ۔ اسکی جڑ مدر مسکن سوزش اور دافع تشنگی ہے۔ ڈراپسی میں یرقان۔ سوزاک اور وجع مفاصل میں مفید ہے۔

خ تخم ½ ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔ اسکے درخت کی خاک ¼ ڈرام۔

ایسٹرگیلس کمیفر Astragalus Cummifer اسکا گوند جسکو ٹریگاکنتھ یا کتیرا گوند کہتے ہیں۔ استعمال کیا جاتا ہے۔ ٹریگاکنتھ کا بیان دیکھو۔

ایسٹرنجنٹس Astringents یعنی قابض یا حابس ادویہ انکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ایسڈ ایسی ٹک۔ ایسڈ بنزواک۔ ایسڈ کاربالک۔ ایسڈ گیلک۔ ایسڈ ہائڈروکلورک ڈائلیوٹ۔ ایسڈ نائیٹرک ڈائلیوٹ ایسڈ سلفیورک ڈائلیوٹ۔ ایسڈ ٹینک۔ ایسکلس ہپ۔ الکحال۔ آرجینٹی نائیٹراس۔ ارگٹ۔ ایوکےلپٹس۔ اکتھیال السں۔ آرنیکا ڈائی۔ اوکا۔ جامن۔ طوطیا سفید ونیلا۔ رسوت۔ ہیراکسیس۔ تمام نمکہائے سکہ۔ پھٹکری۔ دارچینی۔ باربیری ببل۔ لبسٹارٹا۔ کوٹوکرے زوٹ۔ ہیمامیلس۔ ہیماٹاکسی لم۔ ہیزلین۔ کائینو۔ کاری نو۔ کرمیریا۔ بیٹی کو۔ ٹرپنٹائین۔

ایسٹگمی ٹزم Astigmatism بصارت کے امراض کا بیان دیکھو۔

ایسڈ آرتھوفیتال Acid orthophenol

ایسڈ آرسی نیس Acid Arsenicus خ ۱/۶۰ گرین سے ۱/۱۲ گرین تک

ایسڈ آسمک Acid osmic

ایسڈ آکسی نیفتھاک Acid Oxynaphthoic

ایسڈ اڈونی ڈک Acid Adonidic خ ۱/۴ گرین سے ۳/۴ گرین تک

ایسڈ اگیری سینک Acid Agaricinic

ایسڈ اگی سورک Acid igasuric

ایسڈ انائی سک Acid Anisic

ایسڈز یعنی حموضات کی تاثیرات ایک دوسرے سے نہایت مختلف ہیں۔ یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ تمام ایسڈز کا مجموعی بیان صحیح طور پر کلاً وجزاً

نام	English	خوراک
ایسڈ اولی اک۔	Acid Oleic	
ایسڈ ایسی ٹک۔	Acid Acetic	
ایسڈ ایسی ٹک ڈائلیوٹ	Acid Acetic Dilute	خ نصف ڈرام سے ۱ ڈرام تک
ایسڈ بنزواک	Acid Benzoic	خ ۵ گرین سے ۱۵ گرین تک
ایسڈ بورک	Acid Boric	خ ۵ گرین سے ۱۵ گرین تک
ایسڈ بورک	Acid Boric	
ایسڈ پائی روگیلاک	Acid Pyrogallic	خ ¼ گرین سے ¼ گرین تک
ایسڈ پراسمک	Acid Perosmic	
ایسڈ پکرک	Acid Picric	خ ½ گرین سے ½ گرین تک
ایسڈ ٹارٹارک	Acid Tartaric	خ ۵ گرین سے ۱۰ گرین تک
ایسڈ ٹانک	Acid Tannic	خ ۲ گرین سے ۵ گرین تک
ایسڈ ٹرائی کلورایسی ٹک	Acid Trichloracetic	
ایسڈ ٹرائی کلورفینک	Acid Trichlorphenic	
ایسڈ سائٹرک۔	Acid Citric	خ ۵ سے ۲۰ گرین تک
ایسڈ سکلی راٹک	Acid Sclerotic	خ ½ گرین سے ¾ گرین تک جلد کی پچکاری میں
ایسڈ سکلی راٹینک	Acid Sclerotinic	خ ایضاً ایضاً ایضاً
ایسڈ سلفیورس	Acid Sulphuris	خ ½ ڈرام سے ایک ڈرام تک
ایسڈ سلفیورک	Acid Sulphuric	
ایسڈ سلفیورک ڈائلیوٹ	Acid Sulphuric dilute	خ ۵ بوند سے ۲۰ بوند تک
ایسڈ سلفیورک ایرومیٹک	Acid Sulphuric Aromatic	خ [illegible]
ایسڈ سلفولی نک	Acid Sulpholinic	[illegible]
ایسڈ سوزولک	Acid Sozolic	خ ۵ گرین سے ۲۰ گرین تک
ایسڈ سیلے سلک	Acid Salicylic	
ایسڈ فاسفورک	Acid Phosphoric	
ایسڈ فاسفورک ڈائلیوٹ	Acid Phosphoric dilute	خ ۵ بوند سے ۲۰ بوند تک
ایسڈ فلیواورک۔	Acid Fluoric	
ایسڈ فینک	Acid Phenic	

سب پر حاوی ہو سکے اسلیے ہم بنظر اختصار بیان ایسڈز کو مفصلہ ذیل دو حصوں پر منقسم کرکے انکا بیان کرتے ہیں۔

اوّل ایسڈ سلفیورک
ایسڈ نائیٹرک
ایسڈ ہائڈروکلورک
ایسڈ فاسفورک
ایسڈ ایسی ٹک
ایسی ٹم یعنی سرکہ
ایسڈ سائیٹرک
ایسڈ ٹارٹارک
ایسڈ کاربانک

بیرونی استعمال میں یہ تمام ایسڈ کم و بیش سوزش کرتے اور بعض مقام مفعول کو جلا دیتے ہیں۔ جب کسی ساخت کا جلانا مقصود ہو تو خشک مسے وغیرہ نائٹرک ایسڈ موکھوں کے لیئے ایسی ٹک ایسڈ ایذا رساں مسوں کے لیئے سلفیورک ایسڈ

ایسڈ کاربالک Acid Carbolic خ ایک گرین سے ۳ گرین تک

ایسڈ کاربالک لکوئی فایڈ۔ خ ایک بوند سے ۳ بوند تک

ایسڈ کاربانک Acid Carbonic

ایسڈ کاربی زاٹک Acid Carbazotic خ ½ گرین سے ۲ گرین تک

ایسڈ کتھارٹک Acid Cathartic خ ۲ گرین سے ۴ گرین تک

ایسڈ کرامک Acid Chromic

ایسڈ کرائی سوفینک Acid Chrysophanic خ ¼ گرین سے ایک گرین

ایسڈ کیمفورک Acid Camphoric

ایسڈ گائی نوکارڈک Acid Gynocardic خ ۱ گرین سے ۲ گرین تک

ایسڈ گیلک Acid Gallic خ ۲ سے ۱۵ گرین تک

ایسڈ لیکٹک Acid Lactic

ایسڈ لیکٹک ڈائلیوٹ Acid Lactic dilute خ ½ ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

ایسڈ نائیٹرک Acid Nitric

ایسڈ نائیٹرک ڈائلیوٹ Acid Nitric dilute خ ۵ بوند سے ۲۰ بوند تک

ایسڈ نائیٹرو ہائڈرو کلورک ڈائلیو Acid Nitrohydrochloric dilute
خ ۵ بوند سے ۲۰ بوند تک۔

ایسڈ نائیٹرس Acid Nitrous

ایسڈ ہائڈروبرومک ڈائلیوٹ Acid Hydrobromic dilute
خ ۱۵ بوند سے ۶۰ بوند تک۔

ایسڈ ہائڈروسائینک ڈائلیوٹ Acid Hhdrocynic dilute
خ ۲ بوند سے ۶ بوند تک۔

ایسڈ ہائڈروفلیورک Acid Hydrochloric

ایسڈ ہائڈروکلورک ڈائلیوٹ Acid Hydrochloric dilute
خ ۵ بوند سے ۲۰ بوند تک۔

ایسڈ ہائڈری اوڈک Acid Hydrvoduc
اس کا سیرپ پلایا جاتا ہے جسکی خوراک نصف ڈرام سے ۲ ڈرام تک
ہے۔

بہتر ہیں انکو پانی میں
ملاکر جلد پر لگانے
سے تبخیر ہوکر ٹھنڈک
پیدا ہوتی اور تیز
بخار کی حرارت
کم ہوجاتی ہے
سلفیوریک ایسڈ
ڈائیلیوٹ اگر اس
طریق سے استعمال
کیا جاوے تو سل کے
پسینہ کو کم کردیتا ہے
کھانے سے براہ
راست انکا اثر دہن
معدہ اور انتڑیوں پر
جاذب حابس الدم
اور دافع کھار ہوتا
ہے اسلئے کھار زہروں
مثلاً امونیا کارب
پٹاسی کارب لائکوار
پٹاسی وغیرہ کے
لئے فادزہر کا کام
دیتے ہیں منہ کے
غدود کو تحریک دیکر
لعاب دہن زیادہ
پیدا کرتے پیاس کو
تسکین دیتے اور
تھوک کی زیادتی

سے معدہ کو تحریک دیکر اشتہا اور ہاضمہ کو مدد دیتے ہیں۔
کاربالک ایسڈ جب جوش کھانے والی صورتوں میں پایا جاوے تو معدہ کے اعصاب کو نہایت تسکین بخشتا اور خراش معدہ اور غثیان کی حالت میں کمال آرام دیتا ہے۔ ایوڈ میم میں پہنچکر کیموس کی ترشی کو زیادہ کردیتے اور غدود امعا جگر اور لبلبہ کو تحریک دیکر اُنکے عروق ہاضمہ کا افراج زیادہ کرتے ہیں۔ ڈائلیوٹ سلفیورک ایسڈ اسہال حادہ ومزمنہ اور نیز اسہال الدم میں نہایت مفید ہے۔ نائیٹرک و نائیٹرو ہائڈروکلورک ایسڈ عمدہ مخرج صفرا ہیں۔ خون میں جذب ہوکر اُسکے کھاری پن کو کم کردیتے ہیں۔ فاسفورک ایسڈ کے استعمال سے خون کی خلیوں میں فاسفیٹ زیادہ ہوجاتا ہے۔ اسطرح سے گویا کہ یہ مقوی خون ہو۔ نباتی ایسڈ مثلاً سائیٹرک ٹارٹارک اور ایسیٹک ایسڈ۔ خون میں پہنچکر اُسکے آکسیجن اور کھاری اجزا کے ساتھ ملکر سالٹ بنجاتے ہیں۔ جیسے سائٹرک ایسڈ سے سائیٹریٹ آف سوڈیم۔ پوٹاسیم یا امونیم بنجاتا ہے۔ خون سے خارج ہوکر تمام ساختوں پر اپنا خاص اثر ظاہر کرتے ہیں۔ سلفیورک ایسڈ نہایت عمدہ حابس الدم ہو۔ نائیٹرک اور نائیٹرو ہائڈروکلورک ایسڈ مقامی اور داخلی استعمال میں مخرج صفرا ہیں۔
سلفیورک۔ فاسفورک۔ اور ہائڈروکلورک ایسڈ اخراج پسینہ کو کم کردیتے ہیں۔ یہ بات قابل یادداشت ہے کہ چونکہ تمام ایسڈ سالٹ بنکر خارج ہوتے ہیں اسلیے پیشاب میں ترشی زیادہ نہیں ہونے پاتی۔ اور انکے کھاری سالٹوں سے گردوں کو تحریک ہوکر ادرار میں تائید ہوتی ہے۔

دوم مختلف ایسڈز جو عام تاثیرات رفع تشنگی تائید ہاضمہ قبض وغیرہ سے قریب قریب مستثنیٰ ہیں اسلیے اُن کا بیان ذیل میں ترتیب وار کیا جاتا ہے۔

ایسڈ آرتھو فینال سلفونک۔ ایسپٹال۔ سلفوکاربال۔ سوزالک ایسڈ۔ کاربالک ایسڈ اسیلی سلک ایسڈ کی طرح انٹی سپٹک ہے۔ مگر اون کی نسبت اپنی تاثیرات میں زیادہ قوی ہے جیسا کہ اسکے نام سے شبہ پڑتا ہے ویسا تیز کاسٹک نہیں ہے بلکہ کاربالک ایسڈ کی طرح آنکھوں کے اوپریشنوں میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ایسڈ آرسینیس۔ آرسنک کا بیان دیکھو۔

ایسڈ آسمک اور پرآسمک۔ اسکے ابخرات نہایت تیز خراش کنندہ ہوتے ہیں۔ آنکھ منھ ناک اور نرخرہ کے اندر پہنچکر سخت سوزش پیدا کردیتے ہیں۔ بلکہ آسمیم آنکھ میں تہ نشین ہوکر نظر کو بالکل برباد کرسکتا ہے جلد پر بھی اسکے ابخرات سخت خراش کرکے پھنسیاں نمودار کردیتے ہیں۔ سلفیوریٹڈ ہائیڈروجن کا سونگھنا اسکے زہریلے ابخرات کے نقصانات کا دفعیہ کرتا ہے۔ اسلیے جلدی پچکاری اعصابی دردوں مثلاً صداع عرق النسا وغیرہ میں اور نیز مختلف رسولیوں مثلاً سارکوما۔ لمفوما۔ سرطان وخنجر وغیرہ میں مفید ہے۔ اسکی ترکیب استعمال اسطرح سے ہے۔ آسمک ایسڈ ایک حصہ پانی ۶۰ حصہ گلیسرین ۴۰ حصہ ملاکر اسمیں سے

پندرہ بیس قطرہ کی جلدی پچکاری کیجاوے۔

ایسڈ آکسی نیفتھو اک۔ سیلی سلک ایسڈ کی نسبت پانچ حصہ زیادہ انٹی سیپٹک اور سکیبیز یعنی ورانگوساٹی کو اور داد وغیرہ میں نہایت مفید ہے۔ پانچ سے دس فیصدی تک کی طاقت کا مرہم بنا سکتے ہیں۔

ایسڈ اوزونک۔ یہ ایسڈ اوزونس وڑنے لس سے حاصل ہوتا ہے لیکن ابھی تک اسکی کوئی خاص تاثیر ثابت نہیں ہوئی

ایسڈ اگے ری سینک۔ اگی ری سین کی طرح سل کے تعرق شبینہ میں نہایت مفید ہے۔

خ ۱/۲ گرین سے ۱ ۱/۲ گرین تک۔

ایسڈ انائی سک۔ یہ ایک نیا انٹی سیپٹک اور اینٹی پائیریٹک ہے۔ اسکی تاثیرات سیلی سلک ایسڈ کے مشابہ ہیں۔

ایسڈ اولی اک۔ اولی اک ایسڈ کا بیان دیکھو۔

ایسڈ ایسی ٹک۔ عام بیان میں اسکا ذکر ہو چکا۔

ایسڈ بنزواک۔ بنزوائن کا بیان دیکھو۔

ایسڈ بورک۔ یہ ایک نہایت عمدہ بے ضرر بے خراش انٹی سیپٹک اور ڈس انفیکٹنٹ ہے بصورت بورک لنٹ اور بورک ائینٹمنٹ عام طور پر زخموں کے ڈریس کرنے میں استعمال کیا جاتا ہے گلیسرین یا شہد میں ملا کر منہ کے آبلوں خاصکر افتھی میں مفید ہے۔ زیادہ مقدار میں کھلانے سے معدہ اور امعا میں خراش پیدا کرتا ہے۔ اسکا اندرونی استعمال سوزش مثانہ میں پیشاب کی جلن۔ بدبو اور غلاظت کو کم کر دیتا ہے۔ کان کی سوزش میں جبکہ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہو کر بہت پیپ خارج ہوتی ہو نہایت مفید ثابت ہوا ہے دیکھو اٹوریا کا بیان سخت پیپ والی آفتھیلمیا میں آنکھ کو پندرہ بیس گرین فی اونس کے لوشن سے خوب صاف کرتا معجزہ کے طور پر ایک ہی دفعہ میں اخراج پیپ وغیرہ کو آرام کر دیتا ہے۔ پھوڑوں پر مفصلہ ذیل نسخہ میں لگانا تمام جلن اور سوزش کو تین چار روز میں دفع کر دیتا ہے بورک ایسڈ ایک ڈرام بنزواک ۱/۲ گرین۔ ویسلین ۵ ڈرام ایگزیما۔ ایری تھیما۔ بغل گند اور ایپیالی گو میں بطور سفوف یا لوشن یا مرہم مفید ثابت ہوا ہے منہ۔ ناک۔ اور گلو کے متعلق نزلہ اور سوزش میں اسکی غرغرہ نافع ہیں۔ خاصکر اگو پٹاسی کلوراس اور گلیسرین میں ملا کر استعمال کیا جاوے تھرش کے لیئے قریباً مخصوص معلوم ہوتا ہے منجنوں میں بھی اسکو اکثر شامل کر دیا جاتا ہے۔

ایسڈ پائی روگیلک۔ گیلک ایسڈ کیطرح حابس الدم ہے۔ اسے ۲۰ فیصدی تک کا مرہم یا لوشن ایگزیما لوپس ایپی تھیلیومیٹس السر اور سافٹ شنکر میں مفید ہے۔ ۲۰ فیصدی کا مرہم ایپی تھیلیومیٹس زخم پر لگانے سے اوس کے فاسد ذرات کو زائل کر دیتا لیکن صحیح انگور کو خراب نہیں کرتا اسکا ۲ فیصدی کا حل انٹی سیپٹک ہے مفصلہ ذیل نسخہ بالوں کو سیاہ کرنے کے لیئے استعمال کیا جاتا ہے۔

پائیروگیلک ایسڈ ایک ڈرام لیکر پانی ۱۶ اڈرام میں حل کرو اور سلور نائیٹرائیٹ ایک ڈرام لیکر ۳۰ ڈرام
پانی میں حل کرو اور پھر ان دونوں کو ملا کر برش کے ساتھ سفید بالوں پر لگاؤ۔

خ ½ گرین سے ۱½ گرین تک۔

ایسڈ پرآسمک۔ دیکھو بیان ایسڈ آسمک کا۔

ایسڈ پکرک۔ اسکا بیرونی استعمال وارنش کے طور پر جلد کی حفاظت کرتا اور حصہ مفعول کی شریانوں کو سکیڑ کر اوسکا خون کم اور رنگ پھیکا کر دیتا ہے۔ اسلیئے جلدی سوزش لمفینجائیٹس۔ اگزیما روم اری تھیما اور ابی سی پلس میں مفید ہے۔ اری سی پلس کے مقام پر ½ سے ¾ فی صدی طاقت تک کا لوشن چھ سات دفعہ روزانہ لگانا اور ساتھ ہی کو بن کی جلدی پچکاری کرنا نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔
داخلی استعمال میں پکرک ایسڈ دافع بخارات اور صداع نوبتی ہے۔ دیکھو بیان امونیا پکراس کا۔

ایسڈ ٹارٹارک۔ دیکھو حصہ اول کا بیان

ایسڈ ٹانک۔ دیکھو مازو کا بیان۔

ایسڈ ٹرائی کلورایسی ٹک۔ کرومک ایسڈ کی طرح اینٹی سیپٹک ہے جس مقام پر لگایا جاوے اسی جگہ ایک صاف سفیدی مائل کھرنڈ جمجاتا ہے۔ جو چار یا پانچ روز میں خود بخود اتر جاتا ہے۔ فیرنجائیٹس اور ٹانسلائیٹس میں نسخہ ذیل گلو کے اندر لگانا مفید ہے۔
آیوڈین ایک گرین۔ پٹاسی آیوڈائڈ ۲ گرین پانی ۱۰۰ قطرہ میں حل کرکے اسمیں گلیسرین ۲۰۰ قطرہ ملا دیجاوے اور پھر اسمیں تین گرین ایسڈ ٹرائی کلورایسی ٹک حل کیا جاوے۔ اوٹٹس اور میکونیز بھی اسکا لگانا مفید ہے

ایسڈ ٹرائی کلورفینک۔ ٹرائی کلورفینال کاربالک ایسڈ کے مشابہ مگر اسکی نسبت قوی تر ہے۔

ایسڈ سیلی سلک۔ سیلکس البا کا بیان دیکھو۔

ایسڈ سائٹرک۔ دیکھو عام بیان ایسڈز کا نمبر (۱) میں۔

ایسڈ سکلے راٹک۔
ایسڈ سکلیرائی نک } حابس الدم تاثیرات میں ارگٹ کی مشابہ ہیں لیکن رحم پر اسکا کوئی اثر نہیں خ ½ گرین سے ⅓ گرین تک

ایسڈ سلف ایسی لینک۔ یہ ارگٹ میں سے نکلتا ہے اور کارنوٹین کی طرح اسکا اثر زیادہ تر رحم کے عضلات پر ہوتا ہے۔

ایسڈ سلفیورس۔ آکسیجن کو نباتی اور حیوانی اشیاء سے نکالکر سلفیورک ایسڈ میں بدلجاتا اور جس مقام پر لگایا جاوے اس جگہ پر خراش کرتا۔ اور تمام خوردبینی نباتات کو جو سڑن پیدا کرتے ہیں مار ڈالکر اینٹی سیپٹک اور ڈس انفکٹینٹ اثر پیدا کرتا ہے۔ داد۔ بدبودار زخم اور سوزش گلو میں اسکا استعمال کرتے ہیں۔ معدہ میں خمیر اور ہاضمہ سے جو سارسینی اور سپیئی سیلیم پیدا ہوں انکو ہلاک کرنے اور ہاضمہ کو درست کرنے کے لیئے خوب کارآمد ہے۔
سلفائیٹس زیادہ مقدار میں سلفیٹ بنکر اپنے مسہل اور مدفعل سے حرارت بخار کو کم کرتے ہیں سوڈیم سلفائیٹ

اور سوڈیم ہائپو سلفائٹ معدہ میں پہنچکر ہائڈروکلورک ایسڈ کے فعل سے سلفیورس ایسڈ پیدا کرتے ہیں اسلیے داخلی استعمال کے لیے سلفیورس ایسڈ کی بجائے انکو آسانی استعمال کر سکتے ہیں۔

گندھک کا دھواں جو خشک سلفیورس ایسڈ ہوتا ہے۔ نہایت قوی اور یقینی ڈس انفیکٹنٹ ہے کمروں اور پارچات کا ڈس انفیکٹ کرنا گندھک کی دھونی سے نہایت آسان ہے۔

ایسڈ سلفیورک۔ دیکھو عام بیان نمبر (۱) میں

ایسڈ سلفولنک اسکے دوسرے نام یولی سالو اور سالو اور سالوین بھی ہیں آیوڈوفارم اور کرائی [illegible]

ایسڈ سوزونک۔ ایسڈ آرتھوفینال سلفونک کا بیان دیکھو۔

ایسڈ سلی سلک۔ سیلکس البا کا بیان دیکھو۔

ایسڈ فاسفورک۔ دیکھو بیان نمبر (۱) میں

ایسڈ فلواورک۔ اسکا دوسرا نام ہائڈروفلواورک ایسڈ بھی ہے۔ ڈفتھیریا اور سل میں اسکا انہیلیشن استعمال کیا جاتا ہے برونکوسیل میں نہایت مفید ہے۔

خوراک ایسڈ فلواورک ڈائلیوٹ (۱/۲ فیصدی طاقت کا) ۱/۲ ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

ایسڈ فینک۔ ایسڈ کاربالک کا بیان دیکھو۔

ایسڈ کاربالک۔ خارجی استعمال میں اینٹی زائی ماٹک۔ اینٹی سیپٹک۔ ڈس انفیکٹنٹ اور ڈی اوڈورنٹ ہے۔ تمام آرگے نائزڈ فرمنٹس یعنی ایسڈ مولڈ اور بکٹیریا کو بہت جلدی سے ہلاک کر دیتا ہے کیمکل فرمنٹس یعنی پیپسن اور ٹائلین وغیرہ کو بھی بے اثر کر دیتا ہے۔ نیز سڑن سے جو عفونت دار اور متعدی مادہ پیدا ہوتا ہے اسکو بھی زائل کر دیتا ہے۔ پانچ فیصدی کا لوشن اوزاروں اور مقام ماؤف کو اینٹی سیپٹک کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اور ۲۱/۲ فیصدی کا زخم سرجن کے ہاتھ اور اسپنج وغیرہ صاف کرنے کے لیے کاربالک آئیل جو ایک سے ۱۰ فیصدی تک کی طاقت کا روغن زیتون یا بید انجیر میں ملا کر بنایا جاتا ہے کٹھیر اور بروب کی رگڑ وغیرہ کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ مگر تیل میں ملکر اسکا فعل بہت کمزور بلکہ کالعدم ہوجاتا ہے۔ کاربالک گاز اسطرح سے بناتے ہیں۔ کاربالک ایسڈ ایک حصہ ریزن ۴ حصہ پیرافین ۴ حصہ انکا ایک مکسچر بنا کر اس سے دو چند وزن میں بلاشوب گاز لیکر اسمیں تر کرکے خشک کر رکھتے ہیں۔

جس مقام پر خالص کاربالک لگایا جاوے پہلے پہل کسیقدر خراش کرتا مگر تھوڑی دیر میں اس جگہ کو سن کر دیتا اور اسکو جلا کر ایک سخت سفید رنگ کھرنڈ بنا دیتا ہے۔ عفونت دار زخموں پر اسکا لگانا مصلح ہے۔ ۲۱/۲ فیصدی کا لوشن زخموں کی دھونی اور غرغرہ میں استعمال کیا جاتا ہے سخت آفتھلمیا میں جبکہ پلکیں اور کنجنکٹیوا بہت ورم کر گئے ہوں ۲۱/۲ فیصدی کے لوشن سے آنکھ کو بار بار

دھوکر برابر صاف رکھنا اور ایک گدی اسی لوشن میں ہر وقت آنکھ پر رکھنا تمام ورم کو ۲۴ گھنٹہ کے اندر رفع کر دیتا ہے۔ برائے ادرنالیوں کی گندگی و ڈس انفیکٹ کرنے کے لیے بھی اسکا اکثر استعمال کیا جاتا ہے کاربالک ایسڈ کا انہیلیشن سل گینگرین آف دی لنگ۔ برانکائٹس اور نیومونیا میں نہایت عمدہ ڈی اوڈرنٹ اور ڈس انفیکٹنٹ ہے۔ معدہ کے نفخ میں جبکہ فساد ہاضمہ کی وجہ سے خراب ہوائیں جمع ہو گئی ہوں اسکے استعمال سے کمال فایدہ ہوتا ہے۔ خون میں بآسانی جذب ہوکر تمام ساختوں میں پہنچتا اور ہر جگہ خراش اور سوزش کی علامات پیدا کرتا ہے۔ دل کی حرکات پہلے سست اور پھر تیز ہو جاتی ہیں۔ بلڈ پریشر پہلے زیادہ اور بعد میں کم ہو جاتا ہے۔ دکشی تشنجی حرکات اور آخرکار فالج ظاہر ہوتے ہیں طبعی مقدار میں بخار کی حرارت کو جو سوزش مفاصل یا انڈو کارڈائیٹس سے ہو کم کر دیتا ہے۔
پیشاب میں خارج ہوتا ہوا اسکو سبزی وسیاہی مائل کر دیتا ہے۔ ذیابیطس کو اس سے عارضی آرام ہو جاتا ہے لیکن بعض اوقات اس سے البیومی نیوریا ہو جاتا ہے۔ پسینہ اور تھوک زیادہ خارج ہوتا ہے۔

ایسڈ کاربانک۔ دیکھو بیان نمبر (۱) میں۔

ایسڈ کاربے زانک۔ ایسڈ پکرک کا بیان دیکھو۔

ایسڈ کیتھارٹک۔ یہ سنا، ریوند چینی اور فرنگولا بارک میں سے حاصل ہوتا ہے بے ذائقہ اور بے ضرر مسہل ہے کسی قسم کی خراش اور تولد پیدا نہیں کرتا خ ۳ گرین سے ۸ گرین تک۔

ایسڈ کرومک۔ یہ نہایت تیز کاسٹک دافع بدبو اور سٹرنجنٹ ہے خراب زخموں کے دھونے کے واسطے ½ گرین فی اونس کا لوشن کافی ہے۔ دوم درجہ آتشک کے زخموں پھنسیوں، میوکس ٹیوبرکل ورکانڈی لوما وغیرہ میں نہایت مفید ہے۔
پارہ سے اگر منہ میں سوزش ہو گئی ہو تو اسکا چار یا پانچ فیصدی کا لوشن مقام ماوف پر لگانا دو تین دفعہ میں آرام کر دیتا ہے۔ برائے ورم زبان اور گلو میں خاص فایدہ کرتا ہے۔ اپی تھیلیوما آف دی پینس کو زائل کرنے کے لیے یہ سب سے عمدہ کاسٹک ہے۔

ایسڈ کرائی سوفینک۔ کرائی سے روبین کا بیان دیکھو۔

ایسڈ کیمفورک۔ یہ ایک عمدہ بے خراش انٹی سپٹک ہے۔ پانچ فیصدی کا لوشن زخموں پر لگانے اور نصف فیصدی سے ۲½ فیصدی تک کا لوشن سوزش ناک۔ گلو۔ مزخرہ وغیرہ میں بطور سپرے استعمال کرنے سے بہت جلد فایدہ ہو جاتا ہے۔ چار فیصدی کا مرہم ارکی سی پلس اور اگزیما میں مفید ہے۔

ایسڈ گائی نو کارڈک۔ اسمیں تمام تاثیرات چال موگرا روغن کی موجود ہیں مگر اسکے بدذائقہ اور بدبو بھی ہے۔ اگزیما میں ۵ گرین گائی نوکارڈک ایسڈ فی اونس ویسلین میں ملا کر لگانا نہایت مفید ہے۔ داخلی استعمال میں اسکی تاثیرات چال موگرا ائیل کے مشابہ ہیں خ ۱ سے ۳ گرین تک۔

ایسیڈ گیلک - دیکھو مازو کا بیان
ایسیڈ ٹینک - کروپ وہ دفتھیریا میں بطور سپرے استعمال کرنا فاسد جھلی کو حل کر لیتا ہے۔ داخلی طور پر بطور محرک ہاضمہ اسکا استعمال کر سکتے ہیں۔ سوزش مثانہ میں مفید ہے۔ دو فیصدی کا حل بچوں کے سبز رنگ اسہال میں خاص فائدہ کرتا ہے۔

دافع تشنگی اور نافع سرفہ ہے۔
ایسیڈ نائٹرک - دیکھو عام بیان نمبر (۱) میں۔
ایسیڈ نائٹرو ہائڈروکلورک - نہایت عمدہ محرک ہاضمہ مخرج صفرا اور محرک جگر ہے۔ دیکھو عام بیان نمبر (۱) میں
ایسیڈ ہائڈرو برومک - برومائڈز کا بیان دیکھو
ایسیڈ ہائڈروفلو اورک - ایسڈ فلواورک کا بیان دیکھو
ایسیڈ ہائڈروکلورک - دیکھو عام بیان نمبر (۱) میں
ایسیڈ ہائڈری اوڈک - ہائڈری اوڈک۔ اسکی تاثیرات آیوڈائڈ آف پوٹاسیم کے مشابہ ہیں۔ دمہ، سرفہ مزمنہ کا تیسرا آتشک اور امراض میلیریا میں مفید ہے شربت ہائڈری اوڈک ایسڈ آدھ سے ۲ ڈرام تک۔
ایسرین Eserene کیلیے باربین کا بیان دیکھو۔
ایسفکشیا نیونٹورم Acrocbordon بچہ نوزائیدہ کا احتباس النفس۔
دم بند ہونے کی وجہ سے بچہ مردہ معلوم ہوتا ہے۔ بچہ پیدا ہوتے ہی چلاتا ہے جس سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ سانس آنا شروع ہو گیا ہے مگر بعض اوقات ایسا نہیں ہوتا اور بچہ نیم مردہ سا پڑا رہتا ہے اس حالت کو ایسفکشیا نیونٹورم کہتے ہیں پہلے درجہ میں چہرہ نیلگوں اور متورم ہوتا بچہ ہلکی ہلکی سسکیاں سی لیتا اور قلب کی حرکات ست اور ضعیف ہوتی ہیں دوسرے درجہ میں بچہ کا رنگ پھیکا پڑ جاتا۔ اطراف ڈھیلے پڑ جاتی ہیں۔ بدن ٹھنڈا معلوم ہوتا اور قلب کی حرکات ناقابل احساس ہو جاتی ہیں۔ اگر جلدی سے سانس آنیکی تدابیر نہ کیجائیں۔ تو بچہ ہلاک ہو جاتا ہے۔
علاج - فوراً ناف کو مضبوط لیگیچر کے ساتھ باندھ دیں۔ منہ کا ناسم لعاب انگشت کے ساتھ صاف کریں اور حنجرہ میں ایک نلی یا کتھیٹر پہنچا کر ہوائی راستوں کا لعاب چوس کر نکال لیں۔ ایک تولیہ ٹھنڈے پانی میں بھگو کر بچے کے سینہ پر آہستگی بار بار ماریں اور باری باری اسکو گرم اور ٹھنڈے پانی میں بٹھلاویں تاکہ تحریک ہو کر دم آنا شروع ہو جائے اگر ان تمام تدابیر میں ناکامی رہے اور تنفس قائم نہ ہو تو مصنوعی تنفس آزمانا چاہیئے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک قلب کی حرکات محسوس ہوتی ہیں اسوقت تک زندگی کی امید ہے تمام تدابیر کی تعمیل میں یہ احتیاط لازمی ہے کہ کوئی عمل زیادہ گھبراہٹ اور تیزی کے ساتھ نہ کیا جائے جس سے حرکت قلب کی بند ہونے کا اندیشہ ہو۔ چونکہ بچوں کا احتباس النفس عموماً دماغ میں خون کم پہنچنے کی وجہ سے ہوتا ہے اسلیئے شروع میں بچہ کو الٹا کر دینا چاہیئے تاکہ سر نیچا ہو کر اسکی طرف خون خود بخود رواں ہو کر پہنچ جائے اس سے کسی قسم کے ضرر کا اندیشہ نہیں بلکہ کسی قسم کے فوائد

ہیں اول یہ کہ الٹا کرنے سے ہوائی راستوں کا لعاب بہکر منھ یا ناک کے راستہ خارج ہو جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ بچہ کا دوسری تدابیر عمل میں لا سکتے ہیں تیسرے یہ کہ وینا کاوا اسنڈنس کا صاف خون دماغ کو پہنچ جاتا ہے چوتھے

پھیپھڑوں میں اس سے زیادہ خون پہنچتا ہے جسکی وجہ سے انکو نفس کی طرف اور حرکت ملتی ہے۔

ایفکشیا نیونیٹورم میں شولز صاحب کا طریق تنفس سب سے بہتر ہے جسکی تشریح حسب ذیل ہے۔ بچہ کی پشت اپنی جانب کرکے ہر دو ہاتھوں کے انگوٹھے اسکے سر پر اور ہر دو انگشت سبابہ اوسکی بغلوں میں رکھکر باقی حصہ دست کو پشت پر آڑا لیجائیں اور بآہستگی بچہ کو اوپر کی طرف کھینچیں اس سے سینہ کی بالائی پسلیاں اوپر کیطرف اٹھینگی اور زیریں پسلیاں عضلات شکم کے کھنچنے سے نیچے کیطرف کھنچینگی جس سے سینہ خوب کشادہ ہو کر اندرونی سانس با فراغت ہوگا۔ پھر ہاتھوں کے ہی سہارے سے بچہ کو جھکا کر آگے کی طرف خم دیں اس سے سینہ کی پسلیاں قریب تر ہو کر سینہ کو دباوینگی اور نیز شکم کے اعضاے پر دباؤ پڑکر ڈایافرام اوپر کی جانب اٹھیگا گویا کہ سینہ پر ہر طرف سے دباؤ پہنچکر بیرونی سانس آئیگا۔ ساتھ ہی ہوائی راستوں کا تمام لعاب بھی دباؤ سے بخوبی خارج ہو جائیگا اور اس قبض و بسط سینہ سے دوران خون کی بھی پوری تحریک ہوگی تنفس مصنوعی کے باقی تمام طریقوں کا ذکر ہم آرٹی فیشل ریسپریشن میں کرچکے ہیں پس انکا بیان دیکھو۔

ایسپٹال Aseptol دیکھو بیان ایسڈ سوزولک کا۔

ایسی ٹال Acetal اسکا دوسرا نام ڈائی اتھل آف اتھیلین ہے خواب آور کے طور پر مستعمل کی جاتی ہے خر ایک ڈرام سے ۳ ڈرام تک۔

ایسی ٹل فینل ہائڈریزین Acetyl phenyl hydrozen پائیروڈین کا بیان دیکھو۔

ایسی ٹم Acetum سرکہ۔ اسمیں ۵ فیصدی ایسی ٹک ایسڈ ہوتا ہے۔ اور اسی پر اسکی تاثیرات منحصر ہیں۔ دیکھو بیان ایسی ٹک ایسڈ کا۔

خر ایک ڈرام سے ایک اونس تک۔

ایسی ٹو ٹارٹریٹ آف الیومی نم Aceto tartarate of Aluminum کاسٹک ڈس انفیکٹنٹ اور انٹی سیپٹک ہے۔ اوزینا نیزل پالی پس اور ربائی نائٹس میں مفید ہے کاربالک اور سیلی سلک ایسڈ کی بجاے استعمال کر سکتے ہیں۔

ایسی ٹو فینان Acetephenoh ہپنون کا بیان دیکھو خر ۱ سے ۵ قطرہ تک۔

ایسی ٹینی لائڈ Acetanilide اینٹی فیبرین کا بیان دیکھو۔

ایسی ڈٹی Acidity ترشی تیزابیت جلد پھیپھڑوں اور گردوں کے رستہ خارج ہوتی رہتی ہے۔ یہ ترشیاں زیادہ تر جسم میں ہی ساختوں کے زوال اور آکسی ڈیشن سے بنتی ہیں۔ اگر ساختوں کی آکسی ڈیشن کامل طور پر ہو تو محض کاربالک ایسڈ یوریا اور پانی بنینگے لیکن یہ عمل کبھی کامل طور پر نہیں ہوتا بلکہ

ہی رہتا ہے اور اسی وجہ سے لیکٹک ایسڈ۔ یورک ایسڈ اور آگزیلک ایسڈ وغیرہ بھی بنتے اور خارج ہوتے ہیں یہ حساب کیا گیا ہے کہ جوان آدمی ۱۰ اسٹون وزن کا پھیپھڑوں اور جلد کے رستہ قریباً ۲۸ اونس روزانہ کاربانک ایسڈ خارج کرتا ہے اور گردوں کے رستہ قریباً ۱۳ گرین آگزیلک ایسڈ۔ دیگر لطیف ایسڈز جو پسینہ میں خارج ہوتے ہیں انکا ابھی تک ٹھیک اندازہ نہیں کیا گیا جسم میں زیادہ ترشی ہونے کی وجوہات دو قسم کی ہوتی ہیں اوّل یہ کہ نقص آگزیڈیشن کی وجہ سے ترشیں پیدا ہوں۔ دوم یہ کہ ترشیوں کا اخراج جسم سے کافی طور پر نہ ہوتا ہو۔ اکثر میں یہ دونوں قسم کے اسباب مجتمع ہوتے ہیں۔ زیادتی ترشی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میوکس جھلیوں پر خراش ہو کر نزلہ کی بیماریاں مثلاً زکام۔ برونکائیٹس گیسٹرو انٹسٹائینل کیٹیھار۔ جینٹی ٹو یورینری کٹار ترش ڈکار اور قے وغیرہ۔ معدہ کی زیادہ ترشی اسطرح سے بھی پیدا ہوتی ہے کہ فساد ہاضمہ کیوجہ سے خوراک سڑ کر ترشیوں میں بدلجاوے پیشاب کی کثرت ترشی سے یوریا کی سالٹ پھٹکر انکی کنکر اور پتھریاں بنجاتی ہیں۔ جلد میں مختلف قسم کی سوزش مثلاً ارتھیما۔ اگزیما۔ ہرپیز ارٹی کیریا ظاہر ہوتے ہیں۔ وجع مفاصل بھی کثرت ترشی ہی سے پیدا ہوتا ہے۔

ترشی کا اندازہ پیشاب کی امتحان سے حسب ذیل ہو سکتا ہے۔ ۲۴ گھنٹہ کا پیشاب جمع کریں۔ ۱۰ سی سی یعنی ۱۰ مکعب سنٹی میٹر لیکر ایک گلاس میں ڈالیں اور سوڈیم ہائڈریٹ کا سیچوریٹڈ سالیوشن جسکا ایک مکعب سنٹی میٹر ۰۱۵ء گرین آگزیلک ایسڈ کے برابر ہے اسقدر ملائیں کہ وہ پیشاب نیوٹرل ہو جاوے۔ اب فرض کیجیے کہ ۱ مکعب سنٹی میٹر ملانے سے تمام گلاس کا پیشاب نیوٹرل ہو گیا ہے تو گویا کہ اسمیں ۱×۰۱۵ء یعنی ۰۱۵ء گرین آگزیلک ایسڈ موجود ہے۔ اسیطرح سے تمام پیشاب کے آگزیلک ایسڈ کا اندازہ کر سکتے ہیں لیکن یہ یاد رہے کہ اندازہ ہمیشہ درست نہیں ہوتا۔ کیونکہ بعض اوقات خون کی ترشی بذریعہ قے یا اسہال خارج ہو کر پیشاب کھارا ہو جاتا ہے۔ زیادتی کا علاج اسباب کے مطابق ہونا چاہیئے۔ پس اسکے علاج کے اصول حسب ذیل ہیں۔

اوّل آگزیڈیشن کو ترقی دینا دوم اعضائے ہاضمہ کی اصلاح تاکہ غذا بجائے ہضم ہونیکے ترشیوں میں بدلنے پاوے۔

ان اصول کی تعمیل کے لیئے حسب ذیل تدابیر ہیں۔

(۱) کافی ورزش۔ خوش فضا میں بود و باش سست عادات۔ زیادتی نشست۔ زیادہ سونا۔ وغیرہ کی اصلاح
(۲) الیسی ڈوٹی آف دی سٹمک۔ ضعف جگر و امعا اور بدہضمی وغیرہ کا اگر موجود ہوں عام اصول پر علاج کرنا
(۳) اگر خون ناقص ہے یا پھیپھڑوں یا گردوں کے متعلق کوئی مرض موجود ہے جس سے فعل آکسیڈیشن اور اخراج ترشی میں کمی رہتی ہے انکا علاج حسب علامت موجودہ کرنا۔

عام خیال کے مطابق اکثر کھار ادویہ مثلاً پوٹاسی بائی کارب۔ سوڈی بائی کارب وغیرہ خون کی ترشی کو معتدل کرنے کے لیئے استعمال کرتے ہیں لیکن انکا نتیجہ برعکس ہوتا ہے کیونکہ یہ کھار ادویہ خون میں پہنچکر ترشیوں میں بدلجاتی ہیں۔ انکی نسبت نائٹرک ایسڈ اور ہائڈرو کلورک ایسڈ کا استعمال زیادہ مفید ہے۔ قلت و رقت خون کی حالت میں فولاد کے مرکبات اور عمدہ غذائیں استعمال کرنی چاہیئیں۔

ایسی ڈٹی آف دی اسٹامک Acidity of the Stomac

جب معدہ میں خواہ قدرتی اخراج سے یا غذاؤں میں فاسد تغیرات ہونے سے ترشی زیادہ ہو تو کھاری دوا مثلاً سوڈی بائی کارب یا پٹاسی بائی کارب ایک دو ڈرام مقدار میں فوراً ترشی کو معتدل کرکے تمام درد اور توڑ کو رفع کر دیتے ہیں۔ اگر ان سے آرام نہو تو قے کرا دینی چاہیئے۔ لیکٹو پیپسین ۳۰ یا ۴۰ گرین پیپسے این دو تین گرین بھی اکثر تمام تکلیف کو دور کر دیتے ہیں۔ اگر کثرت ریاح سے نفخ ساتھ ہو تو کریزوٹ کاربالک ایسڈ۔ روغن لونگ۔ اور پیپرمنٹ مفید ہوتے ہیں۔ بعض اوقات جب کسی دوا سے آرام نہیں ہوتا تو معدہ کو ہلکے بورک لوشن یا کانڈیز فلوئڈ سے دہو ڈالنا فوراً کلی آرام بخشتا ہے۔ جب علامات حادہ رفع ہو جاویں تو چند روز معدہ کی تقویت کیلئے مفصلہ ذیل نسخہ مفید ہونگے۔

بسمتھ سب نائیٹراس ۵ گرین۔ لیکٹو پیپسین ۵ گرین۔ ڈوورس پاؤڈر ۲ گرین۔ ایسی تین پڑیہ روزانہ۔

ہیوی میگنیشیا کاربوناس ۱۰ گرین۔ پے بے این ۲ گرین افیون ½ گرین۔ ایسی تین پڑیہ کھانے کے بعد۔

میدہ کی چیزوں شراب۔ ترشی اور گوشت سے پرہیز لازم ہے۔ تمام غذا لطیف بے خراش اور سریع الہضم ہونی چاہئے۔

الیفتھی — **Aplithæ** — ترش کا بیان دیکھو۔

ایفروڈیزی ایکس **Aphrodisiacs** مبہی یعنی مقوی باہ ادویہ۔ دیکھو مبہی کا بیان۔

ایفریکن ایرو پائزن **Aphrican Arrow Poison** سٹروفنتھس کا بیان دیکھو

ایفونیا۔ **Aphonia** دائس کے امراض کا بیان دیکھو۔

ایکبالکس **Ecboilics** واضع حمل ادویہ۔ اکٹیا ریسی موزا سہاگہ۔ دال چینی۔ ذوجی ٹیلس۔ ارگٹ۔ کپاس۔ بربے سیم۔ ہائیڈر اسٹس کیناڈینسس سلیٹو سیوین۔ یوسٹی لیگو میڈس۔

ایکبلیم الی ٹیریم **Ecballium Eleterium** اسکی تاثیرات الٹیریم پر منحصر ہیں۔ اسکا بیان دیکھو۔

ایکٹیا ریسی موزا **Ectea Racemosa** سمی سی فیوگا ریسی موزا سکا روٹ۔ بلیک سنیک روٹ قلب پر اسکا فعل ڈجی ٹالس کی مشابہ ہے دماغ پر اسکا اثر بطور مسکن اور مخدر کے ہوتا ہے۔ یعنی ریشوں کو ارگٹ کیطرح سکیڑتی ہے۔ رحم پر اسکا اثر دافع تشنج مسکن اور مقوی کے طور پر ہوتا ہے مصلح جسم معرق مقوی اعصاب معدہ مدر حیض۔ واضع رحم مخدر اور دافع تشنج ہے۔ وجع مفاصل۔ درد کمر عرق النسا عسر قلت وکثرت طمث میں مفید ہے۔ اگر جلدی بخارات بیوقت غائب ہو جاویں تو اسکے استعمال سے پھر نمودار ہو جاتے ہیں۔

نسخہ فلوئڈ اکسٹراکٹ ۱۰ سے ۳۰ بوند ٹنکچر ۱۵ سے ۶۰ بوند۔ سالڈ اکسٹراکٹ ۲ سے ۱۰ گرین۔ سمی سی فیوجین یعنے مار گوٹین ایک گرین سے ۲ گرین تک۔

ایکٹروپین **Eotropien** پلکوں کے امراض کا بیان دیکھو

ایکٹی نومائی کوسس **Actinamycosis.** یہ ایک قسم کی پھیلنے والی سل کے

مشابہ ورم ہے جو ایک قسم کی نبات کی سرایت کر جانے سے پیدا ہوتی ہے اس نبات کا نام بھی ایکٹی نومائی کوسس ہے یہ مرض ابتداءً گائے بیل کے جبڑوں اور زبان میں ہوتا ہے جسکی وجہ سے چھوٹی چھوٹی گٹھلیاں اور چھالہ پیدا ہو کر ورم ہو جاتی ہے۔ کبھی سور کے جبڑوں اور تھنوں اور بچھڑوں کی ٹانگوں میں بھی ہو جاتا ہے اب دیگر حیوان سے یہ مادہ انسان کے اندر زخموں یا چھالوں کے رستہ یا سانس یا خوراک کے رستہ پہنچکر سرایت کر جاتا ہے۔ تب ایک دیرپا ورم ظاہر ہوتی ہے جو پھیلتی جاتی چھوٹی چھوٹی گٹھلیاں بنتی اور چھالہ اٹھتے ہیں گٹھلیوں کے اندر سل کے مشابہ مادہ جمع ہو جاتا ہے۔ جب پھیپھڑوں میں یہ کیڑے سرایت کر جاتے ہیں تب بعینہ سل کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک جگہ یہ ورم ہو کر دوسرے اعضا میں بھی خون کے راستہ اسکا مادہ پہنچکر ورم کر دیتا ہے۔

علاج۔ یہ قطعی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ یہ مرض متعدی ہے۔ اور مویشی یا گھوڑے کی لمبی جال سے انسان کو ہو جاتا پس اسکی انسداد کی یہ تدابیر ہیں کہ ایسی مرض کی حالت میں مریض مویشی سے پرہیز رکھا جاوے اور کامل طور پر پاک صاف رہنے میں نہایت احتیاط کیا جاوے۔ اگر کسی جگہ مثلاً پاؤں جبڑا چہرہ سینہ وغیرہ پر ورم یا ناسور ہو کر زرد دانہ خارج ہوتے معلوم ہوں تو گہرا شگاف دیکر تمام خراب ساختوں کو قطع کر کے اور کھرچکر کامل طور پر دور کر دینا چاہیئے۔ اگر ایک ذرہ بھر بھی فاسد مواد رہجائیگا تو دوبارہ اس مرض کو پیدا کر دیگا۔ کاٹنے اور کھرچنے کے بعد تیزاب سے جلا کر آیوڈوفارم گاز بھر کر ڈریس کر دینا چاہیئے۔

ایکچویل کاٹری Actual Cantery ۔ دیکھو کاٹری کا بیان

ایکروکارڈن اگر زیادہ لمبے ہوں تو قینچی سے کاٹ دینی چاہئیں ورنہ کاسٹک پوٹاس یا لائیکو ار پلمبائی یا سلور نائیٹریٹ سے حسب موقع جلا دیں۔

اکیروڈینیا Acrodyna یہ ایک قسم کی سوزش ہے جو ہتھیلیوں اور تلووں میں نمودار ہو کر سخت سوزش درد اور چبھن پیدا کرتی ہے۔ اکثر سرخی پھنسیاں اور چھالے بھی ہو جاتے ہیں بعض اوقات تمام جسم میں درد اور چبھن ہوتی ہے تین چار ہفتہ کے بعد جلد بیرونی اترنی شروع ہو جاتی ہے اسکے علاج کے اصول یہ ہیں کہ اول اعضائے انضمام کی اصلاح دوم مقامی سوزش اور ورم کو پانی پٹی یا مرہم جست یا آیوڈین پینٹ وغیرہ سے فرو کرنا۔

ایکرومیگلی۔ Acromegale اس مرض میں جسم کی ہڈیاں بہت بڑی اور بہت موٹی ہو جاتی ہیں۔ خاصکر ہاتھوں اور پاؤں کی ہڈیاں۔ یہ مرض عموماً جوان عورتوں میں تیس چالیس سال کی عمر کے درمیان ظاہر ہوتا ہے۔ حیض کا چھوٹی عمر میں بند ہونا ایک وجہ بیان کی گئی ہے اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اس مرض والوں میں تھائیرائڈ غدود حد سے بڑھجاتا یا چھوٹا ہو جاتا ہے اور پٹیوائی ٹری باڈی میں رسولیاں ہو جاتی ہیں۔ لمبی ہڈیوں اور پسلیوں کے سرے ابھار بیہودہ طور پر ابھرے ہوئے نظر آتے ہیں چہرہ کی عجیب صورت ہو جاتی ہے نیچے کا جبڑا اور دانت بڑھکر باہر کو ابھر آتے اور اوپر کے

دانت اندر کو ہوجاتے ہیں کبھی اوپر کا جبڑا اور دانت بھی بڑھجاتے ہیں بھرے چھوٹے بڑے ہوکر بیحجم آجاتا ہے۔ آنکھ ناک کان تالو اور حنجرہ کی ہڈیاں بھی کبھی موٹی ہوجاتی ہیں۔ ان تغیرات کیوجہ سے سونگھنے سننے اور ذائقہ کی قوت کم ہوجاتی آواز بیٹھ جاتی اور کبھی بینائی بھی کم ہوجاتی ہے۔ سانس کھنچکر آتا اور اکثر اختلاج القلب بھی رہتا ہے پسینہ بکثرت آتا منہ خشک رہتا اور زبان موٹی پڑجاتی ہے۔ یہ مرض مدتوں رہتا اور آخر موت کے ساتھ خاتمہ ہوتا ہے۔

علاج۔ دراصل اسکی بدوضعگی کی اب تک کوئی وجہ دریافت نہیں ہوئی۔ باوجود بے حد مقدار پوٹاسیم آیوڈائیڈ وغیرہ کے چہرہ اور پاؤں بڑھتے جاتے ہیں۔ الکیلیین اسکے درد کو رفع کرنے میں مفید ثابت ہوئی۔ مختلف علامات اور تکالیف کا رفع کرتے رہنا۔ عام طاقت اور صحت کو قایم رکھنا بس اسیقدر علاج اسکا کافی ہے۔

ایکساسٹوسس Ecsostosis استخوانی زوائد۔ استخوانی اُبھار

ایکس آفتھیلمک گائٹر Exophthalmic Goitre برانکوسیل تھایرائڈ کا بیان دیکھو

ایکسٹرا یوٹرائن فیٹیشن Extra Uterine Fœtation رحم سے باہر حمل قرار پاجانا۔

یہ پانچ طرح سے ہوتا ہے جو ذیل سے صاف ظاہر ہے۔

(۱) ٹیوبل۔ اسمیں اووم فالوپین ٹیوب کے اندر قایم ہوکر بڑھنا شروع کرتا ہے۔

(۲) ابڈامی نل۔ اسمیں اووم جوف شکم کے اندر قایم ہوجاتا ہے۔

(۳) اوویرین۔ اسمیں خاص اووری کے اندر اووم قایم رہتا ہے۔

(۴) دوخانہ رحم کے ایک خانہ میں قایم ہوجانا

(۵) ہرنیل۔ یعنے کسی ہرنیا کی تھیلی میں پہنچکر اووم کا قایم ہوجانا۔

رحم سے باہر حمل قرار پانے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ نزلہ یا تشنج یا ورم یا رسولی یا خارجی دباؤ کی وجہ سے فلوپین ٹیوب بند ہوکر اووم کا رحم کی طرف آنا دشوار ہوجاتا ہے تب حمل یافتہ اووم یا تو انہیں میں رکا رہجاتا یا فلوپین ٹیوب میں یا پھٹ کر عام جوف میں گرجاتا ہے۔

ٹیوبل قسم کا خاتمہ اسطرحپر ہوتا ھے۔ کہ جوں جوں اووم بڑھتا جاتا ہے توں توں نالی پتلی ہوتی جاتی ہے۔ آخر کار دو تین ماہ تک یہ نالی پھٹکر خون بکثرت خارج ہوجاتا ہے اسطرحپر ورم ہوکر اووم مردہ ہوجاتا ہے۔ کبھی جوف شکم میں کسی جگہ پیوست ہوکر بڑھتا رہتا ہے کبھی براڈ لگیمنٹ کی تہوں میں جا قایم ہوتا ہے۔

جب دوخانہ رحم کی ایک خانہ میں اووم قرار پذیر ہوتا ہے۔ اُسکا خاتمہ بھی عموماً اسی طرحپر ہوتا ہے۔

علامات۔ پستان حیض اور فم رحم کے متعلق جو علامات حمل ہوتی ہیں وہ سب نمایاں ہوتی مگر شکم ایک جانب

زیادہ بڑھتا ہے حیض کے بند ہونے پستان کے بڑھنے اور فم رحم کے بند ہو جانے سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حمل ہے مگر مقعد اور فرج میں جو انگشت داخل کیجاویں تو رحم خالی اور اسکے ایک طرف کو بڑھاؤ معلوم ہوتا ہے جب فلوپین پھٹتا ہے تب نہایت ہی شدت کا ورود فعتاً ہو کر مریض نڈھال پڑ جاتا ہے اور بعد میں پیری ٹونائیٹس کی علامات شروع ہو جاتی ہیں۔

ایبڈامینل قسم جس جگہ اودم ٹکتا ہے اسی جگہ ورم پیدا ہو کر اپنے گرد ایک غلاف بنالیتا ہے اسکا انجام کئی طرح ہوتا ہے اول کبھی تو وسط شروع میں پھٹ جاتی اور کبھی پوری میعاد کے بعد تب خون جاری ہو کر اودم مردہ ہو جاتا ہے دوم کبھی خون کافی نہ پہنچنے کے سبب سے پہلے ہی اودم مردہ ہو کر خشک ہو جاتا یا اسمیں چربی پڑ جاتی یا چونا پڑ کر پتھر سا بنجاتا ہے سوم کبھی مردہ ہونے کے بعد سڑ جاتا اور متعفن ورم کے سبب حاملہ کی ہلاکت کا موجب ہو جاتا ہے چہارم کبھی اودم میں پیپ پڑ کر اسکا پھوڑا بنا دیتی ہے جو دیوار شکم یا روده یا فرج یا مثانہ کے اندر منہ کر کے بہتا رہتا ہے۔ ساتھ ہی اودم کے ٹکڑے یا چھیچھڑے خارج ہوتے رہتے۔ اسطرح پر اسکی صفائی ہو کر مریضہ بچ جاتی ہے اور کبھی کثرت پیپ سے زائل ہو کر مر جاتی ہے۔

ایکسٹیسی Ecstasy وجد۔ حال۔ یہ ایک دماغی مرض ہے جسمیں مریض کا خیال کسی ایک شئے کیطرف جما رہتا ہے اور حرکات وسکنات عجیبی طور کے ہو جاتے ہیں عورتوں یا ایسے مردوں میں یہ مرض ظاہر ہوتا ہے کہ تجرد اور زہد کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ جوان باکرہ یا بیوہ عورتوں میں حیض کے فسادات بھی ساتھ ہو جاتے ہیں عجیبی نظارہ دکھائی دیتے جو مریض کو از خود رفتہ کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات یہ تمام حالت بناوٹی ہوتی ہے۔ دورہ کے وقت ہوش وحواس زائل ہو جاتے ہیں بعض اوقات کل جسم میں تشنجی حرکات ہوتی ہیں جو مرگی یا اختناق الرحم کے مشابہ ہوتی ہیں۔ کبھی شدت جذبہ کی حالت میں مریض سرلانے یا اوچھلنے کودنے یا ناچنے لگجاتا ہے۔ فی الحقیقت یہ ہسٹیریا یعنی اختناق الرحم کا ایک شعبہ ہے۔

علاج۔ اسکا علاج صرف اسیقدر ہے کہ مریض کو سچے بزرگوں اور پارساؤں کی خدمت میں رکھا جاوے اور ہسٹیریا کی علامات اور شکایات کا مناسب طور پر علاج کیا جاوے اور جو خاص اسباب معلوم ہوں انکا دفعیہ۔

ایکلیمپسیا Eclampsia اسکے اور کنولشن کے اب ایک ہی معنی لئے جاتے ہیں۔ کنولشنز کا بیان دیکھو

ایکلیمپسیا اف پریگنینسی Eclampsia of Pregnancy پریگنینسی کے امراض کا بیان دیکھو

ایکنی Acne مہاسہ کیل نکلنا۔ اگر محض ایک دو پھنسیاں چہرہ پر نمودار ہوں تو صرف اسیقدر کافی ہے کہ ایک ایڈہیزو پلاسٹر یا بیلاڈونا پلاسٹر یا مرکوریل پلاسٹر کی ایک کترن پھنسی کی برابر کاٹ کر اسپر لگا دی جاوے یا کاسٹک لگا دیا جاوے تو ایک دو روز میں آرام ہو جاویگا۔ لیکن اگر پھنسیاں نمودار ہوتی ہوں تو داخلی اور خارجی

تدابیر حسب ذیل ضروری ہیں۔

(۱) داخلی تدابیر:- ترشی کچی مٹھائی نشاستہ اور میدہ کی چیزوں سے پرہیز کرائیں حیوانی غذا میں سرخ مرچ اور شراب میں بھی احتیاط لازمی ہے شروع میں سبب سہل دیں۔ بعد میں کیلشیم سلفائڈ یا گندہک۔ آرسنک۔ برومائڈ آف پوٹاشیم آیوڈائڈ وغیرہ استعمال کرائیں۔ معدہ۔ امعا۔ جگر یا گردوں کے متعلق کوئی شکایت ہو تو اسکا علاج کریں۔

(۲) خارجی تدابیر:- مقام ماؤف کو خوب ملکر نیم گرم پانی اور صابون سے دھونا بعد میں اسکو خوب صاف اور خشک کرکے کوئی جاذب اور مسکن مرہم لگانا مثلاً زنک آئنٹمنٹ۔ بورک آئنٹمنٹ۔ پوٹاسیم آیوڈائڈ آئنٹمنٹ۔ سیلی سلک ایسڈ آئنٹمنٹ وغیرہ۔

اکورس کلمس　Acorus clamus　ہندی میں اسکو گوڑ بچ کہتے ہیں تھوڑی مقدار میں خوشبودار محرک مخرج ریاح اور مقوی ہے۔ زیادہ مقدار میں مقئ ہے بطور مقوی و مخرج استعمال کیا جاتا ہے مقدار سفوف (جڑ کی) ۱۰ رتی سے ۳۰ رتی تک۔ تنکچر ۵ سے ۱۰ بوند تک۔

اکونائیٹم فیراکس　Aconitum Ferox

اکونائیٹم نی پیلس　Aconitum Napellus

اکونی ٹینا　Aconitina

اکونیشیا　Aconitia

میٹھا تیلیا۔ خارجاً کسی مقام پر لگانے سے اعصاب حسی پر اپنا اثر کرکے سنسناہٹ پیدا کرتا اور اس جگہ کے احساس درد اور حرارت کو کم کردیتا ہے اسلئے اسکو اعصابی درد

اکونی ٹینی اولیٹم　Aconitinæ Oleatum

اور درد مفاصل میں بطور لنمنٹ اولیٹ یا آئنٹمنٹ استعمال کرتے ہیں۔ آنکھ کے قریب اسکے استعمال میں نہایت احتیاط لازم ہے۔ ورنہ جذب ہوکر زہر کی علامات پیدا کرسکتا ہے۔ کھلانے سے معدہ پر درد اور سوزش ہوکر دل متلانے لگتا ہے طبی مقدار میں نبض کی طاقت حرکت و تنفس کو کم جلد کو سرخ اور پسینہ و پیشاب کی مقدار کو زیادہ کردیتا ہے۔ زیادہ مقدار میں دینے سے تمام بدن پر سنسناہٹ چیونٹیوں کا رینگنا اور جھنجھناہٹ وغیرہ مختلف احساس معلوم ہوتے اور آخر کار حس بینائی و شنوائی و ہوش فاسد یا زائل ہوجاتے۔ دوران و تنفس سست۔ قوت حرکت ضعیف اور حرارت غریزی کم ہوجاتے ہیں۔ القصہ اکونائیٹ مضعف دوران و تنفس۔ معرق۔ مدر اور کم کنندہ حرکت و حس حرارت ہے۔ اسلئے مختلف اقسام درد و بخار میں نہایت مفید ہے۔ اکیوٹ ٹانسلائیٹس۔ برونکائیٹس۔ پلیورسی اور ورم میں درد و بیقراری۔ بخار اور سوزش کو فوراً کم کردیتا بعض اوقات مرض کو روک بھی دیتا ہے لیکن علی العموم اور امراض قلب میں علی الخصوص اسکا استعمال نہایت احتیاط کے ساتھ کرنا چاہیے بہتر یہ ہے کہ ایک ایک قطرہ اسکے ٹنکچر کا پندرہ پندرہ منٹ کو بعد دیا جائے اور اسکے نتائج پر برابر نظر رکھی جاوے۔ دو تین

ودندان - دمہ - اختلاج القلب - اجّانا - نقرس - وجع مفاصل - صداع - اور درد پہلو میں مفید ہے تخم سفوف ۳ سے ۱۰ گرین تک - اکسٹراکٹ ۱/۲ گرین سے ۱ گرین تک - ٹنکچر اکونائیٹ ایک سے ۱۵ بوند تک -

اکیشیا گمی Acacia Gummae کیکر کا گوند - صمغ عربی - اسکی تاثیرات ٹریگی گنتھ کی مشابہ ہیں - اسکا بیان دیکھو - اسکا میوسیلیج ہمیشہ بنا کر کے استعمال کرنا چاہیے تخم میوسیلج ۱ ڈرام سے ۴ ڈرام تک

اکیشیا سٹی نوکارپس Acacia Stenocarpuz اسکے پتوں میں سے ایک جوہر سٹی نوکارپین نام نکلتا ہے - جو نہایت عمدہ انیستھیٹک ہے - دو فیصدی حل کرکے دو قطرے ڈالنے آنکھ کو کوکین کی طرح بے حس کر دیتا ہے - پندرہ منٹ میں پتلی کو پھیلا دیتا ہے - آنکھ کے ڈیلہ کی ٹینشن کو کم کرتا اور اسلیئے گلا کوما میں مفید ہے جلد پر لگانے سے بھی مقامی بے حسی پیدا کر دیتا ہے -

ایکیموسس Ecchymosis اسکا علاج صرف اسقدر ہے کہ مقام مضروب کو گرم اور ہوا سے محفوظ رکھا جاوے -

اکیوپنکچر Acne puncture یہ طریق علاج جلدی پچکاریوں - مالشوں اور پلستروں کو مقابلہ میں ہیچ ہو گیا ہے - قدیم زمانہ سے اسکو دردوں میں استعمال کرتے ہیں - دردکمر اور عرق النسا میں بہت مفید ہے - طریقہ عمل اسطرح ہے کہ ایک دو یا زیادہ سوئیاں جنکی دستہ لگے ہوئے ہوتے ہیں ایک دو انچ گہری مقام درد خاصکر عصب ماؤف کے مقابل چبھو دی جاتی ہیں اور نصف گھنٹہ تک اندر ہی رکھ چھوڑتے ہیں - اکیوپنکچر سے یہ بھی مراد ہوتی ہے کہ ہائڈروسیل گینگلین ہائڈیڈسٹ آف دی لور وغیرہ میں سوئیاں داخل کر دیجاویں تاکہ انکا پانی خارج ہوتا ہے -

اکزیما Eczema چنبل چھاجن - اسکا علاج اکثر نہایت دقت طلب ہوتا ہے - کوئی دوا اب تک یقینی اور اعتباری ثابت نہیں ہوئی - اصول علاج پر اطبا کا سخت اختلاف ہے - اگر مفصل اسکے علاج پر بحث کیجاوے تو ایک علیحدہ جلد بھی کافی نہیں ہو سکتی اور نہ اس تمام بحث سے کچھ عملی فائدہ متصور ہے پس ہم مختصر طور پر ذیل میں اسکے علاج کا ذکر کرتے ہیں -

اوّل داخلی علاج - خوراک سادی اور زود ہضم ہونی چاہیئے - دودھ چاول بیضہ نیمبرشت ٹنڈس - گھیا - ککڑی - کریلہ - توری - دال ہر قسم کی - پیازہ - دھنیا استعمال کر سکتے ہیں - گوشت مچھلی - شراب - ہر قسم کی چٹنی آچار اور تمام تیز مصالح اور غذاؤں میں احتیاط لازم ہے کچے پھل بھی نہ کھانے چاہئیں -

اگر معدہ - امعا - جگر - گردہ وغیرہ کے متعلق کوئی فساد ہو اسکا دفعیہ حسب حال کرنا چاہیئے - اگر زبان میلی ہو تو کبھی کبھی شام کے وقت بلیو پل اور صبح کو میگنیشیا سلفاس اور سوڈے بائی کارب دینا مفید ہونگے - اگر رقت و قلت خون ہو تو پل فیری نہایت مفید ہے - رفع بے خوابی کے لیئے سلفونیل سب سے بہتر ہے - افیون - مارفیا - اور کلورل اس مطلب کیلئے نہیں استعمال کرنی چاہیئے - ہائپو فاسفائیٹس - فاسفیٹس - آیوڈائڈز - کلوریٹ آف پوٹاسیم آئرس ورسی کولر - کیلسیم سلفائڈ - ٹربنٹاین کو ہاپو اسٹم - سرپ فیری آیوڈائڈ کاڈ لور آئیل -

آرسنک یعنی سنکھیا - ان سب میں اعلیٰ نمبر ہے لیکن اسکی نسبت یہ امر قابل یاد داشت ہے کہ اکیوٹ درجہ میں آرسنک نہیں دینا چاہیے

جسقدر یہ مرض پُرانا پڑکر خشکی پر آتا جائے اُسیقدر سنکھیا زیادہ فایدہ کرتا ہے۔
اگر جلد سخت اور خشک ہتی ہو تو پائی لوکا پین کی جلدی پچکاری مفید ہے۔
بجلی کا کنٹی نواس کرنٹ بھی اکثر حالتوں میں مفید ثابت ہوا ہے۔

دوم خارجی علاج - یہ یاد رکھو کہ اگزیما کے واسطے کوئی دوا مخصوص نہیں ہے۔ ایک دوا جو بعض کو نہایت فایدہ دیتی ہے۔ دوسرے مریض کو سخت نقصان کردیتی ہے۔ اسوجہ سے اسکے علاج میں سخت حیرت اُٹھانی پڑتی ہے اسکے مختلف مدارج میں ادویہ مختلف مفید پڑتی ہیں پس تمام کامیابی کا بھی راز ہے کہ تغیر کیفیت اگزیما کے ساتھ ساتھ ادویہ بھی بدلتے جائیں۔

اکیوٹ اگزیما میں بے خراش اور مسکن ادویہ استعمال کرنی چاہئیں مثلاً (۱) ویسی لین۔ لینولین۔ ملھن۔ بالائی گھی۔ روغن بادام۔ روغن زیتون۔ روغن السی۔ بورک آئینمنٹ۔ زنک آئنٹمنٹ

(۲) سادہ لوشن جیسے بورک لوشن۔ لیڈ لوشن۔

یہ لوشن لنٹ میں بھگوکر لگانے چاہئیں اور لنٹ کو برابر تر رکھیں۔

(۳) سفوف چھڑکنا مثلاً اراروٹ۔ بسمتھ کاربوناس۔ بورک ایسڈ۔ زنک آکسائیڈ۔ میگنیشیا کاربوناس چاک آر و برج۔ لائی کوپوڈیم۔ انمیں سے فرد فرد اُیا تین چار ملاکر استعمال کرسکتے ہیں۔ اگر خارش زیادہ ہو تو کافور۔ اگرین فی اونس کے حساب سے ملا دینا مفید ہوگا۔

(۴) پیسٹ یعنی لیئی کے طور پر ادویہ بناکر اسکا لیپ کردینا۔ انمیں مرہموں کی نسبت یہ بہتری ہے کہ جلد کی رطوبتیں انکے نیچے جمع نہیں ہوتی بلکہ برخلاف مرہموں کے انمیں جذب ہوتی جاتی ہیں مثلاً تین (۱) ویسلین ۲ اونس۔ نشاستہ ایک اونس۔ زنک آکسائیڈ ایک اونس۔ سیلی سلک ایسڈ ۲ گرین۔

(ب) زنک آیئنٹیٹ ایک اونس۔ اکتھیال یا سیلی سلک ایسڈ حسب انداز۔

کرانک یعنی پرانے اگزیما میں اول بخراش اور مسکن اور بعد میں سٹی مولیٹنگ ادویہ استعمال کرنی چاہئیں۔ ال۔ مرکبات پارہ وسکہ مختلف صورتوں میں استعمال کیجاتی اور نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ سب سے عمدہ مرہم پرانے اگزیما میں یہ ہے۔

لائکوار کاربونس ڈٹرجینس ایک ڈرام۔ ہائیڈرارجرائی امونیٹا ۱ گرین۔ لینولین ایک اونس۔ اگر رطوبت زیادہ خارج ہوتی ہو تو اسمیں ایک ڈرام لائکوار پلمبائی ملا سکتے ہیں۔ لائکوار کاربوناس کی بجائے کری زوٹ یا کاربالک ایسڈ یا نیفتھے لین ملا سکتے ہیں۔ تمام ادویہ اور طریق علاج جو اکیوٹ فارم میں بیان ہوا وہ کرانک میں بھی کرسکتے ہیں۔ مفصلہ ذیل مرہم لیپ اور لوشن وغیرہ بھی مفید ہیں۔

مرہم گندھک (ایک ڈرام فی اونس کا)، مرہم پائروگیلک ایسڈ ½ ڈرام فی اونس۔ کرائی سوفینک ایسڈ ۵ اگرین فی اونس۔ گلیسرین آف ٹینین اور کے لیپتال یا تھائی مال ۵ اگرین فی اونس)

رسار سین ایک ڈرام فی اونس۔ آیوڈوفارم یا آیوڈول ۔ اگرین فی اونس۔ کاسٹک لوشن (۲ گرین فی اونس کا) زیادہ تفصیل کے لیے دیکھو بیان مفصلہ ذیل ادویہ کا۔

ایسڈ بورک۔ ایسڈ کیمفورک۔ ایسڈ کرائی سوفینک۔ ایسڈ گالے نوکارڈک ایسڈ فاسفورک۔ ایسڈ پکرک۔ انتھیرو روبین۔ اینٹی فیبرین۔ آرسٹال۔ ایوکے لپٹین۔ اکتھیال آیوڈائڈ آف بیریم۔ آیوڈوفارم۔ اولیئٹم ایلومنائی۔ اولیئٹم کیڈمی ائی۔ اولیئٹم ہائڈرارجرائی۔ اولیئٹم نکل۔ اولیئٹم پلمبائی۔ اولیئم کیڈ۔ اولیئم ڈیلیمنی۔ اولیم گال تھیری۔ اولیم سینی ٹاس۔ ہربرس اکوی فولیم۔ بیٹانفتھال نپکس لکوئیڈ۔ پوٹاسی ہائی کروماس پوٹاسی کلوراس۔ ٹھیال۔ تھائی مال۔ ہیماسلس ہیزی لین۔ ہائڈرسٹس۔ ہائڈرو کوٹائیل۔ رسار سین رہوس ٹاکسی کوڈنڈرن۔ سیلی سین۔ فیری پرکلورائڈ۔ کینسل جیبر۔ گلیسرنیم پلمبائی سب ایسیٹیٹس۔ لینولین نیفتھےلین۔ یوسٹی لیگو۔ وینولیا۔ وائی یولا ٹرائی کلر۔

ایلاؤس ۔ انٹسٹائنل آبسٹرکشن کا بیان دیکھو۔

ایلم ۔ پھٹکڑی۔ **خو** ۵ سے ۱ گرین تک۔

ایمبالزم ۔ **Embolism** جب کوئی ٹھوس چیز بڑی شریانوں کے خون کے ساتھ بھرتی ہوئی کسی چھوٹی شریان یا عروق شعریہ میں رکجاتی ہے تو اوسکو ایمبالزم کہتے ہیں۔ اسکی وجوہات حسب ذیل ہوتی ہیں۔

(۱) ورید یا شریان کے کسی حصہ میں ورم ہو کر خون منجمد ہو جانا۔ جب اسطرح سے کسی حصہ میں خون منجمد ہو جائے تو اوسکو تھرامبوسس کہتے ہیں۔ اس منجمد حصہ کا ٹکڑا ٹوٹ کر خون کے ساتھ چلا جاتا اور کسی چھوٹی شریان یا ورید یا کیپلری میں رکجاتا ہے۔

(۲) قلبی کواڑیوں پر سے جمے ہوئے ریشوں کا ٹوٹ کر چلے جانا۔

(۳) کسی رسولی یا ابھار کا ٹکڑا جو کسی شریان کے اندر پیدا ہو گیا ہے۔

(۴) غیر جنس شے کا خون کے اندر داخل ہو جانا۔

جب کسی شریان کا ایمبالزم ہو جاتا ہے۔ تو پانچ قسم کی علامات و نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ اول جس حصہ یا عضو میں وہ شریان خون پہنچاتی ہے۔ اسکا خون بند ہو کر فسادات ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً آنکھ کی شریان کے ایمبالزم سے نظر فوراً جاتی رہے۔ کان کے شریان کے ایمبالزم سے شنوائی جاتی رہے۔ دماغ کے ایمبالزم سے بیہوشی یا تشنج یا فالج کی علامات ظاہر ہو جاویں۔ دوم اگر کسی متعفن یا زہریلے مادہ کا ایمبالزم ہے تو ورم ہو کر پیپ پڑ جائے اور زہریلی قسم کی سوزش ہو جاوے۔ **سوم** اگر بڑی شریان رک گئی ہے تو خون بند ہو کر وہ عضو مردار پڑنا شروع ہو سکتا ہے **چہارم** اگر کسی چھوٹی شریان کا ایمبالزم ہے یا دوسری شریانوں کے رستہ سے کافی خون پہنچ سکتا ہے۔ اور اوسکا مادہ متعفن یا زہریلا بھی نہیں ہو تو کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی **پنجم** ماؤف حصہ میں اجتماع خون ہو کر خون خارج ہو جاتا اسکو ہیموریجک انفارکشن کہتے ہیں

یہ حصہ بعد میں فاسد ہو کر سخت ریشوں میں بدل جاتا ہے یا خشک ہو کر اس میں چونہ پڑ جاتا ہے سیا گلکر پیپ کی تھیلی بنجاتا ہے
علاج مطابق سبب علامات موجودہ کا علاج کرنا چاہیئے۔ دیکھو اپوپلیکسی کا بیان

ایمبیریاٹومی Embryotomy جب پیڑو کی بدوضعگی یا رسولیوں کی وجہ سے بچہ کا ساقط پیدا ہونا محال ہو جائے تو اسکے ٹکڑے کر کے نکلنے کو ایمبریاٹومی کہتے ہیں۔ اسکے دو طریق ہیں ڈی کیپی ٹیشن اور ایوسریشن۔ بتفصیل کیلئے ان طریقوں کا بیان دیکھو۔

ایمبلی اوپیا Amblyopia اس سے مراد وہ نقص بصارت ہے جو خاص آنکھ کے عصبی ریشوں کے ضعف سے ظاہر ہو۔ اسلئے یہ عموماً ایک آنکھ میں ہوتا ہے ظاہراً دیکھنے میں آنکھ ہر طرح صحیح وسالم نظر آتی ہے مگر نظر بہت خراب یا بالکل زائل ہو جاتی ہے۔
علاج۔ اسکا علاج عام مقویات مثلاً سٹرکنیا۔ آرسنک آیرن کونین اور پابندی اصول حفظ صحت سے کرنا چاہیئے۔ کنپٹی پر پلستر پاسٹین یا رائی کا پلستر لگانا بعض اوقات مفید ہوتا ہے۔

ایمپائی ما سینہ کو اندر پیپ پڑ جانا۔ احتباس المدہ فے الصدر۔ دیکھو بیان پلیورسی کا۔

ایمبی لیا رائی بیز Embelia Ribes برنج قبالی۔ بابرنگ۔ بابہ رنگ کا بیان دیکھو

ایمپائیما Empyema پلیورسی کا بیان دیکھو۔

ایمپوٹیشن Amputation کسی عضو کے قطع کرنے کو امپیوٹیشن کہتے ہیں پیشتر کہ عام امپوٹیشنوں کا بیان علیحدہ علیحدہ طور پر کیا جاوے پہلے ہم عام ضروریات کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔
عام ھدایا۔ (۱) اوپریشن شروع کرنے سے پیشتر تمام ضروریات مثلاً اوزار۔ لوشن لگیچر کاٹن سوچر۔ ڈریسنگ۔ اور معاون وغیرہ کو طیار کر لو اپنے اور معاونوں کے ہاتھوں تمام اوزاروں اور مقام اوپریشن کو کامل طور پر صاف اور اینٹی سیپٹک کر لو (۲) چاقو پکڑنے کے دو طریق ہیں اول چیرے کے واسطے اسطرح پکڑو کہ دستہ کا سرا ہتیلی کے ساتھ اسکی پشت سبابہ انگلی کے نیچے اور خود چاقو کا پھل انگوٹھے اور باقی انگلیوں کے درمیان خوب مضبوط قایم رہیں اور ایسا معلوم ہو کہ چاقو گویا کہ انگشت سبابہ کا ایک حصہ ہے۔ دوم تراش کے وقت چاقو کو قلم کے طور پر پکڑو۔ (۳) ہمیشہ چیرا اپنی طرف دیتے آؤ کبھی اپنی طرف سے دور کی جانب مت لیجاؤ۔ (۴) اوپریشن کے وقت ہرگز جھکنا نہ چاہیئے (۵) میز کے قریب تماشائیوں کا ہجوم اور شور وغل نہ ہونے دو۔ اس سے تمہاری توجہ پریشان ہوتی رہیگی (۶) چیرا دیتے وقت پہلے چاقو کو عموداً رکھو اور پھر ترچھا کر لو۔ چیرے کے اختتام پر پھر چاقو کو عموداً کر لو اس سے یہ مطلب ہے کہ چیرہ سرو بنبر گاؤدم نہ ہو جاوے۔
بلحاظ فلیپ کے ایمپوٹیشن کی تین اقسام ہیں اول جلدی فلیپ۔ یہ پورے گول یا کم و بیش طور پر لیئے جاسکتے ہیں۔ اس لحاظ سے اسکی بدو اقسام ہیں سرکلر اور موڈی فائڈ سرکلر دوم مرینیس فلیپ

سوم خاص خاص طرح کے فلیپ مثلاً شوپارٹ ہی اور ٹیل کی دستکاریوں میں، چونکہ انکی تفصیل تمثیل ذیل میں کافی طور پر ہو جاویگی اسلیئے عام بیان میں زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں۔

اول پاؤں کی انگلیاں درمیان سے قطع کرنا۔ اس عمل کی شاذ و نادر ہی ضرورت پڑتی ہے۔ ہاتھ کی انگلیوں کی طرح اونکو اوپر سے نیچے کی طرف یا ٹرنس فکشن سے بطریق فلیپ قطع کر سکتے ہیں۔

دوم پاؤں کی انگلیاں جڑ سے قطع کرنا۔ اس عمل کے لیئے ہمیشہ اول طریق اختیار کرنا چاہیئے تاکہ پاؤں کے تلوؤں میں شگاف دینے کی ضرورت نہ پڑے یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جوڑ وصل انگشت سے قریباً اُسیقدر فاصلہ پر ہوتا ہے کہ جسقدر انگشت کا طول ہے۔ اگر انگوٹھے کے جوڑ سے ایک سیدھا آڑا خط پاؤں پر کھینچا جاوے تو وہ تمام انگشتہائے کے جوڑوں کا رہنما ہو سکتا ہے۔ جبکہ درمیانی انگشت کو قطع کرنا ہو تو ہر دو جانب کی انگلیوں کو زور سے بذریعہ پٹی یا فیتہ وغیرہ کھینچکر علیحدہ رکھیں اور نیز خم دیں تاکہ جوڑ خوب نمایاں ہو جائیں اور دستکاری کے لیئے کافی گنجائش ہو سکے۔ انگوٹھا قطع کرنے میں یہ امر قابل یادداشت ہے کہ میٹاٹارسل بون آف دی گریٹ ٹو کا سر بہت بڑا ہوتا ہے اسلیئے اسکے انقطاع میں اکثر یہ غلطی واقعہ ہو جاتی ہے کہ جلد اندازہ سے کم رہجاتی اور اندمال زخم میں دقت واقع ہوتی ہے۔ اسکے جلدی شگاف میں یہ قاعدہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ پہلے سیدھا شگاف مقام جوڑ سے قریباً ایک انچہ اوپر شروع کرکے پہلے پور کے نصف تک لیجائیں بعدازاں بیضوی شگاف انگوٹھے کے گرد انٹر فیلنجیل جوڑ تک دیں۔

سوم پاؤں کے انگوٹھے کی میٹاٹارسل ہڈی کا قطع کرنا۔ اسکے دو طریق ہیں۔

(۱) طریقہ فلیپ اول اور دوم میٹاٹارسل ہڈی کے درمیان اور انکی جڑوں کے پیچھے ڈارسم پر چاقو داخل کرکے اندر کی جانب وصل پا کے مقابل تک شگاف دیں۔ پھر میٹاٹارسل ہڈی کے متوازی تلوے کے اندر داخل کرکے اُسکے ساتھ ساتھ تمام ساختوں کو قطع کریں بعدازاں اس تمام فلیپ کو ہڈی کے ساتھ ساتھ قطع کرکے اٹھا دیں ہڈی کھینچ مروڑ کر جوڑ کے رباط وغیرہ باہستگی چاقو کے ساتھ کاٹ ڈالیں اور ہڈی کو علیحدہ کردیں۔

(ب) طریقہ اول میٹاٹارسل ہڈی کے قاعدہ کے پیچھے سے ڈارسم پر شگاف شروع کرکے وصل پا تک دیں اور اسجگہ سے بیضوی شگاف انگوٹھے کی پہلے پور کے گرد لیجاویں۔ اندرونی جانب سے شروع کرکے بیرونی جانب کی طرف تمام ساختوں کو ہڈی پر سے اٹھاتے جائیں۔ آخرکار ہڈی کو کھینچ مروڑ کر اور رباط قطع کرکے جوڑ سے علیحدہ کردیں۔ اس طریق میں یہ بہتری ہے کہ پاؤں کے تلوے میں زخم نہیں ہوتا۔

چہارم پاؤں کی چھوٹی انگلی کے میٹاٹارسس کا قطع کرنا اسکے لیئے اول طریق موزون ہے ٹیوبرکل کے پیچھے سے شگاف شروع کرکے چہارم وصل پا تک لیجاکر بیضوی شگاف پہلی پور کے گرد دیں بعدازاں تمام ساختیں ہڈی کے ساتھ ساتھ بیرونی جانب سے شروع کرکے اندر کیطرف اٹھاتے لیجائیں آخرکار ہڈی کو کھینچ مروڑ کر اور رباط قطع کرکے جوڑ کھولدیں اور ہڈی کو علیحدہ کردیں۔

پنجم۔ پاؤں درمیان سے قطع کرنا۔ باہر کی طرف میں آف دی ففتھ میٹاٹارسل کی ٹیوبراسٹی پر اور اندرونی جانب اسکے مقابل یعنی سکیفائڈ ٹیوبراسٹی سے ½ انچ آگے دو نقاط قایم کرو اور اسے دو انچہ تک لمبا چیر اخمدار انگلیوں کی طرف دیکر تمام ساختیں ہڈیوں تک گہری اٹھالو۔ بعدازان اگر ٹرانسفر ٹارسل اوپریشن کرنا ہے تو تمام میٹاٹارسل ہڈیوں کو خوب زور سے کھینچ اور مروڑ کر اور نسوں اور پٹھوں کو چاقو سے کاٹ کر زیرین فلیپ انگلیوں تک لا کر ٹرانسفر ٹارسل ڈس آرٹیکولیشن سے کاٹ لو۔ اور اگر ہیز اوپریشن کرنا ہے تو میٹاٹارسل ہڈیوں کو بیس کے قریب آری سے چیر کر اسیطرح سے زیرین فلیپ طیار کر لو۔

ششم شوپارٹ امپوٹیشن۔ اندر کیطرف سکیفائڈ ٹیوبراسٹی اور باہر کیطرف اسکے مقابل یعنی بیرونی کی نوک اور پانچویں میٹاٹارسل کی بیس کے درمیان دو نقاط قایم کر کے ½ انچہ لمبا خمدار چیر آگے کیطرف دیکر تمام ساختیں ہڈیوں تک گہری اٹھالو۔ بعدازان پاؤں کو خوب زور سے کھینچ اور مروڑ کر نسوں اور پٹھوں کو قطع کر کے زیرین فلیپ ٹرانسفر ٹارسل ڈس آرٹیکولیشن سے کاٹ لو۔

ہفتم۔ ٹخنہ کا امپوٹیشن۔ اسکی دو طریق اوپریشن ہیں۔ اول سایم صاحب کا۔ اسمیں باہر کیطرف بیرونی ٹخنہ کی نوک پر اور اندرونی طرف اسکی مقابل یعنی اندرونی ٹخنہ سے ½ انچ نیچے اور ذرا پیچھے کیطرف دو نقاط قایم کر کے ایڑی کے گرد قریباً نصف انچہ پیچھے کو مایل ایک شگاف لیجاؤ اور اسیطرح دونوں نقاط کی درمیان ادہر کو بھی شگاف ملا دو۔ ایڑی پر سے تمام ساختیں تراشو اور شدہ ایکلیز کو بھی کاٹ دو۔ بعدازان پاؤں کو کھینچنے مروڑنے اور نسوں و پٹھوں کو چاقو کے ساتھ قطع کرنے سے پاؤں علیحدہ ہو جاویگا۔ تب فیبولا اور ٹیبیا کی اتصالی سطحوں کو آری سے چیر کر دور کرو۔ دوم پیراگاف صاحب کا اوپریشن اسمیں ہر دو ٹخنوں کی نوکوں کے درمیان شگاف ملائے جاتے ہیں اور زیرین شگاف قریباً نصف انچ اگلی طرف کو مایل کیا جاتا ہے تاکہ اس کیلس کی چیری ہوئی سطح عین مطابق ہو جاوے۔

ہشتم ٹانگ کا امپوٹیشن۔ اسکے تین طریق ہیں۔ اول جائے انتخاب پر۔ یہ اوپریشن زانو سے ایک ہاتھ کی چوڑائی کے قریب نیچے کیا جاتا ہے دو نقاط ایک سامنے اور ایک پیچھے قایم کر کے ڈہائی انچ لمبے محدب شگاف دونوں طرف دے جاتے ہیں تب جلدی ہلالی فلیپ مقام امپوٹیشن تک اٹھا کر اسی سے نصف انچہ نیچے گوشت میں گول شگاف دیتے ہیں۔ بعدازان تمام گوشت کھرچ کر مقام امپوٹیشن تک ہڈیوں کو صاف کر دیتے ہیں تب انٹر اسیس ممبرین کو چاقو سے پہلے ایک طرف اور بعد میں دوسری طرف کاٹ کر ہڈیوں کو آری سے چیرتے ہیں۔ یہ خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے کہ فیبولا پہلے کٹے۔

دوم ٹیل صاحب کا اوپریشن۔ جس مقام پر امپوٹیشن کرنا ہو اُس جگہ کا محیط معلوم کرو اسکی نصف کی برابر لمبا چوڑا یعنی مربع فلیپ سامنے کی طرف دو نقاط جانبین پر قایم کر کے اٹھاؤ۔ اور اوسیقدر چوڑا لیکر اوس سے چوتھائی لمبا پشت کی جانب فلیپ اٹھاؤ اور تمام ساختوں کو ہڈیوں تک فلیپوں میں شامل کر لو

عام ایمپوٹیشن تک فلیپ اُٹھا کر پہلے اثر اسپس میں حسب قاعدہ بالا کاٹ کر ہڈیوں کو آری سے چیر لو۔

سوم عام طریق جسمیں سامنے کا فلیپ لمبا اور پشت کا فلیپ چھوٹا لیا جاتا ہے۔ اسکا عمل ٹیل صاحب کے مطابق ہے لیکن اسطرح چیر ناپ نہیں لیے جاتے۔

ششم گھٹنہ کا ایمپوٹیشن اسکے پانچ طریق ہیں۔

اول کارڈیم ایمپوٹیشن اسمیں مقصود یہ ہے کہ گھٹنہ سے اوپر فیمر کے کنڈائلس تک ٹانگ کاٹ دیجاوے۔ دونوں فیمر کے کنڈائلوں سے اوپر دو نقاط قایم کرکے ایک خمدار چیرا ٹیوبرکل ٹی بی تک دو اور تمام ساختیں پٹیلا سے اوپر چھیلتے ہوئے فلیپ کو اُٹھالو۔ پھر پچھلا فلیپ سامنے کے فلیپ سے نصف لمبائی میں ٹرنیس فکشن سے کاٹ لو۔ تب فیمر کا زیرین سرا صاف کرکے تمام اتصالی سطح آری سے کاٹ کر دور کرو۔

دوم گرٹی کا ایمپوٹیشن۔ یہ تمام اوپریشن کارڈیم کی طرح ہے صرف فرق اسقدر ہے کہ سامنے کے فلیپ میں پٹیلا بھی شامل کر لیتے ہیں پس کنڈائلوں کے اوپر دو نقاط قایم کرو۔ اور ٹیوبرکل ٹی بی تک خمدار شگاف دیکر پٹیلا سمیت سامنا فلیپ اُٹھالو۔ اور پچھلا فلیپ ٹرنسفکشن سے سامنے کی برابر قطع کرو۔ تب اتصالی سطح سے نصف انچ اوپر فیمر کو آری سے چیرو اور پٹیلا کو لائین فارسپس سے پکڑ کر اسکی اتصالی سطح بھی آری سے چیر کر الگ کرو پھر پٹیلا کو فیمر کے مقابل لاکر فلیپ سی دو۔

سوم گرٹی سٹوک ایمپوٹیشن۔ یہ بعینہ گرٹی صاحب کا اوپریشن ہے صرف فرق اسقدر ہے کہ فیمر اتصالی سطح کے قریب چیرا جاتا ہے۔

چہارم سٹی فن سمتھ ایمپوٹیشن۔ اسمیں جوڑ سے ٹانگ علیحدہ کی جاتی اور فلیپ جانبی لیے جاتے ہیں۔ دو نقاط ایک ٹیبیا کے سرے پر یعنی ٹیوبرکل ٹی بی سے نصف انچ اوپر اور دوسرا پاپلی ٹیل سپیس کے وسط میں قایم کرکے خمدار فلیپ ہر دو جانب قطع کرو۔ بیرونی فلیپ تین ساڑھے تین انچ لمبا ہو اور اندرونی فلیپ اس سے نصف انچ زیادہ۔ تب ٹانگ کو کھینچ اور مروڑ کر نسوں اور پٹھوں کو کاٹ کر ٹانگ الگ کر لو۔

پنجم برائنٹ ایمپوٹیشن۔ یہ بعینہ سٹی فن سمتھ کی طرح ہے۔ فرق اسقدر ہے کہ اسمیں سیمی لونر کارٹیلیج علیحدہ نہیں کیے جاتے بلکہ فلیپ میں ہی لے لیتے ہیں۔

دہم گھٹنہ کا اکسیزن۔ یہ عمل اب نہیں کیا جاتا بلکہ اسکی جگہ آرتھریکٹمی کیجاتی ہے۔

فیمر کے ہر دو کنڈائل پر دو نقاط قایم کرکے ایک خمدار شگاف ٹیوبرکل ٹی بی کے بالائی سرے تک دو اور لگیمنٹ پٹیلی کاٹ کر پٹیلا سمیت فلیپ اُٹھالو۔ تب ٹانگ کو کھینچ مروڑ کر نسوں اور پٹھوں کو چاقو کی دھار سے کاٹ دو اسطرح سے جوڑ کھل جائیگا تب فیمر کی اتصالی سطح آری سے چیر کر دور کرو۔ یہ یاد رکھو کہ یہ چیرا عمودی ہی ہو اسیطرح سے ٹیبیا کی اتصالی سطح بھی آری سے چیر کر دور کرو۔ بعد ازاں فیمر اور ٹیبیا کی چیری ہوئی سطحوں کو باہم ملا کر فلیپ کو ٹانکوں سے قایم کر دو۔

آرتھریکٹمی کے لیے کوئی خاص قواعد نہیں ہیں بلکہ حسب موقعہ جسطرح مناسب ہو ویسا ہی کیا جاتا ہے۔

یازدہم - ران کا امپوٹیشن یہ دو طریق سے کیا جاتا ہے -

اول طریقہ ٹرینس فکشن - اگر بائیں طرف امپوٹیشن کرنا ہے تو انیٹریر سپی ریر ایک سپائین سے ۳/۴ انچہ نیچے چاقو کی نوک داخل کرکے کیپسول کو کاٹتے ہوئے ہڈی کے ساتھ ساتھ اندر کی طرف ایڈکٹر لانگس کے قریب نکالو - اور تھوڑی دور تک نیچے کی طرف یہ فلیپ کاٹتے جاو - تب ایک معاون خون بند کرنیکے لیئے فلیپ کو مضبوط پکڑ لے اور تم ۲ ۱/۲ انچ سے ۵ انچہ تک لمبا فلیپ قطع کرلو - دوسرا معاون ران کو پکڑ کر کھینچتا اور مروڑتا ہے تاکہ جوڑ کے کھولنے اور لگیمنٹم ٹیریز کے کاٹنے میں دقت نہ واقع ہو - تب ایک چاقو فیمر کے سر کے پیچھے سے گذار کر پچھلا فلیپ اسیقدر لمبا کاٹ لو - یہ خیال رکھو کہ فلیپ اندر کی بہ باہر کی نسبت زیادہ لمبے نہ ہو جاویں - دائیں طرف کا اوپریشن میں صرف اسقدر فرق ہے کہ چاقو اندر کی طرف سے داخل کرکے انٹی ریر سپی ریر ایک سپائین سے ۳/۴ انچ نیچے نکال لیتے ہیں اور باقی عمل بعینہ اسیطرح ہے -

دوم فرینو جامر فارتن صاحب کا طریقہ - درمیانی اور بالائی ثلث ران کے درمیان ایک گول شگاف جلد میں دیکر دو انچ تک جلد و فیشیا اٹھا لیتے ہیں اور پھر گول شگاف سے تمام عضلات وغیرہ کو ہڈی تک قطع کرکے تمام شریانوں کو باندھ دیتے ہیں - بعد ازاں بیرونی طرف ایک عمودی شگاف ہڈی تک گہرا گریٹ ٹروکانٹر سے ایک انچ اوپر شروع کرکے اس گول شگاف سے ملا دیتے ہیں - تب ایک مددگار ران کو پکڑ کر خوب زور سے کھینچتا اور مروڑتا ہے اور سرجن کیپسول اور لگیمنٹم ٹیریز وغیرہ کو کاٹکر ران کو الگ کر دیتا ہے - یہ اوپریشن پہلے کی نسبت زیادہ آسان اور بے ضرر ہے - بیمار کو اس سے زیادہ صدمہ نہیں پہنچتا

دوازدہم - انگشت کا درمیان سے قطع کرنا - جس جوڑ پر قطع کرنا ہو اسپر انگلی کو زاویہ قائمہ پر خم دیکر ایسی سمت میں چاقو سے قطع کرو کہ گویا دوسری پھلنگی کو درمیان سے چیر دوگے - اس طرح سے جوڑ کھلجائیگا - تب ٹرینس فکشن سے سامنا فلیپ کافی لمبائی کا اس طریق سے کاٹ لو کہ اخیر میں شگاف ترچھا رہے -

سیزدہم - انگشت کا جڑ سے قطع کرنا اسکے دو طریق ہیں -

اول - اوول طریق - ایک مددگار قریب کی انگلیوں کو علیحدہ کیئے رکھے پہلے ایک سیدھا چیرا جوڑ سے ۱/۲ انچہ اوپر شروع کرکے جوڑ تک دو پھر وہاں سے انگلی کی جڑ کے گرد شگاف دیتے ہوئے اسی جگہ ختم کرو تب انگلی کو زور سے کھینچ مروڑ کر نسوں اور پٹھوں کو کاٹو اور انگلی کو علیحدہ کرلو -

دوم - طریق فلیپ - جس انگشت کو قطع کرنا ہے اس سے باقی تمام انگشت کو معاون کھینچکر علیحدہ رکھے میٹا کارپل ہڈی کے سر کے قریب چاقو داخل کرکے وصل انگشت کے مقابل تک شگاف دیں بعد ازاں پھر ایک جانب

ہتیلی کیطرف شگاف لیجائیں اور پھر اسیطرح دوسری جانب ہر دو طرف جلد کو انگشت سی اٹھالیں۔ پھر انگشت کو کھینچ مروڑ کر جوڑ کے رباط اور نسون وغیرہ کو قطع کر کے انگشت کو علیحدہ کرلیں۔

چہاردہم انگوٹھا جڑ سے قطع کرنا اسکے بھی دو طریق ہیں

اوّل طریق ٹرینس فکشن۔ ایک نائف جسکا پھل وصل انگشت سی کارپو میٹا کارپل جوڑ تک کے فاصلہ سے قدرے زیادہ لمبا ہو لیکر انگوٹھے کی جڑ کے قریب داخل کر کے کارپو میٹا کارپل جوڑ کے قریب نکالو تب نکالو۔ تب انگوٹھے کو کھینچ اور مروڑ کر نسوں اور رباط کو چاقو سے کاٹتے جاؤ اسطرح سے انگوٹھا کارپو میٹا کارپل جوڑ پر قطع ہوجائیگا۔

دوم اوول طریق۔ کارپو میٹا کارپل جوڑ کی بیرونی طرف سی شگاف شروع کر کے انگوٹھے کی جڑ کے گرد ہوتے ہوئے پھر اسی مقام تک شگاف لیجاؤ۔ تب انگوٹھے کو کھینچ مروڑ کر اور رباط کو چاقو سی کاٹ کر اوسکو الگ کرلو۔

پانزدہم پہنچا قطع کرنا۔ اسکے دو طریق ہیں۔

اوّل سامنے اور پیچھے کے فلیپ سی بیرونی اور اندرونی سٹائی لائڈ پر دو سیس پر دو نقاط قایم کر کے سامنا فلیپ محدب جسمیں ہتیلی کا دو تھائی شامل ہو ڈسیکشن سے ہڈی تک گہرا اٹھالو۔ بعدازاں پچھلا فلیپ جو سامنے سے چھوٹا ہوگا خواہ ٹرینس فکشن یا ڈسکیشن سے قطع کرلو۔ تب ہاتھ کو کھینچ مروڑ کر اور رباط و نسون کو کاٹ کر ہاتھ کو علیحدہ کرلو۔

دوام طریقہ فرانس۔ اسمیں دو نقاط وسط جوڑ میں سامنے اور پیچھے کیطرف قایم کر کے پہلے بیرونی فلیپ اسطرح پر کاٹتی ہیں کہ سامنے کے نقطہ سے شگاف شروع کر کے تھیزامی نس کے گرد ہوتے ہوئے پچھلے نقطہ سے جا ملاتے اور پھر یہ فلیپ ہڈیوں تک گہرا ڈسکیشن کے طور پر قطع کرلیتے ہیں بعدازاں اندرونی فلیپ دو نقاط کے درمیان سیدھا شگاف دیکر حاصل کرتے ہیں۔ تب ہاتھ کو کھینچ مروڑ کر اور رباط و نسوں کو کاٹ ہاتھ کو علیحدہ کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

شانزدہم۔ قطع کلائی۔ اسکو دو مساوی آمنے سامنے کی فلیپ سے قطع کرسکتے ہیں جس مقام پر ہڈیوں کو چیرنا ہی اوس مقام پر کلائی کا قطر معلوم کر کے ہر ایک فلیپ کا طول اسکی برابر رکھیں۔ داہنی کلائی کے لیے سرجن کو بازو کے اوپر کی جانب اور بائیں کے لیے نیچے کی جانب کھڑا ہونا چاہیے حتی الوسع یہ فلیپ طویل اور موٹے رکھے جائیں تاکہ مصنوعی بازو کے لیے کافی طاقت ملسکی سامنے کا فلیپ ٹرینس فکشن اور پچھلا فلیپ ڈیسکشن کے طریق پر اٹھانا چاہیے۔ اس عمل میں نیوٹری انٹ آرٹری کو بچانا چاہیے ورنہ اسکا خون بند کرنا محال ہوجائیگا۔ بعدازاں انٹراسیس ممبرین کو کاٹ کر ہر دو استخوانوں کو برابر آری سے چیریں کیونکہ الٹا اور ریڈیس ہڈیاں جسم میں قریباً برابر ہیں۔ اگر کوئی عصب لٹکا ہوا معلوم ہو تو اسکو کھینچکر قطع کرنا چاہیے تاکہ اسٹمپ میں گرفتہ ہوکر

تکلیف وہ ہو جائے۔

ہفتدہم۔ کہنی کا ایکسزن۔ کہنی پر خوب ورسی خم دیکر پچھلی طرف ایک لمبا عمودی شگاف دیجاو لیکرے نن پروسیس کی نوک سے دو انچہ اوپر اور دو انچہ نیچے رہے۔ تب دونوں طرف ہڈی تک گہری تمام ساختیں ڈیسکشن کے طریق پر اُٹھاو اندرونی جانب النرنروکا احتیاط لازم ہے۔ ازاں بعد اولیکرے نن کو جڑ سے کاٹ کر ہیومرس اور ریز الناور یڈیس کی اتصالی سطح آریسی کاٹ ڈالو وغیرہ وغیرہ۔

ہیژدہم۔ قطع بازو۔ اسکا سب سے عمدہ طریق ہوڈی فانڈادول ہی جس مقام پر بازو کا قطع کرنا منظور ہی اُس سے دو انچہ نیچے ہر دو جانب پر دو نقاط قایم کرکے انٹی ریر و پوسٹی ریر سطحی ہلالی فلیپ یا نصف انچ لمبے قطع کرلو اور تب جلد کو اوپر تک مقام قطع تک اُٹھاتے جاو۔ ازاں بعد ہڈی تک تمام گوشت وغیرہ کو ایک مدور شگاف سے کاٹ کر اور ہڈی کی سطح صاف کرکے آریسی ہڈی کو کاٹ ڈالو۔

نوزدہم۔ قطع شانہ۔ اسکے چار طریق ہیں۔

اوّل طریق فرہو یا جارڈن صاحب کا۔ اسکا عمل بعینہٖ قطع ران کے مشابہ ہی بس اُسکا بیان دیکھو

دوام۔ طریق انزالکٹ صاحب۔ اسمیں دو نقاط ایک کورے کائڈ پروسیس پر اور دوسرا وسط بغل میں قایم کرکے اندرونی اور بیرونی ہلالی سطحی فلیپ پونے دو انچہ لمبی قطع کرتے ہیں۔ اندرونی فلیپ اُٹھاتے ہوئے شریانوں کو باندھتے اور اعصاب کو چھوٹا کر دیتے ہیں۔ بعد ازاں عضلات اور رباط وغیرہ کو کاٹ کر بازو کو جوڑ سے الگ کر دیتے ہیں۔

سوام طریق ٹربنس فکشن۔ اسمیں چاقو کی نوک کارے کائڈ پروسیس سے ½ انچ نیچے داخل کرکے اکرومیں پروسیس کے نیچے اور پیچھے کیطرف نکالکر سامنا فلیپ چار انچ لمبا کاٹ لیتے ہیں تب جوڑ کے کیپسول کو کاٹ کر اور ہیومرس کا سر اپنی جگہ سے اُکھاڑ کر پچھلا فلیپ بھی اُسیقدر لمبا ٹربنس فکشن سے کاٹ لیتے ہیں۔

چہارم سپنس صاحب کا اودل طریق۔ اسمیں کورے کائڈ پروسیس سے ½ انچ نیچے شگاف شروع کرکے بازو کے ساتھ ۲½ انچہ تک لیجاتے ہیں۔ اسمیں یہ احتیاط لازم ہے کہ چاقو بائی سیپٹل گروو میں کو گذرتا ہوا بائی سیپس عضلہ کی نس کو نہ کاٹ ڈالے۔ تب بازو کی گرد بیضوی شگاف اسکا اختتام پر دیکر تمام ساختیں ہڈی تک گہری ڈیسکٹ کر لیتے اور جوڑ کا غلاف و رباط وغیرہ کاٹ کر بازو کو الگ کر لیتے ہیں۔ اندرونی طرف ڈیسکٹ کرتے وقت شریانوں کو باحتیاط باندھ دینا چاہیے۔

بستم عضو تناسل کا قطع کرنا۔ یہہ دو طرح سے جزئی یا کلی۔

اوّل کلی قطع کرنا۔ یہ گول صاحب کا امپوٹیشن کہلاتا ہے۔ مریض کو لتھاٹومی کی وضع پر لٹاکر یوریتھرا کی اندر کتھیٹر یا ساؤنڈ پاس کرو تب عضو تناسل کو اوپر کیطرف اُٹھاکر فوطوں کو ہر دو طرف کھینچ کر

عضو کی جڑ کے گرد جلدی شگاف دیکر وسطی عمودی خط میں مقعد تک شگاف لیجاؤ پھر کارپوراکیورنوزا کو ریڑ پرسے پھر چکا علیحدہ کرلو یا ریس کے اتصال کے قریب پہلے انکو لگیچر کرکے قینچی سے قطع کردو۔ کارپس سپنجیوزیم کو ڈائرکٹر اور فارسیپس کے ذریعہ کارپوراکیورنوزا سے علیحدہ کرکے ٹرائی انگولر لگیمنٹ سے ۳/۴ انچہ آگے کاٹ لو اب یوریتھرا کو جلد کے ساتھ سوچر کرکے باقی تمام زخم کو سیدو۔

دوم جزئی انقطاع پہلے یوریتھرا میں کیتھیٹر پاس کرکے جڑ کے قریب عضو کو خوب ورسے باندھ دینا چاہیئے تاکہ دستکاری کے وقت زیادہ خون خارج نہ ہونے پاوے۔ دوم انقطاع کے مقام پر دو نقاط قایم کرکے دو ہلالی جلدی فلیپ ہر دو جانب ۱/۴ انچہ لمبی قطع کرو۔ سوم یوریتھرا کو ڈائرکٹر اور فارسیپس کے ذریعہ سے کارپوراکیورنوزا سے علیحدہ کرکے مقام انقطاع سے نصف انچ زیادہ کاٹ لو چہارم جائے انقطاع پر کارپوراکیورنوزا کو کاٹ کر کیتھیٹر نکال لو اور اوسکے ساتھ حشفہ اور عضو وغیرہ علیحدہ کرو۔ پنجم تمام شریانوں کا جریان کامل طور پر بند کرو۔ ششم یوریتھرا میں زیرین سطح کے قریب قینچی سے شگاف دیکر جلد کے ساتھ سوچر کردو۔

بست وپنجم۔ ایمپوٹیشن آف دی سکروٹم۔ ایمپیکیولیشن آختہ کرنا خصی کرنا۔ کاسٹریشن مریض کو لٹا کر ٹھوڑی وضع میں لٹا کر فوطہ کی جانب ماؤف کو پکڑ کر کھینچو اور ایک سیدھا شگاف جلد اور غشیا کا کاٹتا ہوا ایکسٹرنل ابڈامنل رنگ سے نصف انچ نیچے شروع کرکے فوطہ کے قاعدہ تک لیجاؤ اگر ضرورت ہو تو ٹیونیکا ویجائنالس کو بھی کاٹ دینا چاہیئے۔ بعد ازاں بیضہ کو کرید کر فوطہ سے باہر نکالو اور سپرمیٹک کارڈ کو ایکسٹرنل ابڈامنل رنگ کے قریب لگیچر کرکے قینچی سے قطع کرو۔ اسطرحسے گویا کہ بیضہ ماؤفہ الگ ہوجائیگا تب سپرمیٹک کارڈ کی شریانوں یعنی کریماسٹرک سپرمیٹک اور واس ڈیفرنس والی کو باندھ کر زخم میں ٹانکے لگادو۔

بست وششم۔ اکسٹرپیشن آف دی ٹنگ۔ یعنی انقطاع زبان۔ اسکے چھ طریق ہیں۔

اول وائٹ ھیڈ صاحب کا طریقہ۔ ایک لمبی قینچی لیکر ہائڈ ہڈی کے قریب اسکی تمام تعلقات کو کاٹ دیتے اور تمام شریانوں کو لگیچر کردیتے ہیں۔ اس اوپریشن سے پیشتر لیرنگاٹومی اور لنگوال آرٹری کا لگیچر کرنا ضروری ہے۔

دوم گیلونیک اکرے زیور سے قطع کرنا۔

سوم۔ قطع کنندہ اوزاروں سے جزاً یا کلیتاً کاٹ ڈالنا۔

چہارم۔ ادسے موڈ صاحب کا طریقہ۔

پنجم۔ زیرین جبڑے کے نیچے شگاف دیکر سب میگزلری ریجین میں کو نکالنا۔

ششم جبکہ زبان زیرین جبڑے کے ساتھ پیوستہ ہوگئی ہو تو وسطی شگاف سے نکالنا۔

بست وہفتم۔ اکسٹرپیشن آف دی لوور جا۔ فک اسفل کا انقطاع عموماً اسکے ایک نصف حصہ کا انقطاع کیا جاتا ہے

جانب ماؤف کی دونوں انسایزر دانت نکالدو اور زیرین لب کو درمیان سے قطع کرکے دلیرانہ ایک شگاف جبڑے کے زیرین کنارہ کی ساتھ ساتھ کان کے لا بیول تک لیجاؤ لیکن فیشل نروا ور پیراٹڈ گلینڈ کا احتیاط رکھو یہ کٹنے نہ پاویں۔ معاون فوراً خون کو بند کرتا رہے فیشل آرٹری کے دونوں سرے فوراً گیچر کردو یا پینسر ویلز فارسیپس سے پکڑ لو تب فارسیپس اور کند اوزار کی ساتھ کھرچ کھرچ کر تمام ساختیں جبڑے کے نیچے سے اوپر کی طرف اٹھاؤ اور جب میوکس ممبرین ظاہر ہو تو صاف طور پر اسکو جبڑے کے ساتھ کاٹ ڈالو۔ بعد ازاں جبڑے کو سمفی سس کے قریب آری سے چیر کر اور بون فارسیپس ہی کاٹ کر بائیں ہاتھ میں پکڑ و اور خوب ور ہی کھینچ مروڑ کر نسول اور رباط کو کاٹتے جاؤ اسطرح سے کنڈائل اپنے جوڑ سے الگ ہو کر جبڑا علیحدہ ہو جاویگا۔

بست و چہارم۔ اکسٹرپیشن آف دی سوپیریر میگزلا یعنے بالائی جبڑے کا انقطاع۔

اس اوپریشن سی پیشتر لیرنگاٹومی کر لینی چاہیئے تاکہ خون سے حبس دم کا اندیشہ نہ رہے اور کلوروفارم گردن کے سوراخ کے رستہ دیجا سکے پہلے ایک شگاف ناک کی دیوار کی ساتھ ساتھ آربٹ کی انفیریر اینگل تک دو اور اسجگہ سے یہ شگاف آربٹ کے زیرین کنارہ کے ساتھ ساتھ اکسٹرنل سپیریر اینگل تک لیجاؤ معاون دباؤ سے خون بند کرتا رہے۔ بعد ازاں منہ کھولکر جانب ماؤف کی ہر دو انسایزر نکال ڈالو سافٹ پلیٹ اور میوکس ممبرین کو وسطی خط میں قطع کرو بالائی لب کو بھی اس خط میں کتر دو اور ایک تنگ سا ٹوف جلب کی تھنے میں گذار کر ہڈی کو کاٹو پھر سپیریر میگزلا نیزل پروسیس اور میلر پروسیس کو یکے بعد دیگرے آری سی چیر دو بعد ازاں بون فارسیپس لیکر جبڑے کو استخوانی پیوندوں سے علیحدہ کرو اور تمام ساختیں دسکو اوپر کھرچ کر اوسکو الگ کر لو۔

ایمفی سیما پلمانری۔ پھیپھڑوں کا ایمفی سیما۔ اس مرض میں شش کی مساموں یا انکو درمیانی ساختوں کی سطح کی نیچے زائد ہوا بھری رہتی ہے۔ اسطرح پر اسکی دو قسمیں ہیں اوّل وسی کولر جسمیں پھیپھڑوں کی ہوائی خانے کشادہ ہو جاتے اور اون کے درمیانی پردے گل کر بہت سے خانے ایک بنجاتے ہیں۔ دوم انٹر لابولر جسمیں پلیورا کے نیچے یا لابیولز کے درمیان سیلولر ٹشو میں ہوا بھر جاتی ہے۔

اسباب (۱) **اسباب متصلہ** (۱) سرفہ مزمنہ۔ دمہ۔ ہر قسم کی پرانی کھانسی۔ بوجھ اٹھانا۔ بانسری اور ترم بجانا۔ پہاڑ پر چڑھنا۔ حمل یا پاخانہ کے وقت زور سے کنجنا۔ ان تمام حالتوں میں یہ ہوتا ہے کہ پھیپھڑوں کو ہوا زور کرکے پھیلاتی ہے جسکی وجہ سے بعض خانہ تو اسقدر زیادہ تنجاتے ہیں کہ پھر سکڑ کر اصلی حالت پر نہیں آسکتے۔ اور بعض پھٹ جاتے ہیں (۲) زائد وصلوں یا سختی کیوجہ سے اندرونی سانس کی ساری ہوا خارج نہونا اسطرح پر اندرونی سانس کے ساتھ ہوا داخل تو ہوتی رہتی ہے مگر پھیپھڑوں کی ضعف یا زائد وصلوں کی وجہ سی بیرونی سانس کے ساتھ پورے طور پر خارج نہیں ہوتی اور مسام ہوا سے بھرے رہجاتے ہیں

اور روز بروز پھولتے چلے جاتے ہیں۔

(ب) **اسباب بعیدہ**۔ سینہ کا زیادہ کشادہ ہونا پسلیوں کا زیادہ بڑا اور ان کی مریوں کا سخت ہوجانا پھیپھڑوں میں پرانا اجتماع خون اور سوزش رہنا۔ پشت میں کسی کو یہ مرض ہونا، زیادہ موٹا اور نقرس مزاج کا ہونا۔ بچپن میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔

علامات۔ متفرق اور مشتبہ ہوتی ہیں جنکی تفصیل حسب ذیل ہے ہمیشہ خفیف دمکشی رہنے کی وجہ سے خون کو پوری ہوا نہیں ملتی اسلیئے ناقص ہوجاتا ہے۔ پھیپھڑوں میں خون کی رکاوٹ رہنے کی وجہ سے قلب کا داہنا جانب کشادہ اور موٹا ہوکر ٹرائی کسپڈ رگرجی ٹیشن ہوجاتی ہے۔ اسوجہ سے وریدیں عموماً پُر رہتی اور مختلف اعضا میں خون جمع رہتا ہے جو استسقاء برانکیل کٹار تردمہ اور برانکائی ٹس کا موجب بنتا ہے۔ ساوف جانب کا سینہ بڑھجاتا یا کسی خاص مقام پر ابھار معلوم ہوتا ہے۔ سانس آہستہ آہستہ اور کھینچکر آتا ہے۔ ٹھوکنی سے پھیپھڑے کی آواز زیادہ گنجار والی اور صاف معلوم ہوتی ہے۔ سانس کی آواز کمزور اور کھردری ہوجاتی اور زیادہ وسعت میں سنائی دیتی ہے۔ بیرونی سانس کی آواز طولانی ہوجاتی ہے۔ مختلف قسم کی خشک اور تر آوازیں یعنی ساور س اور سبی ٹ رانکائی اور رالز سنائی دیتی ہیں۔

انٹر لابولر ایمفی سیما میں بعض اوقات کوئی بلبلہ پھٹ کر سینہ کے جوف میں ہوا بھر جاتی ہے اور کبھی یہ ہوا جلد کے نیچے آکر تمام جسم کو پھلادیتی ہے تب اسکو ایمفی سیما جنرل کہتے ہیں جسکا بیان آگے آتا ہے۔

علاج۔ بموجب اسباب و حالات مریض کے اسکے علاج کو تین حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔

اول۔ حفظ ماتقدم۔ چونکہ اس مرض کے اسباب اکثر حسب ذیل ہوتے ہیں (۱) نوجوانوں میں کثرت جسمانی کی یکدفعہ بے اعتدالی (۲) سرفہ کہنہ۔ دمہ۔ ہوپنگ کف وغیرہ امراض کے اثنا میں اسکا ابتدا ہوکر بعد میں اسکی طرف لاپرواہی رہتی ہے۔ اسلیئے ان اسباب کو مدنظر رکھکر انکے مطابق حفظ ماتقدم کی کوشش کرنی چاہیئے یعنی نوجوانوں میں اعتدال کرنا چاہیئے یا امراض دمہ۔ ہوپنگ کف۔ کرانک برانکائیٹس وغیرہ کے اثنا میں ایمفی سیما کا خیال رکھنا اور ان امراض سے آرام ملنے کے بعد ورزش جسمانی کی بتدریج اجازت دینا چاہیئے۔

دوم۔ سرفہ کہنہ۔ دمہ۔ ہوپنگ کف وغیرہ امراض جو ایمفی سیما کا باعث ہیں انکا علاج حسب قاعدہ کرنا۔ ان امراض کی موجودگی میں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ بلغم رقیق اور کم لیس ہوکر بآسانی خارج ہوتا رہے۔ کھانسی اور تشنجی دردوں میں تخفیف ہوجاوے پس یہ مدعا مخرج بلغم اور دافع تشنج ادویہ سے بخوبی حاصل ہوسکتا ہے۔ پوٹاسیم آیوڈائڈ امیونیا کاربوناس۔ سلانکس و اسیکا اس مطلب کیلئے مفید ہیں۔ پوٹاسیم آیوڈائڈ خاصکر مفید ہے کیونکہ یہ بلغم کو رقیق اور بے لیس کرکے خارج کرتا اور میوکس ممبرین پر آلٹریٹو اور تمام لمفیٹکس پر محرک اثر پیدا کرتا ہے۔

الہام حسین

سوام - خاص ایعنی سیما کا علاج۔ جب برانکائیٹس۔ دمہ۔ ہوپنگ کف وغیرہ سے آرام ملگیا ہو اسوقت اسکی خاص علاج کیطرف توجہ کرنی چاہیئے۔ عام حفظ صحت تدابیر کی پابندی۔ مقوی اور لطیف غذائیں۔ مقوی ادویہ مثلاً کڈ لیور آئل آرسنک اور فولاد کا استعمال مفید ہیں۔ آرسنک اور پوٹاسیم آیوڈائیڈ خاصکر فائدہ کرتے ہیں۔ فاؤلرس سالیوشن دو تین بوند کی مقدار میں باقاعدہ مدت تک استعمال کرنا چاہیئے۔ رفع دکشی کے لیئے عام دافع تشنج و مخرج بلغم ادویہ جنکا مفصل بیان دمہ کے ذکر میں ہوگا (انشاء اللہ تعالٰی) استعمال کرسکتے ہیں۔ حالت مزمنہ میں اکثر قلب کمزور اور کشادہ ہوکر ڈھیلا ہو جاتا ہے اُسکے لیئے مقویات قلب مثلاً ڈجی ٹالس۔ سٹرو فنتھس کیفین۔ ایڈونی ڈوین۔ سپارٹین اور سٹرکنین استعمال کرسکتے ہیں۔ گاڑھی کی ہوئی ہواؤں سے علاج کرنا نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اسکی ترکیب حسب ذیل ہیں۔

(۱) ایسی ہوا میں جو معمول سے ۱/۲۰ حصہ زیادہ گاڑھی کردی گئی ہو دم اندر کھینچنا تاکہ آکسیجن بافراط اندر پہنچے اور پھر ایسی ہوا میں دم باہر نکالنا جو معمول سے ۱/۴۰ حصہ کم گاڑھی کردی گئی ہو تاکہ کاربانک ایسڈ وغیرہ بافراط خارج ہوں

(۲) مریض کو دو تین گھنٹہ روزانہ ایسے کمرہ میں بٹھلانا جسکی ہوا دباکر معمول سے ۱/۲ اسوا گنی وزنی کردی گئی ہو

ایمفی سیما جنرل یعنی جلدی ایمفی سیما۔ جلد کے نیچے ہوا بھر کر کل جسم کا پھول جانا۔ یہ حالت اکثر پھیپھڑے یا کسی نوکدار چیز یا شکستہ پسلی کے چھبنے سے پیدا ہوتی ہے کبھی انٹرلابولر ایمفی سیما میں کسی بلبلہ کے پھٹنے سے۔ الغرض جب کسی طرح سے پھیپھڑے میں سوراخ ہو جائے تو اسکی ہوا اندرونی سانس کے ساتھ خارج ہو کر جلد کے نیچے چلی جاتی ہے مگر بیرونی سانس کے وقت پھیپھڑوں میں نہیں جاسکتی کیونکہ قدرتی لچک سے پہنچنے کے وقت اونکا سوراخ بند ہو جاتا ہے۔ اسطرح سے ہر ایک سانس کے ساتھ جلد کے نیچے زیادہ ہوا پہنچتی رہتی ہے یہانتک کہ کل جلد ہوا سے پھول جاتی خاصکر وہ مقامات جسجگہ کی جلد ڈھیلی ہے جیساکہ چہرہ گردن اور فوطوں کی اون کی جلد تو بہت ہی پھول جاتی ہے۔ دبانے سے بلبلہ پھوٹنے کی آواز سنائی دیتی ایک جگہ کی ہوا دوسری جگہ پھرتی رہتی اور ٹھوکنے سے گیلے ڈھول کی سی آواز سنائی دیتی ہے چند منٹوں میں ہی بہ ہوائی ورم کل جسم پر پھیل جاتی ہے چہرہ کے نقش ونگار مارے جاتے۔ آنکھیں پھولی ہوئی پلکوں کے اندر چھپ جاتی اور عضو تناسل اور فوطہ پھول کر بہت بڑے ہو جاتے ہیں۔ کبھی نرخرہ یا انتڑی یا روده میں بھی سوراخ ہو جانے سے ایمفی سیما ہو جاتا ہے۔ کبھی کسی پھوڑے کی پیپ کے تعفن سے جو ریاح پیدا ہوتی ہیں وہ بھی جلد کو پھلا دیتی ہیں پھیپھڑوں کی ہوا چونکہ صاف ہوتی ہے وہ کچھ ضرر نہیں پہنچاتی اور جلدی جذب ہو جاتی ہے لیکن اگر زیادہ مقدار میں خارج ہوئی ہے تو دم بند ہو کر مریض فوراً ہلاک ہو سکتا ہے۔ تعفنی ہواؤں سے جلد کے نیچے کا خون سڑنا شروع ہو جاتا ہے۔

ورم جبین

علاج - اگر خفیف ہی تو کسی علاج کی ضرورت نہیں خود بخود تمام ہوا جذب ہو جاتی ہے لیکن اگر زیادہ ہے جس سے دوسرے اعضا کے فعل میں خلل واقع ہوتا ہے تو اسکا علاج مفصلہ ذیل تدابیر سے کرنا چاہیئے۔

(۱) مقام ماؤف پر پٹی سے دبا وقایم رکھنا۔

(۲) باریک ٹروکاروں کے ذریعہ نہایت اینٹی سپٹک طور پر ہوائیں خارج کر دینا۔

ایمنیشیا Amnesia دیکھو بیان افزیا کا۔

ایمی ٹکس Emitics یعنے قے آور ادویہ۔ ابرس پریکے ٹوریس۔ ایسڈ کرائی سوفینک۔ گل بابونہ
ٹارٹار ایمٹیک۔ اپومارفیا۔ بیٹی سین۔ ٹرائی اوینا۔ بیج مدار۔ تخم املتاس۔ کاہی لالا۔ نانا کنڈیورینگو۔ کنو لیلیر یا فلوز
بیلا طوطیا۔ ڈلفی نیم سٹیفی سیگیریا۔ امی ٹین۔ اسی تھراخلین۔ ایوپے ٹوریم پرفولیئے ٹم۔ سب سلفیٹ آف مرکری۔ اپی کاک
آئریڈین۔ جوگلینڈین۔ پٹاسی بائی کروماس۔ سینگوئی ناریا۔ سلاسینگا۔ مدائی۔ دیسی نمک۔ تاکو۔ وری ٹرم۔ سفید طوطیا
قے آور ادویہ عموماً چار اغراض سے استعمال کی جاتی ہیں۔ اوّل اس غرض سے کہ معدہ میں جو غیر منہضم موجود ہو اسکو خارج
کر دیا جاوے۔ دوم اگر کوئی زہر کھایا گیا ہو تو اوسکو دفعیہ کیا جاوے۔ سوم اخراج صفرا کے لیئے۔ اگر غلبہ صفرا ہو تو اسہال
کی نسبت قے کرانا زیادہ مفید ہوتا ہے کیونکہ قے کے راستہ صفرا فوراً خارج ہوجاتا مگر امعا کے راستہ اسکے جذب ہونیکا اندیشہ
ہوتا ہے۔ اخراج صفرا کے ساتھ بہت سے زہر مثلاً زہر بخارات وغیرہ جو جگر میں جمع ہوں خارج ہوجاتے ہیں یہی وجہ ہے
کہ بعض اوقات محض قے کرانے سے بخار فرو ہو کر رفع ہوجاتا ہے گویا کہ قے کرانا ہی کونین کا کام دیتا ہے چہارم
حلق حنجرہ۔ نرخرہ اور ہوائی نالیوں سے بلغم وغیرہ خارج کرنے کے لئے مثلاً کروپ ڈفتھیریا۔ برانکائی ٹس۔ اور دمہ
میں قے کرانا بعض اوقات نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

ایمی ٹین Emetine یہ ایک قے آور الکیلائڈ ہے جو اپی کاکوانا سے حاصل ہوتا ہے۔ اپی کاکوانا کا بیان دیکھو۔

ایمیشیا Emetia خر بطور معرق و مخرج بلغم $\frac{1}{120}$ گرین سے $\frac{1}{24}$ گرین تک۔
بطور مقی $\frac{1}{8}$ گرین سے $\frac{1}{2}$ گرین تک۔

ایمی سس Emesis قے۔ دیکھو بیان قے کا۔

ایمی میا۔ اشارہ سے بات کرنے کی قوت نہ رہنا۔ دیکھو بیان افیزیا کا۔

ایمی نوریا۔ حیض بند رہنا۔ دیکھو بیان احتباس الطمث کا۔

ایمی لیا ربی بیز Ebmelia Ribies بابرنگ۔ برنج قبالی مخرج ریاح
اور قاتل کرم ہے۔ نفخ اور بدہضمی کہنہ میں مفید ٹیپ ورم کے لیئے بطور انتھیلمنٹک نہایت مفید ثابت
ہوئے ہیں وجع مفاصل میں بھی بکثرت استعمال کیئے جاتے ہیں خر۔ تخم بابرنگ ایک ڈرام سے ۴ ڈرام
تک۔ فلوئڈ اکسٹراکٹ ایک ڈرام سے ۴ ڈرام تک۔

ایمی نی گاگ Emmenegages مدر حیض ادویہ۔ ایسڈ بورک۔ ایکٹیا ریسی موزا۔ الی ٹرس
انجلیکا۔ آربار دائی ٹی۔ مدار۔ صبر۔ نوشادر۔ ہینگ۔ سہاگہ۔ برائی اونیا۔ عصارہ ریوند۔ تیلنی مکھی۔ گل بابونہ۔
دال چینی۔ کوکا۔ حنظل۔ کافس فلوریڈا۔ کباب چینی۔ ڈمیانا۔ ارگٹ۔ مرکبات فولاد۔ بنولہ۔ بیج کپاس۔
[illegible] آیوڈائیڈ آف مرکری۔ منقی۔ بن آکسائڈ آف مینگنیز۔ نکس وامیکا۔ پپایا۔ فاسفرس۔ پٹاسی بیعائیڈ

پٹاسی آیوڈائڈ۔ پرمنگنیٹ آف پوٹاش۔ پلسی ٹلا۔ روٹا۔ سیبائینا۔ سلی سلیٹ آف سوڈیم۔ سینٹونین۔ ٹرپنٹائین۔
ورے ٹریم۔ زنیتھاکسی لم۔ سینگوی ناریا۔

اینافروڈی سی اکس Anaphrodisiaos ادویہ قاطع باہ یا مضعف باہ
کھاری ادویہ۔ سرمہ اور اسکے مرکبات۔ برومائڈز۔ کافور۔ مونو برومیٹ آف کیمفر۔ کائیجی کم۔ کونائیم۔ ڈیجی ٹالس
الے ٹیریم۔ ہائیوسائمس۔ پلسی ٹلا۔ ہائڈرو برومیٹ آف ہائیوسین۔ آیوڈائڈز۔ اپی کاک۔ تمباکو۔ سوڈیم سیلی
سلیٹ۔ ریو۔

اینٹ ایسڈز Antacids یہ کھار ادویہ کا دوسرا نام ہے۔ الکلیز کا بیان دیکھو۔

اینٹ ایمی سس Autemesis یعنی رافع قے۔ ادویہ قے کا بیان دیکھو۔

اینٹرک فیور۔ تپ محرقہ۔ دیکھو بیان ٹائیفائڈ فیور کا۔

اینٹوزوا Entezoa۔ اس سے مراد وہ تمام حیوانات ہیں جو جسم انسانی کے اندر خواہ معدہ
یا انتڑیوں میں یا کسی اور عضو یا ساخت میں جگہ کر لیتے ہیں۔ مثلاً انٹسٹائنل ورمز۔ ایسٹرس۔ فائی لیریا۔ وغیرہ۔

اینٹ ہائڈرا ٹکس Anthydrotics یعنے پسینہ کے روکنے والی ادویہ۔ ایسڈ ایسی ٹک۔
ایسڈ اگے ری سینک۔ ایسڈ سلفیورک ایروماٹک۔ اگری سین۔ اٹروپین۔ الیسرین۔ ارگوٹین۔ بیلاڈونا
پکروٹاکسین۔ پوٹاسی ٹیلیوریٹ۔ پوئینیٹ ٹلا۔ پائی روڈین۔ جیبورنڈی۔ ڈیوبوائی شیا۔ زنک آکسائڈ۔ سلفونیل
فیری پرکلورائڈ۔ فیری سلفاس۔ کونو۔ دیخ کرالی۔ کیوپرائی ایسی ٹاس۔ لاگ وڈ۔ ہیما میلس۔ ہوم اٹروپین۔
ہائڈرو برومیاس۔ مونگ نان۔

اینٹیاریٹ۔ Antiarin یہ ایک زہریلا جوہر اینٹیارس ٹاکسی کیریا میں سے نکالا جاتا اور
جزائر مشرقی ہند میں تیروں کو زہر آب کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

اینٹی پائی ریٹکس Antipyretics دافع بخار ادویہ۔ اینٹی پائیرین۔ اینٹی فیرین۔
الکحال۔ ایسڈ ٹانی ٹک۔ اینٹی تھرمین۔ الیسی ڈوسپرین۔ آفیا کسی لین۔ بینزے ٹی لائڈ۔ پائیریڈین۔
پائی پیری نال۔ ریسارسین۔ تھیلین۔ ٹرائی میتھل۔ سیلال۔ سیلی سلیٹس۔ سوڈی بنزواس۔ سوڈی
سلفو کاربولاس۔ سوڈی کریٹ زوائی ناس فنو سیٹین فینل یوری تھین۔ کیپے رین۔ کریزوٹ۔ میتھی سی ٹین
مونو برومو ایسی ٹینی لائڈ۔ ہائڈرے سے ٹین۔ ہائڈروکی نان۔

اینٹی پائیرین Antipyrin اسکے دوسرے نام اینلجی سین اور ڈائی میتھل آکسی کینی ڈ
زین فینل زون۔ اور فینل ڈائی میتھل پیرازولون ہیں۔ یہ نہایت عمدہ اینٹی پائیریٹک۔ انوڈائین۔ اینٹی سپیسموڈک
ہیموسٹے ٹک۔ لیکٹی فیوج۔ اور اینٹی سپانماڈک ہے۔ **اقوال** بخاری حالت میں ۱۵ گرین ہر دو ایک
گھنٹہ گھنٹہ بعد دو تین خوراک تک دیکھتی ہیں۔ حرارت ایک گھنٹہ بعد بتدریج کم ہونی شروع ہو کر

پانچ گھنٹہ تک اسکا اثر رہتا ہے۔ ریمی ٹنٹ ٹائی فائڈ۔ رہیومٹیک سکارلیٹ سرسام نیومونیا ٹیوبرکلوس، برانکائیٹس پلیوریسی۔ انفلوائنزا وغیرہ بخارات میں بطور اینٹی پائیرٹک اسکو استعمال کر سکتے ہیں۔

دوم۔ ہر قسم کے درد مثلاً صداع شقیقہ۔ عرق النسا۔ ٹک ڈولیوریو۔ انٹرکاسٹل نیورلجیا۔ لمبیگو۔ پلوروڈینیا۔ قولنج۔ انجائنا پکٹورس۔ دمہ۔ عسر الطمث۔ گلاکوما وغیرہ میں نہایت مفید ہے سخت اور دیرپا درد کی حالت میں، اگرین کی خوراک کے حساب سے ایک ایک گھنٹہ بعد تین خوراک تک استعمال کرنا اور بعد میں چھ چھ گھنٹہ بعد یقیناً فائدہ بخشتا ہے۔ اینٹی فیبرین بھی ہر قسم کے درد میں تخفیف کر دیتی ہے لیکن اسکا اثر اینٹی پائیرین کیطرح دیرپا نہیں رہتا اینٹی پائیرین کی جلدی پچکاری مارفیا کی طرح درد کو فوراً آرام دیتی ہے۔ تیس گرین اینٹی پائیرین پانچ چھ اونس پانی میں حل کر کے حقنہ کرنا دردزہ کو آرام دیتا لیکن حرکات رحم میں کوئی خلل نہیں ڈالتا۔ جلدی پچکاری اور داخلی استعمال بھی دردما بعد زہ میں نہایت مفید ہے۔

چونکہ یہ ریفلیکس کو بھی کم کرتی اور درد کو آرام دیتی ہے۔ اسلیئے کوریا مرگی۔ ہوپنگ کف۔ لوکوموٹار اٹیکسی وغیرہ میں نہایت مفید ہے۔

سوم۔ وجع مفاصل حاد میں سوزش مفاصل اور بخار کو آرام دینے کے لیئے اینٹی پائیرین اعلیٰ درجہ پر مفید ثابت ہوئی ہے۔ پندرہ گرین خوراک میں چار چار گھنٹہ بعد استعمال کرنے سے ایک دو روز میں تمام ورم اور درد رفع ہو سکتا ہے۔ بعد ازاں کم مقدار میں اسکو جاری رکھنا چاہیئے تاکہ مرض عود نہ کرنے پاوے۔ اکیوٹ گاؤٹ میں بھی اسیطرح مفید ہے۔ پرانے وجع مفاصل کے ہر قسم کے درد میں خواہ مفاصل میں ہو یا عضلات یا اعصاب یا اندرونی اعضا میں اسکا داخلی اور جلدی استعمال نہایت مفید ہے۔

چہارم۔ ہر قسم کے اندرونی و بیرونی جریان کو خواہ کسی عضو یا حصہ جسم میں ہو بند کرتی ہے۔ نفث الدم رعاف قے الدم۔ بول الدم وغیرہ میں پانچ گرین اینٹی پائیرین پانچ پانچ گھنٹہ بعد دینے سے اکثر آرام ہو جاتا ہے۔ چار فیصدی لوشن سے زخموں کا خون بند ہو سکتا ہے۔ اسی حساب سے کھولتے پانی میں حل کر کے سنگھانا نفث الدم کو آرام دیتا ہے۔

پنجم۔ جب دودھ کا اخراج بند کرنا منظور ہو تو آٹھ گرین خوراک میں چار چار گھنٹہ بعد اینٹی پائیرین کھلانا ایک دو روز میں ہی دودھ کو بند کر دیتا اور آئندہ کے لیئے روک رکھتا ہے۔ اور کسی قسم کا نقصان نہیں ہونے پاتا۔

ششم۔ اینٹی پائیرٹک۔ انوڈائن۔ اینٹی رہیومیٹک ہیموسٹیٹک و رلیکسی فیوج فائدوں کی علاوہ مفصلہ ذیل امراض میں بھی اینٹی پائیرین نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔

(ا) سی سکنس۔ جہاز پر سوار ہونے سے پیشتر اگرین خوراک تین استعمال کرنا سی سکنس کو روکتا ہے (ب) ذیابیطس انسپی ڈس میں نہایت مفید ہے اور شکر والے ذیابیطس میں بھی شروع حالت میں جبکہ اخراج شکر کم ہو اور لاغری زیادہ ہوئی ہو مفید ہے (ج) اقطیر البول۔ لیر نجسمس سٹرائی ڈولس اور رگ پتی میں۔

مفصلہ ذیل حالتوں میں اسکا استعمال نہایت احتیاط سے کرنا چاہیئے۔ ایام حیض میں۔ عام ضعف میں امراض امعا و معدہ تنفس دوران جگر و گردہ میں چیچک خسرہ سکارلیٹ فیور وغیرہ دیگر سیپٹک فیورز میں برانکیٹس ذات الریہ نیومونیا اور برانکو نیومونیا میں۔

طریق استعمال۔ عام خوراک ۵ سے ۳۰ گرین تک ہے۔ جلدی پچکاری کرلیئے ۵، ۷ گرین اینٹی پائیرین ۱۵ قطرہ پانی میں ملاکر اسمیں سے ۴ سے ۳۰ قطرہ تک استعمال کر سکتے ہیں لیکن خالص اینٹی پائیرین کی جلدی پچکاری کے وقت تیز درد اور صدمہ معلوم ہوتا ہے اسلیئے ایک گرین کوکین مذکورہ بالا محلول میں ملاکر اُسی انداز سے استعمال کرنا بہتر ہے۔

نائیٹرک ایتھر کے ساتھ ملکر ایک سبز مرکب بنجاتا ہے جو ضرر ناک ہے اسلیئے اسپرٹ آف نائیٹرک ایتھر کے ساتھ اسکو ہرگز استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ مقابلہ کرلیئے فیناسٹین کا بیان دیکھو۔

اینٹی پیریاڈکس Antiperiodics یعنی وہ ادویہ جو نوبتی امراض کو روکتی ہیں۔ اکونائیٹم فیروکس۔ السٹونیا کنسٹرکٹا السٹونیا سکالیرس۔ اپیال۔ اری تھروفلیم۔ ایکے لپٹس۔ آیوڈین۔ بیبرین سلفاس۔ بونڈیو سلا پارتھین۔ برائیرین۔ پیاز۔ ٹیلیا ٹرائی فولیا جلیسی میم۔ رسارسین۔ بیڈرن۔ سریس۔ ودیجی نیکا سٹے نیا۔ سنکونا سپلیکس نائی گرا سیر اسالویا سنکھیا۔ سرکناس کالویا۔ قہوہ۔ کونین۔ کیریا البا۔ کلیروڈنڈرن انرما کاکولس۔ کارڈیولس۔ کارنس فلوریڈا۔ گیریا گرنڈلیا سکے روزا۔ کارڈینا گمی فرا۔ گندیک لنٹی نین لہسن میگنولیا گلاکا۔ مرچ سیاہ۔ نارکوٹین ہیلی بورس نائی گرا ہیلی نین۔ ہلارہ اینٹی ڈس۔ ہانڈرسنس بربینا آسٹی کیفولیا بربا نسا

اینٹی تھرمین Antithermine یہ ایک نوایجاد اینٹی پائیرٹیک دوا ہے لیکن چونکہ اسکے کھلانے سے معدہ میں درد ہوجاتا ہے اسواسطے اسکا استعمال عام نہیں ہوا۔ خوراک ۸ گرین۔

اینٹی ڈوٹ Antidote فادزہر۔ زہر کا مارگ۔ دیکھو بیان زہر کا۔

اینٹی سائی الیو گاگ Antisialagagues یعنے تھوک کم کرنیوالی ادویہ۔ تمام کھار ادویہ مثلاً پوٹاسیم۔ سوڈیم۔ امونیم کیلسیم لیتھیم اور میگنیشیم دھاتوں کے نمک۔ افیون۔ بیلاڈونا۔ بمنوال شربت بکثرت استعمال کرنا۔ تمام قابض ادویہ

اینٹی سپازماڈکس۔ Antispasmodics یعنے دافع تشنج ادویہ۔ ایسٹما اندرو ساٹی ڈائلیوٹ۔ ایتھر۔ ایلیم سٹائی وا۔ ایل ٹرائی برومائڈ۔ ایمونلے کم۔ امونیا۔ اجوائن۔ امونیا ویلیریے ناس ال نائیٹریٹ۔ ال ویلیریاس۔ اینی لین۔ آرسینٹی نائیٹراس ایکلی پیاس ٹیوبر کلوزا۔ اٹروپین۔ اپولس اوبلی نیم۔ اوپوپوناکس۔ بنزوائن۔ پیپرمنٹ۔ تھائی مال۔ تربنٹائن۔ ٹیمن ٹرمپین بلیسی ٹلا۔ جیبورنڈی جست کے مرکبات مثلاً زنک بروماائڈ۔ زنک ویلیریے ناس اور زنک آکسائڈ۔ جیفرسونیا۔ دھتورہ۔ ڈلفی نیم ڈائیوسکوریا۔ روزمری۔ رسارسین۔ ریو۔ سائپری پیڈیم۔ سکوٹیلیریا۔ سپرٹ امونیا ایرومیٹک۔ سپرٹ امونیا فیٹیڈا۔ سائی ریکس۔ سنبل۔ سمبلوکارپ۔ سپیئرمنٹ۔ فیری ویلیریے ناس

اکرام حسین

کیجوپٹ آئل۔ کافور۔ کیلنڈولا آفی سی نےلس۔ گانجا۔ کیٹانا ایکوانیا۔ سرپن ٹرجی نیکا۔ کینو پاؤڈ کلورل ہائڈرا۔ کلورل سالی سائیلہائڈ۔ اس۔ کلورافارم۔ کوکے این۔ کالن سانیا۔ کونایا۔ کری زوٹ۔ کروکس۔ کیوپریٹ آف امونیا کیورارا۔ گیلبے نم۔ گیلو این البا۔ لیونڈولا۔ لیونورس۔ لوبی لیا۔ لائی کو پاڈ۔ مصطگی۔ میلی سا۔ مینیلیس۔ منتھال منتھی۔ لال۔ مسلیٹو۔ مشک۔ ملین۔ ویلیرین۔ وائی برنم پرونم۔ ہیمر ملکیم۔ ہایوسائیمس۔ ہینگ۔

اینٹی سکاربیوٹکس Antiscorbutics

یعنی ادویہ دافع سکروی۔ قریبًا تمام تازہ پھل سکروی میں نافع ہیں۔ سیب۔ کیسلپو لیا اوڈو دیٹا۔ ایو پے ٹرا پانیا۔ ہارس ریڈش۔ لیمون۔ آنبہ۔ لائی کوپرسی کن اسکولینٹا۔ رنگترہ۔ ساسافرس۔ ٹینی اینتھیر۔ فائیٹو لیکا۔ ریومیکس کرسپس۔ سی جیبی بکیا آفی سنی لس

اینٹی سیپٹال Anticeptol

اسکا دوسرا نام آیوڈو سلفیٹ آف سنکونین ہے اپنی تاثیرات میں ایوڈو فارم کے مشابہ ہے۔

اینٹی سیپٹکس Anteseptics

یعنے دافع سڑن ادویہ۔ تمام حیوانی یا نباتی اشیا کے گلنے اور سڑنے کی خاص وجہ باریک خوردبینی نباتات یا حیوانات یا کیمیائی خمیر ہوتی ہیں۔ پس جو ادویہ ان سڑانے والے مادوں کے فعل کو روکیں وہ اینٹی سیپٹک کہلاتی ہیں اور جو ادویہ انکو ہلاک کردیں اور جسقدر حصہ گلکر اور سڑکر فاسد ہوگیا ہے اسکے زہریلے اثر کو بھی دور کریں وہ ڈس انفیکٹینٹ کہلاتی ہیں زمانہ حال کی جراحی کی تمام کامیابی اور بیحد ترقی اینٹی سیپٹک اور ڈس انفیکٹنٹ ادویہ کے سہارے پر ہے انکی مختصر فہرست ذیل میں دیجاتی ہے۔ تفصیل کے لئے ان ادویہ کا بیان دیکھو۔

الکحال۔ ایبنتھیم۔ ایسی ٹو ٹارٹریٹ آف ایلومی نم۔ ایسڈ اناٹی سک۔ ایسڈ بنزواک۔ ایسڈ بورک۔ ایسڈ کلفو ڈیسٹک۔ کاربالک۔ ایسڈ کرومک۔ ایسڈ ہائڈرو کلورک۔ ایسڈ ہائڈرو فلواورک۔ ایسڈ نائٹرک۔ ایسڈ پائرو گیلک۔ ایسڈ سلفیورس۔ ایسڈ سیلی سلک۔ ایسڈ ٹرائی کلور ایسی ٹک۔ ایڈ ہیپس ڈ اوسیری ناس۔ السیکلس اناٹا۔ الیومینائی ایسی ٹاس۔ اینٹی سیپین۔ اینٹی سیپٹال۔ السیپٹال۔ السیرین۔ ایوکے لپٹس آئل۔ ایوکے لپٹال۔ ایوجینیا چکن۔ الکتیال۔ آیوڈائڈ آف کیلسیم۔ آیوڈین ٹرائی کلورائڈ۔ ایوڈو فارم۔ آیوڈول۔ آیوڈین۔ اولیم گال تھری۔ اولیم منتھی۔ اولیم پائی نائی پومی لیونس۔ بالسم آف ٹولو۔ بالسم آف پیرو۔ بیپٹی نین۔ بیٹا نیفتھال۔ بیٹال۔ بنزوائن۔ بورو گلیسر ائڈ۔ بورو فینال۔ پکس لکوئیڈا۔ پیپرونال۔ پوٹاسی کلوریس۔ پولی گے الری۔ پوٹاسی پرمینگناس۔ پوٹاسی سلفاس۔ تھیو کیمف۔ تھیونیفتھال۔ تھائی مال۔ تھائی مولیٹ آف سوڈا۔ تماکو۔ ٹرائی بروموفینال۔ ٹرائی کلورو فینال۔ ڈس انفیکٹال۔ رسارسین۔ زنک کلورائڈ۔ زنسائی سیلی سلاس۔ زنسائی سلفو کاربولاس۔ سیکرین۔ سال الیمبراتھ۔ سیلال۔ سینی ٹاس آئل۔ سینی ٹاس فلوئڈ۔ سوڈا آیوڈول۔ سوڈی بنزواس۔ سوڈی کلوری۔ لیٹی لائکوار۔ سوڈی کلورائڈ۔ سیری ویشیافر مینٹی۔ سوڈی فلوا سیلی سلاس۔ سوڈی سلفو کاربولاس۔ سوڈی سلفو بنزواس۔ سوڈی ہائی پوسلفاس۔ کاکس کلوسی نیٹا۔ کو لملا

کلوڈین۔ کلوروفارم۔ کافی۔ کرے زوٹ۔ کریولین۔ گلیسرین۔ کائینولین ٹارٹریٹ۔ کونین سلفاس۔ کونین سیلی سلاس۔ گل بابونہ۔ لالی کوپرسی کن الیسکولیٹیا نتھال۔ سونوبروم الیسی ٹینی لائڈ۔ مرکیوریک سائنائڈ۔ مرکیورک کلورائڈ۔ نیفتھے لین۔ ہیلی نین۔ ہائڈرارجرائی آیوڈائڈ۔ ہائڈراسٹین۔ ہائڈروکائی نان۔ ہائی ڈروجن پرآکسائڈ۔ ہائڈرونیفتھال

اینٹی سیپسین Antisepsine اسکا دوسرا نام پیرامونوبروم الیسی ٹینی لائڈ ہے۔ یہ ایک نہائت عمدہ اینٹی سیپٹک ہے۔ اسمیں بڑی خوبی یہ ہے کہ اسمیں کسیطرح کی بو نہیں ہوتی زخموں پر لگانے سے ایک قسم کی چمکدار جھلی بنکر زخم بہت جلدی اچھے ہوجاتے ہیں۔ ⅖ گرین کی خوراک میں کھلانے سے سل کے بخار کو کم کرتی ہے ٹائیفس اور ٹایفائڈ بخار کو بھی کم کرتی ہے۔ اینٹی پائیرین اور اینٹی فیبرین کیطرح دافع اوجاع بھی ہے۔ نیوموینا میں کھلائی سے عام ضعف اور زرد رنگ ہوجاتا ہے۔ بواسیر اور شگاف مقعد میں اسکا مقامی استعمال مفید ہے۔

اینٹی فلوجسٹکس Antiphlogistics اس سے مراد وہ تمام ادویہ یا تدابیر ہیں جو ورم اور اُسکی علامات حرارت سوزش اور بخار وغیرہ کے لئے نافع ہوں۔ پس اسمیں مسہلات۔ مدرات معرقات۔ مضعف قلب و دوران خون بلغیٹک سی سولنٹس۔ الٹرے ٹوز وغیرہ ادویات اور فصد نیٹیشن۔ مینی پیکیشن بیچنگ کاؤنٹر اریٹیشن وغیرہ تدابیر شامل ہیں۔ چونکہ یہ لفظ اسقدر وسیع معنی رکھتا ہے۔ اسلئے کسی جنس دوا کی نسبت یہ ظاہر کرنا کہ اینٹی فلوجسٹک ہے قریبًا بے معنی بات ہوجاتی ہے۔ کیونکہ اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ آیا یہ خاص دوا کسطرح دافع ورم ہے۔

اینٹی فلیکشن Antiflexion رحم کا گردن کے قریب سینے کی طرف کو خم کھاجانا اینٹی فلیکشن کہلاتا ہے۔ رحم کے امراض کا بیان دیکھو۔

اینٹی فیبرین Antifebrine اسکے دوسرے نام الیسی ٹینی لائڈ فینیل الیسٹامائڈ ہیں۔ یہ ایک نہائت عمدہ اینٹی پائیریٹک اور جنرل سڈیٹو ہے۔ اینٹی پائیریٹک تاثیرات میں اینٹی پائیرین اور فنیسٹین کی نسبت زیادہ قوی اور سریع الاثر لیکن انلجیسک تاثیرات میں اینٹی پائیرین کی نسبت کمزور ہے۔ ہر قسم کے درد خراش اور سوزش میں خواہ جلد میں ہو یا اعصاب احشا عضلات مفاصل اور اعضا میں مفید ہے۔ جو بیخوابی کہ درد یا خراش کیوجہ سے ہو اسکو رفع کرتی ہے۔

اینٹی پائیرین کیطرح دافع تشنج اور امراض مرگی ام الصبیان اور اختناق الرحم میں مفید ہے۔

۲۰ گرین فی اونس ویسلین میں ملاکر خارجًا استعمال کرنے سے دردناک زخموں کو درد اور سوزش کو کم کردیتی ہے۔ بوبائے سس میں پارہ کے مرکبات کے ساتھ استعمال کرنے سے نہائت مفید ثابت ہوئی ہے۔

ٹایفائڈ بخار میں استعمال کرنے سے بخار کم کرنے کے علاوہ ڈلیریم ٹریمنس اور بیخوابی کو بھی آرام دیتی اور اشتہا زیادہ کرتی ہے پلیوریسی اور وجع مفاصل میں جذب رطوبت کی تحریک دیتی ہے سر اور چہرہ کی انیمی ہی پلس میں درد اور بخار کو رفع کرتی اور سل میں دافع بخار تاثیرات کے علاوہ جرمی سائڈ بھی فائدہ کرتی ہے بخارات کو کم کرنے میں

اسکو انٹی پائیرین۔ کونین۔ سیلین اور کیرین پر یہ ترجیح ہے کہ یہ نظام اعصابی کے ذریعہ حرارت کم کرتی لیکن اعصابی مرکزوں دل اور گردوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتی۔

ضعیف اور انیمک بیماروں میں اسکا استعمال احتیاط سے کرنا چاہیئے۔ اکثر اس سے عام ضعف اور زرد رنگ ہو جاتا ہے۔ اسکی خوراک ۵ سے ۱۲ گرین تک ہے۔ ایک دن میں ۳۰ گرین سے زیادہ نہ دینی چاہیئے۔ عورتوں کے لیئے پانچ چھ گرین فی خوراک کے حساب سے استعمال کرنا بہتر ہے۔ مقابلہ کے لیئے فینسٹین کا بیان دیکھو۔

انٹی منی Antimony

لائکوار انٹی مونیم کلورائیڈم

انٹی مونیم اکسائڈم Antimonium

خ ۱ سے ۴ گرین تک۔

پلوس انٹی مونئے لس جیمز پاؤڈر۔

انٹی مونیم ٹارٹریٹم Antimonium Tartaratum

بطور معرق $\frac{1}{14}$ گرین سے $\frac{1}{2}$ گرین تک۔

ٹارٹار امیٹک۔

وائیم انٹی مونئے لس۔ ا بوند سے ۴ بوند تک معرق ہے۔ اور ۲ ڈرام سے ۴ ڈرام تک قی آور ہے

انٹی مونیم سلفیوریٹم Antimonium Sulphuratum

خ ایک گرین سے ۲ گرین تک

لائکوار انٹی مونیم کلورائڈ۔ خارجی استعمال میں اسکی راٹک ہے۔ گاہے گاہے خراب ساختوں کو جلانے کے لیئے استعمال کیا جاتا ہے ٹارٹار امیٹک خارجی استعمال میں خراش کرکے چھوٹی چھوٹی پھنسیاں اٹھا دیتا اور بطور کاونٹر اری ٹنٹ امراض مفاصل و تشنج احشائے دماغ وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ داخلی استعمال میں بھی ٹارٹار امیٹک معدہ اور امعا میں خراش کرتا ہے اسلیئے ایک سے ۲ گرین تک کی خوراک میں بہت سریع الاثر مقی ہے اور ساتھ ہی سخت ضعف و غثیان بھی پیدا کرتا ہے اگر انڈرمک طور پر استعمال کیا جاوے تب بھی بذریعہ خون اثر کرکے قی لاتا ہے۔ اسکا قی آور اثر کچھ تو خاص معدہ پر خراش ہو کر اور کچھ مرکز قے کو تحریک ہو کر ہوتا ہے۔ اپومارفیا سے کم اور اپی کے کوانا سے زیادہ سریع الاثر مقی ہے۔ اسلیئے اخراج زہر کے لیئے اپومارفیا بہتر ہے سخت ضعف کی حالت میں بھی اس سے قی کرانی نہ چاہیئے۔ مدت تک قلیل مقدار میں بھی استعمال کرنے سے خراش معدہ غثیان۔ ضعف اشتہا۔ اسہال۔ درد وغیرہ کی شکایات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ خون پر اسکا کوئی خاص اثر نہیں ہوتا۔ خون سے خارج ہو کر تمام اعضا اور ساختوں میں پہنچکر البمن پر اثر پیدا کرتا ہے۔ سنکھیا اور فاسفرس کی طرح مختلف ساختوں کو چربی میں بدل ڈالتا۔ فعل آکسی ڈیشن کو کم کرتا اور تالیف و جنس مادہ زیادہ بناتا ہے۔ اسیوجہ سے نقرس اور پرانی جلدی امراض میں مفید ہے۔ دوران خون کو کچھ معدہ پر کچھ خود قلب کے اعصاب و عضلات پر اور کچھ شریانوں پر اثر کرکے بہت تخفیف کرتا ہے اسلیئے ایک قوی مضعف دوائی ہے۔ اسیطرح سے مضعف تنفس بھی ہے نظام عصبی کو بھی سست اور ضعیف کرتا ہے یعنی کچھ بوجہ ضعف دوران وغیرہ اور کچھ براہ راست اثر کرکے ضعف پیدا کرتا چنانچہ اسکے استعمال سے سستی غنودگی اور عام ضعف بکثرت ظاہر ہوتے ہیں اسیوجہ سے اسکو ڈلیریم۔ انا ئینا وغیرہ میں جو خراش اور گھبراہٹ دماغ سے پیدا ہوں

استعمال کرتے ہیں عضلات پر بھی اسکا اثر ضعف درد اور تشنج ہوتا ہے۔ وقت پیدائش جب سختی فم رحم کی وجہ سے ہو اسکو استعمال کرتے ہیں آخر کار بتدریج میوکس جھلیوں کے رستہ خارج ہوتا ہوا ہر مقام میں خراش پیدا کرتا ہے اسلئے جگر سے خارج ہوتا ہوا کولی گاگ اثر معدہ سے خارج ہوتا ہوا ایمیٹک اثر گردوں سے خارج ہوتا ہوا ڈایوریٹک اثر پھیپھڑوں سے خارج ہوتا ہوا ایکسپیکٹو اثر اور جلد سے خارج ہوتا ہوا ڈایافوریٹک اثر پیدا کرتا ہے۔ غرضیکہ اینٹی منی اپنی شروع تاثیرات میں ضعف و سکن دوران و تنفس و اعصاب و عضلات وغیرہ ہے۔ آکسی ڈیشن کو کم کرتا نائیٹروجنس مادوں کے اخراج کو زیادہ عام نشو و نما میں کمی اور زوال میں زیادتی کرتا ہے۔ اسطرح سے گویا کہ نہایت عمدہ اینٹی فلوجسٹک اینٹی پائریٹک اور جنرل سڈیٹو ہے اور تمام سخت بخاروں مختلف اعضای اور ساختوں کے انفلیمیشنوں میں جبکہ بیقراری اور گھبراہٹ زیادہ ہو نہایت مفید ہے۔ اور آخر کار مقی۔ مخرج صفرا۔ مدر معرق مخرج بلغم وغیرہ تاثیرات ظاہر کرتا ہے اسلئے اکیوٹ برانکائیٹس پلیوریسی لیرنجائیٹس۔ آرتھرائیٹس ہیپٹائیٹس۔ ہیری ہیپٹائیٹس جلدی انفلیمیشن اکیوٹ ریومیٹزم ہیری ٹونائیٹس۔ لمفنجائیٹس وغیرہ امراض میں جبکہ مریض قوی اور توانا ہو نہایت مفید ہے مقابلے کیلئے اپی کے کوانا۔ اپومارفیا۔ آرسنک اور فاسفرس کا بیان دیکھو۔

اینٹی ورشن Anteversion رحم کا اپنے اصل مقام سے سامنے کی طرف گر پڑنا اینٹی ورشن کہلاتا ہے۔ رحم کے امراض کا بیان دیکھو۔

اینجیولیوسائیٹس Angeoleucytis لمفنجائیٹس کا بیان دیکھو۔

اینڈارٹرائیٹس Endartritis شریانوں کی اندرونی غلاف کی سوزش کو اینڈارٹرائیٹس کہتے ہیں۔ اسکے دو اقسام ہیں ایک اینڈارٹرائیٹس ڈیفارمنس یعنی اتھیروما۔ دوم سفلیٹک اینڈارٹرائیٹس۔ اسکا علاج حسب اسباب اور حالت مریض کرنا چاہیئے دیکھو بیان شریانوں کے امراض کا۔

اینڈرمک Endermic اس سے مراد وہ طریقہ ہیں جنسے ادویہ بذریعہ جلد اندر پہنچائی جاتی ہیں چونکہ چند ادویہ کے قریباً تمام ادویہ سالم جلد پر لگانے سے کچھ اثر نہیں کر سکتی اسلئے جلد کو کھرچکر یا آبلہ اٹھا کر کچی جگہ پر دوائیں لگانے کا رواج جاری ہوا تھا لیکن اب جلدی پچکاریوں کے مقابلہ میں یہ رواج کالعدم ہو گیا ہے۔ اب محض خاص خاص مجبوریوں یا ضرورت کیوقت یہ عمل کیا جاتا ہے مثلاً اگر مریض ہرگز سوئی کا جلد میں داخل کرنا منظور نہ کرے یا جبکہ پہلے کاونٹر اری ٹیشن کی غرض سے آبلہ اٹھا کر بعد میں کوئی دوا لگانی ہو اس طریق سے مارفیا عموماً اور کونین اور سٹرکنیا شاذ و نادر استعمال کیجاتے ہیں کچی جگہ کرنے کے بعد ادویہ بطور سفوف یا مرہم استعمال کر سکتے ہیں۔

اینڈوسروی سائیٹس۔ Endocervisitis رحم کے امراض کا بیان دیکھو۔

اینڈوکارڈائیٹس Endocarditis قلب کے امراض کا بیان دیکھو۔

اینڈومیٹرائیٹس Endometritis رحم کے امراض کا بیان دیکھو۔

اینڈیرا انرمس **Andera Inermis** اس کے دوسرے نام جعفری انرما اور کیبیج بارک ٹری بھی ہیں۔ اسکی چھال انتھلمنٹک ورفیبری فیوج ہے۔ قبض کو کم کرتی اور سائٹرک ایسڈ کے ساتھ اس مطلب کے لیئے بکثرت استعمال کیجاتی ہے۔ زیادہ مقدار میں مقی مسہل اور مخدر ہے خوراک سفوف۔ ۳ سے ۴ گرین تک۔

اینکانڈروما **Enchondroma** ایسی سولی کو جو کارٹیلیج یعنی مری ہڈیوں سی بنی ہو انیکانڈروما کہتے ہیں جراحی عمل سے نکالنا ہی اسکا علاج ہے

اینکفی لائیٹس **Encephalitis** ورم دماغ۔ دماغ کے امراض کا بیان دیکھو۔

اینکفی لائڈ **Encephaloid** یہ ایک قسم کا نرم کینسر یعنی سرطان ہوتا ہی۔ اور اسیوجہ سے اسکا نام اینکفی لائڈ ہے۔ اگر ممکن ہو تو جراحی عمل سے اسکا بالکل قطع کر دینا ہی علاج ہے۔

اینکفی لوسیل **Encephalocele** دماغ کی کھوپری میں سوراخ ہوکر اپنے غلافوں سمیت باہر نکل آنا اینکفی لوسیل کہلاتا ہے بعض اوقات پیدائشی ہوتا ہی اور بعض اوقات اتفاقی۔ سر کی برم کا بیان دیکھو۔

اینکو لوسس **Anchylosis** جوڑوں کا سخت ہو جانا اینکی لوس کہلاتا ہے اسکے دو قسام ہیں۔ فائبرس اور بونی۔ فائبرس میں کسی قدر حرکت باقی رہتی ہے لیکن بونی میں بالکل نہیں۔ اسکا علاج سوائے جراحی عملوں کے اور کچھ نہیں۔ جراحی عمل تین مطالب سے کیا جاسکتا ہے۔

اول - اگر ممکن ہو مریض کو بیہوش کرکے زائد ریشوں وغیرہ کو جو حرکت کو مانع ہیں توڑ دیا جاوے تاکہ ماؤف جوڑ میں حرکت قائم ہو سکے۔

دوم - اگر ماؤف جوڑ میں کسیطرح حرکت کا بحال کرنا ممکن معلوم نہ ہو تو اس جوڑ کو کسی ایسی وضع پر ملا دیا جاوے کہ عضو ماؤف کارآمد ہو سکے۔ مثلاً اگر گھٹنہ خم دار جڑ گیا ہے تو جراحی عمل سے ایک فانہ کی شکل کا ٹکڑا جوڑ کی ہڈیوں سے نکالکر ٹانگ کو مستقیم حالت میں رکھدیا جاوے۔ تاکہ ٹانگ گھٹنہ پر سے سیدھی جڑ کر رفتار میں کارآمد ہو سکے۔

سوم - اگر عضو ماؤف نہایت دبلا اور ناکارہ ہو گیا ہو تو اوسکا بیفائدہ بوجھ دور کرنے کی غرض سے امپیوٹیشن کر دیا جاوے تاکہ بیفائدہ بوجھ کی دقت رفع ہو جاوے اور مصنوعی ٹانگ وغیرہ لگائی جاسکے۔

اینلجیشیا **Analgesia** اس درد معدوم ہو جانے کو اینلجیشیا کہتے ہیں جس کے امراض کا بیان دیکھو

اینیل فسچولا **Anal Fistula** ناسور مقعد
اینیل فشر **Anal Fissure** شگاف مقعد } ریکٹم کے امراض کا بیان دیکھو۔

این ہائڈراٹکس **Anhidrotics** پسینہ بند کرنیوالی ادویہ اور تدابیر کو اینہائڈراٹکس کہتے ہیں۔ انکا استعمال مقامی تجربہ کیحالت میں ایسڈ سلفیورک ڈائیلیوٹ لیڈ سب ایسیٹیٹ سلک تمام جوہرات جبکہ انکا رقیق حل کر کے جلد پر لگایا جاوے بیلاڈونا۔ ایکر ونا ایسین۔ ورتھورہ۔ ایوسائمس۔ زنک آکسائڈ

اینوریا **Anuria** احتباس البول کا بیان دیکھو۔

ایو سریشن Euceration سینہ یا شکم کے اعضا کا کالدینا عسرالولادت کے وقت جبکہ بچہ کا سالم پیدا ہونا ناممکن ہوجاوے اور گردن پہ کوئی اوزار قائم نہ ہوسکے اُس حالت میں یہ بچہ کش عمل اختیار کیا جاتا ہی اسکا طریق یہ ہے کہ سینہ میں سوراخ کرکے سینہ اور شکم کے اعضا کو کچلکر نکال لیتے ہیں بعد ازاں اندہی اند قینچی کے ساتھ ریڑھ کو کاٹ دیتے اور ایک تیز بک اندر کی طرف پھنسا کر بچہ کو باہر کھینچ لیتے ہیں۔ یا کُنڈ بک باہر کیطرف پھنسا کر یہ عمل کرتے ہیں دیکھو بیان ایمبریا ٹومی کا۔

ایو فاربیا پلولی فرا uphorbia piloliFera اسکے دوسرے نام پل بیرنگ ہیرج اور اسٹریں آسما ویڈ بھی ہیں۔ یہ ہوائی نالیوں کے لیئے اعلیٰ درجہ کا تانک اور دافع تشنج ہے جو دلکشی کہ دمہ یا ایمفی سیما یا پرانی کھانسی کی وجہ سے ہو اوسکے لیئے ایک نہایت بیش قیمت دوا ہے دمہ کی نوبتوں میں اعلیٰ درجہ پر مفید ثابت ہوا ہے

خ سفوف نبات ۸ سے ۱۰ گرین تک۔ فلوئڈ اکسٹراکٹ ۱۰ بوند سے ۳۰ بوند تک۔

خشک اکسٹراکٹ ایک گرین سے ۲ گرین تک ٹنکچر ۱۰ بوند سے ۴۰ بوند تک۔

ایو کی لپٹس راسٹراٹا EucalyptusRostrata اسکا سرخ گوند طب میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ گوند مضبوطی کیساتھ جھلیوں پر چپکر دیر پا قابض اثر پیدا کرتا ہے مختلف اقسام اسہال و پیچش نزلہ میں مفید ہی نکسیر بول الدم نزف الدم۔ اسہال الدم وغیرہ میں بطور پچکاری استعمال کرنا مفید ہے خ ۵ سے ۲ گرین تک

ایو کی لپٹس گلابولس Eucalaptis Glabulus اولیم ایوکی لپٹس کا بیان دیکھو اسکے پتے مقوی محرک۔ دافع تشنج۔ نافع بخار اور اینٹی سیپٹک ہیں۔ اسلئے مفصلہ ذیل امراض میں بکثرت استعمال کیئے جاتے ہیں۔

(۱) امراض شش مثلاً برانکائیٹس ہوپنگ کف گنگرین سل۔ آستھما نزلہ زکام اور زیناوغیرہ میں بطور انفیومن انہی لیشن

(۲) ڈفتھیریا میں اسکی بھاپ گلو میں پہنچانا۔

(۳) پرانے میلیریل بخارات میں جبکہ کونین ناکامیاب ثابت ہوئی ہو۔

(۴) مجری پیشاب ومثانہ کی سوزش میں۔

(۵) مقامی طور پر دہن اور گلو کے زخموں اور نیز خراب جلدی زخموں میں۔

خ برگ سفوف کردہ ۵ گرین سے ۴۰ گرین تک۔ سالڈ اکسٹراکٹ ۲ گرین سے ۱۰ گرین تک۔ فلوئڈ اکسٹراکٹ ۵ بوند سے ۶۰ بوند تک۔ ٹنکچر ½ ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

ایونی مس اٹرو فینتھس EnvmusAtroPhanthus
ایونی مین Eunymine
{ یہ ایک نہایت تلخ دانہ دار جوہر ہے جو ایونی مس اٹرو فینتھس کی چھال میں سے نکالا جاتا ہے۔

مقوی ملین۔ مدر مخرج بلغم مخرج صفرا محرک معدہ و جگر یا س کی چونکہ یہ تیز مسہل نہیں ہی اسلیئے اسکی بعد

کوئی نمکین مسہل دینا ضروری ہوتا ہے۔ غلبہ صفرا بدہضمی قبض۔ استسقا اور بواسیر میں مفید ہے پیپسین اور کیسکرا سیگریڈا کے ساتھ ملنے سے اسکی تاثیرات کو بہت مدد ملتی ہے۔

بابُ الباءِ الموحدہ

بابرنگ - ایمبی لیا رائی بیز۔ برنج قبالی۔ مخرج ریاح۔ مقوی معدہ۔ قاتل کرم امعا۔ اور اینٹی سپٹک ہے۔ نفخ معدہ۔ بدہضمی۔ وجع مفاصل اور جلدی امراض میں مفید۔ ٹیپ ورم (کدو دانہ) کے لیئے نہایت عمدہ قاتل ہے معمولی طور پر مریض کو ایک دو روز فاقہ کرا کر صبح کے وقت اسکا سفوف ایک ڈرام سے ۴ ڈرام تک خوراک میں استعمال کریں۔ لیکن چونکہ یہ خود مسہل نہیں ہے اسلیئے اسکے کھلانے سے تین چار گھنٹہ بعد کسٹرائیل دینا ضروری ہے تاکہ ہلاک شدہ ٹیپ ورم خارج ہو جاوے خ سفوف ایک ڈرام سے چار ڈرام تک۔

بابونہ - اینتھی مس نوبی لس کا بیان دیکھو۔

بابتھ - غسل۔ ابلیوشن کا بیان دیکھو۔

باجرا - غذا کا بیان دیکھو۔

بادام - آمنڈ خ آمنڈ مکسچر ½ اونس سے ایک اونس تک۔

بادیان - سونف کا بیان دیکھو۔

بادیان خطائی - سونف کا بیان دیکھو۔

باربیری Barberry بربرس ولگیرس۔ بربرس لائی سیم۔ اسکی لکڑی کا نام دارہلد اور اکسٹراکٹ کا نام رسوت ہے۔ اسمیں سے ایک جوہر نکلتا ہے جسکا نام بربرینا یا بربیرنا ہے۔

اسکے درخت کی چھال اور چوب اسٹرنجنٹ مفرح۔ نافع امراض نوبتی۔ مقوی۔ اینٹی سپٹک اور معرق ہے کثرت الطمث امراض صفراوی۔ یرقان۔ اسہال اور پیچش میں مفید ہے۔ اسکا پھل بھی مخرج صفرا۔ ٹانک اور اسٹرنجنٹ ہے اسواسطے اسکا عرق نکسیر۔ بواسیر۔ نفث الدم۔ نزف الدم۔ اور بول الدم وغیرہ جریان خون۔ بخارات صفراوی۔ و میلگنٹ میں مفید ہے۔ بربرین بٹر ٹانک اور اینٹی پیریاڈک ہے۔ رسوت۔ لوکل اسٹرنجنٹ۔ ٹانک۔ سڈیٹو۔ اینٹی سپٹک اور آلٹریٹو ہے پھٹکری اور افیون کے ساتھ ملا کر آشوب چشم میں نہائت مفید ہے۔ پھوڑے پھنسی میں حل کرکے لگانا مفید ہوتا ہے خ سفوف چھال ۱۰ سے ۶۰ گرین تک۔ فلوئڈ اکسٹراکٹ ۲۰ بوند سے ۶۰ بوند تک۔ بربرین فاسفاس ایک گرین سے ۵ گرین تک بربرین ہائیڈرو کلوراس۔ بربرین سلفاس ایک گرین سے ۳ گرین تک۔

بارنیز بیگ Barney's Bag یہ ایک لٹو کی شکل ربڑ کی تھیلی ہوتی ہے جسکی منہ کے اندر کیتھیٹر داخل کرکے ہوا سے پھلا سکتی ہیں۔ کیتھیٹر کے ذریعہ اسکو گردن رحم میں داخل کرکے دھونکنی کے ساتھ ہوا سے پھلا دیتی ہیں۔ یہ عمل مصنوعی ولادت یا اسقاط حمل کے لیئے کارآمد ہو سکتا ہے نیز جبکہ پیدائش کیوقت سروکس کسیوجہ

باکرام حمل

سے کشادہ نہو تو بارنیز بیگ کی ذریعہ کشادہ کر سکتے ہیں

باگ بھرنڈا۔ جیٹروپا کرکس۔ کرکس پرگنس۔ فزک نٹ۔ پرجنگ نٹ۔ اسکا دودھ جالب الدم اور قاتل کرم جلدی ہے اسلیئے نزف الدم اور خارش داد وغیرہ امراض جلدی میں مفید ہے اسکے تخم تیز مسہل مقی اور قاتل کرم امعا ہیں۔ اسکے پتوں کی پولٹس اخراج شیر زیادہ کرنے کے لیئے استعمال کیجاتی ہے خ روغن باگ بھرنڈا ۳ بوند سے ۱۵ بوند تک۔

بال توڑ۔ پھوڑا۔ دنبل۔ دیکھو بیان دنبل کا۔

بالڈنیس Baldness الوپے شیا۔ گنج کا بیان دیکھو۔

بالچھڑ۔ جٹامنسی۔ سنبل ہندی۔ بالچھڑ خوشبودار محرک مخرج بلغم۔ دافع تشنج مقوی اعصاب۔ مدر حیض مدر بول ہے۔ اطبای قدیم اسکو مرگی۔ رعشہ۔ اختناق الرحم اور تشنجی امراض میں استعمال کرتے رہی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ویلیرین کا عمدہ قایم مقام ہے خ سفوف بالچھڑ ۵ گرین سے ۴۰ گرین تک ٹنکچر ½ نصف ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

بالسم آف پیرو Balsalm of Peru خ ۱۰ سے ۱۵ بوند تک۔
بالسم آف ٹولو Balsaim of Tolu خ ۱۰ سے ۲۰ بوند تک۔
بالسم ڈپٹرو کارپائی Balsalm Dipterocarpi
بالسم کوپائی وا۔ Balsalm Copaiva خ ½ ڈرام سے ایک ڈرام تک۔
اولیم کوپایوا ۵ سے ۲۰ بوند تک۔ ۲۰ سے ۶۰ بوند مصفی خون۔
بالسم گرجن۔ Balsalm Gurjun خ ½ سے ۲ ڈرام تک مخرج بلغم

(بالسم آف پیرو میں بنزوئک ایسڈ سنیمک ایسڈ اور ریزن ہوتے ہیں اسلیئے خارجی استعمال میں انٹی سپٹک ڈس انفیکٹنٹ و اسکولریسٹی مولنٹ اور نروائن سڈیٹو ہے۔)

زخموں بیڈسور۔ کرانک اگزیما۔ خارش اور سکی بیز میں مفید ہے۔ داخلی استعمال میں دیگر لطیف روغنوں کیطرح مخرج ریاح معدہ اور امعا ہے۔ کرانک برانکائیٹس میں نہایت عمدہ انٹی سپٹک اور ڈس انفیکٹنٹ مخرج بلغم ہے تفصیل کیلئے دیکھو بیان نبروائن سالی ریکس اور آئل ٹربنٹائن کا۔

بالسم آف ٹولو۔ اپنی تاثیرات میں بعینہ بالسم آف پیرو کے مشابہ ہے لیکن محض داخلی طور پر کف مکسچر میں استعمال کیا جاتا ہے اور بالسم آف پیرو کی نسبت زیادہ خوشگوار ہے۔

بالسم ڈپٹروکارپائی یا بالسم گرجن یا اولیم ڈپٹروکارپائی یا گرجن آئل اپنی تاثیرات میں بالسم کوپایوا کے مشابہ لیکن اسکے ضرروں یعنی خراش معدہ و امعا و جلدی ابخرات وغیرہ سے بری ہے تمام حالتوں میں بالسم کوپایوا کی جگہ اسکو استعمال کر سکتے ہیں دیکھو ذیل میں بالسم کوپایوا کا بیان خ ۲۰ سے ۶۰ بوند تک بطور مصفی خون اور ½ ڈرام سے ۲ ڈرام تک بطور مخرج بلغم۔

بالسم کوپایوا یا کوپلیا۔ یہ ایک نہایت تیز اور بدمزہ اولیو ریزن ہے معدہ میں پہنچکر حرارت۔ خراب ڈکار

اور سوزش پیدا کرتا ہے۔ زیادہ مقدار میں یا دیرینہ استعمال میں اس سے بدہضمی۔ غثیان اور اسہال ہو جاتے ہیں اسلیئے سوزش معدہ و امعا کی حالت میں اسکو استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ خون سے گذر کر پیشاب۔ پسینہ۔ اور دم کی ساتھ خارج ہوتا ہوا گردوں۔ جلد اور ہوا کی نالیوں پر سٹی مولنٹ اور اینٹی سیپٹک اثر پیدا کرتا ہی۔ پیشاب جلدی جلدی اور زیادہ مقدار میں آنے لگتا اور بعض اوقات گردوں میں کنجیسچن ہو کر قلیل المقدار اور خون آمیز ہو جاتا ہے۔ اور کمر میں درد معلوم ہونے لگتا ہے۔ تمام پیشاب کی نالیوں یورے تھرا مثانہ اور یورے تھرا پر سٹی مولنٹ اور ڈس انفیکٹنٹ اثر پیدا ہوتا۔ برانکائی پر بھی ایسا ہی اثر ہو کر اخراج بلغم میں تائید ہوتی اور جلد پر میسرل کی شابہ ابخرات نمودار ہو جاتے ہیں۔ بطور مدر اسکو کارڈیک اور ہیپٹک ڈراپسی میں استعمال کرتے ہیں لیکن برائیٹس ڈیزیز میں اس سے احتیاط لازم ہے۔ مثانہ اور مجری پیشاب کی سوزش مزمنہ خاصکر سوزاک میں جبکہ ورم اور درد وغیرہ کم ہو گئی ہوں۔ بالسم کو پائیوا نہایت مفید ہے لیکن عورتوں کے سوزاک اور ویجائی نائیٹس کو چنداں فائدہ نہیں کرتا۔ چونکہ سانس کی ہوا میں اس ہی سخت بدبو ہو جاتی ہے۔ اسلیئے امراض تنفس میں اسکو استعمال کیا جاتا ہے۔

فائدہ تمام اولیو ریزنوں کو میوسیلج اور سرپ یا لائیکوار پٹاسی ملاکر استعمال کرنا بہتر ہوتا ہے

بالنگو۔ مفرح۔ مقوی قلب۔ نافع خفقان و توحش و اسہال۔ موسی ہی خم ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

بانجھ پن۔ عقر۔ دیکھو بیان سٹیری لٹی کا۔

بائی بوریٹ آف سوڈیم Biborate of Sodium سہاگہ کا بیان دیکھو۔

بائی سلفائڈ آف کاربن Bisulphide of Carbon ڈائی سلفائیڈ آف کاربن کا بیان دیکھو۔

بائی سلفیٹ آف کونین Bisulphate of Quinime کونین کا بیان دیکھو۔

بائی کاربونیٹ آف سوڈیم Bicarbonate of Sodium سوڈیم کا بیان دیکھو

بائی کرومیٹ آف پوٹاسیم Bichromate of Potassium پوٹاسیم کا بیان دیکھو۔

بائی کلورائڈ آف میتھی لین Bichloride of Methvlene اسکا دوسرا نام ڈائی کلوری تھین ہے۔ کلوروفارم کیطرح عام بیہوشی پیدا کرتا لیکن اسکی نسبت دلکو زیادہ ضعیف کر دیتا ہی اور جہ سی متروک الاستعمال ہو گیا ہے

بائل آکس Bile Ox زہرہ گاؤ کا صفرا معدہ میں پہنچکر قدرے خراش کرتا اور ہائڈروکلورک ایسڈ کی ترشی کو معدوم کرکے پیپسین الگ کر دیتا اور خود بے اثر ہو جاتا ہی۔ یہ ایک تلخ مقوی معدہ اور مخرج صفرا خیال کیا جاتا ہے۔

بائلز Boils دنبل۔ بال توڑ۔ پھوڑے دنبل کا بیان دیکھو۔

بباچی Bibachi بہاوچی۔ سوسے لیا کوری فولیا بہاوچی کا بیان دیکھو۔

ببول کا گوند۔ صمغ عربی۔ کیکر کا گوند۔ گم اکیشیا کا بیان دیکھو۔

ببیرو بارک Beberu Bark
ببیریا - Beberia
ببیرو بارک ایک ویٹنگ شجر مقوی معدہ اور ٹانک ہی ببیرین میں بٹر ٹانک کی تاثیرت موجود ہیں۔ و دیگر

بیبرین سلفاس Beberine Sulphas | خوشبودار تلخ ادویہ کیطرح انٹی سیپٹک اور اینٹی پائریٹک ورانٹی پیریاڈک بھی ہی خوراک بیبرین اگرین سے اگرین تک۔

بتوری۔ Bitori تھیلی دار رسولی۔ دیکھو بیان سسٹ کا۔

بٹرفلائی ویڈ Butter Fly Weed پلیوریسی روٹ۔ کاکل روٹ۔ السلی پاس ہیو ویڈ اسکی جڑ دافع تشنج مخرج ریاح مدر معرق ملین اور قدرے ٹانک ہے سیرس جھلیوں کی اصلاح کرتی پلیوریسی تو لنج اور یجیٹس میں مفید ہے۔ پلیوریسی میں اگر بار بار دیجاوے تو خوب پسینہ آکر آرام ہو جاتا ہے بخار نزلہ زکام سرفہ۔ احتباس الطمث نفث اور سرخی جگر میں مفید ہے خوراک سفوف... ایک سے پانچ گرین تک۔

بٹرنٹ Butter Nut جگوناس سائی نیریا کا بیان دیکھو۔

بثور۔ زخم۔ السرز دیکھو بیان زخم کا۔

بثور الحلق۔ حلق کے زخم فیرنجیل السرز کا بیان دیکھو۔

بثور انفی۔ ناک کے زخموں کا بیان دیکھو۔

بثور الرحم۔ رحم کے زخم۔ رحم کے امراض کا بیان دیکھو۔

بجلی۔ الکٹریسٹی کا بیان دیکھو۔

بجنگا۔ اکوناٹم فیرا کس کا بیان دیکھو۔

بحوحۃ الصوت۔ آواز نہ نکلنا۔ افونیا کا بیان دیکھو۔

بچوں کی غذا۔ دیکھو بیان غذا کا۔

بخارات۔ ملیریل فیوز کا بیان دیکھو۔

بخر الانف۔ اوزینا کا بیان دیکھو۔

بدہضمی۔ دیکھو بیان ڈسپیپسیا کا۔

برازیلین کوکا۔ Brazelian Cooca گاسے نا کا بیان دیکھو۔

برازیلین ہالی Brazelian Holly یہ الیکس پیراگائی نس کا دوسرا نام ہے اسکا بیان دیکھو۔

برانکائیٹس۔ Bronchitis
برانکوریا۔ Bronchoria
برانکی اکٹی سس Bronchiectasis
ہوائی نالیوں کی سوزش کو برانکائی ٹس کہتے ہیں۔ عام طور پر اسکا نام سرفہ یا کھانسی ہے۔ اسکی مفصلہ ذیل اقسام ہیں (۱) اکیوٹ برانکائی ٹس (۲) کرانک برانکائی ٹس (۳) کرو پس برانکائی ٹس (۴) برانکی اکٹے سس یعنی ہوائی نالیوں کا کشادہ ہو جانا

اقسام۔ اکیوٹ برانکائی ٹس میں سینہ کے اندر جلن۔ گرمی۔ خراش اور گرانباری معلوم ہوتی

عموماً خفیف سردی کے ساتھ شروع میں بخار ہوجاتا اور کھانسی بار بار اٹھتی ہے۔ بلغم جھاگ دار سفید خارج ہوتا ہے جو پہلے رقیق اور بعد میں غلیظ ہوجاتا ہے۔ سانس میں دقت معلوم ہوتی اور ضعف بہت طاری ہوجاتا ہے دلکشی اور ضعف کی وجہ سے دماغ میں اجتماع خون ہو کر کبھی کبھی ہذیان اور تشنج بھی ہوجاتے ہیں۔ کھانسی تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اوٹھتی ہے بلغم میں کبھی خون کی سرخی بھی آجاتی ہے۔ یہ تو معمولی اکیوٹ براِنکائیٹس کا حال ہوا جب سوزش چھوٹی ہوائی نالیوں سے بڑھکر خوردبینی نالیوں میں پہونچ جاتی ہے تب دلکشی نہایت ہی شدید ہوجاتی۔ بلغم بہت بڑی تکلیف اور درد کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ بےچینی خوف اور بخار زیادہ ہوجاتے ہیں۔ شدت دلکشی ضعف بخار اور بےچینی سے مریض نہایت مضمحل ہوکر نڈھال پڑجاتا ہے۔

سانس جلدی جلدی اور دقت کے ساتھ آتا ٹھوکنے سے سینہ بعض بعض جگہ اجتماع بلغم سے ٹھوس معلوم ہوتا اور بعض حصوں میں نالیوں کی کشادگی کی وجہ سے زیادہ صاف۔ سانس کی آوازیں کھردری اور کرخت ہوجاتی ہیں۔ بہت قسم کی تر اور خشک آوازیں چھوٹی اور بڑی سنائی دیتی ہیں جو تنگ نالیوں اور رطوبت کے اندر ہوا کے گذر سے پیدا ہوتی ہیں۔

اسباب (۱) خراش کنندہ ہواؤں یا ذرات کا سانس کے ساتھ اندر چلے جانا مثلاً تعفن خیز ہوائیں اور گرد و غبار وغیرہ (۲) فسادات خون مثلاً قبض احتباس البول احتباس الطمث ٹائیفس و ٹائیفائڈ فیور رہوپنگ کف میزلز۔ آتشک۔ رہیومے ٹزم وغیرہ بیمار (۳) وبائی طور پر انفلوانزا کے ساتھ ہوجاتی ہے (۴) بچپن یا ضعیف عمر سست عادات مرطوب مقام گرد و غبار میں کام کرنا وغیرہ بطور اسباب بعیدہ عمل کرتے ہیں۔

انجام۔ یہ مرض جوانوں میں زیادہ مہلک ہے عموماً دو تین ہفتہ تک ہوتا ہے۔ دلکشی کی شدت ہذیان اور تشنج خراب علامات ہیں کبھی اسکے بعد نیوموینا یا ایمفی سیما یا سل بھی ہوجاتے ہیں۔

دوام کرانک برانکائی ٹس۔ اسکی وہی علامات ہیں جو اکیوٹ برانکائی ٹس میں بیان کیگئیں مگر اسکی نسبت خفیف ہوتی ہیں۔ بلغم غلیظ جما ہوا اور بدبودار نکلتا ہے اور کسی قدر سبزی مائل ہوتا ہے اسکی تین اقسام ہیں

(۱) معمولی کرانک برانکائی ٹس جسکا بیان کیا جاچکا۔

(۲) خشک برانکائی ٹس۔ اسمیں خشک کھانسی اور دلکشی تکلیف دہ ہوتے ہیں۔

(۳) برانکوریا۔ اس میں بلغم نہایت کثرت سے خارج ہوتا ہے یہانتک کہ ایک دن رات میں تین چار سیر کے قریب خارج ہوجاتا ہے جو بہت رقیق ہوتا اور ایسا نظر آتا ہے گویا کہ انڈے کی سفیدی اور پانی ملادیئے گئے ہیں۔ کھانسی دورہ کے ساتھ اٹھتی ہے۔ یہ حالت عموماً بوڑھوں یا ایسے اشخاص میں ہوتی ہے جو کسی قلبی مرض میں مبتلا ہوں۔ پرانا برانکائی ٹس بہت مشکل سے علاج پذیر ہوتا ہے۔ عموماً اسکے بعد ایمفی سیما یا برانکی ایکٹے سس یا ہیپیٹرو نیا کالولیبیس رہ جاتے ہیں۔

سیوم کروپس برانکائیٹس۔ اسمیں ریشہ دار بلغم خارج ہوتا ہے کھانسی اور دلکشی کے دورے ہوتے

ہیں۔ کبھی کبھی خون بھی کھانسی کے ساتھ خارج ہوتا ہے بعض نالیاں ریشوں سے اٹ کر رہجاتی اور جسقدر حصہ ششں میں اُسکی شاخیں پہنچتی تھی وہ حصہ بیکار پڑجاتا ہی یا اُسمیں امفی سیما ہوجاتا ہے۔ بخار کبھی ہوجاتا ہی اور کبھی نہیں ایک دفعہ شروع ہوکر بعد میں برسوں تک جاری رہتی ہی مگر کبھی کبھی تخفیف ضرور ہوجاتی ہی۔

چہارم۔ برانکی اکٹی سس۔ ہوائی نالیوں کا کشادہ ہوجانا۔ یہ مرض عموماً پرانے برانکائٹس یا نیومونیا یا سل کے بعد شروع ہوتا ہے اسمیں بلغم بکثرت خارج ہوتا اور اُسمیں سے سخت بدبو آتی ہی۔ بھونکنے سے نلکیوں کی آواز سینے سے نکلتی ہی۔ سانس ایسے زور کا سنائی دیتا ہے جیسا کہ پھونکنیوں میں سے ہوا اندر رہی ہے۔ کلام کی آواز برانکافونی اور پیکٹورلوکی سُنائی دیتی ہے۔

حفظ ماتقدم۔ بچوں۔ نوجوانوں۔ بوڑھوں اور ضعیفوں کو جو بلغمی مزاج کے ہوں تغیرات موسم سرد اور مرطوب ہواؤں ترش چٹنیوں اور آچاروں مرطوب غذاؤں اور گرد و غبار وغیرہ سے احتیاط رکھنا چاہیے ہمیشہ تمام جسم کی پرورش اور طاقت کیطرف خاص توجہ رکھیں۔ سرد پانی سے حمام نکریں۔ شربت چونہ۔ روغن ماہی۔ فولاد وغیرہ مقویات کا استعمال گاہے بگاہے کرتے رہیں۔ موسم سرما میں جبکہ بارش ہوکر ہوا سخت سرد اور مرطوب ہوجاوے تو ایک مناسب کمرے میں محدود رہیں۔

علاج۔ اول اکیوٹ اور مزمن برانکائیٹس۔ مریض کو گرم کپڑہ پہنا کر ایک مناسب مکان میں سرد اور مرطوب ہواؤں سے محفوظ رکھیں۔ غذائیں رقیق سریع الہضم اور سادی کھلائیں۔ مثلاً ساگودانہ۔ دودھ اور سوڈا واٹر۔ آش جو۔ دلیہ۔ حریرہ۔ یخنی۔ بیضہ نیمبرشت۔ دال مونگ کا پانی وغیرہ۔ شروع میں جبکہ خشک کھانسی کیوجہ سے دکھشی اور تکلیف زیادہ ہوتی ہی۔ ٹارٹار امیٹک کی برابر دوسری کوئی دوا مفید نہیں ہی۔ پوٹاسیم آیوڈائیڈ ماسیغا۔ کوڈایا یا افیون کے ساتھ ملاکر استعمال کرنے سے کھانسی میں تخفیف ہوجاتی ہے۔ مگر اخراج بلغم زیادہ ہوکر نالیوں کے ورم کو آرام ہوجاتا ہے خفیف برانکائیٹس میں مفصلہ ذیل نسخہ بوقت شب پلاکر صبح کو ایک نمکین مسہل دیدیا دو ایک ہی روز میں عموماً کلی آرام کردیتا ہے تخم دودرس پاؤڈرہ گرین۔ اسپرٹ نائیٹروسائی ایک ڈرام لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹس ۲ ڈرام اکوا کمفر ڈیڑھ اونس۔

اگر بخار زیادہ ہو تو مفصلہ ذیل نسخہ نہایت مفید ہوگا۔

ٹنکچر اکونائیٹ ۴ بوند وائنم انٹی مونئے لس ۲ ڈرام لائیکوار امونی ایسی ٹیٹس ایک اونس اکوا کمفرہ اونس۔

اسمیں سے ایک اونس تین تین گھنٹہ بعد پلاتے رہیں اگر قبض کی شکایت ہو تو اسمیں لائیکوار مگنیشیا ایسی ٹیٹس ۵ ابوند فی خوراک ملا سکتے ہیں۔ جب خشکی۔ دکھشی اور بخار کی تکالیف رفع ہوجاویں تب انٹی منی اور اکونائیٹ کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ محرک مخرج بلغم ادویہ مثلاً امونیا کاربوناس سینیگا۔ سلا۔ سرپ آف ٹولو۔ کمفر۔ نوشادر وغیرہ استعمال کرنا چاہیئے۔ اگر ضعف زیادہ ہو تو مضعف ادویہ یعنی انٹی منی۔ اکونائیٹ وغیرہ سے پرہیز رکھیں بلکہ امونیا کاربوناس۔ نوشادر۔ سلا۔ سینیگا۔ پوٹاسیم آیوڈائیڈ۔ کونین۔ سرپ آف ٹولو اور کافور وغیرہ استعمال کریں۔

گرہ کی ہوا کو پانی کی بھاپ سے تر رکھنا نہایت مفید ہے۔ خارجاً سینہ کے بالائی حصہ پر لنمنٹ آیوڈین ٹنکچر آیوڈین وغیرہ لیپ
کرنا یا گرم پولٹیس لگانا بھی مفید ہیں۔

دوم۔ ایکوٹ کیپلری برانکائٹس اسکے علاج کے لئے مفصلہ ذیل اصول ہیں (۱) برانکائی جھلی کی سوجن کو کم کرنا (۲) اگر بلغم
گاڑھا اور قلیل المقدار ہو اسکو رقیق کرنا (۳) اگر بلغم بکثرت ہو کر سخت دمکشی ہو گئی ہو اسکی کمی کی کوشش کرنا (۴) اخراج بلغم کی
تدابیر کرنا (۵) مسکن ادویہ کا استعمال کرنا کہ برانکائی کی خراش وسوزش کم ہو کر زائد کھانسی میں کمی ہو۔ (۶) پھیپھڑوں کے
دوران خون کی تائید کرنا تاکہ اجتماع خون ہو کر کنجیسچن نیومونیا اور ڈائی لے ٹیشن آف دی رائٹ ہارٹ نہ ہونے پاوے
(۷) بخار اور عام ضعف کے لیئے عام تدابیر کرنا۔

ان اصول کی تعمیل میں مریض کی حالت عمر اور درجہ مرض کا خیال رکھنا بھی نہایت ضروری ہے۔

پس اگر مریض جوان اور قوی ہے تو مفصلہ ذیل تدابیر وعلاج حسب موقعہ کریں۔

کمرے کی ہوا کو پانی کی بھاپ سے برابر تر اور گرم رکھیں۔ فی پائنٹ پانی میں ۲۰ قطرہ پائن نال کی ملانا اینٹی سپٹک اور
سٹی مولنٹ فائدہ بخشیگا۔ مینوبریم کے اوپر چھ سات جونکیں اور نخاع پر ہر دو سکیپلا کے درمیان گلاس لگا دیں اگر
سخت دمکشی ہو تو فصد لیں۔ پولٹس چاکٹ کا لگانا بھی مفید ہے۔ ادویات میں ٹارٹار ایمیٹک سب سے عمدہ ہے اس کو
معرقات اور مدرات کے ساتھ جیسا کہ آرڈنری برانکائٹس میں بیان ہوا استعمال کرنا چاہیئے شروع میں اگر ضرورت
ہو رات کیوقت کیلومل یا بلوپل دیکر صبح کیوقت نمکین مسہل مثلاً میگنشیا سلفاس یا سوڈی سلفاس وغیرہ دیں
افیون کے استعمال میں نہایت احتیاط لازم ہے بچوں اور بوڑھوں کو ہرگز نہ دینی چاہیئے خواب آور ادویہ کے
استعمال میں بھی احتیاط چاہیئے کیونکہ نیند کیحالتمیں بلغم زیادہ جمع ہو کر سخت دمکشی پیدا کر سکتا ہے۔ ایک دفعہ میں دو تین
گھنٹہ سے زیادہ نیند کا آنا اندیشہ ناک ہے۔

اگر مریض خورد سال ہے تو افیون اور منوم ادویہ کا ہرگز استعمال نہ کریں شروع میں ٹارٹار ایمیٹک دیں اور جب بلغم
کثیر المقدار اور پیپ کی رنگ ہو جاوے اسکا استعمال بند کرکے سٹی مولنٹ اکسپکٹورنٹس مثلاً سینیگا سل امونیا کاربو
سپرٹ کلوروفارم وغیرہ استعمال کریں۔

اگر مریض کہن سال اور ضعیف ہے تو شروع سے ہی سٹی مولنٹ اکسپکٹورنٹ دیں مثلاً امونیا کاربوناس ۵ گرین
وائینم اپی کاک ۱۰ بوند ٹنکچر سنکونا ۲۰ بوند اکوا کلوروفارمی ایک اونس ایسی پانچ چھ خوراک روزانہ اگر مرض بڑا نا
ہو کر بلغم گاڑھا اور پیپ دار ہو گیا ہے تو مفصلہ ذیل نسخہ بہتر ہے پٹاسی آیوڈائڈ ۵ گرین امونیم کلورائڈ ۱۰ گرین امونیا کاربونا
۵ گرین سوڈی بائی کارب ۱۵ گرین ٹنکچر سینیگا ۲۰ بوند اکوا کلوروفارمی ایک اونس ایسی پانچ چھ خوراک روزانہ۔

پرانی برانکائٹس میں پوٹاسیم آیوڈائڈ اور امونیم کلورائڈ سب سے عمدہ ادویہ ہیں۔

سخت دمکشی کیحالت میں جبکہ مخرج بلغم ادویہ کافی نہ خیال کیجائیں تو فوراً ایوامنیا اپی کے کوانا وغیرہ سے قے
کرا دینی چاہیئے چھوٹے بچوں کو فوراً گرم پانی میں بٹھلانے سے بھی آرام ملسکتا ہے۔

اگر بخار مسلسل یا متواتر ہوتا ہو تو مفصلہ ذیل نسخہ استعمال کر سکتے ہیں۔ لائکوار آرسنی کیلس ۴ بوند امونیا کاربوناس ۴ گرین ٹنکچر سنکونا کو ۲۰ بوند سپرٹ کلوروفارم ۲ بوند اکوا ایک اونس۔

کونین ٹنکچر سینگا۔ سپرٹ کلوروفارم اور ٹنکچر نکس وامیکا بھی ملا کر دیسکتے ہیں کہن سال مریضوں میں اگر ضعف قلب کیوجہ سے غشی کا اندیشہ ہو تو ٹنکچر ڈجی ٹیلس۔ سپرٹ ایتھر اور امونیا کاربوناس ملا کر دینا مفید ہوگا۔ جبکہ کھانسی خشک اور دکشتی تشنجی ہو تو ٹنکچر لوبی لیا ایتھرس ۲ بوند امونیا کاربوناس ۵ گرین لائکوار مارفیا۔ ہائیڈرو کلورس۔ ایوبند فی خوراک ملا کر دینا چاہیئے۔ ایسی حالت میں دافع تشنج اور مخرج بلغم ادویہ کا سنگھانا بھی نہایت مفید ہے۔ دیکھو انہی لیننر کا بیان مریض کی کروٹ بار بار بدلتے رہنا نہایت ضروری ہے ورنہ پھیپھڑوں میں ہائی پوسٹیٹک کنجیسچن کا اندیشہ ہوتا ہے۔

سوم۔ کرانک براانکائی ٹس۔ اسکا **علاج** مفصلہ ذیل اصول پر کیا جاتا ہے۔

(۱) کوئی خراش کنندہ سبب جو براانکائیٹس کا باعث معلوم ہو اسکو رفع کرنا مثلاً اگر مریض گرد وغبار کیجگہ رہتا ہو اسجگہ سے اسکو کسی صاف جگہ میں لیجانا (۲) زائد کھانسی کو مسکن ادویہ سے کم کرنا (۳) کمزور شدہ نالیوں کو طاقت دینا (۴) براانکیل میوکس ممبرین کی خراب شدہ حالت کی اصلاح کرنا (۵) جو خراب بلغم وغیرہ ہوا کی نالیوں میں جمع ہو رہا ہے اسکو خارج کرنا۔ (۶) اگر بلغم سٹر کر متعفن ہو گیا ہو اسکی عفونت کو رفع کرنا۔ (۷) اگر کوئی دوسرا مرض مثلاً اسکراموﻻ سفلس۔ گاؤٹ۔ رہیومیٹزم۔ وغیرہ اسکا سبب ہو اسکا علاج کرنا۔

ان **اصول** کی تعمیل کے لیے مفصلہ ذیل ادویہ اور تدابیر ہیں۔

مریض کو مرطوب اور غبار آلود ہواؤں سے محفوظ رکھنا گرم لباس پہنانا۔

سوڈی بائی کارب ۱۰ گرین نوشادر ۵ گرین سپرٹ کلوروفارم ۲۰ بوند اکسٹراکٹ ہایوسائمس ۳ گرین پانی ایک اونس ملا کر چار چار گھنٹہ بعد پلانا بلغم کو رقیق کر کے خارج کرتا اور خراش کم کر کے کھانسی کو تسکین دیتا ہے۔

ٹارٹار ایمیٹک ۱/۲ گرین مارفیا ۱/۴ گرین اکسٹراکٹ ہایوسائمس ۲ گرین۔ اسکی ایک گولی بنا کر سوتے وقت دینا خراش اور کھانسی کو کم اخراج بلغم زیادہ اور براانکیل میوکس ممبرین کی اصلاح کریگا۔

اگر مرض نقرس موجود ہو تو آیوڈائیڈز زیادہ مفید ہونگی۔

چہارم۔ برانکوریا۔ یعنی کرانک براانکائیٹس جسمیں بلغم بے حد خارج ہوتا ہو اسکے علاج میں کوپائیوا ٹرپنٹائین۔ ٹرپی نال۔ ٹرپین ٹیری بین۔ ٹار۔ کرے زوٹ منتھال۔ بالسم آف پیرو۔ بالسم آف ٹولو۔ بنزوائین سٹورکس امونیاکم۔ سلا وغیرہ استعمال کیئے جاتے ہیں۔ انمیں سے ٹرپنٹائن۔ ٹیری بین۔ ٹار۔ کرے زوٹ۔ منتھال بطور انہیلیشن بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ ان ادویات کو داخلی طور پر حسب ذیل استعمال کر سکتے ہیں۔ کوپائیوا ٹرپنٹائن۔ کرے زوٹ۔ ٹار۔ ٹرپین۔ سٹورکیس۔ اور بالسم پیرو۔ وٹولو کو گم اکیشیا میں ملا کر سپرٹ کلوروفارم اور گلیسرین کے ساتھ دیسکتے ہیں۔ بنزوائین کے لیے مکسچر بنزوائن کو نہایت عمدہ صورت ہے۔ ان سب کو بصورت کیپسول یا سفوف ملٹھی و گوند کے ساتھ گولیاں بنا کر بھی دیسکتے ہیں۔

پنجم متعفن برانکائیٹس یعنی جبکہ بلغم سٹرکر متعفن ہوجاوی ایسی حالت میں معمولی علاج کے علاوہ ٹرپنٹائین کریزوٹ ٹار۔ کار بالک ایسڈ سینی ٹال آئیل۔ مرٹال۔ایو کے لپٹس آئیل وغیرہ کا انہے لیشن نہایت ضروری ہی۔ عام طاقت کی طرف بھی خاص توجہ چاہیئے۔ کریزوٹ اور کاڈلور آئیل ملاکر دینا لاغری کی حالت میں نہایت مفید ہے۔

مفصلہ ذیل نسخوں میں سے حسب حالت مریض استعمال کریں (۱) امونیا کاربوناس ۵ گرین ٹنکچر نکس وامیکا ۱۰ بوند ٹنکچر سنکونا ۲۰ بوند سپرٹ کلوروفارم ۲۰ بوند انفیوزن سینگا ایک اونس (ب) ٹنکچر فیری پرکلورائڈ ۱۰ بوند لائکوار سٹرکنیا ۵ بوند سپرٹ کلوروفارم ۲۰ بوند اکوا ایک اونس (ج) امونیا کاربوناس ۵ گرین سوڈی بائی کارب ۱۰ گرین ٹنکچر کمفر کو ۱۵ بوند سپرٹ کلوروفارم ۲۰ بوند انفیوزن سینگا ایک اونس۔

افیون اور نیز تمام مسکن ادویہ کا استعمال نہایت احتیاط سے کرنا چاہیئے۔ گاہے گاہے قے کرانا بھی مفید ہی کیونکہ اس سے جمع شدہ بلغم خارج ہوجاتا اور پھیپھڑوں پر دباؤ پہنچکر خون کم ہوجاتا ہے۔

اپی کے کوانا واین تین حصہ نیم گرم پانی میں ملاکر بطور سپرے سنگھانا بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

اخراج بلغم کی تائید میں مصنوعی طریق سے خارجی دم کے وقت شکم اور سینہ پر دباؤ دینا ضعیف بیمار۔ وضع جثا اور تعفن بلغم کو روکتا ہی۔ پس سخت لاغر مریضوں میں روزانہ یہ تدابیر ضرور کرنی چاہئیں۔

خارجا سینہ کی بالائی حصہ پر لینمنٹ ٹرپنٹاین لینمنٹ ٹری ہنچفنی ایسی ٹی کم لینمنٹ آیوڈین لینمنٹ کروٹن لینیمیٹم اغیمی مونیم ٹارٹارےٹم وغیرہ بطور کاونٹری اری ٹیشن استعمال کرنا اکثر حالتوں میں مفید ہیں۔

یورپ میں کرانک برانکائیٹس کا علاج خاص خاص ہوائی تدابیروں سے بھی کیا جاتا ہی جسکا اصول یہ ہی کہ معمول سے زیادہ گاڑھی ہوا سانس کے ساتھ اندر پہنچائی جاوی اور رقیق تر ہوا میں بیرونی سانس دلوایا جاوی۔ یا اسکی برعکس عمل کرایا جاوی۔ اس اصول پر خاص آلات اور مکانات بنائے گئے ہیں چونکہ ہندوستان میں ابھی انکا رواج نہیں ہوا اسلیئے زیادہ تفصیل کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی بعض چشمہ اس قسم کے ہیں کہ اسجگہ رہنا اور ان چشموں کا پانی غسل یا پینے میں استعمال کرنا نہائت مفید ہے۔

برانکی ایکٹی سس۔ اسکا علاج ان اصول پر مبنی ہی۔ اول عام طاقت اور جسم کو کاڈلور آئیل سالٹ آلسٹرا کٹ اور۔ ہائی پو فاسفائٹ وغیرہ مقویات سے ترقی دینا دوم اصلاح متعلقہ ستہ ضروریہ کی طرف توجہ کرنا۔ سوم کرانک برانکائیٹس کا علاج کرنا۔

آئیوڈائیڈ آف پوٹاسیم اور کریزوٹ اسمیں خاصکر مفید ہیں۔ اگر برانکائی پھیل کر ابسیس کے طور پر تنگی ہوں تو اسحالت میں اخراج ریم کے لیئے دو طریق ہیں **اول** اگر ایسے غار سطح اور زیرین کنارہ کے قریب ہوں تو علاج ابسیس کی طرح باہر سے شگاف دیکر ڈرینیج کا ایسا انتظام کردینا چاہیئے کہ پیپ بخوبی خارج ہوتی ہے **دوم** اگر ایسی غار چھوٹے چھوٹے اور بہت سی ہوں تو اونکا کھولنا مناسب نہیں پس ایسی حالت میں مریض کو اکثر اوقات ایسے طریق سے الٹا لٹانا چاہیے کہ منہ بہت نیچا اور سینہ پر کافی دباؤ قایم رہے اس طریق سے بھی پیپ

بخوبی جاری ہوتی رہیگی۔

معمولی حالتوں کے لیئے کرانک برانکائیٹس کا بیان دیکھو۔

برائیٹس ڈزیز۔ **Bright's Disease** اس سے مراد گردہ کی ساخت میں کوئی ایسا فساد واقعہ ہوجاتا ہے جسمیں استسقاء اور البیومی نوریا ساتھ ہوں مگر یہ علامات لازمی نہیں ہیں۔ اسکی اقسام حسب ذیل ہیں۔

(۱)۔ **اکیوٹ۔** یعنی حاد

اوّل۔ ٹیوبل یا کٹارل یا ڈسکیمی ٹو۔ یا پیرنکائی مے ٹس نیفرائی ٹس یعنی پیشاب کی نالیوں کی سوزش۔

دوم۔ گلومے رولر نیفرائی ٹس۔

سیوم۔ انٹرسٹی شیل نفرائی ٹس نالیوں کی درمیانی ریشوں کی سوزش۔

(ب) **کرانک مزمنہ۔**

اوّل۔ پیرنکائی مے ٹس یا ٹیوبل نیفرائی ٹس۔ نالیوں کی سوزش۔

دوم۔ انٹرسٹی شیل یا سرانک یا گرینولر نیفرائی ٹس۔ نالیوں کے درمیانی ریشوں کی سوزش۔

سوم۔ فیٹی کڈنی۔ گردہ میں چربی پڑ جانا۔

چہارم۔ وکسی یا البیومی نائڈ کڈنی۔ پنجم۔ مرکب اقسام۔

(۲) **اکیوٹ برائیٹس ڈزیز۔** اسکی ابتدا عموماً اسطرحپر ہوتی ہے کہ سردی اور لرزہ ہوکر کل جسم میں درد ہوتا جی متلاتا اور قے ہوتی ہے۔ اُسکے بعد کل جسم پانی سے پھولجاتا شکم اور دیگر جوفوں میں پانی پڑ جاتا۔ چہرہ کا رنگ پھیکا ہوجاتا ہے چہرہ اور پلکیں پھولکر آنکھیں چھپ جاتی اور نقش و نگار جاتے رہتے ہیں۔ اکثر ساتھ ہی کھانسی برانکائیٹس نیومونیا۔ اینڈوکارڈائی ٹس اور پلیورسی بھی ساتھ ہی ہوجاتے ہیں۔ گردہ کی مقام پر درد محسوس ہوتا ہے جو ہلنے سے زیادہ ہوتا ہے پیشاب بار بار آتا جسکی رنگت گہری زردی سرخی اور سیاہی مائل ہوتی ہے۔ وزن مخصوص ۱۰۲۵ سے ۱۰۴۰ تک ہوتا ہی پکانے سے گہرا البیومن کا تلچھٹ کثرت سے بنتا ہے۔ اگر پیشاب کو دیر تک ایک نلکی میں لٹکایا جاوے تو اسمیں خون کے ذرات گردہ کا اپی تھیلیم ریشہ اور بہت سی کاسٹ نیچے بیٹھ جاتے ہیں۔ نبض سخت اور پر چلتی ہے۔ قلب کی آوازیں دوہری ہوجاتی اور بایاں بطن القلب بڑھ جاتا ہے۔ اس مرض سے پورے طور پر صحت یاب ہونیکی یہ علامات ہیں کہ استسقاء اور تہیج وغیرہ بالکل صاف ہوجائیں۔ پیشاب صاف اور کثرت سے ہوتا رہے۔ البیومن اور کاسٹ جاتے رہیں۔ جلد کا فعل صحیح ہوجاوے۔ اسمیں نیومونیا۔ ایڈیما۔ گلاٹس یوریمیا۔ ماشری اور گینگرین کا ساتھ ہونا سخت مہلک ہے عموماً یہی عوارضات اس مرض میں موت کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔

اسباب (۱) اسباب بعیدہ۔ جوان عمر۔ وراثت۔ غلیظ عادات۔ کثرت شراب۔

(۲) **اسباب قریبہ۔** ۱۔ سردی اور نمی دفعتاً پہنچنا ۲۔ بخارات مخصوصہ مثلاً ڈفتھیریا۔ وجع مفاصل سکارلٹ فیور خسرہ۔ ٹائیفس اور ٹائیفائڈ فیور۔ چیچک ۳۔ ہیضہ کا درجہ سوئم ۴۔ حمل ۵۔ جلدی امراض جو ایک

کثیر حصہ جلد کو بیکار کردیں سے تیز گرم ادویات کثرت سے کھانا مثلاً تیلنی مکھی۔ کاربانک ایسڈ سیلی سیلیٹس ٹرپنٹائین وغیرہ۔

(ب) کرانک برائیٹس ڈزیز (۱) یہ عموماً ایکوٹ قسم کا نتیجہ ہوتا اور کبھی انہیں اسباب سے جو ایکوٹ میں بیان کئے گئے۔ ابتدائی ہو جاتا ہے۔ کل جسم کا استسقا جوفوں میں بتدریج پانی پڑجانا پیشاب گہری رنگت کا تھوڑی مقدار میں بار بار آنا۔ پیشاب میں البیومن اور کاسٹ خارج ہونا شریانوں کا سخت اور بائیں بطن القلب کا بڑا ہو جانا شکم اور سینہ کی جوفوں اور فوطوں میں پانی پڑجانا سانس کھنچکر آنا وغیرہ۔ تمام علامات ایکوٹ فارم خفیف طور پر ظاہر تی ہیں پیشاب تھوڑی مقدار میں اور زیادہ وزن مخصوص کا آتا ہے اسمیں البیومن بکثرت ہوتا اور اپی تھیلیل گرنیولر ہائے لائن بلڈ اور فیٹی کاسٹ نکلتی ہیں چہرہ پلپلا پھولا ہوا اور پھیکا ہو جاتا ہے۔ تمام جسم پانی سے پھولجاتا اور شکم اور دیگر جوفوں میں پانی بھر جاتا ہے۔ یوریمیا ہونیکا اندیشہ رہتا ہے معدہ کا استسقا ہو کر جی متلاتا اور ہاضمہ خراب رہتا ہے۔

(۲) گرینولر کڈنی۔ اسمیں گردہ سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا اور سطح کھردری دانہ دار ہو جاتی ہے۔ رنگ سرخی یا زردی مائل ہو جاتی۔ گردہ کا غلاف چپک جاتا۔ پیشاب کثرت سے خارج ہوتا اسمیں کاسٹ کم موجود ہوتی ہیں۔ ساتھ ہی باریک ریگ بھی نکلتا ہے۔ رنگت میں صاف اور وزن مخصوص میں ہلکا ہوتا ہے۔ البیومن بھی بمقابلتاً کم ہوتا ہے استسقاء عام نہیں ہوتا۔ جلد خشک اور کھردری ہوتی ہے چہرہ پھیکا اور مرجھایا ہوا نقاہت اور سستی غالب رہتی ہاضمہ خراب رہتا ہے۔

(۳) فیٹی کڈنی۔ گردہ میں چربی پڑنا اسمیں گردہ پلپلا اور نرم ہو جاتا ہے۔ البیومن کبھی موجود ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہائے لائن اور گرینولر کاسٹ پیشاب میں خارج ہوتے ہیں استسقاء نہیں ہوتا۔ یوریمیا کی علامات بھی شاذ و نادر ہوتی ہیں اسکے اسباب اور عام علامات وہی ہوتی ہیں جو البیومی نائڈ ڈزیز میں بیان کئے گئے

(۴) وکسی یا لارڈیشس یا البیومی نائیڈ کڈنی علامات اور اقسام سے کسقدر مشابہ مگر خفیف ہوتی ہیں اسباب کے لئے دیکھو البیومی نائیڈ ڈزیز کا بیان۔

(۵) مرکب اقسام میں اسباب اور علامات ملے جلے ہوتے ہیں۔

ایکوٹ اور کرانک کا علاج مختلف طور پر ہے پس ذیل میں ہر دو صورتوں کا علاج علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہیں۔

علاج۔ اوّل۔ ایکیوٹ برائیٹس ڈزیز۔ اسکے علاج کے لئے تین اصول ہیں۔ (۱) گردہ کے ورم کو مقامی پلٹسوں۔ جونک۔ گلاس۔ رائی۔ آیوڈین وغیرہ کاونٹر اری ٹنٹس سے تحلیل کرنا۔ (۲) بذریعہ معرقات اور مسہلات کے استفراغ گردہ کی کمی پوری کرنا۔ (۳) جو سخت علامات پیدا ہوں انکا خاص طور پر علاج کرتے رہنا۔ ان اصول کی تعمیل کے لیے حسب ذیل تدابیر ہیں۔

جب گردہ کے مقام پر درد ہو کر لرزہ بخار سلسل بول وغیرہ ابتدائی علامات اس مرض کی معلوم ہوں تو فوراً مریض کو گرم کمبلوں میں لپیٹ کر بستر پر لٹادیں اور ایک خوراک معرق و مدر ادویہ کی پلادیں۔ غذائیں رقیق مثلاً دودھ۔ آش جو۔ دہی کا پانی۔ سوڈا واٹر۔ لیمونیڈ بافراط دیتے رہیں تاکہ پیشاب بافراط خارج ہو کر گردہ کے فضلات کو دھوتا رہے۔ دودھ اس مرض میں نہایت عمدہ غذا ہے۔ کیونکہ یہ بے خراش اور

بے ضرر اور کثیر الغذا اور قلیل الفضلات ہیں۔ اگر خالص ہضم نہ ہو سکے تو سوڈا واٹر یا آش جو یا خالص پانی حسب پسند ملا کر پلاویں۔ گردہ کے مقام پر دس بیس جونکیں لگوا کر گرم گرم السی کی پولٹس لگا دیں اور اسکو بار بار بدلتے رہیں۔ اگر خون نکالنا مناسب معلوم نہ ہو تو خشک گلاس ہی کافی ہو سکتے ہیں۔ اگر مناسب ہو تو ہاٹ واٹر باتھ یا ہاٹ ایر باتھ یا ہاٹ ویٹ پیک کرنے کے بعد پائلوکارپین کی جلدی پچکاری کر دیں اور مریض کو برابر گرم کمبلوں میں ملفوف رکھیں اس سے خوب پسینہ آئیگا۔ پائلوکارپین سے اکثر غثیان و غشی کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں پس اسکو ہمیشہ قلب کے امتحان کے بعد نہایت قلیل مقدار میں استعمال کرنا چاہیئے۔ اگر زیادہ پسینہ آنے سے مریض کو ضعف اور بے چینی زیادہ ہو جاوے تو فوراً مناسب سٹی مولنٹ دیدینا چاہیئے مثلاً گرم چاے یا قہوہ یا قدرے رم یا برانڈی پانی میں ملا کر۔ یا سپرٹ امونیا ایرومٹیک ایک ڈرام۔ سپرٹ ایتھر نائیٹروسائی نصف ڈرام لائکوار امونیا ایسی ٹیٹس ڈائلیوٹ ۳ ڈرام اکوا کمفر ڈیڑھ اونس۔ یہ ادویہ ملا کر دو تین خوراک تک حسب موقعہ استعمال کریں۔ اگر بخار شروع سے زیادہ ہو تو ٹنکچر اکونائیٹ بھی اسمیں ملا سکتے ہیں۔

دوسرے تیسرے روز میگنیشیا یا سوڈا سلفاس دو تین ڈرام دیتے رہیں تاکہ امعا صاف رہیں اور زہر پانی کا اخراج بھی اس طریق سے بخوبی ہوتا ہے۔

شروع میں کوئی خراش کنندہ مدرات استعمال نہ کرنے چاہئیں۔ کیونکہ اس سے زیادہ کنجیسچن اور سوزش اور نقصان ہوگا بلکہ سادہ پانی۔ دودھ۔ سوڈا واٹر ہی کفایت کریں۔ انکو زیادہ مقدار میں پلانے سے خودبخود پیشاب بافراط خارج ہو کر پیشاب کی نالیوں کو دھوتا جائیگا اور کسی قسم کی تکلیف گردوں کو اٹھانی نہیں پڑیگی۔ لیکن جب ایکیوٹ حالت رفع ہو کر گردوں کا فعل کمزور اور دوران خون سست ہو جاوے اس حالت میں ڈیجی ٹالس کیفین سٹروفنتھس وغیرہ مدرات جو مقوی قلب و محرک مدرات ہیں زیادہ مفید ہوتی ہیں۔ اگر خون رقیق ہو گیا ہو تو ان کے ساتھ مرکبات فولاد مثلاً ڈیالائزڈ آئرن یا ٹنکچر سٹیل وغیرہ ملا سکتے ہیں۔

اثنائے برائیٹس ڈزیز میں نہایت مختلف عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں چنانچہ انمیں سے بعضے قے۔ غثیان۔ استسقا۔ یوریمیا اور یوریمک کنولشنز۔ انیمیا اور کارڈیک ڈائی لے ٹیشن قابل توجہ ہیں۔

قے میں بہت سا زہریلا مادہ خارج ہوتا ہے اسلیئے فوراً اسکے روکنے کی کوشش نہ کریں بلکہ جب زیادہ تکلیف ہو اسوقت بسمتھ۔ ہائڈروسائنک ایسڈ۔ رائی کا پلسٹر وغیرہ عام تدابیر سے اسکا علاج کریں۔

اگر پانی شکم یا سینہ یا ٹانگوں اور بازوں میں بہت جمع ہو گیا ہو تو معمولی طور پر ٹروکار اور کینولا سے یا شگاف دیکر نکال سکتے ہیں خفیف حالت میں مدرات معرقات۔ اور مسہلات کا استعمال کافی ہے۔

اگر یوریمیائی علامات مثلاً غنودگی تشنج صداع۔ امتلا وغیرہ ظاہر ہوں تو فوراً ایک قلیل المقدار تیز مسہل مثلاً ملوا الٹریٹی کو نصف گرین سے ۳ گرین تک کھلا کر کوئی مسہل حقنہ بھی کر دیں اور بعد ازاں معرقات ادویہ

تدابیر سے خوب پسینہ جاری کریں۔ ایسی حالت میں پائی لوکارپین کی پچکاری نہایت مفید ہے بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ فساد جلدی کیوجہ سے پسینہ میں محض پانی خارج ہوکر پیشاب کی کثیف اجزا خون میں جمع رہجاتی ہیں۔ اسطرح گویا کہ خون زیادہ کثیف ہوجاتا اور یوریمیا کی تکالیف بڑھجاتی ہیں ایسی حالت میں مسہلات کی طرف زیادہ زور دینا چاہیئے تشنج کا علاج معمولی طور پر کلورافارم پٹاسی برومائڈ اور کلورل ہائڈریٹ وغیرہ سے کرنا چاہیئے۔

امراض خون وقلب کا علاج معمولی طور پر مقویات قلب وخون سے کرنا چاہیئے۔

جب بیمار رو بصحت ہونے لگے اسوقت ہوا سے نہایت احتیاط لازم ہے۔ مدت تک غذائے حیوانی اور شراب سے پرہیز رکھائیں۔ دودھ سب سے عمدہ غذا ہے چاے اور کافی کے سوائے کوئی محرکات نہ دیں تازہ خوشگوار زود ہضم پھل مثلاً انگور سیب۔ ناشپاتی۔ راس بیری وغیرہ دیسکتے ہیں۔

دوم۔ کرانک برائیٹس ڈزیز۔ اوکی کرانک پیرنکائی میٹس نفرائی ٹس۔ اسکے علاج کے لئے بعینہ وہی اصول اور تدابیر ہیں جو ایکیوٹ برائیٹس ڈزیز میں بیان ہوئی جسکو مختصر طور پر ہم چند الفاظ میں یاد دلاتے ہیں۔

(ا) لباس گرم سرد اور مرطوب ہوا اوس سے بچاؤ۔

(ب) غذائیں رقیق خاصکر دودھ۔ آش جو۔ دہی کا پانی۔ بالائی۔ تازہ خوشگوار پھل۔ ساگودانہ ڈبل روٹی۔ گاہے گاہے چاول اور مچھلی لیکن گوشت سوپ اور یخنی وغیرہ سے خواہ کسی صورت میں ہوں احتراز لازم ہے کیونکہ حیوانی غذائیں گردوں میں خراش کرتی اور خون میں زہریلی غیر منہضم نائیٹروجنس مادہ جمع کردیتی ہیں

(ج) مسہلات اور معرقات سے کمی پیشاب کو پورا کرتے رہیں اور سادہ مدرات مثلاً ڈائروٹین کیفین وغیرہ بوقت ضرورت دیں۔ انیمیا اور ضعف قلب کی حالت میں ٹنکچر ڈجی ٹالس اور ٹنکچر فیری پرکلورائڈ نہایت مفید ہیں۔ ہاٹ باتھ کبھی کبھی کرتے رہنا نہایت مفید ہے جو عوارضات انتہائی مرض میں ہوں انکا علاج معمولی طور پر کرتے ہیں مفصلہ ذیل نسخہ اکثر البیومن کو بہت جلد کم دیتے اور بعض اوقات نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں پس انکو حسب موقعہ استعمال کریں۔

(۱) سوڈی آیوڈائڈ ۱۵ گرین سوڈی فاسفیٹ ۳۰ گرین سوڈی کلورائڈ ۹۰ گرین پانی حسب ضرورت جسمیں یہ ادویہ حل ہوجاوین اسقدر مقدار کو خالص پانی یا دودھ میں ملاکر روزانہ چھے بار کرکے ختم کردینا چاہیئے۔ البیومی نوریا کو خاص فائدہ کرتا ہے۔

(۲) پہلے روز ۱ گرین نمک تین دفعہ دن میں خواہ کھانے سے ایک گھنٹہ پیشتر یا بعد کھلادیں دوسرے روز ۲ گرین تین دفعہ کرکے تیسرے روز ۳ گرین چہارم روز ۴ گرین اور پنجم روز ۵ گرین تین بار دن میں ملاکر دیں۔ بعد ازاں ۵ گرین کی مقدار میں ہی تین دفعہ روزانہ دیتے رہیں۔ یہ بہت جلد البیومن کو کم اور اخراج پیشاب کو زیادہ کرتا ہے۔

(۳) کروز سلیمیٹ ½ گرین ٹنکچر سنکونا ۶ بوند اکوا ایک اونس یہلی ایسی ایک خوراک چار چار گھنٹہ بعد دیتے رہیں اور بعد ازاں دو دو گھنٹہ بعد۔ اس سے بہت جلدی البیومن اور استسقا کم اور ادرار بافراط ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ تمام علامات ردیہ دور ہو کر مریض رو بصحت ہو جاتا ہے۔

سوم۔ کرانک انٹرسٹیشیل نیفرائیٹس۔ اسکا علاج حسب ذیل ہے۔

اول ہر قسم کی شراب اور دیگر منشیات سے پرہیز کرائیں۔ غذا میں دودھ سب سے زیادہ مفید ہے تبدیلی کے طور پر روٹی تازہ میوہ دیا جائے۔ کافی۔ اور کو کا بھی دیسکتے ہیں کھارا پانی مثلاً سوڈا واٹر وغیرہ بافراط دیتے رہیں۔ ملینات و مسہلات سے امعا کا ہمیشہ استفراغ کرتے رہیں۔ ادویات میں پوٹاسیم آیوڈائڈ اور کیلول نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ خاصکر سفلس اور گاوٹ کی حالت میں۔ کلورائڈ آف گولڈ ۱/۵۰ گرین کی خوراک میں تین دفعہ روزانہ دینا بھی مفید ہے۔ آرٹیریل ٹینشن کم کرنے کے لیئے پوٹاسیم آیوڈائڈ۔ اور سوڈیم آیوڈائڈ مفید ہیں۔ نائٹروگلیسرین بھی اس مطلب کے لیئے استعمال کیجاتی ہے۔ معرقات ادویہ اور تدابیر بھی ہمیشہ کرتے رہیں۔

ضعف قلب اور انیمیا کے لیئے آیرن اور ڈجی ٹالس ملا کر دینا نہایت مفید ہیں سٹرکنیا اسکے ساتھ ملانا قلب کو اور بھی تقویت دیگا۔

اگر یوریمیا کی علامات پیدا ہوں تو اسکا علاج فوراً بذریعہ مسہلات و معرقات و سادہ مدرات سے کرنا چاہیئے۔

رفع تشنج کے لیئے کلوروفارم۔ کلورل ہائڈریٹ۔ نائٹروگلیسرین۔ امل نائٹریٹ اور برومائڈ استعمال کرسکتے ہیں صداع۔ بیخوابی اور ہذیان کے لیئے کلورل ہائڈریٹ اور پوٹاسیم برومائڈ استعمال کیا مفید ہے لیکن افیون و مارفیا دینا سخت اندیشہ ناک ہے۔

فیٹی کڈنی اور البیومی نائڈ کڈنی کا علاج اسیطرح ہے جیسے کہ فیٹی ڈیجنریشن اور البیومی نائڈ ڈیزیز کا ہسپتالی یا ان دیکھو۔

بربرس ارسٹاٹا Berberis Aristata اسکی اور نیز دوسری اقسام بربرس کی چھال اور لکڑی میں سے ایک بربرینا اور بربیریا نام نکلتا ہے۔

بربرس ایکوی فولیم Berberis Aquefolium بربرس ایکوی فولیم کا دوسرا نام پہاڑی انگور بھی ہے۔ یہ ایک نہایت قوی مصلح خون اور مقوی ہے۔

بربرس ریپنس Berberis Repens

بربرس لائیسیم

بربرس ولگی رس Berberis vulgaris

بربرین Berberine

بربرینا Berberina

بربینی سلفاس **Berberinæ Sulphas.** خ ۱ سے ۲ گرین تک۔

بربینی فاسفاس **Berberinæ Phosphas** خ ۱ سے ۲ گرین تک

بربینی ہائیڈروکلوراس **Berberinæ Hydrochloras** خ ۱ سے ۲ گرین تک

بربیریا **Berberia**

خنازیر۔ سرطان۔ اور آتشک کی مادہ کو صاف خارج کر دیتا اور پرانے جلدی امراض میں مفید ہو۔ جب جلد خشک اور کرخت ہو کر اُس پر کھرنڈ جمنے شروع ہو جائیں۔ جلد کو ملایم صاف و خوشنما کرنے میں اسکی برابر کوئی دوا نہیں ہو۔ آتشک کے دوم اور سوم درجہ میں نہایت عجیب اثر دکھاتا ہی جن مریضوں میں پارہ اور پوٹاسیم آیوڈائڈ سے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ اسنے اپنا کمال دکھایا ہے۔ پرانی بیماریوں کے بعد جبکہ جسم نہایت لاغر اور تمام اعضا کے فعل فاسد ہو جاتے ہیں عجیب کاملیت کے ساتھ بہت جلد طاقت بخشتا اور تمام فاسد اعضا، اور غدود کو صلاحیت پر لاتا ہے۔ مسہل۔ مدر۔ معرق۔ مقوی نخاع و دماغ و اعصاب و جملہ اعضا ہے اور اعلیٰ درجہ کا مصفی و مصلح خون ہی خنجیروں اور انلارجڈ پراسٹیٹ کے لیئے بینظیر دوا ہے خوراک سفوف چھال ۱ سے ۳۰ گرین تک۔ فلوئڈ اکسٹراکٹ ۱ سے ۳۰ بوند تک ٹنکچر ۵ سے ۶۰ بوند تک۔ سالڈ اکسٹراکٹ ۲ سے ۶ گرین تک۔ سرپ ایک ڈرام سے ۶ ڈرام تک۔

بربرس ریپنس۔ بربرس لائی سیم اور بربرس ولگرس کی تاثیرات بربرین پر منحصر ہیں۔ باربیری اور ہائڈراسٹس کا بیان دیکھو۔

برڈوک **Burdock** یہ ایک نہایت عمدہ مصلح خون۔ ملین۔ مدر۔ معرق۔ مقوی معدہ ہی۔ پرانے امراض جلدی سکرافیولا۔ رہیومے ٹزم۔ نقرس۔ آتشک اور سنگ گردہ و مثانہ میں مفید ہی۔ اسکے تخم مقوی خون تلخ اور مسہل ہیں اور پرانے امراض جلدی خاصکر سورائسس میں نہایت مفید۔ خارجاً برڈوک کی جڑ کا جوشاندہ گنج کو فائدہ بخشتا ہے۔ خ تخم کا فلوئڈ اکسٹراکٹ بطور مقوی ۱۰ سے ۳۰ بوند تک اور بطور مصفی خون ۳۰ سے ۶۰ بوند تک۔ بیخ برڈوک کا فلوئڈ اکسٹراکٹ ½ ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

برص۔
برص ابیض } جلدی امراض کا بیان دیکھو۔

برص الظفر۔ سفیدی

برگد۔ بڑ۔ بروٹا۔ بڑ کا بیان دیکھو۔

برگنڈی پچ۔ خارجی استعمال میں جلد پر اکساٹی ہولنٹ اثر ہوتا ہے اور پلاسٹروں کے بنانے میں استعمال کیجاتی ہے۔

برنج قبالی۔ یہ بابرنگ کا دوسرا نام ہے۔

برننگ بش **Burning Bush** یونی مس اٹروپرپیوریس کا دوسرا نام ہے۔ اسکا بیان دیکھو۔

بروز **Bruise** رگڑ۔ اسکا علاج بعینہٖ ابریزن کے طور پر ہے۔ اگر ورم ساتھ ہو تو بورک پولٹس زیادہ مفید

ے۔ ابریزن کا بیان دیکھو۔

بروسین - Brucine
بروشیا Brucia
مقامی استعمال میں جذب ہو کر کوکین کیطرح بے حسی پیدا کرتا ہے۔ وجع الاذن میں خواہ زخم یا پھنسی سے ہو یا محض سوزش سے دو تین منٹ میں یا لڈا آرام بخشدیتا ہے۔ تیزاب ور خراش کنندہ ادویات شلاً آیوڈین۔ کروٹن آئیل سلفیٹ آف کاپر اور نائیٹریٹ آف سلور وغیرہ لگانے کے بعد جو تیز جلن یا درد ہوا ور نیز منہ اور زبان کے زخموں اور اری ٹیبل السر کی تکلیف میں اسکا چار یا پانچ فیصدی حساب کا لوشن لگانا فوراً درد کو دور کردیتا ہے خ ۱/۱۲ گرین سے ایک گرین تک۔

بروشیا کواسی آئڈز Brucia Quassiodes اسکا دوسرا نام پکراسما کواسی آئیڈز ہے اپنی تاثیرات اور طریق استعمال میں لوشیا کے مشابہ ہے۔

بروم Broom سکوپے ریں۔ کیکوسینا کا بیان دیکھو۔

بروم ایتھل Bromethyl
بروم ایتھین Bromothane
برومائڈ آف ایتھل Bromide of Ethyl
ایتھل برومائڈ کا بیان دیکھو۔

برومائڈ آف آرسنک Bromide of Arsenic کلیمنس سالیوشن خ ۱سے ۲ یا ۵ قطرہ تک
برومائڈ آف آئرن۔ Bromide of Iron خ ۱ گرین سے ۳ گرین تک
برومائڈ آف ایتھل Bromide of Ethyl خ ۱ بوند سے ۱۰ بوند تک
برومائڈ آف امونیم Bromide of Ammonium
برومائڈ آف پوٹاسیم Bromide of Potassium
برومائڈ آف زنک Bromide of Zinc خ ۲ گرین سے ۱ گرین تک
برومائڈ آف سوڈیم Bromide of Sodium خ ۱/۲ گرین سے ۲ گرین تک
برومائڈ آف کونین Bromide of Quinine
برومائڈ آف گولڈ Bromide of Gold خ ۱/۱۵ گرین سے ۲ گرین تک
برومائڈ آف لیتھیم Bromide of Lithium خ ۵ گرین سے ۱۵ گرین تک
برومائڈ آف میگنیشم Bromide of Magnesium خ ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک

برومزم۔ Bromism

بروم Bromum.

بروموفارم Bromoform

برومی ڈروسس Bromidrosis

برومین۔ Bromin

خارجی استعمال میں برومین تیز اری ٹنٹ اور اسکے رانک ہی ۔ فم رحم کے سرطان میں اسکا استعمال کیا جاتا ہی بروما ئڈز سالم جلد پر کوئی اثر نہیں کرتی ۔ برومائڈ آف سوڈیم ۔ پوٹاسیم اور اومونیم عام طور پر استعمال کئے جاتی ہیں معدہ اور امعاء پر انکا کوئی خاص اثر نہیں ہوتا ۔ خون سے خارج ہوکر تمام اعصاب پر مسکن اور مضعف اثر پیدا کرتی ہیں تمام اعضاء اور سطحوں کے ریفلیکس اری ٹے بلٹی کو کچھ تو سنسری نروز پر اور کچھ دماغی مرکزوں پر مخدر اثر پیدا کرکے کم کر دیتے ہیں ساتھ ہی اعصاب حرکت اور عضلات پر بھی مسکن اور مضعف اثر ہوتا ہے ۔

دماغی گھبراہٹ کی حالت میں بطور مسکن اور منوم کام کرتے اور مانیا اٹو لیریم ٹریمنس بخارات ۔ محنت و تردد ۔ درد و نقرس کی بیخوابی میں مفید ہیں ۔ مرگی کے علاج میں مخصوص شمار کئے جاتے ہیں ۔ دیکھو ایپی لیپسی کا بیان ۔ علاوہ برین کوریا ہسٹیریا ۔ کزاز ۔ ام الصبیان ۔ تکالیف حسرۃ الطمث ۔ ہوپنگ کف ۔ سی سکنیس ۔ قولنج ۔ صداع ۔ ہچکی ۔ وغیرہ دردناک اور تشنجی امراض میں بھی استعمال کئے جاتے ہیں تشنج اور قلب پر بھی انکا مضعف اور مسکن اثر ہوکر دمہ ہچکی ۔ ہوپنگ کف اور اختلاج القلب لیرنجس سٹرائڈیولس میں انسے آرام ملتا ہے ۔

آخر کار برومائڈز جلد ۔ گردہ ۔ پستان ۔ اور میوکس جھلیوں کے راستے برومین بدلکر خارج ہوتے ہوئے مقامی خراش پیدا کرتے ہیں اسلئے اسکے زیادہ استعمال سے اکثر سرخی چشم اور جلدی پھنسیاں نمودار ہو جاتی ہیں شیر خوار بچوں کو بذریعہ دودھ اسکا اثر پہنچ جاتا ہے ۔ ایسڈ ہائیڈرو برومک میں برومائڈ آف پوٹاسیم کی تمام تاثیرات موجود ہیں لیکن کم درجہ پر اسکو مختص کونین کا ضرر رفع کرنے کو لئے استعمال کرتے ہیں ۔ اب اس عام بیان کے بعد ہم ذیل میں دیگر برومائڈز ترتیب وار بیان کرتے ہیں ۔

برومائڈ آف آرسنک ۔ آرسنک کا بیان دیکھو ۔

برومائڈ آف ایتھل ۔ ایتھل برومائڈ کا بیان دیکھو ۔

برومائڈ آف امونیم }
برومائڈ آف پوٹاسیم } دیکھو عام بیان جو اوپر کیا گیا ۔

برومائڈ آف زنک مرگی اور خراش او وریزیم میں نہایت مفید ہے ۔

برومائڈ آف گولڈ اسمیں برومزم کی علامات بہت کم ہوتی ہیں ۔

برومائڈ آف سوڈیم ۔ دیکھو عام بیان ۔ یہ برومائڈ آف پوٹاسیم کی نسبت کم مضعف ہی ۔

برومائڈ آف کونین ۔ اسمیں کونین اور برومائڈ کی تاثیرات جمع ہیں ۔ دیکھو کونین کا بیان ۔

برومائڈ آف لیتھیم یہ نہایت قوی منوم ہی عرق النساء نقرس کے درد اور بیخوابی میں خاصکر مفید ۔

اور میگنیشیا برومائڈ اعصابی امراض میں نہایت عمدہ مسکن ہے ۔

برومزم ۔ اس سے مراد وہ نقصانات ہیں جو برومائڈز کے مسلسل اور زیادہ مقدار میں مدت تک استعمال کرنے سے

ظاہر ہو جاتے ہیں بعض اشخاص کو اسکی برداشت بہت کم ہوتی ہے۔ اور بعض کو زیادہ۔ برومزم کی علامات مختصراً حسب ذیل ہیں۔

اوّل ۔ دماغی و نخاعی علامات۔ کثرت نوم و غنودگی۔ بطلان حافظہ و ذہن۔ عام ضعف و نقاہت۔ رفتار ڈگمگانی۔ گفتار اور تحریر میں بہت سہو اور غلطیاں ہونا۔ ضعف باہ۔ نامردی۔

دوم ۔ شش و قلب کیمتعلق۔ نبض سست ضعیف اور نرم۔ رنگ پھیکا اور نیلگون۔ پرانا زکام و شر برانکوریا وغیرہ

سوم ۔ جلد اور غدود کیمتعلق۔ جلد پر پھنسی اور آبلہ کی طور پر انجرات نمودار ہو جانا اور بعض وقت دنبل بکثرت نکلنا۔ تمام غدود میں خشکی اور ضعف بعض اوقات برومین کی وجہ سے خراش ہو کر سوزش کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ مثلاً غدود کا بڑھ جانا معدہ میں خراش ہو کر بدہضمی۔ نفخ اور زکام کی تکالیف ہونا۔ ہر لی سوزش امعا و اسہال وغیرہ۔ آنکھوں میں سرخی۔ منہ میں آبلہ جریان الاذن وغیرہ۔

چونکہ برومائیڈز کا استعمال نہایت عام ہے اسلیئے ان نقصانات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے اور جب یہ نقصانات ظاہر ہوں تو فوراً انکا استعمال بند کر کے بذریعہ معرقات۔ مدرات و مسہلات جسم سے خارج کرنا چاہیئے۔

برومم ۔ یہ برومین کا دوسرا نام ہے۔ اسکا بیان شروع میں کیا گیا۔

بروموفارم ۔ یہ برومائڈز کیطرح نروڈیپرسینٹ نہیں بلکہ برعکس انکے محرک ہے۔ ہوپنگ کف میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ دو تین ہفتہ میں اسکے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے۔

طریق استعمال و خوراک تین چار ہفتہ کے بچے کے لیئے ایک قطرہ تین چار دفعہ روزانہ ایک ڈرام پانی میں ملاکر
تین چار سال کے بچے کے لیئے ۲ قطرہ تین چار دفعہ روزانہ دو ڈرام پانی میں ملاکر۔
چھ سال کے بچے کے لیئے چھ سات قطرہ تین چار دفعہ روزانہ دو ڈرام پانی میں ملاکر۔

برومی ڈروسس پسینہ کے امراض کا بیان دیکھو۔

برومین اس کا بیان برومائڈز میں کیا گیا۔

بریڈزم Braidism یہ ہپناٹزم کا دوسرا نام ہے اسکا بیان دیکھو۔

بڑ ۔ برگد۔ بروٹا۔ اسکا دودھ محلل ریاح۔ رادع اورام۔ اسٹرنجنٹ محرک باہ اور دافع بواسیر ہے جریان رقت منی۔ اور کثرت احتلام کے لیئے مفید ہے ضماداً پھوڑوں کو جلدی بھر لاتا اور اورام کو تحلیل کر دیتا ہے۔

خ شیر برگد ۱۲ بوند سے ۶۰ بوند تک۔ بواسیر کے لیئے ایک ڈرام سے تین ڈرام تک کی خوراک میں دینا چاہیئے۔

بسباسہ ۔ جوتری کا بیان دیکھو۔

بسُد ۔ مونگا۔ مفرح اور قابض اور مقوی اعصاب و قلب معدہ و دل و منگ گردہ و مثانہ ہے۔ وسواس جنون خفقان صرع ضعف معدہ۔ فساد اشتہا اور ہر قسم کی بواسیر اور جریان خون میں مفید ہے **خ** ۵ گرین سے ایک ڈرام تک۔

بسکھپرا ۔ مدر۔ مخرج صفرا دافع تشنج مسکن اوجاع مخرج ریاح اور مدر بول و حیض و شیر ہے۔ اسلیئے استعمال

یرقان ۔قولنج مروڑ ۔وجع مفاصل ۔ذات الجنب ۔تقطیر البول وغیرہ میں مفید ہی خ پتے ایکڈرام سے تین ڈرام تک ۔تخم نصف ڈرام سے ایک ڈرام تک ۔

بسمتھ آکسائڈم	Bismuth Oxidum	خ ۵ سے ۱۵ گرین تک ۔
بسمتھ آکسی آیوڈائڈ	Bismuth Oxyiodide	خ ۵ سے ۱۰ گرین تک ۔
بسمتھ اولئیٹ	Bismuth Oleate	
بسمتھ ایٹ اموانی سائٹراس	Bismuth Et Ammonii Citras	خ ۲ سے ۵ گرین تک
بسمتھ ایٹ آیونی مین	Bismuth Et Buonymine	
بسمتھ سائٹراس	Bismuth Citras	ح ۲ سے ۵ گرین تک ۔
بسمتھ سب آیوڈائڈ	Bismuth Subiodide	
بسمتھ سب بنزوایٹ	Bismuth Sub Benzoate	
بسمتھ سب نائٹریٹ	Bismuth Subnitrate	خ ۵ سے ۲۰ گرین تک
بسمتھ سیلی سلیٹ	Bismuth Salicylate	
بسمتھ کاربوناس	Bismuth Barbonate	خ ۵ سے ۲۰ گرین تک ۔
بسمتھ نائٹریٹ	Bismuth Nilrate	

لائیکوار بسمتھ ایٹ اموانی سائٹراس ½ ڈرام سے ایک ڈرام تک ۔

حسب دستور پہلے ہم بسمتھ کے سالٹوں کا عام طور پر بیان کرتے ہیں ۔اس ذیل میں بسمتھ ایٹ اموانی سائٹراس بسمتھ آکسائڈم بسمتھ سائٹراس بسمتھ سب نائٹراس اور شامل ہیں ۔

خارجی استعمال میں بسمتھ سب نائٹریٹ لوکل سڈے ٹو اور اسٹرنجنٹ ہی یعنی جس مقام پر لگایا جاوے اسکو تسکین دیتا خشک کرتا ہے اسلیئے اگزیما نزلہ و زکام ۔اوزینا سوزاک سفیدی زنان سوزش رحم وغیرہ میں مقامی طور پر اسکو بکثرت استعمال کرتے ہیں ۔کھلانے سے بھی معدہ اور امعا کی سطح پر اسکا سکن اور جاذب اثر ہوتا ہی اسلیے معدہ کی زکام ۔زخم خراش اورقی وغیرہ میں نہایت مفید ہی ۔افیون یا ڈورس پاوڈر وغیرہ کے ساتھ ملا کر دینا زخم اور سرطان معدہ کی قے اور درد میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔بدہضمی کی حالت میں کھار ادویہ مثلا سوڈی بائی کارب وغیرہ اسکی ساتھ ملا سکتے ہیں ۔بچوں اور ناتوانوں کے اسہال میں نہایت بیش قیمت دوا ہی ۔اگر اسہال کثرت سے ہوں تو ڈورس پاوڈر کے ساتھ ملا کر دینا نہایت مفید ہی ۔خون اور اعضا پر اسکا کوئی خاص اثر نہیں ہوتا ۔

بسمتھ آکسائڈ اپنی تاثیرات میں بسمتھ سب نائٹراس کے مشابہ ہی ۔

بسمتھ آکسی آیوڈائڈ بسمتھ سب آیوڈائڈ یہ تمام تاثیرات میں آیوڈوفارم کے مشابہ ہی لیکن اسکی بدبو ایسی نہیں سوزاک میں دو حصہ میں ایک حصہ ملا کر بطور پچکاری استعمال کرنا مفید ہے معدہ اور امعا کے زخموں میں اسکا داخلی استعمال

فائدہ کرتا ہے بخ ۵ سے ۱۰ گرین تک۔

بسمتھ اولیٹ۔ اگزیما اور تر زخموں وغیرہ کے لیے اسکا خارجی استعمال کیا جاتا ہے۔

بسمتھ ایٹ اموں سائیٹراس۔ یہ بسمتھ سب نائیٹراس اور بسمتھ آکسائیڈ کے خلاف معدہ سے خون میں پہنچکر آرسنک اور فاسفورس کیطرح مختلف ساختوں اور اعضا کو چربی میں بدل ڈالتا ہے۔

بسمتھ ایٹ ایونی مین۔ اسمیں بسمتھ اور ایونی مین کی تاثیرات جمع ہیں۔

بسمتھ سائیٹراس۔ بسمتھ ایٹ اموں سائیٹراس کا بیان دیکھو۔

بسمتھ سب آیوڈائیڈ۔ بسمتھ آکسی آیوڈائڈ کا بیان دیکھو۔

بسمتھ سب بنز وایٹ۔ یہ ایک خفیف کاسٹک اور اینٹی سیپٹک ہی آیوڈوفارم اور تیزابوں کیجگہ اسکو استعمال کر سکتے ہیں۔ سافٹ شینکر میں مفید ہے۔

بسمتھ سب نائیٹریٹ اسکا بیان شروع میں کیا گیا۔

بسمتھ سیلی سلیٹ۔ یہ اسٹرنجنٹ اور اینٹی سیپٹک ہی اسلئے اسہال ٹائیفائڈ شوریکل وغیرہ میں بسمتھ سب نائیٹریٹ کی نسبت زیادہ مفید ہے بخ ۵ گرین سے ۲۰ گرین تک۔

بش برننگ Bush Burning یہ یونانی مسل ڈروفنتھس کا دوسرا نام ہی۔ اسکا بیان دیکھو۔

بش سٹنک Bush Stink } رہوس ایروٹیک کا بیان دیکھو۔

بش سکنک Bush Skink

بشپس ویڈ Bishop's Weed یہ اجواین کا انگریزی نام ہی۔ اجواین کا بیان دیکھو۔

بصارت کے نقصانات۔ بصارت کے نقصانات سے ہماری مراد اسجگہ پر وہ نقصانات ہیں جو محض ڈیلہ اور اسکی رطوبات کی قطع وضع میں فرق ہوجانے کی وجہ سے ظاہر ہوں اور ظاہرا کوئی فساد انکی ساخت میں نظر آسکے یہ عموماً چار قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) مائی اوپیا یعنی قریب نظری (۲) ہائی پرمٹروپیا۔ (۳) پریسبی اوپیا یعنی بعید نظری (۴) اسٹگمے ٹزم۔

ذیل میں انکا مختصر بیان مع علاج درج کیا جاتا ہے

اوّل مائی اوپیا قریب نظری۔ یہ کبھی پیدائشی ہوتا ہے اور کبھی غیر پیدائشی۔ اسمیں دور کی چیز صاف طور پر نظر نہیں آتی قریب کی نظر خاصی ہوتی ہے۔ جن حروف کو ایک صحیح النظر شخص بیس فیٹ سے بآسانی پڑھ سکتا ہے انکو قریب النظری والا دس یا پانچ یا چار فٹ سے پڑھ سکتا ہے اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ڈیلہ کا افقی قطر معمول سے بڑا اور عمودی قطر چھوٹا ہوجاتا ہے یا لنز کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ یہ مرض تعلیم یافتوں اور مہذب قوموں میں کثرت سے ظاہر ہوتا ہے کبھی پیدائشی اور کبھی موروثی ہوتا ہے۔ سادہ مائی اوپیا چالیس سال کی عمر کے بعد خود بخود جاتا رہتا ہے جوں جوں عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے یہ نقص عموماً کم ہوتا جاتا اور بڑھاپے میں نظر حالت صحت پر آجاتی ہے۔ اسلئے بجز

ڈاکٹروں کا یہ قول ہے کہ مائی اوپیا کوئی مرض نہیں۔ مگر ایک قسم کا پروگریسیو یعنی بڑھنے والا مائی اوپیا ہوتا ہے جو بہت جلدی بڑھتا جاتا اور آخرکار مریض کو نابینا کر دیتا ہے جب اس قسم کا مائی اوپیا ہو تو مریض کو ہر قسم کے نظری کام سے منع کر دیں اور قطعی آرام کی تاکید کریں۔

مناسب عینک کا تجویز کرنا ہر قسم کے نقص بصارت کے لیئے بہت ضروری امر ہے ورنہ ہمیشہ آنکھ پر زور پڑ کر یہ امراض بڑھتے رہینگے اور طرح طرح کی دماغی تکالیف کا باعث ہوتے ہیں۔

مائی اوپیا کے واسطے عینک تجویز کرنے کے قواعد حسب ذیل ہیں۔

مریض کے سامنے حروف ٹائیپ جو اس امتحان کے واسطے تجویز کردہ ہوتے ہیں ۲۰ فٹ کے فاصلہ پر لگا کر مریض سے وہ حروف پڑھوائیں۔ پہلے علیحدہ علیحدہ ہر ایک آنکھ سے پڑھوا کر معلوم کریں کہ دونوں آنکھوں کی نظر یکساں ہے یا کم و بیش پس اگر یکساں نظر ثابت ہو تو دونوں آنکھوں پر ایک ہی طاقت کا شیشہ لگا کر مریض سے حروف پڑھوائے جائیں پہلے کم سے کم طاقت کا شیشہ لگاویں بعد میں حسب ضرورت زیادہ طاقت کرتے جائیں جس عینک سے مریض تمام حروف کو باآسانی پڑھ سکے وہی اسکی آنکھ کے لیئے موزوں ہے مگر مائی اوپیا میں کم از کم طاقت کی ایسی عینک تجویز کرنی چاہیئے جس سے مریض تمام باریک حروف کو باآسانی پڑھ سکے بعض حالتوں میں تمام باریک حروف کا کسی عینک کے ساتھ پڑھنا ممکن نہیں ہوتا ایسی حالت میں کم سے کم طاقت کی وہ عینک تجویز کرنی چاہیئے جو قریب قریب یا دہ سے زیادہ طاقت کی برابر دکھلا سکے۔

اگر مریض بارہ انچ کے فاصلہ سے باریک حروف کو بلا امداد عینک باآسانی نہ پڑھ سکے تو ایک عینک لکھنے پڑھنے کے لیئے علیحدہ تجویز کرنی چاہیئے۔ قریب نظری کی عینک بعید نظری سے عموماً نصف طاقت کی ہوتی ہے مریضاں کا اکثر یہ خیال ہوتا ہے کہ ہماری قریب کی نظر اچھی ہے اور ہم باآسانی باریک سے باریک حروف کو پڑھ سکتے ہیں لیکن یہ خیال انکو دھوکا دیکر سخت نقصان پہنچاتا ہے۔ جو زائد محنت آنکھ کو بلا امداد عینک لکھنے پڑھنے میں برداشت کرنی پڑتی ہے وہ انکو کچھ نہیں معلوم ہوتی لیکن دراصل نظر کو سخت نقصان پہنچاتی ہے انتخاب عینک میں یہ امر بھی نہایت توجہ کے قابل ہے کہ اشیا کا جسم معمول سے کم نظر نہ آئے ورنہ ہمیشہ آنکھ پر زور پڑکر تکان اور صداع لاحق ہوتے رہینگے۔

قریب نظر والوں کو کبھی جھک کر کوئی باریک کام نہ کرنا چاہیئے۔ مدہم اور ہر قسم کی مصنوعی روشنی میں لکھنا پڑھنا یا اور قسم کا باریک کام کرنا سخت مضر ہے۔ کام کرتے کرتے جب تکان معلوم ہو تو فوراً آنکھ کو تھوڑے عرصہ کے واسطے آرام دینا ضروری ہوتا ہے۔ مصنوعی روشنیوں میں سایہ دار موم بتی کی روشنی سب سے کم مضر ہے۔

دوم ۔ ہائی پرمیٹروپیا ۔ یہ مرض مائی اوپیا کے عین خلاف ہے اسمیں دور کی نظر خاصی ہوتی ہے لیکن مدہم روشنی میں باریک چیزیں نظر نہیں آتی اور تھوڑی دیر لکھنے پڑھنے سے تکان اور درد سر معلوم ہو کر شروع ہو جاتے

ہیں. اگر دور کی چیزیں بھی باسانی نظر نہیں آتی بلکہ ان کے دیکھنے میں زور خرچ کرنا پڑتا ہے۔

یہ قریب نظری کا خلاف ہے یعنی اسمیں افقی قطر چھوٹا اور عمودی قطر بڑا ہو جاتا ہے۔ دور کی چیزیں تردوی نظر آتی ہیں اسکی مفصلہ ذیل اقسام ہیں۔

(۱) کلی جسمیں مریض تو باریک حروف کو دیکھ سکتا ہے اور نہ دور کی چیزوں کو صاف طور پر۔

(۲) اضافی جسمیں مریض قریب کی چیزوں کو دیکھنے کے واسطے ڈیلہ کو اسقدر پھیرتا ہے جسقدر کہ دور کی چیز کے دیکھنے میں مثلاً ۲ انچ کے فاصلہ پر پڑھنے کے واسطے اسقدر زور لگاتا ہے جیسا کہ ۱۲ انچ کیواسطے۔

(۳) ضعیف جسمیں مریض قریب کی چیزوں کو باسانی دیکھ سکتا ہے۔ اور ویسا ہی دور کی چیز کو مگر دیر تک لکھنے پڑھنے یا دور کا نظارہ دیکھنے سے تکان ہو جاتا ہے۔

اسکا علاج سوائے مناسب عینک کے اور کچھ نہیں۔ ہائی پرمٹروپیا کی عینک تجویز کرنے کے قواعد حسب ذیل ہیں۔ مریض کو نمونہ کے حروف سے بیس فٹ کے فاصلہ پر کھڑا کرکے ہر ایک آنکھ سے علیحدہ علیحدہ حروف پڑھوائیں۔ اگر دونوں آنکھوں کی نظر یکساں ثابت ہو تو دونوں آنکھوں کے آگے ایک ہی طاقت کے شیشہ لگاکر امتحان کریں پہلے کم سے کم طاقت کے شیشوں سے شروع کرکے بتدریج انکی طاقت بڑھاتے جائیں اور آخرکار زیادہ سے زیادہ طاقت کا شیشہ جو نمونہ کے حروف کو نہایت آسانی اور عمدگی کے ساتھ دکھلائے تجویز کریں۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ مائی اوپیا میں کم سے کم طاقت کا کارآمد شیشہ تجویز کیا جاتا ہے اور ہائی پرمٹروپیا میں اسکے خلاف زیادہ سے زیادہ طاقت کا۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ پہلے یہ دریافت کریں کہ معمولی حالت میں کس طاقت کا شیشہ نظر اعلیٰ درجہ پر لیجاتا ہے۔ اس سے وہ درجہ ہائی پرمٹروپیا کا جو بالفعل ہے معلوم ہو جائیگا۔ بعد ازاں اٹروپین سے پتلی پھیلاکر دریافت کریں۔ کہ اسحالت میں کس طاقت کا شیشہ نظر کو اعلیٰ درجہ پر لیجاتا ہے۔ اس سے اصل درجہ ہائی پرمٹروپیا کا معلوم ہو جائیگا۔ اصل درجہ میں سے اگر درجہ بالفعل منفی کیا جائے تو درجہ بالقوای ظاہر ہو جائیگا پس ایسا شیشہ تجویز کریں جو کل درجہ بالفعل اور چوتھائی درجہ بالقوای کو رفع کرے۔ مثال کے طور پر فرض کرو کہ درجہ بالفعل = +۴ ہے اور اصل درجہ جو اٹروپین ڈالنے کے بعد معلوم ہو سکتا ہے = +۷ ہے پس درجہ بالقوی = +۳ ہوا۔ اسلیئے عینک مفصلہ ذیل طاقت کی تجویز کرنی چاہیئے۔ درجہ بالفعل یعنی +۴ + ¼ (درجہ بالقوی یعنی +۳) = (۴+۱) = +۵ پس +۵ درجہ کے محدب شیشوں کی عینک تجویز کریں۔

اگر دونوں آنکھوں کی بصارت میں کچھ تفاوت ہو تو پہلے ایک آنکھ کو پردہ سے بند کرکے دوسری آنکھ کے لیئے قواعد بالا کے مطابق شیشہ تجویز کریں۔ بعد ازاں اسیطرح پہلی آنکھ کے لیئے تجویز کر سکتے ہیں۔

سوم پربسبی اوپیا۔ بعید نظری۔ یہ نقص عموماً چالیس سال کی عمر کے بعد ہر ایک شخص کی نظر میں واقع ہو جاتا ہے مگر جنکو بچپن سے مائی اوپیا ہو وہ اس سے مستثنے رہتے ہیں بلکہ موخرالذکر اشخاص کی نظر چالیس سال کے بعد صحت کیطرف ترقی کرتی ہے۔ بعید نظری میں مریض چھوٹی چیزوں کو قریب سے نہیں دیکھ سکتا۔ لکھنے پڑھنے اور ہر قسم کے باریک کام

کے وقت اشیای دیدنی کو فاصلہ پر کرکے دیکھتا ہے۔ اسکا علاج بھی سوائے عینک کے اور کچھ نہیں ہے۔ اس نقص میں عینک تجویز کرنے کے لیئے حسب ذیل قواعد ہیں۔
باریک حروف مریض کی آنکھ سے ۱۲ انچ کے فاصلہ پر رکھکر اُس سے پڑھوائیں اگر نہ پڑھ سکے تو کم از کم طاقت کا محدب شیشہ لگاکر دیکھیں اگر اس سے بھی نہ پڑھ سکے تو زیادہ زیادہ طاقتوں کے شیشہ لگاتے جائیں آخرکار کم از کم طاقت کا وہ شیشہ تجویز کریں جو باریک حروف کو اس فاصلے سے بآسانی دکھلا سکے۔

چہارم ضعف بصارت اسکو انگریزی میں الستھی نوپیا کہتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ تھوڑی دیر لکھنے پڑھنے یا اور کوئی نظر کا کام کرنے سے تکان ہوجائے۔ اسکی وجوہات عموماً ہائی پرمٹروپیا یا ضعف عضلات ہوتے ہیں۔

پنجم اسٹگمیٹزم نقص سمتی یعنی اسکی کئی اقسام ہیں۔ (۱) ایک سمت میں نظر اچھی اور دوسری میں ہائی او پک یا ہائی پرمٹروپک (۲) ایک سمت میں کم درجہ کا ہائی اوپیا یا ہائی پرمٹروپیا اور دوسری میں زیادہ (۳) ایک سمت میں ہائی اوپک اور دوسری میں ہائی پرمٹروپک پہلی قسم کو سمپل دوسری کو کمپلیکس اور تیسری کو مکسڈ کہتے ہیں یہ نقص کئی طرح سے معلوم ہوسکتا ہے۔ اول اسطرح سے کہ عمودی اور افقی سمت میں خطوط کھینچکر مریض سے دکھائیں تو معلوم ہوجائیگا کہ کس سمت کے خطوط کو آسانی اور عمدگی کے ساتھ پڑھ سکتا ہے اور کس سمت کے خطوط کو نہیں۔ یا ایک سمت میں کس قسم کا نقص ہے اور دوسری میں کس قسم کا۔ **دوم** ایک مدور کاغذ پر مرکز سے محیط کی جانب بہت سے خطوط کھینچکر پڑھوائیں اس سے سمت کی نظر کا حال بخوبی معلوم ہوجائیگا **سیوم** ایک مدور دھات کے ٹکڑے کے ایک قطر میں لمبا شگاف دیکر آنکھ پر لگادیں اور اُس چھید کو مختلف سمت میں کرتے رہیں اور مریض سے نمونہ کے حروف ساتھ ساتھ پڑھوائیں کسی سمت میں مقعر شیشوں کی مدد سے اور کسی سمت میں محدب کی مدد سے اور کسی سمت میں بلا کسی قسم کی امداد کے اُن حروف کو پڑھ سکیگا یا مختلف سمتوں میں ایک ہی قسم کا نقص مختلف درجوں کا ثابت ہوگا۔ پس ہر سمت کے لیئے قواعد عامہ کے مطابق علیحدہ علیحدہ نمبر دریافت کرکے مرکب شیشوں کی عینک تجویز کریں جو مختلف سمتوں میں آنکھ کی ضرورتوں کے مطابق مختلف درجہ پر مقعر اور اور محدب ہو۔

بطلان الذوق۔ فساد ذائقہ۔ ذائقہ کے امراض کا بیان دیکھو۔

بعید نظری۔ بصارت کے نقصانات کا بیان دیکھو۔

بغض العین۔ فوٹوفوبیا چمک لگنا روشنی کی برداشت نہ ہونا۔

بکائین کے بیج۔ ضماداً محلل اورام مسکن اوجاع۔ اور جاذب رطوبات ہیں۔ داخلی طور پر مخرج صفرا و بلغم و مصفی خون ہیں۔ **شربت** نصف ڈرام سے دو ڈرام تک۔

بکو Buchu اسکا فعل پیرایرا کے مشابہ ہے اسکا بیان دیکھو نمکین مسہلات دینے کے لیئے اسکا انفیوزن ایک عمدہ ذریعہ ہے **شربت** ٹنکچر بکو ایک ڈرام سے دو ڈرام تک۔ انفیوزن بکو ایک اونس سے ۴ اونس تک۔

بلاڈونا Belladonna اسکی تاثیرات اٹروپین پر منحصر ہیں اٹروپین کا بیان دیکھو۔ **شربت** اکسٹراکٹ بلاڈونا ۱/۴ گرین سے ایک گرین تک لینکس بلاڈونا ۵ بوند سے ۱۵ بوند تک ٹنکچر بلاڈونا ۵ سے ۱۵ بوند تک کمبراکٹ

بیلاڈونا الکحالک ۱/۱۲ گرین ۱/۴ گرین تک۔

بلائینڈ نیٹل Blind Nettle آرٹی کا مارچو الیسیم الیم۔ وائٹ آرک اینجل۔ آرٹی کا مارچو کا بیان دیکھو۔

بلبر پری لی سس Bulbar Paralysis ۔ اسکے دوسرے نام ہائی پوٹرو فک لیٹرل سکلے روسس اور گلاسو لیبیو لیرنجیل پریلی سس ہیں۔ اسمیں لبوں زبان اور حنجرہ کا فالج ہو جاتا ہے اسلیئے اسکا نام گلاسو لیبیو لیرنجیل پریلی سس بھی ہی۔ شروع میں دوران اور درد سر ہوکرتے ہوتی اور کمر میں درد ہو جاتا ہی۔ بہ نکام کریں وقت اور تکلیف ہوتی۔ زبان کی حرکت بند ہو جاتی اور نگلنا دشوار ہو جاتا ہے سانس جلد جلدی اور ہنچکر آتا ہے نبض تیز کمزور اور بیتا عدہ ہو جاتی چہرہ اور آنکھوں کے عضلات بھی سسترخی ہو جاتے ہیں مزمنہ حالت میں زبان تالو حلق اور پلکوں کے عضلات سسترخی ہوکر بولنا بند۔ کہانا پینا محال پلکیں گری ہوی۔ منہ تھوک سے بھرا ہوا رہتا ہے۔ موت کا وقوعہ دلکشی یا ضعف یا قلبی خلل سے ہوتا ہے

کبھی تو مرض دماغ کے اس حصہ میں جریان خون یا ایبالزم یا تھرامبوسس ہوکر دفعتًا ہو جاتا ہے جسکا نام مڈلا ابلانگاٹا اور پونس ہے۔ مگر عمومًا بتدریج ہوتا۔ ساتھ ہی عضلات بہت پتلی اور ڈھیلی پڑ جاتے ہیں۔ مزمنہ حالتوں میں مڈلا میں ورم ہوکر آخر کار نرم پڑ جاتا اور قطرات خون خارج شدہ نظر آتے ہیں موٹار سیلز رفتہ رفتہ زائل ہو جاتے اور سکڑ جاتے ہیں اعصابی ذرات اور ریشوں میں یہی خرابی شروع ہوکر فیشل ہیومو گاسٹرک سپائنل اکسیسری اور ہائی پو گلاسل اعصاب کی مرکزوں کو مبتلا کرلیتی ہے۔ بعد میں یہی خرابی اعصاب کی جڑوں اور پھر خود اعصاب میں پھیلتی جاتی ہے اور اسی طرح نخاع تک پہونچ سکتی ہے۔

یہ مرض مفصلہ ذیل امراض سے مشابہ ہے۔ زبان کا فالج چہرہ کا دوطرفہ فالج یعنی دو طرفہ لقوہ۔ مجنون کا عام فالج اور ڈفتھیریا کا فالج۔

علاج ۔ آرسنک اور سٹرکنیا کا مدت تک استعمال کرنا اسمیں مفید ہوا ہے۔ اگر آتشک موجود ہے تو پارہ اور پوٹاسیم آئیوڈائیڈ وغیرہ کا استعمال ضروری ہے۔ جب اسکے ساتھ سپاسٹک پیراپلیجیا بھی ہو تو استقلال کے ساتھ باقاعدہ ہمیشہ مالش کرنی چاہیئے۔ عام غذا اور پرورش کیطرف خاص توجہ رکھیں۔ اکثر حالتوں میں یہ مرض لاعلاج ثابت ہوا ہی۔

بلنجیہ ۔ زخموں کا بیان دیکھو۔

بلڈ Blood خون کا بیان دیکھو۔

بلڈ ٹانک Blood Tonic مقوی خون۔ اس سے مراد وہ ادویہ ہیں جو خون کی کارپسلز کی کمی کو پورا کریں یا اوسکی پلازما اور تھیلیوں کا جز نہیں۔ دیکھو خون کا بیان۔

بلڈ روٹ Blood Root یہ سینگو ناریا کنیا ڈنسس کا دوسرا نام ہی۔ اسکا بیان دیکھو۔

بلڈ فلور Blood Flower ایسکلی پیس کراساویکا۔ اسکی جڑ اپی کے کوانا کی طرح قے آور ہے اسمیں سے ایک جوہر ایسکلی پی ڈین نام نکلتا ہے جو اپی میٹن کیطرح تیز ہوتی ہے۔ فاقہ کے بعد کھلانا مخرج

اور قاتل کرم امعا ہے۔ خ فلوئڈ اکسٹرکٹ ایک ڈرام سے دو ڈرام تک۔

بلسٹر Blister آبلہ۔ چھالہ۔ پھپھولا۔ اگر ایک دو چھالہ ہوں تو انکا علاج صرف اسقدر ہی کہ سوئی کے ساتھ سوراخ کر کے اُسکی رطوبت نکالدیجاوی۔ اور بعد میں جب جھلی پھٹکر کچی سطح رہجاوے اُسپر بے خراش جاذبات بطور سفوف یا مرہم وغیرہ لگاتے رہیں مثلاً زنک آکسائڈ۔ بورک ایسڈ اور نشاستہ ملاکر یا بسمتھ اور نشاستہ یا بورک انٹمنٹ یا زنک انٹمنٹ وغیرہ مصنوعی طور پر مقامی ورم اور ذخیرہ رطوبت کو تحلیل کرنے کی غرض سے امپلاسٹرم کنتھریڈیز کے ساتھ آبلے اٹھائے جائیں۔ انکا علاج بھی بعد میں اسیطرح ہے اگر آبلہ کسی دوسرے مرض کیوجہ سے تمام جسم پر بکثرت نمودار ہوتے ہوں تو اُس مرض کا علاج کرنا چاہیئے اور تمام جسم کی طاقت مقویات اور عمدہ غذاؤں سے قایم رکھیں۔

بلھارزیا ہیمی ٹوریا۔ Bilharzia Hœmatoria یہ ایک قسم کا باریک حیوان ہی جو پورٹل سسٹم ویسیکل اور مثانہ کی وریدوں میں جگہ کرلیتا ہے تب پیشاب خون آمیز خارج ہوتا اور خوردبین کی ذریعہ سے اُسکے اووم پیشاب میں بھی نظر آتے ہیں۔ یہ مرض مصر اور افریقہ کے دیگر ملکوں میں بکثرت ہوتا ہے۔ اسکا نر بڑا ہوتا اور مادہ بہت پتلی اور نازک ہوتی ہے۔ نر کے پیٹ میں ایک لمبی کھالی ہوتی ہے۔ جماع کے وقت مادہ اوس کھالی میں چمٹ جاتی ہے اسکے انڈے طول میں ۱/۵۰ انچہ ہوتے ہیں شکل میں بیضوی ہوتے مگر ایک طرف نوک نکلی ہوئی ہوتی ہے دیکھو تصاویر ذیل۔
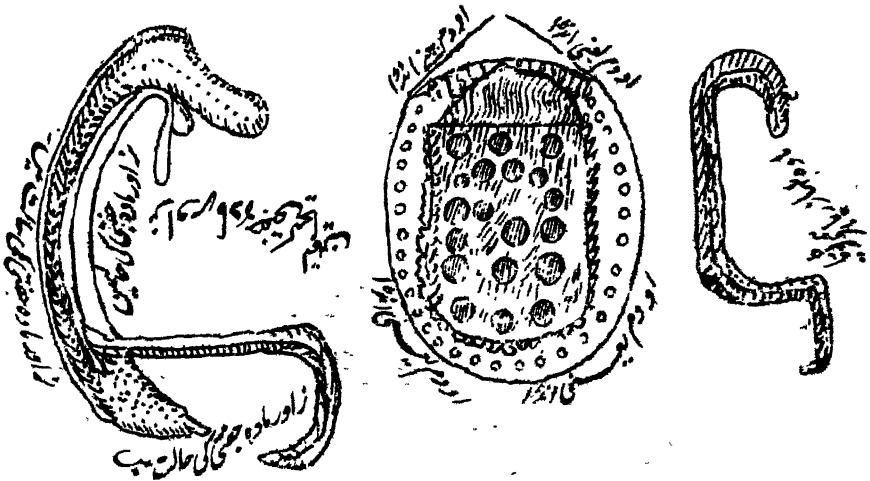
علاج۔ اسکا علاج مدرات مسہلات۔ قاتل کرم ادویہ سراسر فضول اور مضر اصول ہے لیکن ایسے مدرات جو مسکن سوزش مثانہ ہوں بیشک مفید ہوتے ہیں۔ درحقیقت اسکا علاج محض اسیقدر ہی کہ مریض کی طاقت کو عام مقویات غذائی و دوائی و مناسب ورزش و حمام وغیرہ سے ترقی دیجاوے تاکہ طبیعت خود اُسکے مقابلے کے لئے طیار ہوکر اُسکی مدافعت کرے۔ شروع میں مریض کو جای مرض سے دوسری جگہ لیجانا نہایت مناسب و ضروری ہی۔

بلیڈر ریک۔ Bladder Rake فورکس یعنی کرولسس کا بیان دیکھو۔

بلیری ڈایاریا Biliary Diarrhæa اسہال صفراوی۔اسہال کا بیان دیکھو

بلیری کالک Biliary Colic قولنج صفراوی

بلیری کنجیسچن Biliary Congestion اجتماع صفراوی

بلیری کیلکولائی Biliary Calculi سنگ صفراوی

بلیری لتھی ایسس Biliary Lithiasis سنگ صفراوی

بلیس نیس Biliousness غلبۂ صفرا۔

سنگ صفراوی یا صفراوی پتھریاں۔ ان کی تشریح حسب ذیل ہے۔

صفراوی پتھریاں مفصلہ ذیل طریقوں سے بن سکتی ہیں

(۱) صفرا کے منجمد ہونے سے کوئی ریزہ بنکر اُسکے اوپر تہیں جمتی چلی جائیں۔

(۲) صفرا میں کوئی شے مثل کولیسٹرین وغیرہ معمول سے زیادہ خارج ہو کر اُسکے تلچھٹ کی کنکریاں بنجائیں۔

(۳) صفرا میں سوڈا کم ہونے اور ترشیاں وچونہ زائد ہونے سے تلچھٹ بیٹھکر پتھریاں بنجائیں۔

(۴) جمے ہوئے بلغم یا ریشوں یا اپی تھیلیم پر صفراوی تہیں جمنی شروع ہوجائیں۔

(۵) کوئی غیر جنس شے مثل تخم یا کوئی کرم انتڑیوں سے پتہ کے اندر چلی جاوی اور اوسپر صفراوی تہیں جمکر پتھری بنجائے۔

اُنکی وجوہات حسب ذیل ہوتی ہیں۔ سست عادات حیوانی غذاؤں اور شراب کا کثرت سے استعمال دائمی قبض۔ چونہ کی آمیزش کا پانی مدتوں پینا۔ امراض جگر۔ مرارہ کی سوزش۔

پتھریوں کی کیفیت۔ مقام عموماً مرارہ کے اندر ہوتی ہیں کبھی جگر اور صفراوی نالیوں میں بھی ہوجاتی ہیں تعداد میں دس بیس کبھی سینکڑوں اور ہزاروں ہوتی ہیں۔ قامت میں چنے کے دانہ کی برابر اور کبھی بادام کی برابر اور کبھی اُس سے بھی بڑی ہوجاتی ہیں شکل میں عموماً مدور کبھی گوشہ دار اور کبھی خاردار رنگت میں زرد سبزی مائل محسوس کرنے سے چکنی صابون سی معلوم ہوتی ہیں۔ باسانی ٹوٹ جاتی اور کاٹی سے کٹجاتی ہیں۔ تازی کنکریاں پانی میں ڈوب جاتی مگر خشک پیرتی رہتی ہیں۔ اگر درمیان سے کاٹ کر دیکھا جاوے تو ایک مرکزی نقطہ ہوتا ہے جسپر تہیں جمتی جاتی ہیں اسکی ترکیب میں صفراوی رنگ قدرے چونہ میگنیشیا سوڈا اور پوٹاش کے نمک اور کولیسٹرین شامل ہوتے ہیں کبھی ریگ بھی خارج ہوتا ہے جسمیں زیادہ تر صفراوی رنگ اور کولیسٹرین ہوتے ہیں۔

نتائج۔ اوّل مقامی خراش سے ورم پیدا کرکے پھوڑا اور زخم بنادیتی ہیں۔ خواہ جگر میں ہوں یا مرارہ یا نالیوں میں دوم۔ اگر نالی میں ہوں تو صفرا کا اخراج رُک کر یرقان ہوجاتا ہے

سوام۔ انتڑیوں میں جمع ہوکر سخت سدہ بنا سکتی ہیں جسکی وجہ سے انتڑی کی ورم۔ زخم۔ پھوڑا

اور سوراخ ہو کر پیری ٹونائی ٹس ہو سکتا ہے۔ یا انتڑی گلکر اسکے چھیچھڑے بن سکتے ہیں۔ دیکھو بیان انٹسٹائی نل ابسٹرکشن کا۔

چھارم۔ جب کوئی کنکری مرارہ سے نکلکر صفراوی نالی میں آتی ہی تو سخت درد ہوتا ہی کہ مریض لوٹتا تڑپتا پیٹ کو دباتا اور چلاتا ہے یہ درد چیرتا ہوا یا پھاڑتا ہوا یا بھالی چبھوتا ہوا یا سوراخ کرتا ہوا معلوم ہوتا ہی بعض اوقات اس درد کی ایسی شدت ہوتی ہے کہ مریض کو غش آجاتا اور سخت ضعف ہو کر ہلاک ہو سکتا ہی کبھی بہت ہی خفیف ہوتا ہے۔ درد کی شدت پتھری کی قامت اور شکل پر منحصر ہے چھوٹی صاف گول کنکری بآسانی نکلجاتی ہے مگر گوشہ دار یا خاردار یا بڑی کنکری سخت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ خاردار میں یرقان کم ہوتا ہے۔ اور مدور میں زیادہ ہوتا ہے گویا کہ درد اور یرقان لازمی علامات نہیں ہیں۔

علاج۔ چونکہ بلیری کالک محض سنگ صفراوی کی ایک علامت ہی اسلیئے اسکا بیان بلیری لتھی ایسس کے ضمن میں کیا جاتا ہے۔ اس مرض کا علاج دو حصوں میں تقسیم ہو سکتا ہے اوّل دورہ قولنج۔ دوم زمانہ وقفہ میں حفظ ماتقدم کے طور پر علاج۔

اول دورہ قولنج کا علاج۔ اسکے علاج کے دو مطلب ہیں ایک تو درد وغیرہ کی تکلیف کو رفع کرنا دوم اگر پتھری دیر تک صفراوی نالی میں اٹکی رہے تو اسکے اخراج کی تدابیر کرنا۔

جب پتھری پتہ میں سے نکلکر بائل ڈکٹ (صفراوی نالی) میں پہنچتی ہی تو سخت درد ہوتا ہی اور اس تکلیف کیوجہ سے نالی کی لحمی ریشہ اور بھی سکڑ کر اسکے اخراج کی مانع ہوتے ہیں پس بہترین طریق علاج یہ ہی کہ فوراً مارفیا اور اٹروپیا کی جلدی پچکاری کریں تاکہ درد کو آرام ہو اور ساتھ ہی مارفیا اور اٹروپیا کی وجہ سے نالی کا تشنج بھی رفع ہوجائے اٹروپین کا ایک یہ بھی بڑا فائدہ ہی کہ مارفیا جو اخراج صفرا کو بند اور قبض کرتا ہے اُسکے اس فعل کو جو روکتا ہے لیکن اُسکی مخدر اور دافع تشنج فعل میں اسکا مد ہے۔ داخلی طور پر فوراً اسوڈا و سلی سلاس بندرہ بیس گرین اور سوڈا الکیڈرام آدھ سیر بچتہ تیز گرم پانی میں حل کر کے گرماگرم پلادیں اس ہی ایک تو صفرا رقیق اور زیادہ مقدار میں خارج ہوگا۔ دوم اس سے اندرونی سینک پہنچکر درد اور تشنج کو آرام ملیگا۔ اگر ایک دفعہ پینے سے قے ہو جاوے تو دوبارہ سہ بارہ بھی پلائیں حتی کہ پورا آرام ملجائے۔ سخت درد کی حالت میں فوراً کلوروفارم سنگھانا دافع درد و تشنج ہے پندرہ پندرہ منٹ کے بعد کلوروفارم واٹر ایک اونس خوراک میں پلانا بھی مفید ہی سافیون ٹنکچر بلاڈونا۔ ہائڈروسائنک ایسڈ اور سپرٹ کلوروفارم ملاکر حسب اندازہ حالت مریض دے سکتے ہیں خارجی طور پر سینک دینا یا پولٹیس لگانا بھی مفید ہیں۔

دورہ کے وقت اولو آئل یعنی روغن زیتون چھ اونس فوراً پلادینا اکثر درد کو فوراً آرام دیتا اور پتھری کو خارج کر دیتا ہے اور اگر شروع علامات دورہ میں ایک اونس گھنٹہ گھنٹہ بعد پلایا جاوے تو دورہ کو روک بھی دیتا ہے۔

گلیسرین نصف اونس سے ایک اونس کی خوراک میں دورہ کے وقت میں پلانا مفید ثابت ہوا ہے اور زمانہ وقفہ میں ایک دو ڈرام روزانہ پلانا دورہ کو روکتا ہے۔ رفع درد کے لیے اینٹی پائیرین اور ٹنکچر جلیسی میم علیحدہ آزمائے گئے اور مفید ثابت ہوئے اگر کمزوری زیادہ ہو اور غشی کی علامات نمایاں ہو جاویں تو ٹرپنٹائین اینھیر اور امونیا ملا کر دینا مفید ہیں۔ گرم پانی میں بٹھانا سیکے کرانا اور ٹرپنٹائین کا حقنہ صابون اور نیم گرم پانی کے ساتھ کرنا بھی اکثر مفید پڑا ہے۔

دوم زمانہ وقفہ میں حفظ ماتقدم کی تدابیر۔ اس وقفہ کے زمانہ میں ایسی ادویہ استعمال کرنی چاہئیں جو صفرا کو رقیق اور زیادہ خارج کریں مثلاً کیلومل۔ الوائیل کیسٹرائیل۔ پوڈافلین ایونی مین۔ آئریڈین۔ سوڈیم سلی سلیٹ سوڈیم سلفیٹ بائی کاسب سوڈیم سلفوکاربولیٹ سوڈیم بنزوائیٹ وغیرہ کھاری پانی کا بکثرت استعمال کرنا صفراء بہت زیادہ مقدار میں خارج کرتا اور نیز اسکو رقیق رکھتا ہے۔ غذا میں سبز ترکاری اور تازہ میوہ جات کا زیادہ استعمال رکھیں شکر نشاستہ گوشت مچھلی بیضہ روغن وغیرہ حیوانی غذائیں باحتیاط استعمال کرنی لازم ہیں۔ نباتی روغن خاصکر آلو ائیل اور کسٹرائیل اسمیں مفید ہیں۔ حیوانی روغنوں کی نسبت یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ انسے کولیسٹرین بنکر صفراوی کنکریاں زیادہ بنتی ہیں لیکن اس اعتراض کے لیے کافی وجوہات نہیں ہیں۔

ہاتھ کے دباؤ اور مالش سے پتھریوں کا پتہ میں سے نکالنا پہلے دستور تھا لیکن اسمیں سخت اندیشہ ہے جب تک کنکریاں پتہ میں ہوتی ہیں کوئی تکلیف نہیں دیتی لیکن جب بائل ڈکٹ میں پہنچتی ہیں تب ہی قولنج وغیرہ کی شکایت پیدا ہوتی ہے پس اسی وجہ سے یہ عمل متروک ہو گیا ہے۔

مفصلہ ذیل حالتوں میں جراحی عمل ضروری ہوتا ہے۔

(۱) جب کہ پتھری نالی میں اٹک کر سخت درد اور تکلیف پیدا کرے اور ادویات بیرونی اور اندرونی وغیرہ کی آرام کی صورت نہ ہو بلکہ پتہ میں پانی بھر کر پھولتا جائے۔

(۲) جب کہ پتہ میں بڑا پتھر بنکر ہمیشہ درد کرتا ہے۔

(۳) جبکہ پتھری نالی میں پھنسکر سخت یرقان پیدا کرے جو کسی طرح دواؤں سے اچھا نہ ہونے پائے۔

(۴) جبکہ پتہ میں یا اسکے قریب پھوڑا بننے کا آثار ہوں۔

(۵) جب کہ پتھریوں کے خراش کیوجہ سے پیری ٹونائیٹس کی علامات شروع ہو جاویں۔

جب جراحی اوپریشن کی ضرورت ہو تو مفصلہ ذیل اوپریشنوں میں سے حسب موقعہ کر سکتے ہیں۔

(۱) ایک لمبی باریک سوئی داخل کر کے پتھریوں کا تشخیص کرنا بہت سے بد نتائج کیوجہ سے یہ اوپریشن متروک کیا گیا بجائے اسکے یہ عمل کیا جاتا ہے کہ ایک چھوٹا سا شگاف دیکر انگشت سے معلوم کر لیتے ہیں۔

(۲) اگر پانی بھر کر پتہ بہت پھول گیا ہو اسکو باریک ٹروکار اور کینولا سے خالی کر لینا اسمیں نہایت انیٹی سپٹک ہوشیاری کرنی چاہیے یہ عمل بھی اندیشہ سے خالی نہیں اور اس سے صرف عارضی آرام ملتا ہے

(۳) کولی سسٹاٹومی یعنی گال بلیڈر میں شگاف پہنچاکر پتھریاں نکال لینا۔ اسمیں بہت کامیابی ثابت ہوئی ہو خاصکر جب یرقان کم ہو۔
(۴) کولی لتھوٹریٹی یعنی پتھری کو اندر ہی اندر پھوڑکر پتہ یا نالی ہیں ہی نکال لینا۔
(۵) کولی سس ٹکیٹومی یعنی تمام گال بلیڈر کو نکال لینا یہ اوپریشن کولی سسٹاٹومی کی نسبت زیادہ آسان اور مفید ہے
(۶) کولی سسٹ انٹراسٹومی یعنی گال بلیڈر اور انتڑی کے درمیان مصنوعی نالی قایم کردینا یہ اوپریشن امتحانات میں کیا جاتا ہے جبکہ نالی میں کوئی لاعلاج روک واقع ہوکر یرقان رہتا ہو۔
عمل کولی سسٹاٹومی کا طریق حسب ذیل ہے۔ داہنے ریکٹس عضلہ کے بیرونی کنارہ کے قریب اور کاسٹل آرچ سے ایکدو انچہ نیچے ایک شگاف دو ڈہائی انچہ لمبا دو۔ تب تمام خون کو بند کرو اور ایک انگلی زخم میں داخل کرکے گال بلیڈر کو معلوم کرو اور اسپیریٹر کے ساتھہ جو کچھہ کہ پتہ میں موجود ہو نکال لو۔ پھر بچکی ہوئی پتہ کو زخم سے باہر کھینچکر اور اُسمیں شگاف دیکر پتھری وغیرہ سے اسکو صاف کرکے دیوار شکم کے ساتھ سیندو۔ اگر پتھری دیوار کی ساتھ چپکی ہوئی ہو تو اسکو انگلیوں یا فارسپس سے پھوڑکر نکال لو اور جو ذرات اندر باقی رہیں انکو گرم لوشن سے دہو ڈالو بعدازان ایک ڈرینیج ٹیوب (جو زخم سے کسیقدر اُبھر رہے) لگاکر ڈریس کردو جب تمام رطوبت بند ہوجاوے ٹیوب کو نکال لو اور زخم کا منہ آپ ہی آپ بند ہونے دو۔

بلیری کنجیسچن ہیپٹیک کنجیسچن۔ دیکھو بیان جگر کے امراض کا۔

بلیس نیس غلبہ صفرا چونکہ یہ ایسی حالتوں میں پیدا ہوتا ہے کہ مقوی غذائیں (خاصکر مرغن) اور گوشت و شراب بکثرت استعمال کیجاویں اور ریاضت وغیرہ بالکل نہ ہو ایسی حالت میں صفرا زیادہ ضرورت سے پیدا ہوکر معدہ اور انتڑیوں میں بیکار پڑا رہتا اور خراش کرکے متلی۔ قے۔ اسہال۔ صداع صفراوی بیچینی و بیخوابی سخت پیاس۔ عدم اشتہا نفرت از طعام وغیرہ علامات پیدا کرتا ہے۔ قے اور اسہال کا ہونا گویا کہ زائد صفرا کا قدرتی دفعیہ ہے۔ پس اسکی علاج میں شروع میں قے کرائیں اور چونکہ قے سے اسہال کی نسبت بیچینی اور نقاہت زیادہ پیدا ہوتی ہے اسلیے بعد میں زائد صفرا کی صفائی مسہلات سے کرتے رہیں۔ اور قے کو روکنے کی تدابیر کریں پس بلیس نیس کی علاج کیلیے مفصلہ ذیل تدابیر ہیں اول شروع میں نمک پانی یا رائی یا زنک سلفیٹ یا جوشاندہ بابونہ یا اپیکاک وغیرہ سے قے کراکر معدہ کی مقام اور قفائے گردن پر رائی کا پلستر لگاویں۔ میگنیشیا سلفاس کی حقنہ کریں۔ قے بند ہونے سے ایک دو گھنٹہ بعد داخلی طور پر بھی میگنیشیا سلفاس چار ڈرام۔ سوڈا ایک ڈرام۔ دو اونس پانی میں حل کرکے پلاویں۔ اگر قے بند نہو تو بسمتھ۔ ہائیڈروسائینک ایسڈ۔ سپرٹ کلوروفارم حسب انداز پانی میں ملاکر تسکین معدہ کیلیے پلاویں۔ سوتے وقت ایک گولی جسمیں کیلومل ۲ گرین اور ایکسٹرکٹ ریوند ۲ گرین ہو چند روز تک کھلاتے رہیں۔ اگر ممکن ہو سکے مریض کو کھلی ہوا میں سیر اور ورزش کی فہمائش کریں۔ اگر بوجہ ضعف مریض اس قابل ہو تو روزانہ گرم پانی میں غسل دینا بھی ہمنا حنمہ محلل فضلات ہوکر زیادتی صفرا کو فائدہ دیتا ہے۔ اس مرض سے

آرام ہونے کے بعد بھی چند روز تک عام مقویات وملینات کا استعمال کرائیں تاکہ اس مرض کا عود نہ ہونے پاوے۔

بلیک آکسائیڈ آف منگے نیز Black Oxide of Manganese منگے نیز ڈائی آکسائیڈ مسکن معدہ، مدرحیض، مقوی خون، اور قوی انٹی سیپٹک ہے۔ احتباس الطمث۔ پائیروسس گیسٹروڈینیا آتشک۔ جلدی امراض میں مفید ہے۔ اینیمیا میں منگے نیز ڈائی آکسائیڈ ایک گرین۔ فیری سلفاس ۱/۲ گرین فی گولی ملاکر استعمال کرتے ہیں۔ یرقان میں منگے نیز ڈائی آکسائیڈ ۲ گرین۔ پوڈوفلین ۱/۴ گرین۔ آکس گال ۳ گرین کی گولیاں بناکر دینا مفید ہیں۔ خ ۳ سے ۱۰ گرین تک۔

بلیک ایلڈر Black Alder رہمنس فرینگولا کا بیان دیکھو۔

بلیک بیری Black Berry مقوی، مزلق، حابس اور قابض ہے۔ اسہال پیچش و سوء القنیہ میں مفید۔ خ سفوف بیخ ۲۰ گرین سے ۳۰ گرین تک۔ خشک ایکسٹرکٹ ۳ گرین سے ۱۰ گرین تک۔

بلیک چیری Black Cherry پرونس ورجیانا کا بیان دیکھو۔

بلیک روٹ Black Root لپٹنڈرا ورجی نیکا کا بیان دیکھو

بلیک سنیک روٹ Black Snake Root ایکٹیا ریسی موزا کا بیان دیکھو۔

بلیک کوہوش Black Cohosh ایضاً

بلیک ہا Black Haw وائی برنم پرونی فولیم کا بیان دیکھو۔

بلیک ہنی Plack Honey ایوکے لپٹس کا دوسرا نام ہے۔

بلیک ہیلی بور Black Helletore ہیلی بورس نائیگرم کا بیان دیکھو۔

بلیک والنٹ Black Walnut جوگ لانس نائیگرا کا بیان دیکھو۔

بلیک ولو Black Willow بالچھڑ کا بیان دیکھو۔

بلی فرائیٹس Blepharitis ٹینیا تارسائی۔ خارش مژگان۔ شروع میں سٹرین آئنٹ منٹ ڈائی لیوٹ ایک حصہ تین چار حصہ ویسلین میں ملاکر سوتے وقت لگاتے رہیں یا یلو آئنٹ منٹ ۸ گرین سے ۱۶ گرین فی اونس کی طاقت کا۔ جب چھوٹی چھوٹی پھنسیاں مژگان کی جڑ میں نمودار ہوں تو بالوں کو اکھاڑ کر انکی جڑ میں کاسٹک لگادیں اور اگر پھنسیاں خشک ہوکر کھرنڈ بنتے ہوں تو ان کھرنڈوں کو نیم گرم پانی سے جسمیں سوڈا دو ڈرام فی پائنٹ کے حساب سے حل کیا ہو خوب صاف کریں اور صاف کرنے کے بعد دو دفعہ روزانہ یلو آئنٹ منٹ لگایا کریں۔ اگر اس سے آرام نہ ہو تو کاسٹک لوشن ایک ڈرام فی اونس کا پلکوں کے کنارے پر لگاتے رہیں اسکے بعد یلو آئنٹ منٹ استعمال کرتے رہیں۔

بلیفر وسپیزم Blepharospasm یعنی پلکوں کا بلا اختیار بار بار بند ہونا۔ اسکا علاج مطابق سبب کرنا چاہیے یعنی اگر اسکی کوئی ریس عضلہ کے کسی حصہ میں خراش ہو کہ تشنجی حرکات

پیدا ہوتی ہوں تو مقام خراش معلوم کر کے جو حدقہ چشم کے ارد گرد دبا دینے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اسجگہ پر یا تو مارفیا اور اٹروپین کی جلدی پچکاری کر دیں۔ یا ایک خفیف نشگاف دیکر کاسٹک لگا دیں۔ اگر اسکی وجہ سے سرخی چشم یا سرخ دانے ہوں تو اُنکا حسب قاعدہ علاج کریں۔ اور اگر کوئی دماغی سبب ہو تو مسکن دماغ اور دافع تشنج ادویہ مثلاً پوٹاشیم برومائڈ، کلورل ہائیڈریٹ اور افیون وغیرہ کا استعمال کرائیں۔

بلی لوٹن ۔ مقوی قلب و دماغ و معدہ۔ رافع وسواس خفقان و کابوس و غشی خ ۲ ڈرام سے ۶ ڈرام تک۔

بلیمیا Boleemia شہوت کلبی سخت شدت کی ساتھ بھوک لگنا۔

بلینوریجک آرتھرائیٹس Blenorhagie Arthritis یہ گونوریل ریومیٹزم کا دوسرا نام ہے اسکا علاج گویا کہ سوزاک اور وجع مفاصل کا علاج ہے۔ پس انکا بیان دیکھو۔

بلینوریجیا Blanorhagia
بلینوریا Blenorea
اسکے اصل معنی کسی میوکس جھلی پر سے زیادہ رطوبت خارج ہونا ہے مثلاً ناک۔ آنکھ منہ مجری پیشاب۔ اندام نہانی وغیرہ سے لیکن غلط العام طور پر اسکے معنی سوزاک یعنی گونوریا کے لئے جاتے ہیں پس دیکھو بیان آتشک و سوزاک کا۔

بلیو فلیگ Blue flag آئرس ورسی کولر کا بیان دیکھو۔

بلیو کوہوش Blue Cohosh کالوفی لم تھیلک ٹرائڈس کا بیان دیکھو۔

بلیو گم ٹری Blue Gum tree ایوکیلپٹس گلابولس کا بیان دیکھو۔

بن آکسائیڈ آف نٹروجن Binoxide of Nitrogen اس گاس کا سونگھنا ہیضہ کے لیئے نہایت قوی روک ثابت ہوا ہے۔ تجربہ کے طور پر اگر مردہ حیوان کی کسی ساخت یا رطوبت میں یہ گاس پہنچائی جاوے تو وہ بالکل متعفن نہیں ہوتی۔

بن آیوڈائڈ آف مرکری Biniodide of Mercury ہائی ڈرا جرم کا بیان دیکھو

بنانا روٹ Banana Root اسکے درخت کا نام موسی سپی انٹم ہے۔ نہایت عمدہ مصفی خون، نافع خنازیر و برانکوسیل (گلر) شراب کی بیہوشی کو اسکا خیساندہ پلانا فوراً دور کر دیتا ہے۔ خ فلوئڈ اکسٹراکٹ ۱ سے ۳۰ بوند تک۔

بنزوائل ٹروپین Benzoyltropine جس مقام پر لگایا جاوی کوکین کیطرح بیحسی پیدا کرتا ہے

بنزوآل آرتھو سلفونک ایمائیڈ Benzoyl-Ortho-Sulphonic Imide۔ گلوکوسین سکرین کا بیان دیکھو

بنزوایٹ آف آیرن Benzoate of Iron یہ فولاد کا نیا کشتہ ہے خنازیر میں خاصکر مفید ہے خ ۱ سے ۵ گرین تک۔

بنزواک ایسڈ Benzoic Acid
بنزوایٹ آف امونیا Benzoate of Ammonia
بنزوایٹ آف سوڈیم Benzoate of Sodium
بنزوایٹ آف لیتھیم Benzoate of Lethium
بنزواین۔ Benzoin

خارجی استعمال میں بنزواین اور اسکی مرکبات اینٹی سیپٹک دافع عفونت اور سٹی مولنٹ میں اسکا کمپونڈ ٹنکچر خراب بدبودار زخموں پر لگانا عفونت کو دور کرتا ہے اور فاسد سطح کو اصلاح پر لاتا ہے۔ بنزواین اور بنزواک ایسڈ کے سونگھنے سے خوب چھینکیں آتیں اور کھانسی بھی اٹھتی ہے۔ کمپونڈ ٹنکچر آف بنزواین بطور سپرے کے سونگھنا پرانی سوزش گلہ و نرخرہ میں مفید ہے۔ خون میں پہنچکر بنزواین اور بنزواک ایسڈ کی تبدیلی ہیپورک ایسڈ میں ہوجاتی ہے۔ اور گردوں کی راستہ ہیپورک ایسڈ اور سکسینک ایسڈ خارج ہوجاتے ہیں۔ گردوں۔ جلد۔ شش ہوائی نالیوں اور غدود کے راستہ خارج ہوتے ہوئے مقامی سوزش ہی مدر معرق مخرج بلغم اثر پیدا کرتے ہیں۔ اور ابول کے ساتھ تمام پیشاب کی نالیوں اور مثانہ اور مجری پیشاب پر اینٹی سیپٹک اثر بھی کرتے ہیں اسلیے پرانے سوزاک۔ گلیٹ اور سوزش مثانہ ریگ مثانہ (جو پیشاب کے کھارا ہونیکی وجہ سے بیٹھتا ہو) مفید ہے پیشاب کو ترشی پر لاکر فاسفیٹک ریگ کو حل کر دیتے ہیں۔ اخراج بلغم کے ساتھ بدبو کو بھی دور کرتے ہیں۔ اسلیے پرانی سرفہ اور گنگرین آف دی لنگ برانکی اکٹیسس میں مفید ہیں۔ ان امراض میں ٹنکچر بنزواین کو ٹنکچر کیمفر کو ٹنکچر اوپیائی امونیٹا اور بالسم آف ٹولو اور پیرو کی صورت میں نہایت فائدہ کرتے ہیں۔ بنزواین دافع بخار بھی ہے۔

بنزوایٹ آف امونیا اور بنزوایٹ آف سوڈیم کی بھی تاثیرات ہیں جو بنزواین اور بنزواک ایسڈ میں بیان ہوئیں بنزوایٹ آف لیتھیم ریگ گردہ و مثانہ میں خاصکر مفید ہے۔

بنزواک ایسڈ کی خوراک ۱۰ گرین سے ۱۵ گرین تک بنزوایٹ آف امونیا کی خوراک ۱۰ گرین سے ۱۵ گرین تک بنزوایٹ آف سوڈیم کی خوراک ۱۰ گرین سے ۳۰ گرین تک۔ بنزوایٹ آف لیتھیم کی خوراک ۲ گرین سے ۱۰ گرین تک کمپونڈ ٹنکچر آف بنزواین ½ ڈرام سے ۱ ڈرام تک

بنزول Benzol یہ ایک لطیف سائل چیز کولتار میں سے نکالی جاتی ہے ہوپنگ کف میں اخراج بلغم اور تشنجی کھانسی کو کم کرتی ہے گلیسرین آئل منتھی اور شربت شہتوت میں ملاکر اس کو استعمال کرتے ہیں خوراک ایک قطرہ سے پانچ قطرہ تک

بنزوینی لائڈ Benzanelide اینٹی فیبرین کی طرح دوران خون کو سست اور پسینہ خوب لاکر حرارت کو کم کر دیتی ہے اس تاثیر میں اینٹی فیبرین کی نسبت زیادہ سریع الاثر اور بیضرر ہے خوراک ۲ گرین سے پانچ گرین تک

بنفشہ۔ مسہل صفرا۔ مسکن قلب۔ دافع تشنگی۔ نافع اورام ہے۔ سرفہ۔ درد گردہ۔ ذات الجنب و ذات الریہ اور حمیات حارہ میں مفید ہے۔ خ ۵ ماشہ سے ایک تولہ تک۔

بنولا۔ حب القطن۔ پنبہ دانہ۔ اسکا مغز مزید شیر۔ ملین سینہ و شکم۔ دافع تشنج اور نافع ضیق النفس و ربو ہے۔ خ ایک ڈرام سے ایک اونس تک۔

بن ین۔ Bunion اس سے مراد اس برسہ کی ورم ہے جو انگوٹھے کی جڑ کے نیچے واقعہ ہے کبھی ورم ہو کر ایک نئی تھیلی بنجاتی ہے اُسے ہی بن ین کہتے ہیں۔

علاج۔ اسکے علاج میں سب سے مقدم یہ امر ہے کہ دباؤ اور رگڑ کا دفعیہ کریں اور انگوٹھے کو مناسب تدابیر سے اوسکی اصلی وضع پر قائم رکھیں۔ جوتا کشادہ یا جالی دار ایسا تجویز کریں کہ اس رسولی پر کسی قسم کا دباؤ نہ پہنچے۔ انگوٹھے کو سٹکنگ پلاسٹر اور ربڑ کی نلکیوں کے ذریعہ اصلی وضع پر قایم کرسکتے ہیں ٹنکچر آیوڈین یا لنمنٹ آیوڈین یا آیوڈائڈ آف لڈ انٹمنٹ کچھ مدت تک لگانا اس رسولی کو کم کرسکتا ہے۔ اگر ورم ہوگئی ہو تو سینک دینا اور انٹی سیپٹک پولٹیس باندھنا ضروری ہے بعض اوقات لوی پرپنگ لوشن لگانا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے اگر پیپ پڑجائے تو شگاف دیکر صاف کریں اور بعد میں ڈرینیج ٹیوب داخل کرکے انٹی سیپٹک ڈریسنگ لگاتے رہیں اگر بن ین چھوٹا ہو تو اسکے اردگرد صحیح جلد کو کسی پلاسٹر یا کلوڈین یا کسی مرہم سے محفوظ کرکے خاص رسولی کو خالص کاربالک ایسڈ یا کرامک ایسڈ یا سلور نائیٹریٹ یا ایسڈ نائیٹریٹ آف مرکری یا زنک کلورائڈ یا سلفورک ایسڈ سے جلا سکتے ہیں۔ اگر ایک دفعہ جلانے میں پوری کامیابی حاصل نہ ہو تو تین تین روز کے وقفہ سے چند بار متواتر ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

اگر مفصلہ بالا تدابیر سے صورت آرام پیدا نہ ہو تو مفصلہ ذیل جراحی عمل اختیار کرسکتے ہیں۔

مٹاٹارسل ہڈی کا سر قطع کرکے نکال ڈالنا۔ یہ عمل اُسوقت کرنا چاہیئے جبکہ پیپ پڑکر ہڈی کا بہت سا حصہ مردار پڑنا شروع ہوگیا ہو اس اوپریشن کے لیئے بہتر طریق یہ ہے کہ پہلی اور دوسری مٹاٹارسل ہڈیوں کی درمیان پشت پا پر شگاف دیا جاکر بیرونی طرف کو اسکا سر نکالا جائے تاکہ زخم کا اسکار پاؤں کی اندرونی کنارہ یا تلوے میں نہ واقعہ ہو۔

بواسیر۔ موکی ہیمرائڈز۔ پائلز یا پائلز کا بیان دیکھو۔

بواسیر الرحم۔ رحم کے امراض کا بیان دیکھو۔

بوائی۔ ہاتھ پاؤں کا پھٹ جانا۔ دیکھو بیان چیپڈ ہینڈز کا۔

بوراکس Borax سہاگہ۔ بائی بوریٹ آف سوڈیم۔ سوڈیم بائی بوریٹ کا بیان دیکھو

بورک ایسڈ Boric Acid سہاگہ کا تیزاب ایسڈ بورک میں اسکا بیان کیا گیا۔

بورنیو کمفر Borneo-Camphor یہ ایک قسم کا ناقص درجہ کا کافور ہے جو مقام بورنیو سے

حاصل ہوتا ہے۔ دیکھو بیان کافور کا۔

بورو فینال Borophenol ۔ ایک عمدہ انٹی سیپٹک مرکب بوراکس اور کاربالک ایسڈ کے ملنے سے بنتا ہے۔ اسکا استعمال بعینہ کاربالک ایسڈ کیطرح ہے۔

بوریٹ آف امونیا Borate of Ammonia امونیا بوراس کا بیان دیکھو

بوریٹ آف کوی نایڈین Borate of Quinidin موسمی بخارات میں کونین کیطرح مفید ہے۔ اسکے تین گرین کونین سلفاس دو گرین کی برابر ہیں۔

بوکس وڈ Box Wood ڈاگ وڈ۔ فلورنگ کارنل۔ کارنس فلوریڈا۔ اسکی چھال قدری اسٹرنجنٹ محرک۔ مقوی معدہ۔ انٹی سیپٹک اور دافع امراض نوبتی ہے بعض حالتوں میں کونین کی نسبت بھی زیادہ قوی الاثر ثابت ہوئی ہے۔ اگر سنکونا یا کونین مریض کیموافق نہوں اسکو باطمینان تمام استعمال کر سکتے ہیں۔ بخارات موسمی ٹائفائڈ۔ سیلان الرحم۔ قلت طمث۔ اسہال اور تخمہ میں نہایت مفید ہے۔ نسخہ سفوف چھال ۵ا گرین سے ۶۰ گرین تک فلوئڈ اکسٹراکٹ ۔ اسے ۶۰ بوند تک۔ سالڈ اکسٹراکٹ ۵سے ۱۰ گرین تک۔ کارنین ۲ سے ۵ گرین تک۔

بول آرمی نین۔ Bole Armenian
بول ریڈ Bole Red
بول روبرا۔ Bole Rubra
ہندوستان میں اسکو گیرو مٹی کہتے ہیں اسمیں سلیکیٹ آف امونیا اور آکسائڈ آف آئرن ہوتے ہیں۔

مقامی استعمال میں درد اور سوزش کو کم کرتی ہے۔ ورم بیضہ۔ دل۔ دبیلہ ورم مفاصل وغیرہ میں گیرو سرکہ میں ملکر استعمال کرنا فوراً درد کو کم اور ورم کو باہستگی رفع کرتا ہے۔ اینورزم پر اسکا عجب اثر یہ ہوتا ہے کہ فوراً اسکی تڑپ اور درد کو دور کرکے باہستگی اسکو کم کرتا جاتا ہے مریضان ہسٹیریا کی تشنج۔ درد معدہ و اسہال کو شکم پر لیپ کرنے سے فائدہ بخشتا ہے۔

بول الدم۔ پیشاب خون جیسے ٹوریا کا بیان دیکھو۔

بولڈوآ فرگرینس۔ Boldoa Fragrans
بولڈوائن۔ Boldoin
بولڈین Boldine
اس درخت کے پتے اور پھل میوکس ممبرین کے لیئے مقوی اور محرک ہیں اسلئے پرانے اسہال گیسٹرک کٹار بلینوریجیا سوزاک

کٹار آف دی بلیڈر۔ زکام۔ سوء مزاج کبد ضعف الکبد میں مفید ہیں۔ دیگر ادویہ کے ساتھ آتشک میں بھی مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اسکے پتوں میں سے ایک جوہر بولڈین یا بولڈوائن نام نکلتا ہے جو نہایت عمدہ اور بے ضرر منوم ہے۔ نسخہ بولڈین ایک سے ۴ گرین تک۔ سفوف برگ ۵ا سے ۶۰ گرین تک۔ ٹنکچر ۱۰ سے ۳۰ بوند تک۔ فلوئڈ اکسٹراکٹ اسے ۴ بوند تک۔

بول روبرا Bole Rubra

بول ریڈ Bole Red دیکھو

بول فی الفراش - یعنی رات کو سوتے ہوئے بستر پر پیشاب کر دینا۔ یہ مرض اکثر بچوں کو لاحق ہوتا ہے اسکی وجہ عموماً اخراج دندان یا کرم امعا ہوتے ہیں پس انکا علاج حسب حالت کرنا مقدم ہے۔ اگر مثانہ میں پتھری یا سنگریزوں کیوجہ سے خراش ہو تو انکا حسب قاعدہ علاج کرنا ضروری ہے اگر کمزوری مثانہ ہو تو مقویات فولاد ونکس وامیکا و مسکنات مثانہ مثل بیلاڈونا۔ ہایوسائمس وغیرہ استعمال کرنے چاہئیں۔

بونڈک Bonduc ﴿ خانہ ابلیس اسکی تخم کا پوست

بونڈ یوسیلا گائی لینڈینا Bonducella Guilandina

قاتل کرم امعا۔ مقوی اور دافع امراض نوبتی ہے۔ چوتھیہ بخار میں خاصکر مفید ہے اسمیں سے ایک جوہر گائی لینڈینا نام نکالا گیا ہے۔ خر پوست تخم کا سفوف ۱۰ سے ۱۵ گرین تک سیاہ مرچ کے ساتھ ملاکر اسکو استعمال کرتے ہیں۔

بون سیٹ Bonset اسکے دوسرے نام تھورو ورٹ اور یوپے ٹوریم پرفولے ٹم ہیں۔

پس یوپے ٹوریم پرفولے ٹم کا بیان دیکھو۔

بھاوچی - سوربلیاکوریلیفولیا۔ بباچی۔ بواچی اسکے بیج ملین۔ قاتل کرم۔ محرک اور مصلح خون ہوتے ہیں جلدی امراض مثلاً جذام سورے ایسس بہق وغیرہ میں اسکا داخلی اور خارجی استعمال مفید ہے۔

خر سفوف تخم ۵ گرین سے ۱۵ گرین تک۔ ٹنکچر ½ ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

بہق - رنگ ورم کا بیان دیکھو۔

بھگندر - ناسور المقعد۔ ریکٹم کے امراض کا بیان دیکھو۔

بھلانوان - خارجی استعمال میں جلد پر زخم ڈالدیتا اور سخت سوزش پیدا کرتا ہے بطور مرہم استعمال کرنا محلل اور ملطف اورام جلدی ہے۔ داخلی استعمال میں مقوی اعصاب و دماغ نافع فالج ولقوہ۔ رعشہ۔ نسیان۔ اختلاج۔ سلسل البول اور ضعف باہ ہے۔ خر تخم یا عسل بھلانواں ½ ڈرام سے ایک ڈرام تک۔ مغز اخروٹ یا مسکہ یا روغن زرد کافی مقدار میں ملاکر استعمال کر سکتے ہیں

بھمن سرخ - بہمن سفید۔ مقوی دل و دماغ۔ مسمن بدن۔ مولد منی۔ مقوی دل۔ محلل ریاح و بلغم۔ مفتت سنگ مثانہ دافع یرقان و خفقان۔ خر ایک ڈرام سے ۳ ڈرام تک۔

بھنگ - دیکھو بیان کینے بس انڈیکا کا۔

بھنگرہ - مخرج بلغم۔ محرک باہ۔ نافع صلابت طحال و جذام ہے۔ اسکی غرغرہ امراض دہن و دندان میں مفید ہے

بھیڑا - قابض ملطف نافع اسہال مزمن۔ مقوی معدہ و اشتہا۔ مسہل صفرا اور مقوی چشم و دماغ ہے۔

خر ۲ ڈرام سے ۳ ڈرام تک۔

بہی دانہ - قابض۔ دافع خشونت حلق و جریان حیض ہے۔ سرفہ۔ عطش۔ حرارت معدہ۔ سوختگی آتش۔ سوزش زبان

دہان - قرحہ امعا اور پیچش میں مفید ہی خ ۲ ماشہ سے ۹ ماشہ تک۔

بھینگاپن - احول - سکوانٹ - دیکھو بیان سٹر یبسمس کا۔

بیاض - سفیدی چشم - پھولا - لیوکوما - قرینہ کے امراض کا بیان دیکھو۔

بی بیرے Bayberry کا پھل - مائی ریکا سیریفرا کینڈل بیری - تنابری - اسکی چھال مصفی خون حابس الدم - جاذب - مخرج ریاح - معرق اور مقوی اعضاء و تخلع و دماغ ہے - بدہضمی اسہال مزمنہ پیچش ادرار البول - سکرافیولا - سوزک گلیٹ - اور زکام میں مفید ہی بطور نسوار استعمال کرنے میں ایک عمدہ معطس ہی چھینکیں سے تھوک زیادہ کر کے درد دنداں کو آرام دیتی ہی - اسکے پھل کو جوش دینے سے ایک قسم کا موم حاصل ہوتا ہی جو مرہموں میں استعمال کیا جاتا ہے خ پوست بیخ کا ۲۰ سے ۳۰ گرین تک - فلوئڈ ایکسٹراکٹ ۵ سے ۳۰ بوند تک - مائیریسین ایک سے ۵ گرین تک۔

بیپٹی سین Baptisine
بیپٹی شیا ٹنکٹوریا Baptisia tinctoria - اس درخت کو بارس فلائی ویڈ اور وائلڈ انڈیگو بھی کہتے ہیں - اسکی چھال مصفی خون ملین - محرک - مدر حیض اور اینٹی سیپٹک ہی - زیادہ مقدار میں تیز مسہل اور مقی ہے - احتباس الطمث ماشرہ - سرخ بادہ سکارلیٹ - ٹائیفائڈ - سکرافیولا - ڈفتھیریا - گنگرین وغیرہ امراض میں بوجہ مقوی اور اینٹی سیپٹک ہونے کو مفید پڑتی ہی خارجا ہر قسم کے زخم میں مفید ہے خ فلوئڈ ایکسٹراکٹ ۵ سے ۱۵ بوند تک - بیپٹی سین ۱ سے ۴ گرین تک۔

بیٹال Betol - سیلی سلیٹ آف بیٹا نیفتھال ایتھر خ ۵ گرین سے ۱۵ گرین تک۔

بیٹا نیفتھال Beta Naphthal خ ۳ گرین سے ۵ گرین تک۔

بیٹا نیفتھال سلفائیڈ Beta Naphthol Sulphide - تھینفتھال نہایت قوی اینٹی سیپٹک ڈس انفکٹنٹ ہی

بیٹا نیفتھال کیمفر Beta Naphthal Camphor - اسکا صرف خارجی استعمال کیا جاتا ہی قوی اینٹی سیپٹک ڈس انفیکٹنٹ ہے

بیٹا نیفتھال - یہ ایک بیضرر - قوی اینٹی سیپٹک - جرمی سائڈ اور ڈی اوڈورنٹ ہی - متعفن امراض معدہ و امعا مثلاً گیسٹرک ڈائلے ٹیشن - نفخ - سیپٹک اسہال - پرانی پیچش - ٹائفائڈ - شوبر کولر ڈایاریا وغیرہ میں مفید ہی - ایسی صورت میں ہموزن بسمتھ سیلی سلاس - اور میگنیشیا کے ساتھ ملا کر دیتے ہیں بطور اہنے لیشن پرانی سوزش ناک - گلو - نزغرہ - برانکائی اور شش میں فائدہ کرتا ہی - اسکا اندرونی استعمال ڈفتھیریا - سکارلیٹ - ملیریا اور ماشرہ میں بھی مفید ثابت ہوا خارجا - ۱ سے ۳ گرین فی اونس کی طاقت کا مرہم استعمال کرنا خارش - داد - (دیق رنگ ورم) اگزیما - بدبودار زخم بروہمی ڈرمسس - بغل گندہ - لیس - ہائٹ شینگر - سوراسس - ٹیناکاوس - پیڈی کلوس (جوں پڑجانا) وغیرہ امراض جلدی میں مفید ہے۔

ابدم اور سوزش کی حالت میں اسکو زنک یا لینڈ کے ساتھ ملا کر استعمال کر سکتے ہیں۔

بیٹال۔ درد جع مفاصل۔ ورم مثانہ سوزش امعا میں خاصکر مفید ہی ایک حصہ بیٹال چار حصہ کو کا ہڑ میں ملا کر بطور بوجی یا سلائی استعمال کرنا سوزاک میں نہایت مفید ثابت ہوا ہی۔

بیٹا ولگیرس Beta Vulgaris
بیٹس کامن Beets Common
بیٹس گارڈن Beet's Garden

گارڈن بیٹ۔ کامن بیٹ چقندر۔ اسکی جڑ میں سی ایک جوہر بیٹین نام حاصل ہوتا ہی۔ اوراسی پر اسکی تاثیرات سمجھنا بیٹین ایک نہایت عمدہ مسہل اور مدر حیض ہی۔

خ بیٹین ۲ سے ۴ گرین تک۔

چقندر کا خوب گاڑھا جوشاندہ بنا کر ایک قدح بھر کر پی لینا عمدہ مسہل ہی۔ اسکے اسہال میں کوئی پیچ وخراش نہیں ہوتی اور بعد میں قبض بھی نہیں ہوتا۔

بیٹل نٹ Beetle Nut سپاری ایریکا کا بیان دیکھو۔

بیخ کاسنی۔ اصل الہندبا۔ مدر بول مصفی خون۔ مفتح۔ دافع بخارات کہنہ و ورم و اوجاع مفاصل و استسقائے وسپرز و تہیج اطراف و نفخ مسکن حدت صفرا و خون خ ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک جوشاندہ بنا کر۔

بیخ مرجان۔ بسد مفرح۔ قابض نافع خفقان۔ ورم سپرز و صرع و اسہال دموی و بواسیر و قروح امعا و نفث الدم و نزو سنطاریا خ ½ ڈرام سے ایک ڈرام تک۔

بیخوابی۔ سہر۔ دیکھو بیان انسامینا کا۔

بید مشک۔ مفرح و مقوی دل و دماغ و باہ مسکن عطش و نافع درد سر ہے خ عرق بید مشک نصف اونس سے ۲ اونس تک

بیڈسٹرا Bed Straw بیج وڈ۔ گوز گراس گیلیم ایپرین۔ مصلح۔ مسہل مفرح اور مدر ہی استسقا حبس البول امراض جلد۔ وسکروی۔ سورائسس۔ لیپرا۔ اگزیما میں نافع خ سفوف بیڈسٹرا ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔ فلوئیڈ اکسٹراکٹ ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

بیرازما Barosma بکو کا بیان دیکھو

بیر بیری Bearberry یووی ارسی۔ آرکٹاسٹافائلاس یووی ارسی کا بیان دیکھو

بیرن نس Barrenness عقم بانجھ ہونا۔ اولاد نہ ہونا۔ سٹرلیٹی کا بیان دیکھو۔

بیری بیری۔ اس مرض میں جسم کے جوفوں۔ نرم ساختوں اور اعضا میں پانی پڑجاتا ہی خون رقیق اور پھیکا پڑجاتا اور عضلات وغیرہ پھیکی نرم اور ڈھیلی ہو کر فاسد ہوجاتے ہیں گردہ بھی بڑے ہو کر پھیکے اور نرم ہوجاتے ہیں اسطرح سے انیمیا بہت جلدی ترقی کرتا اور مریض بہت جلد لاغر اور ضعیف ہوتا جاتا ہے۔ تمام جسم بھاری کمزور۔ دردناک اور سست رہتا ہے۔ رفتار سست اور ڈگمگاتی جاتی ہے دل کے مقام پر بوجھ رہتا اور اسکی حرکات بیقاعدہ اور کمزور ہوجاتی ہیں۔ اکثر دھڑکا لگا رہتا ہے نبض تیز کمزور اور بیقاعدہ رہتی ہی جلد خشک کرخت اور گرم رہتی پیشاب گاڑھا تھوڑی مقدار میں آتا مگر البیومن سی صاف ہوتا ہی جسم کا استسقا ہوجانا اور جلد

نیچے خون جا بجا خارج ہو کر سرخ نشان ہو جاتے ہیں کبھی انتڑیوں میں خون خارج ہو کر براز کے ساتھ خارج ہوتا ہے چہرہ پھولا ہوا اور داس اور گھبرایا ہوا رہتا ہے۔ غنودگی ضعف اور سستی ہر وقت غالب رہتی ہیں۔ انتہا ندار و غثیان تے اور قبض دامنگیر آخر کار ضعف یا غشی یا ایمبالزم یا تھرامبوسس سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے خفیف و مزمنہ حالتوں میں کبھی صحت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ مرض جزائر لنکا و جاپان میں ہوتا ہے اسکی وجوہات حسب ذیل ...... بیان کیگئی ہیں۔ (۱) گرم ملک (۲) آب و ہوا کی خرابی و مرطوب زمین (۳) ہوا کی حرارت اور رطوبت میں تغیرات جلد جلد ہونا (۴) جسمانی تکان اور ضعف (۵) عمدہ غذا کا میسر نہ آنا (۶) میلیریا کی کثرت (۷) امراض مزمنہ۔

علاج۔ اصلاح غذا و عادات کریں۔ سوء القنیہ کے لیئے مدرات و معرقات کا استعمال کرائیں ضعف کا مقابلہ مقویات و محرکات سے کریں۔ خاص ادویہ جو اسمیں مفید بیان کی گئی ہیں حسب ذیل ہیں۔

مرکبات فولاد۔ ٹرپنٹائن۔ ارگوٹین۔ بیلاڈونا اور کچلہ۔ درد کے لیئے افیون اور دیگر عوارضات کا علاج عام اصول کے مطابق کریں۔

بیریم کلورائڈ **Barium Chloride** خ ۱/۲ گرین سے ۲ گرین تک۔ اسکی تاثیرات ابھی یقینی طور پر معلوم نہیں ہوئیں۔ پہلے اسکو امراض اعصابی و خنازیر میں استعمال کرتے تھے۔ اعصاب پر اثر ہو کر اس سے اسہال، ادرار اور تشنجی حرکات شروع ہو جاتی ہیں۔

بیسٹرڈ اپی کی کوانا **Bastard Ipecacuanha** اسکی پیس کراسا ویکا۔ بلڈ فلور اپی کی کوانا کی طرح تے آور ہے۔ اسمیں سے ایسکلی پین نام ایک جوہر نکلتا ہے جو اپنی تاثیرات میں ایمی ٹین کے مشابہ ہے۔ فاقہ کرانے کے بعد کھلانا قاتل کرم امعاء ہے خ فلوئڈ اکسٹراکٹ ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک

بیسی ڈوز ڈزیز **Basedose Disease** اسکا دوسرا نام اکس افتھیلمک گائٹر ہے۔ گائٹر کا بیان دیکھو۔

بیضہ۔ درد سر کیفے سیلیجیا ہیڈ ایک۔ دیکھو بیان صداع کا۔

بیک ایک **Back ache** درد کمر۔ لمبے گو کا بیان دیکھو۔

بی کرو **Baycuru** یہ نباتی اشیا میں سے ایک نہایت قوی اسٹرنجنٹ ہے۔ کیٹے کو اور کاٹی نو کی بجائے اسکو تمام امراض میں استعمال کرسکتے ہیں۔ لیوکوریا۔ آبلہ دہن و گلو میں خاصکر مفید ہے خ ۵ گرین سے ۱۰ گرین تک۔ فلوئڈ اکسٹراکٹ ۵ بوند سے ۲۰ بوند تک ٹنکچر ۱۰ سے ۳۰ بوند تک۔

بیگن۔ غذا کا بیان دیکھو۔

بیلا نائیٹس **Balanitis** سوزش جلد حشفہ عضو تناسل کے امراض کا بیان دیکھو۔

بیلز پیرلیسس **Bell's Paralysis** فیشیل پیرے لی سس لقوہ فیشیل پیرے لی سس کا بیان دیکھو۔

بیل گری۔ بل گری بل۔ تازہ پھل خوشگوار مفرح اور قابض ہے اسہال و پیچش میں مفید خشک جاتمیں

چنداں مفید نہیں رہتا۔ خوراک ایکسٹراکٹ بیلی لکوئڈ۔ ایک ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

بیلینوپوستھائیٹس Balanoposthitis عضو تناسل کے امراض کا بیان دیکھو۔

بیمبو برائر روٹ Bamboo Bryer Root سمائی لیکس سارساپریلا سمائی لیکس ٹڑیکا۔ عشبہ امریکہ۔ مصفی خون۔ معرق اور محرک ہے۔ اول اور دوم درجہ آتشک۔ سکرافیولا۔ وجع مفاصل اور مختلف جلدی امراض میں مفید ہے۔ خوراک فلوئیڈ ایکسٹراکٹ ۳۰ سے ۶۰ بوند تک۔ سالڈ ایکسٹراکٹ ۵ گرین سے ۱۰ گرین تک۔ سمائی لین ۲ سے ۵ گرین تک۔

بیمبو برائر کمپاونڈ Bamboo Briar compound اس شے میں جو نسخہ ہے اس کے دوسرے نام یہ ہیں۔ مکڈاڈ پرسکس الٹرنس۔ سیجر اسمائے لیس کو۔ سیجر اسپیشی کو۔ مکڈاڈ پرسکس الٹرنس کا بیان دیکھو۔

بیوبو Bubo بد ۔ اولما۔ بیوبو کے عام معنی ہیں کسی غدود کا متورم ہو جانا مگر اصطلاحی طور پر اس سے مراد کنج ران کے غدود ہوتے ہیں۔

انکی مفصلہ ذیل اقسام ہیں۔

اول۔ سمپل بیوبو۔ مفصلہ ذیل وجوہات سے پیدا ہو سکتی ہے۔ اعضائے تناسل کی رگڑ یا زخم یا شقاق یا پھنسی پھوڑے مجری بول اور حشفہ کی سوزش سے کبھی محض کثرت جماع یا جلق یا کثرت شہوت سے ہی ہو جاتی ہے الغرض ایک یا زیادہ غدود سوجکر دردناک ہو جاتے اور چلنے پھرنے میں تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ اکثر تو یہ خود بخود تحلیل ہو جاتے ہیں مگر سخت حالت میں ایسا ہوتا ہے کہ پیپ پڑ کر نیچے کھوکھ کرتی جاتی ہے اور آخرکار بہت سے ناسور بنا کر باہر پھوٹ آتی ہے۔ اسطرح کبھی تو ایک ہی پھوڑا ہوتا ہے اور کبھی زیادہ ہو جاتے ہیں۔ کبھی بہت سے غدود پھول کر خراب ہو جاتے ہیں۔ یہ خاص کر ایسے اشخاص میں ہوتا ہے جو پہلے سے آتشک یا خنازیر میں مبتلا ہوں۔

دوم پے سی فک بیوبو (۱) سافٹ شینکر کی بیوبو۔ یہ فی الحقیقت ایک وسیع شینکر ہوتا ہے جو اصل شینکر کا مادہ عروق جاذبہ کی راستہ پہنچ جانے سے بنتا ہے اسلئے اسکا تمام مواد سخت متعدی زہریلا اور نہایت زور سے پھیلنے والا ہوتا ہے کبھی اس قسم کی بیوبو اسطرح سے بھی بنجاتی ہے کہ پہلی معمولی بیوبو ہو کر اسمیں زخم ہو جائے اور پھر سافٹ شینکر کا زہر اوسکی سطح پر مریض کی بے احتیاطی سے لگ جاوے عموماً یہ بیوبو ایک طرف ہوتی کبھی دو طرفہ بھی ہو جاتی ہے شروع میں درمیانی غدود کو گرد تیز ورم ہو کر پھوڑا بنجاتا ہے۔ پھر جب اسمیں سافٹ شینکر کا مادہ اندرونی یا بیرونی طور پر ملتا ہے تو نہایت سرعت کی ساتھ پھیلنا شروع کرتا اور اندر ہی اندر چار طرف ساختوں کو کھاتا جاتا ہے جلد کاغذ کیطرح پتلی پڑ جاتی ہے تب کئی جگہ سوراخ ہو کر پیچ در پیچ ناسور ہو جاتی ہیں یہ حالت کبھی ہفتوں کبھی مہینوں اور کبھی برسوں رہتی ہے جلد کے کنارے موٹے ہو کر باہر کو پلٹے جاتے اور غار میں انگور بننا شروع ہوتا ہے کبھی اسکا مواد ساختوں کو کھاتا ہوا سانپ کی طرح کے زخم بنا دیتا ہے شکم یا ران یا سیون کیطرف زخم بنا کر نہایت ہی عجیب صورت پیدا کر دیتا ہے اسحالت

فے جی ڈینا کہتے ہیں۔ اس زخم کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ کبھی ایکطرف سے اچھا ہوتا اور دوسریطرف بڑھتا جاتا ہے یہی حالت برسوں رہتی ہے چونکہ سافٹ شینکر کی بیچ بو نہایت تیزی اور سرعت کے ساتھ پھیلتی ہے اسلئے اسکا نام وائرولنٹ بیچ بو ہے جسکے معنے ہیں تیزی سے پھیلنے والی بیچ بو......اسکی یہی پہچان ہے کہ تیزی سے پھیلتی جاتی اور رقیق پانی کی طرح کی پیپ خارج ہوتی ہے۔ (ب) آتشک کی بیچ بو ہمیشہ سخت اور بے درد ہوتی ہے۔ ورم اور پیپ کے آثار کبھی نہیں ہونے پاتے عموماً دونوطرف غدود دیڑھ گولیوں کی طرح سے جلد کے نیچے معلوم ہوتے ہیں چونکہ ان میں نہ تو درد ہوتا ہے اور نہ ورم ہوتی ہے اور بادام کے برابر موٹی ہوکر رہ جاتی ہیں اور بہت سے غدود گولیوں کی طرح معلوم ہوا کرتے ہیں جو کبھی باہم مل بھی جاتی ہیں۔ اسلئے انکے نام انڈولنٹ بیچ بو اور ملٹی پل بیچ بو بھی ہیں (بہت جگہ ہوئے)۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ کسی اور خراش کے سبب سے ان میں ورم ہوکر پیپ بھی پڑجایا کرتی ہے۔ اسکے بعد فے جی ڈینا کی صورت بھی ہوجاتی ہے۔ مگر عموماً آتشک کی بیچ بو تین چار ہفتہ کے بعد خود بخود تحلیل ہونی شروع ہوجاتی ہے۔ اگر مریض میں خنازیری مادہ ہو تو یہ ہمیشہ کے واسطے پھولی رہتی ہے۔

علاج۔ اسکے علاج میں سب سے مقدم یہ امر ہے کہ اگر کوئی زخم ناکوں یا عضو تناسل پر موجود ہو تو اُس کا علاج کیا جائے شروع ورم میں جبکہ پیپ نہیں پڑی تو بیدوید کاسٹک لوشن (۴۰ گرین فی اونس کا) آیوڈ......وغیرہ (آیوڈینیا) ایک حصہ کاربالک ایسڈ ۴ حصہ ملاکر سٹرانگ ایتھریل سالیوشن آف آیوڈین۔ ایوپرٹینگ لوشن یا گرم پولٹیس لگانے سے بہت جلد آرام ہوسکتا ہے لیکن اگر پیپ پڑگئی ہو تو فوراً انشگاف دیکر بعد میں گرم پولٹیس لگاتے رہیں اور مابعد کے زخم کا معمولی طور علاج کریں خفیف حالتوں میں ٹنکچر آیوڈین بار بار بیچ بو پر لگانا کافی ہے۔ رائی سیاہ باریک پسی ہوئی ایک حصہ صابون چار یا پانچ حصہ میں ملاکر باریک ململ پر پھیلا کر لگانا شروع ورم میں نہایت مفید پڑتا ہے۔ نیز دیکھو بیان اولما۔

بیوٹل کلورل ہائیڈراس **Butyl-Ghloral Hydras** کروٹن کلورل۔

خ ۵ گرین سے ۵ا گرین تک۔ اسکی تاثیرات اور افعال قریب قریب کلورل ہائڈریٹ کے مشابہ ہیں فرق صرف اسقدر ہے کہ یہ کلورل ہائڈریٹ کی نسبت خواب آور تاثیر میں کمزور بطی الاثر اور ناقابل اعتبار ہے دل پر اس سے کلورل کی نسبت کم ضعف ہوتا ہے لیس عام بیخوابی کیواسطے تو کلورل ہائڈریٹ بہتر ہے لیکن اگر قلب کمزور ہو تو بیوٹل کلورل اچھا ہے یہ بیحد عصب دماغی کو بیحس کرتا ہے اسلئے درد چہرہ و مختلف مقامات سر میں نہایت مفید ہے۔ درد دنداں۔ درد اطراف وغیرہ الطمث میں بھی اسکو استعمال کرتے ہیں۔ ہوپنگ کف میں مخصوص سمجھا جاتا ہے ہسٹیریکل تشنج اور بیخوابی میں اکثر مفید پڑتا ہے۔

باب بائے فارسی

پاپا **Papa** اسکے دوسرے نام انابہ ہندی میلن بٹری یا پاپاول اور کیریگا یا پا ہیں۔ اسکے کچے پھلوں کا

پاپائن Papain
پاپایوٹن Papayotin

عرق نہایت عمدہ مقوی ہاضمہ او ... جسکے پیپسن ... الاثر اور اسکے برخلاف ترشی ... بلا اثر کرتا ہے۔ اسوجہ سے معدہ اور امعا میں اسکا اثر برابر قایم رہتا ہے پیپسن ... کی موجودگی میں اسکے فعل ہوا ور تقویت ہوتی ہے۔ روغنی اشیا کو ساتھ ملا کے انکے تحلیل کو آسان کر دیتا ہے اسکے بیج مخرج ریاح اور مدر حیض و مخرج شیر ہیں۔ درد گردہ۔ سوء ہضمی۔ تخمہ۔ نفخ معدہ۔ اسہال مزمنہ۔ سرطان معدہ۔ ضعف جگر۔ اسہال اطفال میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ مقامی استعمال میں محلل ورام ملطف اور اینٹی سپٹک ہے۔ اور مفصلہ ذیل امراض میں مفید۔

(۱) ڈفتھیریا۔ کروپ۔ ورم حلق۔ انلارجڈ ٹانسلز میں ۵ سے ۲۰ فیصدی کا حل گلیسرین میں۔

(۲) جلدی امراض مثلاً اگزیما۔ سورائے سس۔ انٹن مسہ سختی جلد وغیرہ میں۔

(۳) جریان الاذان (اٹوریا) میں اسکا پانچ فیصدی کا حل درم اور اخراج پیپ کو بہت جلدی آرام دیتا ہے۔

(۵) خارجاً غدود اور چھوٹی رسولیوں کو تحلیل کر دیتا ہے۔

خ پاپائن یا پاپایوٹن ایک گرین سے ۵ گرین تک۔ عرق پاپا ۲۰ بوند سے ۶۰ بوند تک۔

پاپریرا Pao-Pereire اسکی چھال میں سے ایک الکلائڈ پیرائرین نام نکلتا ہے جو اپنی تاثیرات میں کونین کی مشابہ ہے۔ پیرائرین کا بیان دیکھو۔

پاٹس کروچیر Pott's Curvature سپائنل کیریز۔ اس مرض کی حقیقت یہ ہے کہ پشت کی مہرہ اور انکی درمیانی مری میں ورم ہو کر انگور پیدا ہو جاتا ہے جو اصلی ساختوں کو کھاتا جاتا اور پشت میں خم پڑتا جاتا ہے۔ یہ زائد انگور کبھی تو جذب ہو جاتا ہے اور کبھی اسمیں چونہ پڑ کر یا ہڈی بنکر مہرہ باہم جڑ جاتے ہیں۔ یہ ایک صورت صحت یابی کی ہے کبھی یہ انگور گلنا شروع ہو کر پیپ پڑ جاتی اور بڑا پھوڑا بنجاتا ہے۔ جو گردن یا پشت میں کھلجاتا یا ساختوں کو کھاتا ہوا ران یا ٹانگ میں کھلجاتا ہے کبھی ہڈیوں کی ٹکڑے علیحدہ ہو کر ناسوروں کے راستہ خارج ہوتے ہیں۔

شروع علامات اس مرض کی یہ ہیں کہ مقام ورم پر درد ہوتا مریض اپنی کمر کو سیدھا اکڑائے ہوئی رکھتا ہے خفیف حرکت اور پیچ میں سخت تکلیف ہوتی ہے یہ ورم زیادہ ہو کر باہر سے بھی معلوم اور محسوس ہو سکتا ہے۔ مریض منہ شانوں کو اوٹھائے رکھتا اور نہایت احتیاط کے ساتھ اکڑ کر چلتا ہے بعد میں انگور پیدا ہو جاتا ہے اوسوقت اپنی سہارے سے کھڑا ہونا محال ہو جاتا ہے بلکہ دیوار یا میز یا کرسی کے سہارے کھڑا ہوتا اور لکڑی کے سہارے سے قدم اٹھاتا ہے یا جھک کر گھٹنوں پر ہاتھ جما کر چلتا ہے۔ اگر چونہ یا ہڈی پڑ کر انگور مضبوط ہو جاوے تو بچہ ہمیشہ کے واسطے کبڑا ہو جاتا ہے یہ مرض خنازیری مزاج کے بچوں کو ہوتا ہے جوان عمر میں بھی کبھی کبھی ہو جاتا ہے عموماً اسکی ابتدا چوٹ لگنے سے ہوتی ہے۔ زیادہ تر نیچے کے دو اس مہروں ... اسو ... کو قریب ہوتا ہے خاص نخاع پر دباؤ پڑنے یا سپائنل میننجائٹس ہو جانے سے مختلف اعصابی تکالیف بھی ساتھ ہو جاتی ہیں۔

علاج۔ اس مرض کے علاج میں سب سے مقدم اصول یہ ہے کہ ماؤف حصہ نخاع کو کلی آرام دیا جاوے تاکہ حرکت اور رگڑ کی وجہ سے ورم زیادہ نہونے پاوے اور فقرات ماؤف کا استخوانی اتصال کامل طور پر ہوجاوے۔ اس اصول کی تعمیل کے لئے مفصلہ ذیل تدابیر ہیں۔

اول شروع مرض میں جبکہ مقامی درد اور ضعف قفا وغیرہ علامات سے زوال نخاع تشخیص ہو تو فوراً مریض کو سخت بستر پر چت لٹاویں اور ہر قسم کی حرکت سے منع کردیں مقامی درد کا علاج لنمنٹ آیوڈین لنمنٹ کلورافارم سنی یزم بیلاڈونا پلاسٹر سینک وغیرہ سے کیتے رہیں چھالے اٹھانے داغ دینے اور سیٹن لگانے سے احتراز لازم ہے کیونکہ انسے زخم ہوکر زیادہ نقصان کا احتمال ہے۔

دوم پلاسٹر جاکٹ۔ جبکہ علامات حاد رفع ہوکر علامات مزمنہ شروع ہوجاویں اور فقرات کا کچھ حصہ زائل ہوجاوے اسوقت مصنوعی طور پر بالائی حصہ نخاع کو سہارا دینا ضروری ہوجاتا ہے۔ ایسی حالت میں مقام اور حالت کیریز کے مطابق پیرس پلاسٹر لگانے کی تجویز کرنی چاہیے۔ اسکے سہارے پر مریض چل پھر سکتا ہے اور اوسکی عام صحت قائم رہ سکتی ہے۔ اسکے لگانے سے پیشتر مریض کو زیر......

اپےرےلس پر لٹکا کر مقام معدہ اور استخوانی ابھاروں پر صاف روئی یا فلالین کی گدیاں سکن سے قائم کرلینی چاہئیں معدہ کے مقام پر روئی رکھنے کا یہ مطلب ہے کہ پلاسٹر خشک ہونے کے بعد اسکو نکال لیتے ہیں تب اسجگہ جوف رہجاتا ہے اور معدہ پر کھاتے یا پینے کے بعد دباؤ ہونے نہیں پاتا۔

سوم پوروپلاسٹک فیلٹ جاکٹ۔ اسمیں یہ خوبی ہے کہ گتا پرچہ کی طرح اسکو بار بار بآسانی اوتار سکتے اور پھر لگا سکتے ہیں لیکن اسکی قوت اور سختائی پیرس پلاسٹر کی برابر نہیں ہوتی۔ پس یہ اُسی حالت میں مفید ہے جبکہ ایک دو مہینہ پیرس پلاسٹر لگا رہنے کے بعد ہڈیوں میں اتصال ہوگیا ہو۔ نیز لاغر اور ہلکے لڑکوں میں بھی یہ مفید ہوسکتا ہے۔

دوسرا اصول اس مرض کے علاج میں یہ ہے کہ مریض کی عام طاقت کو مقوی غذاؤں۔ عمدہ آب و ہوا روغن ماہی۔ ہائپو فاسفائٹس اور مرکبات فولاد وغیرہ سے ترقی دیجاوے۔ مناسب گاڑی یا پالکی میں لٹاکر مریض کو کھلی ہوا میں سیر کرانا چاہیے۔

تیسرا اصول یہ ہے کہ اگر اس مرض کا کوئی خاص سبب مثل آتشک و سکرافیولا معلوم ہو تو اسکا علاج اصول کیمطابق کرنا چاہیے۔

پارانیستھیشیا **Par Anæsthesia.** حس کے امراض کا بیان دیکھو۔

پارالیڈی ھائڈ **Paraldehyde** یہ ایک خاص منوم ہے کلورل ہائیڈریٹ کے برخلاف قلب کو کمزور نہیں کرتا پس قلبی بیخوابی میں مفید ہے۔ اسکی بہت جلد عادت ہوجاتی ہے۔

خوراک ۲۰ قطرہ سے ۶۰ قطرہ تک۔ امنڈ ٹنکچر میں ملاکر دیسکتے ہیں۔

پارتھی نیم ہسٹروفلس **Parthenium Hetrophilus** (پارتھی نیئم لاتینی)

پارتھی نین - **Parthenine** اجو پارتھی نیم مٹروفلس کے درخت سی حاصل ہوتا ہے۔
نوبتی ورددوں اور بخاروں میں مفید ہی خ اگرین سے ۳ گرین تک۔

پارچیوریشن انستھیشیا - **Parturition Anœsthesia** تسہیل ولادت در دزہ کا بیان دیکھو

پارچیوریشن اکلیمپشیا **Parturition Eclampsia** حمل اور زچہ کے امراض کا بیان دیکھو

پارسلی کمفر **Parsley-Camphor** اپی ایال کا بیان دیکھو۔

پالسی - **Palsy** خفیف فالج - پیرلیسس کا بیان دیکھو۔

پالی پس **Polypus**
پالی پس ریکٹائی **Polypus Recti**
پالی پس نیزائی **Polypus Nasi**
پالی پس یوٹرائی **Polypus Uteri**

یعنی وہ رسولیاں جنکی جڑ لمبی اور پتلی ہوتی ہے۔ انکا علاج صرف اسیقدر ہی کہ اگر جراحی پونہچ کے اندر ہوں تو انکو دستکاری کرکے نکالدیا جاوے یعنی اگر اسکی جڑ تک فارسیپس پہنچ سکے تو ٹارشن فارسیپس سی پکڑ کر اوسس کو خوب بل دیں۔
بعدازاں چاقو یا قینچی سے کاٹ کر یا تیزاب یا کاٹری سے جلاکر پالی پس کو نکال لیں۔
ناک کی پولی پائی میں بھی اصول علاج ہے۔ اگر سامنے کیطرف سی انگشت یا موچنا یا تار جڑ تک پہنچ سکے تو اسی طرف نکالنے کی کوشش کریں ورنہ فیرنکس کیطرف سی اگر رسولیاں اسقدر بڑی ہوں کہ ناک کے اندر سے نہ نکل سکیں تو ایسی حالت میں یہ مناسب ہی کہ بالائی لب کو وسطی خط سے ایک جانب قطع کرکے سیپٹم نیزائی کے ساتھ ساتھ شگاف لیجائیں اور بزور ماؤف نتھنے کو پھیلا کر اخراج رسولی کی کوشش کریں اگر اب بھی کشادگی کافی نہ ہو تو ناک کی ہڈیوں کو بھی ایک طرف سی علیحدہ کرکے سوراخ کو اور زیادہ وسیع کرلیں اب ایک انگشت گلو میں سے اور ایک سامنے کی طرف سے داخل کرکے تمام سقف۔ فرش اور دیوار ناک کو کامل طور پر ٹٹولیں اور جس جس جگہ رسولی کی جڑ معلوم ہو اسکو ناخن سی کھرچکر علیحدہ کردیں سب سے آسان اور مفید طریقہ ہے کوئی بھی علاج ناک کی رسولیوں میں قابل اطمینان ثابت نہیں ہوا چھوٹی چھوٹی ابتدائی پالی پائی میں کرومک ایسڈ یا نائٹرک ایسڈ آزما سکتے ہیں ٹینک ایسڈ پھٹکری سیلی سلک ایسڈ کا بطور نسوار استعمال کرنا مفید بیان کیا گیا ہی لیکن ہماری رائے میں ان ادویہ کی اس سے زیادہ وقعت نہیں ہی کہ انکو جراحی دستکاری کے بعد بطور تائید استعمال کیا جاوے۔

پالی پس ریکٹائی کا علاج انہیں اصول پر ہے۔
پالی پس یوٹرائی کا بھی اسیطرح علاج کیا جاتا ہے فم رحم کشادہ کرنے کے لئے بار نیز ریگ۔ یا سپنج ٹینٹ استعمال کرسکتے ہیں۔
اسمیں دو امور قابل یادداشت ہیں۔ اول یہ کہ رحم کی پالی پائی کو ہرگز کھینچنا نہ چاہیے کیونکہ پالی پس کو کھینچنے سے رحم کی اندرونی سطح کھینچکر باہر پلٹ آتی ہی دوم اگر پالی پس کی رسولی کی جڑ لمبی نہ ہو تو رحم کی دیوار کے کٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے پس ایسی رسولیوں کے قطع کرنے میں نہایت احتیاط چاہیے۔

پالی سالو **Polysolve** سالوین۔ ایڈ سلفو ریسنک کا بیان دیکھو

پالینیا ساربلیس Pollinea Sorbilis گارے نا کا بیان دیکھو۔

پائی یوریا Pyeluria ڈایابی ٹیز انسپی ڈس۔ ذیابیطس بے شکر کثرت بول سلسل البول۔ ذیابیطس کا بیان دیکھو

پائی ایمیا Pyæmia اسکے علاج میں تدابیر حفظ ما تقدم سے جو کچھ کامیابی حاصل ہو سکتی ہے وہ ہرگز ہرگز مرض کی زور پکڑنے کے بعد کسی علاج سے حاصل نہیں ہو سکتی پس جب پائی ایمیا کی علامات شروع ہوں تو فوراً اسکا سبب معلوم کریں اور اسکی مطابق علاج شروع کریں یعنی اگر کوئی خراب زخم سپورے ٹو آرتھرائی ٹس بدبودار ایبسیس غیرہ موجود ہوں تو قوی اینٹی سیپٹک لوشن سے زخم کو دھوویں اور اگر گہری جگہ میں پیپ ہو تو کافی شگاف دیکر ڈرینج ٹیوب داخل کریں تاکہ تمام فضلات کامل طور پر خارج ہوتے رہیں۔ اور اس ڈرینج ٹیوب کے راستہ تمام غار کو خوب اندر سے اینٹی سیپٹک لوشنوں کے ساتھ دھوتے رہیں اگر مقام ورم سے اوپر غدود نمودار ہو جاویں تو انکو نکالدیں۔ اگر فلیبائیٹس ہو گیا ہو تو اس ورید کو دور تک ڈیسکٹ کرکے قطع کردیں تاکہ زہریلے مادہ کا اوپر جانا بند ہو جاوے۔

غذائیں رقیق بافراط دیتے رہیں ایسی حالت میں شراب ور دودھ ملا کر پلانا نہایت مفید ہے مریض کو نہایت وسیع اور ہوادار مکان میں رکھیں کسی قسم کا ہجوم اور شور و غل اسکے کمرے میں نہ ہونے دیں۔ اینٹی سیپٹک بھاپ یا ابخرات سے اسکے تمام مکان اور کپڑے وغیرہ کو برابر اینٹی سیپٹک رکھنا مفید ہو سکتا ہے۔ ادویات میں کونین مرکبات فولاد کلوریٹ آف پوٹاش سب سے زیادہ قابل اعتبار ہیں انکو زیادہ مقدار میں استعمال کرنا چاہیئے۔

پائی پر نائی گرم Piper Nigrum مرچ سیاہ فلفل گرد۔ مرچ سیاہ کا بیان دیکھو۔

پائیرو ڈین Pyrodine ایسی ٹل فینل ہائڈریزین۔ یہ ایک نہایت قوی دافع بخار اور مسکن درد دوا ہے اینٹی پائیرین۔ اینٹی فیبرین اور فیناسٹین کی نسبت زیادہ سریع الاثر ہے لیکن جسم میں ہیموگلوبن جلدی فاسد ہو جاتی اور زہریلی علامات پیدا کرتی ہے اسلئے اسکا استعمال نہایت احتیاط سے خاص خاص نازک حالتوں میں ہی کرنا مناسب ہے سل کی بخار اور پسینہ میں خاصکر مفید ہے ایکدفعہ کھلانیکے بعد پانچ چھ روز تک برابر اسکا اثر رہتا ہے۔

خ ۲ گرین سے ۸ گرین تک۔

پائی روکسی لین Pyroxyline گن کاٹن یہ روئی کلوڈین کے بنانے میں استعمال کی جاتی ہے

پائیرو گیلال Pyrogalol
پائیرو گیلک ایسڈ Pyrogallic Acid } ایسڈ پائی روگیلک کا بیان دیکھو۔

پائی رولا Pyrolla اسکے دوسرے نام پرنسیس پائین چی پیوا۔ امبی لیٹڈ ونٹر گرین ہیں۔ کِمفلا امبیلاٹا کا بیان دیکھو

پائی ریتھری ریڈکس Pyrethre Radix پیلی تری روٹ منہ میں رکھنے سے مرچوں کی تیزی معلوم ہو کر تھوک بہت خارج ہوتا ہے اسلئے خشک سنجنوں میں اسکو ملاتے ہیں تاکہ انکی کرختگی کم معلوم ہو۔

پائی ری ڈین Pyridine یہ ایک لطیف عرق مرض دمہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ۸ قطرہ سے ۱۰ قطرہ تک ایک پلیٹ پر ڈالکر کسی چھوٹے کمرے میں رکھیں اور مریضان دمہ کو بیس تیس منٹ اس کمرے میں تین دفعہ سونگھا

بٹھائیں۔ اسکے ابخرات خو دبخود اڑ کر ناک میں پہنچتے اور شدت دکھشی وغیرہ کو معادور کر دیتے ہیں۔ اسطرح کرنے سو آٹھ دس روز میں بکلی آرام ہو سکتا ہے۔ آیوڈین اور پوٹاسیم آیوڈائڈ جو دمہ کا اصلی اور یقینی علاج ہیں انکے استعمال کے بعد جب آیوڈزم کی علامات شروع ہو جاویں تو پائیری ڈین کا استعمال کرنا چاہیئے۔

پائیزنس فود Poisonous food یعنی زہریلی غذائیں۔ غذا کا بیان دیکھو

پائی لائیٹس Pyelitis گردہ کے امراض کا بیان دیکھو۔

پائیلیز Piles بواسیر۔ موہکے۔ ہیمر ائڈز۔ اسکی حقیقت یہ ہے کہ دبر کی اندرونی سطح یا کناروں کی رگیں پھولکر ابھر جاتی ہیں۔ جنسے کبھی کبھی خون بھی خارج ہوتا رہتا ہے مگر خون کا آنا لازمی علامت نہیں ہے پھولی ہوئی رگوں کے اندر خون کی تہیں جمجاتی۔ ساتھ ہی وریدوں کی دیواریں اور رائیر یولر ٹشو بھی بڑھکر موٹے ہو جاتے ہیں۔ اگر ایسے موہکے کو چیر کر دیکھا جاوے تو اندر سے اسفنج کے مشابہ مسام دار ساخت نظر آتی ہے جس میں سے خون بکثرت بہتا ہے۔ بلحاظ جگہ کے بواسیر تین قسم کی ہوتی ہے۔ اندرونی بیرونی اور درمیانی۔ اندرونی موہکوں سے خون جاری ہوتا رہتا ہے مگر یہ دردناک نہیں ہوتے بعض گول بعض لمبے بعض چپٹے اور بعض ابھرے ہوئے ہوتے ہیں بعضوں کی جڑ پھیلی ہوئی اور بعض کی تنگ گردن کیطرح ہوتی ہے۔ انکی سطح پر میوکس جھلی اور اندر پھولی ہوئی ورید ہوتی یا بہت سی رگوں کا جال ہوتا ہے۔ جسقدر ابھار زیادہ ہو اسیقدر خون زیادہ جاری ہوتا ہے۔ بیرونی ہمیشہ اندرونی موہکوں کے بعد ہوتے ہیں۔ ان سے خون خارج نہیں ہوتا مگر درد بشدت ہوا کرتا ہے۔

درمیانی موہکے دردناک بھی ہوتے ہیں۔ اور اون کی اندرونی سطح سے خون بھی خارج ہوتا رہتا ہے۔

اسباب

(۱) **اسباب بعیدہ**۔ دبر کے گرد بہت سی تھوڑی جگہ ہے جسمیں باریک وریدوں کا جال ہے جو کچھ تو انفیریر میسنٹرک وریدمیں اور کچھ انٹرنل الیک وریدمیں ملتا ہے۔ جب ان وریدوں کی دوران خون میں کسی وجہ سے رکاوٹ ہو جاوے تو تھوڑی وجہ سے دبر کی وریدیں پھولنی شروع ہو جاتی ہیں۔ سست عادات۔ زیادہ بیٹھے رہنا جوان عمر شراب اور مصالحہ جات کی کثرت بھی اسباب بعیدہ میں سے ہیں۔

(۲) **اسباب قریبیہ** اول مقامی خراش مثلاً چلونہ یا زخم یا ناسور کی وجہ سے دوم تیز مسہلات مثل صبر ریوند چینی اور دیگر گرم چیزوں کا استعمال سیوم پورٹل وریدوں پر امراض جگر یا رسولیوں کی وجہ سے دباؤ رہنا چہارم دائمی قبض۔

علامات۔ بیرونی موہکوں میں درد شدید ہوتا ہے۔ چبھن اور کھجلی بھی اکثر رہتی ہے خاصکر رفع حاجت کے بعد رنگت عموماً جلد کے مشابہ یا خفیف نیلگوں رہتی ہے۔ اندرونی موہکوں میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مقعد کے اندر کوئی غیر جنس شے موجود ہے جلن چبھن اور کھجلی اکثر رہے جو استفراغ کے بعد زیادہ ہو جاتی ہے۔ رفع حاجت کے وقت سخت درد معلوم ہوتا ہے جسکی وجہ سے مریض عمداً پاخانہ بند رکھنا چاہتا ہے۔ مگر جسقدر دیر پاخانہ ہوتا ہے اوسیقدر پاخانہ سخت ہوکر اور زیادہ تکلیف دہ ہو جاتا ہے جو موہکوں کو اور بڑھاتا اور نئے موہکے پیدا کر دیتا ہے اسطرح بواسیر کی وجہ سے اکثر قبض رہتا ہے اور قبض سے بواسیر رہتی ہے گویا کہ قبض باعث بواسیر ہو جاتا ہے اور

بواسیر باعث قبض۔ خون کبھی قطرات میں پاخانہ کے بعد ٹپکتا ہے۔ اور کبھی براز کے گرد لگا ہوا ہوتا ہے کبھی اس کثرت سے خارج ہوتا ہے کہ غشی تک کی نوبت پہنچ جاتی ہے ہمیشہ کے اخراج خون سے مریض کمزور اور دبلا ہوتا جاتا ہے رنگ پھیکا اور بے آب پڑ جاتا ہے بواسیروں کی وجہ سے ضعف المقعد بواسیر مقعد اور خروج المقعد بھی اکثر ہو جاتے ہیں کبھی اندرونی مسوکی باہر نکلکر کھنچ جاتے اور خون بند ہو کر پہلے متورم ہو جاتے پھر مردار پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔

انجام اول شروع میں علاج مناسب سے تحلیل ہو کر رفع ہو سکتی ہیں دوم ورم ہو کر انجماد خون ہو جاتا اسکے بعد تحلیل ہو سکتی ہیں یا پیپ پڑکر پھوڑے بنجاتے ہیں یا چونہ پڑکر کنکریاں بنجاتی ہیں سوم پیپ پڑکر اچھا ہو جاتا یا ناسور رہ جاتا ہے چہارم مردار پڑکر جھڑ جاتا ہے۔ یہ اسطرح سے ہوتا ہے کہ کوئی مسوکا باہر نکل کر کھنچ جاتا پھر اسکا دوران بند ہو کر مردار پڑ جاتا ہے۔

تشخیص۔ مفصلہ ذیل امراض سے اسکا اشتباہ ہو سکتا ہے (۱) خروج المقعد (۲) مقعد کے پالی پس (۳) اپی تھیلیوما (۴) کنڈی لوما۔

علامات تشخیصی حسب ذیل ہیں۔

خروج المقعد۔ ملاحظہ کرنے اور ٹٹولنے سے کوئی ابھار محسوس نہیں ہو سکینگے۔

پالی پس۔ یہ ایک قسم کی رسولی ہے جسکی جڑ علیحدہ ہوتی اور یہ عموماً ایک ہوتی ہے۔ اس سے جریان خون کم ہوتا ہے۔

اپی تھیلیوما سخت ہوتا اور ارد گرد کی ساختوں کو بھی سخت کرتا جاتا اور سرعت کی ساتھ بڑھتا ہے۔

کنڈی لوما نرم اور چپٹے ہوتے اور ساتھ ہی دوسرے مقامات یعنی فوطوں سیون۔ اندام اور چوتڑوں پر بھی ہوتے ہیں۔ بواسیر کا خون تازہ صاف غیر منجمد ہوتا ہے۔ پاخانہ کی باہر لگا ہوا ہوتا یا قطرات میں بعد از استفراغ ٹپکتا ہے مگر جو خون انتڑیوں کے بالائی حصہ سے خارج ہو وہ تازہ اور صاف نہیں ہوتا بلکہ جما ہوا اور سیاہ ہو جاتا ہے یا تو براز کے ساتھ گندہا ہوا ہوتا ہے...... ....یا اوسکے جمے ہوئے چھوٹے بڑے ٹکڑے خارج ہوتے ہیں۔

علاج۔ اسکے علاج کو ہم تین حصوں پر منقسم کر سکتے ہیں۔

اول تدابیر حفظ ماتقدم۔ شروع مرض میں جبکہ مریض کو شکایت خفیف جریان خون کی ہو اسوقت علاج کی کوشش کرنا نہایت مفید ہو سکتا ہے۔ سب سے پہلے مریض کی عادات نشست و برخاست کی اصلاح کریں زیادہ دیر بیٹھے رہنا یا ایک جگہ برابر کھڑے رہنا ہر دو صورتیں بواسیر کے لیے مضر ہیں۔ کھلی ہوا میں کافی سیر گشت اور ورزش کرائیں۔

دوم اصلاح غذا۔ شراب اور زیادتی تیز مصالحجات۔ آچار و چٹنی سے پرہیز کرانا چاہیئے۔ دودھ۔ گھی۔ روغن ماہی۔ روغن زیتون وغیرہ بے خراش اور قبض کشا غذائیں بافراط دیتے رہیں۔ پاؤں اور ٹانگوں کو گرم رکھیں اگر قبض رہتا ہو تو اسکا علاج مناسب تدابیر سے کرتے رہیں (دیکھو قبض کا بیان) کنفیکشن آف بلیک پیپر کا

اثر مستقیم کی وریدوں پر سی ہوتا ہے اور ٹانک ہو کر زوائد بواسیری کو فائدہ بخشتا ہے۔ آٹھ دس اونس ٹھنڈی پانی کی مقعد میں پچکاری کرنا نہایت مفید ہے سدہ جگری کی حالت میں ملینات کاگاہے گاہے استعمال کرنا ضروری ہے اگر پاخانہ کے ساتھ مسّے یا پھولی ہوئیں گین باہر خارج ہو جائیں تو انکو ہمیشہ انگلی کے ساتھ اندر کر دینا چاہیئے۔ ورنہ انٹرنل سفنکٹر کے دباؤ سے انمیں سخت ورم فلیبائیٹس۔ تھرامبوسس گنگرین وغیرہ امراض ہو سکتی ہیں۔

سیاہ مرچ۔ کوپائیوا۔ سناکی۔ گندہک۔ کیسٹر آئیل۔ گلیسرین۔ تارپین۔ ہیمامیلس ارگٹ۔ کباب چینی ملٹھی خیسانده بیٹ روٹ۔ ہوبیں ٹاکسی کوڈنڈرن۔ اینٹی سپین۔ ایسکیولہپوکاسٹ سرخ مرچ کیسکے راسیگریڈا۔ کالن سونیا۔ گلیسرین ہولا مینا۔ ہائڈرسٹس۔ ہائڈروکوٹائل لسینولین۔ جلے بھل۔ انبہ۔ نتھال کچھلے فائی ٹولیکا۔ السی۔ انار رسا سین۔ رہنیس فرنگولا اسٹلنجیا۔ وتولیا۔ یرباسنتا۔ کریم آف ٹارٹار۔ وغیرہ بیرونی اور اندرونی استعمال میں مفید خیال کی جاتے ہیں لیکن مولف کا اندرونی علاج پر چنداں اعتبار نہیں تفصیل کیلئے ان ادویہ کا بیان دیکھو۔

سوم۔ مقامی علاج مختلف ادویہ بطور پچکاری یا سپازیٹری (بتی) یا مرہم استعمال کیجاتی ہیں۔ انکی مختصر تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) پچکاریاں (الف) چار پانچ چھٹانک ٹھنڈے پانی کی روزانہ دو دفعہ پچکاری کرنا میوکس ممبرین کی ضعف کو دور کرتا عروق کو سکیڑتا اور تقویت دیتا قبض اور مروڑ کو رفع۔ خون کو بند اور خارش کو دور کرتا اور آخر کار کلی آرام بخشتا ہے۔

(ب) ہیزی لین نصف اونس خالص یا ہموزن پانی میں ملا کر۔

(ج) ٹینک ایسڈ ۲ گرین سلفیٹ آف آئرن ۱ گرین ٹنکچر سٹیل ۱ کیڈرام ٹنکچر ہیمامیلس ۲ ڈرام پھٹکری ۴ گرین ٹنکچر ہائڈرسٹس ۲ ڈرام انمیں سے کوئی ایک شے تین اونس پانی میں ملا کر مقعد کے اندر پہنچانا۔

(۲) سپازیٹری یعنی بتی بنا کر مقعد کے اندر رکھنا مفصلہ بالا ادویہ میں سے کسی ایک کو آئیل تھیوبروما میں ملا کر بطور بتی استعمال کر سکتے ہیں۔ کرائی سی روبین ایک گرین۔ آیوڈوفارم ½ گرین۔ اکسٹراکٹ بیلاڈونا ½ گرین آئیل تھیوبروما ۲۰ گرین گلیسرین حسب ضرورت ان سب کو ملا کر ایک بتی بنائیں اور مقعد میں رکھیں بیان کیا گیا ہے کہ اس سے اندرونی مسّوں کو تین چار روز میں کلی آرام ہو جاتا ہے۔ تمام درد اور خون بند۔ اور مسّے خشک ہو کر گر پڑتے ہیں۔

(۳) مرہم سلفیٹ آف آئرن ۳ گرین فی اونس کا۔ ڈائیلیوٹ سٹرین آئنٹمنٹ (تین حصہ ویسلین۔ ایک حصہ) لڈ آئنٹمنٹ گال اینڈ اوپیم آئنٹمنٹ بیرونی مسّوں کے واسطے مفصلہ ذیل مرہم نہایت مفید بیان کیا گیا ہے۔

کرائی سے روبین ۱۲ گرین۔ آیوڈوفارم ۳½ گرین اکسٹراکٹ بیلاڈونا ۹ گرین۔ ویسلین ۲½ ڈرام۔

پہلے مسّوں کو کاربالک لوشن سے خوب دھو کر صاف اور خشک کریں بعد میں یہ مرہم لگاویں۔

سفوف مازو ایک حصہ ایسڈ کاربالک ایک حصہ اکسٹراکٹ ارگٹ ½ حصہ اکسٹراکٹ سٹرامونیا ¼ حصہ اکسٹراکٹ ہیمامیلس ایک حصہ آئیل آف ٹار نصف حصہ سمپل آئنٹمنٹ ۳۰ حصہ

(۴) خاص مسّوں کے اندر جلدی پچکاری کرکے ساتھ ادویہ پہنچانا۔ (الف) ڈاکٹر جراڈ صاحب نے مفصلہ ذیل نسخہ

اس طریق سے دو سو مریضوں پر استعمال کیا اور ہر ایک میں کامیابی حاصل ہوئی۔ الیڈ ٹینک ایک حصہ ایسڈ کاربالک ۲ حصہ الکحال ۲ حصہ گلیسرین ۷ حصہ۔ ہر ایک موہکے کے اندر علیحدہ علیحدہ پچکاری کرنے سے چند روز میں ہی وہ موہکے خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں
(ب) ایسڈ کاربالک اور اکسٹراکٹ ارگٹ لکوئڈ مساوی الوزن لیکر اسکے پانچ دس قطرہ بذریعہ پچکاری اندر پہنچا دو آٹھ سات روز کے بعد اگر ضرورت ہو دوبارہ ایسا ہی کرنا چاہیے۔ ڈاکٹر فین صاحب لکھتے ہیں کہ یہ طریقہ جراحی عملوں کی نسبت بے ضرر بے تکلیف اور انکی برابر کامیاب ہے۔
اگر موہکوں میں ورم ہو جاوے تو اُسکا علاج جونک سینک۔ پولٹیس بیلاڈونا گلیسرین۔ افیون وغیرہ لگاکر وغیرہ تدابیر سے کریں حقنہ سے ستقیم کو صاف کریں اور نمکین مسہلات کے ذریعہ براز کو نرم رکھیں۔
اگر درد بہت سخت ہو تو اُسکا علاج بھی پولٹیس سینک یا برف کے ساتھ کرنا چاہیے۔ ورم خوردہ اور دردناک موہکوں پر مخدرات مثل کوکین۔ مارفیا۔ بیلاڈونا۔ کلورل۔ کلوروفارم۔ اکونائیٹ تنہا کو ہیمامےلس یا یوسافارم آیوڈوفارم۔ کاربالک۔ کریوزوٹ وغیرہ ادویہ سے درد میں کچھ تخفیف نہیں ہوتی بلکہ اور زیادہ نقصان ہوتا ہے کیونکہ درد موہکوں کی تناوٹ کیوجہ سے ہوتا ہے۔ پس اُسکا علاج یہی ہے کہ جونک لگاکر سینک دینے۔ برف کی پچکاری یا ڈلیوں سے اجتماع خون اور تناوٹ پائلز کو کم کیا جاوے جب ورم اور تناوٹ کم ہو جاوے اُسوقت کونایم کے برابر کوئی دوا سریع الاثر نہیں ہے۔
ورم خوردہ موہکوں کو ہرگز باندھنا یا کاٹنا نہ چاہیے۔ اگر موہکے مردار پڑنے شروع ہو جاویں تو انیر پوٹیسن برابر لگانی چاہئیں۔ اگر موہکے کے اندر خون جمکر امبوسس ہو جاوے تو اُسکو شگاف دیکر نکالدینا چاہیے۔

سوم جراحی علاج (۱) نائٹرک ایسڈ یا سٹرانگ نائٹریٹ آف مرکری سے جلادینا۔ بیرونی موہکوں کے لئے یہ عمدہ تدبیر ہے لیکن صحیح جلد کو تیزابوں کے اثر سے بچانا چاہیے اور موہکے پر بھی محض ایک خط میں تیزاب لگا دینا کافی ہے۔ اندرونی موہکوں پر بذریعہ ریکٹل سپیکولم تیزاب لگا سکتے ہیں اور بعض اوقات اس سے کامیابی بھی ہوتی ہے
(۲) داغ دینا۔ یہ بھی بیرونی موہکوں کے لیئے زیادہ مناسب ہے۔
(۳) قینچی یا چاقو کے ساتھ قطع کردینا۔ یہ طریقہ بھی بیرونی موہکوں کے لیئے قابل عمل ہے کیونکہ اگر اندرونی موہکوں کو قطع کر دیا جاوے تو اسقدر خون خارج ہو کہ اُسکا بند کرنا محال ہو جاوے۔
(۴) اندرونی موہکوں کے لیئے مناسب عمل جراحی باندھنا ہے۔ اوپریشن سے ایک وز پیشتر مریض کو کیسٹرائل دیں اور اوپریشن سے دو تین گھنٹہ پیشتر صابون اور پانی سے حقنہ کریں تاکہ مستقیم بالکل صاف ہو جاوے۔ اور اُسترے کے ساتھ پیری نیم کے تمام بال بھی صاف کردیں۔ اوپریشن کے وقت مریض کو کلوروفارم سے بیہوش کرکے لیتھاٹومی کی وضع پر لٹا کر عمل شروع کریں۔ پہلے پہل کولم یا ہر دو انگوٹھوں کے ساتھ دبر کو خوب فراخ کریں یہانتک کہ تمام موہکے باہر نکل آویں تب ایک موہکے کو رنگ فارسپس یا ہیمرائیڈل کلیپ کے ساتھ پکڑ کر اسکی ارد گرد قینچی کے ساتھ میوکس ممبرین کو کاٹکر نالی بنادیں۔ اور مضبوط لگیچر کیساتھ

بزور تمام کسکر باندہیں۔ جسقدر زور کے ساتھ کھینچکر باندہا جاویگا اسیقدر بعد میں تکلیف کم ہوگی اور موہکا جلدی مرداہ ہوکر گر پڑے گا۔ اسیطرح سے تمام موہکوں کو یکے بعد دیگرے باندہتے جاویں اگر کوئی موہکا چپٹا ہو جو معمولی طور پر نہ بندہ سکے تو اُسکی جڑ میں سے سوئی کے ساتھ آر پار ڈبل لگیچر لیجاکر درمیان سے قطع کریں۔ ایک دہاگہ سے ایک طرف اور دوسرے سے دوسری طرف خوب کھینچکر باندہ دیں اسطرح باندہنے سے لگیچر پھسل نہیں سکتا۔ اگر کوئی بیرونی موہکا موجود ہو تو اوسکو قینچی سے قطع کردیں۔ بعد میں تمام بندہے ہوئے موہکوں کو مرکری۔ یا بورک یا کاربالک لوشن وغیرہ سے خوب دہو کر اور خشک کرکے مارفیا سپازیٹری نصف گرین فی سپازیٹری مقعد کے اندر رکھکر اینٹی سیپٹک ڈریسنگ رکھکر ٹی بنڈیج باندہ دیں۔ تین چار روز تک بعد اوپریشن مریض کو ٹنکچر اوپیم پلاتے رہیں تاکہ درد نہ ہونے پاوے اور قبض رہے۔ غذا نہایت قلیل اور رقیق دیتے رہیں۔ تین چار روز کے بعد کیسٹر ائیل پلاویں تاکہ براز خارج ہو جاوے۔ اور اُسکے بعد مناسب تدابیر سے براز کو رقیق رکھیں تاکہ سختی براز سے تکلیف نہ ہو اور موہکے خام خارج نہ ہو جاویں۔

(۵) وہایٹ ہیڈ صاحب کا اوپریشن اسکا مدعا یہ ہے کہ مقعد کو خوب کشادہ کرکے تمام ماؤف جھلی کو موہکوں سمیت اوپر تک دیسکٹ کرکے اُٹھا لیں اور بعد ازاں میوکس ممبرین کے کنارہ کو کھینچ کر جلد کے ساتھ سی دیں۔ اسکے بعد دوبارہ بواسیر ہونے نہیں پاتی۔ یہ اوپریشن نہایت مشکل اور خوفناک ہے۔

(۶) ایلنگہم صاحب کا اوپریشن۔ اسکا طریق یہ ہے کہ ایک مضبوط سکرو کلیمپ کے ساتھ موہکے کو جڑ سے پکڑتے ہیں۔ اور خوب زور کے ساتھ پیچ کسکر موہکے کو کاٹ دیتے ہیں چند منٹ کو دباؤ سے ہی خون بند ہو جاتا اور بعد میں آرام بھی جلدی ہو جاتا ہے۔

(۷) کلیمپ اور کاٹری کے ساتھ اوپریشن بعض کی رائے میں یہ طریق باندہنے کی نسبت بھی بہتر ہے معمولی طور پر مقعد کو پھیلاکر اور فارسیپس کے ساتھ موہکے کو کھینچکر اُسکی جڑ پر کلیمپ لگا دیتے اور تب چاقو کے ساتھ قطع کرکے ایکچوئیل یا گیلوینک یا پیکیلینز کاٹری کے ساتھ جڑ تک اسکو جلا دیتے ہیں۔ بعد ازاں کلیمپ کو نکال لیتے اور اگر خون جاری ہو تو دوبارہ کاٹری لگاکر اُسکو بند کر دیتے ہیں۔

ان اوپریشنوں کے بعد مریض کو کم سے کم ایک ہفتہ چارپائی پر آرام سے لٹا رکھیں۔ حرکت سے عود بواسیر کا اندیشہ ہے اور نیز یہ بھی اندیشہ ہے کہ موہکے ٹوٹ کر خام جھڑ جاویں۔

پائی لورک آبسٹرکشن Pyloric Obstruction } دیکھو بیان گیسٹرک ڈائی لیٹیشن کا
پائی لورک انکمپیٹینس Pyloric Incompetency }

پائی لوکارپس پینے ٹی فولیم Pilocarpus Pennatifolium جبیوریڈی

پائی لوکارپین Pilocarpine

پائی لوکارپین نائٹراس Pilcoarpine Nitras

پائی لوکارپین ہائڈروکلوراس Pilocarpine Hydrochloras

اسکے پتوںمیں دو جوہر پائی لوکارپین اور جیبورین نام ہوتے ہیں۔
جیبونڈی کے پتہ اگر آنکھ کی ملتحمہ پر لگائے جاویں تو پتلی سکڑکر نظر خراب ہوجاتی ہے اور یہ اثر ۲۴ گھنٹہ تک رہتا ہے کھلانے سے غثیان قے اور پیچش کی علامات شروع ہوجاتی ہیں۔ خون سے خارج ہوکر تمام ساختوں اور اعضا میں پہنچ اور اپنا خاص اثر ظاہر کرتے ہیں تھوک اور پسینہ بافراط خارج ہوتے نظر خراب اور دوران خون ضعیف ہوجاتا ہے یہ اثر چھ گھنٹہ رہکر بعد میں سخت ضعف اور غنودگی باقی رہجاتی ہے۔ کثرت تھوک و پسینہ مرکزوں اور اعصاب کے آخری سروں کو تحریک ہوکر ظاہر ہوتی ہے۔ قریبا چھ سات منٹ کے بعد پسینہ اس کثرت سے آنا شروع ہوجاتا ہے کہ تمام بستر تربتر اور وزن جسم کم ہوجاتا ہے تحلیل عضلات زیادہ ہوتی اور یوریا تھوک اور پسینہ میں خارج ہوتا ہے۔
جیبورنڈی کے پرانے استعمال سے بال زیادہ بڑھتے بلغم زیادہ خارج ہوتا۔ دودھ۔ اشک۔ ریم گوش اور براز بھی مقدار میں زیادہ ہوجاتے ہیں حیض پر اسکا ظاہر کچھ اثر۔۔۔۔۔ معلوم نہیں ہوتا پیشاب پہلے پہل قدرے زیادہ لیکن کثرت پسینہ کے بعد کم ہوجاتا ہے تنفس پر براہ راست اسکا کوئی اثر نہیں ہوتا حرکات قلب اور نبض پہلے قوی اور تیز ہوجاتے ہیں لیکن بعد میں ضعیف اور سست عروق کشادہ ہوجاتے۔ بلڈ پریشر پہلے کم پھر زیادہ لیکن آخر کار کم ہوجاتا ہے اسلیئے پہلے چہرہ سرخ حرارت قدرے زیادہ ہوجاتی لیکن پسینہ کے بعد حرارت کم ہوجاتی ہے اور سرخی زردی میں بدلجاتی ہے۔
مفصلہ ذیل امراض میں اسکا استعمال مفید ثابت ہوا ہے۔
(۱) یوریمک کوما۔ کنولشنز۔ صداع بیخوابی۔ وغیرہ تکالیف جو اکثر برائیٹس ڈزیز سکارلیٹ فیور حمل وغیرہ حالتوں میں ظاہر ہوجاتی ہیں انہیں مفید ہے کیونکہ اس سے یوریا اور پانی ہر دو بکثرت خارج ہوجاتے ہیں۔
(۲) وبائی ابخرات دھپنیاں مثل چیچک میزلز سکارلیٹ فیور وغیرہ میں جبکہ پھنسیاں اچھی طرح نمودار نہ ہوں یا نمودار ہوکر دفعتاً غائب ہوجاویں جس وجہ سے سخت دماغی تکالیف پیدا ہوں ایسی حالتوں میں یہ ابخرات کو فوراً باہر نکال کر جان بچا دیتی ہے۔
(۳) البیومی نوریا اور استسقا میں جبکہ تکالیف مرض گردہ کے سبب سے ہوں نہایت مفید ہے خاصکر جبکہ تمام بدن دفعتاً مرطوب و سرد ہو لگنے سے ورم آجاتا ہے اسکا استعمال طلسم کے طور پر بہت جلدی تمام ورم کو دور کر دیتا ہے اگر اسکے اندرونی استعمال سے غثیان اور قے کی علامات ظاہر ہوں تو پائی لوکارپین ۱/۴ سے ۱/۲ گرین تک بطور جلدی پچکاری استعمال کر سکتے ہیں۔ وبائی بخارات مثل سکارلیٹ چیچک ٹائفس وغیرہ کو البیومی نوریا میں بھی نہایت مفید ہے۔
(۴) امراض تنفس مثلاً ہوپنگ کف نزلہ۔ زکام حنجرہ۔ ذات الریہ۔ پلیورو نیوموںیا۔ ومبلیرنجائی ٹس کروپ میں اسکا شروع سے متواتر تھوڑی تھوڑی مقدار میں استعمال کرنا مرض کو روک دیتا اور اکثر بہت جلد کلی آرام بخشتا ہے۔
(۵) جلدی امراض میں جو فساد پسینہ کیوجہ سے ہوں۔ مثل پرورائگو۔ سورائے سس۔ پروراٹی ٹس۔ السی کیریا

پٹھی بجائے سسکی وغیرہ میں مفید ہے۔

(۶) شروع وجع مفاصل میں۔ جادو کے طور پر فوراً مرض کو آرام دیتی اور نیز پرانی سوزش میں مفید ہے

(۷) بچوں کے زکام۔ نزلہ۔ بخار۔ برانکائیٹس۔ اور نیوموینا میں نہایت مفید ہے۔

(۸) دو حصہ السی اور ایک حصہ برگ جبورنڈی ملاکر بطور پولٹیس استعمال کرنا پھوڑے پھنسی کچھرالی۔ ورم پستان ورم مفاصل ڈلو۔ دنبل۔ دبیلہ وغیرہ میں ورم کو بہت جلدی تحلیل کر دیتا ہے اور پیپ پڑنے سے روکتا ہے۔

(۹) گنج میں اسکا داخلی اور خارجی استعمال مفید ہے۔ خارجی استعمال کے لیئے ایک حصہ سفوف جبورنڈی کا بیکراٹھ حصہ سپرٹ اور پانی میں بھگو دیں اور بعد میں اسکو چھان کر ایک حصہ گلیسرین یا کسٹرائیل اسمیں ملاکر لیپ کریں اگر ضرورت ہو اسکو حسب پسند خوشبودار بنالیں۔ ساتھ ہی داخلی طور پر فلوئڈ اکسٹراکٹ جبورنڈی کا استعمال کرتے رہیں۔

(۱۰) سخت ہچکی میں بھی مفید ثابت ہوتی ہے۔ دُھتورہ یا گلائی کو سوریا۔ تمباکو اور شراب کی نابینائی اور وما اٹروفی میں بعض اوقات نہایت مفید ثابت ہوئی ہے

اگر قلب ضعیف ہو تو جبورنڈی کا استعمال نہایت احتیاط سے کرنا چاہیئے کیونکہ اسکے دینے کے بعد تمام جلدی عروق سے پانی بکثرت خارج ہوتا ہے اسلیئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ قلب کافی زور اور سرعت کے ساتھ حرکت کرتا رہے تاکہ خالی شدہ عروق خون سے برابر بھرتی جائیں۔ ضعف قلب کی حالت میں سٹی مولنٹ ادویہ کے ساتھ اسکو استعمال کرنا چاہیئے نیز شش کے اجتماع خون اور اڈیما میں۔ ایام حمل میں اور امراض معدہ و امعا میں اسکو استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

(۱۱) تھوڑی مقدار میں جس سے پسینہ اور تھوک زیادہ خارج نہ ہو اخراج شیر کو تحریک دیتی ہے اس فائدہ کے لیئے اسکو داخلی اور خارجی طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔

(۱۲) اری ہی پلس پر اسکا لیپ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

(۱۳) پائی لوکارپین کا مقامی استعمال پتلی کو ایسرین کی طرح سکیڑ دیتا ہے۔ یہ اثر اسکی جلدی پچکاری سے بھی ظاہر ہوتا ہے

(۱۴) کزاز۔ وجع مفاصل اور یرقان میں بھی پائی لوکارپین نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔

پائی لوکارپین کا اثر غدود پسینہ و لعاب دہن و پستان پر اور نیز تلی۔ باریک عروق پر اور ڈلیریم میں اٹروپین کے بالکل خلاف ہے اسکے استعمال سے پیشتر اٹروپین کا کھلانا یا جلدی پچکاری کرنا اسکی تاثیرات کا مانع ہوتا ہے۔

اگر جبورنڈی یا پائی لوکارپین کے بعد سخت ضعف اور نقاہت طاری ہو جاوے تو اسکا دفعیہ محرک ادویہ مثلاً امونیا۔ الکحل۔ کافی۔ چاے وغیرہ سے کرنا چاہیئے۔ اور اگر کثرت پسینہ و تھوک کو کم کرنا منظور ہو تو بیلاڈونا یا اٹروپین استعمال کر سکتے ہیں۔

طریق استعمال و خوراک۔ جبورنڈی ہمیشہ خالی پیٹ پر کھلانی چاہیئے اور اسکے بعد میں جب تشنگی غالب ہو تو نہایت کم مقدار میں برف دیں اور تھوک اندر نگلنے سے منع کریں۔ اس احتیاط سے غثیان اور

قے کی علامات نہ ہونے پاوینگی لیکن اگر پائی لوکارپین کی جلدی پچکاری کرنی ہو تو کھانے کے بعد کرنی چاہیے تاکہ ضعف غالب نہ ہو جاوے۔

خر برگ جیبورنڈی سفوف کردہ ۵ گرین سے ۶۰ گرین تک۔ فلوئڈ اکسٹراکٹ ۱۰ بوند سے ۶۰ بوند تک۔ سالڈ اکسٹراکٹ ۲ گرین سے ۱۰ گرین تک۔ انفیوزن جیبورنڈی ایک اونس سے ۲ اونس تک ٹنکچر جیبورنڈی ۲۰ بوند سے ۶۰ بوند تک۔ پائی لوکارپین ½ گرین سے ½ گرین تک۔ پائی لوکارپین ہائڈرو کلورائس یا پائی لوکارپین نائٹراس ½ گرین سے ½ گرین تک۔ جلدی پچکاری کے لیے پائی لوکارپین نائٹراس یا ہائڈروکلوراس ½ گرین سے ½ گرین تک استعمال کر سکتے ہیں۔

پائی لونیفرائٹس Pyelo-nephritus گردہ کے امراض کا بیان دیکھو۔

پائی لی سبوٹیم Pilo Sibotium پنگھاور جیمی سبوٹیم بیرومیٹز پنگھاور ایک مشہور قابض اور حابس الدم دوا ہے۔ نزف الدم میں زخم پر چھڑکنے سے فوراً خون بند ہو جاتا ہے۔

پائی منٹو Pimento اسکی تاثیرات بعینہٖ لونگ اور دیگر خوشبودار مصالحجات کے شاہ ہیں لونگ کا بیان دیکھو

پائی نال Pinol بیوجی لین یا ولیم پائی نی ہیومی لیونس کا بیان دیکھو۔

پائی نال اکسٹراکٹ Pinol extract مقامی استعمال سے جائے ماؤف کو طاقت بخشتا درد فرو کو رفع کر کے فاسد ساختوں کو صحت کیطرف لاتا ہے۔ اسلیئے نقرس۔ وجع مفاصل۔ درد عضلات۔ ذات الجنب۔ درد کمر۔ عرق النساء۔ صداع بجزائی ہسکوڑ وغیرہ امراض میں بطور مرہم لینمنٹ۔ پلاسٹر یا باتھ کے بکثرت استعمال کیا جاتا ہے خفیف مدر اور مسکن درد گردہ و مثانہ ہے۔ اسلیئے پائی لائیٹس۔ سسٹائیٹس اور گلیٹ میں مفید ہے۔

خر ایک ڈرام پانی میں ملاکر

پائی نی سلویسٹرس Pini Sylvestris اولیم پائی نی سلویسٹرس کا بیان دیکھو۔

پائیو پیریرو Pao Pereiro اس درخت کی چھال میں سے ایک جوہر پرایرین نام حاصل ہوتا ہے اوسکا بیان دیکھو۔

پائیو سیلپنکس Pyeo-Saipinx فلوپین ٹیوب کے امراض کا بیان دیکھو۔

پائیو نیفروسس Pyeo Nephrosis گردہ کے امراض کا بیان دیکھو۔

پیپرونیل Piperonal اینٹی سپٹک اینٹی پائریٹک ہے خر ۵ گرین سے ۱۰ گرین تک۔

پیپسیو Pipsio لیمے فلاہی لیٹا۔ پرنسیز پائین۔ اہی لینڈ ونٹر گرین۔ پائی رولا۔ کیمی فلاہی لیٹا کا بیان دیکھو۔

پتلی کا پھیل جانا۔ دیکھو بیان مڈریسس کا

پتلی کا سکڑ جانا۔ دیکھو بیان لوسس کا

پٹاسا سلفیوریٹا	Potassa Sulphurata	یہ کھلایا نہیں جاتا۔
پٹاسا کاسٹیکا	Potassa Caustica	یہ کھلایا نہیں جاتا۔
پٹاسی آیوڈائیڈ	Potassæ Iodide	خ ۵ سے ۲۰ گرین تک
پٹاسی ایسی ٹاس	Potassæ Acetas	خ ۱۰ سے ۶۰ گرین تک
پٹاسی بائی کارب	Potassæ carb	خ ۵ سے ۳۰ گرین تک
لائکوار پٹاسی افروے سنس۔		خ حسب خواہش
لائکوار پٹاسی ۔		خ ۱۵ سے ۶۰ بوند تک
پٹاسی بائی کروماس	Potassii Bichromas	یہ کھلایا نہیں جاتا
پٹاسی برومائڈ	Potasæ Bromide	خ ۵ گرین سی ۳۰ گرین تک
پٹاسی پرمنگناس	Potasaii Permanganas	خ ۱ گرین سی ۳ گرین تک
پٹاسی ٹارٹراس	Potassii Tartaras	خ نصف ڈرام سے ۴ ڈرام تک۔
پٹاسی ٹارٹراس ایسڈ	Potassii Tartaras Acide	خ ۲۰ گرین سے ۶۰ گرین تک۔ مدر اور معرق ہے۔
پٹاسی ٹیلیوراس	Potassii Telluras	
پٹاسی سائٹراس	Potassii Citras	خ ۱۰ گرین سی ۴۰ گرین تک
پٹاسی سلفاس	Potassii Sulphas	خ ۱۰ گرین سے ۴۰ گرین تک
پٹاسی سوزوآیوڈول	Potassii Sozoiodol	
پٹاسی کاربوناس	Potassii Carbonas	خ ۵ گرین سی ۲۰ گرین تک
پٹاسی کلوراس	Patassii Chloras	خ ۵ گرین سی ۱۵ گرین تک
پٹاسی نائیٹراس	Potassii Nitras	خ ۵ گرین سی ۱۰ گرین تک

کاسٹک پوٹاش یعنی پٹاسا کاسٹی کا۔ خارجی استعمال میں تیز اری ٹنٹ اور کاسٹک ہے جسجگہ لگایا جاوے اُسجگہ کی رطوبت جذب کرکے سوختہ حصہ کو نرم کردیتا ہے ترشیوں کے ساتھ ملکر انکی تیزی کو معتدل کردیتا ہے اسلیے اگر کوئی تیزاب جلد پر گر پڑا ہو تو لائکوار پٹاسی یا پٹاسی کاربوناس وغیرہ سے اُسکی تیزی کو بے اثر کرسکتے ہیں۔ کاربونیٹ آف پوٹاش پانی میں حل کرکے بطور ٹکور استعمال کرنا وجع مفاصل اور نقرس کی دردوں میں مفید ہے آلو آئیل کے ساتھ ملکر پوٹاش کا نرم صابون بنجاتا ہے۔

طبی مقداروں میں دینے سے معدہ کے غدود کو تحریک دیکر ہائڈروکلورک ایسڈ زیادہ خارج کرتے اور اعصاب معدہ کو تسکین بخشتے ہیں اسلیے بدہضمی اور درد معدہ میں خاصکر جب وجع مفاصل نقرس یا سنگریزہ کیوجہ سے مفید ہیں۔ اگر بدہضمی کی وجہ سے غذا معدہ میں متعفن ہو کر ترش ہوجاوے یا اتفاقاً کوئی ترشی معدہ میں بکثرت ہو اور اسکے معتدل کرنے کے لیے پوٹاسیم کا کوئی کھار نمک درکار ہو تو کاربونیٹ کے استعمال سے یہ اندیشہ ہوتا ہی کہ کاربانک ایسڈ گیس بکثرت خارج ہو کر سخت نفخ کرے اسلیے ایسی حالتیں کاربونیٹ کی بجائے لائکوار پٹاسی بہتر ہے۔

ٹارٹرک ایسڈ اور سلفیٹ آف پوٹاش زیادہ مقدار میں مسہل اور مدر بھی ہیں۔
خون میں جذب ہوکر پوٹاش کے مرکبات دو قسم کا اثر پیدا کرتے ہیں اول تو یہ کہ پلازما (ماء الدم) کے کھاری پن زیادہ کر دیتے اور اگر کوئی ترشی اُنمیں موجود ہو تو اُسکے ساتھ ملکر اسکو نیوٹرل (معتدل) کر دیتے ہیں اسلیئے وجع مفاصل اور نقرس میں مفید ہیں۔ ان امراض کے لیکٹک ایسڈ اور یورک ایسڈ کے ساتھ ملکر انکو خون سے خارج کر دیتے ہیں۔ دوم خون کی تھیلیوں کی تعداد زیادہ کرتے اور تقویت بخشتے ہیں۔ اسلیئے فیرم ٹارٹریٹم ایک عمدہ مقوی خون ہے۔ اعصاب عضلات اور قلب کو انکے استعمال سے ضعف ہوتا ہے اسلیئے مدت تک انکا استعمال احتیاط سے کرنا چاہیئے خاصکر مرض گردہ میں۔ کیونکہ بیماری گردہ کی حالت میں انکا اخراج بخوبی نہ ہو کر علامات ضعف اور زیادہ ہو جاونگی۔
آخر کار پوٹاسیم کے نمک بہت جلد گردوں کے راستہ خارج ہو جاتے اور کسیقدر جلد امعاء دہن پستان اور شش کے راستہ بھی گردوں کی رستہ خارج ہوتے ہوئے پیشاب کی نالیوں کو تحریک دیکر پیشاب زیادہ خارج کرتے ہیں اسطرح سے ایسی ٹیٹ ایسڈ ٹارٹریٹ سائٹریٹ ٹارٹریٹ کاربونیٹ۔ بائی کاربونیٹ اور سلفیٹ آف پوٹاش بخراش مدرات ہیں اور استسقاء کلیہ میں یوریا اور پانی کا اخراج کر کے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ استسقاء قلبی میں انکو ڈجی ٹالس اور سکوپیریم وغیرہ کیساتھ استعمال کرنا بہتر ہے۔
نائیٹریٹ آف پوٹاش بھی قوی مدر ہے لیکن اسمیں اور دیگر پوٹاسیم کی مدرات میں یہ فرق ہے کہ یہ گردہ میں کسیقدر سوزش پیدا کرکے خون کا رجحان اُسطرف کر دیتا ہے۔ سنگ مثانہ و گردہ۔ رہیومے ٹزم اور نقرس میں یہ سالٹ بکثرت استعمال کیئے جاتے ہیں۔
سائیٹریٹ اور نائیٹریٹ آف پوٹاش تو قدرے معرق بھی ہیں لیکن دیگر سالٹوں میں یہ خاصیت معلوم نہیں ہوتی۔
شش کی راستہ خارج ہوتے ہوئے بلغم کو کثیر المقدار اور رقیق کر دیتے ہیں آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم اس مطلب کیلئے خاصکر مفید ہے۔ امعاء پر اسکا اثر خفیف مسہل کے طور پر ہوتا ہے۔ اس عام بیان کے بعد ذیل میں مختصر طور پر علیحدہ علیحدہ سالٹ کا ترتیب وار بیان کرتے ہیں۔

پٹاسا سلفیوریٹا۔ سلفر کا بیان دیکھو۔
پٹاسا کاسٹکا۔ کاسٹک کے طور پر مستعمل ہوتا ہے۔
پٹاسی آیوڈائیڈ۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم کا بیان دیکھو۔
پٹاسی ایسی ٹاس۔ دافع ترشی۔ مقوی معدہ۔ معدل خون۔ مدر۔ قدرے معرق۔ مخرج بلغم وصفرا ہے۔ زیادہ مقدار میں مسہل ہے
پٹاسی بائی کارب۔ دافع ترشی۔ مقوی معدہ۔ معدل خون۔ مدر۔ قدرے معرق۔ مخرج بلغم وصفرا ہے۔
پٹاسی بائی کروماس بیلے دوا میں استعمال نہیں ہوتا کیمیائی طور پر کرومک ایسڈ اور سوڈیم ویلیری ناس کی بنانے میں مستعمل ہوتا ہے
پٹاسی بروماائڈ۔ بروماائڈ آف پوٹاش کا بیان دیکھو۔
پٹاسی پرمنگنیٹ ناس۔ پرمنگنیٹ آف پوٹاش کا بیان دیکھو۔
پٹاسی ٹارٹراس
پٹاسی ٹارٹراس } دافع ترشی معدہ۔ مقوی معدہ۔ معدل خون۔ قوی مدر۔ قدرے معرق۔ مخرج بلغم و صفرا

زیادہ مقدار میں مسہل۔ نافع بدہضمی۔ وجع مفاصل۔ نقرس۔ استسقائے قلبی ومثانہ وسنگ مثانہ وگردہ۔ ڈجی ٹیلس

اڈونی ڈین اور سکوپے ریم کے ساتھ قلبی استسقا میں بھی مفید ہیں۔

پٹاسی ٹیلیوراس۔ ایک تہائی گرین روزانہ کی خوراک میں سل کے پسینہ کو روکتی ہے اسکے استعمال سے تنفس میں لہسن کی بو

ہو جاتی اور کچھ دنوں کے بعد ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے

پٹاسی سائیٹراس۔ دافع ترشی معدہ۔ معدل خون۔ مدر۔ معرق۔ مخرج بلغم ومخرج صفرا ہے۔

پٹاسی سلفاس۔ سوڈی سلفاس کی طرح مسہل ہے۔ ادرار۔ تعرق۔ اور اخراج بلغم وغیرہ کی تاثیرات اسمیں بہت کم ہیں

پٹاسی سوز وآیوڈول۔ یہہ محض خارجی طور پر بجائے آیوڈوفارم استعمال کیا جاتا ہے۔ اوزینا اور لیرنجائیٹس میں

اسکی نسوار لیتے ہیں۔

پٹاسی کاربوناس۔ دافع ترشی معدہ۔ مقوی معدہ ومسکن درد معدہ۔ معدل خون۔ مدر۔ قدرے معرق مخرج بلغم وصفرا ہے۔

پٹاسی کلوراس۔ گردہ۔ مثانہ۔ امعا وغیرہ کے راستہ صاف خارج ہو جاتا اور میوکس جھلی کی سوزش اور زخم وغیرہ کو فائدہ

بخشتا ہے۔

پٹاسی نائیٹراس۔ قوی مدر۔ معرق۔ اور دافع بخار ہے۔

پٹوری Pituri ڈیوبوائی سین مائی پرالڈز۔

ڈیوبوائی سین کا بیان دیکھو۔

پٹی رائی سس Pityriasis

پٹی رائی سس روبرا Ptyriasis Rubra

پٹی رائی سس کیپی ٹس Pityriasis Capitis ڈینڈرف

چونکہ یہ مرض جلد کی کمزوری سے پیدا ہوتا ہے اور فائی ٹوسنر میں ایک قسم کی باریک نباتات بھی جلد میں جگہ کر لیتے ہیں۔ اسلئے اسکا علاج مفصلہ اصول اور تدابیر پر کرنا مناسب ہے۔

اول۔ تبدیل آب وہوا عمدہ غذاؤں اور مقویات سے عام صحت اور طاقت کو ترقی دینا۔ آرسنک جلد کی امراض میں خاصکر مفید ہے۔

دوم۔ مقامی ادویہ سے جلد کی اصلاح کرنا۔ ریڈ آیوڈائڈ آف مرکری آئنٹ منٹ یا زنک آئنٹمنٹ حسب موقعہ

استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر سرخی اور خارش زیادہ ہو تو مسہلات اور مدرات کا استعمال کریں اور مقامی طور پر بیلاڈونا۔

گلیسرین وغیرہ مسکن ادویہ لگائیں۔

پیجن بیری Pigeon Berry

کو کم سکوک گارجیٹ پوک وٹ، فائی ٹولیکا ڈیکنڈرا کا بیان دیکھو۔

پیچو فیبا امبری کیٹا۔ مدر۔ دافع سوزش مثانہ۔ موی اور محلل سنگ مثانہ ہے۔ سوزش مثانہ میں خواہ مزمن ہو یا حاد نہایت فائدہ کرتی ہے چونکہ میوسین اِسمیں حل ہو جاتا اور یوریٹس فاسفیٹس اِس کے ساتھ ملکر قابل حل ہو جاتے ہیں۔ اِس لئے سنگ مثانہ کا میوسین جو ذرات سنگ کو ملائے رکھتا ہے

اسکے استعمال سے حل ہوکر پتھری ریزہ ریزہ ہوجاتی اور آخر کار باریک ہوکر خارج ہوجاتی ہو۔ ریگ مثانہ بھی خوب صاف ہوتا رہتا ہے۔ بیان کیا گیا ہو کہ چند ہفتہ کے استعمال کے بعد سنگ اور ریگ مثانہ کلی خارج ہوکر پیشاب صاف آنے لگ گیا اور کوئی شکایت باقی نہیں رہی۔ عرق النسا۔ وجع الصلب۔ صداع وغیرہ جو یوری ٹویا یا فاسفے ٹوریا کی وجہ سے ہوں پچو کے استعمال سے جاتا رہتا ہے۔ بدہضمی میں جو حصاۃ صفراوی کی وجہ سے ہو نافع ہے۔

خر فلوئڈ اکسٹراکٹ آف پچی۔ ۱ قطرہ سے ۴ قطرہ تک۔

پڈافلوٹاکسین Podophylo-toxine
پڈافلین Podophylline
خارجی استعمال میں سالم جلد پر انکا کچھ اثر نہیں ہوتا لیکن زخم کرکے جذب ہوکر مسہل اثر پیدا کرتے ہیں۔

کھلانے سے منہ سے کسیقدر تھوک جاری ہونا اور معدہ میں پہنچکر خراش۔ مروڑ اور غثیان کی علامات ظاہر ہوتی ہیں اسلیے اسکو ہمیشہ بیلاڈونا۔ ہایوسائمس اور کنی بس انڈیکا وغیرہ کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔ امعا میں پہنچکر انکی لحمی ریشوں اور غدود کو اور نیز اخراج صفرا کو تحریک دیکر دس بارہ گھنٹہ کے اندر اسہال لاتا ہے قبض دائمی میں اسکو ۱/۴ گرین سے ۱/۲ گرین تک کی خوراک میں صبر اور کچلہ کے ساتھ ملا کر دینا مفید ہے۔ خر پوڈافلوٹاکسین ۱/۲۴ گرین سے ۱/۶ گرین تک۔

پراسٹیٹ Prostate مثانہ کے امراض کا بیان دیکھو۔

پر آکسائڈ آف ہائڈروجن Peroxide of Nydrogen ہائڈروجن ڈائی آکسائڈ

آکسی جنیٹڈ واٹر۔ ہائڈروجن پرآکسائڈ کا بیان دیکھو۔

پراپل امین Propylamine سیکیلین۔ ٹرائی میتھل امین کا بیان دیکھو۔

پرایاپزم Priapism

فریموسس۔ کارڈی۔ فریموسس کا بیان دیکھو۔

پرایرا Pereira
پرایرین Pereirine
یہ جوہر پاریرا کی چھال میں سے حاصل ہوتا اور کونین کیطرح مانع بخار نوبتی ہے۔ قلب پر اسکا کوئی خراب اثر نہیں ہوتا جب کونین زیادہ مقدار میں دینی ہو تو نصف مقدار اسکی ملانے سے پورا مطلب حاصل ہوجاتا اور کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر کونین ۲۰ گرین دینی ہو تو دس گرین کونین اور دس گرین پرایرین ملاکر دیسکتے ہیں۔ اس مرکب کا اثر بیس گرین کونین کی برابر ہوتا ہے۔ عام طاقت اور ہاضمہ بہت جلد ترقی پکڑتے ہیں۔

پرائمری سفلس Primary Syphilis آتشک درجہ اول۔ اسکا بیان سفلس میں دیکھو۔

پرپیورا۔ Purpura اس مرض میں جلد کی تہوں کے اندر مختلف مقامات پر خون خارج ہوکر سرخ داغ یا دھبے کردیتا ہے کبھی جھلیوں کی سطح پر سے خون خارج ہوجاتا ہے اور کبھی جوفوں کے اندر بھی اسکے مفصلہ ذیل اقسام ہیں

اول پرپیورا سمپلکس اسمیں خون کے داغ یا دھبے کل جسم کی جلد میں یکے بعد دیگرے نمودار ہوکر آٹھ دس روز میں غائب ہوتے رہتے ہیں۔ کبھی خفیف ضعف یا فساد اشتہا ساتھ ہوتا ہے کبھی کچھ بھی علامات نہیں ہوتی۔ انمیں

کسی قسم کی کھجلی یا جلن یا درد وغیرہ بالکل نہیں ہوتے بلکہ اکثر مریض کو کپڑے اُتارتے ہوئے دفعتاً یہ دھبے دکھائی دیتے ہیں ورنہ تکلیف کچھ بھی معلوم نہیں ہوتی۔

دوم پرپیورا ہیومے ٹیکا۔ اسمیں داغوں اور دھبوں کے ظہور کے ساتھ بخار نکان اور درد ہوجاتا ہے تمام بدن اکڑا ہوا معلوم ہوتا اور جوڑ دردناک ورمتورم ہوجاتے ہیں۔ غثیان اور صفراوی قے بھی ساتھ ہوجاتے ہیں۔

سوم۔ پرپیورا ہیموریجیکا۔ اسمیں عام ضعف بخار۔ درد اور بیچینی زیادہ ہوتے ہیں۔ دھبے بہت بڑے بڑے اور گہری نمایاں ہوتے ہیں۔ لبوں اور رخساروں کی اندرونی سطح مسوڑہوں تالو اور حلق کی جھلی کے نیچے ایسے ہی دھبے بنجاتے ہیں۔ ناک منہ مقعد اور مثانہ سے خون جاری ہوجاتا ہے کبھی پھیپھڑوں سے بھی خون آتا ہے۔ کثرت اور تواتر جریان خون سے مریض بہت جلد نڈہال ہوکر ہلاک ہوسکتا ہے۔

کبھی مفصلہ بالا تینوں اقسام کے ساتھ رگ پیتی او جھل آتی وریدوں میں خون جمکر تھرامبوسس ہو جاتا اور دست لگجاتی ہیں۔

چہارم عارضی پرپیورا۔ اس سے مراد وہ پرپیورا ہے جو دوسرے امراض کے ضمن میں ظاہر ہو مثلاً ہیضہ چیچک سکارلیٹ فیور۔ ٹائفس فیور۔ خسرہ۔ برائٹس ڈزیزس۔ وجع مفاصل۔ سروسس آف لور۔ لیورکوسائی تھمیا۔ تاپ تلی اور بخارات میں۔ کثرت کلورل اور آیوڈائڈ آف پوٹاسیم سے بھی پرپیورا ہوجاتا ہے۔

پرپیورا کے دھبے عموماً جلد کی سطح کے ہموار رہتے ہیں کبھی چھوٹے چھوٹے تلوں کے برابر کبھی بہت لمبے چوڑے اور کبھی خطوں میں ہوتے ہیں۔ کبھی چھوٹی پھنسی یا چھالا کیطرح ابھر آتے ہیں۔

انجام۔ عموماً اچھا ہوتا ہے مگر جب دوسرا مرض مثل برائٹس ڈزیز یا امراض قلب ساتھ ہوں یا جریان خون کی بہت کثرت ہو تب مہلک ثابت ہوتا ہے اسکی میعاد کوئی مقرر نہیں۔ بعض اطبا اسکو علیحدہ مرض نہیں خیال کرتے بلکہ دوسرے امراض کا ایک ضمنی عارضہ خیال کرتے ہیں۔

تشخیص پرپیورا کے دھبے دبانے سے متغیر نہیں ہوتے اور انمیں کوئی درد یا جلن یا ٹیس یا کھجلی نہیں ہوتی۔ انکی اوپر پوریا کمر ندبھی نہیں اوترتے یہ اسکی تشخیصی علامات ہیں جو اسکو اور تمام امراض سے علیحدہ کرتی ہیں اسکا اشتباہ سکروی یا آتشک یا گرٹ کے ساتھ ہوسکتا ہے مگر سکروی ہمیشہ ایسی حالتوں میں شروع ہوتی ہے جبکہ سبز ماکولات اور تازہ پھل مدتوں تک کھانے نصیب نہوئے ہوں جیسے جہازی سفروں میں اور اسمیں مسوڑے پھولکر کھوکھلی اور رکمزور ہوجاتے دانت ہلنے لگتے ہیں۔

آتشک میں طرح طرح کے جلدی فسادات ظاہر ہوتے ابتدا ہارڈ شینکر سے ہوتی پھر کنج ران میں اولمی ہوتے اوسکی بعد جلدی فسادات ظاہر ہوتے ہیں۔ رگرٹ کے داغ محدود اور معدود ہوتے ہیں۔

علاج شروع سے مریض کو ہر قسم کی حرکت وجنبش سے منع کریں حیوانی غذائیں بکثرت دیں پانی اور رقیق چیزیں کم پینے دیں اگر کوئی خاص سبب دریافت نہ ہوسکے تو سلوزنا ئیٹریٹ ٹنکچر فیری پرکلورائڈ۔ آرسنک۔ کونین۔ ارگٹ پھٹکری سلفیورک ایسڈ گیلک ایسڈ ٹینک ایسڈ ہیزی لین ٹنکچر آف لارچ ایسی ٹیٹ آف لڈ ہیمامیلس پوٹاسی کلوراز

سٹرکینا وغیرہ حابس ادویہ استعمال کریں۔ ان سب میں سے سلور نائٹریٹ سب سے زیادہ قابل اعتبار ہے
(۲) ٹنکچر سٹیل۔ فاولرس سالیوشن ملاکر دینا۔
(۳) ٹرپنٹائین اندرونی اور خارجی طور پر اگر سکروی کی وجہ سے یہ مرض ہو تو تازہ پھل بکثرت استعمال کرائیں۔ خاصکر لیموں سنگترہ۔ راسبیری سیب۔ ناشپاتی۔ آڑو۔ لوکاٹ۔ اور آبنہ غذا میں آلو۔ سبز ترکاری اور ساگ بافراط کھائیں۔ اگر کسی ادویہ کی استعمال سے یہ شکایت پیدا ہوئی ہو تو اسکا استعمال فوراً بند کرا دیں بعض اوقات تمام بدن میں فیراڈک کرنٹ پاس کرنا نہایت مفید ہوتا ہے۔

پرپل کرافٹ Purple Craft جرے نیم میکولوٹم کا بیان دیکھو۔

پرٹوسس Pertussis ہوپنگ کف کا بیان دیکھو۔

پرجنگ نٹ Purging Nut باگ بھرنڈا کا بیان دیکھو۔

پرسپائیریشن Perspiration پسینہ۔ عرق پسینے کے امراض کا بیان دیکھو۔

پرسپاوشان۔ اکثر ہندوستان تحجاب کے کوئیں کی دیوار پر یا اندرونی سطح میں عموماً ہوتی ہے۔ اسکو ہم استعمال آخون اور تحو لف لی ہوتی ہے

پرفوریشنز Perforations یعنی کسی عضو میں سوراخ ہوجانا۔ اسکا علاج طبیب کو مقام اور عضو وغیرہ اور حالت مریض کے مطابق خود موقعہ پر تجویز کرنا چاہئے ہم اسجگہ پر صرف چند عام اصول کیطرف توجہ دلاتے ہیں۔
(۱) اگر اطراف میں کسی جگہ سوراخ ہوجاوے تو اسکا علاج ناسور کیطرح ہے۔
(۲) اگر کسی کے شکم یا سینہ کے عضو میں ایسا واقعہ ہوجاوے تو سب سے مقدم یہ ہے کہ مریض کو ہر قسم کی حرکت سے پرہیز کراویں۔
(۳) اگر معدہ یا امعا میں سوراخ ہے تو تمام غذا بند رکھیں اور ٹنکچر اوپیم دیتے رہیں تاکہ تمام حرکت معدہ و امعا بند رہے۔ اگر علامات پیری ٹونائیٹس شروع ہوجائیں تو پے راٹومی کر کے حسب موقعہ سوراخ کو درست کر سکتے ہیں۔
(۴) اگر شش یا برانکائی میں سوراخ ہوجاوے تو نیوموتھوریکس سے بچنے کے لیے سینہ کو سٹریپ کردیں۔
(۵) جو علامات درد۔ سوزش۔ بخار وغیرہ پیدا ہوں اُنکا حسب حالت علاج کرتے رہیں۔

پرگیٹو Purgative مسہل اسکے چند اقسام ہیں۔ جو ذیل میں تفصیل وار بیان کئے جاتے ہیں۔

اوّل ملینات یعنی خفیف مسہلات جو محض امعا کی عضلی ریشوں کو تحریک دیتے ہیں۔ دیکھو ایپرینٹس کا بیان

دوم ڈرسٹکس یعنی وہ تیز مسہلات جو امعا کی میوکس ممبرین میں سوزش پیدا کرکے ایک قسم کا نزلہ پیدا کر دیتے اور امعا کے غدود اور لحمی ریشوں کو تحریک دیتے ہیں مثلاً الیٹریم۔ حنظل۔ روغن جمال گوٹہ۔ سلاطین۔ عصارہ ریوند۔ کالوکم۔ انڈیرا انما۔ ایوسائیم۔ کناڈنس۔ سے بیری۔ برای اونیا۔ البا سیپے ڈلا کیلی ڈو ویم جیبوکو کا ڈلفی نیم جلیب۔ بیلی پوسن نائیگرا جیبر و فا

سوم نمکین مسہلات مثلاً پوٹاسی نائیٹراس الیسی ڈا۔ پوٹاسی ٹارٹراس۔ پوٹاسی سلفاس۔ سوڈا ٹارٹریٹا۔ سوڈا سلفاس۔ ہیناڈی واٹر۔ فرڈرک شل واٹر۔ سوڈی سائیٹرو ٹارٹراس افرویسینس۔ سوڈی فاسفاس۔ سوڈیم کلورائڈ۔ میگنیشیا سلفاس۔ نمکین مسہل کے دینے سے غدود اور لحمی ریشوں کو بھی تحریک ہوتی ہے لیکن پانی انمیں زیادہ ترچھنتا ہے۔

چہارم - کتھارٹکس - یعنی وہ تیز مسہلات جو امعا کی غدود اور ریشوں کو بہت تحریک دیتے اور قدرے نزلہ بھی پیدا کرتے ہیں مثلاً کیلومل - بلیو پل - گرے پاوڈر - جلپ - سقمونیا - پوڈافلین - پوڈافلوٹاکسین - ریمنیس فرینگولا - ایڈ کتھارٹک .... کیسکرا سیگریڈا - ٹربنٹائین آئل - ایلیٹریم - کولوسنتھ - سپی سین - برڈاک - مدار کیفی لنتھس - گاہو نتھس - کنوبلارین - آئریڈین - جیلاپن - لیپ ٹنڈرین - سپی جیلیا - سٹلنجیا - وکٹوریا واٹر -

پنجم - سادہ مسہلات جو امعا کی حرکت کو ترقی دیکر مسہل اثر پیدا کرتے ہیں مثلاً سنا - صبر - کالادانہ یعنی عشق پیچہ -

پرمیگنیٹ آف پوٹاش - Permanganate of Potash خارجی استعمال میں پرمینگنیٹ آف پوٹاش ایک قوی اینٹی سپٹک - ڈس انفیکٹنٹ اور ڈیو ڈورنٹ ہے - پانچ چھ گرین فی پائنٹ لوشن خراب بدبو دار زخموں کی بدبو کو رفع کرتا اور انکو رو بصحت کرتا ہے - سوزاک - گلیٹ - ویجائنائیٹس - سرطان الرحم - ثبور مینی و دہن و گلو میں بطور پچکاری و غرغرہ استعمال کرنا نہایت مفید ہے - داخلی طور پر اسکا ابھی تک کوئی خاص فائدہ ثابت نہیں ہوا - حال میں بطور مدر حیض اسکو استعمال کیا جاتا ہے -

خر پوٹاسی پرمنگے ناس ۱ گرین سے ۵ گرین تک - لائکوار پوٹاسی پرمنگینٹس ۲ ڈرام سے ۴ ڈرام تک -

پرنمبوکو جیبورنڈی Pernambuco Jaborandi پائیلوکارپس پینیٹی فولیس - جیبورنڈی کا بیان دیکھو -

پرنسیز پائین Prinoe's Pine کیمے فلامبی لیسٹا کا بیان دیکھو -

پروٹیگان Protagon سری برین - دماغ اور اعصاب کا سری برین ایک جزو اعلیٰ ہے - اور جسقدر کوئی حیوان اعلیٰ عقل و تمیز رکھتا ہے اسیقدر اُسکے دماغ اور اعصاب میں پروٹیگان بکثرت پایا جاتا ہے جسقدر کسی حیوان میں جستی جسمانی دماغی اور روحانی دیکھی جاتی ہے اُسیقدر اُسکے دماغ اور اعصاب میں سری برین زیادہ ہوتا ہے - اس بنا پر یہ خیال کیا گیا اور تجربتاً ثابت بھی ہو گیا ہے کہ سری برین نہایت اعلیٰ درجہ کی حافظ صحت مقوی دماغ و دیگر اعضا ہے ٹیوبرکلوسز کے شروع مدارج میں کلی فائدہ بخشتی ہے - اسمیں ہائپوفاسفائیٹ آف اولی این بکثرت ہوتا ہے - اور اسی پر تمام اسکی تاثیرات منحصر ہیں **خر** ۱/۲ ڈرام سے ایک ڈرام تک -

پروریٹیس Pruritis
پروریٹس ولوی Pruritus Vulvæ
پرورائیگو Prurigo

کھجلی - خارش - جو امراض جلد کی بیرونی تہوں کی ہیں ہوں اون میں کم و بیش کھجلی اکثر ہوتی ہے - جلد کے امراض کا بیان دیکھو - لیکن جو امراض گہرے ہوں مثلاً آتشک جذام وغیرہ کے فسادات اونمیں نہیں ہوتی مفصلہ ذیل وجوہات سے کھجلی ہو سکتی ہے -

(ا) مقامی خراش - مثلاً میلے کپڑے - جوں لیکھ - داد کے کیڑے - جرب کے کیڑے - پیشاب یا دوسری غلاظتوں کی وجہہ سے یا تیز دواؤں مثلاً مرچ - روغن جمالگوٹہ - ٹارٹار ایمیٹک لگنے سے -

(ب) جلد کی سوزش مثلاً اکزیما - لائی کن - پرورائی گو - سطحی پھنسیاں - اچھالا اور داغ - رنگ پتی اور ورد نیولا

(۳) انتقال خراش کے طور پر مثلاً کرم امعا۔ بدہضمی ترشی معدہ اور برائیٹس ڈزیز میں۔
(۴) خون میں فاسد اجزا ملنے سے مثلاً یرقان میں صفرا کے ملنے سے اور کوپابیو کھانے سے۔

کھجلی کبھی تو خفیف ہوتی ہے اور کبھی بہت شدید۔ کبھی ایک خاص مقام پر محدود ہوتی ہے اور کبھی کل جسم پر ہو جاتی ہے۔ جب خاص خاص مقاموں پر محدود ہو تو اسکے علیحدہ نام مقرر ہو گئے ہیں جنکی مفصلہ ذیل بڑی اقسام ہیں۔

اوّل پروراٹس ولوی۔ اندام نہانی پر کھجلی ہونا۔ اس میں خاص سبب سیلان رطوبت فرج رحم ہوتا ہے۔

دوم پروراٹس سکروٹائی اٹ پی نس۔ فوطوں اور عضو تناسل کی کھجلی۔ اسکی وجہ اکثر غلاظت یا داد یا چنبل ہوتی ہے۔

سوم پروراٹس انائی۔ دبر کے گرد کھجلی ہونا۔ یہ بچوں میں چلونوں کی وجہ سے اور جوانوں میں بواسیر یا چنبل یا پسینہ یا غلاظت کی وجہ سے ہوتی ہے

چہارم پروراٹس سنائی لس۔ بوڑھوں کی کھجلی۔ یہ عموماً کیڑوں یعنی جوئیں جوں یا غلاظت سے ہوتی ہے

علاج۔ اسباب قواعد عامہ کے مطابق کرنا چاہیئے۔

پروگریسو مسکولر اٹروفی Progressive Muscular Atrophi اسکے دوسرے نام ویسٹنگ پالسی اور کروول ہیرز پیرے لی سس بھی ہیں۔ اسمیں عضلات ماؤف ڈھیلے نرم پھیکے اور پتلے ہوتے جاتے ہیں خاصکر اپنے بالائی حصہ میں خوردبین سے معلوم ہوتا ہے کہ لحمی ریشے تو پتلے اور نرم ہوتے جاتے ہیں مگر ریشوں کے درمیان کی چربی اور ایریولر ٹشو بڑھ جاتے ہیں۔ کبھی خاص لحمی ریشوں میں بھی چربی پڑ جاتی ہے۔ نخاعی اعصاب کی انٹی ریر روٹس اور سمپےتھیٹک اعصاب جو اوسمیں آتے ہیں پتلے پڑ جاتے ہیں۔ نخاع میں انٹی ریر کارنوا فاسد ہو جاتے ہیں۔ اس مرض کی علامات بہت آہستہ آہستہ شروع ہوتی ہیں۔ پہلے شانہ کی عضلات پتلی ہو جاتے رفتہ رفتہ تمام جسم کے مگر پلکوں اور کھانے کے عضلات سالم رہتے ہیں کبھی کبھی ماؤف عضلات میں ابتدائی درجوں میں خود بخود لرزہ ہوتا رہتا ہے بجلی کا احساس کم ہوتا جاتا ہے مگر ری ایکشن آف ڈجنریشن نہیں ہوتی۔ دماغ آخر تک صاف رہتا ہے عضلات اور جوڑوں کے قسم کا درد اکثر محسوس ہوتا ہے

علاج۔ اصلاح غذا و عادات اور مقویات سے کریں۔

مفصلہ ذیل امراض سے اسکا اشتباہ ہو سکتا ہے مقامی فالج امائیوٹروفک لیٹرل سکلی روسس زہر سکہ۔ پولیومائی لائیٹس آنٹی ریر اکیوٹا۔ اور سب اکیوٹا مجنون کا عام فالج۔

پرولیپس انائی Prolapsus Ani
پرولیپس ریکٹائی Prolapsus Recti
} خروج المقعد۔ کانچ نکلنا۔ اسمیں سب سے مقدم یا امر ہے کہ خارج شدہ حصہ کو جس طرح مناسب ہو اندر کر کے پیری نیل بینڈیج کے ذریعہ برابر دبا کر رکھا جاوے۔ خفیف حالتوں میں خود مریض اپنی انگلی یا انگلیوں سے بآسانی خارج شدہ حصہ کو اندر کر سکتا ہے۔ اگر ورم ہو گیا ہو تو لنٹ کا ٹکڑا خارج شدہ حصہ پر رکھکر پہلے ہاتھ کے

ساتھ ساتھ ہر طرف دباویں تاکہ ورم کم ہو جاوے بعد ازاں انگشت سبابہ پر تیل لگا کر مقعد کے اندر جسقدر دور تک ممکن ہو
زور سے پہنچاویں اسطرح کرنے سے کالج اندر ہو سکتی ہے۔ اگر ورم بہت زیادہ ہوا اور بواسیر بھی ورم خوردہ موجود ہو کہ
مثا اندر کرنا محال ہو جاوے ایسی حالت میں ایک دو روز اسپر پولٹیس لگاویں جب ورم کم ہو جاوے تب اندر کرنیکی کوشش
کریں لیکن اگر بواسیر سخت ورم خوردہ ہو کر مردار پڑنے شروع ہو گئی ہوں تو ہرگز اندر کرنے کا ارادہ نکریں بلکہ چند روز
برابر پولٹیس لگاتے رہیں تاکہ مردار شدہ بواسیر صاف ہو جاویں۔

داخلی طور پر کچلہ سنکونیا اور ارگٹ سب سے عمدہ ادویہ ہیں۔

مقامی طور پر جو قابض مرہم و بتیاں پائلز میں مذکور ہوئی انمیں سے حسب موقعہ استعمال کر سکتے ہیں۔

خروج مقعد کے اسباب نہایت مختلف ہوتے ہیں اسلئے سبب کو معلوم کر کے اسکی مدافعت کی کوشش کرنی چاہیئے مثلاً سنگ مثانہ۔ کرم اسعا۔ انلارجڈ پراسٹیٹ۔ پالی پس ریکٹائی۔ بواسیر۔ سٹرکچر آف دی یوریتھرا وغیرہ امراض میں سے اگر کوئی موجود ہے تو انکی طرف توجہ ضروری ہے اگر اس قسم کا کوئی سبب معلوم نہوا اور خروج متواتر ہوتا رہتا ہو۔ تو اسکے لئے مفصلہ ذیل تدابیر ہیں

(۱) عام صحت کو عمدہ آب و ہوا۔ غذا اور مقوی دواؤں سے ترقی دینا۔
(۲) قبض کی مدافعت کرتے رہنا سلفر اور کریم آف ٹارٹار۔ براز کو نرم رکھنے کے لیئے عمدہ ادویہ ہیں۔
(۳) مقامی طور پر پھٹکری۔ ارگٹ۔ ہیزلین سرد پانی وغیرہ کی پچکاری کرتے رہنا۔ دیکھو بیان پائلز کا۔
(۴) نایٹرک ایسڈ یا کاسٹک یا کاٹری سے دبر کے کنارہ کو جلا دینا تاکہ فایبرس ٹشو سکڑ کر دبر تنگ ہو جاوے
(۵) کسیقدر میوکس ممبرین کو تمام دائرہ میں ڈسیکٹ کر دینا۔

پرولیپس اوویرائی Prolapsus Ovari ۔ مریض کی چارپائی پاؤں کی طرف سے ۲ انچہ اونچی رکھیں جماع سے ممانعت کر دیں ہر قسم کی حرکت سے منع اور برابر چت لیٹے رہنے کی تاکید کر دیں۔ پشت پر سکرم کے قریب گلاس لگانا۔ جانا میں گرم پانی کی پچکاری کرنا مفید ہیں۔
سخت حالتوں میں اگر ممکن ہو سکے تو جانا میں چیرہ دیکر اووری کا نکال لینا ضروری ہوتا ہے یہ اسی حالت میں ممکن ہے جبکہ اووری ڈگلاس پاوچ میں گر پڑے اور جانا میں کو انگشت کے ساتھ معلوم ہو سکے۔ رنگ پیسری یا ربڑ بال پیسری کے سہارے سے چند ایام میں اووریز اپنی جگہ پر قایم ہو سکتی ہیں۔

پرولیپس یوٹرائی Prolapsu Uteri خروج الرحم۔ اول تدابیر حفظ ماتقدم

جب شروع علامات پرولیپس کی معلوم ہوں تو مریض کو چلنے پھرنے سے منع کر دیں۔ بستر پر آرام سے لٹا رکھیں۔ یوروپین مستورات کا طرز لباس رحم کے لیئے سخت مضر ہے۔ کیونکہ اسمیں شکم اور پیڈو کے اعضا پر تمام بوجھ پڑتا ہے پرولیپس کی ابتدا میں خاصکر نہایت ضروری امر ہے کہ پیڈو پر دباؤ نہ پہنچے بلکہ اس قسم کی پٹیاں یا سہارے شکم پر لگانی چاہیئیں جن سے تمام شکم کے اعضا کا بوجھ اوپر کو تلا رہے۔ روزانہ ٹھنڈے پانی میں بیٹھ کر غسل کرنا مفید ہے اگر جانا اور شرمگاہ میں اجتماع خون ہو تو اسکا علاج مسہلات جونک برف

لگانے یا انٹرمجنٹ پچکاریوں سے کرنا چاہیئے قبض کیحالت میں چونکہ اخراج براز کے وقت زور لگانا پڑتا ہے جو پرولیپس کے لیئے مضر ہے اسلئے ایسی تدابیر کرتے رہیں جنسے قبض نہ ہونے پاوے اور پاخانہ نرم و رقیق آتا رہے اگر رحم میں خم آگیا ہو یا بے جگہ گر پڑا ہو تو عام قواعد کے مطابق اُسکا علاج کریں کھانسی چھینک ہچکی نفخ معدہ اور پرولیپس کو زیادہ کرتے ہیں اسلیئے ان امراض کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

دوم - رحم ازجا افتادہ کو اپنی اصلی جگہ پر پہنچانا - اسکی تدبیر یہ ہے کہ مریضہ کو نی الیبو یا لتھاٹومی کی وضع پر کرکے خارج شدہ حصہ کو باہستگی و نرمی ایسی ترتیب سے اندر کریں کہ جو حصہ سب سے پہلے خارج ہوا ہے وہ سب سے پیچھے اندر جاوے اور جو سب سے پیچھے خارج ہوا ہے وہ سب سے پہلے۔

سوم - رحم کو اصلی جگہ پر پہنچا کر اُسی جگہ قائم رکھنا خفیف حالتوں میں اسقدر کافی ہے کہ مریض کو دو تین ہفتہ برابر چارپائی پر لٹائے رکھیں نشست برخاست اور چلنے پھرنے سے باز رکھیں - عام صحت کو مقویات سے ترقی دیں - القصہ جو تدابیر حفظ ماتقدم کی بیان کیگئیں اُن سب پر عمل کریں شروع درجہ میں جب کہ رحم بے جگہ یا خمیدہ ہوگیا ہے تو مفصلہ ذیل پیسریز میں سے جو مناسب ہو استعمال کریں مثلاً ج - گرین ہال - گھرنگ - گرینی ہیولیٹ - زوانگ - باریٹرکپ اور سٹیم کیلرس پرولیپس - انفلیٹیک - گاڈسن زوانگ - ایرپیڈ لیکن اخیر حالتوں میں جبکہ رحم شرمگاہ سے باہر نکلکر مدت تک اسی حالت میں رہے اور کسی علاج سے اپنی اصل حالت پر قائم نہ ہو سکے تو مفصلہ ذیل جراحی دستکاریوں میں سے جو مناسب موقعہ ہو کرنی چاہیئے۔

(۱) الای ٹرو رہیفی یعنی وجائنا کی سطح پر سے میوکس ممبرین کے مثلث یا بیضوی یا مسدس ٹکڑے سیکٹ کرکے اسکو ٹانک کر دینا۔

(۲) اپی سیو رہیفی شرمگاہ پر دستکاری کرکے اسکو تنگ کر دینا۔

(۳) کالپو ٹرو سس - رحم کے بالمقابل سطحوں کو چھیلکر باہم ملا دینا

(۴) پیری نیو رہیفی - اسکا مطلب یہ ہے کہ پیری نیل باڈی اگر وہ شکستہ ہو کر کمزور ہو گیا ہے قائم اور مضبوط کرنا یہ دو طرح پر کیا جاتا ہے۔

اول اسطرح پر کہ ایک ہلالی شگاف سیون میں اسطرح پر دیتے ہیں کہ ہر دو سرے سامنے کی طرف حسب ضرورت لمبائی پر ختم ہوں پھر اس شگاف کے لبوں کو خوب زور سے کشادہ کرکے ایک خمدار سوئی بیرونی لب کے قریب کافی گہرائی تک
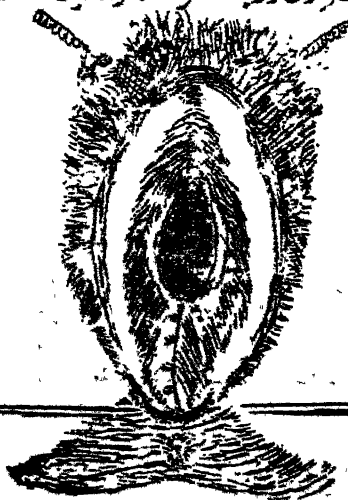
داخل کرکے اندرونی لب کے قریب اُسکا سر نکال لیتے ہیں۔ پھر دوسری طرف اسی سوئی کو اندرونی لب کے قریب زخم کے اندر کافی گہرائی تک لیجاکر بیرونی لب کے قریب نکالتے ہیں۔ تب اس دھاگہ کو ایسے زور کے ساتھ کھینچکر باندھتے ہیں کہ ایک طرف کو زخم کی سطح سے جا ملتی ہے۔ گویا کہ سیون کے اطراف کی ساختیں اس ترکیب سے کھینچکر درمیانی خط میں آملتی اور اسطرح سے پیری نیم خوب مضبوط ہو جاتا اور از جا افتادہ وجائنا ورحم کو خوب سہارے رکھتا ہے۔

دوم۔ اسطرح سے کہ سیون میں ایک چھوٹا سا آڑا شگاف دیکر اسکے ہر دو سروں سے ایک ایک شگاف سامنے کی طرف ایک ایک انچ لمبا مخرجگاہ کے ہر دو لبوں میں اور ایک ایک وبر کے جانبین میں ½ انچ لمبا لیجاتے ہیں۔ جیسا کہ شکل (الف) میں نمونہ کے طور پر دکھلایا گیا ہے۔ تب زاویہ ہائے (ا) اور (ب) میں ریٹریکٹر ڈالکر خوب زور سے اوپر اور نیچے کی طرف زخم کے لبوں کو کھینچتے ہیں تاکہ زخم کشادہ ہو کر اُسکی شکل نقشہ (ب) کے مطابق ہو جاوے۔ ایک طرف زخم کے قریب خط الف پر ایک خمدار سوئی داخل کرکے خط ب پر اسکو نکال لیتے اور پھر خط ج پر داخل کرکے خط د پر نکال لیتے ہیں۔ اسطرح سے چار یا پانچ دھاگہ حسب انداز داخل کر لینے چاہئیں۔ بعد ازاں ایک ایک دھاگہ کو خوب زور سے کھینچکر باندھ دینے سے تمام طرفین کا گوشت وسط میں آجاتا اور زخم بہت جلد مندمل ہو کر پیری نیم خوب مضبوط ہو جاتا ہے۔ اس دستکاری میں قدیم پیری نیم کی ہر دو قطع جو پھٹنے سے الگ الگ ہو گئے تھے آپس میں متصل ہو کر پیوست ہو جاتے اور نیز کچھ زیادہ فایبرس ٹشو بھی اُسمیں ملجاتا ہے ÷
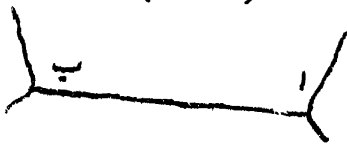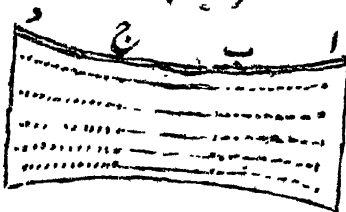
(الف)

(ب)

چہارم۔ قطع فم رحم۔ ایمپوٹیشن آف دی سروکس۔ سروکس کو چاقو یا قینچی سے کاٹ ڈالنے کے بعد وجائنا کی ممبرین کو فم رحم پر سی دینا چاہیئے۔ جیسا کہ نقشہ ذیل میں دکھایا گیا ہے۔
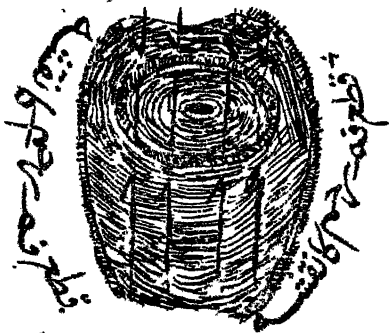
پرولنٹ آفتھیلمیا Purulent Ophthalmia۔ کنجنکٹائیوا کے امراض کا بیان دیکھو

پرون Prune۔ آلوبخارا۔ ملین مفرح مسکن حدت خون اور قدرے مدر ہے۔

پرونس سروٹینا Prunus Serrotina۔ دیکھو بیان پرونس ورجینیکا کا

پرونس لاروسریسس Prunus Laurocerases لاروسریسی فولیا کا بیان دیکھو

پرونس ورجیانیکا Prunus Virginica اسکے دوسرے نام پرونس سروٹینا - بلیک چیری اور وائلڈ چیری ہیں - اسکی چھال میں ہائڈروسائنک ایسڈ اور ٹینین بکثرت ہوتے ہیں - انھیں دو اجزا پر اسکی تمام تاثیرات منحصر ہیں - مخدر مقوی اور مخرج بلغم ہے بمفصلہ ذیل امراض میں استعمال کیجاتی ہے -

زکام ، نزلہ ، سرفہ ، پیچش - اسہال - اختلاج قلب ، خشک کھانسی ، بدہضمی ، سل ، ذات الریہ -

خ فلوئڈ اکسٹرالٹ ۳۰ بوند سے ۶۰ بوند تک - انفیوزن (چھال ½ اونس پانی ایک پائنٹ) ½ ڈرام سے ۲ ڈرام تک ٹنکچر ۲۰ بوند سے ۴۰ بوند تک - پرونین ایک گرین سے ۳ گرین تک - سرپ ۲ ڈرام سے ۴ ڈرام تک -

پری پیوس Prepuce کھلڑی - عضو تناسل کی جلد کا وہ حصہ جو ختنہ میں قطع کیا جاتا ہے - دیکھو عضو تناسل کے امراض کا بیان دیکھو -

پریسبی اوپیا Presbyopia بعید نظری بصارت کے نقصانات کا بیان دیکھو -

پرگنینسی کے امراض یعنے ایام حمل کے امراض - ایام حمل کے امراض کی تفصیل حسب ذیل ہے -

اول - معدہ و امعاء کے متعلق -

(۱) غثیان و قے - اکثر تو خفیف ہوتی مگر بعض اوقات اس شدت اور کثرت سے ہوتی ہے کہ مریضہ ایک گھونٹ پانی کا بھی ہضم نہیں کر سکتی - اور کبھی غذا اور پانی نہ پہنچنے کیوجہ سے ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے کبھی اسقاط ہو کر اس آفت سے نجات ملتی ہے -

(۲) اسہال - کبھی ایسا سخت ہوتا ہے کہ اسقاط ہو جاتا ہے -

(۳) قبض - اکثر رہتا ہے اسکی دو وجوہات ہوتی ہیں اول انتڑیوں کا ضعف دوم مقعد پر رحم کا دباؤ رہنا -

(۴) بدہضمی ، عدم اشتہا - نفخ - تھوک بکثرت خارج ہونا -

(۵) بواسیر - یہ مقعد پر رحم کا دباؤ رہنے کی وجہ سے ہو جاتی ہے -

دوم - خون اور دوران خون کے متعلق

(۱) انیمیا - اور ہائڈریمیا یعنی خون کا ناقص اور رقیق ہو جانا خفیف حالت تو ہمیشہ ہوتی ہے مگر جب سخت انیمیا یا ہائڈریمیا ہو جاتے تو قابل توجہ ہو جاتا ہے - شدت ہائڈریمیا سے اندام نہانی اور پاؤں پھول جاتے ہیں کبھی کل جسم کا استسقا ہو جاتا ہے - اوسوقت برائیٹس ڈزیز سے اسکا اشتباہ ہو سکتا ہے شکم کی وریدوں پر رحم کا دباؤ پڑنے سے بھی ایسی حالت ہو جاتی ہے - انکی تشخیص قارورہ کی امتحان اور عام علامات سے بھی ہو سکتی ہے -

(۲) کبھی کبھی اختلاج القلب یا غشی کا ہو جانا - یہ دو طرح سے ہوتا ہے ایک تو رقت و قلت خون سے اور دوئم قلب پر رحم کا دباؤ پہنچنے سے -

(۳) ٹانگوں اور اندام کی وریدوں کا پھول جانا۔

سوم۔ فرج۔ رحم اور مثانہ کے متعلق

(۱) البومی نوریا۔ یہہ مفصلہ ذیل وجوہات سے ہوسکتا ہے اول قلت ورقت خون یا گردہ کی وریدوں یا یوریٹرس پر رحم کا دباؤ پڑنے یا بلڈ پریشر زیادہ ہونے سے دوئم خاص برائیٹس ڈزیز کے ہوجانے سے صورت ثانی میں عام استسقا۔ دردسر غثیان قے پیشاب کا قلیل المقدار اور گاڑھا ہونا۔ اسمیں البومن خون اور کاسٹ موجود ہونا کبھی کبھی تشنج ہونا تشخیصی علامات ہیں تشنجون کیوجہ سے اسقاط بھی ہوجاتا ہے۔

(۲) احتباس البول۔ جو رحم کے بے وضع گرنے اور فم مثانہ پر دباؤ پہنچنے سے ہوجاتا ہے۔

(۳) سلسل بول و تقطیر البول۔ رحم کا دباؤ مثانہ پر پڑنے سے ہوجاتا ہے۔

(۴) لیوکیوریا۔ جریان سفیدی۔ فرج میں اجتماع خون رہنے سے ہوجاتا اور وضع حمل کے بعد رفع ہوجاتا ہے

(۵) اندام کی کھجلی۔ یہ سیلان رطوبت یا نقصان خون سے یا انتقال حس اعصابی سے ہوجاتی ہے

چہارم۔ اعصاب اور دماغ کے متعلق

(۱) بے خوابی۔ بعض اوقات بڑی تکلیف دہ ہوتی ہے۔

(۲) فالج واسترخا۔ مثلاً لقوہ۔ پیراپلیجیا۔ ہمی پلیجیا۔ یہ اختناق الرحم یا برائیٹس ڈزیز کیوجہ سے ہوجاتے ہیں پیراپلیجیا رحم کا دباؤ سکرل وطبر پلیکسس کے اعصاب پر۔۔۔ پڑنے سے بھی ہوجاتا ہے۔

(۳) اعصابی درد۔ مثلاً چہرہ۔ پیشانی۔ سینہ۔ پستان اور کمر میں۔

(۴) کوریا یعنی رعشہ جس عورت کو پہلے سے کوریا ہوا ہو سکو ایام حمل میں دورہ ہوجاتا ہے۔ ابتداً بھی ہوسکتا ہے ایکدفعہ ہوکر آئندہ کی حملوں میں دورہ کرتا رہتا ہے کبھی اس سے اسقاط ہوکر صحت ملتی ہے اور کبھی مریضہ کو ہلاک کردیتا ہے پس ایام حمل میں اسکا ہونا خطرناک ہے۔

(۵) جنون اور ایکلیمشیا۔ انکا بیان زچہ کے امراض میں دیکھو۔

پنجم۔ اعضائے تنفس کے متعلق

(۱) کھانسی جو انتقال حس اعصابی کیوجہ سے تشنجی طور پر ہوتی ہے۔

(۲) دمکشی۔ پہلے مہینوں میں انتقال حس اعصابی کی وجہہ سے ہوتی ہے اور آخری مہینوں میں ڈایافرام پر رحم کا دباؤ رہنے کی وجہ سے۔

ششم۔ بار آور رحم کا خم کھاجانا یا اپنی جگہہ سے گر پڑنا

(۱) آنٹی ورشن۔ یعنی رحم کا معمول کی نسبت آگیطرف زیادہ گر پڑنا جب ایسا ہوتا ہے تب مثانہ پر دباؤ رہنے کی وجہ سے سلس بول یا تقطیر البول رہتا ہے کبھی آنٹی ورشن اسقدر ہوجاتا ہے کہ شکم

کی دیوار کی کھنچش عضلات درمیانی خط میں علیحدہ ہوکر رحم درمیان میں ابھرا اٹھا اور پیٹ لٹکا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

(۲) پرولیپس۔ خروج الرحم جب رحم پہلے سے گرا ہوا ہو تو حمل کے بعد اور زیادہ گر جاتا ہے عموماً چوتھے مہینہ میں رحم پیڈو سے اوپر چڑھکر شکم میں چلا جاتا ہے۔ مگر بعض حالتوں میں پیڈو کے اندر پھنسا رہ جاتا اور مثانہ و مقعد کو دباکر پیشاب و پاخانہ کے متعلق تکالیف پیدا کر دیتا ہے مثلاً قبض بار بار حاجت ہو جانا۔ دست لگجانا سلس البول تقطیر البول احتباس البول آخرکار یا تو شکم کیطرف چڑھ جاتا ہے یا اسقاط ہو کر نجات ملتی ہے۔

(۳) ریٹروورشن۔ کبھی تو یہ حالت پہلے سے موجود ہوتی ہے اور کبھی صدمہ یا ضرب یا گر پڑنے سے ایام حمل میں واقع ہو جاتی ہے۔ اسمیں رحم کا جسم پیچھے کیطرف گر کر رودہ مستقیم کو دبا لیتا اور اسکی گردن سامنے کیطرف بڑھکر فم مثانہ کو دبا لیتی ہے۔ اسطرح سے مثانہ کا منہ رُک کر احتباس البول ہو جاتا اور مثانہ تنجاتا ہے اور دوسر رودہ دبکر قبض ہو جاتا اور بار بار حاجت معلوم ہوتی ہے پیٹ کو ٹٹولنے سے رحم نہیں معلوم ہوتا بلکہ مقعد میں انگشت داخل کرنے سے پچھلی طرف گرا ہوا محسوس ہوتا اور فرج میں انگلی داخل کرنے سے اوسکی گردن سامنے کو اکڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے اسکا انجام یہ ہوتا ہے کہ یا تو چوتھے مہینے کے بعد رحم اوٹھکر شکم میں چلا جاتا ہے یا پیڈو میں پھنسا رہنے سے اسقاط ہو جاتا ہے ورنہ مثانہ کے گلجانے یا پھٹنے یا پیشاب کا زہر چڑھ جانے سے مریضہ ہلاک ہو جاتی ہے۔

(۴) پیڈو کے جوڑوں کا ڈھیلا پڑجانا۔ بعض اوقات یہانتک نوبت پہنچتی ہے کہ چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا اور درد رہتا ہے۔

ہفتم جنین اور اوسکی جھلیوں اور آنول نال کے امراض۔ انکا بیان علیحدہ کیا گیا ہے۔ دیکھو جنین اور اوس کے متعلقات کے امراض۔

ہشتم۔ حاملہ کے متفرق امراض۔ جنکا اثر جنین پر بھی پڑتا ہے۔

(۱) چیچک۔ حاملہ عورت کو یہ مرض ہو جانا خود اوسکو اور نیز جنین کے واسطے مضر ہے۔ اسمیں رحم سے پانی جاری ہونے اور اسقاط کا اندیشہ رہتا ہے بچہ کو بھی اکثر چیچک ہو جاتا ہے۔

(۲) خسرہ اور سکارلیٹ فیور۔ اگر خفیف ہوں تو اندیشہ نہیں اگر شدید ہوں تو اسقاط ہو جاتا ہے۔

(۳) آتشک خواہ ابتداء سے ہو یا مریض نطفہ سے عورت کو پہنچا ہو اسمیں اسقاط کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۴) ٹائیفائڈ۔ ٹائیفس اور قحط کے بخارات۔ اسمیں جریان خون ہو کر اسقاط کا اندیشہ ہوتا اور نیز کبھی شدت حرارت سے جنین مر جاتا ہے۔

(۵) نیوموںیا۔ یہ عورت کیواسطے مہلک ہوتا ہے۔ اسمیں اسقاط اکثر ہوتا اور شدت بخار یا دمکشی یا نقص خون کیوجہ سے جنین بھی اکثر مر جاتا ہے۔ ماں کا خون حمل کیوجہ سے پہلے ہی رقیق اور ناقص ہوتا اور دمکشی رہتی ہے نیوموںیا میں یہ تکالیف دوبالا ہو کر مہلک ہو جاتی ہیں۔

(۶) سل اول تو سل والی عورتیں حاملہ نہیں ہوتیں۔ اگر حمل ٹھہر جاوے تو سل کا زور کم ہو جاتا ہے اور کبھی شدت پکڑ کر مہلک ثابت ہوتا ہے۔

(۷) امراض قلب۔ انکی شدت زیادہ ہو کر استسقا اور دمکشی زیادہ ہو جاتی اور رنگت زردی مایل پڑ جاتی ہے۔

(۸) یرقان۔ صفراوی نالیوں پر رحم کا دباؤ پڑ کر خفیف یرقان تو ہمیشہ ہو جاتا ہے۔ مگر بعض اوقات مہلک قسم کا یرقان ہو جاتا اور جگر کی یلو اٹروفی ہو کر مریضہ ہلاک ہو جاتی ہے۔

(۹) ذیابیطس۔ یہ مرض جنین اور حاملہ کیواسطے خطرناک ہے خفیف گلائی کوسوریا تو اکثر اسطرح بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ دودھ کی شکر خون میں جذب ہو کر پیشاب کے ساتھ خارج ہونے لگجاتی ہے

(۱۰) رحم کا سرطان حمل کیحالت میں یہ مرض بہت جلدی ترقی کرتا ہے۔ اگر یہ حالت معلوم ہو جائے تو فوراً اسقاط کرا دینا چاہیئے ورنہ بعد میں شکم کھولنے اور رحم میں چیر دینے کے سوائے اور کوئی صورت بچہ باہر نکالنے کی نہیں رہتی

(۱۱) اووری کی سسٹ۔ انکی پھٹنے یا متورم ہو جانے سے مہلک نتائج ہو سکتے ہیں پیدائش کیوقت انکی وجہ سے سخت روک واقعہ ہو جاتی ہے۔

(۱۲) رحم کی رسولیاں۔ حاملہ رحم کے ساتھ یہ بھی بڑھجاتی اور وضع حمل کے بعد اصلی حالت پر آجاتی ہیں۔ ان سے پیدائش کیوقت دقتیں پیش آتی اور کبھی قبل از وضع حمل یا بعد از وضع حمل خطرناک جریان خون ہو جاتا ہے۔

چونکہ ایام حمل میں کاربانک ایسڈ بکثرت خارج ہوتا ہے اسلیئے حاملہ عورت کو صاف اور تازہ ہوا میں رکھنا۔ اور ہلکی ورزش بھی کرانا چاہیئے شکم اور سینہ پر کسی قسم کا تنگ لباس نہو اور غذا لطیف سادی اور سریع الہضم کھلائی جاوے ایام حمل میں مختلف امراض عموماً چار وجہ سے پیدا ہوتے ہیں **اول** اسوجہ سے کہ رحم اور انثیین کو جو پرورش نطفہ کیلیے بہت سی خلاف عادات تغیرات برداشت کرنے پڑتے ہیں اسوجہ سے اعصاب اور اعضائے انہضام میں ریفلیکس طور پر بہت سا فتور برپا ہو جاتا ہے **دوم** اسوجہ سے کہ خون ناقص اور رقیق ہو جاتا ہے۔ **سوم** اسوجہ سے کہ گردہ اور شش پر زیادہ کام آپڑتا ہے **چہارم** اسوجہ سے کہ رحم کا اعضای قرب وجوار پر دباؤ رہتا ہے۔

ذیل میں چند امراض ایام حمل کا علاج مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

علاج اول غثیان و قے۔ بعض عورتوں میں یہ تکالیف اس شدت سے ہوتی ہیں کہ کوئی غذا یا دوا ہرگز معدہ میں نہیں ٹہرسکتی بلکہ فوراً قے ہو جاتی ہے ایک جرعہ آب یا برف کا ٹکڑا بھی ہضم کرنا دشوار ہو جاتا اور متواتر فاقہ کشی سے مریض خوفناک حالت کو پہنچ جاتا ہے خفیف حالتوں میں محض مفید علاج کافی ہے کہ امعا کو صاف رکھیں سریع الہضم غذائیں قلیل مقدار میں تھوڑے تھوڑے وقفے سے دیتے رہیں مثلاً دودھ اور سوڈا واٹر۔ حریرہ یخنی شوربا۔ اور ڈبل روٹی بصیغہ شربت وغیرہ

لیکن سخت حالتوں میں بعض اوقات آگزلیٹ آف سیریم (ڈیڑھ گرین فی خوراک) نائیٹریٹ آف بسمتھ۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ

کرے زوٹ نبھال۔ آرسنک پیپسین۔ انگلووین۔ برومائڈ آف پوٹاشیم۔ نائیٹروگلیسرین۔ مارفیا جلدی پچکاری۔ کوکین کیلسیم کلورائڈ۔ وائیم اپی کیک۔ آیوڈین۔ کومیس۔ سنکرے ٹین۔ پارا ایلڈی ہائڈ۔ وای برنم پرونی فولیم وغیرہ یکے بعد دیگرے آزمائی گئی لیکن سوائے مایوسی اور حیرانی کے کچھ حاصل نہیں ہوا ایسی حالتوں میں حسب ذیل علاج کرنا چاہیئے۔

۱) دانہ مکی بھنے ہوئے مریضہ کو چبائیں۔ اگر فاقہ کشی کی وجہ سے طاقت چبانے کی نہ رہے تو انکو بطور ستو یا دلیہ یا آرد مکی کی روٹی کھلائیں۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بعض مریضوں کو جب کسی دوا نے کچھ فائدہ نہ دیا تو مکی کے استعمال نے اپنا طلسماتی اثر دکھا کر فوراً قے کو بند کر دیا۔ اگر ضرورت ہو تو برف سے نخاع کو سردی پہنچائیں تاکہ رحم کی خراش نخاع کے راستہ معدہ پر اپنا اثر نہ پہنچا سکے۔ مقام رحم میں مارفیا اور بیلاڈونا یا کوکین یا بیلاڈونا کی بتی رکھیں تاکہ خود رحم کی خراش کم ہو جاوے۔ داخلی طور پر مسکنات معدہ مثل بسمتھ آگزی لیٹ آف سیریم۔ ہائڈروسائنک ایسڈ۔ اوپیم وغیرہ استعمال کرائیں تاکہ معدہ پر خراش کا اثر نہ ہونے پاوے مقام معدہ کو ایتھر سے سن کرنا۔ سروکس یوٹرائی میں کاسٹک لوشن (۱۰ گرین فی اونس کی طاقت کا) لگانا چہارم اور پنجم لمبر ورٹی بر کے مقابل بلیسٹر لگانا۔ مقام معدہ پر رائی کا پلسٹر لگانا اکثر سخت حالتوں میں نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں۔

اگر سروکس یوٹرائی میں اجتماع خون ہو تو اسپر چند جونکیں لگوائیں اور اگر رحم پیچھے گر پڑا ہو تو اسکو درست وضع پر رکھکر پیسری سے اسی جگہ قائم رکھیں۔

اگر ان تمام تدابیر کے بعد بھی ناکامی رہے تو مریض کو بذریعہ حقنہ غذا پہنچاتے رہیں (اینما کا بیان دیکھو) آخر الحیل یہ ہے کہ اگر مریض کیجانبری اور کسی طرح متصور نہ ہو سکے تو اسقاط کرا دیں (ابارشن کا بیان دیکھو)

دوم۔ اسہال قبض۔ بدہضمی۔ بواسیر اور کثرت لعاب دہن کا علاج عام اصول کیمطابق کرنا چاہیئے۔

سوم۔ انیمیا۔ ہائڈریمیا۔ اختلاج قلب۔ غشی۔ ویری کوز وینز وغیرہ امراض کا علاج عام قواعد کیمطابق کرنا چاہیئے۔

چہارم۔ البیومی نوریا کا علاج مرکبات فولاد۔ مدرات مسہلات اور معرقات سے کرنا چاہیئے۔

تقطیر البول اکثر رحم کے انٹی ورشن سے ہو جاتا ہے اسلئے اُسکی اصلاح کریں پر وراٹیس یو ٹوبی مین برومائڈ آف پوٹاشیم داخلی طور پر اور لیڈ لوشن۔ اکوا منیتھی وغیرہ خارجی طور پر کافی ہیں۔

پنجم۔ بیخوابی کا علاج مطابق سبب کریں۔ فالج اور دیگر اعصابی امراض میں یہ ضرور خیال رکھیں کہ سبب ابتدائی آیا نہ ہو۔ اگر برائیٹس ڈزیز ہو کر یہ علامات پیدا ہوئی ہیں تو یوریمیا کا خیال کرنا چاہیئے اور اسقاط کی تدابیر کریں لیکن اگر البیومی نوریا ساتھ موجود نہیں تو کچھ اندیشہ نہیں۔ یہ مرض پیدائش جنین کے بعد خود بخود دفع ہو جاتا ہے رعشہ اور نیورلجیا کا علاج عام قواعد کے مطابق کریں۔

النسینٹی اور اکلیمشیا کا علاج زچہ کے امراض میں دیکھو۔

ششم۔ اینٹی ورشن آف دی یوٹرس کے لیئے پشت پر چت لٹانا اور مناسب ٹیکا باندھ دینا کافی ہیں پرولیپس آف دی یوٹرس کیحالت میں مریضہ کو چھ مہینہ تک برابر آرام سے لٹائے رکھیں اور اصل جگہ پر رحم کو پہنچا کر پیسری کے ذریعہ اسی جگہ اسکو قایم رکھیں۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اسقاط کرادیں۔

اگر ریٹرو ورشن آف دی یوٹرس ہوگیا ہو تو بذریعہ کیتھیٹر پیشاب نکال لیں۔ اگر کیتھیٹر داخل نہ ہوسکے تو بیوبیز کے اوپر سے ٹروکار اور کینولا کے ذریعہ مثانہ کو خالی کریں۔ بعدازاں شرمگاہ یا مقعد میں انگشت داخل کرکے رحم کو اصل وضع پر لانے کی کوشش کریں اور اصل وضع پر لانے کے بعد بذریعہ ہاج صاحب کی پیسری کے اسکو قایم کریں اگر رحم اپنی اصلی وضع پر نہ آسکے اور حبس البول کے سوائے مثانہ کے پھٹ جانے اور یوریمیا وغیرہ کا اندیشہ ہو تو اسقاط کرادینا چاہیئے۔

ہفتم بعض اوقات پیڈو کے جوڑ نرم اور کشادہ ہوکر رفتار مشکل ہوجاتی ہے۔ ایسی حالتمیں مناسب ٹیکو نسی سہارا دینا چاہیئے

ہشتم۔ ریفلیکس کھانسی کا علاج۔ بیلاڈونا۔ .... اور پوٹاسیم برومائڈ سے کریں

نہم۔ ایکلیمشیا۔ اسکا بیان پیورپرل ایکلیمشیا میں دیکھو۔

پیریلی سس آکولر Pralysis Ocular یعنی آنکھ کا استرخا مثلاً استرخا الجفن وحول

پیریلی سس الکحالک Pralysis Alccholic یعنی وہ فالج جو شراب نوشی کی کثرت سے پیدا ہو

پیریلی سس انائی ایٹ ریکٹائی Paralysis Ani et Recti استرخاء المقعد

پیریلی سس انفنٹائیل Paralysis Infantile بچوں کا فالج۔

پیریلی سس ایجی ٹنس Paralysis Agitans رعشہ

پیریلی سس پروگریسو ParalysisProgiriso اسکا دوسرا نام پروگریسو مسکولر اٹروفی ہے

پیریلی سس پیری فرا Paralysis Peripherai یعنی ایسا فالج یا استرخا جسکی ابتدا اعصاب میں

پیریلی سس جنرل Paralysis General عام فالج اسکا دوسرا نام جنرل پریلی سس آف دی انسین بھی ہے

پیریلی سس ڈفتھیریٹک Paralysis Diphtheritic

پیریلی سس سیوڈو ہائی پرٹروفک Paralysis Seudo-hypertrophic

پیریلی سس فرام سپائنل کروچیر Paralysis from Spinal Curvature

پیریلی سس فیشیل Paralysis Facial لقوہ چہرہ کا فالج

پیریلی سس لانڈریز Paralysis Laundre's

پیریلی سس لوکل۔ Paralysis Local

پیریلی سس لیڈ۔ Paralysis Lead

مفصلہ بالا فالجوں کا **علاج** ذیل میں علیحدہ علیحدہ درج کیا جاتا ہے۔

پیری فرل پیرلی سس یعنی وہ تمام اقسام فالج یا استرخا جنمیں ابتدا مرض نخاع یا دماغ سے نہیں ہوتی بلکہ اعصاب میں ہی کوئی نقصان پہنچکر حس وحرکت معزول ہو جاتے ہیں۔ مثلاً استرخاء الجفن۔ حول۔ استرخاء المقعد۔ لقوہ عموماً اسی قسم سے ہوتے ہیں۔ اسکے علاج میں سب سے مقدم سبب کا تلاش کرنا ہے عموماً کسی رسولی۔ گما۔ دنبل۔ دبلیہ مردار ہڈی غیر جنس شے گلٹی وغیرہ سے عصب پر دباؤ پہنچکر اسکے حصہ کے حس و حرکت زائل ہو جاتے ہیں۔ پس اگر ایسا کوئی سبب معلوم ہو تو جسطرح ممکن ہو دباؤ کو دور کرنا چاہیئے بعض اوقات محض تکان۔ ضرب یا سرد و مرطوب ہوا لگنے سے فالج واقع ہو جاتا ہے۔ جب کوئی خاص سبب معلوم نہ ہو سکے تو عام طور پر حسب ذیل علاج کیا جاتا ہے۔

(۱) مقام ماؤف پر ٹکور کرنا۔ مالش کرنا۔ رائی کا پلستر لگانا۔ چھالہ اٹھانا۔

(۲) جب مرض پرانا پڑجائے تو سٹرکنیا کی جلدی پچکاری کرنا اور داخلی طور پر مقویات کونین۔ کچلہ۔ سنکھیا۔ اور فولاد استعمال کرانا

(۳) ایسی بجلی کا استعمال کرنا جس سے باسانی اور سرعت عضلات ماؤف کو حرکت ہو۔

لقوہ کے علاج کی بھی یہی تدابیر ہیں۔ کان کے پیچھے جونکیں یا پلستر لگانا مفید ہے۔ داخلی طور پر پوٹاسیم آیوڈائیڈ زیادہ مقدار میں دینا اور اگر آتشک موجود ہو تو پارہ کی مرکبات کھلانا مفید ہوگا۔

سکوانٹ یعنی حول اور استرخاء الجفن میں کنپٹی پر پلستر لگاویں اور آنکھ کے درمیان سے بجلی گزاریں اسطرح سے کہ اینوڈ (مثبت پول) آکسی پٹ پر اور کیتھوڈ (منفی پول) پلکوں پر رکھکر کیا ہے تک بجلی پاس کریں۔

پیرلی سس الکحالک۔ اسمیں ہر قسم الکحال سے قطعی پرہیز کرانا ضروری ہے۔ باقی تدابیر وہی ہیں جو عام طور پر شروع میں بیان کی گئی۔ سٹرکنیا کھلانا اور بطور جلدی پچکاری استعمال کرنا تمام ادویہ میں زیادہ قابل اعتبار معلوم ہوتا ہے۔ جس قسم کی بجلی سے ماؤف عضلات کو باسانی اور بزودی حرکت حاصل ہو اسی کا استعمال کرنا چاہیئے۔

پیرلی سس انائی ایٹ ریکٹائی یعنی استرخاء المقعد۔ پیرے لی سس پیری فرل کا بیان دیکھو۔ اسمیں اگر بجلی گذارنے کی ضرورت ہو تو ایک سرا نخاع پر لمبر ریجین میں اور دوسرا دبر پر رکھکر گذار سکتے ہیں۔

پیرلی سس انفنٹائل۔ اسکے دوسرے نام ایکیوٹ اٹروفک پیرلی سس۔ ایکیوٹ انفنٹائل پیرلی سس۔ پولیومائی ایلئیٹس انٹیرئیر ایکیوٹا کے مختلف مدارج میں علاج مختلف طور پر کیا جاتا ہے۔

اول۔ علاج درجہ اول جب کہ نخاع کے انٹیرئیر کارنوا میں سوزش ہو کر علامات درد بیقراری تشنج وبخار وغیرہ شروع ہو جاتے ہیں۔ اس درجہ میں مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں ٹنکچر اکونائیٹ اور لائکوار امونیا ایسی ٹاس یا فنیسٹین اور کونین وغیرہ ادویہ سے بخار کا دفعیہ کریں اور سوزش نخاع کے لیئے مقامی طور پر لنمنٹ کروٹن۔ لنمنٹ انٹیٹی منی لنمنٹ آیوڈین یا سے یرنم یا گلاس وغیرہ سے کاونٹر اری ٹیشن کریں۔ اگر فالج اطراف بالا میں ہو تو فقرات گردن کی مقابل کاونٹر اری ٹیشن کریں اور اگر اطراف زیرین میں ہو تو کمرکے مہروں پر اور اگر ہر دو اطراف میں ہو تو ہر جگہ پر۔ شروع میں اگر ضرورت ہو تو کوئی تیز مسہل مثل کیلومل اور جلاپ یا کیسٹر آئل

دیکھتی ہیں۔ اگر بخار زیادہ ہو تو شراب اور نیم گرم پانی سے سپنج کرنا اور آئیس بیگ (برف کی تھیلی) نخاع پر لگانا چاہیئے لیکن جب سوزش نخاع پر کچھ مدت گذر جاے اسوقت آئیس بیگ کی جگہ کاونٹر اریٹیشن کا ایک یہ بھی فائدہ ہو کہ بچہ پھر کمر پر نہیں لیٹ سکتا بلکہ پہلو پر لیٹا رہتا ہے جس سے نخاع کے اجتماع خون کو فائدہ پہنچتا ہے اس درجہ میں ارگٹ بھی نہایت مفید بیان کیجاتی ہے۔ پوٹاسیم آیوڈائڈ اور مرکبات پارہ کا استعمال اس درجہ میں باحتیاط کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے کمزوری بہت سخت ہو جاتی ہے اگر بیقراری اور تشنجی حرکات زیادہ ہوں تو پوٹاسیم برومائڈ اور کلورل ہائڈریٹ شروع سے استعمال کرنے چاہئیں۔

دوم علاج درجہ دوم جبکہ عضلات اطراف بالا یا زیرین یا ہر دو میں علامات استرخا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس درجہ میں سٹرکینیا اور آرسنی الیس ایسڈ سب سے عمدہ ادویہ ہیں چونکہ سٹرکینیا سے نخاع میں اجتماع خون ہو جاتا ہی اسلیئے ابتدائی مرض سے کم سے کم ایک مہینہ بعد تک ہرگز ہرگز اسکا استعمال نہ کرنا چاہیئے جب تمام علامات مقامی سوزش درد اور بخار کی سرفع ہو جاویں اُسیوقت یہ مفید ہی عضلات ماؤف کی مالش اور مٹھی چاپی کرنا۔ اگر ممکن ہو تو خود مریض سے ورنہ غیر کی مدد سے انکو حرکت دیتے رہنا سٹی ہولٹ لیمنٹ ملنا اور بجلی لگانا انکو طاقت بخشتی اور اُن کے زائل شدہ فعل کو بحال کرتے ہیں۔ بجلی لگانے کا ایک یہ بڑا فائدہ ہی کہ جو عضلات بحکم ارادہ حرکت نہیں کرسکتے وہ اسکے لگانے سے متحرک ہو جاتے ہیں گویا کہ مصنوعی طور پر انکو اپنے فعل کی پرورش ہوتی رہتی ہی گیلوینک بجلی کا ایک یہ بھی فائدہ ہی کہ اُس مقام ماؤف میں کیمیائی تغیرات یعنی افعال تغذیہ وتحلیل کو خوب مدد ملتی ہی اگر فیراڈک بجلی سے عضلات کو حرکت ہو سکے تو یہی لگانی چاہیئے ورنہ گیلوینک۔ کیونکہ جب تک عضلات کا اعصابی تعلق کسیقدر باقی ہے اُسی وقت تک فیراڈک بجلی کے لگانے سے عضلات کو حرکت پہنچیگی اور فائدہ حاصل ہوگا۔ لیکن جب اعصاب بالکل فاسد ہو جاویں اور محض لحمی ریشہ ہی باقی رہجاین اُسوقت گیلوینک بجلی ہی عضلات کو حرکت دیگی اور کارآمد ہوگی اور فیراڈک بجلی کچھ اثر نہ کریگی (دیکھو الیکٹریسٹی کا بیان) گیلوینک بجلی کا انیوڈ عضلات ماؤف پر اور کیتھوڈ نخاع پر رکھکر بجلی گذارنی چاہیئے تاکہ عضلات پر پورا اثر پہنچے۔ فیراڈک بجلی کا دس منٹ روزانہ استعمال کرنا کافی ہے اور گیلوینک تین چار منٹ بعدمیں بآہستگی اسکے اوقات کو بڑہاتے جاتے ہیں۔

علاج درجہ سوم جبکہ بعض عضلات کی فاسد ہو جانے اور دوسروں کے سکڑ جانے سے بدوضعگی سکڑنا ہڈیوں کا اپنی جگہ سے اکھڑ جانا وغیرہ تکالیف ظاہر ہوتی ہیں انکا علاج سرجن کو اپنی سمجھ کے مطابق حسب حالت مناسب سپلنٹوں پھچکون اور پٹی وغیرہ سے کرنا چاہیئے۔

پیریلسس ایجیٹنس — رعشہ۔ اسکو شیکنگ پالسی بھی کہتے ہیں یہ مرض نامعلوم طور پر شروع ہو کر بڑہتا رہتا ہے خود بخود ہاتھ پاؤں لرزتے رہتے۔ عضلات سخت ہو جاتے اور رفتار ڈگمگاتی ہو جاتی ہے۔ سر اور گردن اکثر لرزہ سے صاف رہتی ہے۔ مریض کا چہرہ اور رفتار نرالی قسم کی ہو جاتی ہیں۔ ہاتھ کا انگوٹھا سیدہا اور باقی

انگلیاں ٹیڑھی ہوئی رہتی ہیں۔ بازو جسم سے علیحدہ رہتے ہیں گفتگو سُست اور مشکل ہو جاتی ہے کبھی زبان بھی لرز کر تتلا جاتی ہے۔ جب مریض اپنے ارادے سے حرکت کرنی چاہتا ہے اُسوقت ہاتھ پاؤں کا لرزہ بند ہو جاتا ہے۔ اسلیئے وہ سیدھا خط کھینچ سکتا ہے مگر ملٹی پل سکلی روسس میں سیدھا خط نہیں کھینچ سکتا مریض رفتہ رفتہ زائل ہو کر یا کسی عارضی بیماری مثلاً نیومونیا وغیرہ سے فوت ہو جاتا ہے۔

اسباب (۱) کثرت تفکرات و ترددات (۲) اختناق الرحم (۳) انتقال حس اعصابی مثلاً کرم امعا اور زخموں کی وجہ سے (۴) تماکو۔ شراب۔ چاء قہوہ اور مرکبات پارہ کا کثرت سے استعمال کرنا (۵) یہ مرض عموماً چالیس سال کی عمر کے بعد ہوتا ہے۔ اسکا اشتباہ ملٹی پل سکلے روسس اور کوریا سے ہو سکتا ہے۔ تشخیص کے

علاج۔ اس مرض کا ابھی تک کوئی علاج قابل اعتبار ثابت نہیں ہوا کلورائڈ آف بیریم۔ زنسائی ویلیرے ناس۔ ہایوسین اور آرسنک مختلف حکما کے تجربہ میں مفید ثابت ہوئے ہیں۔ نخاع پر گیلوے نک بجلی لگانا بھی مفید بیان کیا گیا ہے خفیف حالتوں میں مفصلہ ذیل نسخہ مفید ثابت ہو سکتا ہے ٹنکچر ہایوسائمس ۵ا بوند فاولرس سالیوشن ۳ بوند ٹنکچر ویلیرے ناس ۴ بوند گلسرین ۲ بوند پانی ایک اونس ایسی تین خوراک روزانہ کھانے کے بعد۔

فاسفرس۔ سٹرکنیا۔ پوٹاسیم برومائڈ۔ بیلاڈونا۔ اٹروپین۔ پوٹاسیم آیوڈائڈ۔ افیون کیلی بارین کلورل ہائڈریٹ ارگٹ۔ کیورارا۔ اسنجھیم ایسڈ ہائڈروبرومک ڈائی لیوٹ۔ اکٹیا ریسی موزا۔ کونین سلفاس۔ اینٹی پائیرین۔ اینٹی فیبرین۔ اپوما ھینیا۔ سلور نائیٹریٹ ھینگ۔ کافور۔ مونو برومیٹ آف کمفر سیری آئی اگزلاس۔ کامن سوینا کونائین ہائڈروبرومیاس۔ سائی پرے پیڈیم۔ ارگوٹین ایسیرین فیری ارسی نیاس فیری برومائڈ۔ لوبلیا۔ پکروٹاکسین ویسے ٹریا وغیرہ ادویہ اسمیں مفید بیان کیجاتی ہیں لیکن کوئی انمیں سے قابل اعتبار نہیں ہے۔

بچوں میں یہ مرض اکثر حشفہ کے امراض سے پیدا ہو جاتا ہے اور ختنہ سے جاتا رہتا ہے۔

عورتوں میں امراض رحم و طمث سے اکثر لاحق ہو جاتا ہے پس انمیں اگر کوئی مرض اعضائے ولادت کی متعلق ہو تو اسکا علاج سب سے مقدم ہے۔

پریلی سس پروگریسو۔ بلبر پرے لی سس کا بیان دیکھو

پریلی سس پیریفرل اسکا بیان شروع پرے لی سس میں کیا گیا۔

پریلی سس جنرل۔ اسکا نام جنرل پریلی سس آف دی انسین بھی ہے۔ اسمیں ارادی حرکات رفتہ رفتہ ناقص اور کم ہوتی جاتی اور ساتھ ہی دماغی قوائے ناقص اور خراب ہوتے جاتے ہیں پہلے عضلات کلام ماؤف ہو کر آواز موٹی ہو جاتی اور لب تھرتھراتا پھر زبان لرزنے لگتی اور بولنا دشوار ہو جاتا ہے بعد میں جسم کے اور عضلات ماؤف ہو کر رفتار شرابیوں کیطرح ڈگمگاتی ہو جاتی ہے۔ آخر کار مریض بالکل بے بس ہو کر پڑا رہتا ہے۔ بولنے اور چلنے پھرنے کی طاقت جاتی رہتی ہے۔ شروع سے دونو آنکھوں کی پتلیاں چھوٹی بڑی رہتی ہیں کبھی کبھی مرگی کی قسم کے دورہ ہوتے رہتے ہیں۔

پڑے رہنے اور جلد کی بحسی سے بیڈ سور بکثرت ہو جاتے ہیں۔ دماغی فسادات کبھی جسمانی نقصانات سے پہلی ہوتے ہیں اور کبھی بعد میں شروع سے بیخوابی بےچینی گھبراہٹ اور اداسی ہو کر مالیخولیا ہو جاتا ہے نسیان غالب رہتا اور دل آوارہ طور پر پھرتا رہتا ہے۔ ایک بات پر خیال قایم نہیں ہو سکتا۔ یہ نقصانات بڑھتے بڑھتے مریض بالکل سادہ لوح اور مخبوط الحواس ہو جاتا ہے شروع سے یہ ایک ضروری کیفیت ہوتی ہے کہ کیسی ہی بڑی مہم کے واسطے اسکو کہا جاوے فوراً امادہ ہو جاتا ہے جسطرف چاہیں فوراً اسکو مائل کر سکتے ہیں مگر بیچ میں سخت جذبات بھی شروع ہو جاتے ہیں بے بنیاد شیخی بڑائی بہادری حشمت اور وجاہت کے خیال کے بعد دیگرے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ان تمام علامات میں کبھی کبھی وقفہ بھی ہوتا رہتا ہے **مفصلہ ذیل امراض سے اسکا اشتباہ ہو سکتا ھے**۔ عام فالج جو دماغ میں خون خارج ہونے یا دماغی ایمبالزم یا تھرامبوس سے پیدا ہو۔ اختناق الرحم۔ لوکوموٹر اٹیکسی جنون الخمر جنون بری۔ مسکولر اٹروفی۔ پریلی سس جنرل کی تشخیصی علامات حسب ذیل ہیں جو اسکو دیگر تمام امراض سے علیحدہ کر دیتی ہیں

(۱) شروع سے عضلات کلام کا ضعف اور لرزہ (۲) ارادی حرکات کا رفتہ رفتہ ناقص اور بے ڈھب ہو جانا۔

(۳) دماغی تواضع اور بیہودگی (۴) رفتہ رفتہ قوائے عقلیہ میں فتور آنا۔

انجام پوری صحت شاذ و نادر ہی حاصل ہوتی ہے اسکا دورہ کبھی تین چار مہینہ اور کبھی چار یا پانچ سال تک رہتا ہے دس سال تک بھی دیکھا گیا ہے۔

اسباب جوان مردوں میں ۳۰ اور ۵۰ سال کے درمیان اکثر ہوتا ہے۔ دماغی ترددات و تفکرات۔ کثرت شراب و جماع و محنت دماغی اور ضربات سر اسکا باعث ہو جاتے ہیں۔

اصل کیفیت۔ دماغ کے پردہ اجتماع خون سے موٹے ہو جاتے اور دماغ کی کارٹیکل حصہ میں کینکٹو ٹشو بڑھ کر اعصابی ذرات میں چربی پڑ جاتی ہے یہی فساد نخاع اور سمپیتھیٹک گینگلیا میں بھی دیکھا گیا ہے مگر یہ فسادات دائمی نہیں ہیں اسلیے حکما کا اس پر اتفاق نہیں ہے

علاج یہ مرض ابھی تک لاعلاج شمار کیا جاتا ہے جو کہ الیہ ظاہر ہوں انکی مدافعت کرتے رہیں بمحل اسی قدر ہمارے اختیار میں ہے مسٹر کلیسا اور کرلیپ کے تجربات کسیقدر امید دلاتے ہیں انکی یہ رائے ہے کہ تمام فخریہ جنون اور استخفاف و فالج وغیرہ اس مرض میں اسطرح پیدا ہوتے ہیں کہ دماغ کے کارٹیکس میں خراش اور ورم ہو کر رطوبتیں خارج ہوتی اور دماغ پر دباؤ پہنچا کر یہ علامات پیدا کرتی ہیں۔ اس بنا پر انہوں نے کھوپڑی کو ٹریفاین اور ڈیورامیٹر کو قطع کر کے دماغ پر سے دباؤ کم کیا جن مریضوں میں یہ عمل کیا گیا انکو نہایت آرام ملا۔

پیرالی سس ڈفتھیریٹک۔ اس سے مراد وہ فالج ہے جو ڈفتھیریا کے ضمن میں پیدا ہوتا ہے۔ فی الحقیقت یہ ان تمام فالجوں کا نمونہ ہے جو سخت بخارات مثل ٹائیفائڈ ریلیپسنگ سکارلیٹ چیچک نیومونیا پیچش اور وجع مفاصل کے ضمن میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ فالج کی علامات اسوقت ظاہر ہوتی ہیں جب مریض

ڈفتھیریا سے اچھا ہونے کو ہوتا یا بالکل اچھا ہو جاتا ہے۔ کبھی دو چار یوم یا ہفتوں کے وقفہ سے شروع ہوتا ہے کبھی یہ عین شدت دورہ کی حالت میں بھی ہو جاتا ہے خفیف تکلیف مثلاً خارش حلق کے بعد بھی کبھی فالج شروع ہو جاتا ہے۔ کبھی تو فالج محض حلق اور تالو میں محدود رہتا ہے جس سے آواز بیٹھ جاتی اور نگلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ چہرے کے عضلات کا فالج ہو کر دیوانوں کے مشابہ ہو جاتا لب لٹکے رہتے ہیں اور رال بہتی ہیں یہ حالت کبھی محض عارضی ہوتی اور کبھی مدت تک رہتی ہے سخت حالتوں میں فالج بڑھتا جاتا اور مختلف حصوں کو یکے بعد دیگرے رفتہ رفتہ مفلوج کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ قریب قریب کل جسم مبتلا ہو جاتا ہے۔ اطراف میں پہلے جلن یا سنسناہٹ محسوس ہو کر حس باطل ہوتا پھر ضعف بڑھتے بڑھتے فالج کی نوبت ہو جاتی ہے۔ آنکھیں نابینا ہو جاتیں اور کبھی پر بیسی اوپیا یا مائی اوپیا یا ڈپلوپیا ہو جاتا ہے۔ پتلیاں سست اور کم و بیش ہو جاتی۔ مثانہ مبتلا ہو کر تقاطر اور احتباس البول کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اگر حرکات قلب اور تنفس میں خلل نہیں آتا تو انجام بخیر ہوتا ہے۔

اسکی اصلیت کی نسبت اختلاف ہے (۱) بعضوں کا یہ قول ہے کہ سخت ضعف اور انیمیا ہو کر فالج ہوتا ہے (۲) ڈاکٹر ڈبلیو سکاٹیر صاحب کے دو خیال ہیں ایک یہ کہ خون میں فضلات کے شامل ہونے سے فالج ہوتا ہے۔ دوم یہ کہ اعصاب میں مقامی سوزش ہو کر ہوتا ہے۔

کیفیت بعد مرگ ابھی یقینی طور پر ثابت نہیں ہوئی اعصاب اور نخاع کے آنٹی ریر کارنوا میں ورم دیکھی گئی ہے

علاج۔ یہ مرض جیسا کہ اپنی ظاہر اعلامات میں خوفناک معلوم ہوتا ہے ویسا ہی علاج پذیر بھی ہے۔ اس کے علاج کا لب لباب دو فقرات میں محدود ہے کہ غذا بافراط دیں اور قلب و تشش کی حرکات پر برابر توجہ رکھیں۔

پس شروع سے ہی دودھ۔ بیضہ نیم برشت۔ ایگ فلپ۔ یخنی شوربا۔ جیلی۔ روغن زرد۔ بالائی وغیرہ بافراط دیجئے۔ اگر معدہ کہ خالص طور پر ہضم نہ کرسکے تو مصنوعی طور پر الکوزو ہضم بنا کر کھلاویں مثلاً ۵ گرین پینکریٹین اور ۲۰ گرین سوڈی بائی کارب ایک اونس پانی میں حل کر کے ایک پائنٹ دودھ میں ملا دیں اور اس دودھ کو ایک گھنٹہ ۱۱۰ درجہ فارنہائیٹ پر گرم رکھیں چھانس کو بھی اسیطرح پپٹونائز کر سکتے ہیں کہ ڈیڑھ گھنٹہ برابر چھانس کو اوس حال میں بھگو رکھیں بعد میں اسکو تین چار جوش جلدی سے دیکر اتار لیں بیف ٹی کے لیئے نصف اونس لائکوار پنکریٹیکس فی پائنٹ کے حساب سے ملا کر سوڈی بائی کارب ملا دیں اور تب ۱۰۰ درجہ حرارت پر دو گھنٹہ برابر بھگو رکھیں

اگر بوجہ استرخای مری کے غذا معدہ میں نہ پہنچ سکے تو ایک کیتھیٹر یا ڈرینج ٹیوب ناک کی اندر سے معدہ تک پہنچا کر بذریعہ پچکاری غذا میں اندر پہنچا دیں یا بذریعہ سٹامک پمپ اگر ایسا کرنے میں سخت دقت معلوم ہو تو بذریعہ حقنہ مریض کی پرورش کرتے رہیں غرضیکہ جسطرح سے ممکن ہو جسم کی بخوبی پرورش کرتے رہنا سب سے مقدم علاج ہے۔

دوم اگر نبض کمزور ہو اور تیلی پڑ جائے یا ضعف قلب کی اور کوئی علامات معلوم ہوں تو فوراً امونیا کاربونا ٹ ڈجی ٹالس سٹرفینتھس اڈونی ڈین سپرٹ ایتھر الکحل اکسی مولنش وغیرہ اندرونی طور پر تھوڑے تھوڑے وقفہ

بار بار دیں۔ ہاتھ پاؤں پر مالش۔ سینہ پر فیراڈ ایزیشن۔ پاسنے پرنرم کریں اور امونیا کاربوناس بار بار سنگھاتے رہیں۔ عموماً ڈفتھیریا میں موت اچانک غشی ہوکر واقع ہوتی ہے اسلیئے قلب کی طرف ہر وقت خاص توجہ رکھنا اور ضعف قلب کا فوراً علاج کرنا نہائیت ضروری امر ہے۔

سوم عام مقویات فولاد سنکھیا۔ کونین اور سٹرکنیا سے عضلات اور اعصاب کی طاقت قایم رکھیں کچلہ کی نسبت یہ امر قابل یادداشت ہو کہ شروع درجہ فالج میں اسکو ہرگز استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

ہر دو قسم کی بجلی اس فالج میں نہائیت مفید ہو۔ مگر شروع درجہ میں اسکو استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ اسکا بیان پیرالی سس انفنٹائل میں نہائیت عمدہ طور پر کیا گیا ہے۔ رائی۔ سونٹھ۔ سرخ مرچ۔ اور جائفل کی مالش کرنا بھی نہائیت عمدہ محرک دوران۔ پرورش کنندہ و تقویت دہندہ عضلات ماؤف ہو۔

پیرالی سس سیوڈو ہائی پر ٹروفک - اسکا دوسرا نام ڈچن صاحب کا فالج بھی ہے۔
یہ ایک بہت دیرپا مرض ہو پہلے ٹانگوں اور کمر کے عضلات ماؤف ہوتے ہیں۔ پھر باقی جسم کے ماؤف عضلات ظاہرا موٹے اور سخت ہو جاتے ہیں مگر دراصل لحمی ریشے تو پتلے پڑ جاتے یا زائل ہو جاتے ہیں اور انکی بجائے چربی اور فائبرس ٹشو زیادہ ہوکر عضلات کو موٹا اور سخت بنا دیتا ہے۔ اسی واسطے اسکا نام جھوٹی فربہی کا فالج ہے۔ (پیرالی سس بمعنے فالج سیوڈو بمعنی کاذب ہائی پر ٹروفی بمعنی فربہی)۔ اسکی خاص علامات حسب ذیل ہیں (۱) پنڈلی۔ ران۔ اور کمر کے عضلات پشت کی جانب بہت موٹے اور سخت ہو جاتے ہیں (۲) مریض کا جسم استادگی کی حالت میں ڈگمگاتا معلوم ہوتا ہو وہ ٹانگوں کو چوڑی ایڑیونکو اوٹھائے ہوئے اور شانونکو پچھلی طرف اور ہاتھوں کو پھیلائے رکھتا ہے شکم کی توند نکل آتی ہے خفیف دھکے سے مریض گر پڑتا ہے (۳) چلتے وقت بھی ٹانگونکو علیحدہ رکھتا اور پاؤں کی اونگلیوں پر چلتا ہے پہلے جسم کو ایک پاؤں پر سہارتا پھر دوسرا پاؤں اوٹھا کر اوسپر لگاتا ہے اگر لیٹا ہوا ہو تو اوٹھنا اوسکو واسطے بہت دشوار ہوتا ہے۔ (۴) دماغی قوائے بھی بعض اوقات ناقص ہو جاتے ہیں (۵) برقی حس ناقص ہو جاتا ہے (۶) ریفلیکس حرکات پہلے ناقص پھر معدوم ہو جاتی ہیں۔

انجام - مریض عموماً اعضائے تنفس یا قلب کو مبتلا ہونے یا انتہائے ضعف یا دوسرے ضمنی امراض ہی فوت ہوجاتا ہے

علاج - یہ مرض ابھی تک قطعاً لاعلاج ہے۔ فیراڈک اور گیلوینک بجلی سنکھیا۔ سٹرکنیا۔ پوٹاسیم آیوڈائیڈ۔ فاسفرس۔ فولاد۔ اسمیں مفید بیان کئے جاتے ہیں

پیرالی سس فرام سپائنل کروچر - اسکے علاج کے لیئے سپائنل کروچر اور کیریز کا بیان دیکھو۔

پیرالی سس مینٹل - لقوہ، بیری فرل پیرالی سس کا بیان دیکھو۔

پیرالی سس لانڈریز - اسکا دوسرا نام پیرالی سس اسینڈ ینس ایکیوٹا ہے یعنی جلدی ہی اوپر کو چڑھنے والا فالج یہ فالج اونگلیوں شروع ہو کر کل پاؤں کو مبتلا کر لیتا اور یہاں سے چڑھتا ہوا کل جسم میں پھیل جاتا ہے عضلات ایسے زائل نہیں ہوتے اور ری ایکشن آف ڈجنریشن بھی ظاہر نہیں کرتے ہیں

ریفلیکس حرکات یا تو ناقص یا معدوم ہوجاتی ہیں شاذ و نادر مقعد عموماً صاف رہتے ہیں حس لامسہ میں بہت کم خلل آتا ہے۔ مائی لائٹس کا بیان دیکھو۔

پریپلی سس لوکل۔ پیری فرل پیرےلی سس کا بیان دیکھو۔

پریپلی سس لیڈر۔ اسمیں گیلوینک بجلی مفید ہے ایک سرا زبان پر دوسرا اتصال معدہ یا ایک سرا فقرات پر دوسرا معدہ کی عضلات ماؤف پر رکھنا چاہیے۔ خود سلسلہ فقرات میں کو بجلی گذارنا بھی مفید ہے۔ اس سے دو فائدے حاصل ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ سکہ ماؤف ساختوں سے علیحدہ ہوکر بذریعہ پیشاب خارج ہوجاتا ہے دوسرے یہ کہ عضلات کی پرورش اور تقویت کو مدد ملتی ہے۔ ڈاکٹر سمولا صاحب اسطرح بجلی گذارتے ہیں کہ مریض کو الیڈ باتھ میں بٹھلا کر ایک سرا زبان پر اور دوسرا سرا پانی کے اندر رکھدیتے ہیں۔ ایسا کرنے سے بھی سکہ پیشاب کے راستہ بخوبی خارج ہوتا ہے۔ علیحدہ علیحدہ عضلات اور اعصاب میں بھی گیلوینک بجلی پاس کرنا مفید ہے۔ کبھی کبھی صبح کے وقت میگنیشیا سلفاس تین ڈرام کی خوراک میں دینا اور پوٹاسیم آیوڈائیڈ تین دفعہ روزانہ پانچ گرین کی خوراک میں دینا اخراج سکہ کی مدد دیتا ہے۔ باقی تدابیر اسیطرح ہیں جو عام طور پر پریپلی سس میں بیان کی گئی۔

پستان کے امراض۔ انکی مختصر فہرست حسب ذیل ہے۔

اوّل۔ بعض اوقات بچپن میں جبکہ یہ غدود اپنی ابتدائی حالت میں ہوتا ہے بعض اوقات خفیف ورم ہوکر پستان دردناک ہوجاتا اور اسکی گرد کا چھلہ نیلگون ہوجاتا ہے۔ جب یہ تکلیف ظاہر ہو تو اسکا علاج صرف اسقدر ہے کہ سینک کریں اور رگڑ و ضرب سے دردناک حصہ کی حفاظت رکھیں۔

دوم۔ ایام حمل میں بعض اوقات پستان بہت جلدی بڑھکر سوج جاتے اور اسکی سطح پر انگشت پھیرنے سے گٹھلیاں محسوس ہوتی ہیں اس تکلیف سے درد محض ماؤف حصہ میں ہی محدود نہیں رہتا بلکہ شانوں اور شکم کیطرف بھی پھیل جاتا ہے۔ اسمیں پوٹاسیم آیوڈائیڈ اور اینٹی پائیرین کا داخلی استعمال مفید ہیں۔ ساتھ ہی سینک دینا اور پولٹیس لگانا ضروری ہیں۔

سوم۔ جبکہ ایام حمل میں پستان اسطرح سے بڑھکر دردناک ہوجاتی ہے تو بعض اوقات ایک لوب یعنی حصہ پستان کا زیادہ بڑھکر سلعی کیصورت نمودار کردیتا ہے مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایام حمل میں سلعی کا نمودار ہوجانا نہایت ہی شاذ و نادر ہے جب اسطرح سے محدود ورم ظاہر ہو تو اسکا علاج بھی معمولی طور پر پولٹسوں سے کریں۔ رفع درد کے لیے اینٹی پائیرین اور پوٹاسیم آیوڈائیڈ کھلائیں۔

چہارم۔ بعض اوقات ایام حمل میں کسی قسم کی ترقی پستان میں ظاہر نہیں ہوتی اور پیدائش کے بعد دودھ بالکل نہیں اترتا۔ اس حالت کا نام اگیلیکٹیا ہے۔ اسکا علاج مزید شیر ادویہ کرنا چاہیے تفصیل کے لیے دیکھو بیان گیلیکٹاگاگ کا۔

پنجم۔ میسٹائیٹس۔ ورم پستان ورم الثدیین۔ اس مرض کی ابتدا عموماً اسطرح ہوتی ہے کہ ایک پستان کا سر دوسرے کی نسبت چھوٹا ہوکر بچہ کو اسکے چوسنے میں دقت معلوم ہوتی ہے اسوجہ سے اسکی ماں دوسری

پستان کو زیادہ تر چونگھنا شروع کر دیتی ہے جسکا نتیجہ ہوتا ہے کہ شیر کم خارج ہونے کی وجہ سے ناقص پستان میں خون زیادہ جمع رہتا اور پستان کے متورم ہو جانیکا باعث ہو جاتا ہے۔ پھر ورم کیحالت میں جب بچہ اسکو چونگھتا ہے تو ماں کو سخت تکلیف معلوم ہوتی اور اُسکا چونگھنا الم کر دیتی ہے اسطرح سے ورم بڑھتی چلی جاتی ہے حتی کہ منہ نا اُس ورم میں چھپ جاتا اور بچہ کے لیئے دودھ چونگھنا ناممکن ہو جاتا ہے پس جب سر پستان چھوٹے بڑے ہوں تو ہمیشہ شروع سے اُنکا خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر خفیف زخم یا انشقاق کی وجہ سے دودھ چونگھانے میں دقت واقع ہو تو خالص گلیسرین یا زنک آئینٹمنٹ لگا کر اُسکے خراش کو تسکین دیں اگر منہ کا دہانہ کسی وجہ سے بند ہو گیا ہو تو نکلاس لگا کر اُسکو صاف کر سکتے ہیں۔ اگر بچہ کو کسی وجہ سے ایک پستان کا پورا دودھ نہ پلایا جاوے تو مصنوعی طور پر گلاس وغیرہ کی مدد سے دودھ نکالتے رہنا ضروری ہے مفصلہ بالا تدابیر سے ورم پستان کا انسداد ہو سکتا ہے۔ لیکن عموماً شروع میں کوئی مریضہ طبیب تک نہیں پہنچتی۔ بلکہ اُسی وقت طبیب کیطرف رجوع ہوتی ہے جبکہ بد احتیاطیوں اور لاپروائی کی وجہ سے پستان اچھی طرح متورم ہو جاتی ہیں پس جب در اصل ورم ظاہر ہو جائے تو اُسکا علاج حسب ذیل ہے۔

ایڈہیسو پلاسٹر کے ساتھ پستان ماؤف کو سٹریپ کر کے آرام دینا سینک کرنا پولٹیس لگانا جونکوں سے خون کم کر دینا۔

ششم دبیلۃ الثدیین یعنی ایبسیس پستان کا پھوڑا۔ اسکا علاج اُن اصول و قواعد کے مطابق کرنا چاہیئے جو عام طور پر ایبسیس کے بیان میں مذکور ہوئے دیکھو بیان ایبسیس کا۔ پستان کے دبیلہ میں محض دو امور خاص ہیں اوّل یہ کہ شگاف ہمیشہ نالیوں کے متوازی یعنی محیط سے مرکز پستان کی طرف کو دینا چاہیئے۔ دوم یہ کہ اخراج پیپ کے وقت حتی الوسع کوئی دباؤ نہ دیں۔ کیونکہ خود پستان کے لحمی ریشہ سکڑ کر پیپ کو صاف کرتے رہتے ہیں سوم یہ کہ تمام انٹی سیپٹک تدابیر کی پورے طور پر پابندی کریں شگاف کے بعد ڈرینج ٹیوب داخل کر کے انٹی سیپٹک ڈریسنگ لگاویں۔ چہارم یہ کہ پستان کا پھوڑا تین جگہ پر واقع ہو سکتا ہے یعنی خاص پستان کے اندر یا خارج پستان کے باہر اور جلد کے نیچے یا پستان کے نیچے۔ جبکہ پھوڑا پستان کے نیچے واقع ہو اُسوقت اُسکی تشخیص نہایت دشوار ہوتی ہے۔

ہفتم نواصیر الثدیین۔ یہ عموماً دبیلہ کے بعد بد علاجی کی وجہ سے باقی رہجاتی ہیں۔ اُنکے اندر کاسٹک لوشن ۲ گرین فی اونس یا ٹنکچر آیوڈین کی پچکاری کرنا مفید ہو سکتے ہیں اگر اسطرح سے آرام حاصل نہو تو شگاف سے اُنکو کشادہ کر کے ڈرینج ٹیوب داخل کریں اور انٹی سیپٹک ڈریسنگ لگاتے رہیں۔

ہشتم گیلیکٹو سیل۔ دودھ کی تھیلی۔ یہ عموماً کسی دودھ کی نالی کے بند ہو جانے یا پھٹ جانے سے پیدا ہوا کرتی ہے اسکا علاج یہ ہے کہ شگاف دیکر معمولی زخموں کی طرح پر اُسکا علاج کرتے رہیں۔ اسکی تہ میں انگور پیدا ہو کر غار معدوم ہو جاتا ہے۔

نہم پستان کی رسولیان۔ یہ تھیلی نما یا سخت مختلف اقسام کی ہو سکتی ہیں انکا علاج رسولیوں کے علاج کے مطابق ہے۔ دیکھو بیان ٹیومرس کا۔

دھم شقاق سر پستان اسمیں خالص گلیسرین لگانا یا پانی کی گدی رکھنا یا خشک نشاستہ یا بورک ایسڈ یا آکسائڈ آف زنک یا لائیٹ میگنیشیا چھڑکنا مفید ہے۔

پسچولر آفتھلمیا Pustular Ophthalmia کنجکٹائیوا کے امراض کا بیان دیکھو۔

پسڈیا ایری تھرائنا Piscidia Erythrina

پسیڈین Piscidine

جمیکا ڈاگ وڈ کا بیان دیکھو۔

پسینہ کے امراض۔ یہ عموماً پانچ قسم کے ہیں۔ آسمی ڈروسس (متعفن پسینہ) اینی ڈروسس (قلت پسینہ) کرومی ڈروسس (رنگ دار پسینہ) ہائی پر ی ڈروسس یعنی کثرت پسینہ ہیمے ٹوڈروسس یعنی خون آمیز پسینہ

اول۔ آسمی ڈروسس یا برومی ڈروسس یعنی بدبودار پسینہ بغل اور پاؤں میں اکثر یہ مرض ظاہر ہوتا ہے پہلے جائے ماؤف کو کار بالک سوپ اور گرم پانی کے ساتھ خوب دھو کر کاربالک لوشن (۱ یا ۴۰) کی طاقت سے خوب ڈس انفیکٹ کریں بعد ازاں سیلی سلک ایسڈ ۳ حصہ اور بنزوائک ایسڈ ۱ حصہ نشاستہ ۵۰ حصہ میں ملا کر پوڈر دیں یا دس ۱۰ فیصدی تک کی طاقت کا کرومک ایسڈ سالیوشن کا طلا کریں۔ یا گلیسرین آف بورک ایسڈ میں لنٹ بھگو کر اور خشک کر کے بغل میں گدی کے طور پر رکھیں اور پاؤں کے واسطے موزوں کو اسیطرح طیار کرلیں۔ یا نیفتھال ۵ حصہ گلیسرین ۱ حصہ اور الکحل ۱۰ حصہ میں ملا کر طلا کریں یا کافور ۳ حصہ پھٹکری ۱ حصہ نشاستہ ۱۰ حصہ میں ملا کر چھڑکیں یا جائے ماؤف کو کنڈیز فلوئڈ سے دھونی دیں

دوم۔ اینی ڈروسس یعنی قلت پسینہ۔ یہ مرض عموماً مفصلہ ذیل حالتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔

(ا) شروع درجہ بخارات میں (ب) سلس البول، ذیابیطس اور برائیٹس ڈزیزمیں (ج) جلدی امراض مثل اکتھیوسس سورائے سس پروراٹی گو وغیرہ جنمیں کہ جلد سخت اور غدود پسینہ فاسد ہو جاتے ہیں۔

سوم۔ کرومی ڈروسس۔ رنگدار پسینہ۔ یہ مرض بہت ہی شاذ و نادر دیکھنے میں آتا ہے۔ علاج اسکا معرق مدر اور مصلح جلد ادویہ سے کرنا چاہیئے۔

چہارم۔ ہائی پیری ڈروسس۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے اول جنرل یعنی کل جسم کا۔ دوم لوکل یعنی کسی خاص حصہ جسم کا مثل ہاتھ۔ پاؤں۔ یا چہرہ پر۔ لوکل ہائیپری ڈروسس میں لینمنٹ بیلاڈونا لگانا نہایت مفید ہے پھٹکری یا ٹینین پانی میں حل کر کے جائے ماؤف کو دھونا اور بعد ازاں سیلی سلک ایسڈ ۳ حصہ بنزوائک ۱ حصہ نشاستہ ۱۰ حصہ ملا کر چھڑکنا۔ یا بسمتھ سب نائٹریٹ اس کی مالش کرنا یا خالص بورک ایسڈ چھڑکنا بھی مفید ہیں۔ ڈاکٹر ہیبرا صاحب ہتھیلی اور پاؤں کے پسینہ میں بطریق ذیل علاج کرتے تھے لیڈ پلاسٹر اور ویسلین ہموزن پگھلا کر ململ پر پھیلا لیتے اور پھر اسکو ہاتھ اور پاؤں پر لپیٹ دیتے اور پٹی باندھ کر جراب پہنا دیتے ہیں اسطرح سے ایک دو ہفتہ برابر دو دفعہ روزانہ لگاتے لیکن ہاتھ اور پاؤں کو دھوتے نہیں۔ آخر کار باریک جھلی اتر کر پاؤں اور ہتھیلیاں صاف نرم اور خشک ہو جاتی ہیں۔ جنرل ہائی پری ڈروسس میں مفصلہ ذیل ادویہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ کیمفورک ایسڈ خوراک ۳۰ گرین) اٹروپین۔ بیلاڈونا۔ فاسفورک ایسڈ ڈائلیوٹ سلفیورک ایسڈ ڈائلیوٹ۔ سگے ریسین۔ ارگوٹین۔ ہائپو فاسفائیٹ آف لائیم، السرین، پکروٹاکسین، پوٹاسی ٹیلوریٹ۔ پوڈیفلا

جیبورنڈی۔ فیری پرکلورائڈ۔ ریوس ٹاکسی کوڈنڈرن ٹینین۔ سلفونل۔ ڈیوبوائی سین۔ کوٹو۔ مسکرین۔ آکسائڈ آف زنک۔ ان ادویہ کا بیان دیکھو۔

جو کثرت پسینہ کہ مرض سل میں ظاہر ہوتی ہے اسکے لیے کیمفورک ایسڈ اٹروپین۔ آکسائڈ آف زنک سب سے اعلیٰ درجہ پر مفید ہیں

پنجم ہیمے ٹی ڈروسس یعنی خون آمیز پسینہ۔ یہ مرض معمولی طور پر عروق شعریہ جلدی سے جریان خون ہو کر ظاہر ہوتا ہے اسلیے اسکا علاج ایک معمولی علاج ہے بمقامی طور پر حابس الدم ادویہ لگانا اور داخلی طور پر ارگوٹین یا سلور نائٹریٹ استعمال کرانا کافی ہیں

پکرازما کواسی آیڈز اسکا دوسرا نام بروشیا کواسی آیڈز ہے۔ اور اپنی تاثیرات اور طریق استعمال میں کواشیا کے مشابہ ہے۔ پنجاب میں خارش کے لیے اسکا لوشن مستعمل ہوتا ہے

پکرک ایسڈ Picric Acid ایسڈ پکرک کا بیان دیکھو۔

پکروٹاکسین Picrotoxine اینے مرٹا کاکوس کا بیان دیکھو۔

پکریٹ آف آیرن Picrate of Iron فیری پکراس کا بیان دیکھو۔

پکریٹ آف امونیا Picrate of Ammonia امونیا پکراس کا بیان دیکھو۔

پکریمینا اینٹی ڈسما Picramnia Antedesma } کسکیے رالایانگا کا بیان دیکھو۔

پکریمینا بارک Picramnia Bark }

پکس برگنڈی Pix Burgundy برگنڈی پچ کا بیان دیکھو۔

پکس لکوائڈ Pix Liquid ٹار خوراک۔ ۵ بوند سے ۶۰ بوند تک کیپسول میں دینا چاہیئے سرپ آف ٹار ایک درام سے ۴ درام تک خارجی استعمال میں نہایت عمدہ محرک خون۔ مصلح جلد اور مسکن خارش ہے داخلی استعمال میں براہ کلائی اور گردوں کے راستہ خارج ہوتا ہوا ہوا کی نالیوں اور مجری پیشاب و مثانہ پر ڈس انفیکٹنٹ اور ڈی اوڈورنٹ اثر پیدا کرتا ہے اسلیے پرانی سرفہ اور سوزش مثانہ میں مفید ہے۔

پکون ریڈ Puccoon Red سینگوی ناریا کینا ڈنسس کا بیان دیکھو۔

پل بیرنگ سپرج Pil Bearing Spurge یوفا سیا پلولی فرا کا بیان دیکھو۔

پلسی ٹلا Pulsatilla }

پلسی ٹلا کمفر Pulsatilla Camphor } انیمونی پلسی ٹلا اور انیمونین کا بیان دیکھو

پلسی ٹلا ولگیرس Pulsatilla Vulgaris }

پلکوں کے امراض کا بیان (۱) ٹینیا ٹارسائی۔ انشارالا ہداب۔ سوزش مژگان۔ بلیفرائٹس۔

یہ مرض ایسے غربا میں زیادہ ہوتا ہے جو معدہ و جگر کے فسادات خنازیر میں مبتلا ہوں خسرہ اور کالی کھانسی کے بعد بھی اکثر ہو جاتا ہے۔ مژگان کی جڑوں میں سوزش ہو کر سخت کھجلی آتی ہے

کھجلانے سے آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں پلکوں کا کنارہ سرخ متورم اور دردناک ہو جاتا ہے۔ رات کو سوتے ہوئے رطوبات خارج ہو کر کناروں پر جم جاتی اور پلکوں کو باہم چپکا دیتی ہیں جسقدر مرض پرانا پڑتا جاتا ہے اوسی قدر رطوبت غلیظ اور پیپ کے مشابہ ہوتی جاتی ہے یہانتک کہ سخت کھرنڈ ہر وقت جمی رہتے ہیں پھر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں مژگان کی جڑوں میں پیدا ہو کر پھوٹ جاتی اور زخم رہ جاتے ہیں جو عموماً منجمد شدہ رطوبتوں کے نیچے چھپے رہتے ہیں۔ بال اکھڑتے رہتے ہیں اور پلکوں کا کنارہ گول موٹا ہو کر باہر کیطرف پلٹ جاتا ہے۔ پلکوں کے کنارے کے پلٹنے کے ساتھ پنکٹم لیکری مسیل ڈیلیہ سے دور ہو جاتا ہے تب آنسو کثرت سے بہتے رہتے ہیں جسنے پلکیں چپلکر اور زیادہ سرخ اور دردناک ہو جاتی ہیں اس آخری حالت کو لپی لوڈو کہتے ہیں۔

علاج پلکوں کو کامل طور پر صاف رکھیں۔ رات کو سوتے ہوئے ڈائلیوٹ سٹرین آئنٹمنٹ پلکوں کے کنارے پر لگا دیں صبح وقت بورک لوشن یا سوڈا اسالیولوشن سے دہوتے رہیں۔ اگر بثور یا قروح نمودار ہوں تو کاسٹک لوشن ۵ سے ۲۰ گرین تک کی طاقت کا لگاویں سخت حالتوں میں جبکہ پلکیں دبیز اور سخت ہو کر نکیٹا باہر کیطرف کھنچ جاوے تو کنے نالی کو لس کو ویبرس کنے لی کولر نائف کی ساتھ کھولدیں اور بورک لوشن سے دہوتے رہیں۔

اگر عام صحت خراب اور جسم لاغر کمزور ہو تو عمدہ غذاؤں اور مقوی دواؤں سے اُسکی اصلاح کریں۔

(۲) **ھارڈیولس۔ سٹائی۔ گہابخنی۔ بثور الجفن۔**

شروع میں مٹی گیںڈ کا سٹک یعنی سلور ایٹ یوٹاسی نائٹراس لگا دینا کافی ہے۔ اگر ورم زیادہ ہو گئی ہو تو پولٹیس لگانی چاہیئے اور اگر پیپ پڑ گئی ہو تو شگاف دیکر صاف کریں اور بعد میں کاربالک لوشن سے خوب دہو کر کاسٹک لوشن لگاویں۔

اگر بار بار پھنسیاں نمودار ہوں تو داخلی طور پر مسہل کرانے کے بعد سلفائیڈ آف کیلیسم یا ٹنکچر فیری پرکلورائڈ اور کاربونیٹ آف پوٹاش استعمال کرائیں

(۳) **اگزیما۔** اسکا علاج عام قواعد کے مطابق کرنا چاہیئے۔ دیکھو بیان اگزیما کا۔

(۴) **ٹرکیائی سِس۔ ڈسٹی کائی سِس۔** پڑوال شعر زائد و شعر منقلب۔ اسکا علاج چند طریق سے کیا جاتا ہے۔

(الف) اگر صرف دو تین بال اندر کیطرف خم کھائی ہوں تو اُنکی جڑوں کو بجلی سے جلا دینا نہایت عمدہ طریق ہے۔

(ب) کاسٹک پائنٹ کی ساتھ جڑوں کو جلانا لیکن یہ طریق قابل اطمینان نہیں ہے۔

(ج) شعر بے وضع کو پلک کی کنارے کی قریب جلد میں سوراخ کر کے باہر نکالدینا ۲۴ گھنٹہ تک مریض کو پلک پر ہاتھ لگانے نہ دیں۔

(د) تمام کنارہ پلک کو قطع کر دینا سخت حالتوں میں ہی سب سے عمدہ طریق ہے۔

(ھ) منقلب شعر کی جڑ کے نیچے سے دھاگہ گذارنا تاکہ اُسکی خراش سے سوزش ہو کر بالوں کی جڑیں ہلاک ہو جاویں

(و) پلک ماؤف کی جلد میں سے ایک مناسب ٹکڑا قطع کر کے زخم کے کناروں کو ٹانکوں سے ملا دینا کہ پلک کا کنارہ

باہر کیطرف کھینچکر شعر منقلبت کا رخ بدلجاوے بالائی پلک میں سے بالائی اور زیرین پلک کے مثلثی ٹکڑہ قطع کرنا چاہیئے۔ یہ طریقہ انٹروپین کے لیئے مناسب ہے۔

(۵) انٹروپین۔ یہ دو طرح سے ہو سکتا ہے اوّل پلکوں کے عضلہ کے تشنج ہو جانے سے۔ دوئم پرانی سوزش یا رو ہوں کی وجہ سے پلک کا اندر کیطرف مڑجانے سے مژگان ڈیلہ پر رگڑتی اور پانی جاری رہتا ہے ہمیشہ کی رگڑ اور سوزش سے قرنیہ متورم ہو کر زخمی ہو جاتا اور پھوے پڑ جاتے ہیں مریض بیہودہ طور پر آنکھوں کو ملتا رہتا ہے۔ جس سے نقصانات اور جلدی بڑھتے ہیں۔

اگر محض تشنج آربی کولیرس عضلہ کیوجہ سے ہے تو صرف اسیقدر کافی ہے کہ جلد اور عضلہ کا کچھ حصہ قطع کر دیا جاوے لیکن اگر سوزش مزمنہ و فساد ساخت کی وجہ سے ہے تو مفصلہ ذیل دستکاریوں میں سے ایک عمل کر سکتے ہیں۔

اوّل۔ تمام قطار شعریہ کو قطع کر دینا۔ اگر پلکوں کا سوراخ تنگ ہو گیا ہو تو بیرونی کنتھس (اتصال) میں شگاف دیکر جھلکا ہوا کو جلد کے ساتھ سیدیں تاکہ پھر پلکوں کے ملنے سے سوراخ تنگ نہ ہو جاوے۔

دوم۔ ڈاکٹر برو صاحب کا عمل اسطرح پر ہے کہ غضروف کی کنارہ شعری کو اندر کی جانب سے قطع کر دیتے اور جلد کو سالم رہنے دیتے ہیں۔

(۶) اکٹروپین یعنی پلک کا باہر کیطرف پلٹ جانا۔ اسکے اسباب حسب ذیل ہیں۔

اوّل۔ جلنے یا زخم کے بعد پلک کی جلد کا سکڑ جانا۔ دوم پلک کے قریب مدت تک پھوڑا رہنا۔ سیوم لوپس کے بعد جلد کا سکڑ جانا جب پلک کا کنارہ باہر کیطرف پلٹ جاتا ہے تو ہر وقت آنکھ تر رہتی اور بعد الگنی سے بار بار آنکھیں دکھنے آتی ہیں قرنیہ کی سوزش کا بھی احتمال رہتا ہے کبھی تو جزوی ہوتا ہے اور کبھی کلی یعنی تمام پلک پلٹ کر اوسکی اندرونی سطح باہر نکلی رہتی ہے۔ کھلا رہنے سے کنجنکٹائیوا پھول کر موٹا ہو جاتا ہے۔

علاج۔ اسکا علاج حالت موجودہ کیمطابق کرنا چاہیئے پس اگر آنکھ کی سرخی مزمنہ کی وجہ سے کنجنکٹائیوا دبیز ہو کر پلک کے باہر کیطرف پلٹ جانیکا باعث ہوا ہے تو اُسکا کچھ حصہ کاسٹک سے جلا دینا یا قطع کر کے نکالدینا کافی ہو سکتا ہے اگر پلک میں کیوجہ زخم ہو کر اُسکے اندمال کیوقت پلک آربٹ کے ساتھ پیوستہ ہو گئی ہو یا زائد ریشہ بنکر اُنکے سکڑنے سے پلک باہر کیطرف کھنچ گئی ہو تو ان ہر دو صورتوں میں زائد ریشوں یا وصل کا جلد کے نیچے نیچے انقطاع کر کے دونوں پلکوں کو باہم سیدیں تاکہ زخم کے وقت دوبارہ وہی صورت پیدا نہ ہو سکے۔ اگر ساتویں عصب کے استرخا کی وجہ سے پلک باہر کی طرف پلٹ گئی ہے تو سٹرکنیا کی جلدی پچکاریوں سے اُسکا علاج کریں۔ اگر پلک پر جلد کافی طول طویل نہ ہو تو اُسمیں شگاف دیکر اور پیشانی یا بازو سے جلد لیکر پیوند لگا سکتے ہیں ان تمام حالتوں میں لیکرمل کینیل کو لس کو کھول دینا مناسب ہے تاکہ آنسوؤں کا پانی باسانی اُسکے اندر داخل ہو کر ناک میں پہنچتا ہے۔

(۷) اِستَرخاءُ الجَفن۔ ٹوسِس۔ پلکوں کا نیچے گرے رہنا۔ ڈروپنگ آف دی لڈ۔ اسکی حسب ذیل وجوہات ہوتی ہیں (۱) تیسرے عصب دماغی کا فالج (۲) لیویٹر پلیبری سپی ریر کا کٹ جانا (۳) کبھی پیدائشی ہوتا ہے۔

(۴) ضعیف عمر (۵) پیشانی کا دیر پا زخم کبھی استرخاء الجفن جزوی ہوتا ہے اور کبھی کلی

علاج۔ اسکا علاج مطابق سبب کرنا چاہیئے پس اگر تیسرے عصب دماغی یعنی موٹار آکولی کے فالج کی وجہ سے ہے تو عام طور پر جیسا کہ پیری فرل پیرے لی سس میں بیان کیا گیا اسکا علاج کریں۔ اگر کسی زخم پھنسی یا دنبل وغیرہ کی وجہ سے ہے تو اسکا علاج کریں اگر عام طبی تدابیر سے آرام حاصل نہو تو آخر الحیل جراحی عمل کر کے پلک کو آکسی پیٹو فرنٹے لس عضلہ کے ساتھ ملا دیں تاکہ لیویٹر پلپی برپیری یورس کی بجائے آکسی پیٹو فرنٹے لس عضلہ پلک کو اٹھائے رکھے۔

(۸) ادبی کلیرس عضلہ کا فالج۔ لوگ آفتھیا لمس چشم خرگوش یہ وہ عضلہ ہے جسکی لحمی ریشے چھلے کے طور پر دونوں پلکوں کے گرد محیط ہیں اور یہی پلکوں کو بند کرتے ہیں اگر انکا فالج ہو جائے تو پلکوں کا بند کرنا محال ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے آنکھیں بے اختیار کھلی رہتی اور مریض گھورتا ہوا معلوم ہوتا ہے اسواسطے اسکا نام لاگ افتھیلمس یعنی خرگوش چشم ہے۔ ڈیلہ کے کھلے رہنے اور ہر وقت گرد پڑنے سے بار بار سوزش ہوتی رہتی ہے نیچے کی پلک کا اکٹرو پیئن ہو کر آنسوں جاری رہتے ہیں۔ اسکی وجوہات حسب ذیل ہوتی ہیں۔

(۱) سردی لگنا (۲) آتشک نقرس اور وجع مفاصل (۳) لقوہ (۴) عصب چہرہ کے ان ریشوں پر دباؤ جو پلکوں میں آتے ہیں یا ان کا کسی طرح سے کٹ جانا۔

علاج جیسا کہ پیری فرل پیرلی سس میں بیان ہوا اسکا علاج کریں اور آنکھ کو بند رکھیں سبز سایہ اور غبار وغیرہ سے محفوظ رکھیں تاکہ کھلی رہنے کی وجہ سے گرد و غبار اور ہوا کا ضرر نہ پہونچے۔

(۹) بلیفرو سپیزم۔ پلکوں کا بند رکھنا تشنج اجفان۔ اسکی وجوہات حسب ذیل ہیں ۱؎ آشوب چشم اور ردہ کے ۲؎ قرنیہ کی سوزش اور زخم ۳؎ پٹی ناگی سوزش ۴؎ آنکھ کے اندر غیر جنس شی کا داخل ہو جانا ۵؎ پانچویں عصب دماغی کا درد الغرض پانچویں عصب دماغی میں کسی وجہ سے خراش ہو تو پلکیں بند ہو جاتی ہیں پس سبب کے مطابق اسکا علاج کریں۔

(۱۰) نکٹی ٹیشن۔ پلکوں کا پھڑکنا بار بار بے ارادہ پلکوں کا جھپکنا بعض اوقات یہ ایسا سخت ہو جاتا ہے کہ ہر قسم کا بڑی کام مشکل ہو جاتا ہے جو سبب دریافت ہو اسکے مطابق علاج کرنا چاہیئے عموماً کوریا یعنی رعشہ کا یہ ایک حصہ ہوتا ہے۔

(۱۱) زخم مژگان۔ یہ چار قسم کے ہوتے ہیں (ا) آتشک کے زخم (ب) روڈنٹ السر یہ زخم خشک ہوتے ہیں کسی قسم کی بدبو انمیں نہیں ہوتی۔ کھرنڈ اکثر انکے اوپر جم جاتا ہے لیکن خود بخود اچھے ہونے میں نہیں آتے اور ایک خفیف پھنسی ہو کر شروع ہوتے ہیں۔ رطوبت کچھ خارج نہیں ہوتی جب مریض کھجلا کر کھرنڈ اتار دیتا ہے اسوقت کچا زخم نظر آتا ہے جو اچھا ہونے میں نہیں آتا (ج) اپی تھیلیوما۔ اسمیں رطوبت بہت خارج ہوتی۔ انگور بہت بڑا اور اکثر ردی کرتے ہیں اسکے اوپر کبھی کھرنڈ نہیں جمتا۔ اور خود بخود اچھے ہونے میں نہیں آتے۔ قریب کے غدود گلٹی متورم ہو جاتے ہیں۔

(د) معمولی زخم۔

روڈنٹ السر اور اپی تھیلیوما کا صرف یہی علاج ہے کہ انکے تمام خراب انگور کو زنک کلورائڈ یا کاربالک ایسڈ یا ملونائٹریٹ جلادیں یا سکوپ کے ساتھ کھرچ دیں اور بعد ازاں معمولی طور پر ڈریس کرتے رہیں۔ اگر دوبارہ کھرچنے یا جلانے کی ضرورت

معلوم ہو پھر بھی ایسا ہی کریں۔ آتشک کے زخموں میں پارہ اور پوٹاسیم آیوڈائیڈ وغیرہ اندرونی اور داخلی طور پر استعمال کریں۔

(۱۲) ٹارسل سِسٹ۔ کالازین۔ مائی بومین سِسٹ۔ شرناق۔
یہ ایک قسم کی رسولی ہے جو غدود اشک کی بڑھجانے سے بنجاتی ہے کینچکتا یوامیں شگاف دیکر اسکو کھرچکر یا ڈسکٹ کرکے نکالیں اور بعد میں اگر ضرورت معلوم ہو تو کاسٹک سے اسکی تھیلی کو جلادیں کبھی ایک سے زیادہ ہوتی اور دبانے سے چھروں کی مشابہ معلوم ہوتی ہیں۔

(۱۳) زینتھی لاسما پیلپی بریرم۔ اسکا دوسرا نام دی لیگائے ڈیا پلپنا بھی ہے۔ یہ بے ضرر زرد رنگ کے جلدی ابھار ہوتی ہیں جو پلک کے اندرونی سرے پر پیدا ہو جاتے ہیں انکا کچھ نقصان نہیں ہے صرف بدنمائی کی وجہ سے انکو قطع کر سکتے ہیں۔

(۱۴) اپی کینتھس۔ یہ ایک پیدائشی ہلالی شکل کا جلدی بل ہوتا ہے جو دونوں آنکھوں کے اندرونی گوشہ پر لٹکا رہتا ہے اسکا علاج یہ ہے کہ آنکھوں کے درمیانی جلد کا کچھ حصہ قطع کر کے زخم کے کنارہ ٹانکوں سے ملا دیں۔

(۱۵) ایکی موسس آف دی آئی لڈز۔ بلیک آئی۔ سیاہی مژگاں۔ اسکی اصل محض اسقدر ہے کہ جلد کے نیچے خون بہکر جمجاتا اور سیاہ ہو جاتا ہے۔ ٹھنڈے پانی یا کاربالک یا الم یا لیڈ لوشن وغیرہ میں گدی بھگو کر برابر آنکھ پر رکھیں۔

(۱۶) دبیلۃ الجفن۔ معمولی پھوڑوں کی طرح شگاف دیکر پولٹسین لگائیں۔

(۱۷) انکائی لوبلی فران۔ وصل الجفن یعنی دونوں پلکوں کا آپسمیں ملجانا۔ یہ حالت اکثر زخموں اور پرانی سوزشوں کے بعد پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات ہر دو پلکوں کے درمیان ایک جھلی پیدا ہو کر وصل کا باعث ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات خود پلکیں آپسمیں ملجاتی ہیں۔ ہر دو صورتوں میں جسطرح ممکن ہو سکے ڈائریکٹر اندر پہنچا کر وصل کو قطع کر دینا چاہیئے اور بعد میں دونوں پلکوں کے درمیان لنٹ رکھتے رہیں تاکہ دوبارہ اتصال نہ ہو جاوے اسکا بعد کی تدابیر پر ہی تمام کامیابی منحصر ہے

(۱۸) سمبلے فران۔ وصل الجفن بالعین یعنی پلک کا آنکھ کے ساتھ ملجانا۔ چاقو کے ساتھ وصل کو قطع کر کے بعد میں پروب گذراتے رہیں۔ اولیٹ تیل میں تر کر کے پلک اور آنکھ کے درمیان برابر رکھیں۔

(۱۹) ھرپیز اسٹرفرنٹےلس۔ اس مرض میں ایک جانب کی پلک اور نصف پیشانی پر سرخ دھبے نمودار ہو کر اونپر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ پھنسیاں علیحدہ علیحدہ یا خوشوں میں ہوتی ہیں پہلے سخت ہوتی پھر انکے اندر پانی پڑ جاتا ہے۔ بعد ازاں تین چار روز میں خشک ہو کر کھرنڈ بنجاتے ہیں۔ دو چار خشک ہونے پر آتی ہیں دو چار نئی نکل آتی ہیں اسیطرح دس بارہ روز تک حالت رہتی ہے جس میں جلن اور درد شدت سے ہوتے ہیں پھنسیاں عموماً اعصاب کے راستہ پر ہوتی ہیں۔ بخار نہیں ہوتا۔ ماشری میں بھی بعض اوقات پھنسیاں یا چھالے نمودار ہوتے ہیں مگر ہرپیز اور ماشرے میں یہ پہچان ہے کہ ہرپیز کی سرخی اور ورم ہمیشہ نصف

چہرہ پر ہوتی ہے اور وہ بھی پلکوں اور پیشانی پر لیکن ماشری کی ورم بہت جلد دو طرفہ پھیلتی جاتی ہے۔ ہرپیز کے ساتھ بخار لازمی نہیں مگر ماشرے میں بخار ضرور ہر وقت رہتا ہے ہرپیز کی پھنسیاں چھوٹی چھوٹی اور متفرق ہوتی ہیں ماشرے کے چھالے بڑے بڑے اور بیقاعدہ طور پر ہوتے ہیں ہرپیز میں درد شدید ہوتا ہے مگر عام ضعف کچھ نہیں ہوتا۔ ماشرے میں خفیف مگر عام ضعف بہت ہو جاتا ہے ہرپیز علیحدہ سرخ دھبوں سے شروع ہوتا ہے مگر ماشرے کی ورم ایک ہی جگہ سے شروع ہو کر پھیلتی جاتی ہے۔

علاج۔ نمکین مسہل دیگر مسکن ادویہ مثل افیون اور انٹی پائیرین وغیرہ اور آبلو نیر جست یا سکہ کا مرہم لگانا اور مارفیا کی جلدی پچکاری کرنا بہت سریع الاثر ہے۔

پلمبزم Plumbism فسادات سکہ۔ پرانا زہر سکہ۔ مدت تک سکہ کے برتنوں میں کھانے یا بطور ادویہ سکہ استعمال کرنے سے جو نقصان پیدا ہوتے ہیں انکا مجموعی نام پلمبزم ہے۔ زہر و نکے بیان دیکھو۔

			خارجی استعمال میں سکہ کے مرکبات فوراً زخموں کی رطوبتوں اور نرم ذرات کو سخت کر دیتے۔ وریدوں اور
پلمبم	Plumbum	لیڈ۔ سکہ۔	
پلمبائی آکسائیڈم	Plumbi Oxidum	یہ کھلایا نہیں جاتا۔	
پلمبائی ایسی ٹاس	Plumbi Acetas	شوگر آف لڈ ا سے ۴ گرین تک	
پلولا پلمبائی کم اوپیو۔ ۲ گرین سے ۵ گرین تک			
پلمبائی کاربوناس	Plumbi Carbonas	یہ کھلایا نہیں جاتا	
پلمبائی نائیٹراس	Plumbi Nitras	؍؍	
پلمبائی آیوڈائیڈم	Plumbi Iodidum	؍؍	

عروق شعریہ کو سکیڑتے اور اعصاب کو سست کرتے ہیں گویا کہ مقامی استعمال میں قابض۔ حابس الدم مسکن ورم و درد ہیں۔ اسلیے پرانے زخموں نئی ضربوں۔ جریان الاذن ورم مثانہ اور جلدی سوزش و خارش میں لڈ لوشن بتجربہ استعمال کیا جاتا ہے۔ پلمبائی کاربوناس کو خالص بھی چھڑک دیتے ہیں۔ لڈ نائیٹریٹ۔ اری ٹنٹ اور کاسٹک ہے۔ لڈ آیوڈائیڈ کا مرہم گلٹیوں۔ ورم مفاصل اور رسولیوں پر بطور مالش استعمال کیا جاتا ہے۔

داخلی استعمال میں اول تو منھ کی رطوبتوں کو سخت اور عروق کو کشیدہ کر کے خشکی پیدا کرتا ہے۔ ایسے ہی گلو کے اندر بھی خشکی اور کھینچ معلوم ہونے لگتی ہے اسلیے مختلف اقسام سوزش دہن و گلو میں بطور غرغرہ یا گلیسرین استعمال کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی معدہ اور امعا میں پہنچکر انکی رطوبتوں کو سخت کر دیتا عروق کو سکیڑتا اور خشکی پیدا کرتا ہے۔

علاوہ برین معدہ اور امعا کی پیری اسٹالٹک حرکات کو بھی کم کرتا ہے اسلیے معدہ اور امعا کے زخموں اور سوزش اور اسہال میں نہایت مفید ہے جب زخموں کی وجہ سے سخت اسہال جاری ہو جاویں جو کسی دوا سے بند نہ ہو سکیں اسوقت لیڈ ایسی ٹیٹ نہایت عمدہ دوا ہے۔ ٹائیفائڈ اور ٹیوبرکلر ڈایاریا میں مفید ہے معدہ اور امعا میں ایسی ٹیٹ آف لڈ جذب ہو کر خون میں پہنچتا اور پھر تمام ساختوں میں پہنچکر انمیں جمع ہو جاتا ہے خاصکر نخاع و دماغ و اعصاب میں اور استخوان و جگر اور گردہ میں۔ اگرچہ

مدت تک استعمال کیا جاوے تو پلمبزم کی علامات - بدہضمی قبض قولنج اعصابی درد تشنج - امراض پیشاب - استرخای عضلات رقت خون - استسقا لاغری وغیرہ پیدا کردیتا ہے - آخر کار آہستہ آہستہ براہ صفرا پیشاب پسینہ اور دودھ باہستگی خارج ہوتا ہوا اپنے مقامی اثر قبض سختی رطوبات اور احتباس الدم کو پیدا کرتا ہے اسلیئے کثرت بلغم و پسینہ میں گاہے گاہے اسکو استعمال کرتے ہیں - بول الدم - رعاف - نفث الدم - قے الدم اور اسہال الدم میں مفید ہے - براز کی رنگت اسکے استعمال سے سیاہ ہوجاتی ہے - کیونکہ یہ سلفائڈ آف لڈ بنکر براز کی ساتھ خارج ہوتا ہے -

پلمونری ٹیوبرکلوسس Pulmonary Tuberculosis
پلمونری کنزمپشن Pulmonary Consumption } تھائیسس کا بیان دیکھو -

پلنٹیگو اسپے گولا Plantago Ispgola اسپغول کا بیان دیکھو

پلنٹیگو لنسیولیٹا Plantago Lanceolata اسکے پتے حابس الدم اور قابض ہیں -

پلنٹین تخم فلوئڈ اکسٹراکٹ ۳۰ سے ۶۰ بوند تک -

پلنٹین Plaintain کیلا - اسکے پتہ گٹا پرچہ اور ربڑ کیطرح تبخیر پانی کو روکتی ہیں اسلیئے جب ڈریسنگ کو تر رکھنا ہو تو گٹا پرچہ کیجگہ اسکو استعمال کرسکتے ہیں - آنکھ پر سبز سایہ رکھنے کے لیئے اسکے پتوں سے بڑھکر کوئی شے نہیں چھالے کے زخم پر کیلی کا پتہ تیل لگاکر رکھنا نہایت عمدہ ڈریسنگ ہے -

پلوریسی روٹ Pleurisy root اسکی پیاس ٹیوبروزا کالک روٹ بٹر فلائی ویڈ کا یا بھی اسکی جڑ دافع تشنج مقوی مخرج ریاح معرق - مدر اور ملین ہے قولنج ذات الجنب پلیوریسی - زکام سرفہ قبض حبس الطمث اور ورم کی امراض میں مفید ہے تخم سفوف بیخ ۲۰ گرین سے ۶۰ گرین تک - فلوئڈ اکسٹراکٹ ۲۰ بوند سے ۶۰ بوند تک - اسکلی پیڈین ایک گرین سے ۵ گرین تک -

پلوک ایبسس Pelvic Abscess
پلوک سیلولائیٹس Pelvic cellulitis
پلوک ہیمی ٹوسل Pelvic Hæmatocele
} جیساکہ اور گہرے دبیلوں کا علاج ہے ویسا ہی پلوک ایبسس کا بھی کرنا چاہیئے یعنی گرم سینک دیر

اور پولٹس لگائیں - تاکہ دبیلہ کا سوتھ کسی ایک طرف کو ہو جاوے اگر یو پارٹس لگیمنٹ سے اوپر ایبسس کا ابھار معلوم ہو تو انتظار کریں - کہ جلد کے ساتھ پیوست ہو جاوے - اس عرصہ میں مریض کو ہر قسم کی حرکت سے منع کریں - اور پولٹس لگاتے رہیں اگر مواد ران کیطرف رجوع کرے تو جس جگہ اسکا ابھار معلوم ہو اُسی جگہ شگاف دینا چاہیئے ان ہر دو صورتوں میں ڈرینج ٹیوب اندر داخل کرنا نہایت ضروری ہے - اگر تمام مواد پیڈو کی تہ میں جمع ہے اور امعاء و مثانہ میں علامات خراش پیدا ہوں تو ایسپریٹر کے ساتھ پیپ نکال لینی چاہیئے - اور اگر جانا یا رحم مستقیم میں ایبسس کا منہ صاف طور پر معلوم ہو تو ٹروکار اور کینولا داخل کرکے پیپ خارج کریں اور بعد ازاں ڈرینج ٹیوب اندر داخل کرکے دو دفعہ روزانہ انٹی سیپٹک لوشن سے دھوتے رہیں جب اخراج پیپ قطعاً بند ہو جاوے اُسوقت اسکو نکال سکتے ہیں مریض کے لیئے ایسی وضع تجویز کریں جسمیں ڈرینج ٹیوب کا منہ نیچا رہے

تاکہ پیپ یا پانی خارج ہوتی رہے۔ عمدہ غذاؤں مقوی دواؤں اور محرکات سے مریض کی طاقت کو قائم رکھیں۔

پلوک سیلولائٹیس۔ اسکا علاج مختلف مدارج میں مختلف طور پر کیا جاتا ہے۔ درجہ سوزش حاد میں حقنہ سے امعا کو صاف رکھیں تسکین درد و حرکت امعا کے لیے افیون دیتے رہیں مقامی طور پر سینک اور پولٹیس استعمال کریں۔ اور رحم میں بھی گرم پچکاریاں کرتے ہیں۔ فرج رحم یا سیون یا گلے پر جونک لگوائیں جب شدت سوزش رفع ہوجاوے اُسوقت مقویات کونین و فولاد یا پوٹاسیم آیوڈائڈ کھلائیں تاکہ خارج شدہ رطوبت جذب ہوجاوے۔ ہر حالت میں کامل آرام دینا نہایت ضروری ہے

پلوک ہیمیٹوسیل پیڑو کے اندر خون جمع ہوجاتا کبھی یہ اخراج خون پیری ٹونیم کے اندر رحم کے پیچھے پاؤچ آف ڈگلاس میں ہوتا ہے۔ اور ریٹرو ہیمٹوسیل کہلاتا ہے کبھی رحم اور مثانہ کے درمیان تب اسکو انٹی ہیمٹوسیل کہتے ہیں کبھی پیری ٹونیم کی باہر سیلولر ٹشو میں جمع ہوجاتا ہے تب اسکو ہیمیٹوما کہتے ہیں جب خون پیڑو کے اندر دفعتہً جاری ہوتا ہے تو صدمہ درد ضعف اور گرانی معلوم ہوکر غشی کیحالت ہوجاتی ہے۔ حرارت کم ہوجاتی اور انتقال حس اعصابی کیوجہ سے دل متلاتا اور قے ہوتی ہے۔ نبض پتلی اور کمزور پڑجاتی اور تدابیر کے کرتے کرتے مریضہ جلنے لگتی ہے۔ اگر جریان خون خفیف ہے تو تمام علامات بھی خفیف ہوتی ہیں۔ ناف کے نیچے یا کنج ران کیطرف ابھار اور گرانی معلوم ہوتی ہے۔ فرج یا مقعد کے اندر انگلی داخل کرنے سے نرم پلپلا ابھار معلوم ہوسکتا ہے جو بتدریج سخت ہوتا جاتا اور رحم ایک جگہ جمجاتا ہے سخت گرہ بندہ جاتی ہے۔ ورنہ پیپ پڑکر پھوڑا بنجاتا جو فرج یا مثانہ یا مقعد کے اندر سنہ کرلیتا ہے اگر پیری ٹونیم کے اندر ہے تو پیری ٹونائی ٹس اور سپٹی سیمیا کا اندیشہ رہتا ہے

اسباب (۱) فسادات دخون مثلاً انیمیا یعنی تھوڑا پرپیورا اسکروی یرقان (۲) احتباس الطمث یا خون بواسیر یا نکسیر کا دفعتاً بند ہوجانا (۳) سردی لگنا شدت جماع (۴) خارج الرحم حمل قرار پاجانا اسقاط رحم کا پھٹ جانا (۵) اُنتیز یا فلوپین ٹیوب کا پھٹ جانا (۶) رحم یا آنتیں پر لات مکہ یا لاٹھی وغیرہ کی ضرب پہنچنا۔ زیادہ بوجھ اوٹھانا ٹمینٹس کا استعمال (۷) پیری مٹرائی یا پیرامٹرائی ٹس۔ اسکی تشخیص کے واسطے دیکھو بیان پیرامٹرائی ٹس کا۔

علاج۔ اسکے علاج کے دو مدارج ہیں۔ جو ذیل سے ظاہر ہیں۔

۔ شروع میں جبکہ خون جاری ہورہا ہے۔ تو فوراً ہر قسم کی حرکت بند کرکے پیڑو پر آئس بیگ رکھیں اور ٹھنڈے پانی کی وجائنا میں بھی پچکاری کریں حابس الدم ادویہ مثلاً گیلک ایسڈ ٹرپنٹائن۔ ارگٹ۔ شوگر آف لڈ وغیرہ معہ افیون کھلائیں۔ اگر معدہ قبول نہ کرے تو بذریعہ حقنہ یا جلدی پچکاری یہ ادویہ اندر پہنچادیں۔ شراب اور دیگر گرم دواؤنسے منع کریں اگر خون بند نہو اور علامات منذرہ پیدا ہوتی جائیں تو پیٹ پر لاٹمی کرکے مناسب بند وبست کرسکتے ہیں۔

دوم جب خون کا زیادہ خارج ہونا بند ہوجاوے تو اُسکے جذب کرنے کی تدابیر کریں یعنی مریض کو مطلق آرام سے لٹائے رکھیں آیوڈائڈ آف پوٹاسیم اور کونین کھلائیں۔ اور عام صحت کو مقویات ادویہ و غذا سے ترقی دیں۔

پلی تھورا **Plethora** غلبہ خون۔ زیادتی خون۔ مزاج دموی۔ دوران خون کا بیان دیکھو۔

پلی سبوٹیم **Pili Sibotium** پنجاو جمبی۔ سبوٹیم بیرومیٹز اسکے تنہ کے ریشمی بال نہایت عمدہ حابس الدم اور قابض ہیں خوراک ۵ گرین سے ۱۰ گرین تک۔

پلیگ۔ طاعون۔ بہاماری۔ بیوبانک پلیگ۔ اور پیسٹ۔ مشرقی ٹائفس۔ وبائے تعفن۔

یہ ایک نہایت ہی مہلک اور متعدی وبائی بخار ہے جسمیں جسم کے غدود پھولکر پکجاتے ہیں اور کاربنکلز دشبک اُڈبھے بھی نکل آتے ہیں تاریخ میں اس مرض کا پتہ دو تین صدی مسیح تک لگتا ہے کہ افریقہ مصر سیریا اور لیبیا میں اسکی بابت ہوا کرتی تھی مگر یورپ میں چھٹی صدی سنہ عیسوی میں اسکا ظہور ہوا شاہ جسٹی نین کی حکومت میں جو سنہ ۵۲۵ء سے ۵۶۵ء تک رہی یہ مرض مصر میں شروع ہوا اور پھر اوسجگہ سے نہایت شدت و سرعت کی ساتھ افریقہ اور ایشیا کے متصل ممالک میں پھیلگیا بعدازاں کل یورپ کو ہلاک کرنا شروع کیا رفتہ رفتہ کل پرانی دنیا میں پھوٹ پڑا اور لاتعداد جانوں کو تلف کرگیا جس شہر یا گاؤں میں ہوا نہایت ہی خوفناک مری پیدا کرتا گیا۔ اس صدی کے بعد آجتک یعنی تیرہ سو برس تک یورپ میں یہی حال چلا آتا ہے کہ کبھی زیادہ اور کبھی خفیف شدت کی ساتھ پھوٹتا رہتا ہے۔ چودھویں صدی عیسوی میں کل یورپ میں نہایت ہی شدت سے پھیلا اور اسقدر جانیں تلف کیں کہ قیاس سے باہر ہیں اور کالی موت کی نام سے مشہور ہوا بعض کی رائے میں یہ کالی موت ایک علیحدہ قسم کی وبا تھی جو بعض بعض باتوں میں طاعون سے مشابہ تھی۔ مگر فی الحقیقت یہ اوس قسم کا طاعون تھا جو پھیپھڑوں کو گلا دیتا اور سانس میں سے سڑے ہوئے مردار کی بو دور تک آتی ہے۔ یورپ کی آبادی دس کروڑ کے قریب تھی جسمیں سے دو کروڑ پچاس لاکھ جانیں تلف ہوگئی تھیں۔

پندرھویں صدی کی نسبت پتہ لگتا ہے کہ یہ مرض وقتاً فوقتاً شمالی افریقہ مصر مغربی حصہ عرب سیریا فلسطائین ایشیائے کوچک۔ فارس ہند چین اور یورپ میں ہوتا رہا سولھویں اور سترھویں صدی میں ممالک مذکورہ کے متفرق مقامات میں سال بسال کم و بیش ہوتا رہا مگر سترھویں صدی کے آخری نصف میں یورپ میں بہت کم ہونا شروع ہوگیا یہانتک کہ سنہ ۱۶۶۱ء سے سنہ ۱۶۸۱ء تک اطالیہ انگلستان مغربی جرمن سوئٹزرلینڈ ہیدرلینڈ اور ہسپانیہ سے بالکل معدوم ہوگیا۔ اٹھارھویں صدی میں اور بھی کم ہوگیا اور تعداد میں بھی محض دو دفعہ ہوا۔ ایک دفعہ سنہ ۱۷۰۳ء سے سنہ ۱۷۱۳ء ترکی ہنگری۔ روس پولنڈ۔ آسٹریا۔ بوہیمیا اور مشرقی جرمنی میں ہوا۔ دوسری دفعہ سنہ ۱۷۲۰ء سے سنہ ۱۷۲۲ء تک براونس میں ہوا۔ انیسویں صدی کے شروع میں یہ محض یورپ کی اُس حصہ میں محدود رہ گیا جو ترکی کے ماتحت ہے۔ سنہ ۱۸۴۱ء میں کل یورپ سے بالکل معدوم ہوگیا جبکہ یورپ میں کمی ہوتی گئی ویسے ہی دوسرے ممالک میں بھی جہاں یہ پھیلا کرتا تھا کمی ہوتی رہی یورپ سے پہلے طاعون شمال افریقہ سوائے مصر کے ہسپانیہ ایشیا اور فارس سے غائب ہوگیا۔ سنہ ۱۸۳۰ء میں ایشیائے کوچک سیریا اور فلسطاین سے غائب ہوا سنہ ۱۸۴۴ء میں مصر سے جاتا رہا اس سال کے بعد یورپ کو اس خطرناک مرض سے نجات ملی جو صدہا سال سے نہایت ہی خطرناک صورت میں پھیلا آرہا تھا مصر میں بند ہونے سے نو سال بعد سنہ ۱۸۵۳ء میں لیبیا اور مشرقی عرب میں ہوا اس کے بعد دوسرے ممالک میں اسکا ظہور ہوتا رہا سنہ ۱۸۵۸ء میں

شمالی افریقہ ٹری پلی اور صوبہ بنگاری میں ۱۸۵۶ء میں کردستان میں ۱۸۶۳ء میں دریائے فرات کے کنارہ پر صوبہ عراق میں ۱۸۷۰ء میں صوبہ کردستان اور جھیل یورومیاہ کے جنوب میں ۱۸۷۱ء میں نیان اور مغربی چین میں ۱۸۷۳ء میں بابل کے قریب ۱۸۷۴ء سے ۱۸۷۶ء تک بغداد سے لیکر شیوخ تک شمالاً جنوباً اور دریائے فرات سے عربستان کی سمت صحرائے سیریا تک شرقاً غرباً خاص علاقہ میں درج شدہ موتیں ۱۸۷۶ء میں ۷۰۰ اموتیں بغداد میں ۱۱۶۲ ۱۸۷۷ء میں اور ۷۶۲ اموتیں ۱۸۷۸ء میں ۱۸۷۴ء میں صوبہ البسیریا اور مغربی عرب میں اسکا ظہور ہوا یہ وہی مقامات ہیں جہاں پہلے ۱۸۵۳ء میں ہو چکی تھی اور اسی سن میں بنگاری اور صوبہ ٹری پولی میں ہوئی جہاں ۱۸۵۶ء میں ہو چکی تھی اور ۱۸۷۶ء میں ملک فارس کے علاوہ شمالی مغربی ہند کے ضلع کماؤں میں ہوئی ۱۸۷۷ء میں صوبہ گیلان کو دار الخلافہ اور صوبہ بگو میں ہوئی جو بحیرہ کیسپین کے کنارہ پر واقعہ ہے ۱۸۷۸ء میں صوبہ بولک کردستان و آلات استرخان اور یورو بین روس میں ہوئی گویا ۴۳ برس کے بعد پھر یورپ میں ظہور پکڑا ۱۸۷۹ء میں ضلع اسیریا اور مغربی عرب میں پھر ظاہر ہوئی۔

ہندوستان میں وبائے طاعون ۱۶۱۲ء میں ہوئی اور چھ سال تک رہی جسکی بابت شاہ جہانگیر نے اپنے روزنامچہ میں یہ لکھا ہے کہ پہلے اس وبا سے چوہوں میں مری شروع ہو کر انسانوں میں پڑی آخر کار ہر ایک بشر اس سے خوف زدہ ہو گیا یہاں تک کہ اگر کوئی اس مرض میں مبتلا ہو جاتا تو دوسرا کوئی شخص اس کے قریب نہیں جاتا تھا اکیلا اپنی قسمت پر خواہ مرجاتا یا بچ جاتا۔ جیسا کہ زمانہ حال ۱۹۰۵ء میں ہندوستان و پنجاب کی ہر ایک گوشہ میں وارد ہے۔ اکثر دیکھا گیا کہ مطعون کو پانی تک نہیں پوچھتے

دوسری وبا ۱۶۸۵ء میں ہو کر سات سال تک رہی۔

پھر تیسری وبا ۱۸۹۶ء میں شہر بمبئی میں شروع ہوئی اور مختلف مقامات کو متاثر کر گئی جو ابھی تک جاری ہے۔ سلسلہ ہمالیہ کے ضلع گڑھوال میں یہ مرض اکثر ہوتا رہتا ہے ۱۸۲۳ء سے آجتک ۲۴ دفعہ یہ وبا ہو چکی ہے کثرت وقوعات کی وجہ سے لوگ اس کے بچاؤ کی تدابیر سے واقف ہو گئے ہیں چنانچہ جب کوئی انسان بخار اور بدہوں سے مرجاتا ہے تو یہاں کے باشندے فوراً گھروں کو چھوڑ کر جنگل میں چلے جاتے ہیں اور جب تک ایک مہینہ پوری سلامتی کا نہ گذرے اسوقت تک گاؤں میں داخل نہیں ہوتے۔ ایک دفعہ ۱۸۱۲ء میں گجرات میں ہوا اور ۱۸۲۱ء تک رہا اور ایک دفعہ پالی میں ہوا جو ۱۸۳۶ء سے ۱۸۳۷ء تک رہا۔

اسباب۔ اول ملکی اور قومی حالات سمندر یا دریاؤں کا قرب نمدار زمین پر بستی نمدار ہوائیں چھوٹے اور گنجان مکانات ہوا کی قلت آبادی کے قریب نباتی اور حیوانی فضلات کے انباروں کا متعفن ہونا۔ مفلسی اور قحط جسمانی اور دماغی محنت کی شدت۔ دوم مریض کے تعلقات اگر مریض تنگ مکان میں ہو تو تمام ہوا اس مکان کی طاعون کے زہر سے سخت غلیظ ہو کر زہریلی ہو جاتی ہے پھر جو شخص اسمیں رہتا یا آمد و رفت کرتا ہے تو یہ مرض لگجاتا ہے۔ کھلی ہوا اور چھپر میں رکھنے سے طاعون کا زہر رقیق اور نہایت ضعیف الاثر ہو جاتا ہے۔ مریض کے کپڑوں بستر اور ظروف میں بھی اسکا زہر چمٹ جاتا ہے۔ اسلیئے ان کو یا تو پانی میں ابال کر صاف کر لینا

چاہیئے۔ ورنہ جلا دینا بہتر ہے۔ کھلی میدانوں میں رہنے سے یہ زہر ایسا رقیق ہوجاتا ہے کہ قریب قریب ناپید کے برابر ہوجاتا ہے اسلیئے متاثرہ گاؤں کے لوگوں کو باہر لیجانا جیسا کامیاب طریقہ ثابت ہوا ہے ایسا کوئی طریق نہیں ہے میدان کی کھلی ہوا سے تمام چمٹا ہوا زہر صاف ہوجاتا ہے۔

سوئم موسمی تغیرات۔ سردی اور نمی کے ساتھ یہ مرض بڑہتا اور گرمی خشکی کے ساتھ گھٹتا ہے چنانچہ ۸۶ درجہ حرارت پر کم ہونا شروع ہوکر ۱۱۳ درجہ پر معدوم ہوجاتا ہے۔ سردی میں شروع ہوکر موسم بہار میں انتہا کو پہونچتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ قسم اول اور سوئم میں جو اسباب گنائے گئے ہیں وہ قطعی طور پر فیصلہ شدہ نہیں ہیں کیونکہ انکے خلاف بھی طاعون کی وقوعات ہوئے ہیں مثلاً گرم موسم اور پہاڑی قطعات میں۔

چہارم۔ طاعون کا اصل سبب ایک قسم کی باریک نبات ہیں جو ایک پن کے سر پر ہزاروں سما سکتی ہیں۔ ساٹھ کے قریب ملکر ایک بال کے برابر موٹے ہوتے ہیں۔ وودہ جلے ٹین۔ بکری اور بھیڑ کی یخنی اور اگر اگر میں بہت جلدی پرورش پاتے ہیں۔ ان اشیا میں سے کسی ایک شے میں انکی بستیاں پیدا کر کے ایک شفاف عرق طیار کر سکتے ہیں جنکو بلوں کہتے ہیں۔ بلوں برسوں تک شفاف رہسکتا ہے۔ اگر مریض طاعون کے پھوڑے ہوئے غدود کی ذرہ بہر رطوبت اسمیں ڈالدیجاوی تو دو تین روز کے بعد گہرے خطوط بننے شروع ہوجاتے ہیں جو فی الحقیقت طاعون کے کیڑوں کی قطاریں ہوتی ہیں جنکو پلیگ مائیکروب کہتے ہیں ہلانے سے یہ تمام نباتات منتشر ہوکر تمام عرق کو گندلا کر دیتے ہیں اگر اس گندلے عرق میں سے ایک خفیف مقدار دوسرے بلوں کی شیشے میں ڈالا جاوے تو اوس میں بھی وہی نبات پیدا ہوجاتے ہیں علی ہذا القیاس بیحد مرتبہ تک نئے نئے شیشوں میں طاعونی نبات کی زراعت حاصل کر سکتے ہیں۔ یہانتک کہ مریض کا کوئی مادہ اوسکے اندر نہ رہے اور خالص طاعونی نباتوں کی زراعت ہوجائے۔ پروفیسر افکن صاحب نے یہ بھی دریافت کیا ہے کہ بلوں میں تھوڑے گھی یا مکھن ملانے سے زراعت اور زیادہ تیزی کے ساتھ بڑہتی ہے۔

چین میں ایک پہاڑی ضلع ہے جسکا نام ینان ہے اس ضلع میں بھی گڑھوال کی طرح اکثر طاعون رہتا ہے سنہ ۱۸۹۲ع سے اس ضلع میں طاعون پھیلا ہوا تھا کہ چند فوجی قافلے کوانسے پہونچے اور پھر وہاں سے چند کمسریٹ کے لوگ لانگ چیو پہونچے اسجگہ انکو طاعون ہوا اونسے پہلے وبا شہر میں پھیلی اور بعد میں چھاؤنی میں پھیل گئی سردی شروع ہونے کے ساتھ وبا کم ہوگئی گرمی میں پھر شروع ہوئی۔

سنہ ۱۸۹۲ع میں ایک چینی گاؤں پکھوئی نام میں ہوئی اور پھر وہاں سے کینٹن میں پھیل کر تخمیناً ایک لاکھ جانوں کو تلف کیا۔ پھر وہاں سے سنہ ۹۴ع میں ہانگ کانگ پہونچی۔ اکتوبر یا نومبر میں بند ہوکر دسمبر سنہ ۹۵ع میں پھر شروع ہوئی سنہ ۹۶ع میں جہازوں کے ذریعہ جزیرہ فارموزا میں پہنچی اور سنہ ۱۸۹۶ع میں بمبئی میں ظاہر ہوئی سنہ ۱۸۹۶ع میں عرب کے ضلع بنی عسیر میں ظاہر ہوئی تھی یہ قطعی طور پر فیصلہ نہیں ہوسکتا کہ بمبئی میں یہ وبا ہانگ کانگ یا فارموسا سے آئی یا بنی عسیر سے یا کیا؟ فی زمانہ یہ تو قریب قریب طے شدہ مسئلہ ہے کہ طاعون کا اصل سبب باریک خوردبینی نبات ہیں اور یہ مرض سخت درجہ کا متعدی ہے مگر ابھی تک اسکے متعلق بہت سے امورات ایسے ہیں جنکی کچھ حقیقت معلوم نہیں ہوئی

مثلاً کیا وجہ ہے کہ بعض مقامات میں نہایت شدت کے ساتھ پھیلتا ہے اور بعض میں چند کیس ہو کر رہجاتے ہیں مثلاً بمبئی میں اس کثرت سے ہوا گر کلکتہ اور جدہ میں چند کیس ہو کر خاتمہ ہو گیا پھر جن مقامات میں مدت سے چلا آتا ہے اسکی کیا وجہ ہے کہ بعض سالوں میں ہوتا ہے اور بعض میں نہیں۔

زمانہ سرائیت کم از کم دو تین روز اور زیادہ سے زیادہ دس روز شمار کیا گیا ہے۔

علامات بلحاظ علامات کی اسکو مفصلہ ذیل اقسام میں بیان کر سکتے ہیں۔

اول خفیف طاعون - اسمیں بخار نہیں ہوتا۔ گردن بغل اور کنج ران کی گلٹیاں پھولکر چودہ روز میں بجھ جاتی ہیں کبھی کبھی کسی میں پیپ بھی پڑجاتی ہے اور خفیف بخار بھی ہوجاتا ہے ایسے طاعون کے متعدی ہونے میں اطبا کو شبہ ہے جسمیں بخار ساتھ نہیں ہوتا۔

دوم معمولی طاعون پہلے سر کمر اور جوڑوں میں درد ہو کر عام ضعف طاری ہوتا اور لرزہ کے ساتھ بخار ہوجاتا ہے پھر یا تو اوسی روز یا تین چار روز تک گردن کنج ران اور بغلوں میں بدہیں نکل آتی ہیں کبھی بخار اس شدت سے ہوتا ہے کہ مریض کو ہذیان یا بیہوشی ہوجاتی ہے۔ بدہوں میں شدت کا درد اور چبھن ہوتا اور ورم زیادہ ہوتی جاتی ہے ۔ انکے سوائے جسم پر پھوڑے اور کاربنکل بھی نکل آتے ہیں اگر مریض زندہ ہے تو ساتویں روز بدہیں پیپ پڑکر پھوٹ جاتی ہیں بعضوں میں ابتدا سے بے حواسی اور خوف بہت طاری ہوتے ہیں بعضوں میں دوران سر تشنج اور سقے الدم ہوجاتے ہیں بعضوں میں چھ سات گھنٹہ تک لرزہ رہتا ہے عموماً بخار ۱۰۲ اور ۱۰۴ درجہ کے درمیان رہتا ہے کبھی ۱۰۷ درجہ تک ہوجاتا ہے کبھی ناک منہ مقعد اور مجری بول کے راستہ خون آتا ہے جو ہمیشہ مہلک ثابت ہوتا ہے بعضوں میں ورمکشی زیادہ ہوتی ہے۔ بدہیں کبھی تو بخار پہلے نمودار ہوجاتی ہیں کبھی بخار کے ساتھ اور کبھی تین چار یا پانچ روز بعد تک اون میں آدھ مرغی کے انڈے کے برابر ہوسکتی ہے اور کبھی اوس سے چھوٹی رہتی ہیں پیپ کا جلدی پڑجانا اچھی علامت گنا جاتا ہے جلد کے نیچے خون خارج ہونے سے جابجا سرخ دہبے ہوجاتے ہیں جو بعض اوقات اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ تمام بدن سیاہ ہوجاتا ہے چہرہ کی ایک نرالی صورت ہوجاتی ہے۔ آنکھیں اندر گھس جاتی ہیں مگر ہیضہ کی طرح انکے گرد نیلا حلقہ نہیں ہوتا۔ تمام چہرہ پر دکھ درد اور خوف کے بل پڑجاتے ہیں مگروہ ٹائیفس کی طرح پا بدار نہیں ہوتے دیکھنے سے نہایت ہی مصیبت زدہ اور قابل رحم معلوم ہوتا ہے مگر موت کی آثار قریب نظر نہیں آتے۔ بلکہ جو دو ایک گھنٹہ میں مرنیوالا ہے اسکا چہرہ بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی نہیں مریگا۔

سیوم تنفسی طاعون۔ اسمیں پھیپھڑے مردار پڑکر گلنے شروع ہوجاتے ہیں یعنی گینگرین آف لنگز ہوجاتا ہے ...... سانس کے ساتھ سڑے ہوئے گوشت کی بدبو آتی ہے جسکی وجہ سے دور تک کھڑے ہونا بھی محال ہوجاتا ہے سینہ میں خاص مقام پر درد ہوجاتا ہے قے اور تھوک کے ساتھ خون اور گلے ہوئے پھیپھڑے کے اجزا خارج ہوتے ہیں۔

چہارم قلبی نُنٹ طاعون - اسمیں مریض دفعتًا بیمار ہوکر ایک دو گھنٹہ میں مرجاتاہے. خاص فساوات طاعون یعنی بدھیں کاربنکل اور پھوڑے نہیں ہونے پاتے کبھی ایسا ہوتاہے کہ بخار کے ساتھ کسیقدر بدھیں اور خون کے دھبے نمایان ہو بھی جاتے ہیں اور تشنج و بیہوشی ہوکر مریض تھوڑی دیر میں چلتا بنتاہے -

پنجم خونی طاعون - اسمیں منہ ناک مقعد مجری بول اور فرج سے خون بکثرت خارج ہوتا اور تمام جلد خونی دھبوں سے سیاہ ہوجاتی ہے اسواسطے اسکو کالی موت کہہ سکتے ہیں -

ششم اعصابی طاعون - اسمیں دوران صداع تشنج بیخوابی بےچینی بدحواسی - اختلاج القلب - دلکشی - ہذیان اور بیہوشی وغیرہ عصبی علامات زیادہ شدت کے ساتھ ہوتی ہیں -

ہفتم گیسٹرو انٹسٹائنل طاعون - اسمیں معدہ اور امعا کے متعلق فساوات شدت سے ہوتے ہیں مثلاً قے الدم صفراوی قے - ورم معدہ - ورم جگر - اسہال الدم - درد معدہ - خشکی اور ورم حلق -

تشخیص - طاعون کی تشخیص بہت آسان ہے کیونکہ اور کوئی وبائی بخار ایسا نہیں جو کثرت سے لوگوں کو یکے بعد دیگرے مبتلا کرے اور ساتھ ہی بغلوں گردن اور کنج ران میں بدھیں اور تمام جسم پر پھوڑے اور کاربنکل نکل آویں خنازیر میں جو گلٹیاں ہوتی ہیں اونکے ساتھ بخار نہیں ہوتا اور اونکی ورم پرانی اور بتدریج ہوتی ہے - طاعون کا بخار عمومًا مسلسل بلا تخفیف کے ہوتاہے کونین سے کم نہیں ہوتا بخار اور بدھونکا ہونا تمام اقسام میں لازمی علامات ہیں قلبی نُنٹ قسم میں طاعون کا زہر اس کثرت اور شدت سے سرایت کرجاتاہے کہ بدھوں کی نوبت نہیں پہنچتی مریض پہلے ہی مرجاتاہے -

انجام - بدھیں جسقدر جلدی پکجاویں اور پیپ خارج ہوجاوے اوسیقدر اچھاہے انکا دبے رہنا خراب علامت ہے جگر پھیپھڑہ - دماغ اور امعا کو متعلق جسقدر علامات زیادہ شدت کی ہوں اُسیقدر خوفناک ہیں - خونی صفراوی اور اعصابی طاعون عمومًا مہلک ہوتاہے - ایک دفعہ طاعون ہوکر دوبارہ بھی ہوجاتاہے - بیچ میں کبھی تخفیف بھی ہوجاتی ہے -

علاج - اس مرض کی اصل حقیقت ابھی تک کافی طور پر معلوم نہیں ہوئی اسی وجہ سے اسکا علاج بھی نہایت تبہ ہے مفصلہ ذیل اصول پر اسکا علاج کیا جاتاہے -

اوّل تدابیر انسداد - چونکہ ہجوم بند ہوا اور افلاس اس مرض کے زہر کو تیز کردیتے ہیں اسی لئے ان اسباب کی اصلاح کرنی چاہیئے - مریض کو ایک علیحدہ ہوادار مکان میں جگہ دیں علیحدگی خود اُسکے اور نیز دوسروں کے لئے مفید ہے - اُس کے کپڑوں - برتنوں مکان اور تمام اسباب کو بعد صحت کامل طور پر ڈس انفکٹ کرادیں اور جو شے سوختنی معلوم ہو اسکو جلادیں - پلیگ پر ایک ایک سیرم کا ٹیکہ کرائیں - اول تو کھلی ہوا میں تبدیل مکان کرنا چاہئے - اگر ایسا ممکن نہ ہو اور مکان فراخ ہوادار اور آبادی سے علیحدہ ہو تو چوہوں کو پنجرے کے ذریعہ پکڑ کر مار ڈالنا چاہیئے اپنے مکان سے چوہے نکالدینے کی ایک آسان تدبیر یہ ہے کہ آٹھ حصہ تازہ کول

میں ایک حصہ خالص سلفیورک ایسڈ ملاکر تمام سوراخوں میں ڈالدیں۔ انکے ملنے سے ایک وزنی گیس پیدا ہوتی ہے جو گھر کے سوراخ میں اتر جاتی اور چوہے نکلکر بھاگ جاتے ہیں اگر ایک بستی کے تمام لوگ ایسا کریں تو تمام دیہہ کے چوہے فرار ہو سکتے ہیں علاوہ بریں کل اسباب کو دھوپ لگاتے رہیں اور ہفتہ وار مکان کو فینائیل سے ڈس انفیکٹ کرتے رہیں۔ دیہات کے لوگ اپنے گھروں کے تمام کمروں میں کافی اوپلے اور گھانس پھونس جلاکر جس سے تمام فرش اور دیواریں خوب گرم ہوجائیں بآسانی ڈس انفیکشن کر سکتے ہیں۔ تمام مکان کو صاف اور خشک رکھنا چاہیے۔ مشتبہ جگہ آمد و رفت بند کر دینی چاہیے۔ گھر کے تمام لوگوں اور بچوں کو ٹیکا لگوا لینا سب سے زیادہ یقینی اور زبردست محافظ ہے۔

دوئم تدابیر علاج۔ کونین۔ کیروٹ کاربالک ایسڈ سلفو کاربولیٹ آف زنک۔ یوکلپٹس آئیل وغیرہ اینٹی سپٹک ادویہ بافراط دیں۔ کثرت تشنگی میں معدنی تیزاب مثلاً فاسفورک ایسڈ سلفیورک ایسڈ وغیرہ بافراط پلاویں۔ اگر بخار زیادہ ہوجاوے تو جسم کو شراب اور پانی کے ساتھ اسپنج کریں۔ ورم خوردہ غدود پر آیوڈین اور بیلا ڈونا وغیرہ کی مالش کریں۔ ہڈیاں میں ٹنکچر بلا ڈونا اور پوٹاسیم برومائیڈ دیں۔

پلیورا کے امراض پلیورا وہ غشا ہے جو سینہ کی اندرونی سطح اور پھیپھڑوں پر لگی ہوئی ہے اسکے امراض مفصلہ ذیل اقسام کے ہوتے ہیں (۱) پلیورا کی سوزش جسکو پلیوریسی کہتے ہیں (۲) ایمپائیما یعنی پلیورا کے اندر پیپ پڑجانا (۳) ھائڈرو تھوریکس یعنی پلیورا کے اندر پانی پڑجانا (۴) نیوموتھوریکس یعنی پلیورا کے اندر ہوا بھرجانا۔

اول پلیوریسی یعنی پلیورا کی سوزش

علامات۔ شروع میں پہلو کے کسی مقام پر چبھن یا کڑسی معلوم ہوتی ہے جسکی درد کی شدت بتدریج بڑھتی جاتی اور سانس کے ساتھ دردناک رگڑ معلوم ہوتی ہے۔ اسوجہ سے مریض سانس کو عمداً روکتا اور دردناک مقام کو پکڑتا ہے۔ سانس جلدی جلدی اور کھنچکر آتا۔ تعداد میں تین تیس بار فی منٹ ہوتا ہے دکھتی بہتی جاتی اور خشک دردناک کھانسی اوٹھتی ہے عموماً ابتدا سے خفیف بخار رہتا ہے ضعف چنداں معلوم نہیں ہوتا۔ غثیان قے اور دردسر بھی کبھی کبھی ہوجاتے ہیں۔ پیشاب میں البیومن ہوسکتا ہے چندروز میں ورم تحلیل ہونی شروع ہوجاتی ہے یا رطوبت خارج ہوکر اوسکی جذب ہونے میں کچھ زیادہ ایام گذر جاتی ہیں کبھی اسکی رطوبت باہر کیطرف ناسور بنادیتی ہے تب ضعف بہت رہتا ہے۔ دونوں جانب کی پلیوریسی بہت تکلیف دہ اور خوفناک ہے کیونکہ اسمیں دکھتی بہت زیادہ رہتی ہے۔ کبھی پلیوریسی کا مرض ایسی آہستگی کے ساتھ ہوتا ہے کہ درد اور دکھتی غایب رہتی ہیں۔ اسکو لیٹنٹ پلیوریسی کہتے ہیں۔

ملاحظہ اور امتحان (۱) سانس چھوٹا اور کھنچا ہوا نظر آتا (۲) مقامی درد پر سینہ پر کان لگانے سے رگڑکی آواز سنائی دیتی جو پہلے نرم اور خفیف ہوتی۔ اور بعد میں کھرکھری اور موٹی ہوجاتی ہے (۳)

رطوبت جمع ہونے کے بعد ماؤف جانب کا سینہ ابھر جاتا اور پیمائش سے بڑا معلوم ہوتا ہے (۴) ماؤف حصہ میں سانس کی حرکات نہایت خفیف یا معدوم ہوجاتی ہیں (۵) ووکل فریمی ٹس اوپر کے حصہ میں معمول ہی زیادہ اور نیچے کم ہوتا ہی (۶) اجتماع رطوبت کی مقام پر سینہ ٹھوکنے سے سخت معلوم ہوتا اگر ابھار زیادہ ہو تو فلکچوایشن بھی معلوم ہوسکتی ہے۔ سانس کی آواز غیر مستمع ہوجاتی ہے۔ کلام کی آواز بھی سنائی نہیں دیتی مگر سانس اور کلام کی آواز اوپر کے حصہ میں تیز اور نیچے مدہم پڑجاتی ہے (۷) شانہ کی ہڈی کے نیچے کبھی کبھی اگافونی یعنی بکری کے بچہ کی ممناہٹ سنائی دیا کرتی ہے (۸) ٹھوکنے اور سینہ میں لگا کر سننے سے پانی کی چھلک بھی کبھی سنائی دیتی ہے (۹) جب خارج شدہ رطوبت جذب ہوتی ہے تو ماؤف حصہ اندر کو سکڑ جاتا ہے اگر بعد میں ق باہوا پھیپھڑہ نہ پھولے تو مفصلہ ذیل آثار باقی رہتے ہیں۔ ماؤف جانب سکڑا ہوا رہتا ہے تنفسی حرکات خفیف یا معدوم رہتی ٹھوکنے کی آواز مدہم اور سانس کی آواز ہلکی سنائی دیتی ہے۔ ناسور کے بعد ماؤف جانب بہت ہی سکڑ جاتی ہے۔

اسباب (۱) مقامی خراش ضرب غیر جنس شے کا سینہ کے اندر گھس جانا ہڈی کی ورم یا کیریز سرطان یا ٹیوبرکل یا رسولی ہوجانا (۲) سردی لگنا (۳) شدت محنت (۴) پیری کارڈیم یا پشش کے ورم کے بعد (۵) فسادات خون مثلاً بخارات سیپٹی سیمیا اور ربائی ایمیا برائیٹس ڈزیز یا شراب نوشی ہیں (۶) مری یا زخرہ کے اندر سے کسی غیر جنس شے کا سوراخ کرکے پلیورا کے اندر جانا۔

کیفیت اور انجام۔ پہلے تو اجتماع خون ہوتا پھر لف خارج ہونا شروع ہوکر اجتماع رطوبات ہوجاتا ہے بعد ازاں یہ رطوبات آہستہ آہستہ جذب ہوکر زائد وصل ہوجاتے ہیں بعض اوقات یہ رطوبت مدت تک جذب نہیں ہوتی۔ بلکہ غلیظ ہوکر اسکی پیپ بنجاتی ہے۔ اس حالت کو ایمپائیما کہتے ہیں۔ یہ پیپ سینہ کی دیوار اور پھیپھڑے کو کھانا شروع کرتی ہے اور آخر کار باہر کیطرف ناسور بنالیتی یا کسی ہوائی نالی میں سوراخ کرکے کھانسی کے ساتھ خارج ہوتی رہتی ہے۔ کبھی مری یا انتڑی میں جا کھلتی ہے۔ دو طرفہ پلیوریسی اکثر مہلک ثابت ہوتی ہے

بلحاظ علامات کے اسکی مفصلہ ذیل اقسام کی گئی ہیں۔

(۱) خشک پلیوریسی جسمیں ورم جلد تحلیل ہونی شروع ہوجاتی اور رطوبت کچھ خارج ہونے نہیں پاتی ہی۔

(۲) اکیوٹ یعنی تیز جسمیں تمام علامات درد۔ دمکشی۔ اجتماع۔ رطوبت وغیرہ تیزی کے ساتھ ہوتے ہیں۔

(۳) ڈایافرگمیٹک۔ یعنی پلیورا کے اوس حصہ میں سوزش ہوتا جو ڈایافرام سے ملا ہوتا ہے اسمیں دمکشی خفیف ہوتی سینہ تو پوری حرکت کرتا مگر پیٹ کی حرکات کھینچ اور درد کے ساتھ ہوتی ہیں۔

(۴) بلا درد اور دمکشی کے۔ اسمیں ورم ہوکر اخراج رطوبات مگر درد اور دمکشی کچھ محسوس نہیں ہوتی۔

(۵) فائبرائڈ۔ اسمیں ریشے بہت بنکر پھیپھڑے کو ہمیشہ کے واسطے دیوار سینہ کے ساتھ پیوست کردیتے ہیں۔

(۶) ٹیوبرکلر جو سل کے بعد ہو یا اسکے بعد سل ہوجاتا ہے جسمیں رطوبت خارج شدہ میں سل کا مادہ بیٹھ جائے یا پہلے پلیورا میں ٹیوبرکل ہوکر سل ہوجائے۔

دوئم ایمپائما - یعنی پلیورا میں پیپ پڑجانا۔ یہ عموماً پلیورسی کے بعد ہوتا ہے اسلیئے اسکا بیان پلیورسی میں کیا گیا۔

سوئم ہائڈرو تھوریکس - یعنے پلیورا کے اندر پانی پڑجانا۔ یہ مرض عام استسقا کی ضمن میں پیدا ہوجایا کرتا ہے پس جو عام استسقا کی اسباب ہیں وہی اسکے اسباب ہیں۔ دیکھو بیان استسقا کا۔ دونوں پلیورا کے اندر صاف پانی بھر جاتا ہے جو پھیپھڑے و ہر دو پر دباؤ پہنچا کر دم کشی پیدا کرتا ہے کبھی محض ایک ہی طرف پانی پڑتا ہے۔ ورم اور درد کی کوئی علامت نہیں ہوتی۔ دم کشی کیوجہ سے خون پھیکا پڑکر بدن پھیکا پڑجاتا ہے ٹھونکنے سے سینہ دونوں طرف ٹھوس معلوم ہوتا سینہ میں لگانے سے کلام اور تنفس کی آواز مدہم یا معدوم معلوم ہوتی ہے پسلیوں کا درمیانی حصہ باہر کو ابھر آتا ہے۔

چہارم ہیمو تھوریکس یعنے پلیورا کے اندر خون خارج ہوجانا اسکی علامات وہی ہیں جو پلیورسی میں اجتماع رطوبت کے وقت ہوتی ہیں یعنی دم کشی ٹھوس آواز کلام اور تنفس کی آواز کا معدوم ہوجانا وغیرہ اخراج خون کیوجہ سے ضعف اور غشی کی علامات بھی طاری ہوجاتی ہیں۔ یہ مفصلہ ذیل **اسباب** سے ہوسکتا ہے۔

(۱) ضرب یا جراحی عمل (۲) کسی انیورزم کا اندر پھوٹ جانا (۳) پھیپھڑے کا سرطان جو پلیورا کے اندر پھوٹ جائے (۴) پھیپھڑے کا جریان خون (۵) سل (۶) لیوکوسائی تھیمیا خود پلیورا کا سرطان

پنجم نیومو تھوریکس - پلیورا کے اندر ہوا بھر جانا۔

اسباب (اول) کسی سل کے غار کا پلیورا میں کھلجانا (دوم) ایمپائما ہوکر پھیپھڑے کا اندر کھلجانا (سیوم) ضرب (چہارم) مری یا معدہ یا نرخرہ میں سوراخ ہوکر پلیورا کے اندر کھلجانا (پنجم) پلیورا کے اندر پانی یا لمف یا پیپ جمع ہوکر اوسکی تعفن سے ہوائیں بننا (ششم) کالی کھانسی یا ایمفی سیما میں ہوائی نالی کا پھٹ جانا (ہفتم) سینہ کی پیپ نکالتے وقت ہوا کا داخل ہوجانا۔

کیفیت جو ہوا تعفن سے پیدا ہوتی ہے اوس میں آکسیجن کاربانک ایسڈ نائٹروجن اور سلفیوریٹیڈ ہائڈروجن ہوتے ہیں۔ زائد وصلوں کی وجہ سے خاص خاص حصے نہیں محدود ہوجاتی ہے تب اسحالت کو ہائڈرونیومو تھوریکس کہتے ہیں اور کبھی پیپ پڑجاتی ہے تب اوسکو نیومو تھوریکس بولتے ہیں۔

علامات اگر دفعتاً کسی سوراخ کے ہونے سے نیومو تھوریکس ہوا ہے تو یک بیک شدت کا درد پہلو میں ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سینہ کے اندر کوئی شے جمع ہوتی جاتی ہے پھر دم کشی اور صدمہ کی علامات غالب ہوتی ہیں خشک بتکلیف وہ کھانسی اٹھتی ہے۔

ملاحظہ و امتحان (۱) سینہ پھولا ہوا (۲) سانس کی حرکات قریب العدم (۳) کلام اور تنفس کی آواز ضعیف یا معدوم (۴) ٹھونکنے سے سینہ ڈھول کیطرح بجتا ہے (۵) کھانسی موئی دہات کی جھنکار سنائی دیتی ہے (۶) ٹن ٹن کی آواز کھانسنے بولنے یا سانس لینے کے ساتھ سنائی دیتی ہے (۷) سینہ کو جھٹکا دینے سے

پانی چھلکنے کی آواز سنائی دیتی ہے (۸) دل اپنی جگہ سے کسی اور طرف کو دھکیلا جاتا ہے اور اوسکی آوازیں تیز گونجنے والی ہوجاتی ہیں۔

انجام۔ خطرناک کبھی مریض جانبر بھی ہوجاتا ہی۔

علاج۔ بلحاظ معالجہ اور علامات کے پلیورسی کے چار اقسام کرکے اوسکا علیحدہ علیحدہ ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

اول خشک پلیورسی جسجگہ درد معلوم ہو چند جونکیں لگوا کر السی کی پولٹس یا ہاٹ سکیرلس لگا دیں عموماً اسیقدر علاج کافی ہوجاتا ہے اگر اس سے آرام نہ ہو تو مقام درد کو سٹکناگپ پلاسٹر لگا کر آرام دیں اور شروع میں ایک نمکین مسہل دیکر مفصلہ ذیل نسخہ استعمال کرائیں۔

وائنم اپی کاک ۵ ابوند پوٹاسی سائیٹراس ۰۱ گرین لائیکوار امونیا ایسٹیٹس ۲ ڈرام پانی کو اکمفار ایک اونس ایسی ایک خوراک چار چار گھنٹہ بعد استعمال کراتے رہیں حتیٰ کہ درد کو آرام ہوجاوے اگر ریومیٹزم کا اشتباہ ہو تو ۱۰ گرین سیلی سین یا سوڈیم سیلی سلیٹ شامل کردیں آیوڈین پینٹ کرنا۔ رائی کا پلاسٹر لگانا۔ پوست کی ٹکور کرنا اور چھالا اٹھانا بھی مفید ہیں۔

دوم تر پلیورسی جسمیں کہ خفیف مقدار رطوبات جمع ہوکر چار یا پانچ انگشت جگہ ٹھوس ہوجاوے۔ اسکا علاج بعینہٖ اسیطرح ہے کہ جیسا کہ خشک پلیورسی کا یعنی امعا کو نمکین مسہلات سے صاف رکھنا مقامی درد اور سوزش کو سنی یزم آیوڈین پینٹ پلسٹر جونک اور مصنوعی سہارے سے کم کرنا معرقات مدرات اور لمفیٹک سٹی مولنٹ دوویہ سے خارج شدہ رطوبت کو تحلیل کرنا بخار کو فنسیٹن۔ انٹی پائیرین۔ انٹی فیبرین اور کونین وغیرہ سے اتارنا۔ اور جو مختلف علامات پیدا ہوں اونکا حسب قواعد عام علاج کرنا۔ افیون پلیورسی کے لیئے نہایت عمدہ دوا ہے کیونکہ اس سے سوزش۔ درد۔ کھانسی چھینک اور دکمتی وغیرہ میں تخفیف اور زیادہ اخراج رطوبت بند ہوجاتی ہے۔ اسکو معرقات اور ملینات کے ساتھ ملاکر استعمال کرنا چاہیئے۔ پوٹاسیم آیوڈائڈ اور ٹارٹار ایمیٹک ملاکر دینا نہایت مفید ہے۔

سوم تر پلیورسی جبکہ پانی زیادہ مقدار میں خارج ہوکر اینگل آف دی سکے پولا ہے اور پٹ ڈلنیس ہوجاوے اسکا علاج اسی طرح سے ہے جیسا کہ نمبر دو میں بیان کیا گیا۔ فرق صرف اسقدر ہے کہ اسمیں کاونٹر اری ٹیشن۔ ادرار اور سہال زیادہ قوی کرنا چاہیئے۔ مرکری آئنٹمنٹ کی ماؤف حصہ پر مالش کرنا جذب رطوبات میں مدد دیتا ہے۔ اگر چند روز تک اس علاج سے پانی جذب نہ ہو بلکہ اور روز بروز زیادہ ہوکر سخت دکمتی ہوتی جاوے تو ٹروکار اور کینولا کی ذریعہ کل یا کچھ حصہ پانی نکال لینا چاہیئے۔ ایسا اکثر دیکھا گیا ہے کہ کچھ پانی خارج ہونے کے بعد۔ باقی خود بخود جذب ہوجاتا ہے۔ اگر بہت سا حصہ جذب ہوکر کسیقدر پانی مدت تک باقی رہے تو تبدیلی آب و ہوا کی صلاح دینی چاہیئے

انیٹی پائیرین ۵ گرین خوراک میں چار دفعہ روزانہ دینا نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

چہارم تر پلیورسی جبکہ پانی بہت زیادہ مقدار میں خارج ہو طبی تدابیر ایسی حالت میں وہی ہیں جو اوپر بیان کیگئی لیکن اگر ان تدابیر سے خارج شدہ پانی جذب نہ ہو اور تنفس اور دوران میں زیادتی پانی سے دقت اور خلل واقع ہوجائے یا مدت تک اسکو دباؤ کی وجہ سے پھیپھڑا بیکار اور بند پڑا رہے یا سرد و طرف پانی جمع ہوگیا ہو تو تھوڑے

... کینولا داخل کرکے بذریعہ اسپی ریٹر اور سائیفن ایکشن
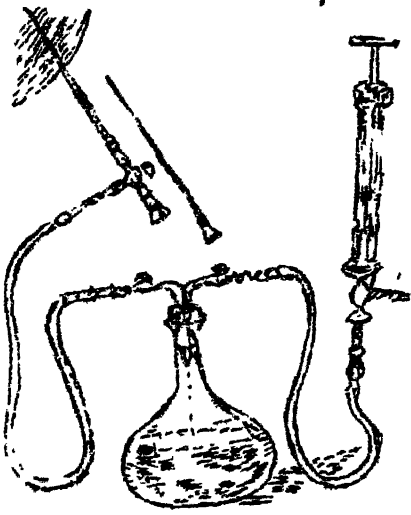
پانی نکالا جاوے پوٹے این صاحب کا اسپی ریٹر اس مطلب کے لیے سب سے عمدہ ہے جسکی تصویر نقشہ ذیل میں دکھائی گئی ہے۔ بائیں طرف چھٹے یا ساتویں اور داہنی طرف پانچویں یا چھٹی انٹرسپیس میں مڈ اگزیلری لاین کے قریب ٹروکار داخل کریں۔ اگر جلد سخت ہو تو پہلے چاقو کر سا شگاف دیسکتے ہیں جب ہائپوڈرمک ٹروکار اور کینولا استعمال کیا جاتا ہے اسکے لئے شگاف کی کچھ ضرورت نہیں رہتی۔ اگر تشخیص پانی میں کچھ شبہ ہو تو پہلے ہائپوڈرمک سرنج کے ذریعہ اپنا اطمینان کر سکتے ہیں۔ اس اوپریشن میں مفصلہ ذیل احتیاط نہایت ضروری ہیں

(۱) یہ کہ ہر ایک اوزار خاصکر ٹروکار اور کینولا کو خوب پانی میں پکا کر کاربالک لوشن ۵ فیصدی کی طاقت میں رکھ چھوڑیں اور استعمال کے وقت الکحال میں ڈبو کر سپرٹ لیمپ پر خشک کرلیں جسقدر زیادہ اینٹی سیپٹک احتیاط کیا جاوے مناسب ہے۔

(۲) چونکہ ہر پسلی کے زیرین کنارہ پر انٹرکاسٹل شریانیں ہوتی ہیں اسلیئے اس کنارہ کو اوپریشن کیوقت بچانا چاہیئے

(۳) تمام پانی ایک دفعہ نکالنے میں سخت اندیشہ ہیں۔ اول یہ کہ دفعتاً دبے ہوئے پھیپھڑے جو پھول لیتے ہیں انکی وریدوں اور شریانوں میں خون بافراط جمع ہوکر سخت کھانسی اور سوزش شروع ہو سکتی ہے۔ دوم یہ کہ دماغی انیمیا اور غشی کا اندیشہ ہے کچھ حصہ جو باقی چھوڑا جائیگا اول تو وہ خود جذب ہوجاتا ہے ورنہ دوبارہ اسکو نکال سکتے ہیں۔

(۴) اگر دوبارہ پھر پانی جمع ہوجاوے تو اُسیطرح اسپی ریٹر کے ساتھ اسکو نکال سکتی ہیں لیکن اگر بار بار پانی پڑتا ہے تو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ پھیپھڑے زائد ساختوں کے دباؤ کیوجہ سے اپنی اصلی مقدار تک نہیں پھولتے اسوجہ سے خون زیادہ پہنچکر اسکا پانی چھنتا شروع ہوجاتا ہے پس ایسی حالت میں بار بار اسپی ریٹر سے پانی نکالنا کچھ فائدہ نہیں کرتا۔ بلکہ خون کا سراسر نقصان ہوکر تکان اور کمزوری زیادہ ہوتے ہیں۔

(۵) ٹروکار نکالنے کے بعد فوراً سوراخ کو کلوڈین سے بند اور اینٹی سیپٹک لنٹ رکھکر شکنگ سے ڈریس کردیں۔

پروفیسر ملیو اسکیو صاحب کی یہ رائے ہے کہ کچھ حصہ پانی کا نکالکر اسکی بجای ۱/۲ حصہ نمک سو حصہ سٹیریلائزڈ پانی میں حل کرکے شیر گرم اسپی ریٹر کا رخ بدلکر اندر پہنچاویں۔ اس سے اندرونی دباؤ کا موازنہ کرکے وہ نقصانات نہیں ہونے پاتے جو دفعتاً پانی کم ہوکر پیدا ہوتے ہیں پھر اور پانی نکالکر نمک کا سٹیریلائزڈ سالیوشن اُسیطرح

اسپی ٹیڑ سے داخل کریں۔ دوبارہ ...

کچھ ضرر نہیں کرتا اور خود بخود جذب ہو جاتا ہے۔

پلیوریسی میں غذائیں خشک دینا رقیق غذاؤں اور پانی سے پرہیز کرنا اور میگنیشیا سلفاس کم سے کم مقدار پانی میں حل کر کے پلانا شروع میں اس مرض کو روک دیتا ہے مفصلہ ذیل ادویہ بھی اس مرض میں مفید ہیں۔

آکونائیٹ اینٹی منی۔ اپوسائی نین ایسکلی پیاس ٹیوبروزا۔ آیوڈین برایونیا البا۔ پائی لوکارپین جیبورنڈی فینسیلین سلا خنظل۔ کرالی روٹ کریزوٹ۔ ڈجی ٹیلس۔ ہائیڈروکلی نان کیوبریکو۔ ورے ٹریا۔ انکا بیان دیکھو۔

سٹکنگ پلاسٹر سے ماؤف جانب سینہ کو سٹریپ کرنا اسطرح سے کہ ایک سرا اسٹرنم پر اور دوسرا اسپائین پر قایم رہے اُس طرف کی حرکت کو کم اور درد کو رفع کر دیتا اور جذب پانی میں مدد دیتا ہے۔

پنجم۔ پرولنٹ پلیوریسی۔ ایمپایما۔ دیوار سینہ اور شش کے درمیان پیپ پڑ جانا۔ پائیوتھوریکس۔ یہ مرض اکثر بچوں میں ظاہر ہوتا ہے اگر پیپ قلیل المقدار اور غیر متعفن ہو تو اکثر خود بخود جذب ہو جاتی ہے لیکن اگر متعفن یا کثیر المقدار ہو تو اخراج ہی اسکا علاج ہے۔ بعض اوقات قدرتی طور پر پیپ کی تھیلی کسی بڑی ہوائی نالی (برانکیل ٹیوب) میں کھلکر بتدریج تمام کھانسی کے ساتھ پیپ خارج ہو جاتی اور جوف پیپ بند ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو مفصلہ ذیل تدابیر میں سے کوئی تدبیر مناسب حال کر سکتے ہیں

(الف) اسپیریٹر سے جیساکہ قسم چار کی پلیوریسی میں بیان کیا گیا پیپ نکالنا۔ رقیق قلیل المقدار اور غیر متعفن پیپ کیلیے یہ علاج کافی ہے۔

(ب) پسلیوں کے درمیان شگاف دیکر ڈرینیج ٹیوب داخل کرنا۔

(ج) پسلی کا کچھ حصہ قطع کر کے زیادہ کھلا شگاف دینا اور بڑا ڈرینیج ٹیوب داخل کرنا پسلیوں کے درمیان شگاف دینے کی نسبت اسمیں یہ بہتری ہے کہ انگشت اندر داخل کر کے جمے ہوئے پیپ کے ٹکڑوں کو نکال سکتے ہیں اور ڈرینیج ٹیوب پر دباؤ نہیں پڑتا ہے۔ جب پسلیوں کا درمیانی فاصلہ بہت تنگ اور پیپ کثیر المقدار و متعفن ہو تو ایسا ہی کرنا بہتر ہے ان ہر دو دستکاریوں کے لیے بہترین مقام پانچویں چھٹی یا ساتویں پسلی کے بالائی اور مڈ ایگزیلری لائن کے قریب ہے۔ اگر قدرتی طور پر کہیں سوراخ ہو گیا ہو تو اسجگہ سوراخ کو کشادہ کر کے ڈرینیج ٹیوب داخل کر دینا چاہیئے اگر اس قسم کا کوئی قدرتی سوراخ نہ بنا ہو تو شگاف دینے سے پیشتر ہائیپوڈرمک سرنج کے ساتھ تشخیص کو متحقق کر لینا چاہیئے۔ اگر پیپ خراب اور متعفن برآمد ہو تو ڈرینیج ٹیوب داخل کرنے کے بعد مفصلہ ذیل لوشنوں میں سے کسی لوشن کے ساتھ جوف پیپ کو دھو سکتے ہیں۔

(۱) فی پائنٹ اُبلے ہوئے پانی میں دو ڈرام نمک حل کیا ہوا

(۲) ۲ اونس اُبلے ہوئے پانی میں ۲ گرین سیلی سلک ایسڈ اور ۱۰ گرین بورک ایسڈ حل شدہ۔

پلیوریسی روٹ Pleurisy Root ایسکلی پیس ٹیوبروزا کا بیان دیکھو

پلیورو ڈینیا Pleurodynia درد پہلو۔ ذات الجنب لحمی پسلی کا درد۔ اس سے مراد وہ درد ہے جو سینہ کے عضلات میں ہو یہ درد سطحی اور منتشر ہوتا ہے کھانسی اور بخار کچھ ساتھ نہیں ہوتا۔ دبانے اور مسلنے سے آرام معلوم ہوتا ہے۔ دمکشی نہیں ہوتی کسی خاص نقطہ پر درد محدود نہیں ہوتا برخلاف پلیورسی کے کہ اوسمیں عموماً بخار اور دمکشی لازمی ہیں سانس کے ساتھ درد زیادہ ہوتا جاتا ہے اور خشک کھانسی بھی اکثر ہوتی ہے۔ پھر بلاحظہ اور امتحان میں وہ اندرونی امور جو پلیورسی میں ہوتے ہیں اون میں سے کوئی بھی ثابت نہیں ہوتا۔ یہ مرض عموماً فساد ہاضمہ یا گرم سرد ہونے یا ورزش جسمانی کے بعد ہو جایا کرتا ہے اور جلدی آرام پذیر ہو جاتا ہے۔

علاج ۔ یہ مرض عموماً ہیومے ٹزم کے سبب سے ہوتا ہے اسلئے شروع میں ہاٹ پیک۔ ہاٹ آیر باتھ یا ہاٹ ویپر باتھ یا ٹرکش باتھ دیکر سوڈی سیلی سالس ۳۰ گرین کی خوراک میں کھلائیں۔ اور بعد ازاں انٹی پائرین ۱۰ گرین خوراک میں آٹھ آٹھ گھنٹے بعد دیتے رہیں۔ مقامی طور پر رائی۔ بلسٹر لینمنٹ کروٹن گلاس۔ سرخ مرچ لنمنٹ تارٹار۔ منتھال۔ کلورل کیمفر لنمنٹ کیمفر کو لنمنٹ آیوڈین وغیرہ کاونٹرا ی ٹنٹ یا لنمنٹ اکونایٹ لنمنٹ بلاڈونا بلاڈونا پلاسٹر۔ کلوروفارم وغیرہ مسکن دوا دویہ لگاویں اگر درد بہت سخت ہو تو مارفیا اور اٹروپیا کی جلدی پچکاری کریں اگر زبان میلی ہو تو شروع میں مسہل دیکر مفصلہ بالا علاج شروع کرنا چاہیئے جب درد پرانا پڑ جائے تو پوٹاسیم آیوڈائڈ ۱۰ گرین۔ پوٹاسی بائی کارب ۵ گرین ٹنکچر سمیسی فیوگا ۱۰ بوند اکوا کمفری ایک اونس ملاکر ایسی تین خوراک روزانہ دیتے رہیں۔

پلیورونیوموینا Pleuroneumonia نیوموینا کا بیان دیکھو۔

پنسل فلور Pencil Flower سٹائی لوسنتھیز الے ٹیور کا بیان دیکھو۔

پنسی Punsy وائیولا ٹرائی کلور کا بیان دیکھو۔

پنکریاس کے امراض ۔ انکی علامات اور کوائف حسب ذیل ہوتے ہیں

اول معدہ سے نیچے گہرا درد جو شانوں تک پہنچتا ہے گہرا دبانے سے پنکریاس کی جگہ دردناک معلوم ہوتی ہے۔

دوم ۔ اگر پنکریاس کی رطوبت کم خارج ہو تو روغنی اشیا ہضم نہیں ہوسکتیں بلکہ براز کے ساتھ .... چربی یا تیل کیصورتیں خارج ہوتی ہیں۔ براز کی رنگت مٹیالی ہو جاتی ہے کیونکہ صفرا اور رطوبت پنکریاس ملنے سے اونکی ہضم ہوتی ہے

سوم ۔ معدہ پر دباؤ اور خراش ہونے سے ڈکار بکثرت آتے۔ صفراوی نالی پر دباؤ پڑنے سے یرقان ہو جاتا ہے تہی اور نفخ اور قبض بھی ساتھ ہو جاتے ہیں۔

چہارم ۔ پیشاب میں تیل اور روغن کے قطرات خارج ہوتے ہیں۔ سوا لینک غدہ کے مبتلا ہو جانے سے ذیابیطس بھی ہوسکتا ہے۔

پنجم ۔ بہت گہرا دبانے اور ٹٹولنے سے پھولا ہوا اور دردناک پنکریاس محسوس ہوسکتا ہے بشرطیکہ معدہ اور قولون خالی ہوں۔

ششم روغنی اشیا ہضم نہونے کے سبب سے لاغری قلت و رقت خون بہت جلدی بڑھتے جاتے ہیں۔
تفصیل امراض جو پنکریاس میں پیدا ہوسکتے ہیں (۱) ورم (۲) اجتماع خون (۳) انیمیا (۴) جریان خون (۵) عظم (۶) ہزال (۷) کنکریان یا پتھری (۸) سکرہس یعنی سرطان (۹) متفرق سولیاں۔
تشخیص۔ سوائے سکرہس کے دوسرے امراض کی یقینی تشخیص ناممکن ہے سرطان میں اسکا بڑھا ہوا سر خلو معدہ کی حالت میں محسوس ہوسکتا ہے۔
انجام عموماً خراب۔ سکرہس یقینی طور پر مہلک۔
علاج۔ اگر کسی قسم کی میلگنٹ رسولی اسکی ساخت میں پیدا ہو جاوے تو محض اسیقدر ہمارے اختیار میں ہے کہ معمولی طور پر دسعکورس رفع کیا جاوے اسکی سوزش اور ورم کا بھی کوئی خاص علاج نہیں ہے۔
پنکریٹک سسٹ بعض اوقات اسقدر بڑی ہو جاتی ہے کہ ایک گیلن یا اس سے بھی زیادہ پانی پڑجاتا ہے۔ اسکا سب سے عمدہ علاج یہی ہے کہ شگاف دیکر ڈرینج ٹیوب اندر داخل کر دیا جاوے ٹیپنگ۔ اسپی ریشن۔ اور اکسیزن سے بھی اسکا علاج کیا گیا ہے۔ بار بار ٹیپ کرنے سے بھی اکثر اسکو آرام ہو جاتا ہے۔

پینکریٹک اکسٹراکٹ Pancreatic extract } اسکو زائی مین بھی کہتے ہیں عموماً زائی مین فیئر چائلڈ کے نام سے مشہور ہے۔ زائی مین کا بیان دیکھو۔
پینکری ٹین Pencreatine

پمپی نیلا انائی زم Pimpenella Anisum یہ سونف کے درخت کا نام ہے سونف کا بیان دیکھو

پوائزن Poison زہروں کا بیان دیکھو

پوٹینٹلا سار مینٹی سا Potentilla Sormentosa } اس درخت کا نام فایو فنگر اور سنک فوائل بھی ہے۔ ایک
پوٹینٹلا کینا ڈنسس Potentilla Canadensis
عمدہ ٹانک اور اسٹرنجنٹ ہے۔ سل کے تعرق شبیہ۔ اسہال او پیچش میں مفید ہے سفوف درخت ۲۰ گرین سے ۶۰ گرین تک۔ فلوئڈ اکسٹراکٹ ۱۰ بوندسے ۶۰ بوند تک۔

پورائی گو Porrigo ایک عام قدیم بمبئی اصطلاح ہے۔ جو سر اور چہرہ کے مختلف امراض مثلاً اگزیما ٹینیا قادوزا وغیرہ پر مستعمل ہوتی تھی۔ اگزیما اور ٹینیا کا بیان دیکھو۔

پورٹ port یہ سب سے عمدہ سی ہول اور ٹانک شراب ہے الکحال کا بیان دیکھو۔ ہائیڈروسیل میں پانی نکال لینے کے بعد اسکے ہموزن پانی میں ملا کر تھیلی کے اندر پچکاری کرنا سوزش پیدا کرکے اسکی دیواروں کو پیوست کر دیتا اور دوبارہ پانی پڑ جانیکا مانع ہوتا ہے۔

پور مینز کونین Poor Man's Quinine سناسین کا بیان دیکھو۔

پورو زاوپریشن۔ یا ادویرو وسیزا اوپی۔ یہ عمل ان حالتوں میں جبکہ بچہ کا قدرتی رستہ سے پیدا ہونا ناممکن یا خطرناک ہو جاوے عمل میں سیزیرین سیکشن کی بجائے اختیار کیا جاتا ہے پہلے

سیزیرین سیکشن کیطرح وسطی خط شکم کو کھول لیتے اور بعد ازاں رحم میں طولانی شگاف کر کے بچہ اور پلے سینٹا کو نکال لیتے ہیں پھر سرویکس کو سیری نیوڈ یا دار اکریزیویں میں دبا تے ہیں تاکہ تمام جریان خون بند ہو جاوے۔ رحم اور رباطین کو اوٹھا کر شکم سے باہر نکال لیتے اور اوزار کی گرفت سے اوپر قطع کر کے علیحدہ کر دیتے ہیں۔ باقی ماندہ حصہ کو پن کے ذریعہ شکم کے شگاف میں قایم کرتے یا اوس اوزار کو ہی ران کیطرف لیجا کر باندھ دیتے ہیں۔ اس سے قریبًا دو ہفتہ میں سٹمپ مردار بنکر علیحدہ ہو جاتا اور زخم شکم بھی ملجاتا ہے۔ اس عمل کو سیزیرین سیکشن پر یہ ترجیح ہے کہ سٹمپ باہر رہتا اور اوسکا مواد شکم کے اندر داخل ہونے نہیں پاتا ہے۔

پوسٹ پارٹم ہیمرج Post Partum Hæmorrhage ولادت کے بعد کا جریان یعنی اخراج مشیمہ کیوقت یا اسکی تھوڑی دیر بعد رحم سے خون کا جاری ہونا یہ ایک نہایت نازک اور خوفناک واقعہ ہوتا ہے اسکی علاج میں نہایت چستی اور جلدی کرنی چاہئے۔ ورنہ چند منٹوں میں ہی بیحد خون خارج ہو کر مریضہ کی ہلاکت کا باعث ہو سکتا ہے یہ خون عمومًا آنول کے نیچے کی کشادہ وریدوں سے خارج ہوتا ہے اور کبھی فم رحم اور فرج کی شگاف سے آتا ہے۔

اسباب۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ بچہ کی پیدائش کے بعد جریان خون دو طرحسے رکتا ہے ایک تو رحم کے عضلانی ریشے سکڑ کر وریدوں اور مساموں کو بند کر دیتے ہیں۔ دویم خون منجمد ہو کر وریدونکو بند کر دیتا ہے اسلئے جریان خون مفصلہ ذیل وجوہات سے ہو سکتا ہے

اول وہ اسباب جو رحم کے لحمی ریشوں کو کمزور کر دیں مثلًا ضعف ولادت میں زائد دیر ہونا۔ ہائڈریمنیا یا جوڑوں کی وجہ سے رحم کا بہت تنجانا قبل از ولادت خون خارج ہو نا ہیجان۔

دوم وہ اسباب جو رحم کے لحمی ریشوں کے سکڑنے میں مارج ہوں مثلًا بقیہ آنول یا سولی منجمد خون کے لوتھڑے۔ رحم کی دیوار کا چپکا ہوا ہونا۔

سوم وہ اسباب جو خون کے انجماد میں مارج ہوں مثلًا امراض خون۔ جلدی اوٹھ بیٹھنا یا کمرے ہو جانا چھینکنا یا کھانسنا۔

علامات۔ کبھی تو آنول نکلتے ہی خون جاری ہو جاتا ہے اور کبھی کچھ دیر کے بعد کبھی تھوڑا تھوڑا اور کبھی رائو کی طرح سے۔ کبھی باسانی بند ہو سکتا ہے اور کبھی دفعتًا سیلاب کی طرحسے خارج ہو کر مریضہ کو غشی ہو جاتی اور ہلاکت ہو جاتی ہے۔ ایک درمیانی حالت ہے جس میں تمام بدن پھیکا پڑ جاتا نبض نہایت ضعیف نرم اور پتلی ہو جاتی ہے۔ بدن سرد۔ بیچینی اور تشنج ہو کر موت آتی ہے یہ اون خوفناک امراض میں سے ہے جنکی علاج کی تدابیر جھٹ پٹ کرنی چاہئیں۔ توقف میں ہلاکت کا خوف ہے۔ ایک ایک منٹ جان کی قیمت رکھتا ہے۔

علاج اس بیحجی کی تدابیر یہ ہیں کہ جب بچہ پیدا ہو کر مشیمہ باہر نکل آوے تو فورًا ہاتھ سے پیڈو کے اوپر دبا دیں تاکہ رحم بخوبی سکڑ جاوے اور ایک ڈرام لکوئیڈ ایکسٹراکٹ آف ارگٹ ایک اونس پانی میں ملا کر پلا دیں

اگر جریان شروع ہو گیا ہے تو فوراً خالی ہاتھ جو خوب اینٹی سیپٹک کر لیا ہو یا برف کی ڈلیاں (اگر موقعہ پر میسر آجاویں) رحم کے اندر پہنچا کر جلدی سے مہر چہار طرف پھیریں۔ ایسا کرنے سے رحم سکڑ کر خون کو بند کر لیتا ہے۔ باہر سے بھی رحم کو دبائیں اور مسلیں اگر رحم کے اندر آنول کا کوئی ٹکڑہ یا خون کا لوتھڑا معلوم ہو اسکو نکال لینا چاہیئے۔ رحم کے اندر نیم گرم یا ٹھنڈے پانی کی پچکاری کرنا۔ بچہ کو پستان پر لگانا۔ بجلی گزارنا بھی رحم کو سکیڑتے اور اکثر جریان خون کو بند کر دیتے ہیں۔

ابڑامی نل ایورٹا پر دباؤ دینا۔ رحم کے اندر آیوڈوفارم گاز کی گدیاں بھرنا بھی مفید تدابیر ہیں۔ اگر اسطرح سے خون بند نہو تو لائکوار فیری پرکلورائڈ ایک حصہ پانی میں چھ حصہ لیکر اسکی رحم کے اندر پچکاری کریں یا لنٹ بھگو کر رحم کے اندر پھیریں۔ اس سے سطح سخت رگیں بند اور خون منجمد ہو جاتے ہیں۔ اسمیں ایک اندیشہ ہے کہ منجمد شدہ خون کے ٹکڑے سیپٹک حالت میں خون میں ملجائیں اور سیپٹی سیمیا پیدا کریں۔ اسکی بجائے ٹنکچر آیوڈین چار پانچ حصہ پانی میں ملا کر استعمال کر سکتے ہیں جب خون بند ہو جاوے تو ایک ٹیکا کمر پر باندھ دیں۔ مریض کا سر نیچا اور پاؤں اونچے کر دیں تاکہ سر کیطرف خون زیادہ پہنچے۔ ایتھر اور امونیا براہ دہن یا جلدی پچکاری دیں۔ اگر نقاہت بدرجہ کمال ہو گئی ہو تو خون یا دودھ یا نمک پانی خون کی رگوں میں پہنچائیں۔ جب مریضہ اسحالت سے بحال ہونے لگتی ہے تو اکثر سر میں درد کی تکلیف ہو جاتی ہے افیون اسکے لیئے عمدہ علاج ہے۔

پوسچر Posture وضع نشست و برخاست وغیرہ۔ وضع نشست و برخاست کا صحت و امراض پر بہت کچھ اثر ہوتا ہے جسکا مختصر بیان ہم ذیل میں کرتے ہیں۔

اوّل پوسچر کا اثر عام صحت پر۔ اندازے سے زیادہ کھڑے رہنا یا بیٹھے رہنا یا لیٹنا یا جھک کر کام کرنا بہت سے امراض کا باعث ہوتا ہے جن مرد یا عورتوں کو زیادہ کھڑے رہنا یا پھر کر کام کرنا پڑتا ہے انمیں اکثر ویریکوز وینز۔ دائمی تکان۔ کمزوری۔ رحم کا بیجگہ گر پڑنا وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ زیادہ جھک کر کام کرنے سے نقصان بصر و ہاضمہ بد و تنگی سینہ خلل دوران و فساد قلب و عروق ہو جاتے ہیں۔ مرض کیحالت میں زیادہ چت لیٹے رہنے سے پھیپھڑے و نمیں اجتماع خون اور سر فم نیومونیا کیحالت میں اجتماع بلغم ہو جاتا ہے۔

زیادہ نشست کی عادت سے قبض دائمی۔ بواسیر ضعف ہاضمہ اور عام کمزوری پیدا ہوتے ہیں۔

دوم پوسچر کا اثر مرض پر۔ اگر کوئی مرض خرابی پوسچر سے پیدا ہوا ہے تو اس مرض کے علاج میں سب سے مقدم پوسچر کی اصلاح ہے۔

سخت لاغری اور نقاہت کی حالت میں جو اکثر پرانے امراض میں لاحق ہو جاتی ہے مریض کی پوسچر بدلتے رہنا۔ اسکو آرام دینا اور بیڈسورے سے بچاتا ہے۔ ایسی حالت میں نرم بستر پر چت لٹانا۔ اور مریض کے پسند کے موافق کروٹیں بدلتے رہنا نہایت مفید اور آرام دہ ہے۔ تکالیف سینہ مثلاً کھانسی۔ دمکشی اور درد میں سیدھے بیٹھنا یا کسیقدر آگے کو جھک کر سینہ کو دبانا اخراج بلغم میں مدد اور دمکشی کو کم کرتا ہے۔

ضعف نبض و غشی کی حالت میں مریض کو چت لٹا دینا اور سر کو باقی جسم کی نسبت نیچا رکھنا چاہیئے تاکہ خون دماغ کیطرف

پہنچا ایسے واقعات اکثر سنے اور دیکھنے میں آئے کہ مریض غشی ہوکے گر پڑا اور بیخبر لوگوں نے اُسکو فوراً اٹھاکر بٹھلا دیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مریض کا دفعتاً دیکھتے ہی دیکھتے خاتمہ ہوگیا برعکس اسکے بعض امراض قلب ایسے ہوتے ہیں کہ انمیں مریض ہرگز لیٹ نہیں سکتا مثلاً ڈائی لے ٹیشن اور ہائی پر ٹرافی آف دی ہارٹ یعنی قلب کا موٹا اور کشادہ ہوجانا ایسے معاملات میں مریض کا اپنا تجربہ قابل اعتبار نا صحیح ہوتا ہے طبیب کو اُسکے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔

سینہ کے اینورزم میں ہفتوں اور مہینوں مریض کو چت لٹائے رکھنا دو طرح سے فائدہ دیتا ہے۔ اول تو اسطرح کہ دوران خون سست رہتا۔ اور دوسرے اسطرح کہ غذا کم کھائی جاتی ہے۔ اطراف کی اینورزم میں عضو ماؤف کو خم دینا دوران کو بند کرنا اور اصل مرض کو فایدہ بخشتا ہے۔ مثلاً کسی ٹانگ میں اینورزم ہو تو گھٹنہ پر اور کلائی میں ہو تو کہنی پر خم دینے سے دوران خون کم ہوکر اینورزم کم ہوتا جائیگا۔ ایسے مقامات کا خون بند کرنے کے لئے بھی اوقات ضرورت میں یہ ایک نہایت عمدہ اور آسان ترکیب ہے۔

ورم اور ایڈیما کے علاج میں ایک نہایت عمدہ طریق ہے کہ ماؤف حصہ کو باقی جسم کی نسبت اونچا رکھا جاوے مثلاً پاؤں۔ ٹانگ گھٹنہ۔ فوطوں۔ ہاتھ۔ بازو وغیرہ کے ورم اور ایڈیما میں

چت لیٹے رہنا سی سکینس گھمیر صداع شقیقہ اور کوما (بیہوشی دماغی) میں مفید ہے۔

اوندھا لیٹنا۔ مالی لائیٹس سپائنل مننجائیٹس۔ مائی ورشن آف یوٹرس میں مفید ہے۔

پولٹیس Poultice

پولٹس۔ لپری۔ انکا خاص مطلب کسی حصہ کو گرمی اور تری پہنچانا ہوتا ہے اور مقامی خراش گرمی اور رگوں کی کشادگی سے کسیقدر کاؤنٹر اریٹنٹ اثر بھی پیدا کرتی ہے بعض اوقات انمیں مختلف ادویہ خاص خاص فوائد کی غرض سے شامل کردی جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے پولٹسیں حسب ذیل اقسام پر منقسم ہیں۔

۱ اول سادہ پولٹسین۔ مثلاً السی کی پولٹیس۔ یہ عروق کو کشادہ۔ جلد کو نرم۔ کھینچ تناوٹ اور درد کو کم کرکے ورم کو تحلیل کردیتی اور اگر پیپ پڑنی شروع ہوگئی ہو تو اُسکو جلدی پکا دیتی ہے۔ اندرونی اعضا کی سوزش مثلاً برونکائیٹس نیوموینا پیری کارڈائیٹس ہیپے ٹائیٹس سپلے نائیٹس۔ ٹفلائیٹس پیری ٹفلائیٹس۔ اووی رائیٹس پیری اور پیرامٹرائیٹس وغیرہ میں پولٹسیں بغرض کاؤنٹر اری ٹیشن لگائی جاتی ہیں۔ لیکن انکا استعمال مریض کیلئے ایک ناگوار بوجھ اور غلاظت ہوجاتا ہے۔ تھوڑی دیر میں ٹھنڈی ہوجاتی اور مریض کی حرکات سے ادھر اُدھر بکھر کر بستر کو خراب کردیتی ہیں۔ پھوڑوں پر لگانے سے بعض اوقات انکی گرمی اور تری کی وجہ سے اور نئے نئے پھوڑے نمودار ہوجاتے ہیں۔

زائد بوجھ اور غلاظت اور جلدی سرد ہوجانیکی وجہ سے ایسی پولٹسین متروک الاستعمال ہوتی جاتی ہیں۔ انکی بجائے ایک لنٹ یا کسی کپڑے کی گدی تیز گرم پانی میں بھگو کر جائے ماؤف پر رکھنا اور اُس پر گٹہ پرچہ یا موم جامہ یا آئیل سلک یا کیلے کا پتہ جو گدی سے قدرے زیادہ ہو رکھکر اور بعد ازاں ایک روئی کی تہ جماکر پٹی باندھ دینا تمام پولٹس کے فوائد بخشتا لیکن کسی قسم کی غلاظت یا رقت پیدا نہیں کرتا ہے پس ہمیشہ ایسا ہی کرنا بہتر ہے۔

دوم ڈس انفیکٹنٹ پولٹسین۔ مثلاً چارکول پولٹس۔ یہ ایک کریہ اور بیہودہ پولٹس ہے۔ اسلیے بجائے اسکی اینٹی سیپٹک ڈول یا اوکم کی ایک ہموار گدی تیز گرم پانی میں بھگوکر اسپر بورک لنٹ رکھکر باندھ دینا جو زیادہ بہتر ہے۔

اوکم کی گدی کے نیچے کاربالک آئیل لگانے سے جلد پر داغ نہیں پڑتا اور خراش بھی کم ہوتی ہے۔

سوم سڈیٹو پولٹسین۔ مثلاً فومنٹ اور بیلاڈونا پولٹیس۔ انکی بجائے تیز گرم بیلاڈونا گلیسرین میں لنٹ کی ایک گدی بھگوکر اور اسپر گٹہ پرچہ یا آئیلڈ سلک یا کیلی کا پتہ رکھکر پٹی باندھ دینا بہتر ہے۔

چہارم کاؤنٹر اریٹنٹ پولٹیس۔ مثلاً رائی کی پولٹس۔ ہماری رائے میں فارماکوپیا کی تمام پولٹسوں میں سے یہی ایک پولٹیس ہے جو قابل استعمال و بے بدل کہلا سکتی ہے اسکو دس منٹ سے ایک گھنٹہ تک رکھ سکتے ہیں اکثر مریض اسکو تھوڑی سی دیر بھی برداشت نہیں کرسکتے۔ زیادہ دیر رکھنے سے چھالہ پڑنے اور چھیچھڑے بنجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اسکا استعمال اندرونی اعضا اور گہری ساختوں کے ورم میں عمدہ کاؤنٹر اریٹنٹ ہے۔ اسکی بجائے چارٹا سنےپس (رائی کا کاغذ) یا معمولی لنٹ پولٹیس جسکے نیچے کلوروفارم یا ٹرپنٹائن چھڑک دیا ہوا کام دے سکتی ہیں۔

پولیو مائی لائی ٹس انٹی ریر اکیوٹا۔ دیکھو بیان انفنٹائل پرے لی سس کا۔

پولیو مائی لائی ٹس انٹی ریر سب اکیوٹا۔

علامات۔ یہ مرض بتدریج اور نامعلوم طور پر بڑھتا ہے۔ فالج کبھی ٹانگوں ہی سے شروع ہوتا ہے اور کبھی ہاتھوں سے غرض ایک جگہ سے شروع ہو کر بڑھتا جاتا ہے عضلات شروع سے ہی ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور جلدی بہت پتلے ہو کر ری ایکشن آف ڈی جنریشن دینے لگجاتے ہیں۔ حرکات انتقالی کم یا معدوم ہو جاتی ہیں حس عموماً غیر متغیر رہتا ہے۔ مثانہ اور مقعد کبھی تو ماؤف ہو جاتے ہیں اور کبھی نہیں۔

یہ مرض ۳۰ اور ۵۰ سال کی عمر کے درمیان ہوتا ہے۔ نخاع کی انٹی ریر کارنوا میں پرانی ورم ہو کر فاسد ہونے شروع ہو جاتے ہیں ایسا ہی انٹی ریر نیمہ وروٹس کا حال ہوتا ہے۔

علاج۔ دیکھو پرے لی سس کا بیان۔

پومی گرینٹ Pomegranate اسکے لذیذ خوشگوار دانوں کا پانی ایک عمدہ مفرح اور دافع و نافع سکروی ہے۔ اسکے پھل کی چھال مخرج کرم امعا اور قابض ہے اسہال پیچش اور ورم گلو میں مفید ہے۔

خوراک۔ جوشاندہ ۲ اونس سے ۴ اونس تک۔ اسکی جڑ کی چھال میں سے ایک جوہر پلی ٹرین نام نکالا جاتا ہے جو نہایت عمدہ مخرج کرم امعا اور ٹیپ ورم کے لئے مخصوص ہے۔

پھولا۔ لیوکوما۔ دیکھو بیان کارنیا کے امراض کا۔

پھل بہری۔ برص ابیض دیکھو بیان جلد کے امراض کا

پھیپھڑا اسٹشن لنگ۔ پھیپھڑا ہوائی نالیوں اور تھیلیوں کا بنا ہوا ہوتا ہے جب زخرہ کی ایک شاخ جسکو

برانکس کہتی ہیں پھیپھڑے میں داخل ہونی پر تو پہلے دو شاخوں میں تقسیم ہوتے ہیں اسیطرح ہر ایک شاخ دو شاخی ہوتی جاتی ہے آخر کار بال سے زیادہ باریک شاخیں ہوجاتی ہیں جو چھوٹے ہوئے سروں میں ختم ہوتی ہیں۔ اس پھولے ہوئے سر کا نام انفنڈی بولم ہے اسکی دیواریں ہر طرف ابھار ہوتے ہیں جو علیحدہ علیحدہ تھیلیاں ہوتی انکو ایر ویسی کلز کہتے ہیں۔

پس پھیپھڑے کے امراض کی تفصیل حسب ذیل ہی۔

اول برانکائی کے امراض۔

(۱) ایکیوٹ برانکائی ٹس یا ایکیوٹ برانکیل کٹار۔
(۲) کرانک برانکائی ٹس یا کرانک برانکیل کٹار۔
(۳) پلاسٹک یا کروپس برانکائی ٹس۔
(۴) برانکی ایکٹےسس۔

ان امراض کا بیان علیحدہ کیا گیا ہی۔ دیکھو بیان برانکائیٹس اور برانکی ایکٹیسس کا

دوم ہوائی تھیلیوں یا خاص پھیپھڑے کے امراض۔

(۱) پلمانری کنجیسچن پھیپھڑے میں اجتماع خون ہوجانا (۲) پلمانری ایڈیما پھیپھڑے میں پانی جمع ہوجانا (۳) پلمانری ہیموریج پھیپھڑے کے اندر خون خارج ہوجانا (۴) پھیپھڑے کی ورم۔ یعنی نیومونیا۔ دیکھو بیان نیومونیا کا (۵) برانکو نیومونیا۔ کٹارل نیومونیا۔ لابولر نیومونیا (دیکھو بیان نیومونیا کا (۶) گینگرین آف دی لنگ پھیپھڑے کا مردار پڑجانا۔ دیکھو بیان گینگرین آف دی لنگ کا۔ (۷) ایمفی سیما آف دی لنگ ہوائی ساموں کا پھولجانا۔ دیکھو ایمفی سیما کا بیان۔ (۸) آستھما۔ دمہ دیکھو بیان دمہ کا (۹) پلمانری کولیپس (۱۰) تھائی سس پلمانری کنزمپشن۔ دیکھو بیان تھائی سس کا (۱۱) پھیپھڑوں کا سرطان (۱۲) پھیپھڑوں کا آتشک (۱۳) پھیپھڑوں کی مختلف سولیاں (۱۴) پلیورا کے امراض۔ انکا علیحدہ بیان ہوچکا۔ دیکھو بیان پلیورا کے امراض کا

ان میں سے بہت سے امراض کا بیان علیحدہ علیحدہ کیا گیا ہے باقی ماندہ امراض کا ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اول پلمانری کنجیسچن

اسکے اسباب حسب ذیل ہیں۔

(۱) قلب کے داہنے بطن کا بڑا اور موٹا ہوجانا (۲) قلب کا فعل قوی اور تیز ہوجانا (۳) خراش (۴) ورم (۵) دکھنی (۶) رسولیاں (۷) دیرپا اور ضعیف کنندہ بخارات۔

دوم پلمانری اڈیما یہ کنجیسچن کے بعد ہوجاتا ہے یا قلبی استسقا اور برائٹس ڈزیز میں ہوجاتا ہے۔

سیوم ہیموریج یعنے جریان خون۔

اسباب (۱) کنجیسچن (۲) ایمبالزم (۳) ضرب (۴) پھیپھڑے کا سرطان یا رسولی یا غار یا انیورزم (۵) شریانوں کے امراض (۶) فسادات خون مثلا اسکروی۔ پرپیورا ملگنٹ بخار۔

کیفیت (۱) کنجیسچن میں رنگ گہرا سرخ ہوجاتا ہے ماؤف حصہ پھولا ہوا ڈھیلا اور تر رہتا ہے پانی میں تیرتا ہے مسامات نظر نہیں آسکتے اور ملنے سے بآسانی ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے تلی کے مشابہ ہوجاتا ہے اسواسطے اسکا نام

سپلینی فکیشن ہے۔

(۴) اڈیما میں پھیپھڑا بڑھکر سخت ہوجاتا ہے اور اگر سینہ کھولا جاوے تو پچکتی نہیں۔ کاٹنے سے صاف یا گدلا پانی خارج ہوتا ہے پھیپھڑے کبھی سرخ رنگ کے اور کبھی پھیکے ہوتے ہیں۔

(۳) ہیموریج چار طرح سے ہو سکتا ہے۔ اوّل محدود جسکو پلمانری اپاپلیکسی کہتے ہیں جب خون جذب ہوجاتا ہے تو اندر ریشہ بنکر اور رنگ باقی رہکر ماؤف حصہ سخت بھورے رنگ کا رہجاتا ہے دوئم منتشر سوئم لابیولز کے درمیان چہارم متفرق نقاط اور دھبوں کے طور پر۔

علامات۔ دکشی۔ کھینچ گرانی۔ کھانسی جسکے ساتھ رقیق بلغم بافراط خارج ہوتا ہے اگر جریان خون ہوگیا ہے تو بلغم کے ساتھ خون بھی نکلتا ہے کبھی بخار بھی ساتھ ہوتا ہے۔

ملاحظہ اور امتحان۔ سانس تعداد میں فی منٹ کم ہوجاتے ہیں کنجیسچن میں پہلے ٹھوکنے کی آواز صاف ہوتی ہے مگر بعد میں ٹھوس ہیموریج اور اڈیما میں خاص مقام پر ٹھوس ہوتی ہے تنفس کی آواز ضعیف یا کھردری ہوجاتی ہے۔ اڈیما میں چھوٹی ترالر سنائی دیتی ہیں بعد میں نیومونیا کی علامات ظاہر ہوسکتی ہیں کلام کی آواز کبھی زیادہ اور کبھی کم ہوجاتی ہے۔

انجام خطرناک خاصکر جبکہ اور پیچیدگیاں ساتھ ہوں یا دوسرے امراض کی ضمن میں ظاہر ہو۔

(۵) پلمانری کولیپس پھیپھڑے کا پچک جانا پیدائشی کولیپس کو ایٹیلکٹیسس انیو میٹوس کہلاتا ہے پلمانری کمپریشن پھیپھڑے کا دبجانا کارنیفکیشن پھیپھڑے کا گوشت کیطرح سخت ہوجانا۔ ان حالتوں میں پھیپھڑے کے اندر ہوا داخل نہیں ہو سکتی جب یہ حالت پیدائشی ہو تب اسکو ایٹیلکٹیسس کہتے ہیں

علامات۔ دکشی ضعیف اور خالی کھانسی۔ لاغری جسم اور ضعف۔ تنگی نفس کیوجہ سے خون ناقص ہوکر جسم کا رنگ پھیکا پڑجاتا اور جلدی لاغر ہوجاتا ہے۔ اندرونی سانس لینے کے وقت سینہ کا ماؤف حصہ نہیں ابھرتا بلکہ اندر کو دبتا معلوم ہوتا ہے ماؤف حصہ میں سانس کی آواز کم سنائی دیتی ہے اگر دباؤ بتدریج واقع ہوا ہے تو شروع میں چھوٹی چھوٹی خفیف ترالر سنائی دیتی ہیں کیفیت بند حصہ کے بیکار رہنے سے اجتماع خون ہوکر اکٹھا ہوجاتا پھر رفتہ رفتہ عروق خون معدوم ہوجاتے ہیں ہوائی تھیلیوں کی دیواریں آپس میں پیوست ہوجاتی ہیں۔ اگر ماؤف حصہ کو قطع کرکے دیکھا جاوے تو صاف سطح نکلتی ہے حالت صحت کیطرح مسام دار نہیں ہوتے ہوا سے بالکل خالی اور دبانے ملنے سے کوئی ہوائی بلبلہ پھوٹتے نہیں سنائی دیتے بلکہ وہ حصہ سخت اور مضبوط ہوتا ہے پانی میں ڈوب جاتا ہے کمپریشن میں کیفیت مختلف ہوتی ہے۔ اگر دباؤ اسقدر ہے کہ ماؤف حصہ کی محض ہوا خارج ہوئی ہے مگر خون کی رگیں بدستور رہیں تو وہ حصہ سیاہ سرخ رنگت کا اور سخت مضبوط ہوجاتا ہے اس حالت کو کارنیفکیشن کہتے ہیں جسکے معنی ہیں گوشت بنجانا مگر بعد میں خون کی رگیں بند ہوکر اور تمام رنگت جذب ہوکر پھیکے رنگ کا ہوجاتا ہے اور پھونک سے پھول نہیں سکتا۔

اسباب کولیپس۔ ہوائی نالی جو پھیپھڑے کے کسی لابیول میں ہوا پہنچاتی ہے اسکا تنگ یا بند ہوجانا جب کوئی غلیظ شے نالی کے اندر ہو تو بیرونی سانس کا منافذ اندر کی ہوا اسکو باہر کیطرف

دھکیل کر خارج ہوجاتی ہی مگر اندرونی سانس کیوقت ہوا اُس غلاظت کو اندر کیطرف لیجاکر رک جاتی ہے کیونکہ ہوائی نالیاں باہر کیطرف سے اندر کیطرف بتدریج تنگ ہوتی جاتی ہیں اسطرحپر اندر کی ہوا تو خارج ہوتی رہتی ہیں لیکن بیرونی ہوا داخل نہیں ہوسکتی آخرکار تمام ہوا خارج ہوکر وہ لابیول پچک جاتا ہے مفصلہ ذیل حالتیں اسکی ممد ہوتی ہیں۔

(۱) پسلیوں کی سختی اور عضلات تنفس کا ضعف (۲) کمزور کھانسی جو بلغم کو خارج نکر سکے (۳) شکم کی رسولیاں یا عظم الطحال و جگر وغیرہ جسکی وجہ سے ڈایافرام کی حرکات تنگ رہیں (۴) کیقدر پیدایشی اٹیلکٹیسس۔

اسباب کمپریشن (۱) پلیورا کے اندر ہوا یا پانی یا پیپ کا جمع ہوجانا (۲) پلیورا کی سطحوں کا آپسمیں پیوست ہوجانا (۳) پیری کارڈیم کے اندر پانی بھرجانا (۴) قلب کا بہت بڑھجانا (۵) سینہ کے اندر اینوریزم یا رسولی ہوجانا (۶) شکم کا تنجانا جسکی وجہ سے سینہ پر دباؤ رہے مثلاً استسقائے زق البطن حمل۔ اووری کی رسولیاں عظم الطحال عظم الکبد رسولیاں وغیرہ ہیں۔

(۱۱) پھیپھڑوں کا سرطان۔ کبھی تو ابتدائً ہوتا ہے اور کبھی دوسرے سرطان کے بعد چالیس پچاس سال کی عمر کے درمیان مردوں میں ہوا کرتا ہے۔

علامات۔ سخت تکلف دہ کھانسی۔ دکشی۔ درد عام ضعف و لاغری۔ رات کو پسینہ آتے اور مریض بہت جلد لاغر ہوجاتا ہے۔

ملاحظہ و امتحان سینہ ابھرا ہوا فلیچوایشن نہ اور ماؤف حصہ میں حرکات تنفس کم یا معدوم آواز کا فریمی ٹس کم تر یا ندارد ٹھوکنے کی آواز سخت تنفس کی آواز کم یا غایب قلب کا ایطرف کو دھکیلا جانا۔

اگر تمام پھیپھڑے میں سرطان پھیل گیا ہے تو ماؤف جانب سکڑ کر پسلیوں کا درمیانی حصہ اندر کو دبجاتا ہے تنفس کی حرکات بہت ہی کم ہوجاتی ہیں آواز اور سانس کا فریمی ٹس بعض حالتوں میں کم بعض میں زیادہ اور بعض میں غایب ہوجاتا ہے۔

ٹھوکنے کی آواز کبھی لکڑی کے مشابہ اور کبھی ٹمپینک کے مشابہ ہوجاتی ہے۔ سرطانی حصہ خارج ہوکر غار کی علامات باقی رہ سکتی ہیں۔

(۱۲) پھیپھڑوں کا آتشک۔ اسمیں آتشک کی گلٹیاں ہوسکتی ہیں یا نیومونیا ہوجاتا ہے بخار نہیں ہوتا۔ آتشک کی دوسری علامات جسم پر موجود ہونے اور بخار کے نہونیسے آتشک کی تشخیص ہوسکتی ہے۔

(۱۳) پھیپھڑوں کے اندر مختلف قسم کی رسولیاں ہوجانا مثلاً ہائیڈے ٹڈز۔ سارکوما۔ اکانڈروما۔ ہے ٹوما وغیرہ انکی علامات جسامت مقام اور سوزش کے مطابق مختلف ہوتی ہیں۔ ائی ڈیٹڈز میں تھیلی کے ٹکڑے یا اکائی لُوکا کائی یا اونکا پانی کھانسی کے ساتھ خارج ہوسکتا ہے دکشی زیادہ رہتی ہے۔

علاج عام اصول اور علامات کے مطابق کرنا چاہیئے۔

پیپٹونائیزیشن Peptonization اس ترکیب سے غذائیں ایسی زود ہضم ہوجاتی ہیں کہ معدہ جگر اور لبلبہ کو زیادہ طاقت خرچ کرنی نہیں پڑتی یعنی جو کیمیائی تغیرات غذا میں ان اعضا کے فعل کے بعد ہوتی

پیپٹونائیزیشن میں خارجاً پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً البیومی نائیڈز کا پیپٹونز میں بدلنا اور نشاستہ کا ڈیکسٹرین اور شکر میں پکانے سے بھی کسیقدر غذاؤں میں یہ تغیر پیدا ہو جاتا ہے اور معدہ اور امعا میں پیپٹونائیزیشن کی عمل سے اسکی تکمیل ہوتی ہے پیپٹونائیزیشن کے دو طریق ہیں ایک تو معدہ کے طور پر یعنی پیپسین اور ہائیڈروکلورک ایسڈ کے ساتھ۔ اس طریق سے البیومنس غذائیں پیپٹو ترین بدلجاتی لیکن نشاستہ پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ غذاؤں کا ذائقہ بھی چنداں خراب نہیں ہوتے دوسرے امعا کے طور پر پنکریٹک جوس کے ساتھ۔ اس طریق میں البیومنس غذائیں پیپٹونز اور نشاستہ اور ڈیکسٹرین اور شکر میں بدلجاتی ہیں۔ لیکن ذائقہ اور بو بھی خراب ہو جاتے ہیں یہی طریق زیادہ تر رائج ہے۔ پس پہلے ہم طریق لائکوار پنکریٹیکس بنانے کا بیان کر کے غذاؤں کی پیپٹونائیزیشن کے ذیل میں تشریح کرینگے۔

بیل یا بھیڑ یا خوک کا پنکریاس یعنی لبلبہ لیکر اسکی تمام چربی صاف کریں اور چاقو یا قینچی کے ساتھ اسکی باریک فیلی کاٹکر اور چہار چند ڈائلیوٹ سپرٹ (ریکٹی فائڈ سپرٹ ایک حصہ پانی تین حصہ) ملا کر ایک ہفتہ تک ایک بوتل میں رکھ چھوڑیں اور ایکدفعہ روزانہ خوب ہلاتے رہیں۔ ایک ہفتہ کے بعد ململ میں کو چھانکر جاذب میں کو چھان لیں۔ اسطرح ایک عمدہ لائکوار پنکریٹیکس طیار ہو جائیگا

اوّل دودھ کا پیپٹونائیز کرنا۔ ایک پائنٹ دودھ میں ۵ اونس پانی ملا کر ۱۴۰ درجہ فارنہائیٹ تک گرم کرو۔ اگر تھرمامیٹر موجود نہو تو اسمیں سے نصف دودھ کو اُبال کر باقی نصف میں ملا دو۔ اسطرح کرنے سے قریباً یہی حرارت حاصل ہو جاتی ہے۔ اب اسمیں چار ڈرام لائکوار پنکریٹیکس اور ۲۰ گرین سوڈا بائی کارب ملا کر ایک برتن بند کر کے ایک دو گھنٹہ تک رکھ چھوڑو اسکے بعد دو تین منٹ جوش دیکر اُتار لو۔ اسکا اندازہ یہہ ہے کہ ایسی خفیف تلخی محسوس ہو جو ناگوار معلوم نہو۔

دوم۔ گندم جو۔ دال۔ ارارُوٹ۔ ساگو وانہ وغیرہ کے پانی کو پیپٹونائیز کرنا۔ پہلے انمیں سے کوئی شے خوب پانی میں پکا کر اسکو گاڑھا کر لیں اور تب ایک برتن میں ڈالکر ٹھنڈا ہونے دیں یہانتک کہ شیر گرم ہو جائے تب فی پائنٹ گروال میں ۴ ڈرام لائکوار پنکریٹیکس ڈالکر اسی برتن کو ڈھک کر اور گرم کپڑے میں لپیٹ کر دو گھنٹہ تک رکھ چھوڑیں بعد ازاں جوش دیکر اور چھان کر استعمال کریں۔ گروال میں کوئی تلخی محسوس نہیں ہوتی اور پہلے خواہ کیسا ہی کثیف اور گاڑھا ہو۔ اس عمل کے بعد صاف اور لطیف ہو جاتا ہے۔

سوم۔ گروال اور دودھ کا اکٹھا پیپٹونائیز کرنا۔ گروال کو آگ پر جوش دیکر اسمیں ہموزن دودھ ملا دیں اور تب چار پانچ ڈرام لائکوار پنکریٹیکس اور ۲۰ گرین سوڈا بائی کارب فی پائنٹ کے حساب سے ملا کر دو گھنٹہ تک رکھ چھوڑیں بعد ازاں دو تین منٹ دوبارہ جوش دیکر چھان لیں یہ ایک نہایت لطیف اور سریع الہضم غذا بنجاتی ہے اگر اسمیں تلخی زیادہ محسوس ہو تو لائکوار پنکریٹیکس کم ڈالتے رہیں۔

چہارم۔ پیپٹونائیزڈ بیف ٹی۔ نصف آثار گوشت کا خوب باریک قیمہ کر کے اس میں دس چھٹانک پانی اور ۲۰ گرین سوڈا بائی کارب ملا کر ایک بند دیگچی میں تھوڑی آنچ پر ڈیڑھ گھنٹہ تک پکاویں پھر اس یخنی کو دوسرے برتن میں نتار کر باقی قیمہ کا چھچھ کے ساتھ ملیدہ بنا کر اسمیں ملا دیں جب ۱۴۰ درجہ فارنہائیٹ تک ٹھنڈا ہو جاوے تو اسمیں ایک اونس لائکوار پنکریٹیکس ملا کر دو گھنٹہ تک بند رہنے دیں اس برتن کو گرم کپڑے میں لپیٹ دینا بہتر ہے تا گرمی دیر تک محفوظ رہے۔

ایسا ہی تمام مذکورہ بالا عمل نہیں کرنا مناسب ہی۔ اس عرصہ میں گاہے گاہے اسکو خوب ہلاتے بھی رہیں۔ دو گھنٹہ کے بعد دو تین منٹ جوش دیکر اسکو چھان لیں۔ یہ ایک نہایت قوی اور سریع الہضم غذا بنجاتی ہی۔ اسکا ذائقہ بھی خراب نہیں ہوتا۔

پنجم پیپٹونائزڈ انیمیٹا مفصلہ بالا اغذیہ سے دودھ اور گروال یا دودھ۔ گروال بیف ٹی کو پیپٹونائزڈ کر کے بطور حقنہ استعمال کر سکتے ہیں۔ رودہ کی کھاری سطح اور مناسب حرارت کیوجہ سے بیکرے ٹک ایکسٹراکٹ کا غذا پر خوب اثر ہوتا ہے۔ لیکن معدہ کے راستہ گیسٹرک ایسڈ کا اوس کو مقابلہ کرنا پڑتا اور اپنے فعل میں وقت اٹھانی پڑتی ہے۔ جب معدہ کوئی غذا قبول نہ کر سکتا ہو یا امعا میں کسی جگہ یا اوجھہ میں سخت روک ہو مریض کو پیپٹونائزڈ انیمیٹا کے ذریعہ پرورش کر سکتے ہیں۔

پیپٹونائزڈ غذاؤں کے بارہ میں یہ امر قابل یادداشت ہی کہ موسم گرمی میں زیادہ دیر تک سالم نہیں رہ سکتی اسلئے ایسی موسم میں اسکو دو دفعہ روزانہ تیار کرنا چاہیئے تاکہ بارہ گھنٹہ سے زیادہ اسپر نہ گذریں اور جس حصہ پر بارہ گھنٹہ سے زیادہ گذر جائیں اسکو دوبارہ خفیف جوش دے لینا چاہیئے۔

پیاس عطش۔ فہرست عطش کا بیان دیکھو۔

پیپر Pepper مرچ کا بیان دیکھو

پیپرمنٹ Peppermint ادریسم منتھی کا بیان دیکھو۔

پیپرمنٹ کمفر Peppermint Camphor یا نیز کمفر منتھال کا بیان دیکھو۔

پیپسین Pepsine بھیڑ بچھڑے یا خوک کے معدہ کی جھلی صاف کر کے کھرچ لیتے اور اوسکو شیشہ پر رکھکر سو درجہ حرارت فارنہائیٹ پر خشک کر لیتے اور پھر پیس لیتے ہیں۔

معدہ کی کمزوری میں خواہ پرانی سوزش کیوجہ سے ہو یا غدود کے فاسد ہوجانے سے یا قلت خون سے جو عام انیمیا اور نقاہت میں ہوجاتی ہے یا اختلاج درد، کیوجہ سے جیسا کہ زخم یا سرطان کی حالت میں نہایت عمدہ ہاضمہ ہے۔ اسکو تنہا یا ہائڈروکلورک ایسڈ کے ساتھ کھلا سکتے ہیں حقنہ غذائی میں اسکو شامل کرنا روودہ کو ہاضمہ کو تقویت دیتا ہے۔ ڈفتھیریا اور ممبرینس کروپ میں پیپسین کو گلے میں لگانا فاسد زہریلی جھلی کو حل کر لیتی ہے گلے میں بذریعہ انسفلیٹر لگا سکتے ہیں یا ایک نلکی میں بھر کر پھونک سے اندر پہنچا سکتے ہیں گلو میں پہنچکر فوراً میوکس جھلی پر چپک جاتی اور اپنا حل کنندہ اثر ظاہر کرتی ہے جن زخموں پر خفیف چھیچھڑے جمگئے ہوں یا انکی نہیں بجائے صحیح انگور کے سفید جھلی لگگئی ہو پیپسین کا مرہم لگانے سے چھیچھڑے اور خراب جھلی حل ہو کر زخم درست ہوجاتا ہے۔ جلنے یا زخموں کے بعد جو سکار شوہیدا ہو کر مفاصل کی حرکت کا مانع ہوتا اور تنگی پیدا کر دیتا ہے پیپسین کے مرہم کی مالش سے حل ہو کر کھنچاوٹ دور اور حرکت قایم ہوجاتی ہے۔

اول مرہم پیپسین۔ لینولین ایک اونس پیپسین ۱۰۰ گرین۔

دوم خوراک پیپسین ۲ گرین سے ۵ گرین تک۔

پپی تپی اوٹین Papayotine
پپی تپی این Papaine } پاپا کا بیان دیکھو۔
پپی تپی ٹری Papay Tree

پپی تپی وریھاس Papaveris Rheos اسمیں مارفیا بالکل نہیں ہوتا۔ اکا سرپ محض ادویہ کو رنگت دینے کے واسطے مستعمل ہوتا ہے شربت ایک درام۔

پی جٹس نپل Paget's Nipple پستان کے امراض کا بیان دیکھو۔

پنچش۔ دیکھو بیان ڈسنٹری کا۔

پیدائش۔ ولادت کا بیان دیکھو۔

پیڈی ٹرکس Peditrix ایپفلشیا نیو نے ٹورم۔ دکشی بچہ نوزائیدہ کا بیان دیکھو۔

پیڈی کولائی Pediculi لاوسی سی کا بیان دیکھو۔

پیرالیسٹ فینی ٹی ڈین Paraest phenitedine فینیسی ٹین کا بیان دیکھو

پیراپلیجیا۔ جسم کے اسفل نصف کا فالج جسمیں دونوں ٹانگوں اور جسم کے زیرین حصہ کا فالج ہوتا ہے مثانہ اور مقعد بھی عموماً مبتلا ہو جاتے ہیں خفیف حالت میں بالکل حرکت کے قابل نہیں رہتا۔

اسباب اول نخاع کی ضرب یا بیماری (۱) کمر کے مہروں کا ٹوٹ کر یا اکھڑ کر نخاع کو دبالینا۔ (۲) رسولی (۳) کیریز (۴) نخاع کا اجتماع خون (۵) نخاع کی جھلیوں کی ورم (۶) نخاع کی ورم (۷) نخاع کا سکلے راسس یا سافننگ (۸) نخاع کے اندر خون خارج ہو جانا (۹) نخاع کے اندر رسولیاں ہو جانا۔

دوئم۔ نخاع کے فعل میں خلل آجانا۔ (۱) اختناق الرحم (۲) وہم (۳) جذبہ (۴) ریفلیکس طور پر بھی ہو سکتا ہے مثلاً حمل یا اضراج دندان یا کرم امعا یا امراض مثانہ و بول کیوجہ سے (۵) میلیریا کیوجہ سے۔

پیراسی ٹی سائیڈز Parasiticides انسکٹی سائڈ قاتل کرم جلدی مثلاً جوں۔ لیکھ۔ چیچڑی چمچڑ جوں وغیرہ انکی تفصیل لاوسی سیس میں دیکھو۔ مثالیں۔
ایسڈ کاربالک۔ سیلیسیلک۔ ایسڈ کرائی سوفینک ایسڈ آکسی نیفتھوالک ایسڈ سلفیورس ...... کیلی مس۔ کافور۔ برگ رنڈی۔ گل بابونہ۔ کالوسل انڈی گس۔ کرےزوٹ۔ کرسیال۔ ڈولفی نیم شی فی سیگر اسپلی نین۔ ہائڈرارجرای امونیٹا۔ ریڈ آکسائڈ آف مرکری۔ ییلو آکسائڈ آف مرکری۔ نیفتھلین۔ اولیم بیٹ کولی فینائل۔ پائیرتھرم ..... کواشیا سبی ڈلا سینے ٹاس آئیل۔ سیلال۔ تماکو۔ گندھک۔ سوڈی ہائپوسلفاس۔

پیراسینتھیسس Paracenthesis ٹپنگ نلکی داخل کر کے شکم سینہ اور فوطوں وغیرہ کا پانی نکالنا۔ دیکھو بیان اسائی ٹیز پیری کارڈیل ڈراپسی پلیوریسی اور ہائڈروسیل کا۔

پیرافائی موسس Paraphimosis اس سے مراد عضو تناسل کے ورم کی حالت ہے

جو کھلڑی کے پیچھے کھینچنے اور بھینچنے سے پیدا ہوتی ہے جب عضو کا نقاب تنگ اور موٹا ہوتا جاتا ہے اگر مریض اسکو زبردستی کھینچکر حشفہ کے پیچھے لے جائے تو وہ اینٹھ کر عضو کو ایسا گھونٹتا ہے کہ تمام حشفہ بہت جلد متورم ہو کر گلنے لگجاتا ہے ایسی حالت میں اگر جھٹ پٹ اُسکی اصلاح نہ کیجاوے تو حشفہ مردار پڑنا شروع ہو سکتا ہے۔

علاج۔ اسکے درست کرنے کے دو طریق ہیں۔ جو ذیل سے صاف ظاہر ہیں۔

اول طریق اسطرح کہ دونوں ہاتھوں کی انگشت سبابہ و وسطی آپسمیں ملا کر ان کے درمیان عضو تناسل کو عین سپاری کے قریب پکڑیں اور جلد کو سامنے کیطرف کھینچیں۔ ساتھ ہی ساتھ ہر دو انگوٹھوں سے سپاری کو دبا کر پچھلی طرف جلد میں دھکیلیں۔ ایسا کرنے سے سپاری جلد کے اندر چلی جاتی ہے۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی انگشت وسطی و سبابہ کے درمیان عضو تناسل کو سپاری کے قریب پکڑیں اور سپاری کو داہنے ہاتھ کے انگوٹھے و سبابہ یا تمام انگلیوں کی پھنگلیوں سے خوب دبائیں اور ساتھ ہی ساتھ پچھلی طرف جلد کے اندر دھکیلیں حتیٰ کہ سپاری جسامت میں کم ہو کر تنگ شدہ چھلہ جلدی کے اندر جا گھسے اگر ضرورت ہو تو سپاری کے اوپر لچک دار ربڑ کی ٹوپی چڑھا کر اُسکے ورم کو کم کر سکتے ہیں۔ ان ہر دو طریق سے سپاری جلد کے اندر نہ جا سکے تو اوپریشن میں دیر نہ کرنی چاہیئے ورنہ دوران بند ہو کر سپاری کی سوزش اور مردار پڑجانے کا اندیشہ ہے۔ اوپریشن صرف اسقدر ہے کہ مریض کو بیہوش کر کے پھر مذکورہ بالا طریقوں سے درستی کی کوشش کریں۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو ایک تیز نوکدار بسٹری تنگ شدہ چھلہ جلدی کے نیچے گذار کر اُسکو ورخم ڈرسی پیوس سے پچھلی طرف سپاری کے قریب کاٹ دیں۔

پیرافین سافٹ Paraffine Soft ویسلین یہ روغنی شے جلد پر کسی قسم کا خراش نہیں کرتی اور متعفن بھی نہیں ہوتی۔ چونکہ بہت سی ادویات اسمیں بخوبی شامل ہو جاتی ہیں اسلئے بعض مرہم مثلاً جست اور سکہ کے اسی سے بنائے جاتے ہیں۔ اسمیں دو نقص ہیں ایک تو یہ کہ جلد میں سرایت کر کے خون میں نہیں پہنچتی اسلیئے جن شیا کا اثر اندر جسم پہنچانا منظور ہوتا ہے مثلاً پارہ اور پوٹاسیم آیوڈائیڈ کا اُنکے مرہموں کے واسطے یہ موزون نہیں۔ دوسرا یہ نقص ہے کہ جسم کی حرارت پر پگھلکر روئی اور پٹی کے نیچے پھیلکر کپڑونکو خراب کر دیتی ہے۔

پیرافین ہارڈ Paraffine Hard یہ بہت سی مرہموں میں شامل کیا جاتا ہے

پیراگائی ٹری Paraguay Tree ایلکس پیراگے نس براز یلین ہالی ایلکس پیراگائی نس کا بیان دیکھو

پیراکوٹو بارک Paracoto Bark

پیراکوٹواین Paracotine کوٹو بارک کا بیان دیکھو۔

پیرامارفین Paramorphine یہ افیون کا ایکسجیریہ ہے۔ اُسکا بیان دیکھو

پیرامیٹرائی ٹس۔ Parametritis پلوک سیلولائی ٹس } پیری میٹرائی ٹس سے مراد

پیری میٹرائی ٹس Peremetritis پلوک پیری ٹونائیٹس } پیری ٹونیم کے اُس حصہ کی

سوزش ہی جو پیڈو کے اعضا پر لگی ہوئی ہے۔ یہ مرض عورتوں میں بڑی کثرت سی ہوتا ہے۔
اسباب۔ رحم یا اووری یا فلوپین ٹیوب کی ورم احتباس الطمث سیپٹی سیمیا اسقاط اور پیدائش کے وقت رحم یا فرج پر کوئی جراحی عمل سوزاک۔ رحم کے اندر ٹنٹس داخل کرنا ہائی من جھلی کا سالم رہنا شیین کی رسولی۔ رحم کی رسولیاں یا ٹیوبرکل یا سرطان۔
اقسام۔ اسکی تین قسمیں ہوتی ہیں (۱) وصل پیدا کرنیوالی یعنی رطوبت خارج ہوکر بعد میں پیڈو کے اعضا ایک دوسرے سے پیوست ہوجاویں (۲) سیرس (۳) پرولینٹ یعنی پیپ والی سیرم اور پیپ مقدار میں سیروں ہوسکتی ہیں۔
علامات۔ شدید حالتوں میں لرزہ کے ساتھ بخار ہوتا جی متلاتا اور قے ہوتی ہے پیڈو کے مقام پر درد ہوتا جو دبانے اور ہلانے جلانے سے زیادہ ہوتا ہے پیٹ پھولجاتا۔ رحم میں اونگلی داخل کرنے سی سیرم یا پیپ کا اوچھال معلوم ہوسکتا ہے اگر وصل ہوگئے تو رحم ایک جگہ جمجاتا اور ہلانے میں تکلیف ہوتی ہے اگر تعفن خیز مادہ سرایت کرجای تو عام سیپٹی سیمیا اور پیری ٹونائی ٹس ہوکر ہلاک ہوسکتا ہی۔
انجام۔ خوفناک۔ پھوڑا بنکر فرج یا مقعد یا مثانہ یا رحم میں یا کسی اور طرف کھل سکتا ہے۔

پیرامیٹرائی ٹس۔ Parametritis

اس سے مراد پیڈو کے سیلولر ٹشو کی سوزش ہے۔ یہ اونہیں اسباب سی پیدا ہوسکتا ہے جو پیری میٹرائی ٹس میں بیان کئے گئی پہلے اجتماع خون ہوتا پھر رطوبت خارج ہوتی۔
یا تو یہ رطوبت تحلیل ہونی شروع ہوجاتی ہے یا پیپ بنکر پھوڑا بنجاتا ہے جو دور دور پھیلکر فرج یا مقعد یا مثانہ میں یا پسلیوں یا ران یا کمر میں کھل سکتا ہے۔

علامات

لرزہ کے ساتھ بخار ہوکر پیڈو میں درد ہوتا ہے پیشاب اور پاخانہ کے متعلق تکالیف ظاہر ہوتی اور چلنے پھرنے میں درد ہوتا ہے۔ اگر ایلیک یا سوآز عضلہ تک ورم پہونچ جای تو ران سکڑجاتی ہے۔ یہ مرض بہت آہستہ آہستہ ترقی کرتا اور مدتوں رہتا ہے۔
مفصلہ ذیل امراض میں باہم اشتباہ ہوسکتا ہے۔

پیری میٹرائی ٹس۔ پیرامیٹرائی ٹس۔ فائبرس ٹیومرس۔ ھیمٹوسیل

تشخیص کے لئے دیکھو اسکا

نقشہ کتاب صفحہ آئندہ نمبر ۳۲۹

	پیرامیٹرائی ٹس	پیری میٹرائی ٹس	ٹیسوآلیان	ہیماٹوسیل
(۱)	زیادہ تر جراحی عملوں اسقاط و وضع حمل اور سیپٹی سیمیا کے ساتھ ہوتا ہے ۔:۔	ان اسباب کے علاوہ سوزاک، احتباس الطمث حیض میں ہوا لگنا اور دیگر امراض رحم و انثیین میں بھی ہو جاتا ہے ۔:۔	بلا کسی خاص وجہ کے آہستہ آہستہ نامعلوم طور پر بڑھتی رہتی ہیں	احتباس الطمث یا عسرت الطمث یا ضرب یا سدہ فرج و رحم و اندام کی وجہ سے ہوتا ہے ۔:۔
(۲)	بخار اور لرزہ لازمی نہیں۔ ؛	بخار لرزہ کے ساتھ ہو کر غثیان اور قے اور نفخ و درد شدید ہو جاتے ہیں۔	نہ بخار نہ درد نہ غثیان و قے مگر کثرت الطمث اکثر ہوتا ہے۔	دفعتاً خون جاری ہو کر غثیان ضعف اور غشی طاری ہونے لگتی ہیں۔
(۳)	دونوں جانب سختی ہوتی ہے۔	سختی رحم کے سامنے یا پیچھے محسوس ہوتی ہے۔	سختی خاص رحم میں ہوتی ہے	پیری ٹونائی ٹس کی علامات ظاہر ہو سکتی ہیں۔
(۴)	فرج میں انگلی داخل کرنے سے ابھار پہلے نرم پھر سخت معلوم ہوتا ہے پھر نرم ہوتا جاتا ہے۔	ابھار رحم کے پیچھے محسوس ہو سکتا ہے ۔:۔ —	ابھار رحم کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے اور اسکے ساتھ حرکت کرتا ہے یہ شروع سے سخت اور گول ہوتا ہے	ابھار پہلے نرم پھر سخت ہوتا جاتا ہے۔ — —
(۵)	ماؤف جانب کی ران سکڑی رہتی ہے	دونوں رانیں سکڑی رہتی ہیں۔	اسمیں نہیں۔	اسمیں نہیں۔
(۶)	رحم ایک طرف کو جکڑا جاتا ہے۔	رحم اپنی جگہ پر جکڑا جاتا ہے۔	رحم آزادانہ ہر طرف ہل سکتا ہے	رحم مخالف سمت کو دھکیلا جاتا ہے۔
(۷)	ورم ایسی منتشر نہیں ہوتی	ورم منتشر ہوتی ہے	ورم محدود اور گول ہوتی ہے	ورم جلدی سے بڑھتی ہوئی گلا ہوا سا جس میں عموماً محسوس ہوتی ہے

علاج عام اصول کے مطابق کریں۔ زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو بیان پیری ٹونائی ٹس اور ہیماٹوسیل کا

پیرامونوبروم ایسی ٹینی لائڈ **Paramonobromacetinilide** ٹینی سیپن کا بیان دیکھو۔

پیرونیکیا **Paronychia** ڈٹلو کا بیان دیکھو

پیرنکائی میٹس نفرائیٹس **Parenchymatous Nephritis** برائیٹس ڈزیز کا بیان دیکھو۔

پیروٹائیٹس **Parotitis** مپس کا بیان دیکھو۔

پیری اوسٹی آئیٹس **Periosteitis** یا پیری آسٹائیٹس۔ ماؤف عضو کو کلی آرام دیں اور باقی جسم سے اونچا رکھیں۔ بیلاڈونا گلیسرین یا سپرٹ لوشن۔ لگا کر آئلڈ سلک یا گٹا پرچہ رکھکر پٹی باندھ دیں خفیف اور محدود سوزش میں اسقدر کافی ہے لیکن اگر وبائی امراض یا آتشک یا سخت ضرب کیوجہ سے پھیلنے والی شدید ورم ہو گئی ہو تو درد بخار۔ ترقی سوزش۔ ہلاکت استخوان وغیرہ کے علاج اور انسداد کے واسطے زیادہ کوشش کرنی چاہیئے پس ماؤف مقام کو تین چار دفعہ روزانہ سینک دیکر اینٹی سیپٹک پولٹسیں لگائیں۔ ایک لنٹ کی گدی گرم مرکری لوشن (۱/۱۰۰۰) یا کاربالک (۱/۴۰) یا بورک (۱/۳۰) میں بھگو کر اسپر آئلڈ سلک یا گٹا پرچہ لشو رکھکر اور پھر روئی کی ہموار دبیز تہ جماکر پٹی باندھ دینا نہایت عمدہ لوشن کا کام دیسکتی ہے۔ اگر اس سے درد اور سوزش میں تخفیف نہو تو دس بارہ جونکیں لگوا کر اسطرح سے پولٹسیں لگاویں کہ خون خوب خارج ہو جاوے۔ اگر اس سے بھی مرض میں تخفیف معلوم نہو تو بلا توقف دو تین گہرے شگاف سخت ہڈی تک دینے چاہیئیں۔ ایسا کرنے سے درد اور تناوٹ کم ہوکر استخوان کے مردار پڑنے کا اندیشہ جاتا رہیگا۔ اگر پیپ پڑ گئی ہی تب بھی اسیطرح بلا تامل خوب گہرے شگاف دینے چاہیئیں بعدہ حسب طریق بالا اینٹی سیپٹک پولٹس باندھتے رہیں۔ اگر عام تکالیف مثل بخار۔ سر درد۔ بے چینی وغیرہ ظاہر ہوں تو معمولی طور پر مسہلات۔ مدرات۔ معرقات اور دافع درد ادویہ سے اُسکا علاج کریں۔ درد کے لئے خاصکر جب آتشک موجود ہو تو پوٹاسیم آیوڈائڈ نہایت مفید ہوتا ہے۔ پوٹاسیم آیوڈائڈ ۱۰ گرین ٹنکچر اکونائٹ ۵ بوند لائکوار اموینا ایسی ٹاس ایک ڈرام۔ اکوا ایکمقدار ایک اونس اسکی تین چار خوراک مناسب وقفہ سے بخار اور درد کی حالت میں دے سکتے ہیں۔ اینٹی پائیرین بھی ایسی حالت میں نہایت مفید ہوتی ہے۔ بعض اوقات سوزش ایسی سخت خطرناک ہوتی ہے کہ بہت جلد ہی تمام ہڈی پر پھیلکر نکروسس کا باعث ہو جاتی اور مریض کو ہلاک کر دیتی ہے ایسی حالت میں شگاف دینے میں ہرگز تامل نہ کرنا چاہیئے مقوی اور محرک ادویات مثل کونین شراب اور عمدہ غذائیں باقاعدہ دیتے رہیں۔

کرانک پیری اسٹائیٹس عموماً آتشک کیوجہ سے ہوتا ہے اسکا علاج داخلی طور پر پوٹاسیم آیوڈائڈ اور پارہ اور مقامی طور پر ٹنکچر آیوڈین ہیں۔ ریڈ آئنمنٹ۔ امپلاسٹرم ہائڈرارجرائی۔ سینک۔ پولٹس۔ جونک۔ شگاف وغیرہ سے حسب حالت مرتبہ عمل کریں۔

آسٹائیٹس کا علاج بعینہ پیری آسٹائیٹس کی طریق پر ہے یعنی اکیوٹ حالت میں سینک۔ پولٹس۔ جونک۔ بلیسٹر شگاف وغیرہ مقامی طور پر اور پوٹاسیم آیوڈائڈ معرقات مسہلات مقویات داخلی طور پر دینا۔ اگر درد کسی ہڈی کے کسی خاص حصہ میں محدود ہو تو درد ناک ٹکڑہ کو ٹریفاین کر کے نکالدینا آرام دیتا ہے۔

پیری ٹفلائی ٹس Peritypliltis

اور ٹفلائیٹس - ٹفلائیٹس سے مراد سیکم یا درمی فارم اپنڈکس کی سوزش ہو اسکے گرد جو کنیکٹو ٹشو ہے اسکی ورم کو پیری ٹفلائیٹس کہتے ہیں -

اسباب (۱) سیکم کے اندر براز یا غیر جنس اشیا کا اجتماع ہوکر ورم ہوجانا - سیکم کی ورم پھیل کر باہر آجاتی اور پیری ٹفلائیٹس کا باعث ہوجاتی ہے - (۲) سوآنریا الیک ٹین کے بعد ہوسکتا ہے - (۳) لات مکی یا لکڑی کی ضرب (۴) پیمیا سیمیا (۵) بلا کسی ظاہری وجہ کے بھی کبھی ہوجاتا ہے -

علامات جس قدر ورم زیادہ شدید اور زیادہ وسیع ہو اوسیقدر مقامی ابھار اور درد زیادہ ہوکر بخار زیادہ ہوتا ہے - داہنے کنج ران کے قریب دبانے سے درد محسوس ہوتا اور ابھار نظر آتا ہے اگر ورم گہرا اور خفیف ہو تو ملاحظہ سے مقامی درد اور ورم کا معلوم کرنا مشکل ہوتا ہے ہاں گہرا دبانے سے کسیقدر پتہ لگجاتا ہے چلنے پھرنے میں مریض کو تکلیف ہوتی اپنے جسم کو داہنی ٹانگ کیطرف خم دیئے رکھتا اور چلتا ہوا لنگڑاتا ہے لیٹنے میں داہنی ٹانگ کو خم رکھتا ہے کبھی قبض کبھی اسہال کی شکایت رہتی اشتہا ندارد اور نفخ اکثر ہوجاتا ہے سخت حالتوں میں قے بھی رہتی ہے -

انجام ورم کے بعد پیپ پڑکر پھوڑا بنجاتا ہے جو عموماً سیکم کے اندر سوراخ کرلیتا ہے اگر یہ پھوڑا پیری ٹونیم کے اندر کھلجاوے تو بہت جلد مہلک ثابت ہوتا ہے اگر سطح شکم پر کھلے تو ہمیشہ براز آمیز پیپ نکلتی رہتی ہے اخراج براز کی وجہ سے دائمی ناسور بنجاتا ہے جو آخر کار مہلک ثابت ہوتا ہے - اگر انتڑی کے اندر کھلنے سے پہلے یہ پھوڑا منہ باہر کرلے تب اچھی ہوجانے کی امید ہوتی ہے ورنہ نہیں -

علاج - اسکا علاج انہیں اصول پر کیا جاتا ہے جیسا کہ پیری ٹونائیٹس کا یعنی مریض کو آرام سے بستر پر چت لٹائے رکھنا - ٹانگوں - کولے اور گھٹنے کے جوڑ پر خم دینا تاکہ شکم کے عضلات پر کھینچ نرہے - مقام ورم پر پولٹیس - سینک - ایجونکا وغیرہ استعمال کرنا - غذائیں رقیق مثلاً دودھ یخنی - بیام دینا حرکت امعا بند رکھنے کیغرض سے افیون کھلانا - جب پیپ پڑنیکی علامات معلوم ہوں تو پہلا ہائپوڈرمک سرنج کے ذریعہ اپنی تشخیص کو متحقق کریں اور اگر پیپ کا پڑجانا یقینی طور پر ثابت ہوجاوے تو مریض کو بیہوش کرکے ایک ہیر پن یا ڈل داخل کرکے پیپ کی گہرائی معلوم کریں تب اُس گہرائی تک شگاف دیکر اور ڈرینیج ٹیوب داخل کرکے ڈریس کرتے ہیں -

اگر مقامی ورم و درد اور سوزش شدید اور ساتھ ہی بخار رفتار - قے اور ہچکی سخت ہوں تو طبیب کو نہایت ہوشیار و خبردار ہونا چاہیئے ایسی حالت میں شکم کو وسطی خط یا لینیا سیمی لیونر سے چیر کر مناسب علاج کرنا مریض کی جانبری کے لیئے ضروری ہوجاتا ہے -

شگاف کافی لمبا دینا چاہیئے جو انگلی کے پانچ انچ یا اس سے زیادہ لمبا شگاف دیسکتے ہیں یہ شگاف ایکسٹرنل عضلہ کی بیرونی کنارے کے ساتھ ساتھ ایسا واقع ہونا چاہیئے کہ اسکا مرکز اُس خط مستقیم پر منطبق ہوجو ناف سے اینٹی ریر سپیریر ایلیک سپائن تک کھینچا جاوے جب شگاف ٹرینس ورسلیس فیشیا تک گہرا ہو جاوے تو تمام خون کی گلوٹوں کو بند کرکے سب پیری ٹونیل فیٹ و پیری ٹونیم میں شگاف

دین پیری ٹونیم کے کھلنے پر درمی فارم - اپنڈکس خودبخود نظر آجاتا ہے لیکن بعض اوقات سوزش اور بیجگہ چپک جانے کی وجہ سے اسکی تلاش اور تمیز میں سخت دقت اٹھانی پڑتی ہے جب اپنڈکس پیوستہ معلوم ہو تو اسکی جڑ کے قریب لگیچر باندھکر اسکو قطع کردیں اور باقی ساختوں سے علیحدہ کرکے باہر نکال لیں۔

اگر اسکے اندر اجتماع براز کنکر پیپ وغیرہ موجود ہو یا اسکا کچھ حصہ سوراخ دار یا مردار ہوگیا ہو تو شگاف دیکر صاف کردیں یا فاسد حصہ کو قطع کرکے جڑ کے قریب مضبوط لگیچر سے باندھ دیں۔ اگر کسی جگہ یا عام طور پر اجتماع پیپ ہو اسکو حسب مناسب ہو خارج کریں آخرکار ایک ڈرینج ٹیوب داخل کرکے انٹی سپٹک ڈریسنگ حسب قاعدہ لگاویں۔ نہایت سخت اور نازک حالتوں میں جبکہ پیپ دور دور تک پھیل گئی اور مریض سخت لاغر اور نقیح ہو گیا ایسی دستکاریوں سے اسکی جانبری ہوئی جسکا نتیجہ صاف یہ نکلتا ہے کہ تمام مشتبہ اور خوفناک حالتوں میں ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

پیری ٹونائٹس کے امراض Peritonitis مراق البطن کی امراض پیری ٹونیم وہ جھلی ہے

جو شکم کے تمام اعضاء اور اسکی دیوار کی اندرونی سطح پر ملفوف ہے اسکی ورم کو پیری ٹونائٹس کہتے ہیں یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ اکیوٹ اور کرانک۔ جنکا بیان تشریحاً حسب ذیل ہے۔

پیری ٹونائٹس اکیوٹ۔ مراق البطن کی سوزش حاد۔

علامات۔ لرزہ کے ساتھ بخار ہو شکم میں درد ہوتا ہے جو جلن یا چبھن یا کاٹ یا پھاڑ یا چیرنے کی قسم کا ہوتا ہے کبھی اس شدت کا کہ مریض موت موت پکارتا ہے اور کبھی خفیف ہوتا ہے۔ حرکت اور احساس سے مریض کو تکلیف ہوتی ہے اسلیئے ہاتھ پاؤں کو اکٹھا کیے ہوئے پڑا رہتا ہے۔ بدن پر کپڑے کا بوجھ سہارنا بھی محال ہو جاتا ہے چہرہ پژمردہ اور کشیدہ رہتا ہے۔ غثیان اور قے غالب ہوتی اور نفخ بشدت رہتا ہے قبض ساتھہ ہو کر ان تکالیف کو اور دوبالا کر دیتا ہے شدت درد نفخ اور قبض کی وجہ سے سانس کھنچکر آتا اور اکثر ہچکی بند ہو جاتی ہے نبض تیلی اور تیز چلتی زبان سرخ اور خشک اور میلی رہتی ہے۔ سانس کھانسی استفراغ اور سیلاح کی حرکت بھی جانگداز معلوم ہوتی ہے۔ اشتہا ندارد اور پیاس بشدت رہتی ہے بیچینی اور گھبراہٹ اور ضعف پرلے درجہ کے ہو جاتے ہیں بخار ہر وقت قائم رہتا کبھی کبھی بیخوابی اور ہذیان بھی غالباً ہو جاتے ہیں۔

ملاحظہ و امتحان۔ پیٹ پھولا ہوا و تنا ہوا شکم کی تنفسی حرکات معدوم سینہ میں لگانے سے رگڑ کی آواز ابتدائی درجہ میں سنائی دیتی ہے بعد میں اجتماع رطوبت ہوکر پیٹ ٹھوس ہو جاتا اور ایک طرف ہاتھہ رکھکر دوسری طرف ٹھونکنے سے رطوبت کی لہر معلوم ہو سکتی ہے (فلکچوایشن)

انجام۔ یہ نہایت ہی مہلک مرض ہے بشدت ضعف یا ومکشی یا بیہوشی ہوکر مریض فوت ہو جاتا ہے۔

اقسام۔ محدود اور عام سادہ اور مرکب ابتدائیاً ضمناً اسی سے پلیٹس جیسے ماشرہ کیطرح سرعت کیساتھہ پھیلنے والا ورم ہو جاوے اور ابنائی جسمیں ابتداء سے ضعف بسبب غایت ہو پر فوسے ٹوجس میں کسی عضو یعنی انتڑی یا معدہ یا گردہ یا پسیھڑہ یا جگر کے اندر سوراخ ہو جاوے۔

اسباب (۱) کبھی شکم کی دیوار میں گہرا زخم ہونے یا کسی عضو کے پھٹ جانے سے ہو جاتی ہے اسکو ٹرامیٹک کہتے ہیں (۲) کبھی کسی

عضو میں سوراخ ہونے اور اسکی رطوبت خارج ہونے سے ہوجاتی ہے اسکو پرفوریٹو کہتے ہیں (۳) معدہ یا امعا کے زخم یا سدہ یا فتق سے خراش ہوکر اور کبھی خاص پیری ٹونیم میں فاسد مادہ مثل ٹیوبرکل یا سپوریٹ سے ہوجاتی ہے (۴) کبھی دوسرے عضو یا جھلی کی ورم کے پھیلنے سے ہوجاتی ہے مثلاً پلیوریسی اور پیری کارڈائی ٹس کے بعد (۵) کبھی دوسری امراض کے ضمن میں ہوجاتی ہے مثلاً ٹائیفس ٹائیفائڈ پیورپرل فیور چیچک برائیٹس ڈزیز وجع مفاصل نقرس پائی ایمیا. ناشرہ اور گلینڈرس میں ہوجاتی ہے (۶) زچگی کیحالتیں اکثر ہوجاتی ہے (۷) اگرم سرد ہونے یا زیادہ کھانے پینے سے بھی ہوجاتی ہے۔

کیفیت پہلے ماؤف حصہ میں اجتماع خون ہوکر سطح کھردری ہوجاتی ہے پھر اخراج ذرات و رطوبت ہوکر جھلی متورم ہوتی جاتی ہے. رطوبت زیادہ مقدار میں خارج ہوکر جوف شکم میں جمع ہونی شروع ہوجاتی ہے جب خارج شدہ رطوبت جذب ہونی شروع ہوتی ہے تب نا اُمدریشہ بنکر اعضائے مختلفہ کی سطح کو باہم یا دیوار شکم سے پیوست کردیتی ہیں اسطرح شکم کے اندر زائد رباط اور علیحدہ علیحدہ جوف بنجاتے ہیں کبھی یہ رطوبت متعفن ہوکر انتہا درجہ کا متعدی اور زہریلہ مادہ اور پیپ بنادیتی ہے اسلئے پیری ٹونائیٹس کی پیپ عموماً سخت زہریلی اور متعدی ہوتی ہے ایسی نعش کے امتحان کیوقت شکم کھولنے میں خاص احتیاط چاہیئے۔

امراض مشابہ. قولنج امعا عضلات شکم کا ریوماٹزم. وجع امعا قولنج صفراوی اختناق الرحم کی خیالی تکالیف.

تشخیص. قولنج امعا و قولنج صفراوی اور ہسٹیریا میں بخار نہیں ہوتا نہ حرکت و سانس سے درد کی شدت زیادہ ہوتی ہے نہ مریض اپنے جسم کو سکیڑے رکھتا ہے مگر پیری ٹونائی ٹس میں یہ تمام لازمی ہیں. وجع امعا میں بھی حرکت سانس سے درد کی شدت اسقدر زیادہ نہیں ہوتی جیسا کہ پیری ٹونائی ٹس میں اور مریض اپنے جسم کو سکیڑے بھی نہیں رکھتا ایسا ہی عضلات شکم کے ریوماٹزم میں حال ہے جبکہ پیری ٹونیم کی خاص علامات حسب ذیل ہیں.

بخار مسلسل رہنا شکم میں درد کا ہونا جس کی شدت حرکت اور سانس سے زیادہ ہوجاتی ہے مریض کا ٹانگیں سکیڑے ہوئے پڑے رہنا. سانس کھانسی براز اور ریاح کی حرکت سے بھی درد کا خوف رہنا چہرہ دردناک اور کشیدہ ہونا شکم کو ہاتھ لگانے کی برداشت نہ ہونا۔

پیری ٹونائی ٹس کرانک. مراق البطن کی ورم مزمنہ

علامات. ایکوٹ کے مشابہ مگر خفیف ہوتی ہیں اسمیں رطوبت زیادہ خارج ہوکر پیٹ کے اندر جمع ہوجاتی اور زائد صلا و رباط بھی بکثرت بنتے ہیں۔

اسباب (۱) عموماً ایکوٹ قسم کے بعد (۲) بار بار شکم کا پانی نکالنے کیوجہ سے (۳) اعضائے شکمی کے پرانے امراض مثلاً جگر کا سرطان زخم وغیرہ (۴) عام امراض مثل وجع مفاصل ٹیوبرکلوسس سرطان پائی ایمیا وغیرہ۔

ملاحظہ و امتحان. اجتماع رطوبت سے شکم بڑھجاتا اور فلکچوایشن محسوس ہوتا ہے. کل شکم یا متفرق حصوں میں چھونے سے ٹھوس معلوم ہوتا ہے. رگڑ کی آوازیں سنائی دیتی ہیں چونکہ اجتماع رطوبت زائد و صلوں کی وجہ سے

محدود ہوجاتا ہے اسلیے تغیر وضع کے ساتھ اسکی جگہ نہیں بدلتی۔

کیفیت پیری ٹونیم بہت موٹی ہوجاتی اور اعضا کو آپس میں پیوست کر دیتی ہے۔ نیز اندر ریشہ بنکر رباط پیدا ہوجاتی ہیں رطوبت پہلے رقیق ہوتی بعد میں غلیظ ہوکر پیپ کے مشابہ ہوجاتی ہے بعض حصوں میں سل یا سرطان کا مادہ پڑنا شروع ہوجاتا ہے اور بعض میں خنازیری۔

علاج بلحاظ تسہیل و صفائی بیان ہم اسکے علاج کو چار اقسام پر تقسیم کرکے بیان کرینگے۔ (۱) پیری ٹونائٹیس اکیوٹ۔ (۲) پیری ٹونائٹیس پرفوریٹو (۳) پیری ٹونائٹس ٹیوبرکولر (۴) پیری ٹونائٹیس کرانک۔

پیری ٹونائٹس اکیوٹ ۔ یہ ایک ایسا مرض ہے جسمیں علاج کی طبی اور جراحی استعداد خوب آزمائی جاتی ہے اسکے علاج کے لیے کوئی خاص قواعد اور اصول ایسے مقرر نہیں کیے جا سکتے جنکے مطابق بلا سوچے سمجھے عام رواج کیمطابق علاج شروع کر دیا جاوے۔ کیونکہ یہ کوئی علیحدہ مرض نہیں ہے بلکہ دوسرے امراض مثلاً پرفوریشن۔ ریپچر۔ ہرنیا جریان خون۔ اینوریزم۔ دبیلہ وغیرہ شکم کے اندر ہوکر دفعتاً پیری ٹونائٹیس شروع ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات انٹسٹائنل آبسٹرکشن ہوکر اور بعض اوقات متعدی امراض مثل ٹائفائڈ۔ سپٹی سیمیا ٹیوبرکلوسس وغیرہ کی وجہ سے۔

شاذ و نادر ابتداً خود بخود ضرب یا سردی کی وجہ سے ہوجاتا ہے۔

تیرہ پہلے ہم یہ بیان کرتے ہیں کہ بذات خود اس مرض کا کیا علاج ہے بعد میں مختصر طور پر یہ بیان کرینگے کہ جب دیگر سخت امراض کے ضمن میں یہ مرض پیدا ہوجاوے اسوقت کیا کرنا چاہیے۔

اوّل خاص پیری ٹونائٹس کا علاج

(۱) مریض کو قطعی آرام دیں۔ اگر کپڑے کی برداشت بھی نہ ہوسکے تو ایسا انتظام کریں کہ چادر لحاف کمبل وغیرہ شکم کے ساتھ نہ لگے جسطرح کہ مریض پسند کرے اوسیطرح اوسکو لیٹا رہنے دیں۔

(۲) غذا رقیق بہت کم مقدار میں دیتے ہیں خشک چیزیں سخت تکلیف دیتی اور بعض اوقات زہر کا کام کرجاتی ہیں۔ دودھ یا یخنی کا ایک ایک گھونٹ مناسب وقفہ سے دیتے رہیں۔

اگر پیاس بہت ہو تو برف کی چھوٹی چھوٹی ڈلیاں چاہئیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر کچھ مقدار پانی یا دودھ یا کسی خشک شی کی معدہ کے اندر جمع ہوجائے تو سخت درد اور قے ہونے کا اندیشہ ہے اور قے جب ایک دفعہ شروع ہوگئی تو اسکا بند کرنا نہایت دشوار ہوجاتا ہے۔ اگر شروع سے ہی بہت سخت ہو تو حقنہ غذائی سے پرورش کرتے رہیں دیکھو انیما کا بیان

شراب کی اجازت نہ دینی چاہیے لیکن اگر شروع سے سخت نقاہت موجود ہو تو باحتیاط استعمال کرسکتے ہیں۔

(۳) افیون اس مرض میں نہایت مفید دوا ہے درد کو رفع کرتی معدہ اور امعا کی حرکت کو مسدود کرکے آرام دیتی اگر معدہ یا انتڑیوں میں سوراخ ہو اور فضلات شکم کے اندر چھننے شروع ہوگئے ہیں تو انکی حرکت بند کرکے

زیادہ اخراج نہیں ہونے دیتی اور اگر کوئی جگہ معدہ یا انتڑیوں کی زخم ہو کر کمزور ہو گئی ہو یا اندمال زخم قریب ہو تو کمزور جگہ کو پھٹنے سے روکتی اور اندمال کی ممد بنتی ہے اگر معدہ بآسانی قبول کر سکے تو تیس بوند ٹنکچر اوپیم ایک ایک گھنٹہ بعد پلا سکتے ہیں حتیٰ کہ درد بند ہو جاوے۔ یا ایک دو گرین کی مقدار میں خشک کھلا سکتے ہیں اگر معدہ قبول نہ کر سکے تو بذریعہ حقنہ یا جلدی پچکاری استعمال کریں۔ اسکی نالندا انداز دینے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ معدہ اور امعاء کے اندر جمع نہ ہونے پاوے **بہترین طریق استعمال** یہ ہے کہ ایک خوراک پوری مقدار میں دیکر اسکے نتائج کو ایک دو گھنٹہ تک نگاہ کریں اگر درد موقوف نہ ہو اور کوئی خراب علامت پیدا نہ ہو تو دوسری خوراک دے سکتے ہیں اسیطرح انتظار کے بعد تیسری خوراک بھی۔

برائیٹس ڈزیز کی موجودگی میں اسکا استعمال نہایت احتیاط چاہتا ہے۔

(۴) فصد لینا۔ یہ طریق ایسی حالت میں مفید ہو سکتا ہے جبکہ پیری ٹونائیٹس کسی دوسرے مرض کیوجہ سے نہ ہوا ہو۔

(۵) جونکیں لگوانا شروع میں دس بارہ جونکیں لگا کر اینٹی سیپٹک پولٹس لگانا اکثر مفید ثابت ہوتا ہے اگر زیادہ جونکوں کی ضرورت معلوم ہو تو فصد لیکر جلدی ہی خون کم کر دینا بہتر ہوتا ہے۔

(۶) مسہلات۔ شروع مرض میں نمکین مسہلات یا کیسٹر آئیل استعمال کر سکتے ہیں لیکن جب ورم ہو کر سخت شروع ہو جاوے اور خفیف سی خفیف حرکت ناقابل برداشت معلوم ہو اسوقت مسہل کا دینا مریض کو بے رحمی کے ساتھ ہلاک کرنا ہے اگر سخت ضرورت معا کی صاف کرنیکی پڑے تو خالص شیر گرم پانی کا حقنہ کر سکتے ہیں۔

(۷) شکم پر سینک دینا۔ ٹرپنٹائن سٹوپس کرنا۔ اینٹی سیپٹک پولٹسیں لگانا۔ گرم پلاؤ دینا اور گلیسرین کا پھایا لگا کر سینچو پائی لین باندھ دینا مریض کو خوشگوار آرام دہ معلوم ہوتے ہیں۔

(۸) شروع میں شکم پر برف کی تھیلیاں رکھنا تخمیسچن کو کم کر کے مرض کو روک سکتا ہے۔

(۹) اگر نفخ بہت ہو جاوے تو نہایت باریک ٹروکار اور کینولا کے ساتھ ہوا نکال سکتے ہیں۔

دوم دیگر امراض کا علاج جو پیری ٹونائٹس کا باعث ہوں۔

(۱) اگر انٹسٹائنل آبسٹرکشن یا بلیری کیلکولائی کیوجہ سے پیری ٹونائٹس شروع ہوا ہے تو لیپراٹومی یا کولی سسٹاٹومی سے انکا علاج کرنا چاہیئے دیکھو ان امراض کا بیان۔

(۲) اگر کسی سسٹ یا ابسیس کے پھٹنے یا جریان خون یا کسی عضو میں سوراخ ہونے کیوجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہے تو شکم میں شگاف دیکر مراق کو اینٹی سیپٹک لوشن کیساتھ خوب صاف کر کے ڈرینج ٹیوب داخل کر دیں۔

(۳) اگر متعدی امراض مثل ٹائیفائڈ اور سیپٹی سیمیا کے ضمن میں یہ تکلیف شروع ہو جاوے تو اس مرض کی خاص علاج کے علاوہ پیری ٹونائٹس کا عام اصول کیمطابق علاج کریں۔

(۴) ٹیوبرکلر اور پیورولینٹ پیری ٹونائٹس کا علاج ذیل میں علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

پیری ٹونائٹس پرفوریٹو ہر قسم کی حرکت سے مریض کو منع کریں کوئی غذا منہ کے

راستہ نہ دیں شکم میں شگاف دیکر تمام مراق کو چند بار گرم پانی سے کامل طور پر صاف کرکے ڈرینج ٹیوب داخل کردیں۔ اگر سوراخ زیادہ کشادہ ہو تو ٹانکے لگاکر بند کردیں یہ عمل نہایت کامیاب ثابت ہوا ہے۔ ٹایفائڈ کے سوراخوں اور سخت بخار کیحالتیں زیادہ کامیابی حاصل نہیں ہوتی لیکن ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مریض کی جانبری کی سوائے اسکے اور کوئی راہ نہیں ہے۔

پیری ٹونائی ٹس ٹیوبرکلر۔ اسکے علاج میں صرف اسقدر بیان کردینا کافی ہے کہ اگر پیری ٹونیم میں پیپ کا پڑجانا تشخیص ہوسکے تو شگاف اور ڈرینج میں ہرگز توقف نکریں۔ نیز اگر جسم کے کسی اور حصہ میں ٹیوبرکلوسس کی کوئی علامت نہیں ثابت ہوتی تب بھی ایسا ہی کرسکتے ہیں۔ لیکن اگر دوسرے اعضا میں ٹیوبرکلوسس کا شبہہ ہو تو ایسا کرنے سے کچھ فائدہ متصور نہیں ہوسکتا۔ ایسی حالتیں عام اصول کے مطابق پیری ٹونائیٹس اور ٹیوبرکلوسس کا علاج کرتے رہنا چاہئے۔

پیری ٹونائی ٹس کرانک۔ اسکے علاج کے اصول حسب ذیل ہیں۔

(۱) سب سے مقدم یہ ہے کہ اصل سبب معلوم کرکے اسکا دفعیہ کریں۔

(۲) درد کا علاج افیون اور بیلاڈونا کے ساتھ باحتیاط تمام کرتے ہیں شکم پر ٹنکچر آیوڈین طلا کرنا یا ریڈ ایمٹمنٹ یا لنیمنٹم پوٹاسی آیوڈائڈم سپوس کی مالش کرنا یا مرکوری بچونیں کا ڈورآئل کی گدی اور موم جامہ رکھکر پٹی باندہنا یا اگر برداشت ہوسکے اسکی مالش کرنا یا چھوٹے چھوٹے چھالے اٹھانا تخفیف درد اور جذب پانی کے لئے مفید ہیں۔

(۳) داخلی طور پر فولاد پوٹاسیم آیوڈائڈ۔ کونین اور روغن ماہی کا استعمال کرتے رہنا۔

(۴) اگر پانی زیادہ جمع ہوجاوے جو معمولی علاجوں سے جذب نہ ہوسکے تو ٹروکار اور کینولا کے ساتھ نکال سکتے ہیں۔

(۵) قبض۔ نفخ۔ اسہال۔ قے وغیرہ کا عام اصول کے مطابق علاج کرتے رہیں۔

(۶) عام صحت اور طاقت کو عمدہ غذاوں اور تبدیلی آب وہوا سے قایم رکھیں۔

پیری ٹونیم کے امراض۔ انکی مختصر فہرست حسب ذیل ہے۔

اول۔ پیری ٹونائی ٹس اکیوٹ } انکا بیان اوپر گذر چکا۔
دوم پیری ٹونائی ٹس کرانک }

سوم۔ پیری ٹونیم میں رسولیاں نکلنا یا فاسد مادہ جمع ہوجانا۔ مثلاً ٹیوبرکل سرطان وغیرہ۔ سرطان مراق البطن کی حسب ذیل علامات ونشانات ہیں (۱)

(۱) شکم کا محدود حصہ میں ٹہرجانا۔

(۲) ٹٹولنے سے اسکا ناہموار کرخت سطح معلوم ہونا۔

(۳) سرطان کے مقام پر ٹھوکنے سے ٹھوس آواز۔

(۴) اوٹھنے بیٹھنے سے اوسکی جگہ نہیں بدلتی۔

(۵) نلی داخل کرنے سے کھاری رطوبت خارج ہوتی ہے۔

(۶) ورید و نیر دباؤ پڑنے سے پیٹ کے اندر پانی جمع ہو جاتا ہے۔

چہارم شکم کے کسی عضو میں سوراخ ہو جانا یا کسی عضو کا پھٹ جانا

اسباب۔ معدہ اور انتڑی میں بطریق ذیل سوراخ ہو سکتا ہے۔ زخم یا گنگرین یا سرطان یا پھوڑے سے یا تیز اشیا مثل سنکھیا وار چکنا کھا لینے سے یا سخت نوکدار چیزوں مثل سوئی، کانٹا، شیشہ کا ٹکڑا، صفراوی کنکر، خشک براز کے ٹکڑے سے مرارہ میں صفراوی کنکریوں۔ یا سرطان سے مثانہ میں رسولی خبیث کے بعد گڑا یا فرام میں پھوڑے سے سوراخ ہو سکتا ہے۔

مفصلہ ذیل حالتوں میں کوئی عضو پھٹ سکتا ہے طحال بہت بڑھ جانے اور نرم ہونے کے بعد ضرب سے مثانہ پیشاب سے تنگ کوئی تھیلی دار رسولی یا نرم سرطان زیادہ بڑھنے کے بعد۔ رحم مشکلات ولادت کی وجہ سے گردہ کا جوف پیپ یا پانی کے ساتھ تن کر جب ایسی حالتیں موجود ہوں تو قے یا کھانسی یا استفراغ کے وقت کھینچنے یا ضرب سے یہ واقعہ ہو جاتا ہے۔

کیفیت۔ سوراخ یا انشقاق کے بعد عضو ماؤف خاص پیری ٹونیم کے اندر کھلجاتا ہے یا اس سے باہر کبھی ایک عضو دوسرے عضو کے اندر سابقہ وصلوں کی وجہ سے کھلجاتا ہے کبھی شکم کی دیوار کے ساتھ وصل ہو جانے کی وجہ سے باہر آ کھلتا ہے۔

علامات۔ جب کسی عضو میں سوراخ ہو جاوے یا انشقاق واقع ہو تو دفعتاً سخت درد ہو کر مریض صدمہ زدہ ہو جاتا اور پیری ٹونائی ٹس ہو کر مر جاتا ہے کبھی صدمہ سے فوراً غشی ہو کر چلتا لگتا ہے کبھی علامات خفیف ہوتی اور کبھی معدوم رہتی ہیں۔

انجام۔ عموماً ہلاکت۔

تشخیص۔ دفعتاً درد ہو کر مریض کا جان بلب ہو جانا تمام علامات کا دفعتاً پیدا ہونا۔

پنجم اسائی ٹیز استسقائے مراق البطن۔ اسکا بیان اسائی ٹیز میں کیا جا چکا ہے۔

پیری کارڈیم کے امراض Pericardium حجاب القلب۔ پردۂ دل۔

پیری کارڈیم وہ جھلی ہے جسکے اندر قلب ہے اسواسطے اسکو حجاب القلب کہتے ہیں اسکے امراض حسب ذیل ہیں۔

اول پیری کارڈائی ٹس اکیوٹ ورم حجاب القلب شدید۔

علامات۔ قلب کی مقابل درد ہونا فعل قلب میں خلل واقع ہو کر کبھی اختلاج اور کبھی ضعف ہونا اجتماع رطوبت کے بعد سخت اور نرم چیزوں کے نگلنے اور سانس لینے میں تکلیف معلوم ہونا سینہ میں کھینچ اور دباؤ رہنا قلب کے مقام پر دبانے اور مس کرنے سے درد ہونا بعض اوقات یہ تمام علامات خفیف ہوتی ہیں اور بعض اوقات شدید۔ درد کبھی مدہم کبھی تیز چھڑتا ہوا یا جلاتا ہوا یا بچھاڑ کی طرح چبھتا ہوا معلوم ہوتا ہے ابتدا کبھی بخار اور دلیرہ

کے ساتھ ہوتی اور کبھی نامعلوم طور پر اسکے ضمن میں بہت سی دماغی اور عصبی تکالیف بھی ہوجاتی ہیں مثلاً صداع بیخوابی ہذیان بیہوشی خشک کھانسی۔ رعشہ لرزہ تشنج اور قے نبض تیلی سخت اور تیز رہتی ہے۔

ملاحظہ و امتحان۔ شروع میں زور کا اختلاج ہوتا ہے پیری کارڈیم کی رگڑ کی آواز سنائی دیسکتی ہیں بعد میں جب اجتماع رطوبت ہوکر پیری کارڈیم بھر جاتا ہے تو دوسری اور ساتویں پسلی کے درمیان ابھار نظر آتا قلب کی حرکت اوپر کو اوٹھتی ہوئی ہلکی سست اور چھال کی مانند نظر آتی ہے۔ کارڈیک ڈل نیس وسعت میں بڑھجاتی ہے یہ وسعت لیٹنی کی حالت میں کھڑے ہونیکی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ قلب کی آوازیں ایکس کیطرف دھیمی اور بیس کیطرف تیز سنائی دیتی ہیں آیا رٹا پر دباؤ ہونے کی وجہ سے سسالک مرمر سنائی دیتی ہے۔ جب رطوبت جذب ہوکر خشکی پر آتی ہے تب پھر رگڑ کی آواز سنائی دیتی ہے۔

انجام کبھی تو کلی آرام ہوجاتا ہے اور کبھی اندرونی وصل باقی رہجاتے ہیں تقریباً ۱۶ فیصدی میں غشی یا دلکشی یا پھیپھڑا کے استسقا یا دماغی عوارضات سے موت واقع ہوجاتی ہے کبھی جمع شدہ رطوبت پیپ بنکر سینہ یا شکم میں یا باہر کھلجاتی ہے کبھی اسکے ضمن میں دوسرے عوارضات مثل پلیوریسی نیومونیا اور انڈوکارڈائی ٹس ہوکر اسکی نساخت محال ہوجاتی ہے

کیفیت۔ اجتماع خون ہوکر رطوبت خارج ہونی شروع ہوتی ہے یہ حالت کبھی علیحدہ قطعات میں اور کبھی کل جھلی میں ظاہر ہوتی ہے خارج شدہ رطوبت کبھی تو ریشہ دار تہ بہ تہ اور وصل پیدا کرنے والی ہوتی اور کبھی نرم رقیق جسکی پیپ بنجاتی ہے۔ مقدار میں ایک اونس سے تین چار پائنٹ تک ہوجاتی ہے اچھی حالتوں میں جذب ہونی شروع ہوکر زائد وصل بنجاتے ہیں۔ مگر ردی حالتوں میں اسکی پیپ بنجاتی ہے۔

اسباب (۱) ضرب سے (۲) کسی متصلہ عضو کے ورم کے پھیلجانے سے (۳) سرطان یا سل کا مادہ پڑجانے سے (۴) گرم سرد ہونے سے (۵) دوسرے امراض مثل وجع مفاصل سکارلٹ ٹائیفائیڈ برائیٹس ڈزیز اور پائی ایمیا کے ضمن میں (۶) کسی متصلہ پھوڑے کے سطرف پھیلجانے یا پیری کارڈیم کے اندر کھلجانے سے۔

امراض متشابہ اینڈوکارڈائی ٹس عظم القلب۔ ھائیڈروکارڈائی سس معدہ اور سرکے امراض۔

تشخیص۔ ان امراض میں قلب کے مقام پر ابھار نمایاں نہوگا قلب کی آوازیں لوک کیطرف دھیمی نہونگی نہ قلب کی حرکات ہلکی سست اور چھال کیطرح نظر آئینگی اور نہ کارڈیک ڈلنیس اسقدر وسیع ہوگی اور نہ اسکی وسعت میں لیٹنے سے زیادتی ہوگی۔

دوم پیری کارڈائی ٹس کرانک۔ ورم حجاب القلب مزمنہ

علامات عموماً خفیف اور نامعلوم کبھی کبھی قلب کے مقام پر کچھ خفیف درد ہونا یا دل کا دھڑکنا اور وجع القلب کے دورہ ہونا

امتحان و ملاحظہ۔ آپس میں وصل ہوجانے سے قلب کے مقام پر نشیب نظر آتا ہے قلب کی حرکات زیادہ وسیع اور اوپر کیطرف ہوجاتی ہیں ڈلنیس زیادہ وسیع ہوجاتی قلب کی آوازیں زیادہ تیز اور سطح کے قریب سنائی دیتی ہیں رگڑ کی آواز قلب کے مقابل مسموع ہوسکتی ہے گردن کی شریانیں دیر سے اور مشکل میں بھرتی معلوم ہوتی ہیں

برعکس اون کے وریدیں جلدی خالی ہوتی ہیں۔

کیفیت پیری کارڈیم کی سطح پر آبسیں نیز دیوار سینہ پھیپھڑوں۔ ڈایافرام اور سینہ کے غدود کے ساتھ وصل ہوجاتے ہیں۔ مقام اتصال دبیز ہوکر اون میں چونہ پڑجاتا ہے۔

سیوم ہائیڈروپیری کارڈیم ۔ استسقاء حجاب القلب۔ حجاب القلب کے اندر پانی جمع ہوجانا۔ یہ عموماً استسقاء یا برائٹس ڈزیز کا ایک جز ہوتا ہے۔ بخار۔ درد۔ اختلاج۔ دلکشی بے چینی وغیرہ کی علامات کچھ ظاہر نہیں ہوتیں کیونکہ جمع شدہ پانی کی مقدار عموماً تھوڑی ہوتی ہے۔ قلب کے مقام پر ابھار بھی کچھ نمایاں نہیں ہوتا۔ رگڑ کی آواز شروع سے معدوم ہوتی ہے۔ ڈلنیس قدرے بڑھجاتی ہے اور قلب کی حرکت اور آواز کسیقدر ہلکی پڑجاتی ہے۔

چہارم پیری کارڈیل ہیموسیج ۔ ہیموپیری کارڈیم۔ حجاب القلب کے اندر خون جمع ہونا۔

اسباب اول دیوار قلب یا شریان یا انیورزم کا پھٹ جانا دوم ضرب سوم پیری کارڈائٹس چہارم امراض خون مثل سکروی پرپیورا اور ریوکوسائی تھیمیا۔

علامات دفعتاً قلب کے فعل میں خلل واقع ہوکر سخت گھبراہٹ دلکشی اور غشی کا غالب ہونا جس سے فوراً موت واقعہ ہوسکتی ہے۔ امتحان وملاحظہ سے اجتماع رطوبت کے نشانات ظاہر ہونگے جیساکہ پیری کارڈائٹس میں بیان کئے گئے مگر یہ کام موقعہ بھی ملسکتا ہے جبکہ جریان خون خفیف ہو۔

پنجم نیوموپیری کارڈیم ۔ حجاب القلب کے اندر ہوا بھر جانا۔

اسباب اول جمع شدہ رطوبت یا خون کے تعفن سے ہواؤں کا پیدا ہونا دوم ضرب یا پھوڑے کے بعد مری یا معدہ یا بیرونی سطح کی طرف سوراخ ہوجانا۔

کیفیت علامات قلب کے مقام پر ٹھوکنے کی آواز ڈھول کے مشابہ ہوجاتی اور سینہ کو ہلانے سے چھلاک کی آوازیں سنائی دیتی ہیں بشرطیکہ ہوا کے ساتھ قدرے رقیق رطوبت بھی موجود ہو۔

علاج اوّل پیری کارڈائیٹس ۔ یہ مرض عموماً ایکیوٹ ریہومےٹزم کے ضمن میں ہوا کرتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو اس اصل مرض کا علاج مقدم ہے۔ ساتھ اسکے قلب کے مقام پر سینک دینا مسٹرڈ پلاسٹر یا بلسٹر لگانا پولٹس باندھ دینا مریض کو پشت پر آرام سے لٹائے رکھنا مفید ہیں۔ اگر پانی بہت زیادہ مقدار میں جمع ہوجاوے تو باریک ٹروکار اور کینولا کے ساتھ نکال سکتے ہیں۔ اگر پیپ پڑجاوے تو شگاف دیکر ڈرینیج ٹیوب داخل کرنا چاہیئے۔ دیکھو پیری کارڈیل ڈرابسی کا بیان۔

عام صحت اور طاقت کو مقوی غذاؤں اور دوا سے قایم کرنا چاہیئے۔

اگر سپٹی سیمیا کیوجہ سے یا السرے ٹو اندوکارڈائیٹس کے ضمن میں یہ مرض واقع ہو تو کونین فولاد اور سلفوکاربولیٹس زیادہ مقدار میں کھلانا ضروری ہیں۔

دوم پیری کارڈیل ڈراپسی ۔ ہائیڈرو پیری کارڈیم۔ اسکا علاج مطابق

کرنا چاہیئے۔ عام کمزوری، قلت و رقت خون، امراض برائیٹس ڈزیز کے ضمن میں یہ مرض پیدا ہو جایا کرتا ہے اسلئے جو ان
امراض کا علاج ہے وہی اسکا علاج ہے۔ پس ان امراض کا بیان دیکھو۔ اگر عام علاج سے پانی کم نہو تو اسپی ریٹر
یا باریک ٹروکار اور کینولا کی ساتھ باآہستگی نکال لینا چاہیئے۔ پہلی ہائپوڈرمک سرنج کے ذریعہ تشخیص کامل کر کے
پانی نکالنے کا ارادہ کریں جس مقام پر بعد میں اسپی ریٹر نیڈل یا ٹروکار اور کینولا داخل کرنا ہے اُسی جگہ ہائپوڈرمک
سوئی داخل کرنی بہتر ہے۔ بہترین جگہ اس دستکاری کے لیے سٹرنم کی بائیں جانب چوتھی یا پانچویں یا چھٹی انٹر
کاسٹل سپیس ہے سٹرنم کے قریب یا اُس سے ایک ڈیڑھ انچ کے فاصلہ تک کوئی مقام پسند کر سکتے ہیں۔ انٹرنل میمری آرٹری
کا بچانا مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اگر پیپ برآمد ہو تو اسپی ریٹر کے ساتھ اُسکو کلیتاً خارج کر سکتے ہیں لیکن بہتر ہے کہ کینولا
کے سوراخ کی جگہ بتدریج جلد اور گوشت میں شگاف دیکر اور آخر کار پیری کارڈیم کو فارسیپس اور چاقو سے چیر کر ڈرینج ٹیوب
داخل کر دیں۔ اگر سخت ضرورت معلوم ہو تو باحتیاط تمام مکرر بورک لوشن کے ساتھ دھو سکتے ہیں لیکن ایسا کرنا اندیشہ سے خالی نہیں ہے

سوم۔ پیری کارڈیل ہیموڈیم۔ حجاب القلب میں خون بہ جانا۔ یہ امراض بہت جلدی مریض کو ہلاک
کر دیتے ہیں۔ کوئی انکا علاج نہیں ہے۔

چہارم۔ نیوموپیری کارڈیم۔ حجاب القلب میں ہوا بھر جانا۔ حالت مریض کیطابق موقعہ مناسب تجویز کر سکتے ہیں۔

پیری میٹرائیٹس۔ **Parametritis** پلوک پیری ٹونیم کی ورم۔ مریضہ کو سرد ہواؤں سے محفوظ گرم
مکان میں آرام سے لٹائے رکھیں گرم پانی میں رائی یا ٹنکچر آیوڈین ملا کر مریضہ کو پندرہ یا بیس منٹ کیواسطے روزانہ بٹھلائیں۔
پوٹاسیم برومائیڈ اور آیوڈائیڈ کا داخلی استعمال مفید ہے۔ عام اصول حفظ صحت کی پابندی عمدہ غذاؤں اور مقویات سے مریضہ
کی صحت و طاقت کو ترقی دیں۔ اگر زیادہ تکلیف نہ ہو تو انتظار کریں کہ مواد خود بخود کسی طرف کو رستہ کرے ورنہ مقعد یا
فرج یا سیون وغیرہ کیطرف جس جگہ مواد کا ابھار محسوس ہو سکے شگاف دیکر اسکے اخراج کا رستہ کریں اور ڈرینج ٹیوب داخل
کر کے ڈریسنگ لگاتے رہیں۔

پیری نفرائیٹس **Perinephritis** ان ساختوں کی ورم جو گردہ کے گرد ہیں۔
علامات۔ گردہ کے مقام پر درد ہوتا جو ہلانے سے اور زیادہ ہوتا ہے مگر پیشاب صاف رہتا ہے اور ورم گردہ کی کوئی
علامات ظاہر نہیں ہوتی۔
علاج۔ سینک۔ پولٹیس لینمنٹ آیوڈین گلاس رائی کا پلسٹر درد اور سوزش کو رفع کر سکتے ہیں۔ اگر شروع ان مرض
کی کیلکولس پائی لائیٹس سے ہو تو یورک ایسڈ اگرین خوراک میں تین دفعہ روزانہ کھلائیں۔ اگر پیپ بننی شروع
ہو جاوے تو گردہ کے مقابل پشت میں جو زیادہ نازک اور اُبھری ہوئی جگہ ہو اسمیں چاقو سے شگاف دیکر ڈرینج
ٹیوب داخل کریں اور انٹی سیپٹک ڈریسنگ لگاتے رہیں۔

پیری نیل رپچر **Perineal Rupture** یعنی سیون کا پھٹ جانا۔ اکثر مستورات میں پیدائش
کے وقت سیون دیر تک پھٹ جاتی ہے اور بعض اوقات مقعد بھی ساتھ شامل ہو جاتی ہے خفیف حالتوں میں زخم کو صاف

رکھنا اور مریضہ کو آرام سے بستر پر لٹائے رکھنا کافی ہیں لیکن اگر دراز عمیق و طویل ہو یا مقعد بھی ساتھ ہی پھٹ گئی ہو تو ٹانکے لگا دینے چاہئیں بعد میں مریضہ کی ٹانگیں باندھ کر ایک دو ہفتہ بستر پر لٹائے رکھیں اور پیشاب کیتھیٹر کے ساتھ نکالیں۔

پیری نی ئیل فسچولا Perineel Fistula فسچولا ان اینو کا بیان دیکھو۔

پیرو بالسم Peru Balsalm بالسم آف پیرو کا بیان دیکھو۔

پیری ہیپی ٹائٹس Perihepatitis اوس حصہ پیری ٹونیم کا ورم جو جگر پر ملفوف ہے جگر کے مقام پر درد رہنا جو دبانے سے زیادہ ہوتا ہے مگر فعل جگر کے متعلق مثلاً یرقان۔ قبض۔ فساد ہاضمہ وغیرہ ظاہر نہیں ہوتے

علاج۔ جونکیں۔ رائی کا پلستر۔ پولٹیس۔ سینک۔ ٹرپنٹائن سٹوپس۔ گلاس وغیرہ مقامی طور پر استعمال کریں جس مرض کے ضمن میں یہ عارضہ ہو اسکا حسب قاعدہ علاج کرتے رہیں۔

پیلیٹ کے امراض۔ دیکھو بیان حلق کے امراض کا۔

پیلپی ٹیشن Palpitation. اختلاج القلب۔ دل کا دھڑکنا۔ اختلاج القلب کا بیان دیکھو

پیلوک ہیمی ٹوسیل Pelvic Hematocele دیکھو بیان پلوک ہیمو ٹوسیل کا۔

پیلیٹری۔ Pellitory پالی ریتھر ریڈکس کا بیان دیکھو۔

پیلی ٹرین Pellitrine

پیلی ٹرینا ٹیناس Pellitrina Tannas

پیلی ٹرینا سلفاس Pellitrine Sulphas

پیلی ٹرین کا اثر معاء مخرج کرم کی طور پر ہوتا ہے ٹیپ ورم کے اخراج کے لیے اسکو استعمال کرتے ہیں۔ فالج۔ دوران سر۔ صرع۔ رعشہ کزاز اور ہائڈروفوبیا میں مفید ثابت ہوتی ہے خو پیلی ٹرین ۵ سے ۸ گرین تک پیلی ٹرین سلفاس یا پیلی ٹرین ۵ سے ۸ گرین

پیلی سیبوٹیم Pelli Sebotium پنجاجمبی کا بیان دیکھو۔

پیمفی گس Pamphagus ایک جلدی مرض ہے جس میں جلد کے متفرق حصوں پر چھوٹے بڑے کم و بیش تعداد میں آبلہ پیدا ہو کر خود بخود پھوٹتے خشک ہوتے اور کھرنڈ بنکر اوترتے رہتے ہیں دیکھو بیان جلد کے امراض کا

علاج۔ اسکا کوئی خاص اور یقینی علاج ابھی تک دریافت نہیں ہوا۔ آرسنک کی مرکبات اکثر مفید ثابت ہوتی ہیں جو چھالے کال ہو گئے ہوں انکا پانی خارج کرنے اور ان کا تسلیم کر دینے کے بعد زنک۔ لیڈ یا بورک آئنمنٹ سے ڈریس کرنا چاہیے عام طاقت اور صحت کو عمدہ غذاؤں اور مقویات ٹونک اور فولادی ترقی دینی چاہیے۔

پین آفتھلماس Panophthalmos کوریائے ڈائٹس کا بیان دیکھو۔

پینٹرس کالک Painter's Collio لڈ کالک کا بیان دیکھو۔

پینس سیل۔ دیکھو بیان قرینہ کے امراض کا۔

پینگھاوریجمبی Penghawariambi انکے دوسرے نام پلی سبوٹیم اور سبوٹیم بیرومٹز ہیں۔ نہایت عمدہ قابض و حابس الدم ہے کھلانے اور نیز مقامی طور پر لگانے سے ہر قسم کے جریان خون کو فوراً

بند کردیتی ہے خوراک ۵ گرین سے ۱ گرین تک۔

پیوپل ڈائی لیٹرس Pupil Dilators یعنی پتلی کے کشادہ کرنے والی ادویہ۔
اٹروپین۔ اریتھرافلین۔ ایتھل بیلاڈونا۔ دھتورین۔ ڈوبوائی سین جیلسی مین ہوم اٹروپین۔ ہائڈرشین۔ ہایوسائمین
ہایوسین مسکیرین۔ یسی ٹوین۔ سکوپولین۔ سلانین۔ سٹرپونیم۔

پیوپل کنٹریکٹرس Pupil Contractors مائی اوٹکس یعنی وہ ادویہ جو پتلی کو سکیڑتی ہیں۔
ایسرین پائلوکارپین۔ مارفیا۔ افیون جیبورنڈی۔

پیورپرل انسینٹی Puerperal Insanity
پیورپرل اکلیمپسیا۔ Puerperal Eclampsia
پیورپرل سٹیٹ Puerperal State
پیورپرل فیور Puerperal Fever
پیورپرل ہیمرج Puerperal Hæmorrhage
} دیکھو بیان زچہ کے امراض کا۔

پیومی لین Pumiline پائینال۔ اولیم پائی نائی پیومی لیونس کا بیان دیکھو۔
پیونی کاگرینیٹم Punica Granatum درخت انار۔ پومی گرینٹ کا بیان دیکھو۔
اسکے ناشگفتہ غنچہ قابض اور حابس الدم تاثیرات رکھتے ہیں۔ خشک کردہ پھولوں میں بھی جو گلنار کے نام سے مشہور ہیں یہی تاثیرات موجود ہیں۔ اسوجہ سے اسہال پیچش ادرار الدم۔ اسہال الدم۔ بواسیر نفث الدم اور خاصکر بچوں کے پرانے اسہال اور پیچش میں نہایت مفید ہیں۔ آب انار نہایت خوشگوار تسکین عطش ہے۔
ترش اناروں کا پانی آشوب چشم میں آنکھ کے اندر ٹپکاتے۔ انار کے پتوں کی لپری باندھتے ہیں۔ پوست انار قابض حابس الدم اور مخرج کرم امعا اور پرانے اسہال و پیچش میں مفید ہے اسکا سفوف منجنوں میں بغرض حبس خون اور تقویت دنداں شامل کردیا جاتا ہے۔ پوست بیخ انار سب سے زیادہ حابس الدم۔ قابض اور مخرج کرم امعا اور اخراج کدو دانہ کے لیے مخصوص خیال کی جاتی ہے جریان الرحم جریان الدم میں مفید ہے۔ سوزش گلو میں اسکا جوشاندہ بطور غرغرہ استعمال کرتے ہیں۔ علاوہ بریں اسکا جوشاندہ بخارات موسمی طحال۔ اسہال مزمنہ اور بچوں کے ٹیوبرکلرڈ ایاریا میں نہایت مفید ہے اسکی جڑ کی چھال میں سے ایک جوہر پلی ٹرین نام نکالا جاتا ہے۔ اسکا بیان دیکھو۔ خوراک سفوف ناسپال ۱ سے ۲ گرین تک سفوف پوست بیخ انار ۲ ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔ جوشاندہ پوست بیخ انار ۲ اونس سے ۶ اونس تک۔

ردیف التاء

تاپ تلی طحال کا بڑھجانا۔ دیکھو بیان سپلین کے امراض کا۔
تالمکھانا۔ اسٹرے کنتھا لوٹگ۔ فولیا۔ مفرح مسمن بدن مقوی باہ مسکن اور مدر ہے استسقا یرقان سوزاک

سوزش مثانہ میں مفید ہے۔ اسکے پتوں کا لیپ کرنا یا بطور پولٹیس استعمال کرنا ورم اور وجع مفاصل میں نافع ہے۔
خر تخم ½ ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

تالو کے امراض۔ دیکھو بیان حلق کے امراض کا۔

تبشر سطح کبد۔ جگر پر چھائیں پڑ جانا۔ جگر کے امراض کا بیان دیکھو۔

تبریدات۔ دیکھو بیان ریفریجیرینٹس کا۔

تپ دق۔ سل۔ تھائی سس اور ہیکٹک فیور کا بیان دیکھو۔

تپ لرزہ۔ اگیو۔ ملیریل فیورز کا بیان دیکھو۔

تپ محرقہ۔ ٹائیفائڈ فیورز و ٹائیفس کا بیان دیکھو۔

تج۔ ملطف۔ مسخن۔ دافع ریاح۔ مدر بول و حیض و فضلات۔ مخرج جنین و حصاۃ ہے۔ نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ سوزش معدہ
اور احشائے باطنی کے ورم میں مفید ہے۔ ملیریل فیورز میں بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔ پیشانی پر اسکا ضماد کرنا دردسر اور
نزلوں کو دفع کرتا ہے۔ خر نصف ڈرام سے ایک ڈرام تک۔

تحرک الاسنان۔ دانتوں کا ہلنا۔ دیکھو بیان دانتوں کے امراض کا۔

تخم بلسان۔ حب بلساں۔ مقوی معدہ و ہاضمہ۔ نافع امراض صداعی۔ مخرج ریاح۔ محرک جگر اور مدر ہے اسلیئے
صداع کہنہ و جدید۔ دمہ۔ کھانسی۔ نیومونیا۔ سوزش معدہ۔ استسقا۔ عرق النسا۔ عسر البول۔ احتباس الطمث۔ داء الثعلب و
داء الحیہ میں نافع ہے۔ خر ½ ڈرام سے ایک ڈرام تک۔

تخمہ۔ بدہضمی۔ ڈسپپسیا۔ انڈی جیسچن کا بیان دیکھو۔

تخیلات۔ سدر کا بیان دیکھو۔

تربد۔ نسوت۔ مسہل۔ مخرج صفرا و مخرج بلغم۔ مقوی اعصاب ہے۔ مرطوب کھانسی۔ عرق النسا۔ درد سینہ میں مفید ہے۔
خر نصف ڈرام سے ایک ڈرام تک۔

تربوز۔ واٹرمیلن۔ سائیٹرس ولگیرس۔ اسکے تخم دافع تشنگی۔ مدر۔ مقوی۔ دافع سوزش اور مخرج کرم معا ہیں۔
حبس البول۔ استسقا۔ سوزاک۔ پرانی سوزش جگر اور اسہال میں مفید ہیں۔ خر پانی حسب مرضی۔ مغز تخم تربوز ½ ڈرام
۲ ڈرام تک۔

ترنج۔ اسکے بیج ملین۔ مدر حیض اور مخرج جنین ہیں۔ برگ ترنج ہاضم طعام۔ مسخن معدہ۔ مقوی احشا اور مفرح
اور گل ترنج مفرح۔ مقوی دل۔ ہاضم طعام۔ مقوی احشا و معدہ ہیں۔ اسکا لیپ محلل ورم۔ منجن مقوی دندان
اور روغن نافع بواسیر ہے۔ مغز و پوست ترنج ملطف۔ قابض۔ مخرج صفرا۔ نافع قے صفراوی۔ مقوی معدہ
و جگر۔ مسکن حرارت احشا و تشنگی و اسہال صفراوی ہے۔ خر مغز ترنج بقدر ضرورت۔ چھلکا نصف ڈرام سے ایک ڈرام۔
برگ ترنج و گل ترنج نصف ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

ترنجبین۔ ملین اور مسہل صفرا ہے۔ نافع عسر البول۔ کھانسی۔ بخار۔ درد سینہ۔ کثرت عطش لیکن اسہال الدم اور بواسیر میں اسکا استعمال جائز نہیں ہی۔

تساقط شعر۔ گنج کا بیان دیکھو۔

تشقق و تقشر لب۔ شقاق الشفہ کا بیان دیکھو۔

تشقق الشفہ۔ شقاق الشفہ کا بیان دیکھو۔

تشقق الظفر۔ ناخنوں کے امراض کا بیان دیکھو۔

تشنج۔ کنولشنز کا بیان دیکھو

تشنج معدہ۔ گیسٹرک کریمپ کا بیان دیکھو۔

تصغر الکبد۔ جگر کا چھوٹا ہوجانا۔ جگر کے امراض کا بیان دیکھو

تعظیم الانثیین۔ بیضوں کا بڑھ جانا۔ ٹیسٹی کل کے امراض کا بیان دیکھو۔

تعظیم الراس۔ سر کا بڑا ہونا۔ ہائڈروکیفیلس کا بیان دیکھو۔

تقشر القلب۔ انجائنا پکٹورس۔ قلب کے امراض کا بیان دیکھو۔

تقشر اللسان۔ زبان کے امراض کا بیان دیکھو۔

تقطیر البول۔ انکنٹی ننس آف یورین کا بیان دیکھو۔

تقلع الظفر۔ ناخنوں کے امراض کا بیان دیکھو۔

تل۔ کنجد۔ سمسم۔ مسمن بدن۔ ملین امعا۔ محلل اورام ہی۔ مغز اخروٹ کے ساتھ استعمال کرنا خون بواسیر کو بند کرتا ہے۔ لعوق اسکا سوزش گلو اور کھانسی کو آرام دیتا ہے۔

تلسی و نازبو۔ ریحان۔ محلل اورام اعضا و احشا۔ مفرح۔ مقوی قلب۔ مدر بول و حیض و شیر وعرق ہی۔ نافع خفقان۔ ضعف معدہ۔ نفخ۔ سرفہ۔ دمہ۔ ہچکی۔ سوزش چشم و پستان۔ سل۔ نفع نزلہ ہی۔ اسکی بو سے ہوام بھاگتی ہیں۔ تخم برگ نازبو ڈیڑھ ڈرام سی ۲ ڈرام آب برگ ۴ ڈرام سے ۶ ڈرام تک۔ تخم ریحان ایک ڈرام سے ۳ ڈرام تک۔

تلی کا بڑھجانا۔ دیکھو بیان سپلین کے امراض کا۔

تمدد و کزاز۔ ٹیٹے نس۔ ٹرسمس۔ ٹیٹے نی کا بیان دیکھو۔

تمر ہندی۔ ٹیمے رنڈ۔ املی کا بیان دیکھو۔

تمباکو۔ تماکو۔ ٹباکو۔ کھلانے۔ سنگھانے یا زخم پر لگانے سے معدہ اور امعا میں سخت سوزش پیدا کرکے سخت غثیان قے۔ درد قولنج۔ اسہال۔ اور کثرت تھوک پیدا کرتا ہے بطور نسوار عطس اور چھینک آورہے بطور حقنہ استعمال کرنے سے (۲۰ گرین برگ تمباکو ۱۰ اونس کھولتے پانی میں) بہت جلد حرکت لعاب پیدا کرتا ہے۔ نکوٹین خون میں جذب ہوکر پہلے اکساتی اور بعد میں سخت ضعف پیدا کردیتی ہی۔ زہری مقدار میں پہلے دماغی اور نخاعی افعال کو تیز کردیتی اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ

عضلات نہایت قوی ہوگئی ہیں۔ مگر بعد میں اسقدر ضعف ہوجاتا ہے کہ فالج تک نوبت پہنچتی ہے۔ تنفس پہلے تیز اور بعد میں کمزور یا بالکل بند ہوجاتا ہے قلب کی حرکات پہلے تیز اور بعد میں ضعیف و سست ہوجاتی ہیں اور حرارت غریزی بھی بہت کم ہوجاتی ہے ہوپنگ کف۔ دمہ۔ ہچکی۔ کزاز۔ زہر سٹرکنیا اور سختی فم رحم میں بطور دافع تشنج استعمال کرتے ہیں۔ آخر کار نکوٹین بول۔ براز اور تھوک کے ساتھ خارج ہوجاتی ہے۔ پائریڈین ایک دوسرا جوہر ہے جو تمباکو کے پینے میں ہی حاصل ہوتا ہے اسکا بیان دیکھو۔

تمطی۔ خمیازہ۔ انگڑائی۔

تناقض ادویہ۔ انکمپی ٹی بلی ٹی آف ڈرگز۔ ضد ادویہ۔ دو یا کئی ادویہ کے ایک نسخہ میں جمع کرنے سے جو باہمی نقص پیدا ہو اسکو تناقض ادویہ کہتے ہیں۔ یہ نقص تین قسم کا ہوسکتا ہے۔

اوّل یہ کہ ایک دوا دوسری کی مخالف پڑکر اسکی تاثیرات کی مانع ہو مثلاً ملین اور مسہل ادویہ کے ساتھ افیون شامل کردینا۔ افیون بوجہ قابضیت کے اسہال کی مانع ہوگی۔

دوم یہ کہ ایک نسخہ کی ادویہ باہمی کیمیائی تغیر پیدا کرکے ایک دوسرے کی تاثیرات کو کم یا متغیر کردیں یا زہریلے اور آتش خیز مادے پیدا کریں مثلاً الکیلائین ہائیڈریٹس اور کاربونیٹس کو ترشیوں یا معدنی نمکوں کے ساتھ ملا دینا۔ پرالسیڈز۔ پرآکسائیڈ وغیرہ آکسی ڈائزرس کو آتش خیز اشیا کے ساتھ شامل کرنا مثلاً پوٹاسی کلوراس اور پرمیگنیٹ آف پوٹاش کو نباتی سفوف ٹینین شکر گندھک سلفائیڈز گلیسرین الکحال یا ایتھر کے ساتھ ملانا۔ نائٹرک نائٹرو ہائڈروکلورک اور سلفیورک ایسڈز کو روغنیات شراب اور نباتی اشیا کے ساتھ ملانا۔

سوم یہ کہ چند ادویہ کے باہمی ملنے سے کوئی بدنما اور کریہ صورت پیدا ہوجاوے مثلاً روغن۔ بالسم یا ریزن کو پانی میں ملانا

قسم اول تناقض ادویہ کا بیان لفظ زہر میں مفصل کیا جائیگا۔ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَزَّوَجَلَّ

قسم دوم کا تناقض جسکو تناقض کیمیائی کے نام سے موسوم کرسکتے ہیں عموماً مفصلہ ذیل اقسام میں سے ایک قسم کا ہوتا ہے

(۱) حموضات اور ترشیوں کو کسی کھاری اور معدنی ہائڈریٹوں اور کاربونیٹوں کے ساتھ ملا دینا مثلاً ایسڈ وائن کو ترشہ پیپسین کے ساتھ یا امونیا کاربوناس کو شربت سلا کے ساتھ یا سپرٹ امونیا ایرومیٹک کو شربت لیموں کے ساتھ ملا دینا ایسی آمیزش کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ترشی کھاری کے ساتھ ملکر معتدل ہوجاتی اور اصل دوا تغیر کیمیائی کے بعد ایک نئی صورت پکڑ لیتی ہے

(۲) دو یا دو سے زیادہ ادویہ کو جو پانی میں حل ہوسکتی ہیں ایک نسخہ میں شامل کردینا جس سے نئی مرکب چیز تلچھٹ کے طور پر بیٹھ جائیں یا حل شدہ رہیں لیکن خواص و افعال میں اصلی ادویہ سے مخالف یا متضاد ہوں۔ اسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جو سالٹ پانی میں حل نہیں ہوسکتے اگر انکے اجزا کسیطرح سے ایک مکسچر میں جمع کردیے جائیں تو کیمیائی کشش سے وہ اجزا ملکر ناقابل حل سالٹ بنا دیتے ہیں مثلاً سلفیٹ آف زنک ملا دیے جاویں تو سلفیٹ آف لیڈ بنکر تلچھٹ کے طور پر نیچے بیٹھ جاویگا۔ پس ان تمام سالٹوں کی فہرست یاد کرلینا جو پانی میں حل نہیں ہوسکتے اس احتیاط کے لیے ضروری ہے ذیل میں ہم انکی مختصر فہرست پیش کرتے ہیں۔

(الف) دھاتوں کے سلفائیڈ اور نیز اکثر دھاتوں اور الکیلائیڈ دل کی ہائیڈریٹ کاربونیٹ بوریٹ

فاسفیٹ آرسنیئیٹ اور سینیٹ۔

(ب) لیڈ اور کیلسیم کے سلفیٹ اور پارہ کے سب سلفیٹ۔

(ج) بسمتھ سلور اور لیڈ کے کلورائڈ اور برومائڈ اور پارہ کے سب کلورائڈ سب آیوڈائڈ اور سب برومائڈ

(د) کوئین مارفیا اور دیگر الکیلائڈز کے آیوڈائڈز۔

(۳) ایسی دو یا دو سے زیادہ ادویہ ایک نسخہ میں ملا دینا جنسے زہریلہ مرکب بنجاویں۔ انکی چند مثالیں حسب ذیل ہیں

(الف) پوٹاسیم آیوڈائڈ اور پوٹاسیم کلوریٹ۔

(ب) ہائڈروسائنک ایسڈ اور معدنی ہائڈریٹ۔

(ج) پوٹاسیم سائنائڈ اور کاربونیٹ یا سب نائٹریٹ یا سب کلورائڈ۔

(ھ) کیلومل اور ہائڈروسائنک ایسڈ وغیرہ۔

تنفس - دم - سانس - ریسپریشن - سانس سرسری نظر میں ایک معمولی فعل معلوم ہوتا ہے اس پر غور کرکے دیکھئے تو ایک عجیب حکمت و صنعت کا کارخانہ ہے۔ حالت صحت میں انسان کو فی منٹ اٹھارہ دفعہ سانس آتا ہے۔ اندرونی سانس کے ساتھ خارجی ہوا ناک حنجرہ اور نرخرہ میں کو گذر کر پھیپھڑوں میں پہنچتی ہے جسکا آکسیجن خون کی ریڈ کارپسلز (سرخ ذرات) کے ساتھ ملکر خون کو تازگی بخشتا اور حرارت غریزی پیدا کرتا ہے۔ بیرونی سانس کے ساتھ خون کے فاسد اجزا مثلاً کاربانک ایسڈ امونیا وغیرہ خارج ہوکر ہوا میں ملجاتے ہیں۔ آکسیجن کا خون کے ساتھ ملنا اور فاسد اجزا کا اس سے خارج ہونا زندگی کیلئے ہر وقت لابد امر ہے۔ پس ایسی ضروری فعل کیلئے اُس صناع مطلق نے دیکھئے کیسا انتظام کر رکھا ہے۔ ہر جگہ ہوا موجود ہے اور ہوا میں کئی خواص اُس حکیم برحق رحمٰن رحیم نے پیدا کئے ہیں جنکی وجہ سے ایک جگہ کی کثیف ہوا دوسری ہواؤں کے ساتھ ملکر لطیف ہو جاتی ہے۔ ایک تو قوت دوران جسکی وجہ سے گرم ہلکی ہوائیں ہمیشہ اوپر چڑھتی اور ثقیل ہوائیں انکی بجائے نیچے اترتی ہیں۔ دوم قوت سرایت جسکی وجہ سے بند مکانات کی خراب متعفن ہوا دیواروں کے اندر کو بھی گذر کر خارجی ہوا سے ملجاتی ہے۔ سوم قوت حرکت جسکی وجہ سے ہوائیں تیزی کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتی رہتی ہیں پھر کاربانک ایسڈ امونیا وغیرہ جو سانس کے ساتھ خارج ہوکر ہوا کو کثیف کر دیتے ہیں تمام نباتات کی غذا اور جان ہیں۔ انسان کا بول و براز جو ہوا کو متعفن اور فاسد کر دیتے ہیں انکو بھی اللہ تعالیٰ نے نباتات کی غذا بنا دیا ہے۔ دیکھئے کہ ہوا کی صفائی کے واسطے اُس قادر کریم نے کیا کیا سامان موجود کئے ہیں۔ ناک سے لیکر ہوائی نالیوں تک تمام سطح پر بال یا باریک روئیں موجود ہیں جو چھالنی کی طور پر ہوا کو صاف کرتا ہے یعنی جسقدر ہوا سانس کے ساتھ اندر جاتی ہے اُسکے تمام کثیف اجزا ان بالوں اور روئیں میں اٹک جاتے اور پھیپھڑوں تک پہنچ نہیں پاتے ہیں ہوا کے اندر پہنچانے کا یہ انتظام کیا ہے کہ حنجرہ ہوائی نالیوں پھیپھڑوں سینہ اور دوران خون کو ایک نقطہ دماغی کے ماتحت کر دیا ہے جسکو ایک منتظم بادشاہ یا کرنیل کہہ سکتے ہیں۔ اس نقطہ کے احکام کے مطابق سینہ کی دیواریں پھیلتی اور سکڑتی ہیں دوران خون تیز یا سست ہوجاتا ہے۔ حنجرہ ہوائی نالیاں اور پھیپھڑے بموجب حکم حرکت کرتے ہیں۔ اگر ہم کسی جگہ بند ہوا میں کھڑے ہوجائیں تو فوراً اس مرکز دماغی کے حکم سے سانس جلدی جلدی

انے لگتا اور دوران خون سست ہو جاتا ہی۔ اگر حنجرہ کے اندر کوئی غیر جنس شی چلی جاوے تو فوراً اُس بادشاہ تنفس کے
حکم سے اسکے اخراج کے لئے سخت کھانسی شروع ہو جاتی ہی۔ اگر ہوائی نالیوں یا پھیپھڑوں میں بلغم جمع ہو جاوے تو اس منتظم
کے حکم سے کھانسی کو اسکے دفعیہ کا حکم ملتا ہے۔ اگر ہوا نہایت صاف اور کھلی ہو تو یہ حکم دیتا ہے کہ سانس آہستگی آتا ہے۔ اگر ہوا
بالکل ناقص ہو یا کسی کا دم بند کیا جاوے تو یہ جرنیل تمام اعضائے تنفسی کو حکم دیتا ہے کہ اب سخت مقابلہ آن پڑا تم سب کے سب
اسوقت مدد کرو۔ اسیوقت تمام اعضا اور رگیں نہایت زور وشور سے حرکت کرنے لگتی ہیں معمولی حالتوں میں یہ
تمام امن و امان کے ساتھ تنفس کو ایک حالت پر قائم رکھتا ہے لیکن جب کوئی غیر معمولی واقعات آن پڑتے ہیں تو یہ کیا کچھ
نہیں کرتا۔ کوئی صاحب یہ خیال نہ فرماویں کہ تنفس میں تمام تغیرات خود بخود شروع ہو جاتے ہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ تجربتاً
ثابت ہو چکا ہے کہ اس تمام کارخانہ کے انتظام کے لیئے دماغ میں ایک خاص مقام ہے۔ اگر اس مقام کو کسیطرح ضرب
پہنچائی جاوے تو فوراً تنفس بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ مقام مڈلا میں واگس عصب کے آغاز کے قریب ہی۔ واگس
کے رستہ اسکو اعضائے تنفس کی بابت خبر پہنچتی رہتی ہے۔ پس اگر واگس کو قطع کر دیا جاوے تب اسکو قطع شدہ واگس کی جانب
کچھ خبر نہیں رہتی اور اس جانب میں کسی خراش سے کھانسی نہیں پیدا کیجا سکتی۔ پھر خون کے ریڈ کارپسلز (سرخ ذرات)
میں یہ طاقت موجود ہی کہ ہوا کے آکسیجن کو جذب کر کے تمام جسم میں لیجاویں اور انمیں یہ قوت جاذبہ ایسی کشندہ آکسیجن ہی کہ
باوجودیکہ انکے اور ہوا کے درمیان دو پردہ حائل ہوتے ہیں ایک تو خود عروق شعریہ دموی کی دیوار دوسرے پھیپھڑی کی
ویسی کلز یعنی باریک تھیلیوں کی دیوار۔ تاہم اندر رستے ہی بھرتے ہوا میں سے آکسیجن کو نہیں چھوڑتے۔

اب ذرا غور فرمائیے کہ محض تنفس کیواسطے کیا کچھ انتظام ہے اوّل ہوا کی افراط دوم اسکی صفائی کے قدرتی سامان
سوم ناک ہوائی نالیوں اور پھیپھڑوں کی خاص قسم کی ساخت چہارم مرکز دماغی کی حکومت پنجم واگس اعصاب کا بطور
تار برقی اعضائے تنفس کی تمام حالت مرکز دماغی تک پہنچانا ششم خون کے ریڈ کارپسلز میں آکسیجن جذب کرنیکی قوت کیا
ایسے انتظامات خود بخود اتفاقی طور پر ہو گئے۔ اب ہم بیان کرتے ہیں کہ تنفس اور اسکے متعلقہ سامان پر انسان کا کہانتک اختیار ہے

اوّل ہوا۔ ہوا کی مقدار حرارت۔ رطوبت۔ کثافت اور کیمیائی ترکیب پر ہمیں بہت کچھ اختیار حاصل ہی۔ مصنوعی طور
پر خاص خاص تراکیب سے ہوا کو کثیف یا رقیق۔ سرد یا گرم خشک یا تر کر سکتے اور بہت سی ادویہ کی بھاپ ملا کر اسکی
کیمیائی ترکیب میں جیسا تغیر مناسب سمجھیں پیدا کر سکتے ہیں۔ یہ تغیرات مریض کے کمرہ کی ہوا میں پیدا کئے جا سکتے یا
مریض کو گرم ملک یا پہاڑ۔ یا ساحل سمندر۔ یا کسی خاص نخلستان میں لیجانے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

دوم۔ ریڈ کارپسلز انکی کیفیت و مقدار کو بھی عمدہ غذاؤں اور مقویات سے ترقی دیسکتے اور اسکے برخلاف عمل کر کے کم کر سکتے
ہیں۔ دیکھو خون کا بیان۔

سوم دوران خون۔ اسمیں بھی مقویات اور مضعفات قلب سے کچھ تغیر پیدا کیا جا سکتا ہے۔

چہارم۔ پھیپھڑوں اور ہوائی نالیوں کے فعل اور کیفیت میں بھی بہت سے تغیرات پیدا کئے جا سکتے ہیں انکے اعصاب کو خشک و سرد
ہوا کلورین سلپلی کے کوانا تمباکو سلاء امونیا وغیرہ سے خراش پہنچکر تحریک ہوتی ہے اور برخلاف انکے گرم اور مرطوب

ہوا گرم غذا، منزلقات۔ افیون، کلورل ہائڈریٹ وغیرہ سے تسکین پہنچتی اور ضعف حاصل ہوتا ہے۔

پس ان تدابیر سے اخراج بلغم کھانسی اور چھینک وغیرہ کو حسب موقعہ کم و بیش کر سکتے ہیں۔

ہوالی ایونکا خون مضعفات و محرکات قلب و دوران سے کم و بیش کیا جاسکتا ہے۔ ایسا ہی حال بلمیارزی سرکولیشن کا ہے

اخراج بلغم کو بھی ادویہ اور دیگر تدابیر سے ترقی دے سکتے یا روک سکتے ہیں۔

برعکس اسکے ہوائی نالیوں کے لحمی و عصبی ریشوں کو مسکنات و دافع تشنج و خراش کنندہ ادویہ سے حسب منشا متغیر کر سکتے ہیں۔

مرکز تنفس پر مختلف تدابیر سے اثر پہنچا کر کئی قسم کی تنفسی حرکات پیدا کر سکتے ہیں مثلاً انسوار دینا، بلکو نبر پر برف لگانا، تیز روشنی

آنکھ پر ڈالنا، سخت آوازیں سننا، جلد پر گدگدی کرنا یا سوئیں چبھونا یا بھیگے ہوئے تولیہ مارنا، گرمی دینا یا پلستر لگانا۔

تو انھیں چھینک یا کھانسی پیدا کرتا یا سانس کو تیز کر دیتا ہے۔ برعکس اسکی سینہ پر پولٹیس باندھنا یا سینک دینا یا گرم ہاتھ کرنا لنمنٹ اوپم

اوڈیٹ بیلاڈونا لگانا یا تارپین یا کافور کی بھاپ دینا تنفس کو سست کرتا ہے۔ ان تدابیر کے علاوہ بہت سی ادویہ اس قسم کی

ہیں جو خون میں ملکر مرکز تنفس پر گذرتے ہوئے اپنا اپنا اثر کرتی ہیں۔

جو ادویات کہ اعضائے تنفس کی بیماریوں میں مستعمل ہوتی ہیں وہ بلحاظ تاثیرات کے مفصلہ ذیل اقسام میں منقسم ہیں۔

اول اکسپیکٹورنٹ یعنی مخرج بلغم ادویہ۔ اس سے مراد وہ ادویہ ہیں جو بلغم کو مقدار میں زیادہ یا اسکی کیفیت متغیر کرکے

انکا اخراج آسان یا قوت دافعہ شش و برانکائی کو قوی کر دیتی ہیں بعض مخرج بلغم ادویہ دوران خون کی مقوی

اور بعض مضعف ہوتی ہیں اسلئے ان مخرج بلغم ادویہ کو جو مقوی و محرک قلب و دوران ہوں سٹیمولنٹ اکسپیکٹورنٹ

کہتے ہیں اور برخلاف اسکی جو مضعف دوران ہیں سڈیٹو اکسپیکٹورنٹ کہلاتی ہیں پھر ایک مخرج بلغم ادویہ ایسی ہیں جو

بلغم کی کیفیت کو متغیر کر دیتی ہیں اور ایک ایسی ہیں جو اخراج بلغم کیساتھ اعصاب کو تسکین دیتی ہیں۔

دوم اینٹی سپازموڈک یعنی دافع تشنج ادویہ۔

سوم ریسپریٹری سڈیٹو یعنی اعضائے تنفس کو تسکین دینے والی ادویہ

چہارم سٹیمولنٹس آف دی ریسپریٹری سنٹر یعنی مرکز تنفس کو تحریک دینے والی ادویہ۔

پنجم سڈیٹس آف ریسپریٹری سنٹر یعنی مرکز تنفس کو ضعیف کرنے والی ادویہ۔

ششم اینٹی اکسپیکٹورنٹس یعنی اخراج بلغم کو کم کرنیوالی ادویہ۔

ہفتم تھوریڈکار ریسلز اور دوران خون کو متغیر کرنے والی ادویہ۔

اب ہم ذیل میں ان علیحدہ علیحدہ اقسام کی تمثیلات دیکر انکے استعمال کے موقعہ بیان کرتے ہیں۔

اول سٹیمولنٹ اکسپیکٹورنٹ۔ امونیا کاربوناس۔ امونیم کلورائڈ۔ الکحال۔ سلاسنیگا۔ لائکوار امونیا۔ بالسم کوپائبا۔

بالسم آف ٹولو۔ بالسم آف گرجن۔ بالسم آف پیرو۔ تمام ایریٹکس۔ شراب کینا۔ گرم رقیق غذائیں۔

موقعہ استعمال۔ دوم درجہ سوزش جبکہ نبض ضعیف ہو جائے۔ یا مریض شروع سے نہایت کمزور رہو۔

دوم سڈیٹو اکسپیکٹورنٹ یعنی منی۔ اپی کے کوانا۔ ایو مارفیا۔ ایو ڈائڈز۔ تمباکو۔ کھاری ادویہ۔ مرطوب اور گرم ہوا یا بانی کی

بھاپ۔ یہ ادویہ شروع حدت سوزش میں جبکہ نبض پر اور تیز اور حرارت اعتدال سے زیادہ ہو مثلاً ایکوٹ برانکائٹس میں

سوم سیلائن اکسپکٹورنٹ یعنی نمکین مخرج بلغم پوٹاسیم آیوڈائڈ۔ پوٹاسیم بائی کارب۔ پوٹاسیم سائٹراس سوڈی بائی کارب۔ سوڈیم کلورائڈ۔ **موقعہ استعمال**۔ جبکہ کھانسی سخت تکلیف دہ ہو اور بلغم غلیظ اور قلیل المقدار ہونیکی وجہ سے بدقت خارج ہو سکتا ہو۔

چہارم۔ انٹی سیپٹک اکسپکٹورنٹ۔ آیوڈین سلفر بنزوائن سٹائی ریکس۔ کافور کباب چینی۔ روغن ٹارپین۔ ایوکلپٹس آئیل کریوزوٹ۔ کاربالک ایسڈ۔ برگنڈی پچ۔ کوپائبا۔ بالسم آف ٹولو۔ بالسم آف پیرو۔ مرچ۔ امونائے کم۔ روغن صندل وغیرہ تمام خوشبودار ادویہ **موقعہ استعمال**۔ جبکہ کھانسی کے ساتھ بلغم غلیظ اور متعفن خارج ہوتا ہو۔

پنجم انٹی سپازماڈکس یعنی دافع تشنج ادویہ۔ انکا فعل ہے کہ ہوائی نالیوں اور ہوا یا فرام کے لحمی ریشوں کو ڈھیلا کر دیتی ہیں انکی مفصلہ ذیل اقسام ہیں۔

(الف) واگس عصب کے ان تمام ریشوں کو سست کرنیوالی جو اعضا تنفس میں پہنچتے ہیں۔ گرم مرطوب ہوا گرم غذا سینہ پر پولٹیس لگانا مرلقات افیون۔ کلورل ہائڈریٹ۔ کلوروفارم۔ ایتھر وغیرہ۔

(ب) تنفسی اعصاب کو سست کرنے والی مثلاً سینہ پر سینک دینا۔ پولٹیس لگانا۔ وارم باتھ لیمنٹ ایمیم لیمنٹ بیلاڈونا لطیف روغن (سینہ پر لگانا) وغیرہ

(ج) مرکز تنفس کو سست کرنے والی ادویہ مثلاً کلورل۔ افیون۔ اکونائیٹ۔ وریٹریا کونا یا فائی ساس گما

(د) ہوائی نالیوں کے لحمی اور عصبی ریشوں کو سست کرنے والی ادویہ مثلاً اٹروپین۔ تمباکو۔ امائل نائٹریٹ

(ھ) تمام عضلات متعلقہ تنفس کو ضعیف کرنیوالی مثلاً کونائیم۔

یہ تمام ادویہ لحمی یا عصبی ریشوں کو سست کرکے تشنج کو رفع کرتی ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ تمام مخرج بلغم ادویہ بھی ایک طرح سے دافع تشنج ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ بلغم کو جو نالیوں کے اندر خراش کرکے انکو سکیڑ دیتا ہے۔ نکال دیتی اور اخراج بلغم زیادہ کرکے اجتماع خون کو بھی کم کر دیتی ہیں۔ **موقعہ استعمال**۔ ہر قسم کی دکھنی دمہ۔ اور ہر قسم کی تشنجی کھانسی۔

ششم۔ ریسپریٹری سڈیٹوز۔ بیلاڈونا۔ سٹرامونیم۔ ہایوسائمس۔ ٹرمنٹائین آئیل بھنگ۔ ایل نائٹریس۔ کیوبریکو ایسڈ ہائڈروسیانک ڈائلیوٹ۔ ایتھل آیوڈائڈ۔ افیون۔ **موقعہ استعمال** جبکہ ہوائی نالیاں ومسام وغیرہ بلغم سے صاف ہوں اور محض خراش کیوجہ سے کھانسی لیشارت پیدا ہوتی ہو مثلاً خشک کھانسی خشک دمہ اور برانکائیٹس ونیومونیا وغیرہ کے زمانہ انحطاط میں۔

ھفتم سٹیمولنٹس آف دی ریسپریٹری سنٹر۔ کافور۔ بیلاڈونا۔ سٹری مونیم۔ اپوسائنم۔ سٹرکنیا۔ کیوبریکو۔ ہائڈروسیانک ڈائلیوٹ۔ فائی ساسگما۔ امونیا۔ الکحال۔ ایتھر۔ کلوروفارم۔ ایمیٹین۔ ابی کیکوانا۔ معمولی طور پر۔ **موقعہ استعمال**۔ ہر قسم کا ضعف تنفس۔

ہشتم ڈپرسنٹس آف دی ریسپیریٹری سنٹر یعنی مرکز تنفس کو سست کرنیوالی ادویہ۔ انٹی ہنی برومائڈز کافور بیلاڈونا سٹرمونیم ہایوسائیس۔ لوبیلیا تمباکو (اپنے آخری فعل میں) کلورل کونائیٹ۔ فائی سا سٹگما۔ کونائیم۔ افیون وسیرٹریا۔ ہائڈروسائنیک ایسڈ ڈائلیوٹ **موقعہ استعمال** شدت سرفہ۔ تیزی تنفس خشک کھانسی۔

نہم اینٹی اکسپیکٹورنٹس یعنی مانع اخراج بلغم ادویہ مثلاً افیون فولاد چونفات وغیرہ **موقعہ استعمال** جبکہ رقیق بلغم بہات کثرت سے خارج ہوتا ہو۔

دہم مختلف تدابیر جبکہ ہوائی نالیاں زیادہ مقدار یا غلیظ بلغم سے اٹ گئی ہوں یا ہوائی نالیاں اور تھیلیاں کی غشاء اور کمزور ہو کر خود اخراج بلغم کی قابل نرہی ہوں یا سخت ضعف کی وجہ سے کھانسی پیدا ہو سکی اور حبس دم کا اندیشہ ہو تو اپی کاک یا امونیا کاربوناس یا زنک سلفاس وغیرہ سے قے کرانا بلغم کو خارج کر دیتا اور نہایت آرام بخشتا ہے جبکہ کوئی پیپ کا غار نرخرہ یا برانکس کے اندر کھلجاوے تو مریض کو الٹا کرنے سے پیپ صاف ہو سکتی ہے بعض اقسام دکشی میں مصنوعی تنفس بڑا کام دیتا ہے فصد یا جونک یا گلاس سے خون نکالنا یا مدرات معرقات و مسہلات وغیرہ استعمال کرنا خاص خاص حالتوں میں مفید ہیں

تنفس مصنوعی۔ آرٹی فیشل ریسپریشن کا بیان دیکھو۔

تھائیرائڈ گلینڈ کے امراض Thyroid Gland تھائیرائڈ گلینڈ اوس غدود کا نام ہے جو حنجرہ کے متصل نرخرہ پر واقع ہے اسکے بڑھ جانے کو گلھڑ کہتے ہیں اسکے امراض حسب ذیل ہیں۔

(۱) گوائٹر۔ برانکوسیل گلھڑ۔ تھائیرائڈ کا بڑھجانا بعض قطعات میں گلھڑ کا مرض بڑی کثرت سے ہوتا ہے مثلاً پنجاب کے کوہستانی حصوں میں بعض اوقات اسقدر بڑا ہو جاتا ہے کہ مریض اسکو تھیلوں میں اوٹھائے رکھتے ہیں۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ جس زمین کے پانی میں میگنیشیا اور چونہ اور دیگر ادویہ میں خاصکر فولاد ہو اسمیں گلھڑ ہوتا ہے خفیف حالتوں میں اسکی کوئی تکلیف معلوم نہیں ہوتی محض کسیقدر بھاری پن یا کھینچ رہتی ہے اگر پچھلی طرف بڑھکر نرخرہ پر محیط ہو جاوے اسوقت دکشی اور عسر البلع کی تکالیف ہو جاتی ہیں ایسی حالت میں سمپتھیٹک اعصاب پر دباو پڑکر پتلیاں پھیلجاتی ڈیلے باہر کو ابھر آتے اور بصارت میں ضعف آجاتا ہے کبھی تو ایک لوب بڑھتا اور کبھی دونو مگر اکیلا استھمس شاذونادر ہی بڑھتا ہے یہ تین قسم کا ہوتا ہے اول سمپل جسمیں تمام غدود یکساں طور پر بڑھجاتا ہے **دوم** سسٹک جسمیں ایک یا چند تھیلی دار رسولیاں بنجاتی ہیں **سوم** فایبرائڈ جسمیں سخت ریشہ بہت زیادہ بنکر کل غدود یا اسکے کسی حصہ کو موٹا اور سخت کر دیتے ہیں جینون کریٹی نزم سے اسکا خاص تعلق معلوم ہوتا ہے گلھڑ والے والدین کی اولاد کی اولاد میں کریٹی نزم اکثر ہو جاتا ہے مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر ایک کریٹن میں گلھڑ ضرور موجود ہو بلکہ ایسی مثالیں دیکھی گئی ہیں جنمیں تھایرائڈ معدوم تھا۔

انجام عموماً اچھا ہوتا ہے کچھ تکلیف نہیں دیتا اور مدت کے بعد خود بخود جاتا بھی رہتا ہے علاج پذیر بھی باسانی ہو جاتا ہے جن حالتوں میں نرخرہ پر محیط ہو کر ریکرنٹ لیرنجیل نروز کو دباوے یا نرخرہ کو گھونٹ لے وہ بیشک

تکلیف دہ اور مہلک ہو جاتی ہیں ورنہ نہیں مگر ایسا شاذونادر ہوتا ہے۔
تشخیص اسکے اقسام کی شناخت ٹٹولنے اور نلکی داخل کرنے سے با آسانی ہو سکتی ہے اسطرح گلہڑ کو مفصلہ ذیل امراض سے تشخیص کر سکتے ہیں۔ سرطان پتھری پڑ جانا۔ لمفائیڈی نوما۔ انیورزم گردن کی رسولیاں جو نرخرہ سے علیحدہ ہوتی ہیں۔

(۲) ایکس آفتھیلمک گائٹر اسکے دوسرے نام گریوی صاحب یا بیسی ڈو صاحب کی بیماری ہیں۔ اسمیں دل بہت دھڑکتا ہے۔ گردن کی شریانیں بہت زیادہ پھڑکتی اور تھائرائڈ غدود بھی شریانوں کیطرح حرکت کرتا ہے۔ آنکھوں کے ڈیلے باہر کو ابھر آتے ہیں۔ رنگ بہت جلد پھیکا یا پیلا یا سبزی مائل ہو جاتا ہے طبیعت نحیف اور بھجوری رہتی۔ ڈیلوں کے ابھر آنے سے بصارت ناقص ہو جاتی ہے قلب پتلا اور کشادہ ہوتا جاتا ہے۔ آخرکار مریض ضعف قلب یا غشی یا دکشی یا دیگر عوارضات سے ہلاک ہو جاتا ہے۔
اسباب عورتوں میں ۲۰ یا ۳۰ سال کی عمر کے درمیان زیادہ تر ہوتا ہے۔ قلت و رقت خون اور فساد حیض اسکے محرک ہو جاتے ہیں کبھی کسی صدمہ یا جذبہ یا ضربات سر کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔
کیفیت بعضوں کی تو یہ رائے ہے کہ ان ویسو موٹار اعصاب کا فالج ہو کر جو سر گردن اور تھائرائڈ غدود کی شریانوں میں جاتے ہیں اور قلب کے ایسلریٹری اعصاب کو تحریک ہو کر یہ مرض پیدا ہوتا ہے تھائرائڈ غدود کا ڈھبنا طرح ہوتا ہے کہ ایک تو اسکی شریانیں پھولجاتی دوم اسکے اندر رطوبت جمع ہوجاتی سیوم اسکے ریشہ بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں۔ ڈیلوں کے ابھر آنے کی وجہ بیان کیگئی ہے کہ انکے پیچھے جو چربی ہے اسمیں اجتماع خون اور اخراج رطوبت ہو کر زیادتی ہو جاتی ہے۔ بعضوں کی یہ رائے ہے کہ ہمپے تھیٹک سلسلہ میں گردن کے زیریں گینگلیاں میں فساد واقعہ ہو کر یہ مرض ہوتا ہے اسکا غلاف موٹا ہو کر گینگلیاں کو سخت و کرخت بنا دیتا ہے۔

(۳) تھائرائڈ غدود کی ورم۔ تھائرائڈائی ٹس۔
اسباب گرم و سرد ہونا۔ ہوا لگجانا ضرب۔ ٹائیفس ٹیوریرل فیور اور وبائی امیا کے ضمن میں ہو سکتی ہے۔
علامات۔ مقامی ورم اور درد کے ساتھ دکشی اور عسرالبلع ہو جاتے ہیں۔

(۴) ھائیڈٹے ٹڈسسٹ۔ اسکی شناخت خوردبینی امتحان سے ہو سکتی ہے۔

(۵) پتھریاں پڑ جانا۔ اخروٹ کی برابر تک پتھری دیکھی گئی ہے۔

(۶) سرطان۔ اسمیں دکشی اور عسرالبلع بڑی علامات ہیں۔

علاج اول گائٹر گلہڑ اسکی بلحاظ علاج کے تین اقسام کر سکتے ہیں اول فائبرس دوم سسٹک سوم فائبرو سسٹک
فائبرس گائٹر اگر جسامت میں بہت بڑا نہیں تو اسکے علاج کا خلاصہ صرف اسقدر ہے کہ مریض کی آب وہوا بدل کرا دیں مقامی طور پر ٹنکچر آیوڈین یا لنمنٹ آیوڈین یا مرہم آیوڈین لگاتے رہیں اور داخلی طور پر آیوڈیڈ آف پوٹاشیم

کھلاتے رہیں۔ ریڈ آیوڈائیڈ آف مرکری آئنٹمنٹ کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر دس منٹ تک تمام ابھار پر اسکی مالش کرکے تیز دھوپ میں سینک دیں حتی کہ سخت جلن شروع ہوجاوے تو نہایت فائدہ حاصل ہوتا ہے اکثر پھر اور کسی علاج کی ضرورت نہیں رہتی۔

بذریعہ جلدی پچکاری کے آیوڈین ابھار کے اندر دو دفعہ ہفتہ میں پہنچاتے رہنا بھی نہایت کامیاب طریقہ ثابت ہوا ہے ۲ گرین آیوڈین ۲۵ قطرہ الکحال میں حل کرکے یا پندرہ بیس قطرہ ٹنکچر آیوڈین کے بطور پچکاری استعمال کرسکتے ہیں پچکاری کرتے وقت یہ احتیاط نہایت ضروری ہے کہ سوئی کسی ورید یا شریان کے اندر داخل نہ ہوجاوے اور نیز ہوا بھی بالکل اندر نجا سکے۔

بجلی کا کنسٹنٹ کرنٹ لگانا اور لیٹر س ٹیوب کے ذریعہ برابر سردی پہنچانا بھی مفید ثابت ہوئے ہیں۔

اگر تھایرائڈ جسامت میں بہت بڑا ہو کر دمکشی اور درد پیدا کرے تو جراحی عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سب سے آسان اور مفید جون صاحب کا اوپریشن ہے جسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ تھایرائڈ استھمس کو ڈسیکٹ کرکے اسکے دونوں سروں کو خوب مضبوط باندھکر درمیان سے قطع کرکے نکالدیں اور ڈرینج ٹیوب اندر رکھکر ڈریس کرتے رہیں۔ اس عمل سے نرخرہ پر دباؤ نہیں رہتا۔ اور تمام دمکشی کا خوف رفع ہوجاتا ہے اور بعد میں لٹیرل لوب بھی جسامت میں کم ہوجاتے ہیں۔

تمام غدود کو کلیتًا قطع کرنا ایک نہایت مشکل اور خوفناک عمل ہے۔ نیز اگر کچھ بھی حصہ تھائرائڈ کا باقی نرہے تو مکسی ڈیما اور کریٹی نزم کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یہ اوپریشن اُسی حالت میں کرنا چاہئے جبکہ سخت درد اور دمکشی کیوجہ سے جان کا خطرہ ہو۔ اسکا عمل اسطرح سے ہے کہ ایک لمبا شگاف وسطی خط میں دیکر دوسرا شگاف اُسکی بالائی سرے سے ہر دو جانب سٹرنو میسٹائڈ کیطرف لیجائیں۔ تمام وریدوں اور شریانوں کو ساتھ ساتھ بند کرتے رہیں اور تھایرائڈ آرٹری اور وینز کو لگیچر کرنے کے بعد تمام رسولی کو کھرچکر اور سخت تعلقات قطع کرکے نکال لیں۔ ہر دو جانب کی حصوں کو قطع کرنی سے پیشتر استھمس کو باندھ دینا چاہیئے۔

فائبروسٹک گائٹر کا علاج بھی اگر متوسط الجسم ہے قریب قریب اسیطرح سے جیسا کہ بیان کیا گیا۔

سسٹک گائٹر کے علاج میں ادویہ کچھ فائدہ نہیں کرتی مفصلہ ذیل دستکاریوں میں سے کوئی مناسب حال کرنی چاہیئے۔

اَوّل میکنزی صاحب کا اوپریشن یہ اسطرح سے ہے کہ پہلے پانی کی تھیلی کو ٹیپ کرکے خالی کرلیتے اور بعد ازاں ایک دو ڈرام کلورائڈ آف آئرن سالیوشن (۵۰ فیصدی طاقت) بذریعہ ایک خاص پچکاری کے جسمیں ہوا اندر داخل نہیں ہوسکتی اندر پہنچا دیتے ہیں۔ تب اُس نلکی کا منہہ بند کرکے تین روز تک اندر رہنے دیتے۔ اس عرصہ میں عمومًا پیپ پڑجاتی ہے۔ اگر بالفرض پیپ نہ پڑے تو پھر دوبارہ اُسیطرح سے عمل کرتے ہیں جب پیپ پڑجاتی ہے تو نلکی کا منہ کھلا رکھکر مفتوح پولٹیس لگاتے رہتے ہیں بعد میں یہ احتیاط رکھنا ضروری ہے کہ نلکی بند ہوجاوے

اور نیز پیپ برابر خارج ہوتی ہے۔ اگر انگور زائد اور کمزور ہو کر پیپ پتلی پانی کے مشابہ ہو جائے تو کلوریٹ آف زنک
(۴۰ گرین فی اونس)، یا سلفیٹ آف کاپر لوشن (۴ گرین فی اونس سے) غار کو دھونا چاہیئے۔
بجائے کلورائڈ آف آئرن کے آیوڈین یا سلفیٹ آف کاپر یا دیگر خراش کنندہ ادویہ استعمال کرسکتے ہیں۔

دوم پوپر صاحب کا اوپریشن یہ اسطرح پر ہے کہ پہلے بذریعہ ٹرو کار اینڈ کینولا پانی نکالکر گاشگٹ (ذانت) جو پہلے سے ٹنکچر آیوڈین میں بھگویا ہوا ہوتا ہے خوب ٹھوس کر بھر دیتے ہیں۔ اس گاشگٹ کو اندر رہنے دیتے ہیں تاوقتیکہ پیپ پڑنی شروع ہوجاتی ہے۔

سوم سمٹ مین کافی شگاف دیکر اور اُسکے کناروں کو جلد کے ساتھ سینکر اینٹی سپٹک روئی اندر بھرتے رہتے ہیں۔

چہارم ووک صاحب کا طریق عمل اسطرح پر ہے کہ سمٹ کا پانی بذریعہ نلکی نکالکر ایک خاص اوزار کے وسیلہ سے کروک ایسڈ ہر چہار طرف غار میں لگا دیتے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ کرانک ایسڈ کے اثر سے تمام غار بہت جلد بند ہوجاتا ہے۔ اگر ایسا ہی ثابت ہوجائے تو یہ نہایت عمدہ علاج ہے۔

(۲) ایکس آپتھیلمک گائیٹر۔ اس مرض کا کوئی علاج ابھی تک قابل اطمینان ثابت نہیں ہوا۔ مختلف ادویہ مثلاً آیوڈین افیون۔ فولاد۔ کونین۔ پٹاسی آیوڈائڈ۔ بیلاڈونا۔ آرسنک۔ ارگوٹین۔ کلورائڈ آف بیریم۔ ڈیجیٹیلس۔ امونیا۔ کیراس۔ ڈیوبوای سین۔ سٹروفنتھس۔ ٹرایسپارٹین۔ گیلونیک بجلی یکے بعد دیگرے آزمائی گئیں۔ انہیں سے قابل اعتبار علاج صرف اسیقدر ہے کہ سٹروفنتھس داخلی طور پر دیتے رہیں اور گیلونیک بجلی لگاتے رہیں۔ آیوڈین۔ برومائڈ آئرن ملاکر دینا بھی اکثر مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس سے اختلاج القلب۔ دردِ سینہ اور اختلاج الشریان میں تخفیف ہوتی اور انیمیا رفع ہوجاتا ہے۔ دیگر امراض جو تھائرائڈ گلینڈ کے متعلق شاذ و نادر دیکھنے میں آتی ہیں حسب ذیل ہیں۔

(۳) اکیوٹ انفلیمیشن۔ جونک۔ برف۔ سینک۔ پولٹس وغیرہ۔ عام اصول کیمطابق اسکا علاج کرنا چاہیئے اگر گہری پیپ پڑجائے تو فوراً شگاف دیکر نکالنی چاہیئے ورنہ فیشا کے نیچے پھیلنے یا ٹریکیا کو اندر گذرنے کا اندیشہ ہے۔

(۴) ہائڈیڈ سس۔ اسکا علاج سسٹک گائیٹر کے مطابق ہے۔

(۵) پتھری۔ اسکا علاج نکالدینا ہے۔

(۶) کنسر یعنی سرطان۔ شروع میں ہی تمام غدود کو کلیتاً خارج کردینا چاہیئے۔

(۷) سارکوما۔ اسکا علاج بھی سوائے انقطاع کلی کے اور کچھ نہیں ہے۔

تھائی سس Thisis پلمانری کنزمپشن۔ سل۔ اس مرض میں پہلی پھیپھڑے کا ایک حصہ سخت ہوتا پھر گلنا شروع ہوجاتا ہے پھر گلا ہوا حصہ کھانسی کے ساتھ خارج ہوکر غار باقی رہجاتے ہیں۔ ساتھ ہی خون بہت نقصان ہوکر بدن لاغر ہوتا جاتا ہے اور بخار بھی مسلسل رہتا ہے۔ اس مرض کی ابتدا کی بابت حسب ذیل رائیں ہیں
(۱) عام رائے تو یہ ہے کہ اسکی ابتدا ٹیوبرکل بیسلائی سے ہوتی ہے جو ایک خوردبینی نباتات ہیں اول اول

کاخ صاحب نے انکو دریافت کیا تھا اسلئے اون کے نام پر بسیلائی اف کاخ کے نام سے مشہور ہیں جب یہ نبات کسی حصہ میں سرائت کرتے ہیں تو کبھی تو ذرات اور ریشہ جمع ہو کر علیحدہ علیحدہ دانہ بنجاتے ہیں اور کبھی ہموار طور پر ایک حصہ میں سرایت کر جاتے ہیں الغرض کسی طرح سے ہو پہلے تو ماؤف حصہ سخت ہو جاتا پھر گلتا اور پھر غار بنجاتے ہیں۔

(۲) بعض کی یہ رائے ہے کہ پہلے پھیپھڑے کے کسی حصہ میں ورم ہو کر پھر ٹیوبرکل بسیلائی آف کاخ سرایت کرتی ہیں مثلاً نیومونیا اور برانکائی ٹس کے بعد۔

(۳) کبھی آتشک کی گلٹیاں یا ہائیڈیٹڈ بیماری کے بعد ٹیوبرکل بسیلائی آف کاخ سرایت کرتے ہیں۔

(۴) کبھی پھیپھڑے کی کوئی شریان رکجانے کے بعد ایسا ہوتا ہے کہ جسقدر حصہ میں وہ شریان جاتی تھی اسکا خون بند ہو کر نہایت پست حالت میں ہو جاتا ہے تب ٹیوبرکل بسیلائی آف کاخ قابو پا کر سرایت کر جاتے ہیں۔ مثلاً ایمبالزم یا تھرامبوسس کے بعد ایسا ہو جاتا ہے۔

اسمیں تو کوئی کلام نہیں کہ سل کا اصل سبب ٹیوبرکل بسیلائی آف کاخ سرایت کرجانا ہی خواہ ابتدائً ہو یا ورم یا ضعف یا گلٹیاں یا ہائیڈیٹڈ یا حبس دوران کے بعد۔

اسباب موئدہ (۱) وراثت (۲) عمر ۲۰ اور ۳۰ سال کے درمیان زیادہ تر ہوتا ہے (۳) عام ضعف اور لاغری (۴) زیادہ بیٹھنے اور تنگ مکانوں میں جھک کر کام کرنے کا پیشہ (۵) قلت غذا اور فساد ہاضمہ (۶) بعض ملکوں اور موسموں میں زیادہ ہوتا ہے (۷) زیادتی ترددات تفکرات اور محنت (۸) دوسرے امراض مثلاً ٹائیفائڈ ٹائیفس نیومونیا۔ برانکائی ٹس خسرہ چیچک۔ سکارلیٹ فیور۔ کالی کھانسی۔ نزلہ زکام پلیوریسی۔ اسقاط حمل۔ ورم حنجرہ۔ کثرت الطمث۔ اسہال تپ حیض مزمنہ وغیرہ (۹) کبھی ایک مریض سے دوسرے کو لگجاتا ہے (۱۰) اخراش کنندہ ہواؤں اور گرد و غبار کا پھیپھڑوں میں کثرت سے جانا۔ زیادہ حقہ پینا۔ روئی بیچنا۔ لوہار تینا کانوں میں کام کرنا ضعیف آدمیوں میں سل کا باعث ہو جاتا ہے۔

اسکے دوسرے نام۔ پلمانری کنزمپشن اور پلمانری ٹیوبرکلوسس بھی ہیں۔

اسکی دو بڑی اقسام ہیں۔ ایکیوٹ۔ کرانک۔

اول ایکیوٹ تھائی سس۔ اسمیں بخار بشدت کا مسلسل رہتا ہے کھانسی کے ساتھ غلیظ بلغم جسمیں پھیپھڑہ کے ذرہ یا ٹکڑہ ہوتے ہیں خارج ہوتا ہے خون بھی کھانسی کے ساتھ خارج ہوتا ہے بخار دن میں یا رات میں لرزہ کے ساتھ زیادہ ہو جاتا اور رات کو پسینہ بکثرت آتے ہیں۔ درد شدت کا ہوتا۔ دلکشی رہتی نقاہت بہت جلد بڑھتی جاتی اور مریض نڈھال پڑا رہتا ہے۔ بدن روز بروز سوکھتا جاتا ہے۔ خوردبینی امتحان سے خارج شدہ بلغم میں ہزارہا بسیلائی نظر آسکتے ہیں ایک دو ہفتہ میں ہی مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

کل علامات و نشانات و کیفیت ملاحظہ و امتحان ایکیوٹ تھائی سس میں وہی ہیں جو کرانک میں ہیں۔

فرق محض اسقدر ہے کہ ایکیوٹ قسم میں تمام علامتیں نہایت شدت اور سرعت کے ساتھ ہوتی ہیں اور

کرانک میں خفیف اور رفتہ رفتہ طور پر اسلیے ہم انکی تفصیل کرانک میں کرینگے۔

دوم کرانک تھائی سس۔

اسباب کبھی تو اچانک نفث الدم سے شروع ہو جاتی ہیں۔ اور کبھی نزلہ کھانسی اور نیومونیا کے بعد مقامی علامات یہ ہیں پلیورا یا عضلات کا درد۔ دقت سرعت تنفس۔ کھانسی کبھی کبھی شدت کھانسی کے ساتھ قے بھی ہو جاتی ہے۔ بلغم تہ بہ تہ جما ہوا خارج ہوتا جو پانی میں ڈوب جاتا ہے اور اُسمیں سے ایک خاص قسم کی بدبو آیا کرتی ہے اگر بلغم کا ملاحظہ خوردبین سے کیا جاوے تو مفصلہ ذیل چیزیں نظر آتی ہیں۔ اپی تھیلیم ریشے ذرات یا قطرہ خون کے ذرات چربی کے ذرات اور روغن کے قطرہ چونہ کے ذرات ہوائی تھیلیوں کی ٹکڑہ اور کاخ صاحب کے ٹیوبرکل بیسلائی نفث الدم یہ لازمی نہیں کبھی تو خون کھانسی کے ساتھ بہت کثرت سے نکلتا ہے اور کبھی خفیف مقدار میں اور بعض مریضوں میں معدوم بھی رہتا ہے۔ عام علامات یہ ہیں۔ بخار جو مسلسل رہتا اور لرزہ کے ساتھ رات کو زیادہ ہو جاتا ہے۔ رات کو پسینہ بکثرت آتے اور مریض لاغر ہوتا جاتا ہے سینہ کے عضلات در دناک ہو جاتے ہیں۔ تمام جسم پھیکا پڑ جاتا اور خون ناقص ہو جاتا ہے۔ رخسار و نیز ایک رنگت ظاہر ہوتی ہے جسکو ہیکٹک فلش کہتے ہیں۔ بال جھڑنے شروع ہو جاتے اور انگلیوں کے سرے موٹے ہو جاتے ہیں۔ ضعف بڑے درجہ کا رہتا ہے ہاضمہ خراب رہتا کبھی قبض ہو جاتا ہے ان تمام علامات کی موجودگی میں مریض ناامید کبھی نہیں ہوتا شریف الطبع زیادہ شریف اور تند مزاج زیادہ اکھڑ ہو جاتے ہیں اکثر کچھ دنوں کے بعد دست لگجاتے ہیں جنکی وجوہات حسب ذیل بیان کیگئی ہیں۔

(۱) پھیپھڑوں میں دوران خون کو رکاوٹ رہنے سے انتڑیوں میں اجتماع خون رہنا۔

(۲) بلغم نگل لینے سے انتڑیوں کا ٹیوبرکلوسس ہو جانا۔

(۳) زیادہ خون اور بلغم اور پیپ خارج ہونے سے انتڑیوں میں الیومی نائڈ مرض ہو جانا۔

(۴) بلغم کا انتڑیوں میں پہنچکر خراش کرنا انمیں سے پہلی اور چوتھی قسم کے اسہال تو علاج پذیر ہو سکتے ہیں مگر دوسری اور تیسری قسم کے نہیں۔

بعض مریضوں میں سخت قے رہتی ہے۔ اسکی وجوہات حسب ذیل ہو سکتی ہیں۔ اوّل معدہ کا اجتماع خون یعنی کنجیسچن دوم فاسد بلغم کے نگلجانے کے بعد سوم نگلس حسب پر خراش چہارم خدنگ کی کھانسی پنجم دماغ میں ٹیوبرکل پہنچکر خراش رہنا ششم معدہ کا سل ہو کر زخم ہو جانا ھفتم معدہ کے غدود کا زائل ہو جانا۔

زبان کی حالت مختلف ہوتی ہے۔ اگر اجتماع خون سے اسہال جاری ہیں تب اُسپر میل کی تہ جمی رہتی اور سرخ پیلا ابھرے ہوئے اور سرخ رہتے ہیں۔ اگر الیومی نائڈ ڈایا ریا ہے تب خشک ترنجی ہوئی گوشت کی مشابہ رہتی ہے

ملاحظہ و امتحان۔ سل والوں کا سینہ چپٹا اور تنگ ہوتا ہے پہلے درجہ میں جبکہ پھیپھڑے کا ماؤف حصہ سخت ہو جاتا ہے۔ دو کل نیچی ٹس پڑجاتا ٹھوکنے کی آواز تنفس کی آواز میں اکھڑ و لرزتی ہوئی کھردری

کرخت ہو جاتی یا نلکی یا دھونکنی کی پھونک سی مشابہ ہو جاتی ہیں۔ اگر کچھ حصہ گلکر نرم ہو گیا ہے یا قریب قریب حصہ میں نیوموینا یا برانکائی ٹس ہو تب چٹخنے یا تڑخنے یا پٹ پٹ یا گرگر یا سرسر کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ آواز اور کھانسی کا فریمی ٹس بڑھ جاتا ہے۔ اگر قریب کے پلیورا میں سوزش ہو تب رگڑ اور چیخ کی آوازیں بھی مسموع ہوتی ہیں پھیپھڑوں کے سکڑ جانے سے دل زیادہ حصہ میں سینہ کی دیوار سے لگجاتا اور اسکی آوازیں زیادہ صاف سنائی دیتی ہیں ہنسلی کے نیچے مرمر سنائی دیتی ہے جب گلا ہوا حصہ کھانسی کے ساتھ خارج ہو کر غار رہجاتے ہیں۔ تب نشانات ذیل ظاہر ہوتے ہیں۔ ٹھوکنے کی آواز خالی برتن یا دبات کی ٹھلیا یا پھوٹے ہوئے سبوچہ یا پیالی کے مشابہ سانس کی آوازیں پھونکنی یا دھونکنی کے مشابہ ہو جاتی ہیں اندرونی سانس میں چوسنی یا سیٹی کی آواز مسموع ہوتی ہے۔ سینہ کی بالائی حصہ میں موٹی پڑپڑ گرگر یا سرسر یا چھرچھر سنائی دیتی ہے۔ بڑے غار سے ٹن ٹن اور چھن چھن کی آواز نکلا کرتی ہے اور اسکے ساتھ گنجار پیدا ہوتی ہے آواز کے ساتھ بھی گھنٹی کے مشابہ گنجار اٹھتی ہے۔ سینہ میں لگانے سے مریض کے الفاظ صاف صاف کانوں تک پہنچتے ہیں گویا کہ مریض براہ راست اسکے کان کے اندر بولتا ہے۔ کھانسی کے ساتھ کھانسی کی جھنکار مسموع ہوتی ہے اگر کوئی شریان کشادہ ہو کر اسکا اینورزم بنجائے تب مرمر بھی سنائی دیا کرتی ہے۔

عوارضات۔ سل کے ساتھ عموماً دیگر امراض بطور عوارض کے شامل ہو جایا کرتے ہیں مثلاً حنجرہ اور نرخرہ کے ورم اور اسکے زخم۔ برنکائٹس نیوموینا۔ پلیورا سی پلیورا میں سوراخ ہو کر نیوموتھوریکس ہو جانا۔ پیری کارڈائی ٹس پیری ٹونائٹس خنازیر حلق یا معدہ یا انتڑی میں کنچھیچن یا ورم یا زخم ہو جانا۔ ناسور المقعد جگر میں چربی پڑجانا۔ برائیٹس ڈزیز عام تیوبرکلوسس ٹیوبرکلر منجائیٹس۔ وریدوں کا تھرامبوسس۔ لوپس۔ اسہال۔ قے۔

انجام۔ موت۔ رفتہ رفتہ زوال سے یا تپ دق یا غشی یا نفث الدم یا دیگر عوارضات سے۔

امراض مشابہ نیوموینا۔ برانکائیٹس۔

تشخیص۔ امتحان وملاحظہ وعلامات مذکورہ بالا سے بآسانی ہو سکتی ہے۔

کیفیت۔ سل کا فساد عموماً پھیپھڑوں کے بالائی حصہ یعنی اپکس میں ظاہر ہوتا ہے پہلے باریک شریانوں کی غلاف یا ہوائی مساموں کی دیوار میں ٹیوبرکل بسیلائی سرایت کرتے ہیں پھر اسکے گرد بہت سے ذرات اور ریشہ جمع ہو کر چھوٹے دانہ بنجاتے ہیں۔ شروع میں یہ دانہ بھورے رنگت کے ہوتے ہیں اور کیزی ائشن کے وقت زرد ہو جاتی ہیں بہت سے دانہ بنکر اور اون کے درمیانی ساختیں بھی سخت ہو کر پھیپھڑے کا ماؤف حصہ سخت ہو جاتا ہے جب یہ دانہ گلکر نرم رقیق ہو جاتے اور کھانسی کے ساتھ اونکا مادہ خارج ہو جاتا ہے تب چھوٹے چھوٹے سوراخ باقی رہجاتے ہیں جو آپسمیں ملکر پیچ در پیچ نالیوں کی شکل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بڑے دانہ جو گٹھلیوں کے برابر ہوتے ہیں گلکر اور خارج ہو کر غار بنجاتے ہیں یہ غار کبھی ایک اور کبھی بہت سے ہوتے ہیں۔ اگر سوراخ اور غار ٹیوبرکل سے کلی طور پر صاف ہو جائیں تب انگور بنکر پر ہو جاتے اور مریض بحال ہو سکتا ہے کبھی ایسا بھی

ہوتا ہے کہ دانہ اور گٹھلیاں گلنے نہیں پاتے بلکہ اُن کے گرد ریشہ جمع ہو کر سخت دبیز غلاف بنا دیتے ہیں پھر اس غلاف میں چونہ پڑ کر سخت کنکریاں بنجاتی ہیں یہ بھی ایک صورت آرام کی ہے گویا کہ سل میں طریقہا ئے ذیل سے صورت آرام ہو سکتی ہے (اوّل) دانوں اور گٹھلیوں کی کلیۃً طور پر خارج ہو جانے اور باقی ماندہ سوراخوں اور غاروں کے بند ہو جانے سے (دوم) اُن کے گرد سخت فایبرس غلاف بنجانے سے (سیوم) چونہ پڑ جانے اور کنکریاں بنجانے سے سل کے دانوں کو ٹیوبرکل ناڈیولز کہتے ہیں جن میں سے بعض تو چھوٹے چھوٹے مونگ جیسے کی دال کے برابر ہو جاتے اور بعض اُن سے بھی چھوٹے اور بعض بادام یا اخروٹ کے برابر ہو جاتے ہیں۔ ایک دانہ کی خوردبینی ساخت حسب ذیل ہوتی ہے۔
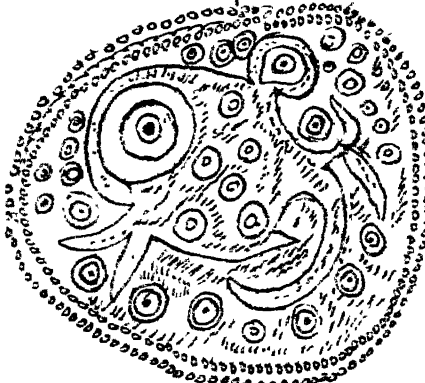
وسط میں ایک شاخدار جائنٹ سیل جسکا مادہ دانہ دار ہوتا ہے اسکی شاخوں کے جال میں اپی تھیلیائڈ سل ہوتے ہیں جنکا پروٹو پلازم دانہ دار ہوتا ہے پھر ان کے گرد گول یا بیضوی لمفائیڈ سل کا احاطہ ہوتا ہے جائنٹ سل کے اندر بہت سے ٹیوبرکل بیسلائی ہوتے ہیں۔

علاج - یہ یاد رکھنا چاہیے کہ بلحاظ علاج پذیر ہونے کے اس مرض کے تین مدارج ہیں شروع درجہ میں اور نیز جبکہ اسکا فساد قلیل الوسعت ہو علاج پذیر ہو جاتا ہے دوم درجہ میں جبکہ اسکا فساد تھوڑی وسعت کا ہو علاج سے تخفیف کو تخفیف ملسکتی ہے سوم لاعلاج قسم جسمیں سل کے فسادات بہت وسیع ہو کر کوئی تدبیر کارگر نہ ہو سکے۔

اس مرض کے علاج کو ہم تین حصوں میں تقسیم کر کے بیان کرینگے اوّل حفظ ماتقدم۔ دوم اصل مرض کا علاج۔ سوم عوارضات متعلقہ کا علاج۔

اوّل حفظ ماتقدم اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ اگر والدین میں سے کسی ایک کو یہ مرض ہو تو اسکی اولاد کو بھی ہونیکا خطرہ ہوتا ہے بہت قریبی رشتہ داروں میں رشتہ ہو جانا یا بہت چھوٹی یا بڑی عمر میں شادی ہونا ایسے جفت کا منعقد ہونا جو کسی قسم کی بے اعتدالی افلاس۔ آتشک یا کسی علالت سابقہ سے سخت لاغر و کمزور ہو گئے ہوں سل کا موجب شمار کئے جاتے ہیں پس اگر ممکن ہو تو پہلے سے ایسے واقعات کا انسداد کرنا بہتر ہے۔

اگر بچہ ایسے والدین کے پیدا ہو جنسے سل ہو جانیکا شبہ ہو سکتا ہے تو شروع سے ہی ایسی تدابیر کرلی جاہئیں جو صحت و پرورش خیال کیجاتی ہیں مثلاً قوی تندرست دایہ کا دودھ پلانا کھلی صاف ہوا میں رکھنا ہر قسم کے تنگ لباس جو سینہ یا کمر پر کھینچکر منع کرنا ایسی وضع سے منع کرنا جو سینہ کی حرکت کو آزاد نہ ہونے دے اور جنمیں شش کی اجتماع خون کا اندیشہ ہو ٹھنڈے آب بحری سے سپنج کرنا یا اسکی بجائے پانی میں نمک اور سپرٹ ملا کر استعمال کرنا اگر ماں کی نسبت سل ہو جانیکا شبہ ہو تو ہرگز اسکو دودھ کی اجازت نہ دیں اسمیں بچہ اور ماں دونوں کو

اندیشہ ہے جب بچہ پانچ چھے سال کا ہو جاوے تو کھلی صاف ہوا میں مناسب ورزش اور سر دبانے کی صلاح دیں
زیادہ محنت تعلیم سے منع کریں جھک کر لکھنا پڑھنا یا اور کوئی کام کرنا سینہ کو تنگ کرنا اور شش پر بوجھ ڈالتا ہے
اگر میزلز۔ سکارلیٹ فیور یا ہوپنگ کف بچہ کو لاحق ہو جاوے تو نہایت احتیاط لازم ہے۔ اکثر اطبا کا قول ہے کہ اگر کسی وجہ سے
روز بروز لاغری زیادہ ہوتی جاوے تو سل کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بلکہ اغلب ہے کہ در اصل خفیف سل شروع ہو پس
ایسی حالت میں ہشیار رہنا چاہیے۔

نزلہ۔ زکام اور کھانسی کے جسقدر اسباب ہیں اُن سب کی احتیاط لازم ہے اور ایسی ورزشیں جس میں سینہ اور پھیپھڑوں کو
کشادگی و طاقت حاصل ہو مثلاً بیر بل بار پر ورزش۔ ڈنڈ پیلنا کشتی کرنا پیرنا وغیرہ ضرور اختیار کرانی چاہئیں
سطح بحری سے چار چھ ہزار فیٹ اونچی پہاڑوں کی ہوا بھی امراض شش کے لیے نہایت مفید ہے۔ کیونکہ اس
بلندی پر ہوا رقیق اور صاف ہونے کیوجہ سے سینہ اور شش خوب کشادہ ہونے اور کافی ہوا اندر پہنچتی ہے
ایسی کاموں سے جنمیں زیادہ بیٹھے رہنا یا جھک کر کام کرنا یا اعضا کو فراہم رکھنا پڑتا ہے یا گرد و غبار۔ باریک
ریزہ اور رطوبت اندر پہنچکر خراش پیدا کرتی ہیں۔ یا متواتر تغیرات گرمی و سردی برداشت کرنی پڑتی ہیں
اجتناب کی صلاح دیں۔

چونکہ یہ مرض متعدی ہے اور عموماً اسطرح سے پھیلتا ہے کہ مریض کا تھوک و بلغم خشک ہو کر اسکا غبار ہوا میں اڑتا اور دوسروں کی اندر
پہنچکر اپنا اثر شروع کر دیتا ہے اسلیے تھوک و بلغم ہمیشہ جلا دینا یا پانی میں پکانے یا ڈس انفیکٹنٹ ادویہ سے ہلاک کر دینا چاہیے
مریض کو ہرگز فرش پر نہ تھوکنے دیں اور اگر رومالوں سے لب و ناک صاف کرتا ہو تو انکو جلا دینا چاہیے۔ زائد پردہ اور اسباب
ہرگز مریض کے کمرہ میں نہ رہنے دیں۔ اسکی چادر کمبل بچھونے وغیرہ گرم پانی میں پکا کر کاربالک سالیوشن یا مرکری لوشن
سے ڈس انفیکٹ کرتے رہیں۔ دوسرے اشخاص کو اسی کمرہ میں دن رات رہنے اور خاصکر بوس و کنار وغیرہ سے
قطعی منع کر دیں۔ کمرہ کی ہوا کو برابر یوکے لپٹس آئیل کاربالک ایسڈ کریوزوٹ وغیرہ کی بھاپ سے اینٹی سپٹک رکھیں
تھوک و بلغم مناسب اُگالدان میں جمع کرکے اور لکڑی کا برادہ ملا کر جلاتے رہنا سب سے بہتر ترکیب ہے۔

دوم اصل مرض کا علاج۔ اس مرض کے طبی علاج کا لب لباب صرف اسقدر ہے کہ اول
تو مریض کی طاقت کو عمدہ غذاؤں اور دواؤں سے قایم رکھیں تاکہ جسم بے سلائی کے ساتھ بخوبی مقابلہ کر سکے اور
خراب شدہ حصہ رو بسلامت ہو جائیں دوم اینٹی سپٹک ادویہ خارجی اور داخلی طور پر بکثرت کھلاتے رہیں تاکہ موجودہ
بے سلائی ہلاک ہو کر انکی آئندہ ترقی مسدود ہو جاوے۔

غذاؤں میں۔ دودھ۔ مکھن۔ بالائی۔ بیضہ نیم برشت۔ یخنی۔ ماء اللحم۔ روح اللحم۔ گوشت خام۔ شکر۔ دال مونگ۔ ماش۔ مسور۔ سیم۔ مٹر
آرد گندم و جو۔ چاول وغیرہ۔ جب پسند مریض مختلف صورتوں میں پیش کریں۔ گوشت۔ پلاؤ۔ زردہ۔ خشکہ۔ کھچڑی
متنجن۔ قورمہ۔ قلیہ۔ کوفتہ۔ کباب۔ بسکٹ۔ ڈبل روٹی۔ نان۔ پیڑہ میٹھا نان۔ نان خطائی۔ حلوہ۔ مالیدہ۔ وغیرہ
ہر ایک چیز دیسکتے ہیں۔

طبیب کو یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ مرض سل کی حالت میں معمول کی نسبت زیادہ غذا کی ضرورت ہوتی ہے پس اگر خواہش کم ہو تو مختلف طعام گوناگون اور خوشگوار صورتوں میں پیش کرنے چاہئیں تاکہ مریض بااشتہا کھاتا رہے بعض ڈاکٹروں کا یہ قول ہے کہ اگر از خود مریض کوئی طعام قبول نہ کرے تو زبردستی کھلانا چاہیے اگر ضرورت ہو تو ایک نلکی ناک یا منہ کے راستہ معدہ تک پہنچا کر اُسکے راستہ غذا پہنچا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر ڈیبو صاحب لکھتے ہیں کہ نلکی کے راستہ غذا پہنچانا ایسا مفید عمل ثابت ہوا ہے کہ جن حالتوں میں معدہ ہرگز کوئی غذا قبول نہیں کر سکتا تھا اور سخت غثیان اور قے کی حالت رہتی تھی۔ اس طریق سے غذائیں ہضم ہونے لگی مریض کی طاقت اور جسامت ترقی پذیر ہوئی۔ بخار۔ تعرق شبینہ اور کھانسی میں تخفیف شروع ہوئی۔

اگر معدہ نہایت ضعیف ہو گیا ہو تو پیپٹونائیزڈ غذائیں کھلا سکتے ہیں یا بحالت مجبوری بطور حقنہ دے سکتے ہیں روغن ماہی اور ہائپو فاسفائیٹ آف کیلسیم نہایت عمدہ غذا کا کام دیتے اور اکثر مفید ثابت ہوتے ہیں فولاد بھی بعض حالتوں میں مفید پڑتا ہے لیکن نفث الدم کی حالت میں اسکو نہ دینا چاہیے کیونکہ اس سے قلب اور شریانوں کو تحریک پہنچکر اور زیادہ خون خارج ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے اگر کاڈ لور آئیل مریض کیموافق نہو یا اسکے استعمال سے اسکو سخت نفرت ہو تو بجائے اسکے گلیسرین ایک دو اُنس روزانہ کی مقدار میں استعمال کر سکتے ہیں۔ اس سے قوت بنا دیہ کو ترقی ہو کر وزن جسم اور طاقت ترقی پکڑتے ہیں۔ تازہ پھل اور میوجات وسعت ہاضمہ تک دے سکتے ہیں لیکن چونکہ یہ اکثر ثقیل اور دیر ہضم ہوتے ہیں اسلئے زود ہضم صورت میں بدلکر انکا کھلانا مناسب ہے۔ اب اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ پرورش اور تقویت جسم سے دوم درجہ پر اگر کوئی علاج ہو سکتا ہے تو سوائے اینٹی سیپٹک ادویہ کے دوسرا نہیں۔ اگر اور کوئی دوا کبھی مفید ثابت بھی ہو تو انہیں کی مدد سے مفید ہو سکتی ہے یعنی جب تک مثلاً میلائی تپ دق کے جراثیم جسم کے اندر جانشین ہو کر اُسکی ساخت کو گلاتے جاتے ہیں ہلاک نہ ہوں یا انکی ترقی و وسعت مسدود نہو جائے تب تک کوئی دوا اثر نہیں کر سکتی۔ اینٹی سیپٹک ادویہ جو مختلف طور پر آزمائی گئیں اور مفید ثابت ہوئیں انکی مختصر فہرست حسب ذیل ہے۔

(الف) کریوزوٹ یا گایا کول یا کاربونیٹ آف گایا کول۔ یہ تمام اینٹی سیپٹکس ہیں جو اس مرض کیلیے مستعمل ہیں اعلیٰ درجہ پر شمار کیے جاتے ہیں۔ ان سے پیدائش بلغم کم ہو جاتی اور اُسکی غلظت وتعفن رفع ہو جاتی ہو۔ کھانسی کو تسکین ملتی اور نفث الدم بند ہو جاتا ہے۔ اشتہا اور ہاضمہ بھی اصلاح پر آجاتے ہیں تمام گلی ہوئی ساختیں سخت اور مضبوط ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ کاڈ لور آئیل گلیسرین اور آیوڈو فارم کے ساتھ ملا کر کھلاتے ہیں

(ب) آیوڈین کھلانا اور سنگھانا۔ ایتھل آیوڈائیڈ سنگھانا۔

(ج) آیوڈو فارم۔ اس سے اشتہا بہت جلد ترقی پکڑتی جسم کا وزن بڑھ جاتا کھانسی بلغم تعرق شبینہ اور بخار کم ہو جاتے ہیں اسکو بطور جلدی پچکاری یا اندرون ریوی پچکاری کے بھی استعمال کرتے ہیں

(د) ہتروائیٹ آف سوڈا سنگھانا یا کھلانا۔

(ہ) آرسنک یعنی سنکھیا کھلانا۔ کرانک تھائی سس میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

(و) ٹرپنٹائین۔ پٹری ہین۔ کافور۔ ایو کے لپٹال۔ مونو کلورو فینال (سنگھانا) منتھال۔ آرشال۔ مرٹال۔ بالسم آف پیرو۔ کلورین سنگھانا۔ سلفیورس ایسڈ گاس۔ بن آیوڈائڈ آف مرکری۔ کیلومل۔ پر کلورائڈ آف مرکری۔ ٹیننین۔ ٹیوبرکلین (یعنی ٹیوبرکل بیسلائی کی زراعت میں سے ایک قسم کا گلیسرین ایکسٹرکٹ نکالا جاتا ہے) ما۔ الدم سگ۔ یا خون بز کی پچکاری کرنا۔

(فائدہ) چونکہ کتی کو مرض سل کبھی نہیں ہوتا اور بکری میں بھی شاذونادر دیکھا گیا ہے اسلیئے اس خیال سے کہ شائد انکے خون میں کوئی ایسے اجزا شامل ہیں جو سرایت ٹیوبرکل بیسلائی کے مانع ہوتے ہیں کتے کے بلڈ سیرم اور بکرے کے خون کی وریدی پچکاریاں کی گئیں اور ڈاکٹر سیمولا صاحب کے تجربات میں مفید ثابت ہوئی چونکہ کتے کو یہ مرض کبھی نہیں ہوتا اسلیئے اسکا سیرم بکرے کی نسبت بہتر ہے۔

(ز) ہنروسال۔ یہ ادویہ مختلف طور پر استعمال کیجاتی ہیں بعض سنگھائی جاتی بعض بذریعہ پچکاری جلد یا شش یا وریدوں کے اندر پہنچائی جاتی بعض کی مالش کی جاتی اور بعض کی بھانپ دیجاتی ہے۔ اور بعض کئی کئی طرح مستعمل ہوتی ہیں۔ ذیل میں تسہیل فہم کے لیئے چند مثالیں بیان کرتے ہیں۔

اول انہے لیشن۔ کاربالک ایسڈ یا کریزوٹ یا کافور یا ایو کے لپٹال کو ہموزن سپرٹ کلوروفارم میں ملاکر باسانی سنگھا سکتے ہیں۔ ایو کے لپٹال اور کلوروفارم ایک ایک ڈرام کاربالک ایسڈ اور کریزوٹ دو دو ڈرام ملانے سے ایک نہایت قوی اینٹی سیپٹک انہے لیشن بنجاتا ہے۔

آیوڈین کی بھانپ مریض کے کمرے میں پھیلانے سے سانس کے ساتھ اندر پہنچ سکتی ہے

آیوڈوفارم ۲ گرین ایو کے لپٹس آئیل ۲ بوند کریزوٹ ۱ بوند ریکٹی فائڈ سپرٹ نصف اونس اور ایتھر نصف اونس۔ ان سب کو ملاکر انہے لیشن طیار کرو۔

مونو کلوروفینال ایک نہایت سریع الاثر دوا ہے۔ اور ثقیل الوزن ہونیکی وجہ سے تمام باریک نالیوں تک پہنچ جاتی ہے

دوم پچکاریاں۔ کریزوٹ ۳ بوند روغن بادام ۷ بوند مقدار ۱۰ بوند فی پچکاری تیسرے یا چوتھے روز

گایاکول ۵ گرین آیوڈوفارم ایک گرین روغن زیتون اور ویسلین حسب ضرورت۔

کافور ایک حصہ روغن زیتون ۹ حصہ مقدار ۵ بوند فی پچکاری

ایو کے لپٹال ایک حصہ روغن زیتون ۴ حصہ مقدار ۵ بوند فی پچکاری۔

منتھال ایک حصہ روغن زیتون ۱۰ حصہ میں ملاکر حنجرہ کے اندر پہنچانا۔

آرسٹال ایک حصہ روغن زیتون ۹۹ حصہ مقدار ۵ بوند سے ۴۵ بوند تک فی پچکاری

سوم سپرے یا باریک فوارہ۔ بن آیوڈائڈ آف مرکری ۱۵ گرین پوٹاسیم آیوڈائڈ ۱۵ گرین مقطر پانی ۵۰۰ گرین۔

پرکلورائیڈ آف مرکری ڈیڑھ گرین نمک ایک ڈرام پانی مقطر ۱۱ اونس۔

چہارم ششش کی پچکاریاں۔ کرے روٹ تین فیصدی کے حساب سے بادام روغن میں حل کرکے۔

آیوڈوفارم روغن زیتون میں۔

مرکیورک کلورائیڈ پانی میں۔

آیوڈین اور کاربالک ایسڈ ملا کر یا کافور اور کاربالک ایسڈ ملا کر۔

ششش کے اندر پچکاری کرنا ایک نازک امر ہے اور اکثر مختلف قسم کے حادثات ایسی پچکاریوں سے وقوع میں آئے جس وجہ سے انکا ابھی تک رواج نہیں ہوا۔

طریق خورشس کے لیے ان ادویہ کا بیان دیکھو اور نیز زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو بیان انہیلیشنز اور جلدی پچکاریوں کا۔

سینہ پر ٹنکچر آیوڈین یا لنمنٹ آیوڈین۔ رائی پلستر لنمنٹ کروٹن وغیرہ سے کاؤنٹر اریٹیشن کرنا یا باریک پلی بین کا ٹری پیچ سینہ کے نیچے کلوی کل کے نیچے لگانا سوزش۔ درد اور سرفہ کو نفع دیتا ہے۔ ایک نئی دستکاری سل کے غاروں کی علاج میں زیر بحث ہے وہ یہ کہ غار تک شگاف پہنچا کر ڈرینج ٹیوب اندر داخل کر دیتا کہ تمام پیپ وغیرہ بخوبی خارج ہوتی رہے لیکن اس دستکاری کا کوئی عمدہ نتائج ابھی تک ثابت نہیں ہوئی۔ اول تو اسوجہ سے کہ سل کا نقصان غار کی دیوار پر محدود نہیں ہوتا بلکہ ششش کے مختلف حصوں میں پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ دوم غار ٹھیک مقام معلوم کرنا بھی دشوار ہے۔ سوم اکثر بہت چھوٹے چھوٹے غار ہوتے ہیں چہارم جبکہ غار کسی بڑی ہوائی نالی میں کھلجائے تو ڈرینج ٹیوب کا کچھ فائدہ نہیں نیز نیوموتھوریکس کا اس سے اندیشہ ہے تغذیہ اور اینٹی سیپٹکس سے سوم درجہ پر خاص ہوائی و بائی تدابیر اور تغیرات آب و ہوا ہیں انکا مختصر بیان کرنے کے بعد ہم مرض سل کے متعلقہ عوارضات اور علامات کا علاج بیان کرینگے۔

مریض سل کے واسطے کھلی اور صاف ہوا نہایت مفید اور ضروری ہے۔ اگر ہوا زیادہ سرد اور مرطوب نہو تو کھلی میدان یا سایہ دار جہاں یا ہوادار بالاخانوں میں مریض کو زیادہ تر رکھنا مناسب ہے۔ اس معاملہ میں صرف اسقدر یاد رکھنا ضروری ہے کہ جسقدر صاف اور کھلی ہوا میسر آئے بہتر ہے مگر ساتھ اسکی سردی اور خنک جھونکوں سے حفاظت بھی چاہیئے۔ نخلستان صنوبر کے نیچے معتدل موسم میں مریض کو رکھنا بہت فائدہ کرتا ہے۔

خاص خاص ترکیبوں سے ایک کمرہ کی ہوا معمول کی نسبت ثقیل الوزن کر سکتے ہیں۔ ایسے کمرہ میں اگر مریض سل کو رکھا جاوے تو یہ ہوا پھیپھڑوں میں خوب اچھی طرح داخل ہو کر زیادہ آکسیجن اندر پہنچاتی ہے اور پھر کاربانک ایسڈ بھی زیادہ خارج ہوتا ہے آلات بھی اس قسم کے ایجاد کیے گئے ہیں جنکے ذریعہ سے اندرونی سانس کمپریسڈ ایر دگاڑھی ہوا میں کیا جاتا اور خارجی ریری فائڈ ایر یعنی باریک و ہلکی ہوا میں اسوجہ سے اندرونی سانس کے ساتھ سینہ اور ششش کو زیادہ کشادگی ہو کر زیادہ ہوا پہنچتی اور ششش کی دوران خون کو تیزی حاصل ہوتی ہے گویا کہ آکسیجن زیادہ جذب ہوتا اور کاربانک ایسڈ زیادہ خارج ہوتا ہے۔ یہ امور ممد تغذیہ اور علاج سمجھے جاتے ہیں اور خارجی سانس کے ساتھ اندر کی ہوا معمول سے زیادہ خارج ہو کر زیادہ ہوا داخل ہونیکا باعث ہوتی ہے پرانی سل میں ورزش جسمانی جس حد تک بآسانی برداشت ہو سکے نہایت

مفید اور ضروری ہی کیونکہ بغیر ورزش جسمانی کے تنفس ناقص ۔ تغذیہ فاسد صحت خراب اور طاقت زائل ہوجاتی ہی ۔ پیادہ یا سیر کرنا گھوڑے یا ٹمٹم یا بگھی کی سواری بلندی پر چڑھنا کشتی کی سیر وغیرہ مریض کے لیے حسب طاقت برداشت تجویز کر سکتے ہیں ۔ ان سے تنفس کو مدد ۔ دوران کو قوت ۔ قوائے ہاضمہ و غاذیہ کو مدد اور عام صحت و طاقت کو ترقی ملکر سل کا مقابلہ اور مدافعت بخوبی ہوتا رہتا ہے ۔

چونکہ مریضان سل کی جلد عموماً ایسی نازک ہوتی ہی کہ خفیف تغیر گرمی و سردی اور خشکی و تری بھی اپنا اثر کر کے طرح طرح کے نقصانات پیدا کرتی ہی پس اس نزاکت کو رفع کرنے کے لیے خاص خاص صافی قل ابل یعنی ہائڈرو تھیراپی ایجاد کئے گئے ہیں جنکا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ مریض کو ٹھنڈے پانی سے غسل دیا جایا کرے تاکہ جلد سردی برداشت کرنے کی عادی ہوجاوے اسلئے چند امور کی احتیاط نہایت ضروری ہی مثلاً اگر مریض سخت کمزور و لاغر ہوگیا ہے مرض بہت تیزی کے ساتھ پھیلتا جاتا ہے تو ایسی حالت میں ہرگز سرد غسل مناسب نہیں ہوسکتا ۔ لیکن اگر مرض کی رفتار چنداں تیز نہیں ہی اور مریض کی طاقت خاصی ہی تو باحتیاط گرم کمرہ میں غسل دینا شروع کر کے بتدریج قوت برداشت کو ترقی دیسکتے ہیں اگر یہ عمل بطور حفظ ماتقدم کیا جاوے تو بہتر ہے ۔

لباس کی نسبت صرف اسیقدر یاد رکھنا چاہیے کہ حتی الوسع مریض کے کپڑے ہلکے گرم اونی ہوں تاکہ بدن کافی طور پر گرم رہے ۔ اور پسینہ بھی جس رفتار سے خارج ہو اسی رفتار سے خشک ہوتا رہے ۔ زیادہ کپڑے لگا کر دبا کرنے میں یہ نقصان ہے کہ پسینہ اندر جمع ہوکر جلد کو تر اور نرم رکھتا ہے جسکی وجہ سے جلد زیادہ نازک اور ضعیف ہوکر مختلف امراض کا باعث ہوجاتی ہے ۔

تغیرات آب و ہوا کا اثر بھی مرض سل پر بہت کچھ ہوتا ہی لیکن اکیوٹ تھائی سس کے لیے تغیر آب و ہوا کچھ نہیں کر سکتا نیز اگر ہر دو پھیپھڑوں میں بہت نقصان پھیلتا جاتا ہی یا بخار زیادہ رہتا ہے یا سل کے ساتھ ذات الجنب سعال اور ذات الریہ ہوگئی ہیں تو ایسے مریض کو گھر میں ہی رکھنا بہتر ہے ۔

تغیر آب و ہوا سے کئی قسم کے مقاصد ہماری مد نظر ہوتے ہیں اول تو یہ کہ مشتبہ اشخاص کو بطور حفظ ماتقدم ایسے مقامات میں لیجا کر مرض کو روک سکتے ہیں **دوم** اگر دراصل خفیف مرض شروع ہوگیا ہی تو تغیر آب و ہوا سے ترقی ہاضمہ تنفس و دوران و تغذیہ کے ساتھ تمام فسادات سل مسدود ہوکر صحت شروع ہوسکتی ہی **سوم** اگر مرض بہت ترقی کر گیا ہے تو اوسکو ایکسحالت پر قایم رکھکر زندگی کو دراز او تکالیف و تفکرات کو کم کر سکتی ہیں **چہارم** اگر روز بروز مرض بڑھتا جاتا ہے تو مریض کو ایسے مقامات میں لیجانے سے جسجگہ خوشنما فضا اور دلربا نظارہ موجود ہوں اسکی دل لگی اور دل افزائی ہوسکتی ہی ۔

آب و ہوا بلحاظ طبی فوائد کے کئی اقسام کی ہوتی ہی ۔

اول پہاڑوں کی آب و ہوا ۔ اگر یہ مقامات چار ہزار فیٹ سے اونچے ہیں تو انکو الپائن کہتے ہیں اور اگر ایکہزار فیٹ اور ساڑھے تین ہزار فیٹ کے درمیان سطح بحری سے اونچے ہیں انکو سب الپائین بولتے ہیں ۔

دوم میدانوں کی آب و ہوا ایسے مقامات اگر سمندر کے قریب ہوں تو انکو سیرین اور اگر سمندر سے دور خشکی میں ہوں ان

تو اللنڈ کہتے ہیں۔

تغیر آب و ہوا کی صلاح دینے کے وقت مفصلہ ذیل امور مد نظر رکھنے چاہئیں۔

(۱) ہوا صاف یعنی آمیزش گرد و غبار خاص کر نباتی و حیوانی ذرات اور فاسد ہواؤں سے پاک ہو۔

(۲) ہوا خشک اور موسم سرما میں کثرت ابر اور اوس سے مبرا ہو۔

(۳) ہوا باریک اور ہلکی ہو۔

(۴) حرارت ہوا کم۔ دھوپ تیز صاف اور خوشگوار ہو۔

(۵) موسم سرما میں ہوا میں حرکت کم یا معدوم ہو۔

(۶) وزن مقابلتاً مقدار میں زیادہ ہو۔

ایسے مقامات میں لیجانے سے مریض کی اشتہا عام صحت طاقت ترقی پکڑتی ہیں اور خون زیادہ پیدا ہوتا ہے قلب اور دوران خون کو قوت اور چستی حاصل ہوتی اور عضلات و اعصاب کی طاقت زیادہ ہوتی ہے پھیپھڑوں میں ہوا زیادہ مقدار میں پہنچکر تنفس کو ترقی بخشتی ہے ہوا سرد اور خشک ہونے کیوجہ حرارت کو کم کرتی اور پھیپھڑوں کی رطوبت خشک ہوا میں زیادہ خارج ہوکر صرف دوران خون کو تیز کرتی بلکہ بلغم کو بھی کم کرتی اور روکتی ہے پھیپھڑوں کو ہمیشہ معمول سے زیادہ کشادگی حاصل ہوکر سینہ کی وسعت بھی شروع ہو جاتی ہے

ان خوبیوں کو پڑھکر یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ تغیر آب و ہوا کلی اور قطعی طور پر اسقدر مفید ہے بلکہ بعض اوقات مریض ایسے مقامات کے سفر میں ہی جان بحق ہو جاتا ہے اور بعض اوقات یہ تغیر ناموافق ہوکر زیادہ نقصان کا باعث ہوتا ہے پس تغیر آب و ہوا کی صلاح دینے سے پیشتر مریض کی طبیعت و حالات کو بخوبی غور کر لینا چاہیئے۔ دراصل یہ مسئلہ نہایت نازک اور اکثر حالتوں میں طبیب کو سخت حیران کنندہ ہو جاتا ہے۔ مریض سے گھر بار کا آرام و آسائش چھڑا کر دور مقامات میں لیجانا جنکا فائدہ غیب اور تصور میں ہے کوئی آسان امر نہیں ہے۔

سوم عوارضات متعلقہ کا علاج

(اول) بخار۔ چونکہ مرض سل میں بخار سمیات مادے کے جذب ہونے سے ہوتا ہے اسلیئے اسمیں سیلی سلک ایسڈ سوڈی سیلی سلاس۔ کونین سنکھیا اور سیلی .... سب اعلیٰ درجہ پر مفید ہیں۔ اینٹی پائیرین فنیسٹین سیلی سلک ایسڈ اور سوڈی سیلی سلاس کے ساتھ ملکر پانی میں حل ہو جاتے ہیں۔

دوم پسینہ نائٹ سویٹس یعنی تعرق شبینہ۔ یہ ایک غلط العام نام اور خیال ہے کہ مرض سل میں رات کو ہی پسینہ زیادہ آتے ہیں لیکن دراصل یہ بات ہے کہ چونکہ عموماً رات کے آخری حصہ میں بوجہ کثرت بلغم جو سینہ کے اندر جمع ہوتا رہتا ہے سخت کھانسی اٹھکر پسینہ لاتی ہے جب کبھی یہ نوبت دن میں واقع ہو جاے تب بھی پسینہ بکثرت آتا ہے نیند بھی پسینہ کو تحریک دیتی ہے اگر مریض دن میں سو جائے تو رات کی طرح پسینہ آنے لگتا ہے۔ کثرت پسینہ کی وجوہات مختلف ہوتی ہیں اول تو جیسا ابھی بیان کیا گیا سختی کھانسی اور نیند کی وجہ سے۔

دوم سخت نقاہت کیوجہ سے جو اس مرض کا لازمہ ہے۔ سوم جلد کی کیفیت کچھ ایسی متغیر ہو جاتی ہے کہ پسینہ بکثرت آتا ہے۔ پس اسکا علاج سبب کیمطابق کرنا چاہئے اگر اسکی وجہ سخت نقاہت اور کمزوری ہو تو کوئینن سنکھیا۔ پر کلورائڈ آف آیرن۔ سٹرکنیا۔ کیلسیم ہائپو فاسفائیٹ اور فاسفورک ایسڈ مفید ہونگے۔

اگر زیادتی کھانے کی وجہ سے ہو تو مارفیا۔ اٹروپیا۔ بیلاڈونا اور ڈوورس پاؤڈر مفید ہوتے ہیں۔ دیگر دافع تعرق ادویہ حسب ذیل ہیں کیمفورک ایسڈ۔ اگیریکس۔ اگیریسین۔ زنک آکسائیڈ۔ سلفیورک ایسڈ۔ پھٹکری۔ سلفیٹ آف کاپر۔ دینلا طوطیا۔ ایسی ٹیٹ آف لڈ۔ پائی لوکارپین۔ پکروٹاکسین۔ مسکیرین۔ گیلاک ایسڈ ٹینک ایسڈ۔ سلفونیل۔ ٹیلوریٹ آف سوڈیم۔ ماسوائے ان ادویہ کے تیز پانی یا سرکہ و پانی کے ساتھ سپنج کرنا۔ تلکم پر ایس ہیگ رکھنا۔

سیوم کھانسی۔ اگر کھانسی خشک ہے یعنی محض خراش ہو کر کھانسی پیدا ہوتی ہے لیکن اسکے ساتھ بلغم خارج نہیں ہوتا تو کھاری مخرج بلغم ادویہ جو اخراج بلغم کریں اور ساتھ ہی بلغم کی غلظت اور چیپ کو کم کریں مثلاً امونیا کاربوناس۔ امونیم کلورائڈ۔ پوٹاسی نائٹراس۔ پوٹاسی کاربوناس سینگا۔ سلا۔ بالسم آف پیرو وغیرہ استعمال کریں۔

اگر کھانسی تر ہے یعنی اُسکے ساتھ بلغم بکثرت خارج ہوتا ہی تو افیون۔ مارفیا۔ کوڈایا۔ اپومارفیا۔ ہایوسائمس اکونائٹ پوٹاسیم بروماڈ کلورل ہائڈریٹ بیلاڈونا۔ اٹروپیا۔ سٹرکنیا۔ نائٹرک ایسڈ وغیرہ استعمال کرنے چاہئیں ساتھ ہی کے زوٹ ٹرپنٹائین یعنی تارپین آئیل۔ تار ربطور انہیلیشن اور لنمنٹ آیوڈین ٹرپنٹائین سٹوپس بلسٹر وغیرہ بطور کاونٹر اری ٹیشن استعمال کرتے ہیں۔ لیکن عموماً ۹۰ فیصدی ہیں کھانسی خشک تر دیکھنے میں آتی ہے پس مخرج بلغم یا مسکن شنشنہ یا خشک ادویہ جیسا کہ مناسب ہو استعمال کرنی چاہئیں۔ اگر گلو و حنجرہ میں خراش اور سوزش ہو تو کاسٹک لوشن (۲۰ گرین فی اونس) یا کوکین و مارفیا لوشن وغیرہ اندر لگا کر باہر رائی کا پلسٹر یا لنمنٹ آیوڈین لگاتے رہیں۔

چہارم قے۔ یہ تین وجہ سے ہوتی ہے اول تو خراش و فساد معدہ سے دوم کھانسی کیوجہ سے۔ سوم ریفلیکس طور پر خراش پہنچکر پس اگر فساد معدہ یا ریفلیکس خراش کیوجہ سے ہے تو مارفیا و ہائڈروسائنک ایسڈ مفید ہوسکتے ہیں لیکن اگر کھانسی کیوجہ سے ہے یعنی بلغم جو ہوائی نالیوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ کھانے اور پینے کے بعد کچھ تو واگس عصب پر اثر ہو کر اور خون میں پانی جذب ہو کر اسکے اخراج کی تحریک ہوتی اور سخت کھانسی شروع ہو جاتی ہو پس اسکا علاج یہ ہے کہ مخرج بلغم ادویہ سے ہوائی نالیوں کو صاف رکھیں اور کھانسی سے نصف گھنٹہ پیشتر ایک پیالہ گرم پانی میں پوٹاسی کاربوناس ۵ گرین امونیم کلورائڈ اگرین ملا کر پلادیا کریں اس سے کھانسی کو تحریک بلغم خارج اور معدہ بھی قے ہو کر صاف ہو جایا کریگا۔ بعد ازاں باسانی طعام معدہ میں جگہ کر سکتا ہے۔

پنجم نفث الدم ہیماپٹی سس کھانسی کے ساتھ خون خارج ہونا۔ ارگوٹین۔ مارفیا۔ گیلاک ایسڈ۔ ٹرپنٹائین ٹنکچر فیری پر کلورائڈ۔ ٹنکچر ہیما میلس۔ سلفیورک ایسڈ ڈائلیوٹ۔ ایسی ٹیٹ آف لڈ۔ نمک۔ ہیزی لین۔ اسمیں مفید ہیں۔

اگر خراش زیادہ اور کھانسی بے اندازہ ہو تو ان حابس الدم ادویہ کے ساتھ افیون یا مارفیا ملا دینا مریض کو کلی آرام بچت لٹا رکھنا گفت و کلام نشست و برخاست سے اور یک لخت سرد پانی پینے سے منع کریں۔ اگر قلب کی حرکات تیز اور بے قاعدہ ہوں تو ڈجی ٹیلس کا ملانا مفید ہے سینہ پر برف لگانا یا کاونٹر اری ٹیشن کرنا یا گلاس کھینچنا یا چھالا اٹھانا بھی بعض اوقات مفید ہوتے ہیں۔

ششم فسادات معدہ و امعا کا علاج عام اصول کے مطابق کرنا چاہیئے بسمتھ کب زوٹ پیپسین۔ اکلو ڈین ریوند چینی کلمبا کو شیا چرائتا وغیرہ حسب موقعہ استعمال کر سکتے ہیں۔

ہفتم اسہال۔ یہ تین قسم کے ہوتے ہیں اول تحبب یعنی امعا میں اجتماع خون اور سوزش ہو کر دوم ارمی ٹیوبرکل۔ یعنے بلغم اندر نگلنے سے امعا میں خراش ہو کر سوم الیموئی ڈی جنریشن ہو کر کلرڈا یار یا کا بیان دیکھو بسمتھ سیلی سلاس بسمتھ ٹیناس بسمتھ سب نائٹراس اکسٹراکٹ کو آوفی ڈیڈ افیون ڈوورس پاوڈر کریٹ زوٹ ایسٹا سلفیورک ڈائلیوٹ وغیرہ حسب موقعہ استعمال کرنے چاہئیں۔

ہشتم لیرنجیل تھائی سس شروع درجہ سوزش میں جبکہ محض اجتماع خون اور خشک ورم کی علامات موجود ہوں بقول ڈاکٹر اور صاحب ٹھنڈی ہوا میں دم لینا مفید ہے لیکن جب اسکی سطح پر بلغم جمع ہو جاوی تو ٹھنڈی بورک لوشن یا نمک پانی یا نوشادر کا پانی یا کاربالک لوشن (ایک فیصدی) کا فوارہ اندر پہنچانا چاہیئے جب سوزش پرانی پڑ کر خراش بند ہو جاوی لیکن اخراج بلغم جاری رہے تو مفصلہ ذیل ادویہ بطور سپرے یا انہیلیشن استعمال کر سکتے ہیں ٹینین الیسی ٹیٹ آف لڈ نائٹریٹ آف لڈ پھٹکری سفید طوطیا ایک سے چار فیصدی تک کی طاقت کا حل طیار کر کے، خارجی طور پر لینمنٹ آیوڈین یا ٹنکچر آیوڈین اور رائی کا بلسٹر مفید ہیں۔

اگر سرد ہوا یا فوارہ اور خشک ادویہ کی برداشت نہ ہو سکے تو کریوزوٹ کاربالک ایسڈ ایوکے لپٹس آئیل سینی ناس آئیل وغیرہ بطور بھانپ استعمال کرنے چاہئیں۔

جب زخم ہونے شروع ہو جاویں تو ایسی تدابیر کرنی ضروری ہیں جن سے زخم خوردہ سطح صاف اور انٹی سپٹک رہے۔ بنزوایٹ آف سوڈا کا سنگھانا نہایت عمدہ انٹی سپٹک اور مخرج بلغم اثر پیدا کرتا ہے۔ اسکی بجائے کوئی اور انٹی سپٹک اور مخرج بلغم انہیلیشن استعمال کر سکتے ہیں دیکھو انہیلیشن کا بیان۔

جب زخم رو بصحت ہوں تو دو یا تین حصہ سلور نائٹریٹ ہزار پانی میں ملا کر بطور فوارہ استعمال کرنا چاہیئے۔

نہم ذات الجنب کا علاج عام قواعد کے مطابق کرنا چاہیئے انجگہ ہم صرف اسقدر یاد دلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ جب تک پانی زیادہ مقدار میں جمع ہو کر سخت دلکشی پیدا نہ کرے تب تک شگاف یا نلکی سے ہرگز پانی نکالنے کا ارادہ نہ کریں۔ ورنہ سل کے پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

دہم نیوموتھوریکس جب پھیپھڑہ میں سوراخ ہو کر پلیورل کیویٹی میں ہوا داخل ہوتی ہے تو دفعتاً سخت درد اور صدمہ معلوم ہوتا ہے اسوقت مارفیا کی جلدی پچکاری کرنا یا لائکوار مارفیا پلانا درد اور صدمہ میں تخفیف کر سکتا ہے صدمہ میں مریض

کو تین چار روز تک آرام سے لٹائے رکھیں گفت و کلام نشست و برخاست اور تنفس کی حرکت سے منع کر دیں اور انتظار کریں کہ پھیپھڑے کا سوراخ بند ہو جاوے تب اگر زیادتی ہوا کی وجہ سے دکھشی زیادہ ہو تو باریک ٹروکار اور کینولا چوتھی اور پانچویں پسلی کے درمیان پستان کے مقابل داخل کر کے ہوا خارج کر سکتے ہیں۔ اگر ٹروکار داخل کرتے وقت سخت کھانسی شروع ہو جاوے تو فوراً سوراخ کے اردگرد ٹکیہ کو خوب زور سے دبائے رکھیں اور مارفیا کی جلدی پچکاری کریں اگر اس سے کھانسی میں تخفیف نہ ہو اور ہوا سینہ کی اندر سے جلد کے نیچے پھیلتی ہوئی معلوم ہو تو اول تو دباؤ سے اسکے پھیلنے کو روکیں ورنہ ٹروکار نکالکر سوراخکو فوراً کلوڈین اور سکن سے بند کر کے پٹی باندھ دیں۔

یازدھم پائیو تھوریکس جب تک پیپ کی مقدار اسقدر زیادہ نہ ہو جائے کہ سخت دکشی پیدا ہو اور دل بیجگہ ہے تب تک شگاف یا نلکی سے ہرگز پیپ نکالنے کا ارادہ نہ کریں کیونکہ پیپ کی وجہ سے پلیورا کی کیفیت ایسی متغیر ہو جاتی ہے کہ انمیں پیپ جذب نہیں ہو سکتی اور سیپٹک بخار ہونیکا کوئی اندیشہ نہیں رہتا علاوہ ازیں پھیپھڑہ ماؤف پر برابر دباؤ رہنے سے اسکو آرام ملتا نقصان سل زیادہ پھیلنے نہیں پاتا اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایسی حالت میں مریض برسوں زندہ رہتا ہے۔ لیکن شگاف دینے یا ٹروکار داخل کرنے سے پیپ خارج ہو کر سل کا نقصان پھیلنا شروع ہو جاتا ہے۔ ہاں اگر پیپ اندر ہی اندر متعفن ہو کر انفیکٹو فیور (سڑن کا بخار) پیدا کرے تو اسکا خارج کرنا لابد ہو جاتا ہے

دوازدھم فسچولا ان اینو۔ ناسور المقعد۔ اسکا علاج سوائے مناسب دستکاری کے اور کچھ نہیں ہے۔ لیکن اگر مریض سخت لاغر و کمزور ہو گیا ہے یا ناسور کی ساخت میں ٹیوبر کل مادہ پایا جاتا تو دستکاری سے کچھ فائدہ کی امید نہیں ہو سکتی

سیزدھم ایکوٹ ٹیوبرکلوسس اسکے علاج کا لب لباب صرف اسقدر ہے کہ مریض کو غذائیں اور الکحالک سٹی مولنٹ بافراط دیں اور بخار کو کونین اور سیلی سلک ایسڈ وغیرہ سے کم کرتے رہیں اور جو علامات درد وغیرہ پیدا ہوں انکا حسب قواعد عام علاج کریں اسکی علاج سے ناامید ہو کر تساہل کرنا کسی طرح جائز نہیں جسقدر غفلت کیجائے اسکا نتیجہ سراسر الٹ ہو۔ بلکہ یقین اور مستعدی کے ساتھ علاج کیا جاتا اسیقدر امید کامیابی ہو سکتی ہے۔ اس مرض کو قطعاً لاعلاج خیال کرنا سراسر غلطی ہے کیونکہ بعض اوقات ایسے مریض علاج سے اچھے ہو کر مدتوں زندہ رہے اور بعد میں کسی اور مرض کی وجہ سے فوت ہوئے اور معائنہ نعش سے ثابت ہوا کہ ان کو کبھی ایکوٹ ٹیوبرکلوسس بھی ہوا تھا۔

تھائی مال Thymol تھیمل پرائل فینال۔ یہ ایک نہایت عمدہ خوشبودار بے خراش۔ اینٹی سیپٹک ڈس انفیکٹنٹ و رافع بدبو ہے ہزار حصہ میں ایک حصہ ملکر سڑن اور خمیر کو روک دیتا ہے۔ داخلی طور پر سل سیفیہ کرم امعا و متعفن بخارات میں استعمال کیجاتی ہے بطور مرہم دادھ۔ سورائسس پٹی رائی سس سکریا وغیرہ جلدی امراض میں مفید ہے۔ اسکا غرغرہ کرنا یا بھاپ لینا یا فوارہ اندر پہنچانا گلو و حنجرہ کی متعدی سوزش میں فائدہ کرتا ہے جلد پر ایک فیصدی کا لوشن ملنا مچھر پسو کھٹمل اور جوں وغیرہ کو دور رکھتا ہے۔

خ ½ گرین سے ۲ گرین تک۔

تھائمس ولگیرس۔ **Thymus Vulgaris** اس درخت کے روغن میں سے تھائمال حاصل ہوتا ہے۔

تھرسٹ **Thirst** پیاس عطش کا بیان دیکھو۔

تھرش۔ **Thrush** ۔ سٹومے ٹائیٹس کا بیان دیکھو۔

تھرومبوسس **Thrombosis** وریدوں یا شریان یا قلب یا عروق جاذبہ کے اندر انجماد رطوبات بحالت زندگی ہو جانے کو تھرامبوسس کہتے ہیں۔ مگر عام طور پر اسکے یہی معنے لئے جاتے ہیں کہ وریدوں یا شریانوں کے اندر بحالت زندگی انجماد خون ہو جانا۔

اسباب اوّل ضرب سے کسی رگ کا کچلا جانا یا پھٹ جانا یا کٹ جانا یا کسی رگ کو باندھ دینا۔ دوم بیماری سے اندرونی سطح کا متورم یا زخمی ہو جانا سیوم کسی رگ کے اندر غیر جنس شے کا داخل ہونا امبولائی سے رکجانا چہارم خون میں انجمادی اجزا معمول سے زیادہ ہونا یا دوران خون کا سست ہو جانا پنجم بعض حالتوں میں خون کی انجمادی طاقت بڑھ جاتی ہے مثلاً پائی امیا بخار تعفن اخراج خون۔ ایام حمل وغیرہ میں جو تھرامبس رکے ہوئے خون میں بنتا ہے وہ سُرخ ہوتا ہے اور جو چلتے خون میں بنتا ہے سفید ہوتا ہے ایک دفعہ تھرامبس بنکر بعد میں اوسمیں حسب ذیل تغیرات واقع ہوتے ہیں۔

اوّل رنگ جذب ہونا شروع ہو کر سرخی سے زردی پر پھر سفیدی پہ آجاتا ہے۔

دوم کبھی رنگ ذرات اور ریشہ وغیرہ تمام جذب ہو کر بالکل تحلیل ہو جاتا ہے۔

سیوم کبھی اس میں ذرات اور انگور بکثرت پیدا ہو کر رفتہ رفتہ سخت مضبوط رسی کے طور پر ہو جاتا ہے۔

چہارم کبھی مضبوط رسی کے اندر نالیاں بنکر دوران خون قایم ہو جاتا ہے۔

پنجم کبھی اسمیں چونہ پڑکر کنکریاں بنجاتی جنکو فلیبولتھس کہتے ہیں۔

ششم کبھی کیمیائی تغیرات سے رقیق ہو کر دودھ کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

ھفتم کبھی پیپ یا تعفن کا مادہ پہنچکر سیپٹک یا متعدی پیپ بنجاتی ہے۔ اسطرح اسکے ٹکڑہ یا ریزہ خون کے ساتھ جاکر کسی اور چھوٹی رگ میں رکجاتے اور امبولزم بناتے ہیں۔

نتایج وعلامات۔ دوران خون بند ہو کر مختلف اعضا کے متعلق مختلف علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر اطراف میں سے کوئی بڑی ورید اسطرح بند ہو جائے تو خون رککر جمع ہونا شروع ہو جاتا اور اخراج رطوبات ہو کر سوء القنیہ یا ورم ہو جاتی ہے سخت حالتوں عضو مردار پڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ معدہ انتڑی اور گردہ کے تھرامبوسس سے جریان خون ہو سکتا ہے۔ دماغ کی تھرامبوسس سے سرسام ہو سکتا ہے الغرض کسی عضو کے تھرامبوسس سے اسکے فعل میں فساد واقع ہو جاتا ہے۔

تشخیص تھرامبس اور اُن انجماد خونیں جو مرنے کے بعد واقع ہو حسب ذیل شناخت ہے۔

بعد مرگ کا لوتھڑا سرخ نرم تر ہوتا ہے رگ کی دیوار سے چپکا ہوا نہیں ہوتا اور نہ کامل طور پر رگ کو بند کرتا ہے اور بآسانی پکڑ کر باہر کھینچا جا سکتا ہے یہ پہلے دل اور بڑی وریدوں میں بنتا ہے چھوٹی وریدوں میں پیچھے بنتا ہے مگر تھرامبس سخت مضبوط رگوں کی دیوار سے چپکا ہوا ہوتا ہے پہلے سرخ پھر رفتہ رفتہ زرد یا پھیکا سفید ہو جاتا ہے۔

تھریڈ ورمز Thread Worms چلونہ۔ انٹسٹائنل ورمز کا بیان دیکھو۔

تھورو ورٹ Thorowort ایوپے ٹوریم پرفولیئٹم کا بیان دیکھو۔

تھوس امریکن Thus American کاس فرنگین سس۔ اپنے خواص و افعال میں ریزن کے مشابہ ہے تھوع۔ خشک قے۔

تھیال Thiol جرمن الکتھیال۔ خارجی استعمال میں الکتھیال کیطرح وجع مفاصل مزمنہ۔ وجع القلب۔ ہرپز۔ اسکبیز۔ اکنی۔ زکیل۔ اگزیما وغیرہ میں مفید ہے۔

تھیپسیا گارگی نیکا۔ Thapsia Gerganioa یہ نسخہ جس مقام پر لگائی جاوے اسجکہ حب السلاطین کیطرح سوزش پیدا کرکے چھوٹی چھوٹی پھنسیاں اٹھا دیتی ہے اسلیئے سرفہ۔ وجع مفاصل۔ نقرس وغیرہ میں بطور کاؤنٹر اریٹنٹ استعمال کیجاتی ہے۔ داخلی استعمال میں مقوی اور زیادہ مقدار میں سخت مسہل ہے۔

خ فلوئڈ اکسٹراکٹ ۱۰ بوند سے ۳۰ بوند تک۔

تھیلین Thalline اسکا دوسرا نام ٹٹرا ہائیڈرو پیرا میتھل آکسی کائنولین ہے یہ نہایت قوی اینٹی پایریٹک یعنی دافع حرارت ہے۔ خون کی ہیموگلوبین کو کم کر دیتا۔ اعصاب سے گندھک اور فاسفرس علیحدہ کرکے انکی ساخت کو سخت نقصان پہنچا اور تحلیل کو کم کرتا ہے۔ بخار کی حرارت کم کرنے میں سب سے زیادہ قوی اور یقینی اثر رکھتا ہے لیکن اعصاب کیلئے زہر ہے اسلئے اسکا استعمال نہایت احتیاط سے کرنا چاہیے خ ۲ گرین سے ۸ گرین تک۔

تھی ایلین Thein نہایت قوی مسکن اوجاع ہے اور نافع وجع مفاصل و وجع القلب شقیقہ صداع عرق النسا در دکانڑنکل وغیرہ خ ۱ گرین سے ۵ گرین تک جلدی پچکاری ۱/۴ گرین سے ایک گرین تک۔

تھیوبروما آئیل Theobroma Oil کوکا بٹر کے تھیوبروما۔ اپنے خواص و افعال میں کیفین کے مشابہ ہے پس اسکا بیان دیکھو

تھیوبرومین Theobromine تھیوبروما آئیل پیسازیٹری کے بنانے میں مستعمل ہوتا ہے۔

تھیوبرومین سوڈی سیلی سلاس Theobromine Sodæ Salicylas

ڈائیٹورٹین کا بیان دیکھو۔

تھیوریسار سی نال Theoresoroinol بطور مرہم بہت سے جلدی امراض میں استعمال کیجاتی ہے۔ رسارسین اور کیٹریلک کی کیمیائی ترکیب سے حاصل کیجاتی ہے

تھیوکیمف Theocamph کافور اور سلفیورس ایسڈ گاس کے ملنے سے یہ سیال مرکب حاصل ہوتا ہے اور

کافور اور سلفیورس ایسڈ کیطرح نہایت قوی ڈس انفیکٹنٹ ہے۔

تھیونیفتھال Theonaphthal اسکا دوسرا نام بیٹا نیفتھال سلفائیڈ بھی ہے بطور اینٹی سپٹک ڈس انفیکٹنٹ اور اینٹی پایریٹک اسکو استعمال کر سکتے ہیں۔

ردیف تاء ہندی

ٹار Tar پکس لکوئیڈا کا بیان دیکھو۔

ٹارٹار ایمیٹک Tar Tar Emotic اینٹی مونیم ٹارٹریٹم کا بیان دیکھو۔

ٹارٹارک ایسڈ Tartaric Acid ایسڈ ٹارٹاک کا بیان دیکھو۔

ٹارٹریٹ آف کوئی نولین Tartarate of Quinoline کوئی نولین کا بیان دیکھو۔

ٹارٹی کالس Torticollis رائی نیک گردن کا اینٹھ جانا۔

اسباب (۱) وجع مفاصل (۲) فطرتی نقص (۳) ایک طرف کی سٹرنو میسٹائڈ عضلہ کا فالج یا تشنج۔

علامات۔ کبھی تو یہ تشنج مسلسل ہوتا ہے اور کبھی غیر مسلسل اور کبھی جھٹکے کے ساتھ گردن بار بار ماؤف سمت کو پھرتی رہتی ہے خیال اور فکر کے ساتھ یہ جھٹکے زیادہ ہوجاتے اور نیند کے وقت معدوم ہو جاتے ہیں ماؤف عضلوں میں کجلی کا احساس زیادہ تیز ہو جاتا ہے بعض اوقات تشنجی جھٹکے ایسے زور کے ہوتے ہیں کہ ٹھوڑی کی ضرب سے صحیح جانب کے شانوں پر زخم ہو جاتے اور کھانا پینا دشوار ہو جاتا ہے جب یہ مرض پیدائشی ہو یا ایک جانب کے عضلہ کے فالج سے پیدا ہوا ہو تب گردن ایکطرف برابر اینٹھی ہوئی رہتی ہے تشنجی ٹارٹی کالس کی وجہ سپائنل اکسیسری عصب میں نائد خراش کا ہونا بیان کیا گیا ہے مگر کسطرح یہ خراش ہوتا ہے ابھی تک معلوم نہیں۔

انجام۔ یہ مرض عموماً علاج پذیر نہیں ہوتا اور سخت حالتوں میں مریض کی زندگی دشوار ہوجاتی ہے یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ گردن کے مہروں کے کیریز اور دماغی امراض کے ضمن میں بھی تشنج عنق عارضی طور پر ہوجاتا ہے۔

علاج اگر بچہ میں پیدائش کے وقت یہ مرض ظاہر ہو تو عموماً اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ایکطرف کا سٹرنو میسٹائڈ عضلہ ٹوٹ جاتا ہے ایسی حالت میں گردن کو سیدھا کر کے مناسب پٹی کے ذریعہ قائم رکھنا کافی ہے جب تشنج کی وجہ سے یہ مرض ظاہر ہو تو پوٹاسیم برومائیڈ اور سنکھیا کھلائیں اور مقامی طور پر جلیسی میم یا کونایم یا ہایوسایمین یا کیورارا یا ایسرین یا اٹروپین یا مارفیا کی جلدی پچکاری کریں اور عضلہ مقابل کو مالشوں سے تقویت دیں اگر اس سے آرام نہ ہو تو گیلوانک بجلی عضلہ ماؤف کے نگا دیں اور فیراڈک جانب صحیح پر۔

اگر ان طبی تدابیر سے آرام حاصل نہ ہو تو دو قسم کے جراحی عمل بحالت مجبوری کر سکتے ہیں۔

اول ٹناٹومی یعنی ماؤف عضلہ کی نس کو کاٹ کر گردن کو سیدھا کرنا اور اسی وضع پر پٹی باندھکر قائم رکھنا۔

دوم سپائی نل اکسیسری عصب کو قطع کرنا یا کھینچ دینا۔
یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ان جراحی عملوں سے کبھی تو کامیابی ہوتی ہے اور کبھی نہیں پس انکی تجویز ہمیشہ خاص احتیاط کے ساتھ کرنی چاہیئے۔

ٹاروکولیٹ آف سوڈیم Tarocholate of Sodium سوڈیم کا بیان دیکھو۔

ٹانسلائی ٹس Tonsillitis گلے پڑ جانا۔ فیرنکس کے امراض کا بیان دیکھو۔

ٹانسلز۔ Tonsils لوزتین۔ فیرنکس کے امراض کا بیان دیکھو۔

ٹانکس Tonics مقویات۔ اسجگہ پر ہم مختصر فہرست مختلف اقسام مقویات کی درج کرتے ہیں۔ لیکن انکے خواص کی تشریح الفاظ خون نظام عصبی اور ہاضمہ کے بیان میں کرینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ۔

اوّل بلڈ ٹانکس یعنی مقویات خون مرکبات فولاد۔ فیرم ریڈکٹم حیوانی و نباتی روغن بنٹلار وغن ماہی۔ کبھی مکھن روغن کنجد۔ روغن بادام۔ روغن سرسوں۔ آکسائڈ آف منگنیز عشبہ۔

دوم نروائن ٹانکس یعنی مقویات اعصاب سم الفار۔ ورق نقرہ۔ سلور نائیٹریٹ۔ آکسائڈ آف سلور۔ برونیا آگزے لیٹ آف سیریم۔ بیلا طوطیا۔ کنولیریا۔ کسپی ریا ڈمیانا۔ ہائپو فاسفائٹ کچلہ۔ سٹرکنیا۔ سفید طوطیا۔ زنک فاسفائڈ۔ زنک ویلیریے ناس۔

سوم مقویات معدہ یعنی گیسٹرک ٹانکس حموضات معدنی ایلی ٹرس فیری نوز اینتھیمس۔ ایمپی یوشیا بولڈو۔ برڈاک کیلے مس سیڈرن رٹاری سیرے مس ورجیانا۔ گل بابونہ۔ کلوئین۔ چکوریم کالیومتھس۔ کالنسونیا۔ کاکولس کارڈیولس سکاٹسے بارک۔ کوپالچی بارک۔ کارنس فلوریڈا۔ گکارے نا۔ ہبلی نین۔ ہونگ نان۔ ہائڈراسٹس کینیڈنس ہائڈروکوٹائل ہیپوسس لوپولس یعنی سپرمم بولی گنیے ٹم آفی سنے لس۔ پوٹنٹلا۔ عقرقرحا۔ پیرابرا۔ سرپنٹری ہیپر ڈیا زنتھوزائی لم۔ سونف۔ اجوائن۔ لونگ۔ زیرہ سیاہ و سفید۔ سونٹھ۔ چرائتا۔ کواشیا۔ کلمبا۔ بنولے۔ امچور۔ نمک سیاہ نمک لاہوری۔ کلونجی۔ خوب کلاں۔ کونین۔ کچلہ۔ سٹرکنیا۔ کسپیکر۔ کیسکریلا۔ جنشین۔ پودینہ۔ دھنیا۔ سویا۔ کوتمیر انگلو پیپسین۔ کھاری ادویہ۔ تلخ ادویہ۔ خوشبودار لطیف روغن مثل آئل پیپرمنٹ۔ آئل انائیس۔ آئل کیریوفلائی وغیرہ تفصیل اور تشریح کے لیئے ان ادویہ کا بیان دیکھو اور نیز دیکھو بیان خون ہاضمہ و نظام عصبی کا۔

ٹایالزم Tyalism سیلان دہن کثرت لعاب دہن چونکہ اسکی وجوہات مختلف ہوتی ہیں اسلیئے اسکا علاج بھی مختلف طور پر کیا جاتا ہے پس اسکی علاج کا یہی اصول ہے کہ سبب کو دریافت کرکے اسکی مدافعت کریں۔ ایام حمل کے سیلان میں پوٹاسیم برومائڈ اور بیلاڈونا مفید ہیں۔
اگر خود منہ کے اندر کسی قسم کی سوزش یا آبلہ موجود ہوں تو پرمنگنیٹ آف پوٹاش پانچ چھے گرین فی پائینٹ پانی میں حل کرکے اسکے غرغرہ کرائیں اور بورک ایسڈ یا کلوریٹ آف پوٹاسیم یا ٹینک ایسڈ وغیرہ گلیسرین میں حل کرکے متواتر منہ کے اندر لگادیں یا چھال خیلان یا بیری یا جامن یا آنسیا ڈھاک کی نئی یا نیلا طوطیا یا پھٹکری یا غنچہ آنار وغیرہ پانی میں

جوش دیکر اسکے غرغرہ متواتر کرائیں۔ اگر کوئی دانت کرم خوردہ ہوگیا ہو تو اسکا حسب قاعدہ علاج کریں۔ پوٹاسی کلوراس مقامی اور داخلی استعمال میں لعاب دہن پر یہ خاص اثر رکھتا ہے کہ اگر بکثرت خارج ہوتا ہو تو اسکو کم کر دیتا اور اگر کم ہو تو زیادہ کر دیتا ہے بغرضیکہ ہر حال میں اسکو اعتدال پر لاتا ہے۔

اگر کسی اندرونی مرض متعلق معدہ و امعا و شش و دماغ وغیرہ کی وجہ سے ریفلیکس طور پر سیلان دہن زیادہ ہو تو اسکے لئے مخدرات ادویہ خاصکر افیون بیلاڈونا اٹروپیا پوٹاسیم برومائڈ مفید ہیں اگر کسی دوا کے استعمال کیوجہ سے سیلان بکثرت ہو مثلاً پارہ پوٹاسیم آیوڈائڈ تمباکو وغیرہ سے۔ تو یہ ادویہ فوراً بند کر کے اُنکے فادزہروں کے ساتھ سیلان کا عام اصول کیمطابق علاج کرنا چاہیئے۔

ٹائیفائیڈ فیور۔ Typhoid fever یہ ایک خاص قسم کا مسلسل بخار ہے جو خاص نباتات کیوجہ سے پیدا ہوتا اور عظم الطحال۔ اسہال بدقروح الامعا اسکی علامات ہیں جلد پر گلابی رنگ کے دھبے نمودار ہو جاتے ہیں۔

علامات۔ زمانہ سرایت الکیس روز تک خیال کیا گیا ہے اس زمانہ میں کوئی خاص علامات ظاہر نہیں ہوتیں بعض قدرے فساد اشتہا و ہاضمہ دردسر یا ضعف معلوم ہوتے ہیں جنکو مریض کچھ خیال نہیں کرتا اور اپنا کام کاج کرتا رہتا ہے ظہور بھی بتدریج ہوتا ہے سر کرا اور عاصل ہیں درد نشیان ضعف اور رعام بے چینی ہو کر لرزہ کے ساتھ خفیف بخار ہو جاتا ہے بعض تیز زبان میلی اور پیشاب سرخ عام بخاروں کی طرح سے ہو جاتے ہیں اکثر نکسیر جاری ہو جاتی ہے بخار ایک قاعدہ کے ساتھ پہلے ہفتہ میں روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے پھر دوسرے ہفتہ میں ایک حالت پر رہتا ہے اور تیسرے ہفتہ میں بتدریج کم ہوتا ہے۔ مثلاً پہلے روز شام کی حرارت سو درجہ پر ہے تو صبح کی حرارت ۹۹ درجہ ہو جاتی ہے۔ پھر اُس شام کی حرارت ۱۰۱ درجہ اور اگلی صبح کی حرارت سو درجہ رہتی ہے۔ اسی طرح ہر صبح اور شام کا بخار ایک درجہ روزانہ بڑھتے جاتے ہیں۔

دوسرے ہفتہ میں یکساں حالت رہکر تیسرے ہفتہ میں ایک درجہ روزانہ کمی ہوتی جاتی ہے۔ آخرکار حد اعتدال سے بھی کم ہو کر پھر اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ ایک دورہ کے بعد دوبارہ سہ بارہ بھی ایسا ہو جاتا ہے۔ اگر اسکی حرارت کا نقشہ کھینچا جاوے تو حسب ذیل صورت ہوگی۔

نقشہ حرارت کا صفحہ

آئندہ کا نمبر ۳۷۲ پر تحریر ہے۔

۱۰۶
۱۰۵
۱۰۴
۱۰۳
۱۰۲
۱۰۱
۱۰۰
۹۹
۹۸،۴
۹۷
۹۶
۹۵
صبح
شام
ایام مرض
۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴
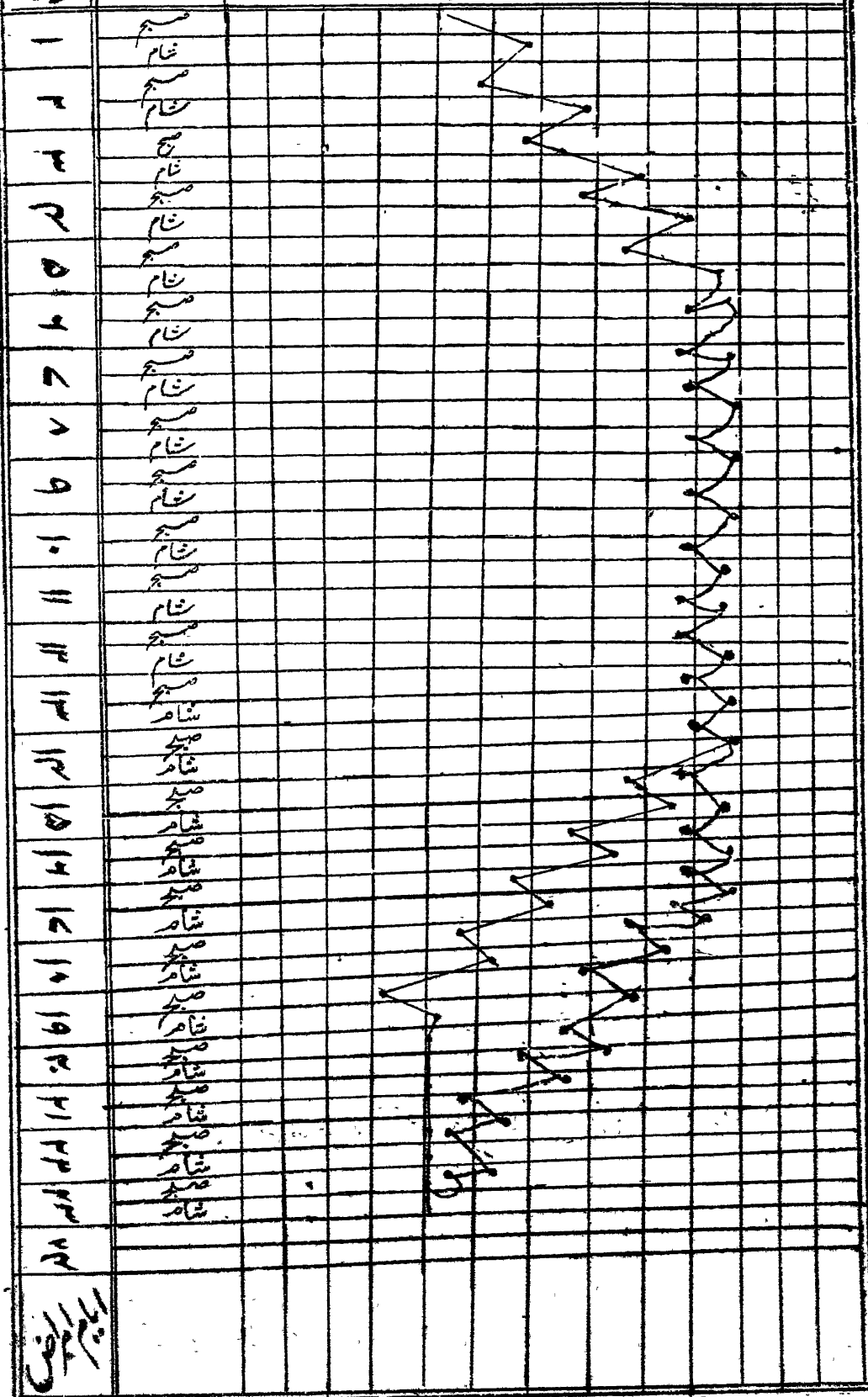
پہلے ہفتہ میں صبح کی حرارت ایک درجہ روزانہ بڑھتی ہے مثلاً آج ۹۹ ہے تو کل کو ۱۰۰ ہوگی پھر ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ وغیرہ
اسیطرح شام کی حرارت ایک درجہ روزانہ بڑھتی ہے مثلاً آج ۱۰۰ ہے تو کل کو ۱۰۱ ہوگی پھر ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۵ وغیرہ۔
شام کی حرارت صبح کی نسبت عموماً ایک درجہ زیادہ رہتی ہے۔ دوسرے ہفتہ میں ایک حالت پر رہکر تیسرے ہفتہ
میں اسیطرح بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔

ٹائیفائڈ کے گلابی دھبے کبھی چوتھے پانچویں روز بھی نمودار ہوجاتے ہیں مگر عموماً دوسرے ہفتہ میں ظاہر ہوتے
ہیں اور ۳۰ فیصدی میں آخر تک غائب بھی رہتے ہیں یہ دھبہ چھوٹے چھوٹے پن کے سر کی برابر قدرے اُٹھے ہوئے
نوکدار ہوتے ہیں۔ دبانے یا جلد کو کھینچنے سے غائب ہوجاتے اور پھر فوراً نمایاں ہوجاتے ہیں۔ تعداد میں عموماً
تھوڑے ہوتے اور غیر مساوی طور پر شکم و سینہ پر پیدا ہوتے ہیں۔ تمام دھبہ ایک ہی دفعہ برآمد نہیں ہوتے بلکہ بخار
کے خاتمہ تک یکے بعد دیگرے سلسلوں میں نکلتے رہتے ہیں ایک سلسلہ کی مدت عموماً چار یوم ہوتی ہے۔

شکم ابتدا سے کم و بیش تنا ہوا رہتا دبانے سے داہنے کولہ میں درد کرتا اور ریاح و رقیق براز کی گڑگڑ سنائی دیتی ہے۔
جو ہاتھ کو بھی صاف طور پر محسوس ہوجاتی ہے دوسرے ہفتہ میں نفخ درد اور غراہٹ زیادہ ہوجاتے ہیں اسہال
پہلے ہفتہ میں شروع ہوکر آخر تک کم و بیش جاری رہتے ہیں براز رقیق خفیف زرد رنگ کا اور بدبودار ہوتا اور دال کی پانی سی
ملتا جلتا نظر آتا ہے مقدار میں زیادہ اور بار بار خارج ہوتا ہے۔

خفیف ترکھانسی عموماً شروع سے ساتھ ہوتی ہے طحال پہلی ہفتہ میں بڑھ جاتی اور دوسری ہفتہ میں زیادہ ہوجاتی ہے
زبان پہلی ہفتہ میں تر درمیان میں سفید روئیں دار میل کی تہ سے ڈھپی ہوئی کناروں پر سرخ اور صاف ہوتی ہے
دوسرے ہفتہ میں یہی حالت ہوتی ہے مگر تیسرے ہفتہ میں خشک ہوکر بھورے سیاہ رنگ کی ہوجاتی ہے۔ غلیظ
لیس دار سیاہ میل اُس پر چھائی ہوئی ہوتی ہے۔

عموماً بارہویں روز ہذیان کی علامات شروع ہوجاتی ہیں پہلے تو بیخوابی بے چینی اور توحش غالب
ہوتا۔ پھر مریض بہکنے لگجاتا ہے۔

تیسرے ہفتہ میں مریض بہت نڈھال پڑا رہتا ہے اور اُسکی حالت ردی ہوجاتی ہے کروٹیں لینا دشوار ہوجاتا ہے چہرہ
پھیکا سیاہ رنگ کا ہوجاتا تا شنوائی ناقص ہوجاتی اور مریض نیم غشی کی حالت میں پڑا رہتا ہے۔ کبھی کبھی ہچکی کے
ساتھ خفیف بھوک شروع ہوجاتی ہے جسم پر ہاتھ لگانے سے درد محسوس ہوتا اور اگر مریض کو اچانک بلایا جاوے تو چونک
پڑتا ہے بعض بعض نسیں خود بخود سکڑتی اور ارادی حرکت کمزور اور رعشہ والی ہوجاتی ہے زبان نکالتے ہوئے کانپتی اور
بولتے وقت ہونٹھ لرزتے ہیں نبض پتلی نرم ضعیف اور تیز ہوجاتی ہے ۱۳۰ دفعہ فی منٹ چلتی ہے۔ ایک حملہ کے بعد ٹائیفائڈ
بخار کے دوبارہ سہ بارہ بھی دورہ ہوجاتے ہیں کبھی چوتھی پانچویں دفعہ بھی اُسکا دورہ دیکھا گیا ہے جن میں نئے سرے
تمام علامات کم و بیش ظاہر ہوتی ہیں۔ مگر یہ دورہ زیادہ مہلک نہیں ہوتے جیسا کہ ایک بیماری کے بعد خیال کیا جاسکتا
ہے۔ اسہال الدم سات آٹھ فیصدی مریضان میں ہوجاتے ہیں بعض میں خفیف بعض میں شدید اسکی بوجہ زخم یا سلف کے

کسی رگ کا کھلجانا ہوتا ہے۔

کبھی گہرے زخم کی وجہ سے انتڑی میں سوراخ ہو کر دفعتاً سخت ورم ہو کر پری ٹونائٹس سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے پیری ٹونائٹس کبھی بلا سوراخ کے بھی ہو جاتا ہے اور عوارضات ٹائیفائیڈ کے ضمن میں کبھی کبھی ظاہر ہو جاتے ہیں مثلاً البیومی نوریا۔ نیومونیا۔ پلمانری گینگرین۔ پلیوریسی۔ تھرامبوسس۔ ایمبالزم۔ پیروٹائٹس

نتائج ٹائیفائڈ۔ بخار کے بعد مریض عموماً کمزور اور دبلا رہتا ہے۔ انتڑیوں میں زخموں کی بعد غذائیت جذب کرنے کی طاقت مدتوں نہیں آتی۔ کبھی جنون اور مالیخولیا اسکے بعد ہو جاتا ہے۔

اختلافات۔ کبھی اس میں بخار نہیں ہوتا اور مریض بفکر چلتا پھرتا اور اپنا کام کرتا رہتا ہے۔ اکثر بخار کم رہتا ہے بچوں میں بخار بہت زیادہ کم و بیش ہوتا اور دھبہ کم نمایاں ہوتے ہیں۔ کبھی اسکے ساتھ سخت درجہ کی صفراوی قے ہوتی اور بخار میں زیادہ کمی بیشی ہوتی ہے یہ صورت زیادہ مہلک ہے کبھی اسکے ساتھ منینجائیٹس ہو جاتا ہے۔ کبھی چودہ روز کے بعد ہی بخار فرو ہو کر آرام کی صورت ہو جاتی ہے۔ کبھی بجائے اسہال کے قبض ساتھ رہتا ہے

اسباب۔ اسکا اصل سبب ایک بے سی لس ہے جسکو کلیب صاحب نے دریافت کیا تھا اسواسطے اسکا نام کلیب صاحب کا ٹائیفائڈ بے سی لس ہے اسکی پیدائش کی نسبت دو خیال ہیں ایک یہ کہ بعض ٹائیفائڈ سے دوسری جگہ پہنچتا ہے دوسرا یہ کہ حیوانی غلاظت کے تعفن سے از سر نو پیدا ہو سکتا ہے مگر اسمیں کوئی شک نہیں کہ غلاظت کے تعفن کے ساتھ یہ بے سی لس بہت کثرت سے بڑھجاتے ہیں۔ خواہ خود اُس تعفن سے پیدا ہو یا کسی مریض سے وہاں پہنچا ہو انسانوں میں پانی کے ذریعہ سے یہ مرض پہنچتا ہے۔ جب ٹائیفائیڈ مریض کی سلائی سے ملا ہوا متعفن کیچ ندی یا کوئے یا نالہ میں پہنچ جاتا ہے تو جو لوگ اسکا پانی پیتے ہیں انہیں سے اثر پذیر اشخاص میں سرایت کر کے مرض ٹائیفائڈ پیدا کر دیتا ہے۔ بعض لوگوں اور خاندانوں پر بعض کی نسبت اسکا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ طفولیت اور نوخیز عمر ضعف۔ کثرت ترددات و تفکرات صدمہ اور خراب غذا اس کی مدد ہوتے ہیں۔

کیفیت۔ انتڑی کے اُس حصہ میں جسکا نام الیم ہے پہلے سخت نزلہ ہو کر پےئرس پیچز پھول جاتے ہیں ایک ہفتہ میں پی ئرس پیچز پھول کر موٹے سخت اور غلیظ ہو جاتے ہیں دوسرے ہفتہ میں یہ غدود پھٹنے اور زخمی ہونے شروع ہوتے ہیں قریب قریب کے زخم آپسمیں ملکر خورد سطح کے مشابہ ہو جاتے ہیں کبھی تو محض میوکس میمبرین زخمی ہوتی ہے کبھی یہ زخم گہرے ہو کر لحمی پرتوں کو کھا جاتے ہیں کبھی لحمی تہ سے بھی گذر کر غائر میں تہ کو بھی زخمی بنا دیتے ہیں اور کبھی اس سے بھی گذر کر سیرس کوٹ کو کھا جاتے اور انتڑی میں سوراخ کر دیتے ہیں کبھی ثابت غدود مردار پڑ کر چھیچھڑے کیطرح سے علیحدہ ہو جاتے ہیں یہ کیفیت پیچز میں یکے بعد دیگرے ہوتی ہے کل میں ہر ایک ہی دفعہ ورم اور زخم نہیں ہوتے کبھی کبھی کسی رگ میں زخم ہو کر خون جاری ہو جاتا ہے تیسرے ہفتہ میں ورم خوردہ غدود تحلیل ہونے شروع

ہو جاتے ہیں ضمنی طور پر دوسرے اعضاے مثلاً شش جگر اور دماغ میں اجتماع خون ہو کر کبھی کبھی ورم ہو جاتا ہے طحال عموماً بڑھ جاتی ہے۔

امراض متشابہ۔ ٹیوبرکلر منجائیٹس۔ پلمانری تھائی سس گیسٹرو انٹسٹائنل کٹار۔ ٹفلائی ٹس نیوموینا۔ گلینڈرس۔ پائی ایمیا اینڈوکارڈائی ٹس۔

تشخیص۔ ٹائیفائڈ فیور کی خاص علامات حسب ذیل ہیں۔ شروع میں زبان کی نوک اور کناروں کا سرخ رہنا نبض تیز اور نرم ہونا پیٹ کا نفخ اور ورم ہونا طحال کا بڑھ جانا پیٹ کو دبانے سے داہنے کولے میں درد ہونا۔ گوشت کے دھوون کے مشابہ کثرت سے دست آنا بخار کا روز بروز بتدریج بڑھتے جانا اور صبح کی حرارت شام کی نسبت کم رہنا ٹیوبرکلر منجائیٹس میں بخار مسلسل مگر کم درجہ کا نبض تیز اور سخت صداع۔ دوران سر قے قبض شکم عموماً سکڑا ہوا عارضی بھینگاپن پتلیاں غیر مساوی۔ آنکھ کے آپٹک نیورائی ٹس کی علامات تھائی سس۔ شدید کھانسی۔ نفث الدم بلغم میں پھیپھڑوں کے ٹکڑے خارج ہونا۔ بخار مسلسل پھیپھڑے کا ٹھوس ہو جانا رات کو پسینہ کثرت سے آنا خارہو جانے کی علامات گیسٹرو انٹسٹائینل کٹار یعنی معدہ اور انتڑی کا ورم اس میں بخار مسلسل رہ سکتا ہے مگر ٹائیفائڈ کی نمونہ کا نہیں ہوتا نہ دستوں کی وہ کیفیت ہوتی ہے۔ ٹفلائیٹس میں بخار خفیف مقامی ورم اور درد زیادہ قے بکثرت نیومونیا کھانسی بکثرت بلغم غلیظ اور بھورے رنگ کا بخار مسلسل زیادہ تفصیل کے واسطے ان امراض کا بیان علیحدہ علیحدہ دیکھو

انجام موت کی اوسط اس مرض میں ۱۵ اور ۲۰ فیصدی کے درمیان شمار کی گئی ہے۔ بچے بہت کم مرتے ہیں۔ ضعیف حاملہ اور شرابیوں میں تعداد موت زیادہ رہتی ہے۔

علاج۔ اس مرض کا علاج ہم چار حصوں میں تقسیم کر کے بیان کرتے ہیں۔

اول حفظ ماتقدم۔ ٹائیفائڈ فیور کا خاص زہر جو ایک قسم کی باریک نباتات ہیں۔ دستوں میں بکثرت ہوتا ہے اور اسی غلاظت سے کسی کھانے پینے کی شے میں ملکر دوسرے اشخاص کے اندر سرایت کرتا ہے مثلاً بیمار دار کے ہاتھ پر یہ غلاظت لگجاے یا مریض کے غلیظ کپڑے کسی برتن کے ساتھ چھو جائیں اور بعد میں ہاتھوں اور برتنوں کی صفائی میں کافی احتیاط نہ کیا جاوے یا غلاظت کے ذرات خشک ہو امیں اڑتی ہو دوسرے کے منہ یا کھانے پینے کی چیز میں پہنچ جائیں یا بدنالیوں کی غلیظ ہوا کے ساتھ یہ ذرات ملکر منہ کے اندر داخل کر جائیں غرضکہ یہ نباتی ذرات خواہ ہاتھوں سے یا ہوا سے یا اشیاے اکل و شرب کے ساتھ جب کسی شخص کے منہ میں پہنچکر امعا تک پہنچ جاتے ہیں تو ٹائیفائڈ فیور شروع ہو جاتا ہے۔ دودھ میں یہ نباتی ذرات بہت جلدی ترقی پکڑتے ہیں۔ زمین کے اندر نو فیٹ تک مدتوں زندہ رہ سکتے ہیں پس اس مرض سے بچنے کے لیے مفصلہ ذیل اصول ہیں۔

(۱) اگر ایسے مریض کے بدن اور کپڑوں کو ہاتھ لگانے کا اتفاق ہو تو فوراً بعد میں گرم پانی اور صابن کے ساتھ

ہاتھ دہو کر کاربالک یا مرکری لوشن کے ساتھ اینٹی سپٹک کرلینا چاہیئے۔

(۲) غیر جگہوں میں خاصکر جبکہ اس مرض کا شبہ ہو ہمیشہ پانی اُبالکر اور فلٹر کرکے استعمال کرنا۔

(۳) دودھ ہمیشہ جوش کرکے پینا۔

(۴) مریض کے دستوں کو ہمیشہ چار یا پانچ حصہ کاربالک (۵ فیصدی) یا مرکری لوشن (ایک فی ہزار) ملکر یا کافی مقدار ان بوجھا چونہ اور پانی ملاکر جابات سے دور کرانا۔

(۵) مریض کے کپڑے بستر رومال برتن وغیرہ پانی میں اُبال کر کاربالک لوشن ۵ فیصدی یا مرکری لوشن ایک فی ہزار سے اینٹی سپٹک کرتے رہنا اور دوسرے تیسرے روز بدلتے رہنا۔

(۶) کمرہ کے دروازوں اور طاقیوں کو کافی وقت تک کھلا رکھنا اور گندھک۔ لوبان۔ اجوائین وغیرہ کی دہونی سے ہوا کو اینٹی سپٹک کرتے رہنا۔

(۷) مریض کے کمرہ میں دری پردہ۔ قالین۔ کپڑے۔ کاغذ کتابیں۔ برتن وغیرہ کوئی غیر ضروری شئی نہ رکھنا۔

(۸) اگر مریض کا علاج اسکے مکان پر کیا جاوے تو اسکے لئے حتی الوسع علیحدہ کھلا ہوادار اور سادہ کمرہ تجویز کرنا۔

(۹) مریض کے تھوک۔ بلغم اور پس خوردہ شئے کو برازکے برابر خوفناک تصور کرکے اُسکا اُسیقدر احتیاط کرنا جیسا کہ دستوں کا۔

دوم خاص مرض کا علاج ۔ اسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مناسب غذاؤں اور مقویات سے مریض کی طاقت کو ترقی دیں تاکہ مرض کا مقابلہ بخوبی کرسکے اور اینٹی سپٹک ادویہ کے ذریعہ امعا اور خون کو نباتی ذرات کی ضرر سے محفوظ رکھیں۔ مریض کو ہر قسم کی حرکت سے منع کرکے نرم بستر پر آرام سے لٹائے رکھیں غذاؤں میں دودھ۔ یخنی شوربا بیضہ نیمبرشت۔ ساگودانہ۔ رقیق غذائیں۔ اراروٹ۔ چائے۔ کھچڑی۔ آش جو۔ ملاّ لحم مارالجبن۔ فرنی وغیرہ تجویز کرسکتے ہیں۔ ان غذاؤں کے دینے میں یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ قوت ہاضمہ کی حد تک دیجائیں جسقدر غذا بآسانی ہضم نہ ہوگی اُس سے ثقالت نفخ اسہال تپش اور تعفن بخار کا اندیشہ ہے کیونکہ غیر ہضم فضلات متعفن ہوکر خون کو خراب کرینگے اور امعا میں اُنسے خراش و سوزش پیدا ہوگی۔ برعکس اسکے اگر غذا میں کمی رہے تو قوت مدافعت زائل ہوکر مرض ترقی کریگا۔ غذا مقوی و قلیل القدر و کثیر الغذا اور سریع الہضم ہونی چاہیئے۔ دودھ ایک نہایت عمدہ اور لطیف غذا ہے لیکن اکثر بخار کیحالت میں جبکہ معدہ اور امعا کی قوت ہاضمہ ضعیف ہوجاتی ہے بکمال ہضم کرنا مشکل ہوتا ہے جب یہ خالص ہضم نہ ہوسکے تو ایک پیالہ دودھ میں ۲۰ گرین سوڈا بائی کاربہ ۳۰ گرین پوٹاش بائی کار ۳ گرین میگنیشیا اور ۳۰ گرین نمک ملادینا چاہیئے۔ سخت بخار کیحالت میں خون کا پانی بہت کم ہوجاتا ہے اسلئے اُس وقت پانی کافی مقدار میں پلانا ضروری ہے۔ دودھ کے ساتھ لائم واٹر یا آش جو ملاکر دینا بھی اُسکو زود ہضم کردیتا ہے شروع مرض میں شراب کی ضرورت نہیں لیکن جب سخت نقاہت اور ضعف لاحق ہوکر نبض رقیق ضعیف سست اور نرم ہوجاے زبان پر خشکی میل اور بصورت رنگ چھاجائے اُسحالت میں تقویت کیلئے شراب پلانا ضروری ہوجاتا ہے۔ ٹائیفائڈ فیور کا خاص علاج امعا و خون کو اینٹی سپٹک کرنا ہے اس مطلب کیلئے بیشمار اینٹی سپٹک اور

میں سے جو چاہیں استعمال کر سکتے ہیں لیکن ہم ذیل میں چند ادویہ کی طرف جو ہماری رائے میں اعلیٰ درجہ پر قابل
اعتبار ہیں خاص توجہ دلا کر بعد میں دوسری ادویہ کا نام تذکرتاً درج کرینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(۱) کلورین اور کونین مکسچر۔ اسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک ۱۲ اونس کی بوتل لیکر اسمیں ۳۰ گرین کلوریٹ آف
پوٹاش ڈالو اور اسپر ۶۰ بوند سٹرانگ ہائڈروکلورک ایسڈ ڈالکر فوراً مضبوط ڈاٹ لگا دو۔ اب کلورین گاس
پیدا ہو کر بوتل سبز رنگ کی ہوا سے بھر جائیگی۔ تب تھوڑا تھوڑا پانی اس بوتل میں ڈالکر اور بوتل کا منہ بند
کرکے ہلاتے جاؤ تاکہ کلورین گاس پانی میں حل ہو جائے۔ یکدفعہ زیادہ پانی ڈالنے میں یہ نقصان ہے کہ
تمام کلورین گاس خارج ہو جائیگی۔ آخرکار جب بوتل پانی سے بھر جائے تو اسمیں ۲۴ گرین سے ۳۰
گرین تک کونین ڈالکر حل کر لو۔

یہ ایک نہایت عمدہ اینٹی سیپٹک مکسچر طیار ہو گیا ہے۔ اسکو ایک اونس خوراک میں چار پانچ دفعہ روزانہ
پلا سکتے ہیں۔ اس سے ہاضمہ کو تقویت زبان پر صفائی بخار میں کمی عام طاقت اور صحت میں ترقی اور براز
کی بدبو دفع ہو جاتی ہے تھوڑے ہی عرصہ میں مریض روبصحت ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ کونین زیادہ
مقدار میں بجائے فائدہ کے بہت سے نقصانات کرتی ہے خشک کونین کا ہضم ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اس
مرکب میں کونین ایک مناسب مقدار اور ہیئت میں ہے۔

(۲) کیلول۔ شروع مرض میں اسکا دینا نہایت مفید ہے کیونکہ اس سے امعا صاف اور اینٹی سیپٹک ہو جاتی ہیں
لیکن ٹائیفائڈ اسہال میں صرف یہی نہیں بلکہ ہر ایک مسہل کے دینے میں یہ اندیشہ ہے کہ کسی زخم کی جگہ پر انتڑی
پھٹ جائے جسکا نتیجہ ناگہانی موت ہو سکتا ہے بہت تھوڑی مقدار میں اس سے کافی اینٹی سیپٹک فائدہ
حاصل نہیں ہو سکتا

(۳) سلفیورس ایسڈ ۲۰ بوند سے ۳۰ بوند تک فی خوراک چار چار گھنٹہ بعد۔

(۴) بسمتھ سیلی سلاس ایک عمدہ اینٹی سیپٹک اور دافع اسہال ہے۔ اسکو دو حصہ مثیا نیفتھال کے ساتھ ملا کر دیسکتے ہیں

(۵) نیفتھال۔ کاربالک ایسڈ کی نسبت کم ضرر کنندہ ہے لیکن اینٹی سیپٹک فایدہ میں اس سے چار چند قوی ہے
اور چونکہ یہ پانی میں حل نہیں ہوتا اسلیئے امعا پر بخوبی اپنا اینٹی سیپٹک اثر کرتا ہے۔

(۶) سلفو کاربولیٹ آف زنک خراب بو اور ذائقہ اور خراش سے مبرا ہے۔ دو تین گرین کی گولیاں بنا کر چھ سات
گولی روزانہ کھلا سکتے ہیں۔

(۷) ٹرپنٹاین۔ اسکی بھاپ اڑکر زخموں کو بخوبی اینٹی سیپٹک کرتی رہتی ہے۔

(۸) بورک ایسڈ یہ ایک سہل الوصول سستی اور عمدہ اینٹی سیپٹک ہے۔

(۹) آیوڈوفارم۔ آیوڈین۔ کاربالک ایسڈ کے روٹ۔ ہائپو سلفائٹس۔ سیلی سلک ایسڈ۔ سیلال۔ ایوکلپٹس آئیل
رساسین۔ ٹینین۔ سلفائڈ آف کاربن۔ کافور۔ اجواین۔ پیپرمنٹ۔ روغن نعناع۔ روغن پودینہ۔ روغن لونگ۔ روغن اجوائن

انمیں سے کوئی شے حسب موقعہ استعمال کرسکتے ہیں۔

سوم عوارضات متعلقہ کا علاج

(۱) ... جب تک بخار ۱۰۳ درجہ سے کم ہے تب تک اینٹی پائرین اینٹی فیبرن فیناسیٹین وغیرہ مضعف دوران ادویہ ہرگز نہ دینی چاہئیں کیونکہ بخار کی اصل جڑ متعفن مادہ کا خون میں جذب ہوجانا ہے اسلیئے معمولی اینٹی سیپٹک ادویہ ہی اسکو کم رکھتی ہیں اور اینٹی پائریٹک ادویہ کا اثر محض عارضی ہوتاہے لیکن جب ۱۰۳ یا ۱۰۴ درجہ سے بخار زیادہ ہے اُسوقت بہت جلدی اُسکا کم کرنا ضروری امر ہے اسلیئے اسحالت میں اینٹی پائریٹک ادویہ یا وارم سپنج یا کولڈ سپنج وغیرہ سے حرارت کو کم کرنا چاہیئے ۱۰۳ درجہ سے کم بخار میں کلورین اور کوئین مکسچر پلانا یا کوئین فیناسیٹین ہموزن ۲ گرین خوراک میں فی گھنٹہ دینا کافی ہیں۔

(۲) اسہال مریض کو ہر قسم کی حرکت سے منع کرنا۔ آرام سے نرم بستر پر لٹائے رکھنا۔ غذائیں سریع الہضم اور لطیف کھلانا شروع مرض ہیں امعا کو کیلومل کے ساتھ صاف اور اینٹی سیپٹک کرنا بعد ازان بورک ایسڈ یا کلورین و کوئین مکسچر کے ساتھ برابر اینٹی سیپٹک رکھنا۔ غذاؤں میں برابر یہ احتیاط رکھنا کہ امعا میں متعفن ہوکر خراش اور نفخ پیدا نکریں پس یہی تدابیر انسداد اسہال کے لیئے کافی ہیں لیکن اگر باوجود ان تمام تدابیر کے اسہال زیادہ ہوتے جائیں تو سمجھنا چاہیے کہ ٹایفائڈ بناتات کا زہر بڑے زور کے ساتھ امعا میں سوزش اور قرح پیدا کررہا ہے پس ایسی حالت میں افیون۔ ٹینک ایسڈ۔ بسمتھ سیلی سلاس نہایت عمدہ ادویہ ہیں۔ ہر ایک دست کے بعد مفصلہ ذیل نسخہ کے حقنہ کرنا نہایت مفید ہے۔

ڈوورس پاؤڈر ۵ گرین۔ ٹینک ایسڈ ۱۰ گرین۔ گم میوسلیج ایک اونس نیم گرم پانی ۲ اونس۔ ایک آٹھ دس انچ کی نلکی اندر پہنچا کر اُسکے راستہ پچکاری کرنی چاہیئے۔

اگر سخت نفخ اور کشیدگی ہو تو شکم پر ٹرپنٹائن کا سینک کرنا مفید ہے۔

(۳) اسہال الدم۔ مریض کو کلی آرام دینا شکم پر فلالین کا ٹکڑا نرم باندہنا ٹینک ایسڈ اور ڈوورس پاؤڈر کے حقنہ کرنا اور ساتھ ہی ٹینک ایسڈ ۱۰ گرین ٹنکچر اوپیم ۲۰ بوند ایسڈ سلفیورک ڈائلیوٹ ۳۰ بوند۔ ایکوا سنے من ایک اونس ایسی ایک خوراک تین تین گھنٹہ بعد پلانا۔ یا ٹرپنٹائین ۳۰ بوند کی خوراک میں پلاتے رہنا کافی ہو۔

(۴) پرفریشن یعنی امعا میں سوراخ ہوجانا۔ اسکی پہچان یہ ہوتی ہے کہ دفعتًا سخت درد و ضعف کمی حرارت غریزی اور علامات پیری ٹونائٹس ظاہر ہوجاتی ہیں۔ ایسی حالت میں افیون زیادہ مقدار میں دینی چاہیئے ہر قسم کی حرکت سے قطعًا منع کرنا اور تمام غذائیں سوائے خفیف مقدار پانی کے بند کردینا ضروری ہے جب علامات مندمہ شروع ہوں تب بھی ان امورات کی پابندی کرائیں اور اگر پاخانہ کی حاجت ہو تو صابون اور نیم گرم پانی سے حقنہ کریں تاکہ براز نرم اور رقیق ہوکر بآسانی خارج ہوجائے اور امعا کو کچھ زور نہ کرنا پڑے

(۵) ضعف قلب۔ اسکے لیئے سٹرکینا اور کیفین سب سے بہتر ادویہ ہیں۔

(۶) دماغی تکالیف مثلاً بےخوابی۔ ہذیان۔ بےچینی۔ صداع وغیرہ کا علاج عام اصول کے مطابق کرنا چاہیئے۔
جہانتک ممکن ہو انکا علاج مقامی طور پر جلدی پچکاریوں لیپ مالش وغیرہ سے کرنا بہتر ہے۔

چہارم ایام صحت کی حفاظت۔ اس زمانہ میں اس امر کا نہایت احتیاط چاہیئے کہ مریض کوئی سخت و خشک غذا ہرگز نہ کھائے اور چلنے پھرنے کا ہرگز ارادہ نہ کرے۔ جب بخار نہیں رہتا تو مریض سمجھتا ہے کہ اب زیادہ پرہیز اور پڑے رہنے کی ضرورت نہیں لیکن اُنکو معلوم نہیں کہ امعا کے اندر زخموں نے بہت سی مقامات ایسے پتلے اور کمزور کر دیئے ہیں کہ ذرا بھی حرکت یا سخت غذا کی حراش سے شکستہ ہو کر مریض کی جان تلف کر سکتے ہیں پس اسکے رفیقوں اور عزیزوں کو صاف طور پر اس اندیشہ سے آگاہ کر دینا چاہیئے۔ بخار فرو ہونے سے کم سے کم دو ہفتہ تک برابر تمام احتیاط ضروری ہیں۔

ٹائیفس فیور Typhus Fever یہ ایک متعدی بخار ہے جو تین ہفتہ کے قریب رہتا اور جس میں دماغی ضعف بشدت ہوتا اور سیاہ انجرات نمودار ہوتے ہیں۔ شروع میں عموماً لرزہ کا بخار ہو کر دردسر ہو جاتا اور غثیان و قے غالب ہوتی ہیں۔ دماغ پریشان رہتا اور خیال ہر ایک بات پر قایم رکھنا محال ہو جاتا ہے۔ تمام حواس سست پڑ جاتے اور چہرہ سے بیخبری اور رفادانی برستی ہے۔ جلد گرم رہتی۔ نبض تیز اور کمزور ہو جاتی ہے۔ تمام عضلات سست اور ڈھیلے پڑجاتے ہیں۔
قبض رہتا۔ زبان پر میل کی سفید یا بھوری تہ جمجاتی ہے پہلے ہفتہ میں یہ تمام علامات بڑہتی جاتی اور دوسرے ہفتہ میں اُن تمام کی شدت انتہا درجہ کو پہنچ جاتی ہے تیسرے ہفتہ میں تخفیف شروع ہو کر رفتہ رفتہ کلی آرام ہو جاتا ہے عموماً چودہویں دن کے بعد تمام علامات میں تخفیف نمایاں ہو جاتی ہے۔
ٹائیفس کے انجرات خاص قسم کے ہوتے ہیں چھوٹے چھوٹے گول بھورے سیاہی مایل دھبے صاف طور پر نمایاں ہوتے ہیں جو جلد سے اُٹھے ہوئے نہیں ہوتے یہ شکم اور سینہ پر ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی کبھی اطراف پر بھی بخار سے چوتھے پانچویں روز نمودار ہو کر چودہویں دن تک برابر رہتے ہیں تیسرے ہفتہ میں اور علامات کی تخفیف کی ساتھ دفعتاً غائب ہو جاتے ہیں سخت حالتوں میں بڑے بڑے دھبے بھی نمودار ہوتے اور جلد کے نیچے خون جاری ہو جاتا ہے اسکی ضمن میں اکثر پھیپھڑوں کا اجتماع خون ہو کر نیومونیا بھی ہو جاتا ہے کیونکہ مریض شدت ضعف کی وجہ سے چت لیٹا رہتا اور کروٹیں بدلنا اُسکے واسطے مشکل کام ہو جاتا ہے۔
اسباب یہ مرض سرد اور معتدل ملکوں میں زیادہ ہوتا ہے ایک دفعہ ہو کر دوبارہ نہیں ہوتا مگر شاذ و نادر طور پر۔ اسکا زہر ایک مریض سے دوسرے مریض کو ہوا کے ذریعہ سے پہنچتا ہے۔ زیادہ ہوا میں ملنے سے بےاثر ہو جاتا ہے اگر مریض کو تنگ کمرہ میں رکھا جائے جو کافی طور پر ہوادار نہ ہو تو اس کمرہ کے اندر رہنے والے اور شخص بھی مبتلا ہو جاتے ہیں لیکن جب اس کمرہ کی ہوا نکلکر دوسرے مکانوں میں پہنچتی ہے تو اُسکا زہر رقیق ہو کر بےاثر پڑ جاتا ہے گویا کہ یہ مرض عبور کر کے ایک مکان سے دوسرے مکان تک نہیں پہنچ سکتا اسی واسطے یہ مرض کھلے دیہات میں شاذ و نادر اور تنگ شہروں میں کثرت سے ہوتا ہے۔

کیفیت مرنے کے بعد خون رقیق اور سیاہ ہو جاتا قلب کے جوفوں میں خون کے نرم مضغہ دیکھے گئے ہیں۔ دماغ میں اجتماع خون ہو جاتا گردن کے سمپے تھیٹک گینگلیا ایک دانہ دار مادہ پڑکر بڑھ جاتے ہیں۔ قلب کی دیواریں نرم اور ڈھیلی پڑ جاتی ہیں۔

تشخیص ٹائیفائڈ بخار اور امراض دماغی سے کبھی اشتباہ ہوسکتا ہی مگر کیفیت اخراجات بخار قبض ضعف عضلات اور درد پر نظر کرنے سے باسانی تشخیص ہو جاتی ہے۔

انجام اوسط موت ۱۰ فیصدی سے ۲۰ فیصدی تک ہی مریض جسقدر زیادہ عمر کا ہو اسی قدر موتیں زیادہ ہوتی ہیں۔

علاج جو کچھ ٹائیفائڈ فیور کے علاج میں بیان کیا گیا اسی کے مطابق ٹائیفس فیور کا علاج ہے۔ فرق صرف اسقدر ہے کہ اس مرض میں کھلی ہوا کی زیادہ ضرورت ہی اسلیئے مریض کو بالاخانہ میں رکھنا چاہیئے۔ دوسرے بیمار دار ونکو ہرگز ہرگز اُس کمرہ میں نہ رہنے دیں کیونکہ یہ مرض ہوا کے ذریعہ پھیلتا ہے اور کھلی ہوا میں پھیلکر بے اثر ہو جاتا ہے برعکس ٹائیفائڈ فیور کے جو خوردنی و نوشیدنی اشیا کے ساتھ پھیلتا ہے اور بذریعہ ہوا نہایت شاذ و نادر اس مرض میں شروع سے ضعف زیادہ ہوتا ہے اسوجہ سے شراب کی ابتدا سے ہی زیادہ ضرورت پڑتی ہی سر اور دماغ کے متعلق شکایات مثل صداع بے خوابی بے چینی وغیرہ اسمیں زیادہ لاحق ہوتی ہیں۔ ان علامات کا علاج سر پر برف لگانا۔ کلورل ہائیڈریٹ و پوٹاسیم برومائڈ وغیرہ دینا۔ قفائے گردن پر رائی لگانا۔ یا چھالہ اٹھانا یا گلاس کھینچنا ہے۔

غذا کی نسبت یہ ضروری امر نہیں کہ رقیق اور سیال دیجاوے اور مسہلات کا بھی اسمیں چنداں اندیشہ نہیں کیونکہ ٹائیفائڈ فیور کی طرح اس مرض میں امعا کے اندر سوزش ہو کر زخم نہیں پڑتے۔

ترش چیزیں مثلاً شربت لیموں و نارنگی وغیرہ اسمیں خاص فائدہ کرتی ہیں۔

عموماً دو ہفتہ کے بعد بخار خود بخود فرو ہو کر مریض روبصحت ہو جاتا ہے اسلیئے طبیب کی دانائی اسی میں ہی کہ جس تدابیر سے ان چودہ ایام کو بعافیت اختتام تک پہنچاوے یعنی جو علامات شدید مثلاً سخت بخار قبض۔ صداع۔ ہذیان۔ بیخوابی ضعف قلب وغیرہ پیدا ہوں انکا دفعیہ کرتا رہے اور خفیف علامات کی چنداں پروا نہ کرے اور اینٹی سیپٹک تدابیر پر باستقلال قایم رہے۔

ٹٹرا آیوڈول Tetra iodol یہ آیوڈول کا دوسرا نام ہے پس اسکا بیان دیکھو۔

ٹٹرا ہائیڈرو پیرا میتھل آکسی کائنولین Tetrahydroparamethyl oxykinoline یہ تھیلین کا دوسرا نام ہی پس اسکا بیان دیکھو۔

ٹراکومیٹس آفتھلمیا Trachomatous Ophthalmia گرینولر لڈز کا بیان دیکھو۔

ٹرانس - Trance یہ ایک قسم کی گہری نیند ہے جس سے مریض بیدار نہیں کیا جاسکتا اور

جو کسی دماغی نقصان یا زہر کے بغیر پیدا ہوتی ہے چونکہ یہی حالت مسمرزم سے بھی پیدا کیجا سکتی ہے اس لیے اسکو قدرتی
هپناٹزم بھی کہتے ہیں۔ قوت ارادہ اور عضلات کے سست ہونے کی وجہ سے اسکا نام لتھارجی بھی ہے تیسرا نام اسکا مرض
خواب بھی ہے۔ یہ حالت دفعتاً طاری ہو کر مریض کبھی گھنٹوں کبھی دنوں کبھی ہفتوں تک خواب کی حالت میں پڑا رہتا ہے
ایک سال تک بھی یہ حالت دیکھی گئی ہے۔ دیرپا حالتوں میں مریض وقفہ وقفہ سے ہوش میں آکر اپنے ارادہ سے کھاپی لیتا اور
پھر بیہوش پڑ جاتا ہے ابتدا میں ہسٹیریا اور مرگی کے مشابہ تشنج بھی ہوجاتے ہیں اور کبھی گرمی یا سردی کا حس یا گولا اطراف
سے سر کی طرف جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے چہرہ پیلا پھیکا رہتا ہے عضلات ڈھیلے ہو کر اطراف نرم پڑ جاتے ہیں کبھی کبھی بیان
میں یا ابتدا میں سختی عضلات بھی ہوجاتی ہے اور تشنجی حرکات بھی ظاہر ہوتی ہیں پلکیں عموماً بند ڈیلے چڑھے ہوئے
اور پھرے ہوئے رہتے ہیں ریفلیکس حرکات سست پڑ جاتی ہیں کہ نسوار دینے یا انٹیمن کو دبانے یا قرنیہ کو چھونے
سے کوئی حرکت پیدا نہیں ہوتی مگر کبھی کبھی کسی قدر حرکات ہو بھی جاتی ہیں عموماً ہوش بالکل نہیں رہتا کبھی کبھی ارادی حالت
ہی زائل ہوتی ہے سانس بول و براز پسینہ اور حیض معمولی طور پر آتے رہتے ہیں مگر سخت حالتوں میں موت کے مشابہ حالت
ہوجاتی ہے جسکو سکتہ کہتے ہیں۔ اکثر میں اسکے دورہ ہوتے رہتے ہیں۔ انجام عموماً اچھا ہوتا ہے۔ عام ضعف اور حالت
نیم مردگی کی وجہ سے بہت کم غذا پر مریض زندہ رہجاتا ہے سکتہ اور موت میں تشخیص اسطرح ہوسکتی ہے (۱) تعفن کا
پیدا نہ ہونا موت کے بعد ایک دو یوم میں ہی تعفن شروع ہوجاتا ہے مگر اسمیں کبھی نہیں ہوتا (۲) بجلی لگانے سے
عضلات کی حرکت معلوم ہوسکتی ہے (۳) اپتھلماسکوپ سے فنڈس کی حالت غیر متغیر نظر آسکتی ہے۔

علاج۔ اسکا علاج محض اسقدر ہے کہ زمانہ خواب میں ناک کے راستہ ربڑ کی نلکی معدہ تک پہنچا کر غذا اور دوائی برابر دیتے
رہیں۔ اگر کسی وقت نیند میں کمی معلوم ہو تو مریض کو تیز نسواریں۔ امونیا اور امائل نائٹریٹ وغیرہ سنگھا دیں جسم کے مختلف
حصوں پر رائی کا پلستر لگا دیں۔ اور تیز گیلوے نک بجلی پاس کریں۔ گہری نیند میں بھی بعض اوقات ان تدابیر سے بیداری
ہوجاتی ہے۔ سٹرکنیا کی جلدی پچکاری کرنا حس اعصاب کو تیز کرتا اور اسی بنا پر ٹرانس میں اسکی بابت بعض ڈاکٹروں
کی رائے ہے۔

اگر مریض ہسٹیریا میں ٹرانس ظاہر ہو تو ہینگ۔ سنبل۔ مشک۔ ویلیرین مفید ہوسکتے ہیں۔

ٹرائی برومائڈ آف الل Tribromide of Allyl الل ٹرائی برومائڈ کا بیان دیکھو

ٹرائی بروموفینال- Tribromophenol اینٹی سیپٹک فائدہ کے لیے مستعمل ہے
خ۔ اگرین فی اونس ویسلین میں ملا کر بطور مرہم استعمال کر سکتے ہیں۔

ٹرائی فولیم پری ٹینس۔ دیکھو بیان کلورانڈ کا۔

ٹرائی کلورائڈ آف آیوڈین Trichloride of Iodine آیوڈم ٹرائی کلورائڈ کا بیان دیکھو۔

ٹرائی کلورالیسی ٹک ایسڈ Trichloracetic Acid ایسڈم ٹرائی کلورایسیٹکم کا بیان دیکھو

ٹرائی کلوروفینال Trichlorophenol

ٹرائی کلوروفینال آف میگنیشیم Trichlorophenol of Magnesium
سکوہ فیصدی کے حساب سے پانی میں ملاکر پرولنگ ان تھیلسا میں بطور اینٹی سپٹک استعمال کرتے ہیں۔

ٹرائی کلوروفینک ایسڈ Trichlorophenic Acid ٹرائی کلوروفینال کا دوسرا نام ہے

ٹرائی متھل امین Trimethylamin اسکو دوسرے نام پراپل امین اور سیکی مین ہیں۔ روس اور فرانس میں یہ جوہر وجع مفاصل میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ اور درد وسوزش مفاصل وبخار کو بہت جلدی کم کردیتا ہے۔
خر ٹرائی میتھل امین ہائڈروکلوریٹ ۳ گرین سے ۸ گرین تک۔ ٹرائی میتھل امین ۴ بوند سے ۸ بوند تک۔

ٹرائی نائیٹریٹ آف گلیسرال Trimtrite of Glycerol
ٹرائی نائیٹرین Trinitrine
ٹرائی نائیٹرین یا گلونین نائیٹروگلیسرین کا نام

ٹرپسین Trypsine ٹرائی مین کا بیان دیکھو۔

ٹرپنٹائین Turpentine اولیم ٹیری بنتھنی کا بیان دیکھو۔

ٹرپین۔ urpene
ٹرپین ہائڈریٹ Turpene Hydrate خواص وافعال میں ٹرپنٹائین کے مشابہ ہے لیکن اسکی نسبت قوی التاثیر اور سہل الہضم ہے۔ اسمیں بدبوا ور بدمزگی بھی روغن تارپین کی نسبت کم ہوتی ہے۔ اس وجہ سے اسکا پینا بھی آسان تر ہے یہ نہایت اعلی درجہ کی مخرج بلغم ہے ۳ گرین سے ۵ اگرین کی خوراک میں بلغم کو کثیر المقدار اور رقیق کرکے خارج کرتی ہے کسیقدر ادرابھی کرتی ہے۔ برائیٹس ڈزیز میں اسکے استعمال سے بول الدم اور ہیمو گلوبی نوریا ہوجاتا زیادہ مقدار میں بلغم کو کم کردیتی اور برانکوریا میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ خر ۵ سے ۱۵ گرین تک۔

ٹرپی نال Turpinol اپنے خواص اور استعمال میں ٹرپین کے مشابہ ہے۔
خر ۲ گرین روغن زیتون میں ملاکر۔

ٹرسمس Trismus لاک جاء۔ دندان پڑجانا منھ بند ہوجانا ٹے ٹنس کا بیان دیکھو۔

ٹرشیری ایمل الکحال Ter tiary Amyl Alcohol امائی لین ہائڈریٹ کا بیان دیکھو

ٹرکی پی Turkey Pee

ٹرکی کارن Turkey Corn کاری ڈیس فارموزا کا بیان دیکھو۔

ٹرمپیٹ پلانٹ Trumpet Plant سارا سینیا فلاوا لقابض۔ نافع اسہال نفخ و مزمنہ، درد معدہ نفخ تخمہ وصداع ہے خر ٹنکچر سارا سینیا فلاوا۔ ۵ ابوند سے ۶۰ بوند تک۔

ٹرمپیٹ ویڈ۔ Trumpet Weed ایوپے ٹوریم پرپیوریم۔ گریول ویڈ۔ کوین آف مڈو
مدر محرک۔ قابض ومقوی ہے نافع عسر البول حبس البول۔ استسقا۔ ریگ گردہ ومثانہ۔ نقرس۔ وجع مفاصل۔ بول الدم وسیلان الرحم ہے۔ حبس البول تشنجی میں خاصکر مفید ہے خر سفوف بیخ ایک ڈرام سے ۲ ڈرام

تک۔ فلوئیڈ اکسٹراکٹ۔ ۳۰ بوند سے ۶۰ بوند تک سالڈ اکسٹراکٹ ۳ گرین سے ۱۰ گرین تک۔ ایوپریپورین ۱ گرین سے ۴ گرین تک

ٹرنیرا افروڈی زی ایکا۔ Turnera Aphrodisiaca یہ ڈمیانا کا دوسرا نام ہے بس اسکا بیان دیکھو۔

ٹرمرک انڈین Turmeric indian
ٹرمرک روٹ Turmeric Root } یہ انڈر اسٹس کیناڈنسس کا دوسرا نام ہے بس اسکا بیان دیکھو۔

ٹرننگ Turning ورشن۔ الٹا پلٹا کر بچہ کو نکالنا۔ دیکھو بیان ورشن کا۔

ٹروپین بنزال Tropine benzol یہ کوکین کی طرح جس مقام پر لگادی جائے بے حسی پیدا کرتی ہے۔ اور نشر وغیرہ میں کسی قسم کی خراش نہیں کرتی۔

ٹری آف ہیون Tree of Heaven الینتھس گلنیڈولوزا کا بیان دیکھو۔

ٹری کائیسس Trichiasis پلکوں کے امراض کا بیان دیکھو۔

ٹریکیاٹومی Tracheotome نرخرہ کا کھولنا اس عمل کی مفصلہ ذیل حالتوں میں ضرورت پڑتی ہے

اوّل اطفال کے ممبرے بس لیرنجائیٹس میں۔

دوم حنجرہ کی رسولیوں میں جبکہ رسولی کی وجہ سے دم لینا محال ہوجائے۔

سوم جبکہ نرخرہ میں کوئی غیر جنس شے داخل ہوکر پھنس جائے اور فارسپس کی پکڑ میں نہ آسکے۔

چہارم جبکہ نرخرہ میں کوئی غیر جنس شے جا گھسے۔

پنجم جب کہ بچوں کے حلق میں کوئی غیر جنس شے پھنسکر دم بند کردے۔

ششم جبکہ چہرے کے قریب کوئی ایسا اوپریشن کرنا ہو جسمیں زیادہ خون خارج ہوکر اسکے نرخرہ میں داخل ہونیکا اندیشہ ہو۔

یہ عمل لیرنگاٹومی کی نسبت زیادہ مشکل اور خطرناک ہے اوّل تو اسمیں زیادہ خون خارج ہونیکا اندیشہ ہے۔ دوم نرخرہ کو تھائرائڈ غدود سے صاف کرنا اور پھر قطع کرکے کھولنا دشوار ہوتا ہے۔ سوم نرخرہ کے اندر نلکی کا داخل کرنا مشکل ہوتا ہے۔

ٹریکیاٹومی کا طریق عمل حسب ذیل ہے۔

مریض کو ایسے طریق سے چت لٹائیں کہ گردن خوب تنی رہے بعد ازاں کارٹی لیج کو یقینی طور پر معلوم کرکے جلد میں وسطی خط پر ایک عمودی شگاف جسکا طول ۱½ انچ سے دو انچ تک ہو دیویں۔ تھائرائڈ غدود کو چاقو کے دستہ کی ساتھ کھرچکر نیچے کی طرف کھینچیں تاکہ نرخرہ کی تین چار چھلے صاف نظر آجائیں۔ تب کریکائڈ کارٹی لیج میں تیز ہک پھنسا کر اسکو اوپر کی طرف کھینچکر ان چھلوں کو قطع کرتا ہو ایسے طور پر دیں کہ چاقو کی دھار کا رخ باہر کیطرف رہے نرخرہ میں شگاف دینے کے بعد فوراً نلکی داخل کردیں۔

اس عمل کے بعد مریض کو روز محفوظ مکان میں رکھیں۔ اسکے کمرہ کی ہوا کو پانی کی جانب سے قدرے تر رکھنا بہتر ہے نلکی کے منہ پر باریک ململ کی گدی لگادیں تاکہ گرد وغبار اندر داخل نہ ہوسکے۔

ٹریکی نوسس **Trichinosis** اس ہیبت ناک مرض کا دراصل کوئی علاج نہیں سوای اسکے کہ شروع میں قے کرا کر تیز مسہل دیجی خاصکر ۳ یا ۴ گرین کیلومل کیسٹر آئیل ایک دو اونس۔ اور بعد میں مریض کی طاقت کو قطعی آرام اور عمدہ غذاؤں و دواؤں سے بحال رکھیں تاکہ جسم خود مرض کا مقابلہ کرکے اسکی زبردستیوں پر غالب آسکے۔

ٹریگی کنتھ **Tragacanth** کتیرا گوند۔ دوسرے گوندوں کی طرح مزلق ہے۔ لیکن اسکو محض ثقیل الوزن اور ثخیل دواؤں کے نسخوں میں آمیزش کی غرض سے استعمال کرتے ہیں کسی قدر ہضم ہو کر غذا کا بھی کام دیتا ہے مجری پیشاب پر اسکا خفیف مزلق اثر ہوتا ہے۔ ہر قسم کے جریان خون شلاً قے الدم۔ اسہال الدم۔ بول الدم وغیرہ میں مفید ہے

خم بلو ٹریگی کنتھ کو ۲۰ گرین سے ۶۰ گرین تک خالص گوند کتیرا ۲ ماشہ سے ۶ ماشہ تک۔

ٹرینی ٹرینا **Trinitrina** نائٹروگلیسرین کا بیان دیکھو۔

ٹریمرس **Tremors** لرزہ۔ رعشہ۔ کانپنا۔ ہاتھ پاؤں یا چہرہ ولب وغیرہ میں لرزہ ہونا۔ یہ حالت مختلف امراض میں پیدا ہوتی ہے۔ اسوجہ سے مختلف حالتوں میں اسکا علاج بھی مختلف ہے۔

اگر کثرت شراب نوشی کی وجہ سے ہے تو اسمیں ہائوسین ہائڈروبرو ماس مفید ہے۔

اگر کوریا کی وجہ سے ہے تو زنک ویلیرے ناس سلور نائٹریٹ وغیرہ مقوی اعصاب ادویہ سے اسکا علاج کرنا چاہئے۔

مرکیوریل یعنی پارہ کی ٹریمرس میں پوٹاسیم آیوڈائڈ سفیدی بیضہ۔ ہایوسین ہائڈروبروماس مفید ہیں۔ ملٹی پل سکلے روسس کی ٹریمرس میں سلور نائٹریٹ۔ سٹرکنیا اور ہایوسین ہائڈروبروماس مفید ہیں۔

ٹریمرس آف پرلی سس ایجی ٹینس کے لئے اُس مرض کا بیان دیکھو۔

ٹرینس فیوزن آف بلڈ **Transfusion of Blood**
ٹرینس فیوزن آف سلائنز **Transfusion of Salines**
ٹرینس فیوزن آف ملک **Transfusion of Milk** -

جبکہ کسی وجہ سے خون بکثرت خارج ہو کر حرکات قلب نہایت ضعیف اور نبضیں بند ہو جائیں اور غشی کی علامات ظاہر ہوں تو دوسرے انسان کا خون یا نمک پانی یا دودھ مریض کی رگوں میں پہنچاتے ہیں جس سے حرکات قلب و نبض بحال ہو جایا کرتی ہیں اور خون کی کمی پوری ہو جاتی ہے۔ اس عمل کا اصطلاحی نام ٹرینس فیوزن ہے۔ اکثر سخت حالتوں میں اس عمل سے جان بچ رہتی ہے پیدائش کے بعد بعض اوقات خون بحید خارج ہو کر غشی ہو جاتی ہے۔ ضربات سے بھی کبھی اسقدر خون نکلجاتا ہے کہ نوبت بہلاکت پہنچ جاتی ہے۔ نکسیر و بواسیر سے بھی گاہے غشی ہو جاتی ہے۔ ایسی حالتوں میں ٹرینس فیوزن کا عمل جان بخش ثابت ہوا ہے۔

اسکی مختلف اقسام ذیل میں مختصراً درج کیجاتی ہیں۔

اوّل۔ ٹرینس فیوزن آف بلڈ یعنی مریض کی وریدوں میں دوسرے انسان کا خون پہنچا دینا اسکے تین طریق ہیں۔

(۱) دوسرے انسان کی بازو سے مریض کی بازو میں خون پہنچانا۔ یہ عمل ہگنس صاحب کی پچکاری کے

ذریعہ سے باٰسانی ہوسکتا ہے جسکی کل نقشہ ذیل میں دکھائی گئی ہے۔

ہگس صاحب کی پچکاری
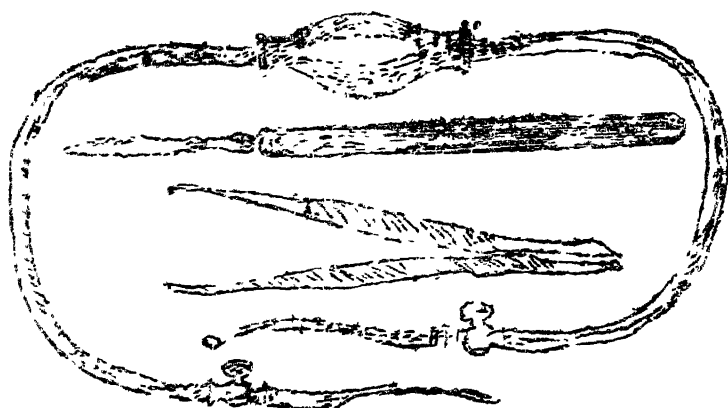
اسکے دونوں سروں پر چاندی کے کینولا ہیں۔ ایک طرف کا کینولا دوسرے انسان کی بازو کی ورید میں داخل کیا جاتا ہے تاکہ اس راستہ سے خون پچکاری کے اندر آتا ہے اور دوسری طرف کا کینولا مریض کی بازو کی ورید میں داخل کیا جاتا ہے تاکہ اس راستہ سے خون مریض کی ورید میں پہنچتا ہے۔ مگر عمل شروع کرنے سے پیشتر تمام پچکاری کو شیر گرم پانی سے بھر لیتے ہیں۔ تاکہ مریض کے خون میں ہوا داخل نہ ہوسکے یہ ایک بڑا احتیاط ہے۔ اس پر مریض کی زندگی کا دارومدار ہے۔ دوسرا بڑا احتیاط کینولا اور تمام پچکاری کا کامل طور پر ایسپٹک ہونا ہے اس طریق میں یہ ایک بڑا اندیشہ ہے کہ خون پچکاری کے اندر سے گذرتا ہوا کسیقدر منجمد ہو جاوے۔ اور فائبرین کے ریزہ مریض کے خون میں داخل ہوکر ایمبولائی بنجائیں۔

(ب) ڈیفائبرینیٹڈ خون کی پچکاری کرنا۔ پہلے آٹھ دس اونس کے قریب دوسرے انسان کا خون ایک شیشہ کے برتن میں نکالکر اسکو شیشہ کی ڈنڈی سے خوب ہلاتے ہیں تاکہ تمام ریشہ منجمد ہوجائیں پھر اسکو ململ یا لنٹ میں سے چھان کر سو درجہ فارنہائٹ پر معمولی پچکاری کے ذریعہ مریض کی ورید میں پہنچا دیتے ہیں۔ اس طریق سے تمام فائبرین صاف ہوکر ایمبولائی بننے کا اندیشہ رفع ہوجاتا ہے۔ مگر خون کے ذرات یعنی کارپسلز بدستور قایم رہتے ہیں۔

(ج) دوسرے انسان کا خون لیکر اسمیں کھاری ادویہ مثلاً سوڈی فاسفاس وغیرہ ملا دیں تاکہ انجماد نہ ہونے پاوے اور تب اسکی پچکاری مریض کی ورید میں کردیں۔ اس عمل میں معمول کی نسبت زیادہ مقدار میں پچکاری کرنی پڑتی ہے

دوم۔ ٹرانسفیوژن آف سیلائن یعنی مریض کی ورید میں نمک پانی کی پچکاری کرنا۔ اس طریق میں ۲۰ اونس نیم گرم پانی میں ایک ڈرام نمک یعنی سوڈیم کلورائڈ حل کرکے کسی ورید کے اندر بذریعہ پچکاری پہنچایا جاتا ہے۔ دو تین

گرین نمک فی اونس پانی میں حل کر کے جلدی پچکاری کرنا بھی اکثر بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ وریدی پچکاریوں میں دخل ہوا اور کثیف اجزا سے نہایت احتیاط لازم ہے۔

خون اور دودھ کی پچکاریوں کی نسبت نمک پانی ورید کے اندر پہنچانا زیادہ مفید اور بے ضرر بیان کیا گیا ہے۔

سوم ٹرنیس فیوزن آف ملک یعنی مریض کی ورید میں دودھ کی پچکاری کرنا۔ چار اونس تازہ بتازہ بکری یا گائے کا دودھ لیکر اسمیں چار پانچ گرین کاربونیٹ آف سوڈا ملادیں تاکہ کھارپن زیادہ ہو جائے اور جسم کی حرارت پر ورید کے اندر پچکاری کریں۔ چار اونس سے زیادہ دودھ کی پچکاری ہرگز ہرگز نہ کرنی چاہیئے۔ ہر سہ اقسام کی ٹرنیس فیوزن میں مفصلہ ذیل احتیاط نہایت ضروری ہیں۔

(۱) یہ کہ نہایت آہستگی کے ساتھ پچکاری کیجائے۔

(۲) یہ کہ اگر کسی قسم کی دقت یا بے چینی مریض کو معلوم ہو تو فوراً بند کردیں۔ اسکی دو وجوہات ہوتی ہیں ایک تو زیادہ مقدار میں خون یا دودھ وغیرہ کا پہنچ جانا دوم ہوا کا ورید میں داخل ہو جانا۔

(۳) یہ کہ ہوا کا کوئی بلبلہ مریض کے خون میں نہ پہنچنے پائے۔ ایک خفیف سی خفیف ہوا کا بلبلہ بھی مریض کو ہلاک کرسکتا ہے پس اسکی جسقدر احتیاط کیجائے کم ہے۔

(۴) ہر قسم کی اینٹی سیپٹک تدابیر کی کامل طور پر پابندی کرنا۔

(۵) اگر کسی خارجی شے کی پچکاری کرنی ہو تو اسکی حرارت جسم کے مطابق رکھنی چاہیئے۔

ٹفلائیٹس۔ **Typhlitis** سیری ٹفلائیٹس کا بیان دیکھو۔

ٹک ڈولیوریو **Tic Douloureu** فیشل نیورلجیا۔ درد چہرہ۔ نیورلجیا کا بیان دیکھو۔

ٹمپی نائیٹس یوٹرائی **Tympanitis Uteri** نفخ رحم۔ رحم کے اندر ہوا بھر جانا۔ یہ کوئی علیحدہ مرض نہیں بلکہ ایک عارضی تکلیف ہے جو دیگر امراض رحم کے ضمن میں واقعہ ہو جاتی ہے پس دیکھو بیان رحم کے امراض کا۔

ٹمی ٹو۔ **Tomato** لائیکوپرسی کن ایسکیولینٹم۔ بیگن ولایتی۔ عمدہ اینٹی سکاربیوٹک مقوی معدہ مسہل اور مصفی خون ہے۔ غذائیت بھی بہت رکھتا ہے منہ معدہ اور امعا کی میوکس ممبرین کی اصلاح کرتا ہے۔ قروح دہن و معدہ و امعا میں مفید ہے۔ خون پر قاطع کرم اثر کرتا ہے اور اسلیئے بہت سی متعدی امراض مثلاً ٹائیفائڈ فیور اسہال ہیضہ پیچش سے جسم کو محفوظ رکھتا ہے۔ اسمیں گندھک بکثرت ہوتی ہے اور اسی پر اسکی جرم کسی سائیڈل طاقت منحصر ہے۔ خوراک فلوئیڈ ایکسٹرکٹ ۳۰ بوند سے ۶۰ بوند تک۔

ٹنائیٹس **Tinnitis** کانوں میں شور رہنا کانوں میں گھنگھار سنائی دینا۔ طنین۔

ٹولوبالسم **Tolau Balsalm** بالسم آف ٹولو کا بیان دیکھو۔

ٹوروُلی سیری وِسی **Toruli Cerevisci** یہ ایک قسم کے باریک حیوانات ہیں۔ جب غذا معدہ و امعا میں بجائے مناسب طور پر ہضم ہونے کے سڑنے لگجاتی ہے تو دو قسم کے حیوانات پیدا ہو جاتے ہیں جنکا نام

سارسینی ونشری کلائی اور ٹورولی سیری وسی ہیں پھر ان حیوانات کی وجہ سے دو زہریلے الکے لائڈ یعنی ٹومے این اور لیوکومے این پیدا ہو کر سخت علامات مثل بخار۔ سر درد۔ نفخ۔ دردامعا۔ صلع۔ گھمیر وغیرہ ظاہر کرتے ہیں۔

انکا علاج یہ ہے کہ شروع میں کیلومل اور جلیپ کا جلاب دیکر بعد میں انٹی سیپٹک اور مخرج ریاح ادویہ استعمال کرائے رہیں مثلاً آئل پیپرمنٹ۔ آئل آف کلوز۔ آئل ایوکے لپٹس۔ آئل ٹرپنٹائن۔ اجوائن۔ سونٹھ۔ زیرہ۔ سونف۔ لونگ۔ فاسفورک ایسڈ۔ ہائڈروکلورک۔ گندہک۔ ہائپو فاسفائیٹ آف کیلسیم۔ کونین جنشین۔ چرائتہ وغیرہ۔

ٹونگا - Tonga یہ ایک قسم کا کمپاؤنڈ فلوئڈ اکسٹرکٹ ہے جو یعنی ڈوفورا والی ٹنس کی جڑ اور پریمائی ٹنس کی جڑ اور پریما ٹنس کی چھال سے نکالا جاتا ہے۔ اعصابی دردوں کے رفع کرنے میں مخصوص ہے۔ صداع۔ شقیقہ۔ وجع الاذن عرق النسا۔ ٹک ڈولیوریو۔ انٹرکاسٹل نیورلجیا وغیرہ میں بہت جلد فائدہ کرتا ہے لیکن اب اسکی بجائے انٹی پائرین فینیسٹن۔ اکسیجلین۔ انٹی فیبرین کا استعمال عام ہوتا جاتا ہے بحرم فلوئڈ اکسٹرکٹ ۲۰ بوند سے ۶۰ بوند تک خشک اکسٹرکٹ ۲ گرین سے ۶ گرین تک۔

ٹھوس امریکن۔ دیکھو بیان فرنیکن سنس کا۔

ٹی Tee چلے کا بیان دیکھو۔

ٹیبیز ڈارسیلس Tabese Dorsalis یہ لوکوموٹار ایٹکسی کا دوسرا نام ہے پس اسکا بیان دیکھو

ٹیبیز میسنٹریکا۔ Tabese Mesenterica بینٹری کے امراض کا بیان دیکھو۔

ٹیپ ورم Tape Worm انٹسٹائنل ورمز کا بیان دیکھو۔

ٹی ٹینس Tetanus کزاز۔ اسمیں مسلسل تشنج ہو کر عضلات سخت ہو جاتے اور اکڑے ہوئے رہتے ہیں ساتھ ہی وقفہ وقفہ سے دردناک اینٹھیں ہوتی ہیں۔ پہلی مریض کو قفائے گردن میں اینٹھا اور سختی محسوس ہوتی ہے جو بڑھتی جاتی اور سر پچھلی طرف کھنچکر پشت پر جا لگتا ہے اسکے بعد جبڑے بھچکر اکڑ جاتے اور نگلنا محال ہو جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ کل جسم کے عضلات اکڑ کر سخت اور گرہ دار ہو جاتے ہیں محض ہاتھوں زبان اور آنکھ کے عضلات مستثنے رہتے ہیں جسم اکثر تو پچھلی طرف خم کھا کر اکڑا ہوا رہجاتا ہے اسحالت کو اوپسٹھاٹونس کہتے ہیں کبھی کھنچکر سیدھا اکڑا ہوا رہجاتا ہے اس حالت کو آرتھاٹونس بولتے ہیں۔ کبھی آگے کو خم کھا کر اکڑ جاتا ہے اسحالت کو امپر استھاٹونس کہتے ہیں کبھی ایک پہلو کی طرف خم کھا کر اکڑ جاتا ہے تب یہ حالت پلیوراستھاٹونس کہلاتی ہے فم معدہ پر سخت دردناک اینٹھ محسوس ہوتی ہے جسکا درد کمر تک پہنچتا ہے چہرہ کے عضلات کھنچکر اور اینٹھکر وحشتناک بل ڈالدیتے ہیں جس سے مریض سخت کھچا ہوا اور ڈرا ہوا نظر آتا ہے چھاتی کے عضلات اکڑ جانے سے سانس مشکل ہو جاتا اور نیند آرجاتی ہے۔ دماغ صاف رہتا۔ پتلیاں کشادہ ہو جاتی اور جلدی حس بدستور رہتا ہے سفنکٹرس ارادہ کیمطابق کام کرتے ہیں۔

انجام شدت ضعف اور دمکشی سے موت واقعہ ہوتی ہے۔ کبھی کبھی مریض بتدریج اچھا ہو کر بچ جاتا ہے۔

اسباب ضرب یا ورم کی جگہ میں ایک خاص قسم کی بیلائی کا سرایت کر جانا۔

امراض مشابہ - زہر کچلہ - ہائڈروفوبیا سپائنل منجائیٹس بعض اقسام ہسٹیریا مجموعی علامات پر نظر ڈالنے سے تشخیص بآسانی ہو سکتی ہے۔

علاج - اب اسمیں کوئی شبہ نہیں رہا کہ یہ ایک متعدی مرض ہے جو ایک چوب و بل جیسی حیوانات براہ زخم یا رگڑ یا سطح خوردہ یا بینی و دہن یا ناف اطفال نوزائیدہ یا شرمگاہ زچہ سرایت کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ حیوانات ساختوں میں جگہ کرکے اپنی نسلیں پھیلا لیتے اور ٹاکسین یعنی زہریلا مادہ جنمیں سے ایک ٹیٹنین ہے پیدا کرکے حس نخاع کو سخت تیز کردیتے ہیں جسکی وجہ سے مختلف عضلات خاصکر متعلقہ گردن و چہرہ میں تشنج و سختی ظاہر ہوتی ہے پس اسکی علاج کے اصول اور تدابیر حسب ذیل ہیں۔

اول - ہر ایک زخم کو خواہ کیسا ہی خفیف ہو اور ہر ایک ورم خوردہ سطح کو کامل طور پر اینٹی سیپٹک رکھنا تاکہ ٹیٹنس کے حیوانات سرایت نہ کرسکیں

دوم - دافع تشنج ادویہ مثل پوٹاسیم برومائڈ کلورل ہائڈریٹ - مارفیا ایٹروپین ایسرین کونایم کلورافارم شراب پھنک - کونین - نائٹریٹ آف ایمل نائٹرو گلیسرین - ٹاکو جیسی ہیم ہایوسائمین - ڈیوبوائسین وغیرہ سے نخاع کی تیزی حس کو کم اور تشنج کو رفع کرنا۔ مارفیا و ایٹروپین نائٹرو گلیسرین - ہایوسائمین ایسرین اور جیلسیمین کا عضلات ماؤف میں پچکاری کرنا نہایت مفید ہے۔ کلورل ہائڈریٹ ماسوائے مخدر اور دافع تشنج فائدہ کے اینٹی سیپٹک فائدہ بھی بخشتا ہے - ایک ڈرام پوٹاسیم برومائڈ اور بیس گرین کلورل ہائڈریٹ کی مکسچر بناکر دو دو تین تین گھنٹہ بعد دیسکتے ہیں۔ افیون بھی دو ڈرام سے زیادہ تک دفعات میں دیگئی اور کوئی نقصان ظاہر نہیں ہوا کلورافارم اور نائٹریٹ آف ایمل کا سنگھانا بہت سریع التاثیر دافع تشنج ہے

سوم علامات و عوارضات کا مناسب علاج کرنا۔ اگر جبڑے تشنج ہو کر منہ ہرگز نہ کھل سکے تو ایک ربڑ کی نلکی ناک کے رستہ معدہ میں پہنچا کر سائل غذا دینی چاہیئے۔ اگر پیشاب بند ہو جاوے تو کتھیٹر کے ساتھ نکالنا چاہیئے اگر قبض ہو تو بذریعہ حقنہ امعا کو صاف کرسکتے ہیں۔

چہارم مریض کو اندھیری مکان میں اور سنسان جگہ میں رکھنا بہتر ہے کیونکہ ہر قسم کا شور اور چمک اسکی تشنج کو زیادہ کرتا ہے۔

پنجم اینٹی سیپٹک ادویہ مثلاً کریوزوٹ سلیسلیٹ سیلال - کاربالک ایسڈ - کونین وغیرہ زیر تجربہ ہیں اور بعض کے تجارب سے کاربالک ایسڈ کی جلدی پچکاری مفید بھی ثابت ہوئی ہے۔

اس مرض میں شراب - افیون - پوٹاسیم برومائڈ اور کلورل ہائڈریٹ کی بہت زیادہ برداشت ہو جاتی ہے۔ ۱۶ اونس شراب ۲ ڈرام افیون ایک دو اونس پوٹاسیم برومائڈ دفعات میں دیدینا ایک معمولی بات ہے۔

ٹرسمس نیونیٹورم یعنی بچہ نوزائیدہ کا ٹرسمس یہ دراصل ٹیٹنس ہے۔ اسکا علاج ٹیٹنس کے مطابق کرنا چاہیئے۔

ٹی ٹینی۔ Tetany اس مرض میں ہاتھ اور بازو کا مسلسل تشنج ہوکر ہاتھ کی انگلیاں مخروطی شکل میں اکٹھی ہوجاتی اور انگوٹھا کبھی تو انکے ساتھ ملا رہتا اور کبھی اکڑکر ہتھیلی میں لگجاتا ہے۔ ہاتھ اندر کیطرف کلائی پر خم کھائے رہتا ہے کبھی اس مرض کا تشنج اطراف اسفل کو بھی مبتلا کرلیتا ہے تب پاؤں کمان کیطرح خم کھاکر اکڑجاتا اور محراب کی شکل کا ہوجاتا ہے۔ یہ تشنج دوطرفہ ہوتے اور وقفہ وقفہ سے زور کرتے ہیں ہوش وحواس قائم رہتے ابتدا میں خفیف سناٹا اور اینٹھ معلوم ہوکر تشنج ترقی کرتا ہے جب ہاتھ اور پاؤں دونوں ماؤف ہوں تو سیدھے اکڑے ہوئے رہتے ہیں سخت حالتوں میں تنفس اور کھانے کے عضلات بھی اکڑجاتے ہیں نیند میں بھی یہ تشنج جاری رہتے ہیں جبڑے بھی اکثر زور سے بھنچ جاتے ہیں۔ اسکا دورہ چند منٹ سے ایک دو گھنٹے تک رہتا ہے۔

علاج مریض کی طاقت کو مقوی غذاؤں اور دواؤں کے ساتھ قایم رکھیں۔ کونین۔ سٹرکنیا۔ آرسنک۔ کاڈ لور آئیل برابر دیتے رہیں حصہ ماؤف میں اٹروپین۔ یا ہوسین۔ مارفیا اور ایسرین کی جلدی پچکاری مفید ہو بیلاڈونا پلاسٹر لگانا یا گلاس کھینچنا یا فصد دینا بھی اکثر مفید ثابت ہوتے ہیں۔

ٹیری بنتھنا Terebinthina ٹرپنٹائن۔ آئیل ٹرپنٹائن کا بیان دیکھو۔

ٹیری بین Terebene خالص ٹیری بین ایک قوی مخرج بلغم دافع سڑاح اور انٹی سپٹک ہی کرانک برانکائٹس ایمفی سیماس برانکوریا۔ نزلہ وزکام۔ نفخ معدہ وامعا اور پیچش میں بہت جلد نمایاں اثر دکھاتی ہی۔ اسکی بھاپ لینا نہایت عمدہ انٹی سپٹک۔ مسکن اور مخرج بلغم فائدہ بخشتا ہے۔

خم خالص ٹیری بین ۵ قطرہ سے ۲۰ قطرہ تک شکرمیں ملاکر۔

ایک ڈرام ٹیری بین ۱۰ اونس ابلتے پانی میں ملاکر اسکی بھاپ لے سکتے ہیں۔

ٹیری جیم Terygium ناخونہ ظفرہ۔ یہ ایک فاسد مثلثی شکل کی ساخت ہی جو کنجنکٹائیو لے پیدا ہوکر قرنیہ پر آجاتی اور بعض اوقات نصف تپلی پر چھاجاتی ہی کبھی تپلی شفاف ہوتی ہے اور کبھی دبیز لحمی ہوجاتی ہی کبھی ایک جانب اور کبھی دونوں جانب ہوجاتی ہی بہت آہستہ آہستہ نامعلوم طور پر بڑہتی ہی اسمیں عروق خون بکثرت ہوتے ہیں ایک دفعہ کاٹنے سے دوبارہ ضرور ہوجاتی ہی۔

علاج۔ شروع میں جبکہ ناخونہ خفیف اور باریک ہو تو کچھ مدت تک یلو آکسائڈ آف مرکری ۲ گرین ویسلین ایک اونس ملاکر آنکھ میں سلائی سے لگانا یا کاسٹک لوشن۔ ۸ گرین فی اونس روزانہ ناخونہ پر لگاتے رہنا کافی ہی لیکن جب گہرا اور دبیز ہوجاوے تب اسکے لیے دو قسم کی دستکاری کیجاسکتی ہے اول تمام ناخونہ کی ساخت کلیتًا قطع کردینا۔ اسمیں یہ قباحت ہی کہ ہمیشہ دوبارہ ہوجاتا ہے۔ دوم ناخونہ کی نوک جو کارنیا کی طرف ہے فاسپس کے ساتھ پکڑکر قینچی سے کاٹ کر علیحدہ کرلینا اور پھر اسکو کھینچکر کارنیا سے نیچے کنجنکٹائیوا کو ساتھ سی دینا۔ اس عمل سے یہ مقصود ہے کہ اگر ناخونہ زیادہ ترقی کرے تو تپلی کی طرف سے بچکر کارنیا کے نیچے سکلے رانگ پر بڑہتا جائے۔

ٹیریکسیکم Taraxacum ڈینڈی لین روٹ تلخ مقوی معدہ ملین اور مخرج صفرا ہے۔ بدہضمی قبض دائمی اور ضعف معدہ میں مفید ہے۔

خوراک ٹنکچر ٹیریکسی سائی ۲ اونس سے ۴ اونس تک۔ اکسٹراکٹ ٹیریکسیکم ۵ سے ۳۰ گرین تک۔

ٹیسٹی کل Tasticle عایہ بیضہ ٹٹّے۔ دیکھو بیان فوطوں کے امراض کا۔

ٹیلی پیز Talipeze کجی پاے۔ کلب فٹ اکثر پیدایشی ہوتا ہے کبھی ضرب۔ پھوڑے اور زخم وغیرہ کی وجہ سے بعد میں بھی ہو جاتا ہے۔

شروع میں جبکہ بد وضعگی خفیف اور نرم ہو تو روزانہ تین دفعہ کھینچکر درست کرتے رہنا اور کمزور جانب پر مالش کرنا بجلی لگانا اور سٹرکنیا کی جلد میں پچکاری کرنا کافی ہوسکتی ہیں۔ اگر اسطرح سے آرام کی صورت نظر نہ آوے تو پاؤں کو درست وضع پر لانے مالش کرنے بجلی لگانے اور سٹرکنیا کی پچکاری کرنے کے بعد پھٹکون کے ذریعہ صحیح حالت پر قائم رکھنا چاہیئے خفیف حالتوں میں سٹرپنگ ہی کافی ہوسکتا ہے بعض حالتوں میں کچھ مدت تک الاسٹک پٹی سے پاؤں صحیح وضع کیطرف برابر کھینچ رکھنا زور کردہ عضلات کو توڈھیلا اور کمزور کو قوی کردیتا ہے اگر اس سے بھی آرام حاصل نہ ہو تو آخر یہ ہی کہ جن عضلات نے زور کرکے پاؤں کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے انکی نسیں جراً یا کلاً جلد کے نیچے نیچے قطع کرکے پاؤں کو درست وضع پر لائیں اور پیرس پلاسٹر کے ذریعہ اسی وضع پر قائم کردیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ اگر نس کلیتًا کاٹ دی گئی ہے تو تین چار روز تک پاؤں کو قدیم کجی کیحالت میں قائم کرنا چاہیئے تاکہ قطع کردہ سروں کے درمیان اتصالی مادہ کافی طور پر پیدا ہوجاوے بعد ازاں کجی کو درست کرکے پیرس پلاسٹر یا سپلنٹ لگانا چاہیئے۔ اگر پہلے سے ہی کجی دور کرکے پاؤں کو درست وضع پر رکھدیا جاوے تو قطع کردہ سروں میں فاصلہ رہکر اتصال ناممکن ہوجائیگا۔

مختلف اقسام ٹیلی پیز میں جن عضلات کی نسوں کو کاٹنا پڑتا ہے انکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اول ٹیلی پیز اکوائینس جسمیں ایڑی اُٹھی رہتی اور مریض انگلیوں پر چلتا ہے ٹینڈو ایکیلیز اور پلانٹر فیشیا۔

دوم ٹیلی پیز کیلکی نیس جسمیں پاؤں کی انگلیاں اُٹھی رہتی اور مریض ایڑی پر چلتا ہے اکسٹنسر لانگس ڈجی ٹورم اکسٹنسر لانگس ہیلوسس

سوم ٹیلی پیز وارس جسمیں پاؤں باہر کیطرف مڑا ہوا اور بیرونی کنارہ اٹھا رہتا ہے۔ ٹیبی لس انٹی کس ٹیبی لس پوسٹی کس

چہارم ٹیلی پیز والگس جسمیں پاؤں باہر کیطرف مڑا ہوا اور بیرونی کنارہ اٹھا ہوا رہتا ہے۔ اور مریض اندرونی ٹخنہ پر چلتا ہے۔ پیرونیس عضلات۔

پنجم ٹیلی پیز اکوائنو وارس ٹیلی پیز اکوائنو والگس ٹیلی پیز کیلکے نیو والگس۔

ان مرکب کجیوں میں پہلے وارس یا والگس کجی دور کرکے تین چار ہفتہ بعد کیلکینیس یا اکوئنس درست کرنی چاہیئے

ٹیلی چیری بارک Tellicherry Bark ہولے رینا انٹی ڈسنٹرک۔ اندر جو کا بیان دیکھو

ٹیلیوریٹ آف پوٹاسیم Tellurate of Potassium پٹاسیم ٹیلیوراک کا بیان دیکھو

ٹیلیوریم Tellurium Tellurium

ٹینٹس Tents یہ ایک قسم کی بتیاں ہوتی ہیں جو خاص خاص ضرورتوں کے وقت فم رحم کشادہ کرنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہیں۔ اگر انکو سروکس کے اندر داخل کر کے چند گھنٹہ رہنے دیں تو رحم کی رطوبت جذب کر کے پھولتی جاتی اور اسکو کشادہ کردیتی ہیں عموماً تین قسم کی ہوتی ہیں۔ (۱) سپنج (۲) سی ٹینگل یا لیمی ناریا (۳) ٹیوپلو کی بنی ہوئی انکی استعمال میں مفصلہ ذیل احتیاط لازمی ہے۔

(۱) ایام حیض کے قریب استعمال نہ کریں (۲) چھ گھنٹہ سے بارہ گھنٹہ تک انکو سروکس کے اندر رکھ سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ دیر تک رکھنا مناسب نہیں (۳) کسی حالت میں ادخال ٹینٹ کے بعد مریضہ سے غافل رہنا نہ چاہیئے۔ اگر ایسی صورت ہو کہ کسی وجہ سے رات یا دن میں بوقت ضرورت خود پہنچنا دشوار ہو تو ٹینٹ لگانا جائز نہ ہوگا۔ (۴) ادخال ٹینٹ سے ایک روز پیشتر پوٹاسیم برومائڈ کھلانا چاہیئے تاکہ مریضہ کو اسکے تکلیف کی بخوبی برداشت ہوسکے۔ (۵) مریضہ کو اس عمل کے بعد چند روز آرام سے لٹائے رکھیں اور چلنے پھرنے اور مشاغل روزانہ سے ممانعت کریں (۶) ادخال کے وقت نہایت احتیاط اور نرمی کے ساتھ ٹینٹ داخل کرنا چاہیئے۔ جلدی اور زبردستی ہرگز نہ کرنی چاہیئے۔ (۷) اگر رحم کے اندر کسی قسم کے آثار موجود ہوں تو ٹینٹ داخل نہ کریں۔

ہر سہ اقسام ٹینٹ میں ٹیوپلو ٹینٹ افضل ہے۔ اول تو اسکی قوت جاذبہ بہت قوی اور زیادہ ہے اسلئے بہت جلدی صحیح طرح سروکس کو کشادہ کردیتا ہے۔ دوم اسکی ساخت مضبوط ہوتی اور ٹوٹنے کا اندیشہ نہیں رہتا ہے۔ سوم اسکا صاف کرنا بھی نہایت آسان ہے چہارم یہ ایک برابر رفتار سے بتدریج پھولتا ہے۔

ٹینٹوں کے ساتھ سروکس کے کشادہ کرنے کی ضرورت عموماً مفصلہ ذیل حالتوں میں پڑتی ہے۔

اول جبکہ کسی مرض کی وجہ سے رحم کو کشادہ کرکے اسکے اندرونی سطح کا معائنہ کرنا مدنظر ہو۔

دوم جبکہ پیدائش کے وقت سروکس کسی وجہ سے خود بخود قدرتی طور پر کشادہ نہ ہوسکے۔

سوم جبکہ رحم کے اندرونی سطح پر کوئی دستکاری کرنی مدنظر ہے۔

ٹینوسپورا کارڈی فولیا Tenasporacordifolia کاکولس کارڈی فولیس۔ گلو۔ امرت بیل۔ گلو ایک تلخ ادویات میں سے ہے۔ دافع بخار وامراض نوبتی مقوی اعصاب۔ مصفی معدہ اور مصفی خون شمار کیجاتی ہے بخارات نوبتی غلبہ صفرا یرقان بلواسیر کمزوری۔ درد مفاصل جریان ضعف معدہ بد ہضمی اور جلدی امراض میں مفید ہے۔ یورپ اور امریکہ میں بھی گلو وست گلو کا استعمال شروع ہوگیا ہے۔

خوراک ست گلو، ۱ گرین سے ۲۰ گرین تک جوشاندہ (ایک حصہ گلو دس حصہ پانی میں جوش دیکر) ایک اونس سے دو اونس تک۔

ٹینیا Tinea یہ ایک قسم کے باریک حیوانات ہیں جو جلد میں سرایت کر کے داد (بہق) کی قسم کے امراض پیدا کرتے ہیں۔ نیز ان تمام جلدی امراض کو جو ان حیوانات سے پیدا ہوتے ہیں ٹینیا کہدیتے ہیں۔ انکی حسب ذیل اقسام ہیں۔

ٹینیا ٹارسائی **Tinea Tarsi** سوزش مژگاں پلکوں کے امراض کا بیان دیکھو

ٹینیا انجیم **Tinea Ungium** ادنی کو ہائی کوسس۔ اسمیں ناخون موٹا گدلا اور بھربھرا ہوجاتا ہے۔

ٹینیا ٹانسورانس **Tinea Tonsurans** اس میں کھوپری کے بال ہوئے بے آب سخت اور بھربھرے ہوجاتے ہیں اور جڑکے قریب شکستہ ہوکر گرجاتے ہیں۔

ٹینیا سائی کوسس **Tinea Syoosis** یہ مرض مچھ اور داڑھی کے بالوں میں ظاہر ہوکر بالوں کو موٹا سخت بے آب اور بھربھرا کردیتا ہے۔

ٹینیا سرسی ناٹا **Tinea Circinata** داد۔ رنگئ ورم یہ تمام سطح جلدی پر ہوا کرتا ہے ان مقامات کے جس جگہ بال بکثرت ہوتے ہیں ظاہر ہوسکتی ہے عموماً گول سرخ کھرد رے نشان کے طور پر پیشانی تھلے گردن چہرہ۔ ران اور سینہ پر ظاہر ہوتی ہے۔ کناروں پر چھوٹی چھوٹی سرخی یا سیاہی مائل پھنسیاں ہوتی ہیں

ٹینیا فاووسا **Tinea Favosa** اسمیں گندھک کی مشابہ مٹے ہوئے گھرندسر پر پھیل جاتے ہیں۔

ٹینیا کیرین **Tinea Oarion** اسمیں اور ٹینیا ٹانسورانس میں صرف اتنا فرق ہے کہ ہر ایک بال کی جڑ موٹی ہوکر ابھر جاتی اور پیپ خارج کرتی ہے اور بہت سی جڑیں ابھر کر ایک گول اٹھا ہوا ابھار ہوجاتا ہے

ٹینیا ورسی کولار **Tinea Versicolar** چھیب چھیپ۔ بہق۔ اسمیں پیدی مائل ہوکر دھبے دار ہوجاتے ہیں جنکی سطح پر سے بورا اترتا رہتا ہے اور خارش بہت ہوتی رہتی ہے۔ اسکو بھی قدیم حکما داد یا بہق کہتے ہیں اسکی فنگس کا نام مائیکروسپورن فرفر ہے۔

ٹینیا ٹانسورانس ٹینیا انگویم ٹینیا سائی کوسس ٹینیا سرسی ناٹا اور ٹینیا کیرین کا مجموعی نام ٹینیا ٹرائی کوفی ٹینا ہے ٹینیا کے علاج میں ڈاکٹروں کا باہمی اسقدر اختلاف ہے کہ اُن اختلافات پر نظر ڈالکر اسکے علاج کیطرف سے سخت مایوسی ہوجاتی ہے اور سخت حیرت و پریشانی اٹھانی پڑتی ہے بعض کی رائے میں جرمی سائیڈ ادویہ اسکا اصل علاج ہے بعض سراسر اسکے برخلاف ہیں اور کہتے ہیں کہ جسقدر جرمی سائیڈ ادویہ اس مرض میں فائدہ کرتی ہیں اسکی وجہ صرف جلد میں سوزش پیدا ہونا ہے۔ بعض کی یہ رائے ہے کہ کوئی دوا اس مرض کو آرام نہیں دیتی بلکہ خود بخود قدرتی طور پر آرام ملتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اصل علاج ہوا سے حفاظت کرنا ہے ہوا بند ہوکر یہ نباتات خود بخود ہلاک ہوجاتے ہیں بعض کی رائے میں خراب بالوں کا نکالنا نہایت ضروری اور بعض کی رائے میں فضول اور غیر ضروری ہے ہم ان تمام اختلافات کو سراسر بیجا خیال کرتے ہیں اور جو اصول اور تدابیر ہمکو سب سے بہتر معلوم ہوتے ہیں انکو مختصر طور پر ذیل میں درج کرتے ہیں۔

علاج۔ اوّل ٹینیا ٹانسورانس۔ اسکے علاج کے لیے مفصلہ ذیل اصول اور تدابیر ہیں۔

(۱) مریض کی عام صحت کو فولاد کاڈلور آئل مرغنات سنکھیا۔ کونین وغیرہ ادویہ مناسب ورزش تغیرات آب وہوا اور عمدہ غذاؤں سے ترقی دینا۔

(۲) ٹینیا کو مقامی تدابیر یعنی قلع شعر فاسد اور جرمی سائیڈ ادویہ سے دفع اور ہلاک کرنا شروع میں خراب بالوں کو اکھاڑ کر کوئی اینٹی سیپٹک دوا بطور مرہم یا لوشن یا ٹنکچر یا طلا یا ضماد وغیرہ لگانا بہت جلدی فائدہ بخشتا ہے پرانی حالت میں جبکہ نباتات بہت گہرے پہنچ گئے ہوں ایسی ٹک ایسڈ یا کنتھیریڈیز پلاسٹر سے چھالا اٹھا کر بے خراش اینٹی سیپٹک ادویہ لگا سکتے ہیں۔ ریڈ آئنٹمنٹ یا سٹرین آئنٹمنٹ یا آیوڈین آئنٹمنٹ یا آیوڈائیڈ آف لڈ آئنٹمنٹ (۲۰ گرین فی اونس) کی مالش کرنے سے بھی گہرا اثر ہو سکتا ہے۔ اگر کھوپری کے بہت حصہ میں منتشر طور پر یہ مرض موجود ہو تو تمام بالوں کو قینچی کے ساتھ سطح کے قریب کاٹ دینا اور خراب بالوں کو موچنے کے ساتھ نکال دینا اور بعد میں ان مرہموں میں سے کسی ایک کی مالش کرنا کافی ہو سکتا ہے۔ بیشمار اینٹی سیپٹک ادویہ میں سے کرالیو فینک ایسڈ۔ کرائی سے روبین آیوڈائڈ آف لڈ۔ آیوڈین۔ پارہ۔ سیلی سلک ایسڈ۔ تھائی مال۔ کاربالک ایسڈ۔ کریزوٹ۔ سب سے اعلیٰ درجہ پر ہیں۔

انکے **طریق استعمال** کی نسبت ہماری یہ رائے ہے۔ کہ اگر ماؤف حصہ جلد میں سوزش ہو کر غلیظ رطوبت اور پیپ خارج ہوتی ہے تو انکے لوشن میں گدی بھگو کر گاہ پرچہ یا آئیلڈ سلک یا برگ کیلہ کے نیچے رکھکر پٹی باندھنی چاہیئے۔ اس سے اینٹی سیپٹک پولٹیس کا فائدہ ہوگا۔ کھرند صاف ہوتی رہینگی جلد نرم رہیگی اور دوا بخوبی اندر اثر کریگی۔ یا بطور مرہم استعمال کر سکتے ہیں۔ اسمیں یہ احتیاط چاہیئے کہ ہر دفعہ تمام سطح کو خوب صاف کر لیا جاوے۔

شروع اور اخیر درجہ میں جبکہ سوزش نہیں ہوتی۔ پانی یا الکحال یا گلیسرین میں حل کرکے لگائی جائیں ٹنکچر آیوڈین اسحالت میں سب سے بہتر ہے۔ یا کلوڈین میں حل کرکے طلا کر دیا کریں۔ کروزو سبلیمیٹ ۲ گرین کلوڈین ایک اونس میں حل کرکے طلا کرنا فوراً ایک تہ بنا دیتا ہے جسمیں ہوا سرایت نہیں کر سکتی اور کرم اندر ہی اندر ہوا بند ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں نیز اسکی تہ کی وجہ سے متعدی مادہ پھیلنے سے رکا رہتا ہے اور اسکا ایتھر دوائی کو ساتھ لیکر گہری ساختوں تک جذب ہوتا جاتا ہے ہمارا کسی ایک دوا پر اصرار نہیں ہے بلکہ اینٹی سیپٹک ادویہ میں سے جو پسند طبیب ہو اختیار کر سکتا ہے۔

(۳) جلد ماؤف کو سٹی مولنٹ ادویہ سے تقویت دینا تاکہ دوبارہ بال اچھی طرح پیدا ہو جائیں۔ اسکے لیے گنج کا بیان دیکھو

دوم ٹینیا کیرین اس مرض میں جڑیں کھوکھلی ہو کر بال خود بخود خفیف رگڑ سے نکلجاتا اور قدرتاً صحت حاصل ہو جاتی ہے اگر ضرورت ہو تو کوئی اینٹی سیپٹک تیل مثل کھڑ آئیل۔ کاربالک آئیل لیونڈر آئیل۔ ایوکلپٹس آئیل استعمال کئے جائیں

سوم ٹینیا سرسی نیٹا اسکے علاج کے اصول و تدابیر ٹینیا ٹانسورانس کے مشابہ ہیں جو علاج کہ اسکے شروع اور اخیر درجہ میں بیان کیا گیا ویسا ہی اسکا علاج ہے۔

چہارم ٹینیا سائی کوسس۔ اسکا علاج بھی بعینہٖ ٹینیا ٹانسورانس کی طرح ہے فرق صرف اسقدر ہے

کرانیوٹ حالت میں جبکہ سوزش تیز ہے کوئی لگنے والی شی استعمال کرنی چاہئیے بلکہ مسکن یعنی دافع خراش ادویہ۔

پنجم ٹینیا انجیئم ۔ ناخون پر لائکوار پوٹاسی یا لائکوار سوڈی یا لائکوار اامونی یا ایسی ٹک ایسڈ لگا کر چاقو کے ساتھ خوب کھرچیں بعد ازاں کسی اینٹی سیپٹک لوشن میں بھگو کر پٹی باندھیں اور اس پٹی کو برابر تر رکھیں۔

ششم ٹینیا ورسی کولار ۔ اسکے دوسرے نام ہیٹی پائی رس ورسی کولار اور فائی ٹورس ورسی کولار بھی ہیں مقویات سنکھیا۔ فولاد مرغنات عمدہ غذاؤں اور ورزش سے عام صحت و طاقت کو ترقی دیں اور مقامی طور پر کرذر دسلیمیٹ یا ریڈ مرکری یا سلفیوریٹ آف پوٹاش وغیرہ اینٹی سیپٹک ادویہ بطور مرہم استعمال کریں

ہفتم ٹینیا فاووسا ۔ اسکے نبات کا نام اکریون شان لینی آئی ہے۔
اسکا علاج بعینہ ٹینیا ٹانسورانس کا علاج ہے۔

ٹینک ایسڈ ۔ Tannic Acid ایسڈ ٹینک کا بیان دیکھو۔

ٹیوبرکلوسس Tuberclosis تمام جسم کا سل ٹیوبرکل دانہ سل۔ گویا کہ مادہ سل کے دانوں کو ٹیوبرکل کہتے ہیں اور جب کسی عضو میں یا کل جسم میں یہ مادہ پڑجائے تو یہ مرض اُس عضو یا کل جسم کا ٹیوبرکلوسس کہلاتا ہے ٹیوبرکل دو طرح کا ہوتا ہے ایک محدود جو چھوٹے بڑے دانوں کی صورت پکڑ لیتا ہے اور ایک منتشر۔ بلحاظ رنگ اور سختی کے یہ دانہ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ گرے اور یلو گرے ٹیوبرکل چھوٹے چھوٹے غلیظ بھورے رنگ کے اور سخت ہوتے ہیں جنمیں سے بعض خشخاش کے برابر اور موٹھ مونگ کی برابر تک ہو جاتے ہیں۔ فی الحقیقت یہ گرے ٹیوبرکلوں کے باہم ملنے اور نرم ہو جانے سے بنتے ہیں مفصلہ ذیل اعضائے اور ساختوں میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ پھیپھڑہ جگر گردہ طحال خصیہ جلد تمام لعاب دار سطوحات ہڈی کا متخلخل حصہ مفصلہ ذیل ساختوں میں شاذونادر طور پر دیکھے گئے ہیں۔ دماغ متخلع سپرا رینل کیپسیول پراسٹیٹ۔ دل بنکریاس لعاب دہن کے غدود۔ پستان تھائیرائڈ اور عضلات۔ بچپن اور نوخیز عمر میں زیادہ تر ظاہر ہوتے ہیں۔

ٹیوبرکل کی باریک ساخت۔ ہر ایک ٹیوبرکل چھوٹے چھوٹے اجسام کے باہم ملنے سے بنتا ہے جنکی ساخت خوردبین میں حسب ذیل نظر آتی ہے۔ وسط میں ایک شاخدار بڑا سیل ہوتا ہے جسکو جائینٹ سیل کہتے ہیں جس کی شاخیں ہر طرف دور ملکر ایک جال بناتی ہیں جائینٹ سیل کے اندر دانہ دار مادہ ہوتا ہے اسکی شاخوں کے جال میں بڑے نیوکلیس والے ذرات ہوتے ہیں اور اُنکا مادہ بھی دانہ دار ہوتا ہے انکو اپی تھیلائیڈ سیل کہتے ہیں۔ ان سے باہر گول یا بیضوی سیل ہوتے ہیں جنکو لمفائڈ سیل بولتے ہیں ٹیوبرکل کی پرورش کے واسطے خون کی نئی رگیں نہیں بنتی بلکہ پرانے عروق بھی دبکر بند ہو جاتے ہیں اس لئے ٹیوبرکل
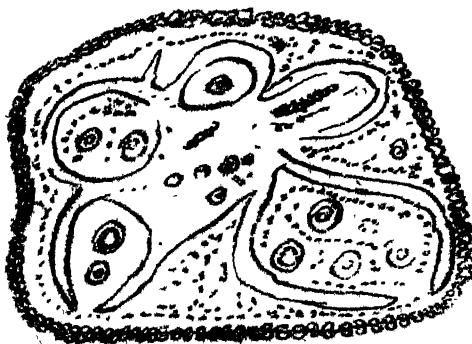
بہت جلدی گلنا شروع ہوجاتا ہے جسکو کیزی ایشن کہتے ہیں۔
جائینٹ سیل کے اندر وہ باریک نباتی ذرات ہوتے ہیں جو ٹیوبرکل کا اصل باعث ہیں اور جنکو ٹیوبرکل بیسلائی آف کاخ کہتے ہیں۔ یہہ بیسلائی ٹیوبرکل کے اندر ہی پرورش پاتے اور اپنی نسلیں بڑھاتے ہیں جسم کے باہر انکی نسلیں نہیں بڑھتی مگر خشک حالت میں چھ مہینہ تک اور تھوک میں ڈیڑھ ماہ تک زندہ رہسکتے ہیں بعضے سیدھے ڈنڈے کیطرح اور بعض خمدار اور بعض تسبیح نما ہوتے ہیں ایک حیوان سے دوسرے حیوان میں تھوک یا بول و براز یا زخم خون کی رطوبت کو ذریعہ پہنچکر سرایت کرجاتے ہیں۔

ٹیوبرکل میں کیا کیا تغیرات واقع ہوتی ہیں۔

(۱) کیزی ایشن یعنے گلکر پنیر کے طور پر ہوجانا یہہ تغیر وسط سے شروع ہوتا ہے کیونکہ اسی حصہ میں خون نہائت کم پہنچتا ہے۔ (۲) ریشہ بنکر محض ایک گرہ رہجانا یہ تغیر کناروں سے شروع ہوتا ہے اسطرحپر کہ فائبرڈ سیل جو اسکے گرد بغرض حفاظت صحیح اجزا جمع ہوئی ہیں وہ ریشوں میں بدلکر ایک سخت غلاف بنالیتے ہیں اور وسطی حصہ متغیر ہوکر چربی میں بدلجاتا ہے بعد ازاں غلاف سکڑکر محض ایک گرہ باقی رہ جاتی ہے (۳) چونہ پڑکر کنکر بنجانا (۴) گلکر پیپ پڑجانا۔

انجام (۱) سلسلہ اعصابی پر زہریلا اثر پہنچنے یا تکان درد اور اخراج رطوبات سے موت میں خاتمہ ہوجاتا ہے یا گلکر کلیتاً خارج ہونے یا گرہ یا کنکر بننے کے بعد صحت حاصل ہوسکتی ہے مگر گرہ و کنکر کے بندشدہ ٹیوبرکل بھی کسی وقت موقعہ پاکر از سر نو مرض پیدا کرسکتے ہیں۔

ایک جسم سے دوسرے جسم میں کسطرح پہونچ سکتا ہے۔

(۱) براہ تنفس (۲) ٹیوبرکل والے جانور کا گوشت کھانے یا دودھ پینے سے (۳) ٹیوبرکل والے بچہ یا بچھڑے سے دوسرے حیوان کو ٹیکا لگانے سے (۴) زخم کے راستے سے جوان بیسلس معدہ میں پہنچکر ہلاک ہوجاتا ہے مگر انکا تخم انتڑی میں پہنچکر بڑھجاتا ہے خود تو ان میں حرکت کرنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ انتڑیوں میں خوراک کے ساتھ ادہر اُدہر چلے جاتے ہیں اور دوسرے اعضائے میں اسطرحپر پھیلتے ہیں کہ خون کے سفید ذرات انکو جذب کرکے لیجاتے ہیں جب انکو جسم میں کوئی مناسب جگہ ملجاتی ہے تو بڑہنے اور پھیلنے شروع ہوجاتے ہیں جو سفید ذرات انکو جذب کر لیتے ہیں وہی بڑہکر جائنٹ سل بنجاتے اور ٹیوبرکل بیسلائی کے بڑہنے کے واسطے مناسب زمین ہوجاتے ہیں

جسم میں ٹیوبرکل کا پھیلاؤ کئی طرحپر ہوتا ہے۔

(۱) متصلہ ساختوں پر پھیلنے سے (۲) لیوکوسائیٹس انکو جذب کرکے عروق جاذبہ میں داخل ہوکر قریب کے غدود میں لیجاتے ہیں (۳) وریدوں یا شریانوں کے ذریعہ سے (۴) تھوک غذا اور پیشاب میں ٹیوبرکل کا مادہ ملکر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے۔

علاج۔ اسکے علاج کے لیئے وہی اصول اور تدابیر ہیں جو پھیپھڑوں کی سل کی تپس اسکا بیان دیکھو

ٹیوبرکلین Tuberculine یہ ایک قسم کا گلیسرین اکسٹراکٹ ہے جو ٹیوبرکل بیسلائی کے زراعت سے حاصل کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر کاخ صاحب نے پہلے پہل اسکو علاج سل کیلئے دریافت کیا۔ اسکا طریق استعمال حسب ذیل ہے۔ پہلے دو سو حصہ مقطر پانی میں ایک حصہ کاربالک ایسڈ ملا کر لوشن طیار کر لیتے ہیں پھر اسکے ۹ حصہ میں ایک حصہ کاخ صاحب کی لف کا جسمیں ٹیوبرکلین ہوتا ہے حل کر لیتے ہیں پھر استعمال کے وقت اسکا دس فیصدی کا حل پانی میں بناتے ہیں اور اسکی ڈیڑھ گرین سے تین گرین کی پچکاری روزانہ کرنی شروع کرتے ہیں یہانتک کہ اسکی پچکاری سے بخار کی زیادتی ہونی موقوف ہو جائے۔ اسطرح سے اسکی مقدار کو ۱۵ گرین تک پہنچاتے ہیں۔ کاخ صاحب کی پچکاری جو خاص اسی مطلب کے لیے انہوں نے ایجاد فرمائی دس نشانو نبر منقسم ہے۔ ایک نشان ایک مقدار بتلاتی ہے جو قریبا ڈیڑھ گرین کے برابر ہے۔ پچکاری کے لیے نشانوں کی درمیانی جگہ پسند کی گئی ہے۔ ہر دفعہ سوئی کو سپرٹ لیمپ پر یا پانچ فیصدی کے کاربالک لوشن میں انٹی سپٹک کر لینا چاہیئے۔ اور پچکاری کی جگہ بھی خوب انٹی سپٹک کر لینی ضروری ہے۔ ابھی تک ٹیوبرکلین کے استعمال سے کوئی عمدہ نتائج ثابت نہیں ہوئے بلکہ برعکس اسکے پھیپھڑے کی سل سے تمام جسم کا سل شروع ہو جاتا ہے۔ شاید اسکی مقدار اور طریق استعمال میں تغیرات ہو کر مفید ثابت ہو سکے۔

ٹیوبل نیفرائٹس Tubal Nephritis پیشاب کی نالیوں کی سوزش۔ برائیٹس ڈزیز کا بیان دیکھو۔

ٹیومرس۔ Tumours رسولیاں۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک میلگنٹ یعنی ایذا رساں، دوسری سمپل یا نان میلگنٹ یعنی بے ایذا۔ ان ہر دو قسم کی رسولیوں میں حسب ذیل پہچان ہے۔

میلگنٹ رسولیاں ہمیشہ بے طرح پھیلی ہوئی اور تمام قرب جوار کی ساختوں سے پیوستہ ہوتی ہیں سمپل رسولیاں برعکس اسکے محدود اور قرب جوار کی ساختوں سے عموماً علیحدہ ہوتی ہیں میلگنٹ رسولیاں بہت بڑھتی جاتی ہیں۔ سمپل رسولیاں ایک خاص حد تک پہنچکر زیادہ نہیں بڑھتی میلگنٹ رسولیاں بہت جلد ترقی کر جاتی اور ہر قسم کی ساخت یعنی گوشت عروق پٹھے۔ اعصاب۔ ہڈی۔ غدود۔ غضروف وغیرہ کو جو اسی کے قریب ہو اپنے میں شامل کر لیتی ہیں سمپل رسولیاں بتدریج بڑھتی اور دوسری ساختوں کو اپنے میں شامل نہیں کرتی میلگنیٹ رسولیوں کی ساخت تمام جسمانی ساختوں سے مختلف ہوتی ہے سمپل رسولیوں کی ساخت ہمیشہ کسی نہ کسی جسمانی ساخت کے مشابہ ہوتی ہے یعنی بے ایذا رسولیاں گوشت یا ہڈی یا مری یا اعصاب یا چربی یا رقیق رطوبت یا کنیکٹو ٹشو یا عروق خون یا عروق جاذبہ وغیرہ سے بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور برعکس اسکے ایذا رساں رسولیوں کی ساخت ان تمام سے نرالی ہوتی ہے۔ ایذا رساں رسولیوں میں ہمیشہ درد ہوتا لیکن بے ایذا درد نہیں ہوتا نکال دینے کے بعد ایذا رساں رسولیاں دوبارہ بھی ہو جاتی ہیں لیکن بے ایذا دوبارہ نہیں ہوتی جب ایذا رساں رسولی جسم کے ایک حصہ میں پیدا ہوتی ہے بذریعہ خون یا عروق جاذبہ اسکا مادہ اور جگہ پہنچکر اسی قسم کی رسولیاں پیدا کر دیتا ہے لیکن بے ایذا ...... رسولیاں اسطرح نہیں پھیلتیں۔

خواہ کسی قسم کی رسولی ہو اسکا علاج سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ اسکو بتمام وکمال نکال دیا جاوے میلگنٹ یعنی ایذا رساں

رسولیوں میں چونکہ کوئی حد نہیں ہوتی اور اسکا مادہ اگر ذرہ بھی باقی رہجاوے تو ضرور دوبارہ وہی رسولی بنا دیتا ہے اسلئے ایسی رسولی کو حد سے زیادہ بڑھکر قطع کرنا اور بعد میں باقی ساختوں کو کامل طور پر زنک کلورائیڈ یا کاربالک ایسڈ یا کرومک ایسڈ سے جلا دینا چاہیئے۔ اگر قریب کے غدود بڑھ گئے ہوں یا کسی اندرونی عضو میں بھی ایسی سولی کی علامات موجود ہوں تو اسکے کاٹنے سے کچھ فائدہ متصور نہیں ہو سکتا۔ دیکھو بیان کنسر یا ئینا یا ئی فیڈا۔ اور بائی ڈیٹڈ کا۔

باب ثائے مثلثہ

ثافیا محرک شتہا محلل ریاح مسہل صفرا و مخرج بلغم ہے ضماد اسکا محلل اورام اور دافع درد پہلو ہے موم اور کندر کے ساتھ بواسیر کے مسوں کو خشک کرکے گراتا ہے اسکے داخلی اور خارجی استعمال سے بال خوب اگتے اور چہرہ سرخ ہو جاتا ہے زیادہ مقدار میں مقی ہے۔ شخم برگ ۲۰ گرین سے ۴۰ گرین تک۔

ثعلب مصری مقوی باہ و اعصاب مسمن بدن مفتت حصاۃ اور دافع تشنج ہے۔ کزاز تمدد۔ فالج لقوہ۔ ضعف باہ و قلت منی میں نافع ہے شخم جڑ نصف عدد سے ایک عدد تک اور تخم نصف ڈرام سے دو ڈرام تک۔

ثقل اللسان۔ زبان کا بھاری ہو جانا۔ دیکھو بیان زبان کے امراض کا۔

باب جیم معجمہ

جار النہر۔ یہ دریائی نبات۔ قابض حابس الدم مسکن عطش ہے۔ اسہال و اسہال الدم میں مفید ہے خارجی استعمال میں محلل اورام اور مندمل فروج ہے شخم نصف ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

جام پھل سفری انبہ پھل مقوی مفرح قلب و مدر ہے۔ ابتدا میں قدرے ملین اور بعد میں قبض کرتا ہے اسکے پودے کی چھال ایک مثقال پانی میں جوش دیکر پینا دافع اسہال رطوبتی ہے اور اسکے غرغرہ کرنا مسوڑہوں پر جاذب حابس الدم اور مقوی اثر پیدا کرتا ہے شخم پھل بقدر ضرورت۔

جام گھاس۔ اسکی پتیاں پکا کر کھانا استسقائی کے لیئے سودمند اور اسکی جڑ سیاہ مرچ کے ساتھ پیکر دو تین کی مقدار میں کھانا قے کو بند کرتا اور ورم طحال کا دافع ہے شخم ایک گرین سے تین گرین تک۔

جامن جمبل ثمری۔ اسکا پھل صفراوی دستوں کو روکتا صفرا کی تیزی کو کم کرتا اور بھوک و باہ کو زیادہ کرتا ہے اسکے تخم کا سفوف ذیابیطس میں اعلیٰ درجہ کا مفید ثابت ہوا ہے۔ کثرت بول بیجو ابی بے چینی بدہضمی مغص۔ پھوڑے پھنسی وغیرہ کی شکایات بہت جلدی رفع ہو جاتی ہیں پختہ جامن کا لیپ گنج کا دافع اور بال اگاتا ہے اسکے خشک پتوں کا منجن مسوڑہوں کو مضبوط کرتا ہے۔

جانڈس **Jaundice** اکٹرس یرقان کا بیان دیکھو۔

جاوشیر یا جواشیر۔ ایک درخت کا گوند ہے۔ محلل ریاح۔ مفتح سدہ۔ مقوی اعصاب ہی۔ دردسر۔ فالج۔ لقوہ۔ صرع۔ رعشہ
سرفہ۔ درد پہلو۔ نزف الدم۔ تپ لرزہ۔ استسقا۔ یرقان۔ تقطیر البول۔ ادرار الطمث اور سنگریزہ میں مفید ہے۔ سرمہ اسکا موتیا
کو مفید اور نظر کو تیز کرتا ہے۔ قطور اسکا ثقل سامعہ کو دفع کرتا اور حمول اسکا اخراج جنین کر دیتا ہے۔
خ ۱۵ گرین سے ۶۰ گرین تک۔

جائے پھل۔ جائے فل۔ نٹ میگ۔ می رسٹیکا۔ اسکا روغن خارجی استعمال میں لوکل سٹی مولنٹ ہی۔ اور
دافع درد ہے۔ داخلی استعمال میں دوسرے لطیف خوشبودار روغنوں کی طرح محرک۔ مخرج ریاح ہے۔ زیادہ مقدار
میں نشہ لاتا اور غنودگی و بیہوشی پیدا کرتا ہے خ جائفل ۵ سے ۱۵ گرین تک۔ روغن ۱ بوند سے ۴ بوند تک۔
سپرٹ آف نٹ میگ ۳۰ بوند سے ۶۰ بوند تک۔

جائے جوھی۔ یاسمن بری۔ جنگلی چنبیلی۔ محلل۔ ملطف۔ مقوی اعصاب۔ مسہل بلغم و صفرا ہے۔ دردسر
فالج لقوہ۔ پرانے استرخا کھانسی و دمہ میں مفید ہے۔ اسکی نسوار درد شقیقہ کو آرام دیتی۔ اسکے جوشاندہ کا غرغرہ
درد دنداں کو کم کرتا اور اسکا جوشاندہ زیادہ مقدار میں قے آور ہے۔ خ ۴ گرین سے ۸ گرین تک۔

جٹا مانسی۔ بالچھڑ۔ سنبل ہندی۔ انڈین سپائیک نارڈ۔ بالچھڑ کا بیان دیکھو۔

جٹروفا کرکس **Jatropha Curcas** باگ بھرنڈا کا بیان دیکھو

جٹروفا میکرو ریزا **Jatropha Macrcrisa** مصلح خون۔ مخرج صفرا اور سخت مسہل ہے
دیگر نباتی مسہلات کے خلاف اسکا ذائقہ خراب نہیں بلکہ بعض کو خوشگوار معلوم ہوتا ہے۔ افعال میں لینڈرا اور پوڈافلم
کے مشابہ ہی خ فلوئڈ اکسٹرکٹ نصف ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

جدوار۔ زرودار۔ نرلسی۔ مفرح قوے و اعضا و احشا۔ مدر ہی۔ بینائی کو قوت دیتی اور باہ کو بڑھاتی ہی ضعف قلب
خفقان و جذب القلب میں نافع ہے خ ۴ گرین سے ۸ گرین تک۔

جذام۔ لیپروسی۔ دیکھو بیان لیپروسی کا۔

جذب القلب۔ دل کا ڈوبنا۔ سنکنگ آف دی ہارٹ۔ یہ علامت بہت امراض قلبی نیز نفخ۔ عام کمزوری۔
سخت درد۔ گھبراہٹ وغیرہ امراض کی حالت میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اسکا علاج مطابق سبب کرنا چاہیئے

جرب۔ خارش۔ سکے بیز۔ دیکھو بیان سکے بیز کا۔

جرمن اکتھیال **German icthyol** یہ تھیال کا دوسرا نام ہے پس اسکا بیان دیکھو

جرمی سائڈز **Germicides** قاتل کرم۔ اسکا دوسرا نام ڈس انفیکٹنٹ ہی۔ تمام انٹی سپٹک
بھی زیادہ مقدار میں تمام باریک نباتات و حیوانات کو ہلاک کر دیتے ہیں پس اسکی تفصیل کے لیے دیکھو بیان
انٹی سپٹکس اور ڈس انفیکٹنٹس کا

جروبیبا۔ Jurubeba جوروبیبا سولے نم بینی کوے ٹم مصلح خون۔ دافع تشنج۔ دافع سوزش احشا۔ مدر مقوی اور تیز مسہل ہے۔ یرقان۔ استسقا قبض۔ امراض جگر و طحال جریان اور سوزش احشا میں مفید ہے۔
خو برگ ایک ڈرام بطور خیساندہ فلوئڈ اکسٹراکٹ ۵ بوند سے ۳۰ بوند تک۔

جریان خون۔ ہیموریج کا بیان دیکھو۔

جریان۔ سپرمیٹوریا۔ دیکھو بیان سپرمیٹوریا کا۔

جری نیم میکولی ٹم انیم روٹ۔ پرپل کروفٹ۔ کرینز بل بھی اسکو کہتے ہیں۔ قابض اور حابس الدم ہے۔ پرانے اسہال پیچش۔ رعاف بول الدم سیلان الرحم۔ ذیابیطس اور گلیٹ میں مفید ہے خو سفوف ۲۰ گرین سے ۴۰ گرین تک فلوئڈ اکسٹراکٹ ۳۰ بوند سے ۶۰ بوند تک۔

جست۔ زنک کا بیان دیکھو۔

جشا۔ آروغ۔ ڈکار۔ ارکٹیشنز کا بیان دیکھو۔

جفاف الانف۔ خشک ہونا ناک کا۔

جگر کے امراض۔ انکی مختصر فہرست حسب ذیل ہے۔

اول جگر کی اپوپلیکسی۔ جگر کے اندر خون خارج ہوجانا کبھی تو یہہ اخراج تھوڑا تھوڑا علیحدہ علیحدہ حصوں میں ہوتا ہے اور کبھی ایک ہی جگہ۔ الغرض ماؤف حصہ سیاہ رنگت کا اور پلپلا ہوجاتا ہے۔
اسباب۔ جگر کا پرانا مرض یا اجتماع خون میلیریا کی وجہ سے جگر کا بڑھ جانا سکروی حمل اور زچگی۔ ضرب۔
علامات۔ جگر کے مقام پر دفعتاً سخت درد ہوکر یرقان صفراوی قے اور اسہال الدم ہوجانا جسم کا دفعتاً ٹھنڈا اور پھیکا پڑجانا جگر پر دبانے سے سخت درد ہونا غشی طاری ہوجانا۔
انجام۔ ہلاکت ہے اگر اخراج خون زیادہ ہو یا کوئی پرانا جگر کا مرض اسکا موجب ہو۔

دوم جگر کی اٹروفی اکیوٹ یعنی جگر کا بہت شدت اور سرعت کے ساتھ زائل ہوجانا اسکو اکیوٹ اٹروفی اف لیور بھی کہتے ہیں۔ یہہ ایک قسم کا سخت بخار ہے جسمیں دفعتاً پہلے درجہ کا یرقان ہوجاتا جگر غدود اور عضلات کو سیلز میں عام سوزش سے دانہ دار البیومن بھر کر چربی یا روغن کے ذرات میں بدلجاتا ہے عضلات کی ریشوں میں بجائے بھی دانہ دار البیومن پڑکر چربی یا روغن بنجاتا ہے اسی قسم کے تغیرات زہر فاسفورس سنکھیا سمر اور شراب میں ہوتے ہیں۔ تمام بخارات میں بھی خفیف درجہ کے یہی تغیرات واقعہ ہوتے ہیں۔
علامات۔ ابتدا میں کبھی معدہ اور انتڑیوں کا نزلہ ہوکر عام بےچینی اور درد غالب ہوتے قے اور دست آتے صفراوی نالیاں فاسد ذرات سے بھر کر رکجاتی اور یرقان ہوجاتا ہے جگر دردناک ہوجاتا جگر کا ٹھوس پن دفعتاً غائب ہوکر نرم آواز ہوجاتی طحال بڑھجاتی پیشاب میں لیوسین ٹائی روسین صفراوی رنگ خون اور البیومن خارج ہوتے ہیں معدہ اور انتڑیوں کے اندر خون کے دھبہ ہوجاتے ہیں مریض بہت جلد سخت نقیہ

ہوتا جاتا انتہا درجہ کا ضعف صداع بےچینی اور ہذیان کے بعد بیہوشی ہو کر خاتمہ ہو جاتا ہے کبھی تشنج ہو کر پاخانہ پیشاب بلا اختیار خارج ہو جاتے ہیں۔

انجام۔ ہمیشہ مہلک۔

اسباب۔ زہر فاسفرس حمل سیپٹی سیمیا پیلیا۔ یہ مرض عورتوں میں ۱۵ اور ۳۵ سال کی عمر کے درمیان زیادہ تر ہوتا ہے۔ نشہ کثرت جماع اور آتشک بھی اسکے موجب ہوتے ہیں۔

سیوم۔ جگر کی کرانک اٹروفی۔ یہ پرانے امراض کے ضمن اور بڑھاپے میں ہو جاتا ہے جگر سکڑ کر چمڑے کیطرح سخت ہو جاتا اور عروق خون بند ہو جاتے ہیں اصل ذرات زائل ہو کر ریشہ بکثرت پیدا ہو جاتے ہیں۔

علامات۔ اصل مرض کی علامتوں کے ساتھ ملی جلی ہوتی ہیں۔

چہارم۔ جگر کی البیومی نائڈ بیماری۔ اسمیں جگر متغیر الکیفہ ہو کر موم کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

علامات۔ غیر معین جگر کے مقام پر گرانی اور بےچینی محسوس ہوتی۔ یرقان ظاہر ہونا اور کبھی استسقاء بھی ہو جاتا ہے جگر نیچے کی طرف ہموار طور پر بڑھ جاتا ہے اسلیئے شکل میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا۔ دبانے سے سخت اور مضبوط معلوم ہوتا ہے۔

پنجم۔ بلیری کنجیسچن صفراوی نالیوں کا از حد پر ہو کر تنجانا جب کسی روک کی وجہ سے صفرا کا انتڑیوں میں جانا بند ہو جاتا ہے تب صفرا جمع ہو کر جگر کی نالیوں کو تن دیتا ہے اسلیئے جگر بڑا ہو کر تین چار انگشت سینہ سے نیچے محسوس ہوتا ہے مگر بعد میں جب جگر کے اصل ذرات چربی اور رنگ پڑ کر زائل ہو جاتے اور زائد ریشہ پیدا ہو کر سکڑتے ہیں تب جگر چھوٹا ہو کر پھر پسلیوں کے اندر چھپ جاتا ہے اور اوسکی سطح دانہ دار ہو جاتی ہے۔ مگر سرور سے کم یرقان ہو جاتا خون رک کر پیٹ میں پانی پڑ جاتا اور تلی بڑھ جاتی ہے۔ گلای کو جن بنانیکا فعل ناقص ہو جاتا ہے۔

ششم۔ بلیری کیلکولائی صفراوی پتھریاں۔ اسکا بیان علیحدہ کیا جا چکا ہے۔

ہفتم۔ ٹیوبرکلوسس۔ یہ مرض جگر میں شاذ و نادر ہوتا زیادہ تر سطح جگر پر اور عام ٹیوبرکلوسس کے ضمن میں ہوا کرتا ہے

ہشتم۔ دبیلۃ الکبد۔ ہیپٹک ابسیس جگر کا پھوڑا۔

اسباب (۱) ضرب (۲) کثرت شراب سرایت زہر میلیریا۔ (۳) متعفن مادہ کا انتڑیوں یا دیگر اعضائے سے پہنچ جانا مثلاً پیچش فلائیٹس۔ پائی ایمیا و سپٹیسیمیا وغیرہ (۴) گرم ملکوں میں یہ مرض کثرت سے ہوتا ہے جسکو ٹراپیکل ابسیس کہتے ہیں اسکی نسبت چند خیالات ہیں بعض پیچش اور بعض میلیریا اور بعض شدت گرمی کو اسکا باعث بتلاتے ہیں (۵) صفراوی کنکریوں یا حیات یا کسی غیر جنس شئے یا ہائیڈیٹڈ سسٹ کیوجہ سے جگر میں خراش ہو کر ورم ہو جانا اور اسکے بعد پیپ پڑ جانا بدپرہیزی زیادہ کھانا سست عادات اور شراب نوشی اسکے اسباب بعیدہ میں شمار کیئے جاتے ہیں۔

کیفیت - پہلے عموماً طور پر اجتماع خون ہو کر ورم ہو جاتا بعد ازاں خون کا پانی اور ذرات خارج ہو کر گلنے شروع ہوتے پھر پیپ بنتی ہے پہلے جگر کے لا بیولز میں مختلف مقامات پر پیپ بنتی ہے۔ اسطرح چھوٹے چھوٹے پھوڑے بنکر آپسمیں ملتے جاتے ہیں۔ تعداد جسامت اور مقام کے لحاظ سے یہ پھوڑے نہایت مختلف ہوتے ہیں۔ زیادہ تر داہنے لوب میں ہوا کرتے ہیں پیپ میں خون اور صفرا ملے ہوئے ہوتے ہیں ایک پھوڑا تو مدوّ شکل کا ہوتا ہے مگر بہت سی پھوڑے باہم ملکر بے طرح ہو جاتے ہیں ٹراپی کل ابسیس عموماً ایک اور بہت بڑا ہوتا ہے مگر پائی ایمیا سے جو پھوڑے ہوتے ہیں وہ چھوٹے چھوٹے اور تعداد میں بہت سی ہوتے ہیں جب پھوڑا بہت بڑا ہو جائے تب جوف شکم یا معدہ یا امعائی یا گردہ یا جوف سینہ یا حجاب القلب یا انفیر یر وینا کاوا کے اندر کھلجاتا ہے یا باہر کی طرف منہ کرلیتا ہے۔ تمام پیپ خارج ہونے کے بعد غار بھر کر سکڑ جاتا ہے۔ کبھی مدتوں ست رہکر یک لخت زور کر آتا اور پھیلنا شروع ہو جاتا ہے کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ پیپ کا سائل حصہ جذب ہو کر باقی کا چونہ بنجاتا ہے۔ کبھی پورٹل وین میں ورم ہو کر پیپ پڑجاتی ہے تب اُسکی دیواریں موٹی ہو کر گرد کی ساختوں میں بھی ورم ہو جاتا ہے اور ورید کا خون منجمد ہو کر تھراملبس بنجاتا ہے۔ جسکی ٹکڑہ ٹوٹ کر خون کے ساتھ شش دماغ۔ گردہ اور جوڑوں میں پہنچکر پھوڑے پیدا کر سکتے ہیں۔ اور عام پیری ٹونائیٹس بھی ہو جایا کرتا ہے بچوں میں ناف کی وریدمیں ورم ہو جانے سے ایسا ہو جاتا ہے کبھی غیر جنس شی کے گھس جانے سے ایسا ہو جاتا ہے

علامات - جگر کا مقام دردناک ہو جاتا اور خود بخود بھی میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے۔ انتقال حس کی وجہ سے داہنے شانہ تک درد پہونچتا ہے۔ گہرا سانس لینے یا کھانسنے سے درد زیادہ ہوتا ہے۔ اسواسطے مریض سانس روک لیتا ہے تمام بدن زرد ہو کر آنکھیں اور لب زرد ہو جاتے ہیں۔ ہاضمہ خراب رہتا۔ نفخ اور قبض کی شکایت رہتی ہے۔ جب پھوڑا بنتا ہے تو اُس کی ابتدا لرزہ کے بخار کے ساتھ ہوتی اور پیپ پڑجانے کے بعد بار بار لرزہ کے ساتھ بخار ہوتا اور پسینہ آتا ہے سخت ضعف ہو کر مریض نڈھال پڑا رہتا اور دُبلا ہوتا جاتا ہے۔

انجام - چھوٹے چھوٹے بہت سے پھوڑے جو پیپ کا مادہ پہنچنے سے بنتے ہیں وہ سخت مہلک ہوتے ہیں مگر ٹراپی کل ابسیس جو ایک اور بہت بڑا ہوتا ہے علاج پذیر ہے اور چھ مہینہ تک رہ سکتا ہے مگر چھوٹے پھوڑے جلدی ہلاک کر دیتے ہیں۔

ملاحظہ و امتحان - اگر پھوڑا چھوٹا اور گہرا ہے تو ملاحظہ و امتحان سے کچھ معلوم نہیں ہو سکتا بڑے پھوڑوں میں حسب ذیل علامات معلوم ہو سکتی ہیں۔

جگر کا بڑھجانا اور اُسکے ایک حصہ میں زیادہ ابھار ہونا جگر کا کنارہ اور سطح کا ناہموار اور اونچا نیچا ہو جانا۔ اُبھرے ہوئے حصہ میں لچک اور فلکچوایشن محسوس ہونا۔ ھائیڈیٹڈ مرض کی فرکشن فریمی تس نہ ہونا سینہ میں لگانے سے ورم کیجگہ پر رگڑ کی آواز مسموع ہونا نلکی داخل کرنے سے پیپ برآمد ہونا۔ جگر کی پھوڑے میں نبض کیطرح ترپ بھی محسوس ہوا کرتی ہے جو ابھار ملنے آتی ہے۔

پورٹل وین میں پیپ پڑ جانے کی علامات حسب ذیل ہوتی ہیں۔

قم معدہ پر درد محسوس ہونا جو نیچے اور پہلو کی جانب پھیلتا ہے

یرقان۔ قے۔ اسہال عظم الطحال۔ استسقاء۔ مراق البطن۔ اسہال الدم اور عام پائی ایمیا جسمیں جگر نہیں ٹوٹتا

تاوقتیکہ خود اسکے اندر بھی پھوڑا نہو جاوے۔

نہم۔ جگر کی رسولیاں۔ یہ بہت قسم کی ہوتی ہیں مثلاً سسٹ۔ ڈرمائڈ سسٹ۔ خیرش کرنیوالی رسولیاں عروق جاذبہ کی رسولیاں ٹیوبرکل سرطان۔ ہائی ڈیٹڈ جیسے اینڈا رسولیاں۔ ان میں سے ٹیوبرکل۔ سرطان اور ہائیڈیٹڈ قابل ذکر ہیں جنکا علیحدہ بیان کیاجاتاہے۔

دہم۔ سروسس آف دی لور۔ جگر کے اصل ذرات زائل ہوکر فاسد ریشہ پیدا ہوجانا۔ یہ دو طرح کا ہوتاہے اوّل وہ جسمیں زائد ریشہ سکڑ کر جگر کو چھوٹا بنادیتے ہیں اسکو اٹروفک سروسس کہتے ہیں۔

دوئم وہ جس میں فاسد ریشہ بکثرت ہوکر جگر کو معمول سے بڑا کردیتے ہیں اسکو ہائی پرٹروفک سروسس کہتے ہیں۔ یہ حالت تین طرح سے پیدا ہوسکتی ہے۔

اوّل۔ جگر کے ریشوں میں ورم ہوکر۔

دوئم۔ فطرتی خصوصیت کی وجہ سے جس میں تمام اعضائے میں زائد ریشہ بنتے ہیں۔

سوئم۔ جگر کے خاص ذرات کو فاسد ہونے اور زائل ہوجانے سے۔

اسباب (۱) شراب۔ آتشک۔ پرانے زہر (۲) میلیریا اور شدت گرمی۔ (۳) مصالحجات کی کثرت دفساد ہاضمہ کی وجہ سے خراب مادہ پیدا ہونا۔ (۵) پرانی ورم (۶) صفراوی کنکریوں کی وجہ سے خراش رہنا (۷) پرانے قلبی امراض کیوجہ سے اجتماع خون رہنا۔

علامات (۱) اٹروفک سروسس۔ عموماً آہستہ آہستہ نامعلوم طور پر ترقی کرتاہے شکم کے دوران خون میں خلل آکر معدہ اور امعا میں اجتماع خون رہتاہے جس سے ہاضمہ خراب رہتا اور قبض رہتا یا دست آتے ہیں تلی بڑھ جاتی۔ دستوں میں کبھی کبھی خون آتا اور بواسیر ہوجاتی ہے۔ یرقان کبھی خفیف اور کبھی شدید ہوتا ہے اور کبھی معدوم رہتاہے۔ پیٹ کی سطحی وریدیں پھول جاتی اور مراق البطن میں پانی بڑھ جاتاہے۔

(۲) ہائی پرٹروفک سروسس میں یرقان شروع سے زیادہ رہتا اور دوسری علامات دیرمیں اور خفیف طور پر ہوتی ہیں مگر دماغی علامات نمایاں ہوتی ہیں۔

ملاحظہ و امتحان۔ اٹروفک سروسس میں جگر چھوٹا ہوکر اسکا کنارہ اور سطح ناہموار اور دانہ دار ہوجاتی ہے اور کبھی کبھی رگڑ کی آواز بھی سنائی دیتی ہے ہائی پرٹروفک سروسس میں جگر ہموار طور پر بڑھ جاتاہے۔ دونوں صورتوں میں بدن کا رنگ پھیکا زردی مائل پڑجاتا بدن لاغر ہوتاجاتا اور جلد و جھلیوں کی سطح پر خون کے دھبے ہوجاتے ہیں۔

یہ دونوں مرض بہت دیرپا ہوتے ہیں۔ کبھی جلدی زور پکڑ جاتے ہیں۔ اکثر مہلک ثابت ہوتے ہیں موت عام ضعف یرقان ہذیان اور بیہوشی کی وجہ سے یا دماغی فسادات یا جریان خون یا پیری ٹونائی ٹس سے واقع ہو جاتی ہے۔ بعض حالتوں میں مریض رو بصحت ہو کر برسوں زندہ رہتا ہے۔

کیفیت۔ (۱) اٹروفک سروسس میں جگر سکڑ کر بہت سخت چھوٹا اور مضبوط ہو جاتا ہے یہانتک کہ اصل سے ۱/۲ یا ۱/۳ کے قریب ہو جاتا ہے دبانے سے سخت کرخت چمڑے کے مشابہ محسوس ہوتا ہے اور سطح پر سخت دانہ محسوس ہوتے ہیں۔ رنگ بھورا زردی مائل ہو جاتا ہے اسی واسطے اسکا نام سروسس ہے جگر کا غلاف سخت ہو کر چمٹ جاتا ہے لابیولز کے بیرونی اور اندرونی ریشہ زائد ہو کر سکڑتے ہیں۔ جنکی وجہ سے خون کی رگیں بند ہو کر ذرات جگر فاسد ہوتے جاتے ہیں۔

(۲) ھائی پرٹروفک سروسس میں جگر اصل سے بڑھکر دو چند سہ چند ہو جاتا ہے مگر عام صورت میں فرق نہیں آتا۔ سطح کبھی کھردری ہو جاتی ہے۔ فساد صفراوی نالیوں میں شروع ہو کر جگر کے ذرات کو چھوٹا کرتا یا چربی میں بدلتا جاتا ہے اور صفراوی رنگ پلا دیتا ہے اسکے بعد زائد ریشہ بعض بعض حصوں پر بڑھتے جاتے ہیں۔ اٹروفک قسم میں فساد کی ابتداء عروق سے ہوتی ہے

یازدھم۔ جگر کا سفلس یعنی آتشک۔ آتشک کی وجہ سے جگر میں فسادات ذیل ظاہر ہو سکتے ہیں۔

(۱) البیومی نائڈ ڈزیز (۲) پیری ہیپے ٹائی ٹس (۳) سروسس (۴) آتشک کی گمیان۔ یہ تعداد میں بہت سی ہوتی اور اکثر ملکر خوشہ بناتی ہیں۔ باآسانی جذب ہو جاتی یا سخت ہو کر ان میں چونہ پڑ جاتا ہے۔

دوازدھم۔ جگر کے افعال میں خلل واقعہ ہو جانا۔ یہ تین قسم کا ہو سکتا ہے۔

(۱) اسکے گلائی کوجینک فعل میں خلل واقعہ ہو کر ذیابیطس ہو جانا۔ جسکا بیان علیحدہ کیا گیا ہے۔ دیکھو بیان ڈایابیٹز کا۔

(۲) اخراج صفراوی میں کمی بیشی ہو جانا۔ اگر صفرا کم خارج ہو تو ہاضمہ خراب ہو کر زبان میلی ہو جاتی ذائقہ خراب رہتا اشتہا نادار دا اور نفخ غالب رہتا ہے قبض ہو کر پاخانہ سخت میلا یا سیاہ رنگ کا بدبو دار آتا ہے چہرہ پھیکا زردی مائل اور یرقان زدہ رہتا ہے طبیعت نڈھال رہتی سر درد کرتا مزاج کمجور اور چڑچڑا ہو جاتا اور مالیخولیا کی علامات پیدا ہوتے ہیں پیشاب غلیظ سیاہی مائل اور تحشیں سے بھرا ہوا خارج ہوتا ہے۔ اگر صفرا مقدار میں زیادہ خارج ہو بہت رقیق صفراوی دست افراط سے آتے اور غثیان و قے غالب رہتے ہیں صفرا کی تیزی سے پیٹ میں کاٹ اور کھینچی رہتی اور اخراج کے وقت مقعد میں جلن ہوتی ہے۔ دل دھڑکتا سر درد کرتا اور طبیعت بیقرار اور پژمردہ رہتی ہے۔ پیشاب گہرے رنگ کا تحشیں سے بھرا ہوا آتا ہے۔ اکثر بخار بھی ساتھ ہو جاتا ہے۔

(۳) جگر کی اس قوت تحلیلیہ میں فرق آجانا جو البیومی نائڈ غذاؤں کا تجزیہ کر کے یوریا اور ایسڈ یورک

مادہ بناتی ہے جو پیشاب اور پسینہ کے ساتھ خارج ہو جاتے ہیں نیز جسمانی حرارت کو قائم رکھنے میں امداد دیتے ہیں جب اس فعل میں خلل واقع ہو جاتا ہے تو نائٹروجنس مادہ یوریا میں نہیں بدلتی اور لتھیٹس و لتھک ایسڈ بکثرت پیدا ہو کر لتھیمیا کر دیتے ہیں۔ مدتوں یہ حالت رہکر آخر سخت تکالیف اور امراض کا باعث ہو جاتی ہے خفیف حالتوں میں کچھ تکلیف محسوس نہیں ہوتی اور پیشاب میں لتھک ایسڈ و لتھیٹس بکثرت خارج ہوتے رہتے ہیں مگر تا بکے۔ آخر کار نفخ۔ سوزش معدہ۔ ترش ڈکار۔ ضعف۔ کثرت خواب۔ قبض۔ اختلاج قلب۔ صداع۔ دوران سر۔ طنین۔ پژمردگی۔ اور مالیخولیا تکلیف دہ ہو جاتے ہیں۔ ان عارضی تکالیف کی علاوہ امراض ذیل پیدا ہو سکتی ہیں۔ نقرس۔ سنگ گردہ۔ سنگ مثانہ۔ سنگ صفرا۔ غدود۔ اور اعضاء میں ورم۔ جلدی امراض مثل اگزیما۔ سورائسس۔ لائی کن۔ ارٹی کیریا۔

سیزدہم۔ جگر میں چربی پڑ جانا۔ فیٹی لور۔ اسکو ہیپر ایڈی پوزس بھی کہتے ہیں۔

علامات۔ عموماً اس مرض کی علامات نہایت خفیف اور نامعلوم رہتی ہیں مثلاً ضعف ہاضمہ ٹٹولنے سے جگر بڑھا ہوا معلوم ہوتا اسکا کنارہ گول نرم اور ہموار محسوس ہوتا ہے۔ یرقان۔ استسقاء اور عظم الطحال ظاہر ہوتے۔ پیشاب میں بھی کوئی تغیر نہیں ہوتا۔

کیفیت۔ جگر بڑھ جاتا ساخت نرم اور کمزور ہو جاتا ہے۔ رنگ زرد کہیں کہیں سرخ دھبہ اسکے ذرات میں چربی پڑ کر پھول جاتے ہیں کیمیائی طور پر ۴۵ فیصدی روغن نکلسکتا ہے

اسباب (۱) پرانے زائل کرنے والی امراض مثلاً سل سرطان پیچش وغیرہ۔ (۲) پھیپھڑوں اور قلب کے پرانے امراض (۳) روغنی اشیا کثرت سی کھانا (۴) شراب پینا (۵) ورزش نہ کرنا سست پڑے رہنا (۶) سرو سس اور البیومی نائڈ ڈیزیز کے ساتھ بھی ایسا ہو سکتا ہے۔

چہاردہم۔ جگر کا اجتماع خون۔ اسکو کنجیسچن آف دی لور بھی کہتے ہیں۔ ہائی پریمیا

اسباب (۱) شراب اور تیز مصالحہ کی کثرت (۲) شدت کی گرمی (۳) ملیریا (۴) فسادات حیض (۵) ضرب (۶) جگر میں فاسد مادہ پڑ جانا (۷) صفراوی کنکریوں یا حیات وغیرہ جیسی کسی شئے سے خراش رہنا۔

علامات۔ جگر کے مقام پر کھچاؤ۔ بوجھ اور خفیف درد محسوس ہونا طحال کا بڑھ جانا مگر یہ لازمی نہیں۔ جگر بھی کسیقدر بڑھ جاتا ہے۔ ہاضمہ خراب ہو کر پیشاب میں لتھیٹس بیٹھتے ہیں کبھی خفیف استسقاء بھی ہو جاتا ہے۔

کیفیت۔ جگر معمول کی نسبت قدرے بڑھ جاتا ہے اور سیاہ ہو جاتا ہے۔ اسمیں شگاف دینے سے سیاہ خون برآمد ہوتا ہے۔ عروق خون کشادہ اور بھرے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ عموماً یہ اجتماع خون ہیپے ٹک وین کی شاخوں میں ہوتا ہے اسلیئے لابیولز کے وسط میں زیادہ علامات پائی جاتی ہیں جہاں وریدوں کی شاخیں زیادہ تر ہوتی ہیں۔ برعکس شریانوں و پورٹل وین کا اجتماع خون لابیولز کے کناروں پر اور شاذونادر ہوتا ہی قطع شدہ حصے کی سطح میں سفید زرد اور سرخ دھاریاں نظر آتی ہیں جو جائیفل کے مشابہ ہوتی ہیں۔ کیونکہ وسط میں سرخی نہ بادہ

ہوجاتی محیط پیسکا سفید رنگ کا رہتا اور درمیانی حصہ صفراوی نالیوں کے اجتماع سے زرد ہوجاتا ہے۔
محیط پر خون کم ہوجاتا ہے بہت سے ذرات چربی میں بھی بدلجاتے ہیں۔

پانزدھم۔ جگر کا مردار پڑجانا گینگرین آف دی لور۔ یہ مرض عموماً ابسیس کے ضمن میں پیدا ہوتا ہے اسلیے اسکے اسباب وعلامات وغیرہ وہی ہیں جو ابسیس میں بیان کی گئی۔ دیکھو نمبر (۸) میں دبیلۃ الکبد کا بیان۔

سیزدھم جگر کا سرطان کنسر آف دی لور۔ جگر میں دوسرے اعضاے اندرونی کی نسبت سرطان بہت کثرت سے ہوتا ہے کبھی تو ابتداً اور کبھی دوسری جگہ جسم میں ہوجانے کے بعد زیادہ تر پچاس اور ستر سال کی عمر کے درمیان ہوتا اور موروثی طور پر بھی ہوجاتا ہے

علامات۔ کاٹتا ہوا اور چبھتا ہوا درد سخت ضعف۔ یرقان۔ استسقاے مراق البطن۔ پیری ٹونائیٹس۔ جگر کا ناہموار طور پر بڑھ جانا اور ابھرے ہوئے حصہ کا سخت اور دردناک ہونا سانس کے ساتھ رگڑ کی آواز مسموع ہونا۔

کیفیت۔ عموماً علیحدہ علیحدہ حصوں میں شروع ہوکر چھوٹی گٹھلیاں بناتا ہے جن میں سے بعض سخت اور بعض نرم ہوتی ہیں۔ نرم قسم کا کنسر بہت جلد بڑھتا ہے ٹٹولنے سے سخت گٹھلیوں کے درمیان نرم پلپلا نشیب محسوس ہوا کرتا ہے۔

ھفتدھم ورم الکبد۔ ہپے ٹک انفلیمیشن۔ اسمیں تین اقسام شامل ہیں۔

(۱) پیری ہپے ٹائی ٹس۔ یعنی جگر کی پیری ٹونیم کا ورم۔ اسمیں جگر کے مقام پر دبانے سے اور خود بخود بھی درد ہوتا ہے۔ مگر افعال جگر میں کچھ خلل نہیں آتا۔ سانس کے ساتھ تکلیف ہوتی ہے۔ اسلیے مریض کھینچکر سانس لیتا ہے۔

(۲) جگر کی گہری ساختوں میں ورم۔ اسمیں تیز کاٹتا ہوا اور چبھتا ہوا درد اٹھتا ہے افعال جگر میں خلل آکر ہاضمہ خراب ہوجاتا ہے۔ زبان خشک اور میلی اشتہا ندارد تشنگی زیادہ کبھی قبض اور کبھی اسہال ہوتے ہیں۔ پیشاب سرخ اور غلیظ آتا ہے۔ کبھی استسقاے مراق البطن بھی ہوجاتا ہے۔ بخار مسلسل رہتا اور سردی یا لرزہ کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔

(۳) جگر کی صفراوی نالیوں کا ورم۔ یہ مرض بچوں اور نقرس کے مریضوں میں زیادہ تر ہوتا ہے۔ اسمیں معدہ اور ڈیوڈی نم کا نزلہ ہوکر یرقان ہوجاتا ہے۔ جگر کا مقام دردناک اور بخار خفیف رہتا ہے۔

اسباب۔ شدت گرمی کھانے پینے کی بے اعتدالی شراب ملیریا ضرب۔ ورم الکبد۔ ۲۵ اور پینتیس سال کی عمر کے درمیان زیادہ تر ہوتا ہے۔

کیفیت۔ معمولی طور پر اجتماع خون ہوکر بار الدم اور ذرات الدم خارج ہونے شروع ہوجاتے ہیں۔ جگر نرم اور اسکی سطح دانہ دار ہوجاتی ہے۔ کاٹنے سے زیادہ خون خارج ہوتا ہے کسی کسی جگہ پیپ کے قطرات پڑکر

چھوٹے چھوٹے پھوڑے بنا دیتے ہیں۔
قطع شدہ سطح پر سرخ زرد اور سفید چھاپہ نظر آتے ہیں۔ پیری ہیپے ٹائی ٹس ہیں جگر ڈایافرام سے پیوستہ ہو جاتا ہے

ہشتدھم ہائی پریمیا آف دی لور۔ جگر کا اجتماع خون۔ دیکھو نمبر (۱۴) کا بیان۔

نوزدھم۔ ہائی ڈیٹڈز آف دی لور۔ یہ مرض ٹینیا اکائی نو کاکس سے پیدا ہوتا ہے جو ایک قسم کے ٹیپ ورمز یعنے فیتہ کے مشابہہ کیڑے ہیں جو کتوں اور بھیڑوں کے اندر پڑ جاتے ہیں جب انکو ٹکڑے ٹوٹ کر براز کے ساتھ انکی شکم سے خارج ہوتے ہیں تو گلجانے کے بعد ان کے اووا یعنے بیضہ نکل آتے ہیں۔ جب یہ بیضہ کھانے یا پینے کی شے کے ساتھ شکم انسان میں چلے جاتے ہیں تو ان بضوں میں سے بچہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ بچہ معدہ کی دیوار میں اپنے نیش سے سوراخ کر کے جگر میں جا لگتے ہیں۔ اسجگہ انکے پچھلی طرف ایک تھیلی پیدا ہو جاتی ہے جسکو ہائی ڈے ٹڈ کہتے ہیں گویا کہ پورا حیوان تو کتوں اور بھیڑوں کے اندر ہوتا ہے اور وہی اسکے میزبان ہیں مگر انسان کے اندر اسکا ہائیڈیٹڈ ہوتا ہے جسکو سکولیکس یعنی تھیلی دار صورت کہتے ہیں۔
یہ مرض آئس لینڈ اور آسٹریلیا میں بکثرت ہوتا ہے۔ ایک ہائی ڈے ٹڈ کی کیفیت حسب ذیل ہے۔
(۱) سب سے باہر عروق خون اور ریشوں سے بنا ہوا مضبوط غلاف ہوتا ہے جو مریض کی ساختوں سے بنتا ہے
(۲) اس کے اندر دو تہوں والی ایک تھیلی ہوتی ہے جسکی بیرونی تہ سخت مضبوط اور قدرے شفاف ہوتی اور اندرونی تہ نہایت نازک ہوتی ہے جسکی سطح پر باریک رواں ہوتا ہے۔
(۳) اس تھیلی کے اندر صاف شفاف پانی ہوتا ہے
(۴) اس صاف شفاف پانی میں بہت سی چھوٹی تھیلیاں ہوتی ہیں جن میں سے اکثر تو پانی میں پیرتی رہتی ہیں اور بعض اصلی تھیلی کی دیوار سے لگی ہوئی ہوتی ہیں بڑا صل تھیلی کو مدرسٹ کہتے ہیں۔ اور ان چھوٹی تھیلیوں کو ڈاٹرسٹ جو تعداد میں سینکڑوں اور ہزاروں ہوتی ہیں اور بعض اوقات کل مدرسٹ کو بھر دیتی ہیں اور ساخت میں مدرسٹ کے مشابہ ہوتی ہیں ان میں سے جو بڑی تھیلیاں ہوتی ہیں انکے اندر تیسری نسل کی تھیلیاں ہوتی ہیں جنکو گرینڈ ڈاٹرسٹ کہتے ہیں (مدر بمعنے ماں ڈاٹر بمعنے بیٹی۔ گرینڈ ڈاٹر بمعنے پوتی)
(۵) تھیلی کی اندرونی سطح پر سفید داغ نظر آتے ہیں جو اکائی نو کاکس کے سکولیکس ہوتے ہیں اور جو کبھی علیحدہ علیحدہ اور کبھی مجموعہ ہوتے ہیں کبھی یہ پانی میں پیرتے رہتے ہیں ہر ایک سکولیکس $\frac{1}{24}$ انچہ سے $\frac{1}{42}$ انچہ تک لمبا ہوتا ہے اسکے سر پر ایک خرطوم اور چار منہ ہوتے ہیں خرطوم کے گرد نیشوں کی دوہری قطار ہوتی ہے جو سب متحرک ہوتے ہیں۔
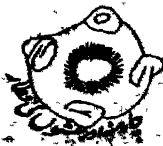
عموماً ایک ہی ہاے ڈے ئڈ ہوتا ہے مگر بعض اوقات دو تین یا زیادہ بھی ہوجاتے ہیں کبھی اسقدر بڑے ہوجاتے ہیں
کہ کل شکم کو تند دیتے اور سانس آنا دشوار ہوجاتا ہے۔ ڈاٹر سٹ ایک باجرہ کے دانہ سے لیکر انڈے کے برابر ہوتی
ہیں مگر گرینڈ ڈاٹر سٹ بہت ہی چھوٹی ہوتی ہیں۔ انکے دباؤ سے دوسرے اعضاء بے جگہ دیکر فاسد ہوجاتے
ہیں کبھی کسی عضو کے ساتھ چپکر تھیلی انکے اندر جا کھلتی ہے مثلاً معدہ انتڑی یا پھیپھڑے کے اندر تب انکا
پانی کھانسی یا قے یا اسہال کے ساتھ خارج ہوجاتا ہے۔ کبھی ضرب سے بھی ہائیڈیٹیڈ پھٹ جاتا ہے۔ کبھی ہائیڈیٹیڈ
میں ورم ہوکر پیپ پڑجاتی ہے کبھی اسکی ساختوں میں غذا اگر چربی یا چونہ پڑجاتا ہے اسطرح پھٹنے یا متورم
ہوجانے سے تحلیل ہوکر صورت آرام ہوجاتی ہے اور محض ایک سکڑی ہوئی تھیلی باقی رہجاتی ہے۔ کبھی ایسی
سٹ بھی دیکھی گئی ہیں جنمیں کوئی اکائی نوکاکس نہیں تھا انکو ایسے کیفے لوسٹ کہتے۔ کبھی ایک تھیلی کے کئی خانہ
ہوجاتے ہیں اسکو ملٹی لاکولر کہتے ہیں۔

علامات۔ جگر ناہموار طور پر بڑھ جاتا ہے ٹٹولنے سے تھیلی دار رسولی کا احساس ہوسکتا ہے۔ مگر جگر کے افعال
میں کچھ خلل واقعہ نہیں ہوتا نہ درد اور بخار کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ عام ضعف اور تکالیف بھی چنداں نہیں ہوتیں
جب بہت بڑی ہوجاتی ہیں تب تناوٹ کھنچ اور گرانی رہتی صفراوی نالی پر دباؤ رہنے سے یرقان ہوجاتا۔
اور پورٹل وین پر دباؤ پڑنے سے بواسیر عظم الطحال استسقائے مراق البطن اور اسہال ہوسکتے ہیں سانس کھنچکر
آتا ہے۔ اگر تھیلی پھٹ جائے تو دفعتاً سخت درد اور بے چینی ہوکر غشی ہوجاتی اور پیری ٹونائی ٹس ہوکر
مریض ہلاک ہوسکتا ہے۔

ملاحظہ و کیفیت۔ تھیلی بتدریج بڑھتی جاتی پیٹ کو بدرجہ غایت پھیلا دیتی اور سینہ پر دباؤ پہنچاتی ہے۔ جگر کے
متصل ٹٹولنے سے ہموار نرم اور لچکدار ابھار معلوم ہوتے ہیں۔ سینہ بین لگانے سے فریمی ٹس کی آواز سنائی
دیتی ہے۔ نلکی داخل کرنے سے صاف پانی برامد ہوسکتا ہے مگر یہ عمل نہائت احتیاط اور سوچ سمجھ کے ساتھ
کرنا چاہیئے۔ ملٹی لاکولر سٹ سخت گرہ دار اور دردناک ہوتی ہے اسمیں یرقان استسقاے اور عظم الطحال
زیادہ ہوتے اور ایسی ہی سٹ میں ورم ہوکر پیپ زیادہ تر پڑتی ہے۔

بستم۔ یرقان۔ جانڈس۔ اکٹرس۔ دیکھو بیان یرقان کا۔

علاج۔ اب ہم ذیل میں ان امراض کا علاج ترتیب وار درج کرتے ہیں۔

اوّل۔ اپوپلیکسی آف دی لور۔ جگر کے اندر خون خارج ہوجانا۔ یہ مرض عموماً مہلک ثابت ہوتا ہے اگر جریان
خفیف ہی تو مریض کو آرام سے لٹائے رکھنے اور مقام جگر پر برف کی تھیلی لگانے سے آرام حاصل ہوتا ہے۔

دوم۔ ایکیوٹ اٹروفی آف دی لور۔ اسکو ملیو اٹروفی بھی کہتے ہیں۔ یہ مرض سخت مہلک ہی حموضات معدنی
مثلاً ایسڈ سلفیورک ڈائلیوٹ و ایسڈ ایڈ رو کلورک ڈائلیوٹ ٹنکچر اکو نائیٹ کونین اور کافور بعض اوقات
اسمیں مفید ثابت ہوئی ہیں۔ یرقان۔ جریان خون۔ عام ضعف و بیہوشی وغیرہ کا علاج قواعد کلیہ کے مطابق کرتے

رہنا مناسب ہے۔

سوم کرانک اٹرو فی آف دی لور۔ یہ مرض عموماً دیگر دیرپا ے امراض کے ضمن میں عام ضعف اور لاغری کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ جگر سکڑ کر چھوٹا اور سخت ہوجاتا ہے۔ اسکا علاج اصل مرض کا علاج ہے

چہارم۔ البیومی نائڈ ڈزیز۔ دیکھو بیان البیومی نائڈ ڈزیز کا۔

پنجم۔ بلیری کنجیسچن۔ جگر کی نالیوں میں صفرا کا اجتماع ہوجانا۔ اسکا بیان یرقان میں مفصل درج کیا گیا ہے۔ پس اُسکا بیان دیکھو۔

ششم۔ بلیری کیلکولائی صفراوی پتھریاں پتہ میں پتھریاں ہوجانا۔ اسکا بیان بلیری کیلکولائی میں مفصل کیا گیا ہے پس اُسکا بیان دیکھو۔

ہفتم۔ ٹیوبرکلوسس آف دی لور جگر میں سل کا مادہ پیدا ہوجانا جو عام سل کا علاج ہے وہی اسکا علاج ہی۔ پس دیکھو بیان تھائی سس اور ٹیوبرکلوسس کا۔

ہشتم۔ دبیلۃ الکبد۔ ہیپے ٹک ابسیس۔ جگر کا پھوڑا شروع درجہ میں جبکہ پیپ نہیں پڑتی بلکہ محض اجتماع خون اور ورم ہی تو جگر کے مقام پر سینک کرنا یا پولٹسین لگانا اور رفع درد کے لیئے مارفیا کی جلدی پچکاری کرنا ورم کو رفع کرسکتی ہیں اگر پیچش کے ضمن میں ورم شروع ہو تو یہ گمان کرنا چاہیئے کہ غالباً پیچش کا زہر یعنی امیباکولائی یا اُنکا مادہ جگر میں پہنچکر اپنے فسادات کر رہا ہے اور قریب ہے کہ ورم کے بعد ابسیس بنادے۔ اسلیئے اپی کے کوانا پندرہ بیس گرین کی خوراک میں تین بار روزانہ کھلائیں تاکہ امیبا کولائی بیجان یا ہلاک ہوکر ورم رفع ہوجائے اور پیپ نہ بننے پائے جب پیپ پڑ کر ابسیس بنجائے تب عام پھوڑوں کی طرح اُسکا بھی علاج ہے۔ کہ شگاف دیکر ڈرینج ٹیوب داخل کردیں۔ اور کافی طور پر اینٹی سیپٹک ڈریسنگ لگاتے رہیں۔

جس جگہ جلد سرخ اور ابھری ہوئی معلوم ہو اُسی جگہ شگاف دینا مناسب ہی کیونکہ یہ وہ مقام ہوتا ہے جس طرف ابسیس رخ کرکے دیوار شکم کے ساتھ پیوست ہوجاتا ہے۔ عموماً ابسیس اُبھری ہوئی جگہ پر جلد کے ساتھ پیوستہ ہوتا ہے مگر ہمیشہ نہیں۔ اسلیئے بہتر یہی ہے کہ شگاف کو بتدریج گہرا کرتے جائیں اور اگر بالفرض شکم کی دیوار ابسیس کی دیوار سے علیحدہ معلوم ہو تو پہلے پرائیل پری ٹونیم کو جگر کے ساتھ گہرے ٹانکے لگا کر سیدیں پھر جگر میں شگاف دیں تاکہ جسقدر خون و پیپ وغیرہ خارج ہو وہ مراق بطن کے اندر نہ جانے پائے۔

یہ یاد رکھیں کہ جگر کے پھوڑے کی تشخیص کوئی آسان امر نہیں ہی۔ اسلیئے ہمیشہ اپریشن سے پیشتر ضروری ہی کہ ٹروکار اور کینولا داخل کرکے اپنی تشخیص کی تصدیق کرلیں چونکہ جگر کے پھوڑے کی پیپ اکثر بہت گاڑھی ہونے کی وجہ سے کینولا کی اندر آسانی داخل نہیں ہوتی اسلیئے کینولا کے ساتھ اسپرشن کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ایسپریٹر کا ٹروکار داخل کرنے میں ایک یہ بھی فایدہ ہے کہ جونہی کینولا کا منہ پیپ کی غار میں گھستا ہے تو ہیں فوراً پیپ چڑھ آتی ہے ورنہ اندیشہ ہے کہ کینولا غار سے گذر کر آگے نکلجائے اور تشخیص میں دہوکا ہے۔ دیکھو بیان البسیس کا

کینولا داخل کرنے میں کوئی زیادہ اندیشہ نہیں ہی بشرطیکہ اینٹی سیپٹک تدابیر کی کامل طور پر پابندی کیجائے بلکہ عموماً اجتماع خون اور ورم میں بھی اس سے خون کم ہو کر مرض میں تخفیف ہو جاتی ہو۔

اگر ایبسس کا ابھار ایک جانب پر ہو تو پسلیوں کی محراب سے دو انچ اوپر بغل کے وسطی خط میں شگاف دیں اور پہی کا سٹل پلیورا کو ڈایافرام کے ساتھ سیکر پھر جگر میں شگاف دیں۔

تشخیص

بعض اوقات جگر کا پھوڑا اندر ہی اندر معدہ یا انتڑی یا گردہ یا شش کے اندر کھلتا ہے۔ اگر علامات سے اس امر کی تشخیص ہو جاوی تو اوپریشن میں جلدی نہ کریں بلکہ انتظار کریں کہ پیپ ایک طرف سے کسی عضو کے اندر سے اپنے اخراج کا راستہ

ہشتم جگر کی رسولیاں یہ بہت اقسام کی ہوتی ہیں جنمیں سے سرطان اور ہائیڈیٹڈ کا بیان علیحدہ کیا گیا ہے۔ دیکھو نمبر ۱۶ و ۲۰ کا بیان۔ باقی تمام رسولیوں کا علاج محض عام تکالیف کا دفعیہ ہوتا ہی۔ اس سے زیادہ کچھ حد اختیار میں نہیں ہے

دہم سروسس آف دی لور جگر کے ریشوں میں پرانی سوزش ہو کر اسکا سخت اور کرخت ہو جانا چونکہ اس مرض میں جگر کی سطح کھردری ہو جاتی ہی اسلیے اسکا نام گرینولر یا ہابنیل لور بھی ہی۔ اسکی علاج کے لیے مفصلہ ذیل اصول اور تدابیر ہیں۔

(۱) اصلاح غذا۔ چونکہ یہ مرض عموماً اسطرح سے شروع ہوتا ہے کہ تیز گرم اشیاء مثلاً شراب کثرت مرچ و ترشی تیز مسالجات۔ آچار و چٹنی وغیرہ کے کھانے پینے سے جگر میں زیادہ خون پہنچکر عارضی ورم ہوتی رہتی ہی۔ کچھ مدت کے بعد یہ عارضی ورم دائمی صورت میں منتقل ہو کر جگر کے ریشوں میں پایدار سوزش پیدا کر دیتی ہی جسکا نتیجہ سروسس ہوتا ہے۔ اسلیے اسکے علاج میں سب سے مقدم یہ امر ہے کہ شراب چٹنی۔ آچار سرخ مرچ وغیرہ تیز گرم اشیاء سے قطعی پرہیز کرائیں اور سادی بخراش سریع الہضم غذاؤں کی ہدایت کر دیں مثلاً دودھ۔ سادہ یخنی۔ آش جو۔ کھچڑی۔ دلیا۔ روٹی اور دودھ چاول۔ فیرنی وغیرہ حسب پسند مریض دیسکتے ہیں۔ شراب سے قطعی پرہیز لازم ہی لیکن آخر درجہ مرض میں جب کہ صحت کی طرف سے مایوسی ہوگئی ہو اور سخت نقاہت و ضعف غالب ہوتا ہو تو قیام قوائے و ارواح کے لیے قلیل مقدار میں اسکی اجازت دیسکتے ہیں۔ زیادہ تر دودھ اور روٹی۔۔۔ پر محدود رکھنا اس مرض کا علاج ہے۔ سا گو دانہ یا ارا روٹ وغیرہ بھی دودھ میں پکا کر دیسکتے ہیں۔ روغن اور مٹھائی حتی الوسع کم مقدار میں دینے چاہئیں حیوانی غذاؤں سے پرہیز لازم ہی۔ نباتی غذائیں جو عمدہ طور سے پکی ہوئی ہوں حسب موافق کھا سکتے ہیں۔

(۲) معدہ و امعا کی حالت پر نظر رکھنا اور جو علامات نفخ۔ سوزش۔ اسہال وغیرہ پیدا ہوں انکا علاج کرتے رہنا۔ جو تیز گرم اشیا جگر کی سوزش اور سروسس کا باعث ہوتی ہیں وہی معدہ اور امعا کی سوزش۔ فساد ہضم۔ نفخ وغیرہ کا باعث رہتی ہیں۔ ساتھ ہی جگر کے سروسس کیوجہ سے پورٹل وریدوں کا دوران خلل پذیر ہو کر معدہ و امعا کے نیچے سے نزف الدم اسہال الدم اور بواسیر وغیرہ کا باعث ہو جاتا ہے۔ غذا معمولی طور پر ہضم ہونے کے بجائے فضلات رحبیہ میں بدل کر کبھی نفخ۔ کبھی درد کبھی قبض اور کبھی اسہال پیدا کرتی رہتی ہے۔ اسلیے دوسرے تیسرے روز قبض کشا جوب کر ساتھ امعا کو صاف کرتے رہنا نہایت ضروری ہے تاکہ یہ تمام شکایات رفع رہیں۔ سیاہ مجیٹھن

کم ہوکر اصل مرض کو بھی تخفیف ہو اور قے الدم، اسہال الدم وغیرہ بھی رکے رہیں۔ اگر بواسیر ظاہر ہو تو دبر کے گرد جونکیں لگوانا مفید ہوتا ہے۔ رفع قبض کے لیے پوڈافلین، ایموڈین، صبر ایلوا ہیں موزون ہیں رفع نفخ کے لیے کرے زوٹ اور تھائی مال مناسب ہیں اگر سوزش اور درد رہتا ہو تو بسمتھ افیون وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں

(۳) پورٹیل کنجیسچن کو تخفیف دینا اسکے لیے حسب ذیل تدابیر ہیں امعا کو دوسرے تیسرے روز قبض کشا جوز کے ساتھ صاف کرتے رہنا۔ دبر کے گرد جونکیں لگوانا جگر پر پولٹس باندھنا یا نائٹرو ہائڈرو کلورک ایسڈ کا سینک کرنا (نائٹرک ایسڈ ½ اونس ہائڈرو کلورک ایسڈ ایک اونس گرم پانی ۵ سیر بحیثیہ) بیان کیا گیا ہے کہ نائٹرو ہائڈرو کلورک ایسڈ کا داخلی استعمال بھی نہایت مفید ہے۔

(۴) علامات منذرہ جو اس مرض کے ضمن میں پیدا ہوں انکا علاج کرنا مثلاً قے الدم، اسہال الدم اور اسائٹیز (استسقاء زق البطن) ان علامات کا علاج عام قواعد کے مطابق کرنا چاہیے جیسا کہ علیحدہ طور پر ان امراض کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے۔ ذیل میں مختصر طور پر انکے علاج کے اصول درج کیے جاتے ہیں۔

(۱) قے الدم و اسہال میں قبض کشا ادویہ مثلاً صبر، کیلومل، ایموڈین، ریوند چینی، میگنیشیا سلفاس وغیرہ سے امعا کو دوسرے تیسرے روز صاف کرتے رہنا۔ دبر کے گرد جونکیں لگانا جگر پر پولٹس لگانا یا نائٹرومیورے ٹک ایسڈ سے سینک کرنا۔ ڈائلیوٹ سلفیورک ایسڈ پلانا وغیرہ۔

(۲) استسقاء زق البطن جب پیٹ میں پانی پڑ جائے تو اسکو نلی داخل کرکے نکال دینا چاہیے۔ جسقدر دفعہ اس عمل کی ضرورت پڑے تو بار بار کر سکتے ہیں، ساتھ مدرات مسہلات اور معرقات کا استعمال کراتے رہیں اور مناسب غذاؤں اور دواؤں سے مریض کی طاقت کو قائم رکھیں دیکھو بیان اسائٹیز کا۔

(۵) اگر سروسس کی کوئی خاص اسباب مثلاً آتشک یا میلیریا وغیرہ دریافت ہوں تو انکا علاج کرنا چاہیے آتشک کی حالت میں پوٹاسیم آیوڈائڈ اور پارہ کا استعمال ضروری ہے۔ میلیریا کی حالت میں آرسینیس ایسڈ اور کونین مفید ہو سکتے ہیں۔

یازدہم سفلس یعنی آتشک۔ اگر جگر کے اندر آتشک کی کوئی فسادات ظاہر ہوں تو انکا علاج عام قواعد کے مطابق کرنا چاہیے۔ دیکھو بیان آتشک کا۔

دوازدہم سوء مزاج کبد۔ جگر کے افعال میں خلل واقعہ ہو جانا۔ یہ خلل تین قسم کا ہو سکتا ہے۔

(۱) اسکے گلائی کوجینک فعل میں خلل واقعہ ہو جانا جسکی وجہ سے ذیابطیس ہو جاتا ہے پس اسکا علاج وہی ہے جو ذیابطیس میں بیان کیا گیا۔ دیکھو بیان ڈیبیٹیز کا۔

(۲) اخراج صفرا میں کمی یا بیشی ہو جانا۔ دونوں صورتوں میں علاج قریباً ایک ہی طرح پر ہے۔ مخرج صفرا

ادویہ مثلاً پوڈافلین۔ آئرڈین۔ لیپٹاڈرین۔ ٹیرکیسی کم۔ ایونی مین وغیرہ ادویہ خفیف مسہلات مثلاً اکسٹرکٹ
ریہانی صبر کیسکرا سگیریڈا کیلوبل وغیرہ کے ساتھ دیتے ہیں۔ کھاری اور نمکین مسہلات بھی مفید ہیں۔
غذائیں لطیف سریع الہضم جیسا کہ سروس میں مفصل بیان کی گئی کھلاتے رہیں۔ زیادہ تفصیل
کے لیے دیکھو بیان بلبیس نس کا۔

(۴) جگر کی اس قوت تحلیلیہ میں خلل واقعہ ہو جانا جسکی وجہ سے تمام البیومن کی غذائیں یوریا اور یورک ایسڈ
وغیرہ مادوں میں متغیر ہو کر پیشاب اور پسینہ کے ساتھ خارج ہو جاتی اور باقی حصہ ہضم ہو کر جزو بدن بنجاتے
ہیں جب جگر کے اس نہایت ضروری فعل میں فساد واقعہ ہوتا ہے تو خون کی وہ حالت جسکا نام تھیمیا
رکھا گیا ہے پیدا ہو جاتی ہے پیشاب میں ریگ خارج ہوتا ہے پتہ۔ گردہ۔ مثانہ۔ وغیرہ میں سنگریاں
پتھریاں بھی شروع ہو جاتی ہیں اور نقرس و وجع مفاصل بھی ظاہر ہو سکتی ہیں جلدی امراض
مثل چنبل وادھ وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اسکی علاج میں نمکین مسہلات۔ مخرج صفرا۔ اور کھاری ادویہ
مفید ہیں۔ دیکھو بیان یورک ایسڈ ڈایاتھیس کا۔

سیزدھم جگر میں چربی پڑجانا۔ فیٹی لور۔ اسکا علاج اسباب کے مطابق کرنا چاہیے پس اگر یہ
معلوم ہو کہ مریض آسودہ حال ہے کھانے پینے کے لیے ہر قسم کی نعمتیں موجود رکھتا ہے مگر سست اور بیکار رہتا ہے
اور کبھی قسم کی ریاضت یا محنت اختیار نہیں کرتا تو اسکو کھلی ہوا میں کافی ورزش کرنے کی ہدایت کریں
مرغن غذاؤں سے بھی پرہیز کرائیں مٹھائی اور نشاستہ دار اشیا کی نہایت قلیل مقدار میں اجازت دیں۔
شراب سے بھی قطعی پرہیز لازم ہے خاصکر بیر اسمیں نہایت مضر ہوتی ہے اگر ضعف ہاضمہ ساتھ ہو تو سلفیورک
ایسڈ ڈائلیوٹ۔ نائیٹرو ہائڈرو کلورک ایسڈ اور تلخ ادویہ مثل چرائتا کلمبا جنشین۔ وغیرہ سے اسکی اصلاح
کریں نمکین مسہلات مثلاً سوڈی سلفاس میگنیشیا سلفاس وغیرہ سے امعا کو صاف کرتے رہیں۔ اگر کسی مرض مزمن کے ضمن
میں جگر کے اندر چربی پڑنی شروع ہوئی ہے تو اس مرض کے خاص علاج کے ساتھ عام طاقت اور پرورش کی طرف
خیال رکھیں۔

چہاردھم کنجیسچن یا ہائی پریمیا آف دی لور۔ جگر کے اندر خون جمع ہو جانا۔ جگر کا اجتماع خون دو قسم کا ہو سکتا
ہے (۱) ایکیوٹ (۲) پیسیو۔ ایکیوٹ کنجیسچن سے مراد وہ اجتماع خون ہے جو کثرت شراب۔ کثرت مصالحجات۔ اچار چٹنی
وغیرہ تیز گرم اشیا کے استعمال سے خراش ہو کر خون زیادہ مقدار میں جگر کیطرف پہنچتا ہے اور زیادہ شریانوں میں اجتماع
واقعہ ہو کبھی محض سردی لگنے سے بھی ایکیوٹ کنجیسچن ہو جاتا ہے۔ اسکا علاج یہ ہے کہ مریض کو ہر قسم کی تیز گرم اشیا
کے استعمال سے پرہیز کرائیں اور ان لطیف سریع الہضم غذاؤں کے استعمال کی اجازت دیں جنکی تشریح سروس
میں ہو چکی ہے اگر مریض کی سست بیٹھے رہنے اور جھک کر کام کرنے کی عادت ہو تو اسکو ہلکی ورزش مثلاً پیادہ
سیر گشت یا سواری کی اجازت دیں نمکین مسہلات سے امعا کو صاف کرتے رہیں جگر کے مقام پر پولٹیس

لگائیں سینک کریں یا گرم پانی کے تریڑے دیں سخت حالتوں میں دبر کے گرد جونکیں لگانا مفید ہے۔ اگر احتباس طمث کی وجہ سے اجتماع خون ہو تو اسکا مناسب تدابیر سے علاج کریں۔ دیکھو بیان ایمینوریا کا۔

پیسیو کنجیسچن۔ اس سے مراد وہ اجتماع خون ہے جو امراض قلب یا غشی وغیرہ کی وجہ سے دوران خون کے جگر کی وریدوں میں خون جمع ہو جائے۔ اس مرض کی علاج کا خلاصۂ مطلب یہ ہے کہ اصل مرض کا قواعد کلیہ کے مطابق علاج کرتے رہیں اور ساتھ ہی امعا کو نمکین مسہلات کے ساتھ صاف رکھیں تاکہ وریدوں کا پانی خارج ہو کر اجتماع میں تخفیف ہو جائے۔

پانزدھم۔ گینگرین آف دی لور۔ جگر کا مردار پڑجانا۔ یہ مرض عموماً البیس کی ضمن میں پیدا ہوتا ہے اور اسکا علاج بھی انہیں اصول اور تدابیر کے مطابق ہے جو ابیس آف دی لور میں بیان کی گئی پس اسکا بیان دیکھو۔

شانزدھم۔ میلگننٹ ڈزیز آف دی لور۔ جگر کا سرطان۔ کنسر آف دی لور۔ یہ مرض لاعلاج ہے۔ اور آخر کار مہلک ثابت ہوتا ہے۔ درد کو مارفیا کی جلدی پچکاری سے خفیف کرتے رہنا اور صحت و طاقت کو عام قواعد کے مطابق قایم رکھنا چاہیے۔ اصل مرض پر طبیب یا جراح کا کچھ اختیار نہیں۔

هفتدھم۔ ورم الکبد ہیپاٹک انفلیمیشن۔ جگر کی ورم۔ اسکے علاج کے لئے مفصلہ ذیل تدابیر ہیں۔ مسہلات سے امعا کو صاف رکھنا اور اجتماع خون کو کم کرتے رہنا۔ جگر کے مقام پر پولٹسیں لگانا۔ یا نائیٹرو میوریٹک ایسڈ سے سینک کرنا۔ دبر پر جونکیں لگانا۔ غذائیں لطیف سریع الهضم دینا وغیرہ وغیرہ۔
تشریح کے لیئے دیکھو بیان وبلیۃ الکبد او کنجیسچن کا۔

هیزدھم۔ ہائی پریمیا آف دی لور۔ جگر کا اجتماع خون۔ دیکھو بیان کنجیسچن آف دی لور کا۔

نوزدھم۔ ہائی ڈیٹڈز آف دی لور۔
اس مرض کے علاج میں تمام ادویہ بیسود ثابت ہو چکی ہیں۔ ڈاکٹر سمولا صاحب پوٹاسیم آیوڈائڈ کا مفید ہونا اکثر یہ طور پر بیان کرتے ہیں۔ آیوڈوفارم کی بھی بہت تعریف کی گئی ہے۔
چھوٹی تھیلیوں کے لئے مفصلہ ذیل جراحی عمل مفید بیان کئے گئے ہیں۔
(۱) باریک سوئی تھیلی کے اندر داخل کر کے دس پندرہ منٹ اندر رکھ چھوڑنا سوئی کے داخل کرنے اور نکالنے میں نہایت احتیاط لازم ہے۔
(۲) بجلی کے تار اندر داخل کرنا۔
(۳) ٹیپ کر کے پانی نکال لینا۔ اس مطلب کے لئے ایک گلاس سرنج جسمیں دو اونس پانی آسکے اور اسکی سوئی معمولی جلدی پچکاریوں کی نسبت زیادہ مضبوط اور لمبی ہو نہایت موزوں ہے سوئی داخل کرنے کے بعد سسٹ کا پانی باسانی کھینچ سکتے ہیں۔ سسٹ کا کچھ پانی نکلکر عموماً کرم ہلاک ہو جاتا ہے اور دوبارہ اس عمل کی ضرورت نہیں پڑتی بعض اوقات ایکدفعہ ٹیپ کرنے کے بعد تھیلی بڑھجاتی اور اسکا دوبارہ پہلی کی نسبت زیادہ معلوم

ہونے لگتا ہے اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ تھیلی کی دیوار سے رطوبت خارج ہوکر اصل پانی کے ساتھ ملجاتی ہے جو کچھ مدت میں خودبخود جذب ہوجایا کرتی ہے اسلیئے جب اس قسم کی زیادتی معلوم ہو تو کم از کم ایک سال تک دوبارہ ٹیپ کرنے کا ارادہ نہ کرنا چاہیئے۔

جب مفصلہ بالا تدابیر سے صورت آرام پیدا نہ ہو اور تھیلیوں کا حجم بڑھتا جائے تو آخری علاج یہ ہے کہ شکم کو نہوکذا اور تھیلی میں شگاف دیکر اسکو صاف کریں اور ڈرینیج ٹیوب لگاکر صاف کرتے رہیں شگاف کیلیئے بہتر مقام وہ ہے جسجگہ تھیلی کا اوبھار نمایاں طور پر معلوم ہو ورنہ ریکٹس عضلہ کے بیرونی کنارہ کے ساتھ ساتھ کاسٹل آرچ سے ایک و انچ سے دو ڈھائی انچ لمبا شگاف دسکتے ہیں شگاف کیوقت ہر ایک ساخت کو کمال احتیاط کے ساتھ قطع کرنا چاہیئے۔ جسقدر خون جاری ہو اسکو ساتھ کے ساتھ بند کرتے جائیں جب پیری ٹونیم کے قریب پہنچیں تو احتیاط معلوم کریں کہ سسٹ دیوار شکم کے ساتھ پیوستہ ہے یا علیحدہ اگر پیوستہ نہو تو اسکی دیوار کو زخم کے کنارو نپر لاکر پیری ٹونیم کے ساتھ سیدیں بعد میں شگاف دیں تاکہ اسکا مواد باہر آجائے اور مراق البطن کے اندر خارج نہوسکے اگر سسٹ بہت بڑی اور تنیدہ ہو تو پہلے اسپریٹر کے ذریعہ کسیقدر پانی نکال سکتے ہیں تاکہ سینے میں دقت نہ ہو شگاف دینے کے بعد گرم مرکری لوشن کی دہار کے ساتھ تمام تھیلی کو ہر چہار طرف سے خوب صاف کریں تاکہ تمام چھوٹی چھوٹی تھیلیاں ٹوٹ کر باہر آجائیں بعد میں ڈرینیج ٹیوب داخل کرکے اینٹی سیپٹک ڈریسنگ لگا دیں۔

اگر تھیلی بہت بڑی ہو اور جگر کے کنارہ سے ابھرکر داہنے پھیپھڑے کو بھی اوپر کیطرف دبائے رکھے اور داہنی جانب میں اسکا ابھار معلوم ہو تو بغل کے وسطی خط میں آٹھویں پسلی کے نیچے شگاف کی تجویز کرسکتے ہیں اگر شگاف کے بعد تھیلی اور ڈایافرام دیوار سینہ کے ساتھ پیوستہ معلوم ہوں تو اسیوقت شگاف دیکر کھول سکتے ہیں۔ ورنہ ڈایافرام میں شگاف دیکر تھیلی کی دیوار کو کاسٹل پلیورا کے ساتھ سیدیں اور دو تین روز کے بعد جب وہ باہم پیوستہ ہوجائیں پھر تھیلی کو کھولکر معمولی عمل کریں یعنی اسمیں شگاف دیکر گرم مرکری لوشن کی دہار سے خوب صاف کریں اور ڈرینیج ٹیوب لگاکر اینٹی سیپٹک ڈریسنگ لگاتے رہیں۔

جگلینڈ ٹین۔ جوگلانس البا کا بیان دیکھو۔

جگنو۔ کرم شب تاب۔ پٹ بیجنا۔ گلو ورم۔ حاجب۔ تین عدد فاسفرس کی طرح سخت زہر ہے۔ اگر ایک جگنو کا سر کاٹ کر خشک کرکے ہینگ کی خیساندہ کے ساتھ پئیں تو تین روز میں گردہ و مثانہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کرکے نکالدیتا ہے۔ خشک جگنو کو روغن گل میں حل کرکے کان میں ٹپکانا بہرے پن کا دافع ہے۔ اور ایلوے اور سفیدے کے ساتھ بواسیر کے مسوں کو گرا دیتا ہے۔

خ ایک سر بریدہ و خشک کردہ۔

جلاپا یا جلیپ۔ سقمونیا کیطرح امعا کو تحریک دیکر اونکی رطوبتیں خارج کرتا اور مسہل تر پیدا کرتا ہے۔ زیادہ مقدار میں دینے سے دو تین دفعہ پتلی رقیق دست آنی شروع ہوجاتے ہیں۔ خ الشراک خلیپ دگرین سے ۱۵ گرین

بلوجلپ کو ۲۰ گرین سے ۶۰ گرین تک ٹنکچر جلپ نصف ڈرام سے ۲ ڈرام تک جلاپین ۲ گرین سے ۵ گرین تک سفوف جلپ ۱۰ گرین سے ۳۰ گرین تک ۔

جل پیپل کبیجہ کف الضبع ۔ نسنوپری ۔

خارجی استعمال میں سخت خراش کرتی اور زخم ڈالدیتی ہے اسکی نسوار سے سخت چھینکیں آتی ہیں اسکا لیپ گنج پھنسیوں مسوں اور داغوں کو نافع ہے ۔ اسکے پتوں کا حمول مسقط حمل اور مدر حیض ہے صرف خارجاً استعمال کیجاتی ہے ۔

جل پیپل فلفل آبی ۔ فلفل الماء ۔ مقوی معدہ و جگر ہاضم غذا ہے ۔ اسکے پتوں کا لیپ محلل اورام و تشلفات جلدی ہے ۔ سیاہ مرچ کی بجائے کھانے میں بھی ڈالتے ہیں ۔ خوراک نصف ڈرام سے ۲ ڈرام تک ۔

جل جانا ۔ احراق کا بیان دیکھو ۔

جلد کے امراض ۔ امراض جلدی کی تقسیم نہایت مختلف طریقوں پر کیگئی ہے ۔ اگر تمام اقسام کی تشریح مختصر طور پر بھی کی جاوے تو کئی ضخیم جلدیں بھی کافی نہ ہوسکیں اسلئے ذیل میں ہم محض ایک آسان طریق پر امراض جلدی کی تقسیم اور انکا بیان درج کرتے ہیں ۔

اوّل وہ امراض جلدی جو خاص امراض مثل چیچک ۔ خسرہ ۔ چوالکنھی ۔ سکارلیٹ فیور ۔ چکن پاکس ۔ ٹائیفس ۔ ٹائیفائڈ وغیرہ کے ضمن میں ظاہر ہوتے ہیں ان امراض کی تعریف اور تشخیص علیحدہ علیحدہ درج کیجاچکی ہے ۔

دوم ۔ وہ امراض جو خاص جلد کی سوزش سے پیدا ہوتے ہیں ۔ ان کی حسب ذیل اقسام ہیں ۔

(۱) اریتھی مے ٹس انفلیمیشن ۔ یعنے وہ سوزش جو جلد کی بیرونی تہ پر ہی محدود ہے مثلاً رگ پتی ۔ روزیولا ۔

(۲) کٹارل انفلیمیشن ۔ یعنے وہ سوزش جو جلد کی تمام تہوں کو افروختہ کرکے رطوبت بکثرت خارج کرتی ہے مثلاً چنبل

(۳) پیپولر انفلیمیشن ۔ یعنے وہ سوزش جس میں جلد کے اندر سے سخت اور ٹھوس پھنسیاں نمودار ہوں مثلاً لائی کن ۔ پروراگو ۔

(۴) ویسی کولر انفلیمیشن ۔ یعنے وہ سوزش جسمیں آبی رطوبت والے چھالے نمودار ہوں مثلاً ہرپیز ۔ پیمفی گس ۔

(۵) پسچیولر انفلیمیشن ۔ یعنے وہ سوزش جسمیں پیپ والے چھالے نمودار ہوں مثلاً امپے ٹائی گو ۔ اکتھی ما ۔

(۶) سکوئے مس انفلیمیشن ۔ یعنے وہ سوزش جسمیں جلد کے اوپر گول گول طبقدار چھلکوں کی چٹیں پیدا ہوں ۔

سوئم ۔ وہ امراض جو خاص طور پر فسادات خون کیوجہ سے پیدا ہوسکتے ہیں مثلاً آتشک ۔ جذام ۔ خنازیر وغیرہ ۔

چہارم ۔ وہ امراض جو جلد کی زائد بالیدگی کیوجہ سے پیدا ہوتے ہیں مثلاً اڈن ۔ مسہ ۔ کیلائڈز ۔ فایبرو ما ۔ مارفی سکلے روڈرما ۔ اکتھیوسس ۔ الی فینٹائے سس ۔ جلدی رسولیاں ۔

پنجم ۔ وہ امراض جو جلد کے زائل ہونے سے پیدا ہوتے ہیں مثلاً ضعیفی میں جلد پتلی اور کرخت ہوجاتی ہے ۔

ششم وہ امراض جو جلد کے اندر فاسد مادہ پیدا ہونیکی وجہ سے ظاہر ہوں مثلاً لوپس ۔ روڈنٹ السر ۔

ہفتم وہ امراض جو جلد کی تہوں میں اخراج خون کیوجہ سے پیدا ہوں مثلاً پرپیورا اور سکروی میں سرخ نشان یا دھبے

ہوجاتے ہیں۔

ہشتم۔ وہ امراض جو جلد کے اعصاب میں فسادات واقعہ ہونے سے ظاہر ہوں قوت حس کا اعتدال سے کم یا زیادہ ہوجانا خود بخود طرح طرح کے احساس معلوم ہونا کھجلی۔ درد اعصاب کسی حصہ جلد کا درد ناک ہوجانا۔

نہم۔ وہ امراض جو جلد کے رنگوں میں کمی بیشی ہونے سے پیدا ہوں مثلاً تل کلوزما۔ برص ابیض۔ البو تزم ملانسما۔ ایلنگیر وغیرہ۔

دہم۔ وہ امراض جو جلد کے اندر نباتی یا حیوانی مخلوقات کا گھر کرنے سے پیدا ہوتے ہیں مثلاً خارش جوئیں پڑجانا قمل الحقن۔ داد۔ چھیپ۔ فاوس وغیرہ۔

یازدہم۔ بالوں کے امراض مثلاً گنج۔ سائی کوسس۔ بالوں کا حد سے زیادہ مقدار میں پیدا ہونا۔

دوازدہم۔ پسینہ کے امراض مثلاً پسینہ کا حد سے زیادہ یا کم خارج ہوجانا۔ متعفن یا رنگین پسینہ خارج ہونا بغل گند۔ سوڈامی نالیا۔ ریار وبرا۔

سیزدہم۔ ہشش عدود کے امراض مثلاً ناخن کا ٹیڑھا ہوجانا یا کم اور پتلا ہوجانا۔ ناخونوں کی سوزش ناخون کی کور کا جلد کے اندر گھس جانا وغیرہ۔

اب ذیل میں مختلف امراض کی تعریفیں اور تشخیصی علامات ترتیب وار درج کی جاتی ہیں۔

اول امراض مخصوصہ کے بخارات انکا بیان علیحدہ علیحدہ درج ہوچکا ہے پس اُن امراض کا بیان میں لکھنا چاہیئے۔

دوئم۔ جلد کی سوزشی امراض ذیل میں تشریح وار درج ہیں

(۱) اری تھی مے ٹس انفلیمیشنز اس سے مراد وہ سوزش جلدی ہے جسمیں جلد کی محض بیرونی پرت ورم ہوکر سرخ ہوجائے اسکی مفصلہ ذیل اقسام ہیں۔

(۱) **اری تھیما ملٹی فارمی یا اری تھیما**۔ اسمیں سرخ رنگت کے گول [اول] دھبے جلد پر نمودار ہوتے ہیں جو بلحاظ گہرائی اور وسعت کی مختلف صورتیں رکھتے ہیں بعض میں تو محض سطحی سرخی نمایاں ہوتی ہے جو خود بخود غائب ہوجاتی ہے بعض میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں یا دانہ پیدا ہوتے ہیں بعض چھلوں کی طرح اور بعض جال کے طور پر ہوتے ہیں اسلیئے بلحاظ وسعت اور حیثیت کے اری تھیما نام رکھے گئے ہیں جب محض سطحی سرخی والے دھبہ نمایاں ہوں تو اسکو اری تھیما سمپل کہتے ہیں جب دھبوں کی سطح پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ظاہر ہوں تو اسکو اری تھیما پے پولوزم اور اگر وہ پھنسیاں دانوں کی طرح گہری محسوس ہوں تو اری تھیما نوڈوزم کہدیتے ہیں جب سرخ دھبے درمیان سے صاف ہوکر چھلوں کی طرح ہوجائیں تو اسکا نام اری تھیما انیولاری ہے اور جب بہت سے چھلے ملکر جال کے طور پر ہوجائیں تو اسکو اری تھیما گے ریٹی کہدیتے ہیں جب سرخ دھبوں پر آبی رطوبت والے چھالے نمودار ہوں تو اسکو اری تھیما ویسی کلوزم بولتے ہیں اسکا دوسرا نام ہر پیز آئرس ہے۔ اری تھیما کی ابتدائی عموماً

عام بے چینی. اعضا شکنی. وجع مفاصل اور خفیف بخار کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔
علاج علیحدہ درج کیا جا چکا ہے۔

(ب) رہوزیولا۔ اسمیں سرخ دھبہ مختلف مقدار اور حیثیت کی نمودار ہو کر جلد جلد غایب ہو اور نئے ظاہر ہوتے رہتے ہیں بچپن میں معدہ اور دانتوں کی خرابی سے یہ مرض پیدا ہوا کرتا ہے بعض اوقات دوسرے امراض مثل چیچک. وجع مفاصل ہیضہ خسرہ اور سرخ باد وسپاٹیفل فیور کے ضمن میں پیدا ہوجاتا ہے. زیادہ چہرہ پر ہی ظاہر ہوتا ہے۔

(ج) ارٹی کیریا. رگ پتی. دلم شری. اس مرض میں تمام جسم پر سرخ دانہ دار دھبے دفعتًا ظاہر ہو کر جلد جلد غایب ہوجاتے ہیں جن میں جلن اور کھجلی بہ شدت ہوتی ہے سخت حالتوں میں بخار بھی ہوجاتا ہے. یہ مرض اکثر بار بار ہوتا رہتا ہے. درحقیقت ورم کچھ نہیں ہوتا بلکہ محض جلد کی بیرونی پرت میں دفعتًا اجتماع خون زیادہ ہو کر رگ پتی اچھل آتی ہے۔ علاج علیحدہ درج کیا گیا ہے

(د) پرپیورا رہیومے ٹی کا. یا بیلیوز رہیومے ٹی کا. اسکی یہ شناخت ہے کہ پہلی بخار کے ساتھ جوڑوں میں درد ہو کر سرخ سرخ دھبہ اطراف پر نمودار ہوجاتے ہیں جو اکثر دوبارہ سہ بارہ عود کرتے رہتے ہیں۔

(ہ) اری تھیما پرینو. اس سے مراد وہ سرخی جلدی ہے جو جلجانے سے پیدا ہو۔

(و) اری تھیما لیوی. اس سے مراد وہ سرخی جلدی ہے جو زیادہ کھڑے رہنے سے متورم ٹانگو نپر نمایاں ہوجایا کرتی ہے۔

(۲) کٹارل انفلیمیشن. یعنی وہ سوزش جو جلد کی تمام تہوں کو افروختہ کر کے رطوبت بکثرت خارج کرتی ہے اسکی دو اقسام ہیں جو ذیل سے صاف ظاہر ہیں۔

(۱) اگزیما. چنبل. اسمیں تمام تہوں کا تراہ ہو کر جلد موٹی اور دردناک ہوجاتی. رطوبت بکثرت خارج ہو کر بہتی رہتی یا غلیظ ہو کر بطور پپڑیوں یا کھرنڈوں کے جمتی جاتی ہے. بالوں کی جڑیں خراب ہو کر اکھڑ جاتی ہیں یہ مرض چہرہ اور سر پر بہت کثرت سے ظاہر ہوتا ہے. لیکن جسم کے ہر ایک حصہ کو مبتلا کرسکتا ہے بلحاظ مختلف صورتوں اور حیثیتوں کے اسکے مختلف نام ہیں شروع میں جب پھنسیاں نمودار ہوں تو اگزیما پے پولوزم کہلاتا ہے. اگر آبی چھالہ پیدا ہوجائیں تو اگزیما وسی کلوزم. اگر پیپ دار چھالہ ظاہر ہوں تو اگزیما پسچولوزم اور اگر سخت سخت گہرے دانہ پیدا ہوں تو اگزیما نوڈوزم کہلاتا ہے۔ بعض اوقات جلد پھٹنی شروع ہوجاتی ہے اسوقت اسکو اگزیما ریلے موڈم کہتے ہیں. اگر طبقدار کھرنڈ جمنے شروع ہوں تو اگزیما سکیموزم کہلاتا ہے انمیں ٹیس اور سوزش بہت ہوتی ہے علاج علیحدہ درج کیا جاچکا ہے

(ب) ڈرمے ٹائی ٹس. جب جلد کا تراہ خاص اسباب سے ظاہر ہو مثلاً دھوبیوں کے ہاتھ پر بغل

اور کنج ران میں کثرت پسینہ کی وجہ سے یا کسی جگہ پر کوئی تیز دوا مثل روغن جمال گوٹہ بھلاواں کرای سو فینات السنم
ٹرپنٹائن، روغن رائی وغیرہ سے یا اندرونی طور پر مثل سنکھیا۔ دھتورہ، بیلاڈونا۔ مارفیا۔ افیون برومائڈ، کلورل
ہائیڈریٹ۔ پوٹاسیم آیوڈائڈ۔ کوپیبا، سیلی سلک ایسڈ وغیرہ کھانے سے اسکو ڈرمے ٹائٹس کہتے ہیں۔

(۲) پپولر انفلیمیشن یعنے وہ سوزش جلدی جسمیں سخت اور ٹھوس پھنسیاں نمودار ہوں اسکے دو اقسام ہیں۔

(ا) پروریگو یعنی خشک خارش۔ اسمیں کھجلی۔ اسمیں چھوٹی چھوٹی سخت پھنسیاں تمام بدن پر متفرق طور سے نمودار ہوتی ہیں جو کھجلانے سے کھرچی جاتی اور اکثر سرخ رہتی ہیں۔ اسمیں کھجلی بشدت رہتی ہے۔ بعض دانہ متورم ہوکر آبی یا پیپ دار چھالوں میں تغیر ہوجاتے ہیں۔

(ب) لائی کن۔ اسمیں بے شمار چھوٹے چھوٹے دانہ جلد کی رنگت کی یا سرخی مائل پیدا ہوتے ہیں جن میں سے بعض بعض گچھوں میں اور باقی متفرق طور پر ہوتے ہیں۔ ان میں گرمی ٹیس اور خارش ہوتی ہے۔ اکثر دانوں کی چوٹی پر ایک چمکدار ریزہ یا چھلکا سا نظر آیا کرتا ہے جسجگہ بکثرت اور گچھوں میں ہوں وہاں جلد بھی سیاہی مائل ہوجاتی ہے جب دانہ چھلوں میں ترتیب یافتہ ہوں تو اسکو لائی کن سرسی نے ٹس کہتے ہیں جب متفرق طور پر یا بعض بعض جگہ گچھوں میں ہوں تو لائی کن پلینس کہلاتا ہے۔ یہ مرض اکثر عود کرتا رہتا ہے۔

(۳) ویسی کولر یا بلس انفلیمیشن یعنے وہ سوزش جلدی جسمیں آبی رطوبت والے چھالے نمودار ہوں۔ اسکے تین اقسام ہیں۔

(ا) ھرپیز۔ اس مرض میں پہلے سرخ متورم دھبے نمودار ہوکر انپر چھوٹے چھوٹے سخت دانہ ظاہر ہوتے ہیں جو بتدریج آبی رطوبت سے بھر کر چھوٹے چھوٹے چھالوں کی صورت پکڑ لیتے ہیں۔ اور آخرکار خشک کھرنڈ بنکر اترجاتے ہیں جب اس قسم کی پھنسیاں اعصاب کی راستہ پر ظاہر ہوں تو اسکو ہرپیز زاسٹر بولتے ہیں۔ یہ ہرپیز زاسٹر پیشانی اور سینہ کی اعصاب پر اکثر ظاہر ہوتا ہے اسواسطے ہرپیز زاسٹر فیشئے لس اور ہرپیز زاسٹر انٹرکاسٹی لس علیحدہ علیحدہ نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ جب عضو تناسل کی نقاب پر پیدا ہو تو اسکو ہرپیز پری پیوشیئی لس کہتے ہیں۔ تمام اقسام ہرپیز میں شروع سے درد جلن اور ٹیس ابتدا سے ہوتی ہے۔ ہاتھوں اور ٹخنوں پر اسکی پھنسیاں حلقہ میں بنا کرتی ہیں اسواسطے اسکا نام ہرپیز ایرس رکھا گیا ہے۔ ہرپیز آئی رس اور فیشئے لس میں منہ کے اندر تالو پر بھی دانہ پیدا ہوجایا کرتے ہیں۔ یہ مرض متعدی ہوتا ہے اور اکثر عود بھی کرتا رہتا ہے۔ علاج علیحدہ درج کیا جاچکا ہے۔

(ب) پیمفی گس۔ اس مرض میں بڑے بڑے چھالے آبی رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں جو مریض کو بہت کمزور کردیتے ہیں کبھی علیحدہ علیحدہ اور کبھی خوشوں میں ہوتے ہیں۔ بعض انگور کے برابر اور بعض بیضہ مرغ کے برابر ہوجاتے ہیں۔ ان میں جلن اور ٹیس شروع سے کم ہوتا ہے۔

ج) رو پیا- اسمیں متفرق چھوٹے چھوٹے چھالے دوانی کے برابر پیدا ہوتے ہیں اور گہری بھورے رنگت کے کھرنڈ جمجاتے ہیں جنکی گرجانے سے کمزور زخم رہجاتے ہیں- اِن چھالوں میں ابتدا سے نیم گدر یا تیز رطوبت ہوتی ہے مگروہ چھالوں کو پورے طور پر نہیں کرتی

(۵) پسچیولر انفلیمیشنز یعنے وہ سوزش جلدی جس میں پیپ دار آبلہ پیدا ہوتے ہیں اسکی دو اقسام ہیں-

(ا) امپے ٹائی گو- یہ ایک متعدی مرض ہے جو اکثر بچوں میں ہی ظاہر ہوتا ہے اور متفرق طور پر آبلہ نمودار ہو کر بہتے جاتے اور خوشوں میں جمع ہوتے رہتے ہیں عموماً دس یوم میں خشک کھرنڈ بنکر جھڑ جاتے ہیں مگر اصل مرض ہفتوں رہتا ہے اور آخر خود بخود جاتا رہتا ہے-

(ب) اکتھیما- اس مرض میں چھوٹے چھالے مرتفع سطح پر متفرق طور سے پیدا ہوتے ہیں جو دس اور چودہ یوم کے درمیان خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں مگر چونکہ انکا فساد محض سطحی ہوتا ہے اسلیئے کھرنڈ اترنے کے بعد کوئی داغ یا نشان نہیں رہتا عموماً ٹانگوں پر ظاہر ہوتے ہیں-

(۶) سکوامس انفلیمیشنز یعنی وہ سوزش جلدی جسمیں جلد کے اوپر گول گول طبقدار چھلکوں کی چٹیں پیدا ہوں اسکے دو اقسام ہیں-

(ا) سوریاسس- اسمیں سرخی مائل مرتفع دھبہ متفرق طور سے جلد پر نمودار ہوتے ہیں جنکی سطح پر چھوٹے چھوٹے چھلکے طبق بر طبق ترتیب یافتہ ہوتے ہیں جو بآسانی کھرچے جاسکتے ہیں بعض بعض چھلکوں کے نیچے چھوٹی چھوٹی سخت پھنسیاں بھی ہوتی ہیں پرانی چٹیں وسط سے صاف ہو کر سوریاسس نمولارس کے نام سے نامزد ہوتی ہیں جو رفتہ رفتہ چھلوں کی شکل پکڑ کر سوریاسس اینولارس کہلاتی ہیں اور جب بہت سی ملجلکر جال بنادیں تو سوریاسس فگوراٹا یا سوریاسس گائی ریٹا کہلاتا ہے علاج علیحدہ درج کیا جاچکا ہے-

(ب) پٹی رائی سس روبرا- اسکا دوسرا نام جنرل اکسفولئیٹو ڈرمے ٹائی ٹس بھی ہے اس مرض میں جلد کا ماؤف حصہ بہت موٹا کھردرا اور سخت ہوجاتا ہے اُسکی جلد پر چھلکوں کی تہیں جمی ہوئی نظر آتی ہیں یہ مرض پھیلتا پھیلتا تمام جسم کی عجیب صورت بنادیتا ہے تمام جلد موٹی سرخ اور کھردری ہوجاتی اور چھلی اترتی رہتی ہے-

سوئم وہ امراض جلدی جو خاص طور پر فسادات خون کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں مثلاً جذام آتشک سکرافیولا وغیرہ انکا بیان علیحدہ کیا گیا ہے-

چہارم وہ امراض جو جلد کی زائد بالیدگی کی وجہ سے پیدا ہوں ان کی مفصلہ ذیل اقسام ہیں-

اول کارن- اَٹن- گٹے- یہ مرض جوتی پہننے سے اکثر پاؤں کی انگلیوں پر ہوجاتا ہے جوتے کی تنگی اور رگڑ کی وجہ سے جلد خراب اور موٹی ہو کر اٹن بنادیتی ہے جو اکثر بہت دردناک ہوتا ہے علاج علیحدہ درج کیا جاچکا ہے-

(۳) اکتھیوسس - یہ ایک پیدائشی مرض ہے جسمیں تمام جلد رفتہ رفتہ مچھلی کی جلد کے مشابہ ہو جاتی ہے۔ محض ہتھیلیاں۔ پاؤں کے تلوے چہرہ اور اعضائے نہانی صاف رہتے ہیں پہلے تو مساموں میں رطوبت منجمد ہو کر جلد سخت اور کھردری ہو جاتی ہے پھر خراب ذرات جلد کے اوپر جمنے شروع ہوتے ہیں۔ یہ ذرات علیحدہ چوگوشہ قطعات میں جمع ہو کر کھردری اور اُٹھی ہوئی چٹیں بناتے ہیں یہ چٹیں رفتہ رفتہ خراب ذرات اور میل کچیل سے تہ در تہ بڑھ کر سینگ کی طرح سخت اور میلی رنگت کی ہو جاتے ہیں۔

(۴) مولسکم فائبروزم - یہ ایک قسم کی چھوٹی چھوٹی گھنڈیوں کی مشابہ زرد یا اودی رسولیاں ہوتی ہیں جو جلد کے گہری ذرات کی بالیدگی سے بنتی ہیں۔ مختلف صورتوں اور مقدار کی ہوتی ہیں۔ اکثر بلا ڈنڈی کے ہوتی ہیں بعض ڈنڈی دار بھی ہو جاتی ہیں انکو فائی بروما بھی کہتے ہیں۔

(۴) ورو کا یا وارٹس - اسمیں جلد کی گلٹیاں بڑھکر چھوٹے چھوٹے خار دار دانوں کی طرح نمودار ہوتی ہیں۔ علاج علیحدہ درج کیا گیا ہے۔

(۵) کانڈی لوما - یہ چھوٹے چھوٹے لحمی ابھار ہوتے ہیں جو جسم کے ایسے مقاموں پر پیدا ہوتے ہیں جہاں جلد اور میوکس جھلی باہم ملتے ہیں مثلاً مقعد فرج کی لبیں اور حشفہ بغل اور چڈوں میں بھی ہو جاتے ہیں۔ اکثر آتشک کے باعث سے ہوتے ہیں۔ علاج علیحدہ درج کیا جا چکا ہے۔

(۶) ڈرمو ٹولی اسس - اس مرض میں تمام جلد اندازے سے بہت زیادہ اور موٹی ہو جاتی ہے اور اسکی تہیں جا بجا لٹک جاتی ہیں۔

(۷) مارفی - اس مرض میں ہتھیلی کے برابر جلد کے قطعات کھردرے سخت اور موٹے ہو کر پیازی گلابی رنگت کی ہو جاتے ہیں جسمیں نہ تو حس باقی رہتا ہے نہ بال اگتے ہیں اور نہ پسینہ یا سیم خارج ہوتا ہے باقی سطح کی نسبت یہ قطعات کسیقدر عمیق ہوتے ہیں۔

(۸) سکلیروڈرما - یہ مرض مارفی کے مشابہ ہے محض فرق اسقدر ہے کہ یہ زیادہ عام اور وسیع ہوتا ہے اور جلد موٹی اور سخت ہو جاتی ہے جب یہ مرض کسی جوڑ یا آنکھ یا ناک یا کان یا منہ یا فرج کے قریب واقعہ ہو تو ایکطرف کی جلد کھنچ جانیسے بد وضعگی ہو جاتی ہے۔

(۹) سکلیریما نیونیٹورم - یہ نوزائیدہ بچوں کا سکلیروڈرما ہے جو تمام جلد کو سخت اور موٹا کر کے طرح طرح کی بد وضعگی پیدا کرتا اعضائے پر دباؤ پہنچاتا اور عموماً بچہ کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔

(۱۰) کیلائیڈز - یہ نہایت سخت چرمی رسولیاں ہوتی ہیں جو ضرب یا جلنے کے بعد ہو جاتی ہیں بعض پیدائشی ہوتی ہیں

پنجم - وہ امراض جو جلد کے پتلا اور زائل ہو جانے سے ظاہر ہوں۔ ضعیفی میں اور نیز بعض اوقات آتشک کی وجہ سے جلد پتلی اور کمزور ہو جاتی ہے جسکا نام اٹروفیا کیوٹس ہے۔

ششم - وہ امراض جو جلد کے اندر فاسد مادہ پیدا ہونیکی وجہ سے ہوں مثلاً لوپس۔ روڈنٹ السر۔ سرطان۔ انکا

بیان علیحدہ کیا جاچکا ہے۔

ہفتم وہ امراض جو جلد کی تہوں میں اخراج خون کی وجہ سے پیدا ہوں مثلاً پرپیورا اور سکروی میں چونکہ یہ علیحدہ کوئی امراض نہیں ہیں بلکہ عام امراض سکروی و پرپیورا کا ایک جزو ہیں اسلیئے انکا بیان علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ بس دیکھو بیان سکروی اور پرپیورا کا۔

ہشتم۔ وہ امراض جو جلد کے اعصابی فسادوں سے واقع ہوں مثلاً قوت حس کا اعتدال سے کم یا زیادہ ہوجانا خودبخود گرمی یا سردی یا جلن یا ٹیس یا گُدگدی وغیرہ کا احساس ہونا کھجلی درد وغیرہ یہ تمام علیحدہ امراض نہیں ہیں بلکہ دیگر امراض اعصابی کی علامات ہیں۔

نہم۔ وہ امراض جو جلد کی رنگوں میں کمی بیشی ہونے سے پیدا ہوں۔ انکی مفصلہ ذیل اقسام ہیں۔

(۱) لیوکوڈرما یا وائٹ لیگو سفید داغ۔ اسکو عربی میں برص کہتے ہیں اسمیں جابجا جلد پر سفید داغ پڑجاتے ہیں۔ جو ابتدا میں نہایت چھوٹے چھوٹے ہوتے پر رفتہ رفتہ بڑھتے جاتے ہیں۔ عوام الناس اسکو کوڑھ خیال کرتے ہیں حقیقت میں یہ کوڑھ نہیں ہوتا

(۲) کلوزما۔ اسمیں گول یا بیضوی دھبے زردی یا سیاہی مائل جلد پر ظاہر ہوتے ہیں۔ جب ان دھبوں کی رنگت سیاہی مائل ہو تب اس مرض کو ملازما۔ یا جھائیں بولتے ہیں۔ یٹی ریاسس ورسی کولار کو بھی کلوزما کہہ دیتے ہیں۔

(۳) ملینوڈرما یا میلے نو پیتھیا۔ جلد کی رنگت کا متغیر ہوجانا خواہ کسی سبب سے ہو مثلاً سیلیریا۔ یا آتشک جگ۔ جلدی امراض ایڈی سنز ڈزیز وغیرہ سے۔

دہم۔ وہ امراض جو جلد کے اندر حیوانی یا نباتی مخلوقات کے گھر کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی اقسام حسب ذیل ہیں۔

(۱) جوں پڑجانا۔ اسکو انگریزی میں پیڈی کلوس یا تھیریسس کہتے ہیں۔ علاج علیحدہ درج کیا جاچکا ہے۔

(۲) تر خارش کیلی کھجلی یعنی سکے بیز۔ اس مرض میں ایک قسم کا باریک حیوان جسکا نام اکے رس سکوبی۔ یا اچ مائیٹ ہے جلد کے اندر جگہ کرکے سخت خارش اور سوزش پیدا کردیتا ہے جسکی وجہ سے جلد میں سوزش ہوکر جابجا پھنسیاں اور چھالے وغیرہ نمودار ہوجاتے ہیں۔ جلد بہت جگہ سے متورم ہوکر پھٹ جاتی ہے یہ مرض سخت متعدی ہے جوانوں میں زیادہ تر ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان سرایت کرتا ہے بچوں میں چوتڑ اور کنج ران پر عورتوں میں پستان کے قریب ہوتا ہے۔ دیکھو بیان سکے بیز کا۔

(۳) ٹینا فاووسا۔ اسکو فاوس اور پودائی گوبھی کہتے ہیں یہ ایک متعدی مرض ہے جو ایک نباتی مادہ اکوری نشان یعنی اسی نام کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے بچوں کا سر اسکی عزیز جگہ ہے۔ گندھکی رنگت کی پیالی نما سخت کھرنڈ بنا دیتا ہے جنہیں چوہوں کی سی بو آیا کرتی ہے۔ ان کھرنڈوں میں بھربھرے بال چمٹے ہوئے ہوتے ہیں جو

خود بخود گرتے رہتے ہیں۔ ناخون۔ مونڈھوں قضیب فوطوں بازو اور رانوں پر بھی بعض اوقات یہ مرض ہو جاتا ہے
شدت خارش اور سوزش کی وجہ سے قریب قریب اگزیما پھنسیاں اور پھوڑے بھی ہو جاتے ہیں۔

(۴) ٹینیا ٹرائی کوفی ٹینا۔ رنگ ورم۔ داد اس مرض میں پہلے سرخی مائل چھوٹے چھوٹے نقطے پیدا ہوتے ہیں جو تھوڑے ہی عرصہ میں بڑھکر گول چکروں کی شکل پکڑ لیتے ہیں بعد میں جلد سرخ ہو کر اُس پر چھوٹی چھوٹی تیز سرخ پھنسیاں ہو جاتی ہیں جب یہ پھوٹ جاتی ہیں تب کھرنڈ مثل بھوسہ کے جھڑ جاتے ہیں۔ ابتدائی چکر بڑھکر چھلوں کی شکل پکڑتے رہتے ہیں۔ خارش بکثرت ہوتی ہے اسکی عزیز جگہ ران چوتڑ کمر گردن اور پشت ہیں جب ٹینیا سر پر حملہ کرے تو اسکو ٹینیا ٹانسورانس بولتے ہیں۔ سر پر اسکی ابتدا اسی طرح نقطوں اور چکروں اور چھلوں سے ہو کر بالوں کو بھربھرا کرتی جاتی اور آخر کار تمام سر کو گنجا بنا دیتی ہے جب یہی ٹینیا داڑھی کے مقام پر حملہ آور ہو تو اسکو ٹینیا سائی کوسس کہا جاتا ہے۔ اسمیں بھی اسیطرح چھلہ بنکر بھوسہ اترنا شروع ہوتا اور ساتھ بال بھی جھڑنے لگجاتے ہیں۔ جب ٹینیا ناخون پر حملہ آور ہو کر اُسکو کرخت بے آب موٹا اور سخت کردے تو اُسکا نام ٹینیا انجیوم ہے جب جسم کی کسی اور حصہ پر حملہ آور ہو تو اسکا نام ٹینیا سرسی ناٹا ہے۔ پس ٹینیا سائی کوسس ٹینیا ٹانسورانس ٹینیا انجیم فے الحقیقت ایک ہی قسم کے نبات سے پیدا ہوتے ہیں جسکا نام ٹینیا ٹرائی کوفی ٹی نا ہے۔

(۵) ٹینیا ورسی کولار۔ چھیپ۔ پٹی ریاسس ورسی کولار۔ کلوزما۔ اس مرض میں پہلے زردی مائل چھوٹے چھوٹے داغ پیدا ہوتے ہیں جو بتدریج بڑھتے جاتے اور باہم ملکر تمام سینہ پر چھا جاتے ہیں۔ انکی سطح کسیقدر اونچی ہوتی ہے جسکا امتیاز کرنا مشکل ہے۔ داغوں پر چھوٹے چھوٹے بھوسی کی شکل کے بھوسہ بھی لگے ہوتے ہیں یہ مرض کل جسم پر ہو سکتا ہے مگر زیادہ تر سینہ شکم اندام نہانی بغل اور بازوؤں پر ہوتا ہے خارش کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتی ہے۔

یازدھم۔ بالوں کے امراض۔ انکا بیان علیحدہ کیا گیا ہے۔ پس دیکھو بیان بالوں کے امراض کا۔

دوازدھم۔ پسینہ کے امراض۔ انکا بیان علیحدہ کیا گیا ہے۔ پس دیکھو بیان پسینہ کے امراض کا۔

سیزدھم۔ سے بشس غدود کے امراض انکا بیان علیحدہ کیا گیا ہے پس دیکھو بیان سی بشس غدود کے امراض کا۔

چہاردھم۔ ناخون کے امراض۔ انکا بیان علیحدہ کیا گیا ہے۔ پس دیکھو بیان ناخون کے امراض کا۔

جلق۔ مسٹر بیشن۔ مشت زنی۔ اس سے مراد وہ تمام ناگفتنی بدفعلیاں ہیں جنمیں انسان اپنی منی کو جماع کے سوائے اور واہیات طریقوں سے زائل کرتا ہے۔ اس خلاف ورزی کے نتائج اُسکو اول و آخر بھگتنے پڑتے ہیں جنکی مختصر فہرست حسب ذیل ہے۔

اول نوخیز عمر میں بیہودہ طور پر خام منی کے بکثرت زائل ہونے سے تمام قوائے ضعیف پڑ جاتے اور محنت اور غیرت اور چستی کی بجائے کاہلی اور پست ہمتی غالب رہتی ہیں۔ تمام دن بیکار رہنا اور سست بیٹھنا یا پڑنا خوشگوار معلوم ہوتا ہے۔ قوت فکر و غور اور فہم و ادراک نہایت پست اور آوارہ ہو جاتی ہے۔

دوم۔ خاص عضو کی استادگی ضعیف پڑجاتی اور اسکی وریدیں پھول جاتی ہیں شہوت بہت جلدی غالب ہوتی لیکن قیام بالکل نہیں رہتا ضعف باہ۔ نامردی سرعت انزال۔ کثرت احتلام اور جریان لاحق حال ہوجاتی ہیں ان امراض کے لاحق ہونے سے مریض اُن تمام لذائذ سے محروم ہوجاتا ہے جو صحبت عورت سے حاصل ہوسکتی ہیں۔ بلکہ اکثر عورات کا قرب اُسکے لیے شرمناک اور خوفناک ماجرا ہوجاتا ہے۔ اوّل جلق زدوں کو عورت کے قرب سے استادگی اور شہوت حاصل ہی نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی بھی ہے تو دخول کے وقت فوراً انزال ہوکر دم چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ اُدہر عورت کی شہوت برانگیختہ ہوکر لپٹنا اور لپٹانا چاہتی ہے مگر اسطرف کوئی دم باقی نہیں بلکہ علیحدگی اور فرار کی پڑرہی ہے اسطرح سے ایک دفعہ کی جماع کے بعد دوبارہ اُسکا خیال یا ارادہ محال ہوجاتا ہے۔

سوم۔ قبل از وقت منی کے بےطرح زائل ہوتے رہنے سے خصیہ ایسے خراب ہوجاتے ہیں کہ اصل منی پیدا کرنیکے قابل نہیں رہتے۔ اسلیئے ایسے شخص ہمیشہ کو اسطرح قوت تولید سے محروم رہکر اولاد سے بےبہرہ رہتے اور مقوی وبہی اودیہ کے لیئے سرپیٹتے رہتے ہیں۔

چہارم۔ وحشت خفقان۔ اختلاج القلب۔ ضعف ور اُداسی لاحق حال ہوجاتے ہیں۔

پنجم۔ بعض اوقات کثرت جلق واغلام وغیرہ کی وجہ سے جنون۔ مالیخولیا صرع۔ رعشہ۔ اختناق الرحم وغیرہ سخت لاعلاج دماغی امراض بھی پیدا ہوجاتے ہیں۔

اس نامراد غلیظ عادت کا رواج بھی اسقدر ہے کہ حاجت بیان نہیں۔ یہ عموماً بچپن میں اسطرح سے شروع ہوتی ہے کہ جلد حشفہ کی اندر میل کچیل یا پیشاب وغیرہ جمع رہکر یا پتھری مثانہ یا چلونوں وغیرہ کی وجہ سے عضو تناسل میں خراش پیدا ہوتی ہے جس وجہ سے بچہ اکثر سپاری کو پکڑ کر ملتا اور کھجلاتا ہے۔ اس سے عضو استادہ ہوکر شہوت ظاہر ہوتی اور عضو کا ملنا خوشگوار معلوم ہونے لگتا ہے۔ اسطرح سے رفتہ رفتہ مشت زنی کی عادت ہوجاتی ہے چھوٹی عمر میں ختنہ کرادینا اس نامراد مہلک عادت سے بچنے کا ایک بڑا بھاری ذریعہ ہے۔ اگر کوئی اور مرض عضو تناسل کی قریب موجود ہو مثلاً سنگ مثانہ چلونہ وغیرہ تو انکا فوراً علاج کردینا بچہ کو اس عادت سے روک سکتا ہے۔ ان اسباب کے علاوہ شریر فعل بچوں کی صحبت اکثر نادان بچہ کو اس بدکرداری میں مبتلا کردیتی ہے جس سے بچانا ماں باپ کا فرض اوّلین ہے اور کمال ہوشیاری اور دانائی چاہتا ہے۔ اس ملک میں لڑکیوں میں عادت جلق بہت کم سننے میں آتی ہے مگر دیگر ملکوں کی نسبت نہایت عبرتناک قصہ سماع میں آتے ہیں۔ لڑکیاں اور بیہودہ عورتیں آتش شہوت کو فرو کرنے کے واسطے طرح طرح کی تجاویز ایجاد کرتی ہیں جنکا بیان اس کتاب کے احاطہ سے باہر ہے۔ غرضکہ یہ عادت خواہ لڑکوں میں ہو یا لڑکیوں میں سخت نامراد اور اپنے نتائج میں نہایت ہی خوفناک ہے اسجگہ پر مختصراً اسکا ذکر کردینے سے ہمارا مطلب محض اسقدر ہے کہ اسکے نقصانات غیر متناہی سے اطلاع پاکر والدین اپنی معصوم اولاد کی تربیت کیطرف خاص توجہ کرسکیں مگر افسوس اس اہم معاملہ کی طرف عموماً کوئی توجہ نہیں کیجاتی اور بیچارہ

نادان بچوں کو اس آدم خور بلا کا شکار بنا کر دین اور دنیا کی نعمتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

جل کھمبی۔ سطر اطیو طبس۔ دافع سوزش اور حابس الدم ہے محض خارجا اسکو استعمال کرتے ہیں۔

جل نیم۔ خارجی استعمال میں سوزش کرتی اور زخم ڈالدیتی ہے۔ ورموں پر بطور کاونٹر اری ٹنٹ استعمال کر سکتے ہیں

جماع کا بیان۔ مرد کا اپنی منکوحہ عورت کے ساتھ جائز طریق سے صحبت کرنا جماع کہلاتا ہے۔ یہ فعل اپنی کیفیت موجودہ اور نتائج کے لحاظ سے تمام انسانی افعال میں اعلیٰ درجہ پر خاص خاص آداب کی پابندی چاہتا ہے کیونکہ اسکے نقص و کمال پر تمام حسن معاشرت اور اولاد کا نقص و کمال منحصر ہے۔ اگر خواہش صادق اور جائز طریقوں کے ساتھ جماع کیا جائے تو اعلیٰ درجہ کی لذات انسانی اور ضروریات صحت جسمانی میں سے ثابت ہوتا ہے۔ اور برعکس اسکے اگر کاذب خواہشوں اور بیہودہ طریقوں سے کیا جائے تو انسان اسکی خاص لذات سے ہی محروم نہیں رہتا بلکہ تمام قوائے جسمانی و دماغی کو سخت نقصان پہنچاتا ہے۔ جہانتک گذشتہ تاریخ انسان پر نظر پہنچتی ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ تمام دانشمندوں اور بزرگوں کی اس فعل کے آداب پر خاص نظر رہی ہے۔ حیوانات میں یہ فعل محض ایک جذبہ شہوت پورا کرنے کے واسطے ہوتا ہے اُسکے ضمن میں تسلسل نوع قدرتی طور پر ظہور پذیر ہو جاتا ہے۔ مگر انسان میں اس فعل کے مقاصد اور آداب کچھ اور ہیں جنکی پابندی بقائے نوع التذاذ نفس حسن معاشرت صحت والدین اور نسل کے لیئے نہایت ضروری ہے۔ مگر افسوس کہ جسقدر انسانی حالت اخلاقی اور جسمانی سلسلہ میں روز بروز تنزل کرتی چلی جاتی ہے اسیقدر اس فعل کے خاص آداب کی پابندی متروک ہوتی جاتی ہے جسکا نتیجہ اس عالم میں ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتا اور خود بھگتنا پڑتا ہے تاریخ ثابت کرتی ہے کہ ایک وقت وہ تھا جبکہ اندھے لنگڑے۔ لولے بہرے ناقص القوای ضعیف الفطرت بچے پیدا ہی نہیں ہوتے تھے اور اگر ہوتے بھی تھے تو اسقدر کم تعداد میں کہ کالعدم کے برابر تھے جنکا تاریخ سے پتہ نہیں ملتا۔ انکی تمام زندگی امراض سے صاف رہتی تھی۔ بڑی بڑی عمریں پاتے اور آخر کار عمر طبعی کو پہنچکر مرض موت میں ہی مبتلا ہو کر راہی ملک بقا ہوتے تھے اور اب وہ زمانہ ہے کہ شاید بیس فیصدی سے زیادہ بچے ناقص الفطرت اور ضعیف القوای پیدا ہوتے ہیں جو طفولیت میں ہی ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور اگر زندہ رہے تو ہمیشہ کے لیئے اپنی ذات اور اپنے والدین اور رفیقوں پر وبال جان رہتے ہیں کبھی کوئی مرض ہے کبھی کوئی مرض غرضکہ ہمیشہ کے لیئے صاف تندرست رہنا ایک شاذ و نادر امر ہو گیا ہے اُدھر عورتوں کا حال سنو کہ بے ادبی اور خلاف ورزی قوانین جماع کی وجہ سے ہمیشہ ہسپتالوں یا طبیبوں کے دروازوں کی فقیر بنی رہیں ہاضمہ اور اشتہا کا ہمیشہ فاسد رہنا عام ضعف۔ اختلاج القلب۔ صداع۔ دوران سر تکان اور سستی لاحق حال رہنا تو ایک معمولی بات ہے۔ ان تمام امراض کی اگر غور سے تحقیقات کیجائے اور مرد یا عورت اپنے خفیہ چال چلن کو صاف طور پر ظاہر کر دیں تو ثابت ہو جائیگا کہ تمام نتیجہ جماع کی بے ادبیوں کا ہے۔ صاحبان آپ میری اس طرز کلام پر زیادہ نہ ہنسیے دراصل یہ فعل ہر ایک انسان سے خاص خاص آداب چاہتا ہے۔ اور اگر کوئی بشر اُن آداب کو ترک کرے تو اسی عالم میں سخت سخت سزائیں قدرتی طور پر بھگتنی پڑتی ہیں جسکی تفصیل ہم انشاءاللہ تعالیٰ مختصراً ذیل میں درج کرینگے۔ یہ مضمون بذات خود ایسا وسیع اور قابل توجہ ہے کہ اپنے لیئے ایک علیحدہ کتاب چاہتا ہے۔

یہ فعل ایسے عجیب و عجیب اسرار سے بھرا ہوا ہی کہ ابتک تمام محققوں اسرار دانوں اور حکیموں کی نظریں یاس میدان میں سوائے سرگردانی او حیرانی کی کچھ حاصل نہیں کرتی۔ ہاں بعید عجائبات واقعہ ہوتی مشاہدہ کرتے ہیں لیکن اونکی اسرار اور حقائق پر حاوی نہیں ہو سکتی۔ کیا وجہ ہے کہ ایک ہی والدین کے بہت سی اولاد ہوتی ہی کبھی لڑکی ہی کبھی لڑکا ایک سعید ہی ایک شقی۔ ایک سلیم الفطرت اور صحیح القواے ہی۔ اور ایک ناقص الفطرت اور ضعیف القواے۔ ایک صحیح اور تندرست ہی اور ایک مریض لنگڑا لولا۔ یا اندھا وغیرہ۔ کیا وجہ ہی کہ ایک بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے اور دوسرا باپ کی ایک دونوں میں سی ہر ایک کی تنقص و نگار اور اخلاق و قوای لیکر نکلتا ہے اور ایک دونوں سے بالکل نرالا ہوتا ہے۔ ایک حسین خوبرو والدین کے ایک تو حسین اور وجیہ بچہ پیدا ہو جاتا ہے دوسرا بدشکل اور کریہہ۔

ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ اگر ایک عورت کا خاوند مرجاے اور بعد میں وہ عورت دوسرا خاوند کرلے تو دو ایک بچوں تک پہلی خاوند کی شکل صورت کو لڑکے ہوتے رہتے ہیں۔ یہ کیا تماشا اور کیا حال ہی جو پہلے خاوند کی منی نے اسکے انثیین پر کسطرح سے ایسا دیرپا اثر ڈالدیا اور کیا کر دیا غرضکہ اس قسم کے اسرار سینکڑوں ہزاروں دیکھنے میں آتے ہیں جنکو ابھی تک انسانی تحقیق نے حل نہیں کیا اور بلا انکار اسرار میں شمار ہوتے ہیں۔

بیان کیا گیا ہے کہ جماع کے قریب اور قرار حمل کے بعد جسقدر مرد عورت میں باہم گہری محبت اور الفت ہی جسقدر انکی صحت اعلیٰ درجہ پر ہو اور جسقدر انکی اخلاقی دماغی اور روحانی حالت عمدگی اور بہترائی پر ہی اور جسقدر پوری زور کی شہوت اور رغبت کے ساتھ جماع کیا جاے اور جسقدر زیادہ لذت اور فرحت حاصل ہو اسیقدر اولاد حسین جمیل صحیح القواے کامل الفطرت اور مبارک پیدا ہوگی۔ برعکس اسکے جسقدر انمیں باہم تنفر اور مخالفت ہو جسقدر اونکی صحت خراب ہو اور جسقدر اونکی اخلاقی و دماغی اور روحانی حالت ابتر اور فاسد ہو اور جسقدر ضعیف شہوت اور کم رغبتی کے ساتھ جماع کیا جاے اور جسقدر لذت جماع میں کمی واقع ہو اوسیقدر اولاد بدصورت کریہہ منظر ناقص القواے بد اطوار اور بدبخت پیدا ہوگی اکثر اُنمیں سے جبتک کہ شکم مادر میں ہیں اوسکو دائم المرض اور خستہ حال رکھینگے بعض انمیں سے پیشتر از وقت گر جاینگے بعض ایسی ضعیف القواے پیدا ہونگے کہ چند روز دنیا میں ہوا کھاکر چلتے لگینگے جو زندہ رہے وہ خنازیر سل رکٹس وغیرہ امراض کا شکار بنینگے۔ بعض اندھے یا بہرے یا لنگڑے یا لونجے پیدا ہونگے بعض ہمیشہ کے اسہال قبض بدہضمی وغیرہ میں مبتلا رہینگے بعض بداخلاق اور بداطوار ہو جائینگے بعض شاہ دولا کی چوہوں کیطرح بے عقل بے حواس اور سادہ لوح رہینگے۔ الغرض تمام ناقص پیدائش فسادات جماع یا نقص والدین کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس رائے کا ثبوت ہم کو نباتات و حیوانات کے تجربہ اور مشاہدہ سے کافی طور پر ملتا ہے۔ نباتات کی عمدہ پیدائش کے لیئے پہلے عمدہ تخم کا ہونا ضروری ہے۔ پھر زمین مناسب و عمدہ ہونی چاہیے تخم بھی خاص خاص طریقوں سے اور خاص موسم میں لگایا جاے اور بعد میں اوسکی نگہداشت بھی مناسب طور پر ہو تبھی وہ عمدہ طور پر پھولتا اور پھلتا ہے ورنہ یا تو ضایع ہو جاتا ہے یا ناقص اور بے پھل رہجاتا ہے خواہ تخم میں کوئی نقص یا خرابی ہو یا زمین یا طریق و وقت کاشت میں یا مابعد کی نگہداشت میں تو ہرگز ہرگز اوسکا پھلنا اور پھولنا کامل طور پر نہیں ہو سکتا۔

عورت بھی مرد کے لیئے ایک کھیتی ہے۔ بقول سبحانہ تعالے نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ پس مرد کا نطفہ بجائے تخم کے ہے رحم انثیین بجائے زمین کے مناسب وقت پر جماع کرنا مناسب موسم کی کاشت اور ایام حمل کی نگرانی مابعد کی نگہداشت ہے۔ پس جسقدر یہ تمام اجزا کامل اور صحیح ہونگے اسیقدر نسل عمدہ ہوگی۔ اوّل تو نطفہ صحیح وسالم بننا چاہیئے جو اسی حالت میں ممکن ہوسکتا ہے جبکہ تمام قوائے جسمانی و دماغی و روحانی پوری پوری صحت وعافیت کی حالت میں ہوں۔ دوم انثیین اور رحم کا عمدہ حالت میں ہونا تاکہ نطفہ کو بخوبی قبول کرسکیں۔ سوم جماع کے وقت مرد اور عورت کا ایسا باہمی ارتباط اور التفات ہو کہ گویا کہ دو جسم اور دو روح نہیں بلکہ عین جوش اور لذت کی حالت میں ایک ہی جسم اور ایک ہی روح معلوم ہو تاکہ نطفہ کے ساتھ تمام قوائے اور اعضائے کاسۃ کامل طور پر نکلکر عورت کی اندر قرار پذیر ہوجائے اور ادھر عورت اپنی تمام خواہشوں اور طاقتوں کے ساتھ اسکے جذب کرنے اور پکڑنے کی کوشش کرے۔ غرضیکہ کوئی قوت اور کوئی خواہش نہ مرد کی طرف سے اسوقت میں علیحدہ یا پریشان رہنی چاہیئے اور نہ عورت کی طرف جو قوت یا خواہش اسوقت میں کسی کی طرف سے علیحدہ رہجائیگی وہی نقص اولاد میں ہمیشہ کیلئے قایم رہیگا اگر معدہ بھرا ہو اور اسکی توجہ ہضم غذا کیطرف مصروف ہو اور خون بھی معمول کی نسبت اسکی طرف زیادہ آرہا ہے تو بچہ کے معدہ میں نقصان رہکر ہمیشہ کی بدہضمی اور ضعف کا موجب ہوگا۔ اگر دماغ تفکرات یا صدمات وغیرہ کی وجہ سے پریشان حالت میں ہو تو دماغی قولے ہمیشہ کے لیئے ناقص رہجائینگے اگر کسی بدخیالی یا بدفعلی کی وجہ سے جماع کے وقت اخلاق اور روح کا حال خراب ہو تو بدخلق اور بے دین بچہ پیدا ہوگا۔ اگر کسی عضو مثل آنکھ۔ ناک۔ کان۔ جگر۔ دل۔ پھیپھڑے وغیرہ میں کوئی مرض موجود ہے تو اسی قسم کا مرض نطفہ کے ساتھ جاکر بچہ کا دامنگیر رہیگا اگر خون میں آتشک یا سل یا خنازیر یا وجع المفاصل یا جریان وغیرہ کا مادہ ہو تو وہی مادہ نطفہ کے ساتھ خارج ہوکر بچہ کے خون کو خراب کریگا۔ اگر جماع سے پہلے لڑتا جھگڑتا۔ یا بیہودہ متکبرانہ دعوی باندھتا آیا ہے تو نطفہ پر خصومت نفاق اور تکبر کا رنگ چڑھکر بچہ میں وہی آثار نمودار کریگا۔ اگر خدا پرستی عبودیت اور پاک باطنی کی حالت میں اس نے صحبت کی ہو۔ اور عورت کا بھی یہی حال ہے تو خداپرست نیک نہاد غریب طبع بچہ پیدا ہوگا۔ اگر ناموافقت عورت کیحالت میں صحبت کی ہے تو اغلباً اولاد کے ساتھ محبت اور شفقت کم ہوگی۔ یہ مسایل ہیں جو فی الحال خیالی طور پر قایم کئے گئے ہیں۔ اور جنکی تصدیق یا تکذیب محققین کی مزید تحقیقات پر منحصر ہے حیوانات کی تجربہ اور مشاہدہ سے بھی ان مسایل کا ثبوت ملتا ہے۔ مختلف حیوانات کی عمدہ طور سے پرورش کیگئی اور مختار خاص حالتوں میں مادہ کو رکھا گیا تو بعض حالتوں میں نہایت عمدہ نسل پیدا ہوئی اور بعض میں ضعیف اور کمزور مرغیوں کے انڈوں کا حال تو شاید ہر شخص جانتا ہے کہ جنکو مناسب حرارت پہنچتی رہتی ہے انمیں بچہ ہوجاتا ہے ورنہ گندہ نکل جاتی ہیں مصنوعی طور پر انڈوں کو حرارت پہنچانے سے جسمیں یکساں اور مناسب حرارت کا پورا پورا انتظام کیا جاتا ہے۔ شاذ و نادر ہی انڈے خراب جاتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جس مرغی کے ساتھ ایک حد سے زیادہ دفعہ مرغ جفتی کرے اسکے انڈے ناقص ہوجاتے ہیں یعنی کثرت جفتی سے مرغی کے انثیین کو نقصان پہنچتا ہے جسسے وہ صحیح انڈے بنانے کے قابل نہیں رہتی۔ عمدہ گھوڑے عمدہ اصل کے عمدہ نسلوں کے واسطے طویلوں میں بڑی

کئے جاتے ہیں چہارم ایام حمل میں عورت کی خاص نگہداشت ضروری ہے کثرت تفکرات اور تردد ات سے آزاد رہنا۔ تمام اصول حفظ صحت کی پابندی سے اپنی صحت اور طاقت کو قائم رکھنا ہر قسم کے بد ارادوں بد عادات بد اخلاق اور بیدینی کے خیالات اور حرکات سے بچنا صحیح اور نیک اولاد حاصل کرنے کے لیئے ضروری امور ہیں۔

اس قدر تمہید کے بعد ہم ذیل میں اس مضمون کو علیحدہ علیحدہ کرکے بیان کرتے ہیں۔

اول جماع کے مقاصد و مطالب۔

دوم کس وقت اور کس حالت میں جماع کرنا چاہیئے تاکہ وہ مقاصد اور مطالب پورے حاصل ہو سکیں۔

سوم عورت کے ساتھ طرز معاشرت۔

چہارم طبی طور پر کن حالتوں میں کثرت ازدواج جائز ہے۔

پنجم کیا ایسی کوئی تدابیر ہیں جن سے والدین لڑکوں یا لڑکیوں کی پیدائش پر قادر ہو سکیں۔

اول۔ جماع کے مقاصد و مطالب۔

(۱) جماع سے پہلا مقصود جو تمام مخلوقات حیوانی میں بالاشتراک سمجھا جاتا ہے بقائے نوع ہے اسلیئے انسان کو لازم ہے کہ ہمیشہ اس پہلے مقصد کو مد نظر رکھکر ایسے اوقات اور ایسے طریق اور ایسی حالتوں میں جماع کرے اور اپنی عادات اور اخلاق کو اس قسم کا بنائے جو عمدہ نسلیں پیدا کرنے کے لیئے موزون ہوں جبتک شہوت صادق طور پر غالب نہو اسوقت تک جماع کا ہرگز ارادہ نہ کرے۔ اور جماع سے پہلے عورت کو خوب بوس و کنار اور دلفریب باتوں سے برانگیختہ نہو اسوقت تک جماع کا ارادہ کرنا سخت ظلم میں داخل ہے ایسی حالت کے جماع سے فریق مظلوم کو نہ صرف عارضی تکلیف پہنچتی ہے بلکہ طرح طرح کے امراض مخصوصہ متعلقہ رحم و انثیین پیدا ہونیکا اندیشہ ہے۔ اور اگر نطفہ قرار پا جائے تو اولاد میں طرح طرح کے جسمانی و دماغی اخلاقی اور روحانی نقص واقعہ ہو جاتے ہیں تمام کمزور دائم المرض اور ناقص الخلقت بچے عموماً ایسی ناموافقت شہوت سے پیدا ہوتے ہیں عورت کیلیئے لازم ہے کہ جب وہ خاوند جوش شہوت کی حالت میں اوسکو اپنی طرف بلائے تو فوراً خوشی اور محبت کے ساتھ اُسکی خدمت میں حاضر ہو جائے خواہ کیسے ہی کام میں مصروف ہو کیونکہ جماع سوافق اعلیٰ درجہ کی ضروریات بشری میں سے ہے بلا عذر بیماری یا حیض و نفاس وغیرہ انکار یا کراہت ظاہر کرنا اُسکے لیئے جائز نہیں بلکہ اکثر اوقات سخت رنجش اور فسادات کا باعث ہو جاتا ہے۔ دیگر حیوانات میں عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ جب مادہ گرمی پر آتی ہے یعنی اُسکی شہوت افروختہ ہوتی ہے اُسوقت وہ خود نر کو چاہتی ہے تب نر فوراً اوسکی طرف رغبت کرتا اور جفتی میں مشغول ہوتا ہے جبتک مادہ کی اپنی شہوت غالب نہو اُسوقت تک وہ نر کو اپنے قریب نہیں آنے دیتی مگر یہ کلیہ قاعدہ نہیں بہت حیوانات میں اسکی استثنائیں موجود ہیں بعض حیوانات میں نر زور کرتا اور مادہ کو دبانے کے لیئے بھاگتا پھرتا اور زبردستی اوسکو پکڑ لیتا ہے مادہ ہر چند انکار کرتی اور اوسکی گرفت سے نکلکر بھاگنا چاہتی ہے مگر بوجہ کم طاقتی کے اوسکا کچھ بس نہیں چلتا اور نر زبردستی مادہ کو دباکر اپنی حاجت پوری کر لیتا ہے مگر انسان میں اسکی کیفیت دگرگوں ہے نہ مرد کو جائز ہے کہ زبردستی وحشیانہ طور پر عورت پر

حملہ آور ہو- اور نہ عورت پر جائز ہے کہ جب اسکی اپنی شہوت برافروختہ ہو اُسوقت ہی مرد کو پاس آنے دے بلا جب مرد کو شہوت ہو اُسوقت فورًا اُسکی طلبی پر برضا و رغبت حاضر ہو جاے اگر شہوت پہلے سے نہیں ہے تھوڑی دیر کے مساس اور بوس و کنار اور شیرین گفت و کلام سے جماع کے لئے طیار ہو سکتی ہے۔ اور جب عورت خود چاہے تو مرد کو بھی بلا کسی عذر معقول کے اسکو مایوس الوقت اور شکستہ خاطر نہ کرنا چاہیئے قرآن مجید میں اس بارہ میں اسطرح پر ارشاد ہے۔ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۲/۲۲۳ ...... یعنی عورتیں تمہاری کھیتی ہیں جنسے تم اولاد حاصل کرتے ہو پس اپنی کھیتی میں جسطرح چاہو آمد رفت کرو انسے جیسے چاہو مساس کرو بوس و کنار کرو محبت آمیز باتیں کرو، رغبت کیوقت جماع کرو- مگر یہ تمام فعل ایسے طریق سے کرو کہ ہر ایک حرکت آیندہ کیواسطے ہر قسم کی خیر و برکت کا باعث ہو- یہ انسان کیواسطے بڑے فتنہ اور بلا کا مقام ہے پس ایسے وقت میں اللہ تعالی سے خوف کھاتے رہو تاکہ شہوت کے مغلوب ہو کر کوئی بیجا حرکت نہ کر بیٹھو اور یقینًا جانو کہ تمکو اللہ تعالی سے جو یوم الحساب کا مالک ہے ملنا ہے۔ اور اپنے تمام فعل و ارادہ کی جوابدہی کرنی ہے- اور باایمان لوگوں کو بشارت دو کہ انکے لیئے اس جہان میں بھی فلاح ہے- اس آیت کا خلاصہ مطلب ایک اور آیت میں اس طرح بیان فرمایا گیا ہے وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ سورہ ن ع یعنی عورتوں کے ساتھ ایسے طریق سے معاشرت کرو جو فطرتی عقل و نیک تقاضاؤں کے موافق ہو حدیث شریف یعنی کلام محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم میں اس طرح پر وارد ہے خِيَارُكُمْ لِلنِّسَاءِ هُمْ یعنی تم میں نیک لوگ وہی ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ نیک ہیں یعنی انکے ساتھ ہمیشہ محبت شفقت رحم اور موافقت کے ساتھ بسر اوقات کرتے ہیں اور غلبہ شہوت کے وقت کسی قسم کی زبردستی یا بیجا حرکت ظاہر نہیں کرتے اودھر عورتوں کے لیئے تاکید فرمائی ہے کہ ہر حال میں مردوں کی تابعدار رہو کر رہیں تمام رشتہ داروں اور محسنوں کی نسبت اپنی خاوند کی سب سے زیادہ عزت و ادب کریں جب مرد اپنی شہوت پورا کرنے کے لیئے بلا وے تو فورًا بلا کسی عذر معقول کے حاضر خدمت ہو جائیں۔

(۲) جماع سے دوسرا مقصود ایک دنیاوی عیش و انبساط ہے چنانچہ نبی امی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ ارشاد جاری ہو چکا ہے الدنیا متاع وخیر متاعها المرأة الصالحة دنیا ایک عارضی عیش آرام کا سامان ہے اور اسکے تمام سامان میں نیک عورت سب سے بڑھکر عیش و آرام کا ذریعہ ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ تمام خانگی امن- لذت جماع خوبی اولاد اور صحت مرد و عورت اسی ایک مسئلہ پر مبنی ہے کہ عورت ہر طرح سے مرد کی فرمانبردار رہے- اور جماع ہمیشہ ایسے وقت میں کیا جائے جبکہ دونوں کو پوری پوری خواہش اور رغبت ہو اور دونوں کی جسمانی اخلاقی دماغی اور روحانی حالت اعلی درجہ پر قائم ہو- دراصل نیک فرمانبردار عورت کے برابر دنیا میں کوئی لذت اور عیش نہیں-

(۳) جماع سے تیسرا مقصود آفات شہوانی اور انکے متعلقہ بیحیائیوں سے بچنا ہے چنانچہ وہ ربانی

فیلسوف جسنے کبھی کسی مدرسہ یا کالج میں تعلیم نہیں پائی تھی بلکہ جو کچھ سیکھا وہ براہ راست اپنی اندرا صحیفہ قدرت اور
الٰہی فیضان سے حاصل کیا تھا۔ فرماتا ہے کہ عورتیں جوان مرد کے واسطے ایک حفاظت ہیں۔

المرءۃ نصف الایمان۔ (ترمذی) یعنے عورت۔ ایمان کا نصف ہے؟

قرآن مجید میں نکاح کرنے کا حکم ہے لیکن اگر کوئی شخص افلاس کیوجہسے عورت کے اخراجات برداشت کرنے کی
طاقت نہ رکھتا ہو اوسکے لئے صبر کرنے اور روزہ رکھنے کا حکم ہے اور عورت کو مرد کا لباس اور مرد کو عورت
کا لباس فرمایا گیا ہے۔ جیسا کہ ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ کا حکم قرآنی آچکا ہے
الغرض اس میں کیا شبہ ہے کہ عورت اعلیٰ درجہ کے سامان دنیاوی میں سے ہے۔ نفس کی شہوانی خواہشیں اس سے
پوری ہوتی اولاد کا سلسلہ جاری ہوتا اور ہر طرح کے فحش اور بیحیائی کے کاموں سے پناہ ملتی ہے۔

(۴) جماع سے چوتھا مقصود حفظ صحت جسمانی و دماغی و روحانی ہے۔ یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ اگر کوئی عضو کچھ عرصہ
کے لیے بیکار پڑا رہے تو رفتہ رفتہ زائل اور خراب ہو کر بیکار ہوجاتا ہے یہی حال اعضائے ولادت کا ہے
یعنی اگر کوئی خدا ترس مرد یا عورت عدم موجودگی زوج کی وجہ سے انکو بیکار رکھے تو آخر کار یہ اعضاء ضعیف
اور بیکار ہوجاتے ہیں اور انکے زوال کے ساتھ دیگر اعضائے جسمانی و دماغی بھی فتور پذیر ہوجاتے ہیں قوائے
عقلیہ ناقص ہوجاتے جوانمردی اور ہمت کی بجائے بزدلی اور کاہلی آجاتی ہے اور عام لاغری و ضعف طاری
ہوجاتے ہیں۔ قوت فکر و غور میں فتور واقع ہو کر انسان مخبوط الحواس اور سادہ لوح بنجاتا ہے۔ جریان
اختناق الرحم۔ اختلاج القلب۔ رعشہ۔ خفقان۔ توحش۔ مالیخولیا وغیرہ امراض لاحق ہوجاتے ہیں۔ ان نقصانات
اور فسادات کا ثبوت نوجوں کے حالات سے کافی طور پر ملتا ہے کہ خصیوں کے نکالڈالنے سے انکے قوائے جسمانی و
دماغی و اخلاقی کا کیا حال ہوجاتا ہے۔ ایسا ہی جو شخص اپنے خصیوں کو اپنے مجاہدہ سے بیکار کر بیٹھتا ہے اسکا
حال ہوتا ہے۔

برعکس ناخدا ترس لوگ عدم موجودگی زوج کی وجہ سے طرح طرح کے مکروہ اور مہلک عادات مثلاً جلق۔ اغلام۔ لواطت
زنا وغیرہ میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ یہ غلیظ عادات انکی تمام جسم کو کھوکھلا اور بودا کرڈالتی ہیں انکے عقل اخلاق اور
دین میں سخت فتور واقع ہوجاتا ہے اور منی جیسا بیش بہا تخم ہمیشہ کے لیئے بیجان اور بیکار ہوجاتا ہے چنانچہ
اس قسم کی عادت کرکے لوگ اکثر اولاد سے مایوس گذر جاتے ہیں۔ اگر کسی ایسے شخص کے اولاد ہو بھی تو نہایت ضعیف
اور دایم المرض ہوتی ہے جو اپنے لیئے اپنے ماں باپ اور دیگر عزیزوں کے لیئے ہمیشہ کی مصیبت رہتی ہے۔
الغرض جوان مرد کا مجرد رہنا دو مردم خوار ڈائنوں کے درمیان کھڑے ہونا ہے کہ انمیں سے ایک ضرور اوسکو
نگلجائیگی یہی وجہ ہے کہ اسلام میں تجرد جائز نہیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ

لا رھبانیۃ فی الاسلام

مجرد آدمی اُن پاک انسانی جذبات اور اخلاق کی تکمیل سے بھی بے بہرہ رہجاتا ہے جو خاوند اور باپ اور دادا

ونانا وغیرہ بننے کی حالت میں حاصل ہو سکتی ہے عمدہ لباس عمدہ خوراک عمدہ مکانات وعمدہ باغات وغیرہ انسان کے لیئے دنیا میں باعث اطمینان اور فرحت ہوتے ہیں مگر ایسی صورتوں میں نیک عورت اور نیک اولاد کا ہونا نہایت ضروری ہوتا ہے ورنہ تمام سامان ماتم اور اُداسی کا سا ہو جاتا ہے۔

کوئی انسانی قوت بالاصل باطل یا بیفائدہ نہیں ہے ہاں اگر اوسکو بیہودہ طور پر استعمال کیا جائے تو بدی میں شامل ہو جاتی ہے۔ اور اگر جائز طریقوں سے استعمال کیا جائے تو کمال اور خوبی میں شمار ہوتی ہے یہی قوت شہوت کا حال ہے۔ اسکو دراصل باطل سمجھنا اور عمداً اہلاک کرنا سخت غلطی ہے۔ ہاں اگر بیہودہ طور پر غلیظ طریقوں مثلاً جلق زنا لواطت وغیرہ میں استعمال کیجائے تو سخت ظلم اور گناہ ہے۔ لیکن اگر معروف طریقوں سے کام میں لائی جائے تو اعلیٰ درجہ کی نیکی اور سعادت ہے۔

دوم کس وقت اور کس حالت میں جماع کرنا چاہیئے تاکہ بقائے نوع حفظ نفس اور حفظ صحت وغیرہ مقاصد کامل طور پر حاصل ہو سکیں۔ پس واضح ہو کہ اصل جماع کے لیئے بہترین وقت اور حالت وہ ہے جبکہ مرد و عورت دونوں پوری پوری صحت کی حالت میں ہوں۔ تمام جسمانی و دماغی قوائے صحیح سالم اور ہر قسم کے فساد اور ضعف سے پاک ہوں کھانے کے بعد اسقدر وقت گذر چکا ہو کہ معدہ کا فعل ہاضمہ قریب الاختتام ہو یعنی کھانے کے بعد قریباً تین گھنٹہ یا زیادہ وقت گذر چکا ہو شہوت خود بخود تیزی اور جولانی پر آئے پہلی دیر تک عورت کے ساتھ خوب بوس و کنار کیا جائے اور محبت آمیز باتوں سے تالیف قلوب کامل طور پر حاصل کیجائے حیض کی حالت میں جماع کرنا سخت اندیشناک ہے جب خون بند ہو کر سفیدی کا آنا بھی موقوف ہو جائے اُسکے بعد جماع کرنا جائز ہے۔ شہوت صادق اور کاذب میں امتیاز کرنا ایک نہایت ضروری امر ہے شہوت کاذب کی یہ پہچان ہے کہ اول تو اسمیں اصل شہوت کی برابر جوش اور قیام نہیں ہوتا بلکہ ضعیف اور ناپائدار ہوتی ہے۔ اعضا مخصوصہ کو استادگی اور حرکت پورے زور کے ساتھ حاصل نہیں ہوتی۔ دوم یہ خود بخود برانگیختہ نہیں ہوتی بلکہ بناوٹی طور پر اپنے ارادہ اور خیال سے یا دیگر ظاہری اسباب شراب۔ انڈے۔ تیز مصالحجات مچھلی وغیرہ گرم اشیائے کھانے سے یا مقعد کے اندر بر ازیا کرم کی موجودگی سے یا عضو خاص کو کھجلانے یا ملنے سے پیدا ہوتی ہے۔ سوم یہ کہ شہوت عموماً بد عادات کے مریضوں مثلاً جلق زدوں یا مغلمین میں ظاہر ہوتی ہے شہوت کاذب نہایت خفیف اسباب سے پیدا ہو کر مجامعت پر مستعد کر دیتی ہے یہ نہایت مضر اور خوفناک عادت ہے نہ تو اسمیں حظ نفس پورے طور پر حاصل ہوتا ہے اور نہ اولاد صحیح اور صالح حاصل ہونیکی امید ہو سکتی ہے۔ اور عام صحت کو اس سے سخت نقصان پہنچتا ہے ایسے اشخاص اکثر نامردی۔ سرعت انزال ضعف باہ۔ کثرت احتلام اور جریان وغیرہ کے شاکی اور ہمیشہ ممسک وملذذ ادویہ کے متلاشی رہتے ہیں۔ اور درحقیقت ایسے مریضوں کا کوئی علاج نہیں ہوتا بیچارہ غریب طبیبوں عطاروں اور ڈاکٹروں کے دروازوں پر بھٹکتے پھرتے اور اکثر دغاباز عطاروں اور اشتہاری نسخوں کے شکار ہو جاتے ہیں یہ غلط فہمی اور تلاش اعدہ اشتہاری طبیبوں کی خودغرضی اور بے ایمانی اُن بیچاروں کو ضعیف اور خراب حال کر دیتی ہے

ان نادانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ایک انسانی فعل اور طاقت کی ایک حد ہے قوت شہوت اس سے مستثنیٰ نہیں ایک جوان صحیح القوای اوسطاً ایک یا دو دفعہ فی ہفتہ مجامعت کر سکتا ہے۔ اکثر کے لیئے ایک دفعہ فی ہفتہ اور بعض کے لیئے ایک دفعہ فی مہینہ کافی ہوتا ہے۔ پس جو شخص اس حساب سے تجاوز کرتا ہے وہ عموماً شہوت صادق پر عمل نہیں کرتا بلکہ شہوت کاذب ہی میں مصروف ہو کر اپنے نہایت بیش قیمت مادہ رجولیت کو ضایع کرتا رہتا ہے اور آخرکار اس بے اعتدالی کا نتیجہ اوسکو بھگتنا پڑتا ہے۔ تمام نباتات ایک موسم میں پھل لاتے اور ایک موسم میں آرام کرتے ہیں زمین بھی ایک وقت سبزی اپنے اندر سے اگاتی ہے اور ایک وقت ضرور آرام کرتی ہے۔ تمام حیوانات کی طرف نظر کرو کہ وہ ایک سال یا مہینہ میں کسقدر عرصہ اور کتنی دفعہ فی ماہ یا فی ہفتہ جفتی کرتے ہیں اور کس قدر عرصہ اس فعل سے بالکل علیحدہ اور بے خیال رہکر اپنے اعضائے مخصوصہ کو آرام دیتے ہیں۔ اے نادانوں کیا تم اپنے اعضای کی نسبت یہ خیال کرتے ہو کہ وہ دن رات جماع کے لیئے مستعد رہیں اور کبھی اونکو مہلت اور آرام کی ضرورت نہ پڑے۔ ایں خیال است و محال است و جنوں۔ جلق اور اغلام کچھ اور شے ہے اور اصل جماع کچھ اور شے ہے غیری جو اس بارہ میں نصایح ہیں وہ امپوٹنسی کے ضمن میں بیان کیجا چکی ہیں پس دیکھو بیان امپوٹنسی اور جلق کا۔

تمام حیوانات اپنی فطرتی عقل سے کام لیتے ہیں۔ جبتک خود بخود شہوت صادق اُنپر غالب نہیں ہوتی وہ از خود جفتی کا ارادہ نہیں کرتے اور کسی قسم کی بدعادات سے اس مادہ لذت و بقائی نوع کو خراب نہیں کرتی مگر انسان پر افسوس کہ اس معاملہ میں اُسنے اپنی فطرتی عقل سے کام نہیں لیا۔ ہزارہا ہے تدابیر شہوت کاذب افروختہ کرنے کی ایجاد اور طرح طرح کی بدفعلیاں اختیار کیں۔ ہند و یونان کی پرانی کتب بھی ممسک و ملذذ ادویات سے پر ہیں۔ اُنہوں نے بنی نوع کو دہوکہ میں ڈالکر برباد کردیا ہے۔ اخبارات میں جسقدر ان ادویہ کے اشتہارات شایع ہوتے ہیں شاید اور کسی مضمون یا مطلب کی نسبت شایع نہیں ہوتے مگر ڈاکٹری کتابوں میں اس بیہودہ اشاعت پر کوئی تنبیہ نہیں ہوتی اور نہ کبھی کالجوں میں زبانی طور پر اس معاملہ میں فہمایش ہوتی ہے اسلیئے میں اپنے ناظرین کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ ایسی ضروری مضمون کو نہایت غور اور توجہ سے پڑہیں اور اسکی حتی الوسع اشاعت بھی کریں تاکہ عند الناس مشکور اور عند اللہ ماجور ہوسکیں ایسے مضامین میں تمام بنی نوع کی ہمدردی اور بہتری منصور ہے۔

سوم۔ عورت کے ساتھ طرز معاشرت۔ اگرچہ یہ بحث اخلاق اور سوسائٹی سے متعلق ہے اور ایک طبی کتاب میں اُسکا ذکر کرنا ناظرین کی نظر میں خلاف محل معلوم ہوتا ہے مگر در اصل جماع سے اسکا بہت کچھ تعلق ہے اسلیئے اسپر اشارۃً کچھ ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ تمہیدی بیان سے یہ تو معلوم ہوچکا ہے کہ جماع کے قریب جو اخلاقی و روحانی حالت مرد و عورت کی ہو اُسکا اثر نطفہ کے ساتھ اولاد پر ضرور پہنچتا ہے اور جب ایک مرد و عورت ایکجگہ میں تو جماع کے لیئے کوئی دن یا کوئی وقت مقرر نہیں ہوسکتا اسلیئے انکا ہمیشہ

خاص محبت اور الفت کے ساتھ ایک ہو کر رہنا نہایت ضروری امر ہے اگر کم الفتی یا نا موافقت کی حالت میں جماع واقع ہوگا تو اس سے اولاد میں طرح طرح کے نقصانات یا بد عادات پیدا ہونیکا اندیشہ ہے۔ کون ماں یا باپ ہے جو اپنی اولاد کے حق میں اندھا۔ یا لنگڑا یا لولا یا ناقص الخلقت یا بدحواس یا بد خلق ہونا عمداً پسند کر سکے۔ مگر اپنی نادانی اور بے خبری کی وجہ سے اپنی اولاد میں طرح طرح کے نقصانات پیدا کر دیتے ہیں خواہ اثر تو ہر ایک ماں باپ کی یہی ہوتی ہے کہ اونکی اولاد نہایت حسین قوی تندرست دانشمند اور نیکبخت پیدا ہو مگر اکثر اعمال السیہ کر بیٹھتے ہیں کہ نتیجہ سراسر اسکے خلاف ہوتا ہے۔ طرز معاشرت کی خرابی کا اثر نہ صرف اولاد پر ہی پہنچتا ہے بلکہ ماں کی صحت پر بھی بہت برے اثر مترتب کرتا ہے۔

اکثر قوموں اور مذہبوں میں عورت کے لیئے خاوند کی خاص عزت اور اطاعت کی بڑی تاکید ہے۔ اور مرد خاوند کے لئے خاص محبت۔ رحم اور شفقت کے ساتھ عورت کو رکھنے اور پرورش کرنے کا حکم ہے یہی مسئلہ تمام حسن معاشرت کی بنیاد ہے چنانچہ قرآن مجید میں اس بارہ میں اس طرح پر ارشاد ہے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ ...... یعنی مرد عورتوں کے محافظ اور سردار ہیں کیونکہ اللہ تعالی نے خاص خاص قوای میں بعض مردوں کو بعض عورتوں پر فضیلت دی ہے اور وہ اُنکی پرورش کرتے ہیں اسلیئے نیکبخت وہی بیبیاں ہیں جو اپنے خاوندوں کی تابعدار ہیں اور پس پردہ اُن کے مال و متاع کی حفاظت کریں؟ اور اُس چیز کی حفاظت کریں جسکی حفاظت کا خدا نے حکم دیا ہے۔

ایک حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو دوسرے شخص کے لیئے سجدہ کرنے کا حکم کرتا تو عورت کے لیئے یہ حکم کرتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے۔ اسلام میں سجدہ کرنا ایک انتہا درجہ کی ذلت اور دوسرے کی اعلی درجہ کی عظمت ظاہر کرنا اور اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں اسکے آگے جھک جانا ہوتا ہے اسلیئے سوائے ذات باری کو اور کسی کے واسطے سجدہ جائز نہیں تو گویا اس حدیث شریف کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے کہ عورت پر اس درجہ کی تابعداری اور خدمتگذاری اپنے خاوند کے لیئے واجب ہے جو دوسرے کسی شخص کے لیئے واجب نہیں۔

اور مرد خاوند کے لیئے خوش خلقی محبت۔ رحم اور عفو کی تاکید ہے۔ الغرض عورت میں وفاداری اور اطاعت اور مرد میں عفو اور محبت کا ہونا تمام حسن معاشرت کی بنیاد ہیں اور حسن معاشرت پر تمام مقاصد جماع کا کامل طور پر حاصل ہونا منحصر ہے۔

چہارم - طبی طور پر کثرت ازدواج جائز ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اسکا جواب مختصر لفظوں میں تو یہی ہے کہ ہاں جائز بلکہ بعض حالتوں میں ضروری ہوتا ہے۔ اس اختصار کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اس مضمون کے حصہ اول میں بیان کیا جا چکا ہے کہ جماع کے چار مقاصد ہیں۔ اول بقائے نوع دوئم حفظ نفس سوم حفظ صحت چہارم مخش عادات مثلاً جلق اغلام لواطت زنا وغیرہ سے بچنا۔ اگر ان تمام مقاصد پر علیحدہ علیحدہ یا مجموعی طور پر نظر ڈالکر دیکھا جائے تو کثرت ازدواج نہ صرف جائز بلکہ اکثر حالتوں میں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اگر بقائے نوع کے لحاظ سے دیکھا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ اگر ایک عورت سے اولاد حاصل نہیں ہوتی اور اُس نکاح سے جو پہلا مقصود تھا یعنی بقائے نوع فوت ہوتا ہے تو سوائے اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ دوسرے نکاح کی تجویز کی جائے یا اگر پہلی عورت کسی ایسی مرض میں مبتلا ہو گئی ہے جو لاعلاج ہے کہ جسکی وجہ سے جماع محال یا نامناسب ہو گیا ہے تو تمام مقاصد جو نکاح سے مطلوب تھے حاصل نہیں ہو سکتے پھر ایسی صورت میں کس طرح ہر جوان باثروت آدمی کو ہمیشہ کی مایوسی بدحالی اور بے اولادی پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ قطع نظر اتفاقی اسباب کی عام طور پر بھی مرد کیلئے ایک سے زیادہ ازدواج جائز ہو سکتی ہیں کیونکہ اول تو عورت پر حیض و نفاس کے ایام ایسے ہیں جو اسکو قطعاً مرد سے علیحدہ کر دیتے ہیں دوم طبی طور پر قرار حمل کے بعد اور اختتام زمانہ رضاعت تک جماع نامناسب ہے جو دو یا تین سال کا زمانہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ سوم عورت میں قابلیت جماع اوسطاً پینتالیس برس تک رہتی ہے اور مرد میں ساٹھ برس تک اسی اور نوے برس تک کے بوڑھے مردوں کے اولاد اکثر دیکھنے اور سننے میں آتی ہے مگر ساٹھ برس سے اوپر عورت کی اولاد ہونا ایک نہایت ہی شاذ و نادر امر ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرد کو زیادہ عورتیں کرنے کی اجازت دیجاتی ہے تو عورت کو ایک سے زیادہ خاوند کرنیکی بھی اجازت ملنی چاہیئے۔ اس سوال کی بنیاد سراسر سطحی خیالات اور بے غوری پر معلوم ہوتی ہے اول تو عورت اپنے خاوند سے علیحدہ ہو کر اولاد کی خواہش ہی نہیں کر سکتی کیونکہ اولاد کی پرورش اور تعلیم وغیرہ کا تمام بار عموماً مرد پر ہی ہوتا ہے۔ دوئم مردوں میں ایسے امراض جو اسکو جماع کے ناقابل کر دیں اور لاعلاج بھی ہوں ایسے شاذ و نادر ہیں کہ عدم کے برابر ہیں جسکا کلیہ قواعد مرتب کرتے وقت خیال کرنا سراسر فضول ہے۔ مگر ان ہر دو صورتوں کا علاج اسلام میں خلع رکھا گیا ہے یعنی بالفرض عورت کو اولاد کی بڑی آرزو ہے اور اسوجہ سے اپنے موجودہ خاوند سے ہمیشہ رنجیدہ خاطر اور مایوس الوقت رہتی ہے۔ اور اُس سے علیحدگی چاہتی یا اوسکی کسی سخت مرض کی وجہ سے قطع تعلق کی طلبگار ہے تو ہمیشہ کی ناموافقت کا علاج طلاق سے فرمایا گیا ہے۔ سوم فطرتاً مرد اُن نقصانات سے بری ہیں جو عورتوں کو ایک مدت تک جماع کے ناقابل کر دیتے ہیں مثلاً حیض۔ نفاس۔ حمل۔ رضاعت۔ چہارم عورت کی وہ مدت العمر جسمیں کہ وہ قابل جماع رہتی ہے مرد کی نسبت قریب دو تہائی کے ہے پنجم مرد عورتوں کے محافظ اور خبر گیراں ہوتے ہیں اور وہ فطرتی طور پر اسی قابل ہیں اور برعکس اسکی عورتیں اور اُنکی بچے مردوں کے زیر سایہ پرورش پاتے ہیں اور وہ فطرتاً اسی قابل ہیں۔ ایام حمل و رضاعت اُنکے لئے ایسے ہیں کہ وہ کسی بڑی محنت کے قابل

نہیں رہتی پھر یہہ صریح غلطی اور ظلم ہے کہ مرد اور عورت کو ہر پہلو سے برابر سمجھا جائے۔ اور تمام نطرتی کمی بیشی کو کلیتًا نظر انداز کر دیا جائے کیا مرد بھی حیض اور نفاس کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لیئے ناقابل جماع ہو جاتے ہیں کیا اون کو اپنے شکم میں بچہ کا بوجھ اوٹھانا اور اپنی چھاتیوں سے دودھ پلانا پڑتا ہے کیا عورتیں اپنی کمائی سے مردوں کی پرورش کرتی ہیں کیا مرد عورتوں کی طرح پچاس سال کو پہنچکر ناقابل جماع ہو جاتی ہیں کیا اگر ایک عورت بہت سی خاوند کرے تو اون تمام کی وہ پرورش کرے گی۔

پنجم - کیا کوئی ایسی تدابیر ہیں جنسے والدین لڑکوں یا لڑکیوں کی پیدائش پر قادر ہوسکیں۔
اگرچہ انسان کے بارہ میں قطعی اور یقینی طور پر اس سوال کا ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا۔ لیکن دوسرے حیوانات پر قدرتی اور مصنوعی تجربوں سے ہزار ہا بار مفصلہ ذیل قواعد کا صحیح ہونا ثابت ہو چکا ہے۔

(۱) اگر مرد کا نطفہ عورت کے اودم کی نسبت زیادہ قوی اور جاندار ہے تو اوس کا مادہ غالب آکر لڑکا بنا دیتا ہے اور برعکس اسکے اگر عورت کا اودم قوت اور صحت میں غالب ہی تو لڑکی بنتی ہے۔ اس قاعدہ کا تجربہ صدہائے مویشیوں پر اسطرح کیا گیا ہے کہ پچاس جفت اس قسم کے جمع کیئے گئے جنمیں نر زیادہ عمر کا اور قوی تر تھا اور مادہ خورد سال اور کمزور تھی۔ ایسی صورت میں نر اولاد کی تعداد مادہ کی نسبت زیادہ رہی اور جسقدر نر قوت اور صحت میں زیادہ تر تھے اوسیقدر مقابلتًا نروں کی تعداد زیادہ دیکھی گئی۔ برعکس اسکی پچاس جفت اس قسم کے جمع کئے گئے جن میں نر خوردسال اور کمزور تھا اور مادہ پوری جوان اور قوی تھی تو ایسی صورت میں مادہ اولاد کی تعداد نر کی نسبت زیادہ رہی اور جسقدر مادہ عمر اور طاقت میں زیادہ تھی اوسی قدر اوس کی اولاد میں مادہ بچوں کی تعداد زیادہ دیکھی گئی۔

(۲) ایام حیض سے جسقدر قریب تر جماع واقع ہو اوسیقدر مادہ بچوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اور جسقدر دیر کے بعد ہو اوسیقدر نر بچوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ اسکی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ حیض کے قریب پختہ اودم اووری کے قریب فلوپین ٹیوب میں ہوتا ہے اور سپرمے ٹازوا کو ایک فاصلہ بعید طے کر کے اوس تک پہنچنا پڑتا ہے جسوجہ سے بہت کم تعداد سپرمے ٹازوا اودم سے ملتی ہی اور اودم غالب رہکر لڑکی بنتی ہے۔ برعکس اسکے اگر حیض کے بعد کچھ مدت گذر جائی تو اودم رحم میں آپہنچتا ہے جس جگہ پر زیادہ تعداد سپرمے ٹازوا کی حملہ آور ہو کر لڑکا بنا دیتے ہیں اور وجوہات بھی بطور شرح بیش کی گئی ہیں جنکا اس کتاب میں بیان کیا جانا خلاف محل معلوم ہوتا ہے۔

(۳) جسقدر آسودگی اور فارغ البالی ہو اوسیقدر لڑکیوں کی تعداد اور برعکس اسکی جسقدر تنگی اور مصیبت ہو اوسیقدر لڑکوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے یہہ ایک عجیب مسئلہ ہے اسکا ثبوت تمام حیوانات اور بنے انسان کے حالات سے بخوبی ملتا ہی۔ اسکی وجہ یہ بیان کی گئی ہی کہ آسودگی اور فراغت کے

ایام میں عورتیں زیادہ خوش وقت اور خوش باش رہتی ہیں اور زیادہ قوی اور توانا ہوجاتی ہیں۔ اسلیئے انکا اودم زیادہ قوی اور جاندار ہونے کی وجہ سے لڑکیاں زیادہ بناتا ہے اور برعکس اسکے تنگی اور مصیبت کی ایام کا صدمہ بھی عورتوں پر زیادہ پہنچتا ہے اور کھانے پہننے کا حال اونپر زیادہ اثر ہوجاتا ہے اسلیئے مقابلتاً اُن کا اودم کمزور اور بیجان پڑجاتا ہے۔ اور مرد کے سپرمے ٹازوا غالب آکر لڑکے زیادہ پیدا کرتے ہیں۔

ناظرین اس بات کو یاد رکھیں کہ یہ ہر سہ اصول جو بیان کیئے گئے کلیہ یا عامیہ نہیں بلکہ مقابلتاً ہیں۔ جنکا ثبوت تجربتاً حیوانات کی حال ہی ہم پہنچ چکا ہے۔

نیز دیکھو بیان سپرمے ٹوریا (جریان) سٹیریلٹی (عقر یا بانجھ پن) امپوٹنسی (نامردی) و جلق کا کیونکہ ان تمام مضامین کا جماع سے خاص تعلق ہے۔

جمال گوٹہ - تخم بید انجیر خطائی - حب السلاطین - کروٹن سیڈز۔
اسکا روغن خارجی استعمال میں تیز اری ٹنٹ ہے جلد پر سخت حرارت اور تیزی پیدا کرکے چھوٹی پھنسیاں اور چھالہ اٹھا دیتا ہے۔ ورم شش اور مفاصل میں بطور کاونٹر اری ٹنٹ استعمال کیا جاتا ہے۔ داخلی استعمال سے گلو اور معدہ میں سخت سوزش پیدا کرکے غثیان قے اور اسہال پیدا کرتا ہے۔ اس سے امعا کے میوکس ممبریں میں زکام ہوجاتا ہے۔ تمام غدود سے رطوبت زیادہ خارج ہوجاتی اور لحمی ریشوں کو حرکت ہوکر پیری سٹالٹک حرکت زیادہ تیز ہوجاتی ہے۔ ابھی روغن جمالگوٹہ معدہ میں ہی ہوتا ہے کہ ریفلیکس طور پر یہ تاثیرات ظاہر ہونی شروع ہوجاتی ہیں۔ اس طرح سے گویا کہ یہ نہایت سریع التاثیر اور قوی مسہل ہے۔ ایک دو گھنٹہ میں ہی اسکے کھلانے کے بعد اسہال شروع ہوجاتے ہیں۔ **خر** ½ بوند سے ایک بوند تک۔

جمرہ - آتشک کا بیان دیکھو۔

جمنیما سلویسٹرس Gymnemia Sylvestris اسکے پتوں میں یہ عجیب تاثیر ہے کہ
جمنیمک ایسڈ Gymnemic Acid مٹھاس اور تلخی کا ذائقہ اسکے چبانے کے بعد چند گھنٹوں تک بالکل محسوس نہیں ہوسکتا لیکن ترش نمکین اور پکڑنے والے ذائقوں کی شناخت برابر قایم رہتی ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ اور تاثیرات میں اپی کاک کی مشابہ ہے اسکے پتے سانپ کی نیش پر لگاتے اور مار گزیدہ کو اسکی جڑ کا جوشاندہ پلاتے ہیں۔

جمود آخذہ، مدرکہ، رقاطوخس، تشخص - دیکھو بیان کیٹالیپسی کا۔

جنجبر Ginger زنجبیل سونٹھ، زنجبیل کا بیان دیکھو۔

جند بیدستر دافع تشنج مقوی اعصاب بطمث مسقط حمل ہے صرع ۔ فالج ۔ رعشہ ۔ سرسام ۔ نسیان ۔ شقیقہ ۔ مالیخولیا ہچکی ۔ نفخ معدہ ۔ قولنج اور ام الصبیان میں مفید ہے اسکا ضماد تحلیل اورام اور کان میں ڈالنا درد الاذن اور

ثقل الاذن کو دور کرتا ہے۔ خ ۲ گرین سے ۱۰ گرین تک۔

جنرل پرے لی سس آف دی انسین - دیکھو بیان پرے لی سس جنرل کا۔

جنشین Gentian تلخ مقوی معدہ اور انٹی سیپٹک ہے تفصیل کے لئے دیکھو بیان کلمبا کا۔ خوراک - اکسٹراکٹ جنشین ۲ گرین سے ۵ گرین تک ٹینکچر جنشین کو ½ ڈرام سے ۲ ڈرام تک انفیوزن جنشین کو ۱ ایک اونس سے ۲ اونس تک۔

جنون - السینی ٹی کا بیان دیکھو۔

جنین اور اوس کے متعلقات کے امراض

جنین کے متعلقات ... ایمنین - کورین - آنول اور ناول ہیں - ڈسی جوا وہ جھلی ہے جو رحم کی اندرونی سطح سے اوگکر ... محیط ہو جاتی ہے - کورین اور ایمنین وہ جھلیاں ہیں جو بلاسٹو ڈرم سے پیدا ہو کر جنین پر محیط ہوتی ہیں - کورین اُنمیں سے بیرونی ہے - اور ایمنین اندرونی - یہ دو جھلیاں عموماً ملی ہوئی رہتی ہیں - کبھی کبھی اُن کی درمیان قدرے پانی بھر جاتا ہے - اُن کے امراض کی مختصر فہرست حسب ذیل ہے -

(۱) **ڈسی جوا کی ورم** - اسکے اسباب و کیفیت و انجام حسب ذیل ہیں -

اسباب - ورم رحم حمل سے پہلے موجود ہونا - یا آتشک -

کیفیت - اجتماع خون ہو کر اسکی سطح سے عروقی رسولیاں پیدا ہو جاتی ہیں - معمول کی نسبت ڈسی جوا بہت موٹا ہو جاتا ہے -

انجام - بچہ کی موت یا جریان خون کی وجہ سے اسقاط ہو جاتا ہے -

(۲) **ہائیڈر ویا گریوی ڈورم** - ایام حمل میں پانی جاری ہو جانا - یہ عموماً تیسرے مہینے ہو کر آخر تک رہتا ہے - اسکا نقص کچھ نہیں - یہ پانی کورین اور ایمنین کے درمیان سے آتا ہے - ڈسی جوا کے نزلہ سے لائیکوار ایمنیائی سے اسکی شناخت اسطرح ہو سکتی ہے کہ اسمیں ... نہیں اوگھتا نہ فم رحم کشادہ ہوتا ہے اور نہ وضع حمل کی کوئی علامات ظاہر ہوتی ہیں -

(۳) **ہائیڈر ایمنیاس** - لائیکوار ایمنیائی کا افراط سے پیدا ہونا -

اسباب - ڈسی جوا یا کورین کے امراض کے باعث سے دوران خون رکجانا -

علامات - رحم تنگر دکھتی پیدا کرتا قلب پر دباؤ پہنچنے سے اختلاج ہو جاتا و رید و رکنے سے ٹانگوں اور اندام میں ورم ہو جاتا اور عموماً اسقاط ہو جاتا ہے - کبھی رحم کر زیادہ تن جانے اور کبھی بچہ کے مر جانے سے شکم معمول سے زائد تنجاتا ہے - رحم تنا ہوا اور لچکدار محسوس ہوتا ہے - جنین کے قلب کی آوازیں مدھم سنائی دیتی ہیں فرج میں انگلی داخل کرنے سے رحم پانی سے تنا ہوا اور پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے -

امراض متشابہہ استسقائے مراق البطن اوویرین سسٹ اور توام ت
تشخیص - استسقائے مراق البطن میں پانی اپنی جگہ بدلتا رہتا ہے - ایک طرف ہاتھ رکھکر دوسری طرف ٹھوکنے سے پانی کی چھال محسوس ہوتی ہے - رحم بڑھا ہوا نہیں معلوم ہوتا اوویرین سسٹ میں حمل کی تمام علامات ندارد ہوتی ہیں اور حیض جاری رہتا ہے توام میں قلب کی آوازیں صاف سنائی دیتی اور رحم کا ابھار نرم لچکدار نہیں ہوتا - نیز ہائی ڈریمینا س میں بچہ کا کوئی حصہ معلوم نہیں ہو سکتا
نتیجہ - پیدائش کے وقت زیادہ تنجانے کے سبب سے رحم پورا کام نہیں کرسکتا اور بہت دیر ہوجاتی ہے - جریان خون کا بھی زیادہ اندیشہ ہوتا ہے -
علاج رحم پر پٹی کا سہارا رکھیں اور اگر دباؤ سے تکالیف پیدا ہوں تو جھلیوں کو پھاڑکر بچہ جنوانا چاہیئے -
(۴) **پانی کم ہونا** - ایسی حالت میں بچہ پر دباؤ رہکر بد وضعگیاں ہوجاتی ہیں اور ایمنین جھلی بچہ کے ساتھ چپک جاتی ہے -
(۵ **ہائے ڈے ٹڈیا وسی) کولر مول** - اس میں جنین کے گرد شفاف آبلوں کی خوشہ پیدا ہوجاتے ہیں جو کورین ولائی کے بڑھنے اور ان میں بلغم پڑنے سے بنتے ہیں - اگر پلے سنٹا کے بننے سے پہلے یہ تبدیلی ہو تو کل سطح پر آبلہ ہوجاتے ہیں اور اگر بعد میں ہو تو محض پلے سنٹا کی جگہ پر ہوتے ہیں - اس مرض میں جنین ہمیشہ زائل ہوکر معدوم ہوجاتا ہے - آتشک اسکا سبب بیان کیا گیا ہے - کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب کسی وجہ سے جنین رحم کے اندر مرجاتا ہے تب اسکی پرورش کا خون کورین کے بڑھجانیکا موجب ہوکر یہ حالت پیدا کر دیتا ہے
علامات رحم بہت جلدی بڑھتا ہے یہانتک کہ تیسری مہینہ میں ناف تک پہنچ جاتا ہے رحم دبانے سے نرم اور ریلا محسوس ہوتا ہے - قلب کی آوازیں اور بلاٹے منٹ غائب رہتے ہیں - کبھی کبھی رحم کے اندر سے پانی یا خون یا آبلے نکلتے رہتے ہیں - اس مرض میں عموماً اسقاط ہوجاتا ہے -
علاج جب یہ مرض تشخیص ہوجائے تو فم رحم کو ٹنٹ یا بارنیز بیگ سے کشادہ کرکے ارگٹ دیدینی چاہیئے کشادگی فم رحم کے بعد ایک انگشت رحم میں پہنچا کر اودعہ کے اخراج میں امداد کرسکتے ہیں -
(۶) **پلے سنٹا کا خلاف معمول ہونا** ۱ کبھی پلے سنٹا ہلالی شکل کا ہوتا ہے ۲ کبھی جھلی کی طرح سے کل جنین پر محیط ہوجاتا ہے ۳ کبھی علیحدہ ٹکڑوں میں کئی جگہ چپاں ہوتا ہے ۴ کبھی معمول سے بہت بڑا ۵ اور کبھی بہت چھوٹا ہوجاتا ہے ۶ کبھی نیچے فم رحم کے قریب آلگتا ہے ۷ کبھی اسمیں ورم بھی ہو جاتا ہے ۸ کبھی چربی پڑجاتی ہے ۹ کبھی چونہ یا رنگ پڑجاتا ہے اور کبھی فاسد تغیرات سے اسمیں فائبروما یا سارکوما یا مکسوما بنجاتے ہیں کبھی اسکا آتشک ہوجاتا ہے پہلی پانچ صورتوں کے سوا باقی تمام میں اسقاط کا احتمال رہتا ہے - جب جھلی کے طور پر ہو یا علیحدہ علیحدہ ٹکڑوں میں یا فم رحم کے قریب لگا ہو ہو

تو پیدائش کے وقت سخت جریان خون ہونے اور بعد میں کوئی حصہ باقی رہکر تعفن کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۷) امبی لائی کل کارڈ۔ جسکو ناف یا آنول کہتے ہیں کبھی پلے سنٹا کے ایک کنارہ پر لگجاتی ہے اور کبھی جھلی کی طرح پھیلکر ناول میں لگتی ہے کبھی تعداد میں دو کارڈ ہوتی ہیں لمبائی میں چھ انچ تک چھوٹی رہجاتی اور کبھی ساٹھ انچ تک لمبی دیکھی گئی ہے جب طول میں معمول سے زیادہ ہو تو جنین کے گرد بل ڈالکر اسکے اطراف کو کاٹ ڈالتی ہے اور کبھی خون بند ہو کر جنین ہلاک ہو جاتا ہے۔ کبھی اسمیں دو وریدیں اور ایک شریان ہو جاتی ہے اور کبھی ایک ہی ورید اور ایک ہی شریان رہتی ہے کبھی رحم کے اندر اور کبھی پیدائش کے وقت اس میں گرہ پڑ جاتی ہے اور کبھی بل آجاتا ہے۔

(۸) بچہ کو بہت سے امراض رحم کے اندر دامنگیر ہو جاتے ہیں بعض سے مر جاتا ہے اور بعض سے بچکر سلامت پیدا ہو جاتا ہے چیچک خسرہ اور سکارلیٹ بخار سے بچہ مر جاتا اور اسقاط ہو جاتا ہے۔ کبھی چیچک کے نشان لئے ہوئے پیدا ہوتا ہے کبھی رکٹس کی تمام علامتوں کے ساتھ پیدا ہوتا ہے آتشک ہو کر اکثر بچے مر جاتے اور اسقاط ہو جاتا ہے۔ بعض زندہ پیدا ہو جاتے ہیں جنپر آتشک کے نشانات ہوتے ہیں موسمی بخار اور عظم الطحال بھی بچہ کو ہو جاتے ہیں ہڈیاں ٹوٹ جاتی اور جوڑ اکھڑ جاتے اور کبھی ہاتھ پاؤں کٹ بھی جاتے ہیں۔ یہ واقعہ ناف کی پیچوں یا زائد ریشوں سے ہو جاتا ہے۔ اگر قطع شدہ حصہ چھوٹا ہے تو گلکر تحلیل ہو جاتا ہے۔ ورنہ پیدائش کے وقت بچہ کے ساتھ باہر آجاتا ہے مفصلہ ذیل امراض ہو کر عسر ولادت کا باعث بنتے ہیں۔

ہائیڈروکیفیلس۔ منگوسیل۔ سپائنا بائی فیڈا۔ فتق مراق البطن۔ استسقاے مراق البطن۔ احتباس البول ہو کر مثانہ کا تنجانا۔ جگر تلی یا گردہ کا بڑھ جانا۔ سرطان یا سسٹ یا اور رسولیاں ہو جانا۔

(۹) جنین کا رحم کے اندر مر جانا۔ موت کے بعد جنین فوراً باہر آجاتا ہے یا رحم کے ضعف یا زائد جھلیوں کی وجہ سے اندر رہ جاتا ہے۔

اسباب (۱) ناول اور جھلیوں کے امراض (۲) ماں کی طرف سے کسی زہر یا مرض مثل آتشک چیچک وغیرہ کا اثر پہنچنا۔ شدید بخار جو ۱۰۹ درجہ کا ہو (۳) بعض عورتوں کا بچہ ایک خاص مدت حمل کے بعد مر جاتا ہے (۴) صدمہ یا ضرب۔ **تغیرات** اگر جنین بہت چھوٹا ہے تو لائکوار امینائی میں حل ہو جاتا ہے اگر بڑا ہے تو بھیگ کر اوس کی جلد اوتر جاتی تمام جوڑ کھلجاتے اور بدن پھول کر پلپلا ہو جاتا ہے کبھی خشک ہو کر تمام جسم سکڑا ہوا اور سخت ہو جاتا ہے اگر رحم کے اندر ہوا پہنچ جائے تو جنین گلجاتا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نکلتا رہتا ہے اگر ہوا نہ پہنچے تو خشکی اور سختی کے بعد اوسمیں چونہ پڑ کر پتھر سا بنجاتا ہے ایسی حالت میں تعفن یا زخم یا انشقاق الرحم سے حاملہ کے مر جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

علاج مردہ بچہ کو فوراً مصنوعی طور پر نکال لینا چاہیئے۔

علامات جنین موت کے قریب بہت زیادہ حرکتیں کرتا اور اوسکا دل بیقاعدہ طور پر دھڑکتا ہے۔ موت کے بعد اوسکی حرکات اور قلب کی آوازیں بند ہو جاتی ہیں۔ ماں کی پستان ڈھیلی پڑ جاتی اور وہ ضعف و نقاہت طاری ہوکر نڈھال پڑ جاتی ہے پیڑو میں گرانی اور بےچینی محسوس ہوتی ہے۔ کبھی لائکوار امینیا ہی کے نکلجانے کے بعد مردہ جنین کا تعفن رحم کو خراب ہواؤں سے ایسا بھر دیتا ہے۔ کہ رحم تنکر ڈھول کی طرح بولنے لگجاتا ہے۔ یہہ حالت ماں کے واسطے سخت خطرناک ہے۔ اسمیں سیپٹی سیمیا ہونے یا رحم کی وریدوں میں ہوا داخل ہونیکا اندیشہ ہے جو سخت مہلک ہیں جب ایسی صورت پیدا ہو تو فوراً رحم کو ہواؤں سے خالی کرکے اینٹی سیپٹک لوشنوں کے ساتھ رحم کو دھو ڈالنا چاہیے۔

جواسا۔ خارشتر۔ حلاج۔ مفتح اور نافع اوجاع ہے خ ۱۵ گرین سے ایک ڈرام تک

جواشیر۔ جاوشیر کا بیان دیکھو۔

جوالکھار۔ نطرون۔ محلل ریاح و ورم۔ مفتح سدہ۔ ہاضم غذا۔ مفتت حصاۃ مثانہ نافع قولنج ہے۔ بورہ ارمنی سے تمام تاثیرات میں مشابہ ہے خ ۸ گرین سے ایک ڈرام تک

جوتری۔ بزباز۔ بباسہ۔ جاوتری مقوی معدہ و کبد و باہ۔ محلل ریاح اور اینٹی سیپٹک ہے۔ سلسل بول نفث الدم۔ زخم امعا۔ اسہال کہنہ۔ وردسر میں نافع ہے خ نصف ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔

جوروبیا۔ جروبیا کا بیان دیکھو۔

جوڑوں کے امراض۔

امراض مفاصل۔ ان کی مختصر فہرست معہ علاج حسب ذیل ہے۔

(۱) سائی نوائی ٹس۔ غشائے مفاصل کی ورم یعنی اس جھلی کی سوزش جو جوڑوں پر محیط ہوتی اور ہڈیوں کے اتصالی حصہ کو ملفوف کرتی ہے۔ یہہ دو طرح کی ہوتی ہے سمپل جسمیں پیپ نہیں پڑتی پرولینٹ جسمیں پیپ پڑجاتی ہے۔

(۲) ہائیڈر ارتھروسس استسقائے مفاصل۔ جوڑ میں پانی پڑجانا۔ پانی کی تھیلیاں جوڑ کی چاروں طرف ابھر آتی ہیں۔ کبھی تخم تربوز کے مشابہ اجسام بھی پیدا ہو جاتے ہیں جنکو ملن سیڈ باڈیز کہتے ہیں

(۳) اکیوٹ آرتھرائی ٹس۔ جوڑ کی ورم شدید۔ اسمیں جوڑ کی ہر ایک ساخت یعنی غشاء باطنیین۔ مری اور ہڈی وغیرہ متورم ہو جاتی ہیں۔

علامات متورم جوڑ سوجکر گرم تنا ہوا سرخ اور دردناک ہو جاتا ہے جسطرح سے جوڑ کی اتصالی سطوحات علیحدہ اور اوس کی رگیں ڈھیلی رہیں اُسی وضع پر جوڑ رہتا ہے۔ درد نہایت ہی شدید اور جانگداز ہوتا ہے۔ وقتاً فوقتاً تشنج سے قریب کے عضلات اینٹھتے رہتے ہیں۔ بخار مسلسل رہتا ہے۔ تخفیف ورم کے ساتھ بخار اور دیگر تکالیف کم ہوتی جاتی ہیں۔ مدت تک جوڑ کے بیکار رہنے سے

قریب کے عضلات پتلے اور کمزور پڑ جاتے اور کبھی مفلوج ہو جاتے ہیں۔

کیفیت غشائے مفاصل سوجکر موٹی ہو جاتی اور بہت موٹا انگور پیدا ہو کر سائی نو ویل میمبرین کو گوشت کے مشابہ بنا دیتا ہے۔ اسی طرح پر رباط اور نسیں وغیرہ سوجکر موٹا انگور بنجاتی مُرمُری اور ہڈی سب کے بعد متورم ہو کر گلنی شروع ہوتی ہیں۔

اسباب۔ ضرب۔ تعفن خیز مادہ کا سرایت کر جانا۔ پائی ایمیا۔ گرم سرد ہو جانا۔ وجع مفاصل کے امراض۔ آتشک۔ جوڑ کے قریب پھوڑا یا زخم ہو جانا۔ بچوں اور بوڑھوں میں خفیف اسباب سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

انجام۔ تمام نیا انگور تحلیل ہو کر جھلی۔ رباط مُرمُری اور ہڈی وغیرہ اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہیں ورنہ زائد ریشہ بنکر جوڑ کی حرکات محدود رہتی ہیں۔ یا متصلہ ہڈیاں کے جڑ جانے سے جوڑ سخت ہو کر ناپید ہو جاتا ہے۔

(۴) کرانک سٹرومس آرتھرائیٹس ۔ اسکے دوسرے نام سفید ورم اور ٹیوبرکلر آرتھرائٹس بھی ہیں۔ یہ مرض خفیف ضرب یا مسکوڑ کے بعد بتدریج ترقی کرتا ہے کبھی کرانک سائنو وائیٹس ہوتا ہے پھر رباط مُرمُری اور ہڈی میں ورم ہوتی ہے۔ متورم ساختیں سوجکر نرم اور پلپلی ہو جاتی ہڈیوں کے ابھار غائب ہو جاتے رات کو سوتے ہوئے عضو ماؤف میں تشنجی اینٹھن ہوتی اور آخرکار ریپ پڑ جاتی ہے۔

کیفیت سائی نو ویل میمبرین سوجکر موٹی اور نرم ہو جاتی اور بہت موٹا انگور اوسکی سطح پر پیدا ہو جاتا ہے یہ حالت بڑھتے بڑھتے سائی نو ویل جھلی نصف انچ سے ایک انچ تک موٹی ہو جاتی ہے ایسا ہی حال دوسری نرم ساختوں کا ہوتا ہے کہ اُن میں ورم ہو کر موٹا انگور بنجاتا ہے۔ یہی انگور ہڈی اور مُرمُری کی سطح پر چڑھتا ہوا انکو بھی اپنے مشابہ بناتا جاتا ہے اور انکی اصل ساخت پتلی کھوکھلی کمزور اور ناپید ہوتی جاتی ہے۔ آخرکار۔ جوڑ کی ساختوں کا نام ونشان تک نہیں رہتا بلکہ تمام پلپلے موٹے انگور سے بھر جاتا پھر اوسکے اندر ٹیوبرکلر ناڈیولز پیدا ہو جاتے ہیں ٹیوبرکل کی ساخت مشرح طور پر تھائی سس اور ٹیوبرکلوسس میں بیان ہو چکی ہے۔

انجام عام ٹیوبرکل کی طرح اسمیں بھی تغیرات ذیل ہو سکتے ہیں (۱) کیسیئیشن یعنی گلکر پنیر کے طور پر ہو جانا (۲) ریشہ بنکر ٹیوبرکل کی گرہ بنجانا اور جوڑ کا سخت غیر متحرک ہو جانا۔ (۳) چونہ پڑکر سخت ہو جانا (۴) پیپ پڑ کر گلجانا۔

میعاد۔ یہ مرض چھ مہینہ سے کم میں شاذ و نادر ہی علاج پذیر ہوتا ہے۔

(۵) کرانک ہیوموٹک آرتھرائیٹس ۔ اسکے دوسرے نام ہیومیٹائڈ آرتھرائٹس

اور آرتھرائی ٹس ڈفارمنس ہیں دیکھو بیان رہیو مے ٹائیڈ آرتھرائی ٹس کا۔

(۶) **مفلوج اطراف کی جوڑوں میں درد اور ورم ہوجانا**۔ اسکی علامات اور کیفیت اور علاج وغیرہ حسب معمول ہیں۔

(۷) **آرتھروپیتھی آف اٹیکسیا**۔ اسکا دوسرا نام شارکو صاحب کی بیماری ہے۔ یہہ درد اور ورم مرض اٹیکسیا میں ظاہر ہوتا ہے۔ اسمیں جوڑ بہت زیادہ سوج جاتا لیکن درد نہیں ہوتا نہ بخار ساتھ ہوتا ہے۔ چند یوم کے بعد ورم تحلیل ہوجاتا مگر جوڑ پانی سے تنا رہتا ہے۔ کبھی قریب کی برسہ بھی پانی تنجاتے ہیں۔ چند ہفتوں یا مہینوں میں پانی تحلیل ہوکر جوڑ اصلی حالت میں آجاتا ہے مگر سخت حالتوں میں جوڑ میں گرگر شروع ہوجاتی۔ رباط ڈھیلے پڑجاتے اور ہڈیوں اتصالی سطح صورت بدل کر گھسنی شروع ہوجاتی ہے۔ اسوجہ سے جوڑ کو ہلانے سے رگڑ اور کڑکڑ کی آواز مسموع ہوتی ہے مگر درد کچھ نہیں ہوتا کبھی جوڑ اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔

کیفیت۔ ہڈی کا بہت سا حصہ گھس جاتا اور کبھی مری پر کسی کسی جگہ نئی ہڈی بنجاتی ہے پانی تحلیل ہونے کے بعد رباط ڈھیلے پڑجاتے ہیں۔

(۸) **اینکی لوسس**۔ جوڑ کا سخت ہوجانا۔ یہہ دو قسم کا ہوتا ہے (۱) ناقص جو زائد ریشوں کی وجہ سے پیدا ہوتا اور جسمیں جوڑ قدرے حرکت کرسکتا ہے۔ اسمیں جوڑ کا غلاف موٹا اور سخت ہوجاتا زائد ریشوں کی رباط بنجاتے پہلے رباط اور نسیں چھوٹی اور سخت ہوجاتی اور مری کی بجائے بھی مضبوط ریشہ پیدا ہوجاتے ہیں (۲) کامل جسمیں ہڈیوں کی اتصالی سطح آپسمیں جڑجاتی اور حرکت محال ہوجاتی ہے کبھی تو اتصال استخوانی ہوتا ہے اور کبھی کچھ استخوانی اور کچھ ریشوں دار کبھی ایک ہڈی سے دوسری ہڈی تک استخوانی محرابیں اور کمانیں بنجاتی ہیں۔ **علاج** علیحدہ درج کیا گیا۔

(۹) **سائی نوویل جھلی پرسہ ہوجانا**۔

(۱۰) **جوڑ کے اندر علیحدہ اجسام پیدا ہوجانا**۔ یہ تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) تخم تربوز کے مشابہ اجسام جو پچاس سے زیادہ تک تعداد میں دیکھے گئے ہیں یہ خون کے لوتھڑوں میں انگور کے ٹکڑوں سے بنجاتے ہیں (۲) مری کے ٹکڑے جو ورم کے بعد سابقہ مری پر اُبھار ہونے اور اُسکے ٹوٹ جانے سے بنتی یا زائد انگور کی مری بنجانے اور اُسکے ٹوٹ جانے سے پیدا ہوتے ہیں کبھی اصل مری کے ٹکڑے علیحدہ ہوجاتے ہیں۔

علامات جوڑ کمزور پڑجاتا اور جب کبھی کوئی ٹکڑہ اتصالی سطحوں کی درمیان آکر دیتا ہے تو دفعتاً سخت درد ہوجاتا ہے جس سے ورم ہوکر پانی بھی پڑجاتا ہے کبھی شدت درد سے غثیان اور غشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے کبھی جوڑ کو پھیلاتے اور اٹھاکرتے وقت دفعتاً روک پیش آجاتی ہے۔

(۱۱) جوڑوں میں سست ہو جانا۔ کبھی تو غشا مفاصل میں جب کہ طلق پر ابھار ہو کر ایسا ہو جاتا ہے مثلاً امراض ذیل میں ٹیوبر کلر ہائیڈرار تھروسس۔ شار کوز ڈزیز۔ کبھی قریب کی بَرسہ یا غلاف ورباؤ کے پھولنے سے ایسا ہو جاتا ہے۔

(۱۲) جوڑوں کا اعصابی درد۔ کسی عصب پر دباؤ رہنے سے ایسا ہو جاتا ہے مثلاً پیڈو کے سرطان میں آبٹیوریٹر عصب پر دباؤ پڑنے سے گھٹنے میں درد ہو جاتا ہے یا رحم اور انثیین کے امراض سے ٹانگوں میں سخت درد رہتا ہے۔

علاج (۱) سائی نو وائی ٹس۔ جوڑوں کے غشا میں ورم ہو جانا۔ ورم مفاصل۔ اسکا بیان سائی نو وائی ٹس میں دیکھو۔

(۲) ارتھرائی ٹس ایکیوٹ۔ جوڑ کی تمام ساختوں یعنی غشا۔ مری ہڈی۔ رباط وغیرہ میں ورم ہو جانا۔ یہ مرض عموماً سائی نو وائی ٹس سے شروع ہوتا ہے یعنی پہلے غشائے مفاصل میں ورم ہو کر دوسری ساختوں کو مبتلا کر لیتی ہے۔ اسلئے شروع درجہ میں اس کا علاج بعینہ سائی نو وائی ٹس کا علاج ہے۔ ماؤف جوڑ کو قطعی آرام سے رکھنا اور ہر قسم کی حرکت سے منع کر دینا سب سے مقدم اور تمام علاج کی روح ہے۔ تمام جوڑوں کو ایسی وضع پر آرام سے لٹا دینا چاہیے کہ ہڈیوں کی متصلہ سطح ایک دوسرے سے علیحدہ رہے۔ تا ایک دوسرے کی مریض سطح دباؤ اور رگڑ سے محفوظ رہے۔ تمام جوڑوں کے لیے سوائے ٹخنہ اور کہنی کے سیدھی سمت مناسب ہوتی ہے۔ اس سمت میں مناسب بوجھ کے ساتھ کھینچ رکھنا مفید ثابت ہوتا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھو بیان سائی نو وائی ٹس کا۔ جب پیپ کا پڑجانا یقینی طور پر ثابت ہو جائے اوسوقت کامل اینٹی سیپٹک احتیاط کے ساتھ شگاف دیکر ڈرینج ٹیوب لگانا اور اینٹی سیپٹک ڈریسنگ کرتے رہنا ضروری ہو جاتا ہے۔

(۳) کرانک سٹرومس ارتھرائی ٹس۔ اسکے دوسرے نام کرانک ٹیوبر کلار آرتھرائی ٹس اور وہائیٹ سویلنگ ہیں۔ اس مرض میں جوڑ کے اندر مادہ آتشک پڑ جاتا ہے جو آہستہ آہستہ جوڑ کی تمام ساختوں یعنی غشا۔ رباط۔ غضروف وغیرہ کو فاسد انگور میں بدل ڈالتا ہے۔ شروع درجہ میں سائی نو وائی ٹس کے طریق پر علاج کرنا عام صحت کو مقویات فولاد کاڈ لور آئل وغیرہ سے ترقی دینا اور اینٹی سیپٹک ادویہ بکثرت کھلاتے رہنا جیسا کہ تھائی سس کے عام بیان میں مفصل بیان کیا گیا ہے مفید ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر مرض بڑھتا جائے اور ورم بہت زیادہ ہو جائے تو جراحی تدابیر سے اُس کا علاج کرنا چاہیے۔ جراحی تدابیر حسب ذیل ہیں۔

(۱) ورم کی جگہ پر شگاف ڈرینج ٹیوب داخل کریں اور روزانہ دو تین دفعہ اینٹی سیپٹک لوشنوں مثلاً کاربالک لوشن ($\frac{1}{40}$) اور مرکری لوشن $\frac{1}{5000}$ سے کامل طور پر دھو کر ڈریس کرتے رہیں

جوڑ کو ایسی وضع پر رکھیں۔ کہ اگر اتصال واقعہ ہوجائے تو عضو کی کارآمد صورت باقی رہجائے مثلاً گھٹنہ اور کوہنی کے لیئے سیدھی وضع اور ٹخنہ و کہنی کے زاویہ قائمہ کی وضع بعد میں کارآمد ہو سکتی ہے۔

(۲) ادتھریکٹمی۔ اس اوپریشن سے مراد یہ ہے کہ جوڑ ورم خوردہ کو کافی طور پر کھولکر تمام انگور ہر چہار طرف سے کھرچکر صاف کر دیا جائے جو ہڈیوں کی اتصالی سطحیں مردار پڑ گئی ہوں انکو بھی اندر سے کھرچکر صاف کر دینا ضروری ہوگا۔

(۳) اکسیزن یعنی جوڑ کی تمام اتصالی سطحوں کو آری سے چیر کر پھینکدینا تاکہ جوڑ معدوم ہو جائے۔ اور متصلہ ہڈیاں باہم جڑ جائیں۔

(۴) کرانک رھیومے ٹک ارتھرائی ٹس۔ اس مرض کا دوسرا نام آرتھرائی ٹس ڈیفارمنس بھی ہے۔ دیکھو بیان رھیومے ٹائیڈ آرتھرائی ٹس کا۔

(۵) وجع مفاصل۔ رھیومے ٹزم۔ یہہ مرض دراصل خون کے فساد سے ہوتا ہے۔ اسکا علاج مقامی اور داخلی تدابیر سے کیا جاتا ہے۔ دیکھو بیان رھیومے ٹزم کا۔

(۶) اینکی لوسیس۔ مفاصل کا جڑ جانا۔ دیکھو بیان اینکی لوسس کا۔

(۷) ارتھروپیتھی اف ایٹکسیا۔ اس کا دوسرا نام شارکوز ڈزیز ہے۔ یہہ مرض لوکوموٹر اٹیکسی کے ضمن میں ظاہر ہو کر جوڑوں میں دردناک سوج پیدا کر دیتا ہے۔ اسکا علاج انھیں اصول اور قواعد کے مطابق کرنا چاہیئے جو سائی نووائی ٹس میں بیان کیئے گئے ہیں پس دیکھو بیان سائی نووائی ٹس کا۔

جوگولانس البا۔ Jugulans Alba
جوگولانس سائی نیریا Jugulans Cineria

اسکے دوسرے نام ٹبرنٹ اور وہائیٹ نٹ بھی ہیں۔ مخرج صفراء

مفتح سدد اور زیادہ مقدار میں مقی اور تیز مسہل ہے۔ اسکی چھال عمدہ مسہل ہے صفرا خارج کرتا۔ ہاضمہ کو تقویت دیتا اور اسہال کے بعد قبض نہیں کرتا ہے بدہضمی۔ بواسیر یرقان ضعف جگر قبض دائمی۔ امراض جلد و گردہ میں اسکو دے سکتے ہیں۔ اسکی چھال کی... اندرونی تہ کو ریشمی کپڑے کے نیچے جلد پر رکھنے سے چھالہ پیدا ہو جاتا ہے۔

خ سفوف چھال ۲۰ گرین سے ۶۰ گرین تک۔ فلوئڈ اکسٹرا کٹ ایک ڈرام سے ۳ ڈرام تک سالڈ اکسٹراکٹ ۳ گرین سے ۱۰ گرین تک۔ جگلینڈین ۳ گرین سے ۵ گرین تک۔

جوگولانس ریجیا۔ Jugulans Regia
اخروٹ کا بیان دیکھو۔

جوگولانس سائی نیریا Jugulans Cineria
جوگولانس البا کا بیان دیکھو

جوگولانس نائیگرا Jugulans Nigra
مصلح خون اور مقوی جسم ہے

تمام امراض سکرافیولا۔ آتشک کہنہ اور سخت لاغری کی حالت۔ اور نیز پرانے جلدی امراض اور زخمہائے کہنہ میں نہایت مفید ہے بسوزاک فلوئڈ اکسٹراکٹ ۲ بوند سے ۳۰ بوند تک۔

جون پڑجانا - دیکھو بیان لاوسی نیس کا۔

جونک - لیچز۔ ہیروڈو۔

جونکیں اپنے قدوقامت میں نہایت مختلف ہوتی ہیں اور جسقدر انکا جسم بڑا ہوتا ہے اوسیقدر وہ خون بھی زیادہ چوستی ہیں۔ بہت چھوٹی جونکیں اپنے وزن سے ڈہائی گنا خون چوستی ہیں چھوٹی درمیانی چارگنا بڑی درمیانی جونک جو آرام کی حالت میں دو انچ کے قریب لمبی ہو سب سے بہتر ہے چھوٹی جونکوں میں یہ نقص ہے کہ وہ تعداد میں زیادہ لگانی پڑتی اور خون بھی بہت دیر میں چوستی ہیں اور ان کے زیادہ ڈنکوں سے خون بیحد بہتا رہتا ہے جسکا دباؤ سے بند کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ بہت بڑی جونک میں یہ قباحت ہے کہ اسکے ڈنک کا کھلا زخم رہتا اور اکثر اُسکا بدنما داغ باقی رہجاتا ہے۔ جب ایک محدود مقام پر دو تین جونکیں لگانی ہوں تو ہاتھ سے پکڑکر لگا سکتے ہیں۔ لیکن جب بہت سی جونکیں زیادہ جگہ میں لگانی ہوں تو سہل طریق یہ ہے۔ کہ ایک چھوٹے شیشے کے گلاس میں ڈالکر اُس گلاس کا منہ اُسجگہ پر لگادیں جب جونکیں خودبخود لگجاویں تو گلاس کو اوٹھالینا چاہیئے۔ اگر کسی دوا یا میل کی وجہ سے جونک نہ لگے تو اوس جگہ کو صابون اور گرم پانی کے ساتھ خوب صاف کر کے خشک کریں۔ اگر پھر بھی کامیابی نہو تو چار تدابیر ہیں۔

اوّل۔ یہہ کہ جونک کو پانی سے نکالکر گرم خشک کپڑے میں دس منٹ رکھ چھوڑیں بعد ازاں لگادیں۔

دوم۔ یہہ کہ اُس جگہ پر بالائی یا میٹھا کیا ہوا دودھ تھوڑا سا لگاویں۔

سوم۔ یہہ کہ رائی کا پلستر لگاکر اُسجگہ کو سرخ کردیں۔ اس تدبیر سے جونک بآسانی لگجاویگی۔ اور خون بھی جلدی سے خارج ہوگا۔

چہارم۔ اگر ان تمام تدابیر سے ناکامی ہے تو تھوڑی سی جگہ تیز چاقو یا سوئین کے ساتھ کھرچکر خون نکال کر اُسجگہ کو مسل دیں تب جونک ضرور لگ جاویگی۔ یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر مریض کے قریب تماکو یا گندہک یا سرکہ کی بو ہو تو جونک نہیں لگتی۔

جب جونک کا کسی خاص نقاط پر لگانا منظور ہو تو اوسکی یہہ آسان ترکیب ہے کہ ایک جاذب میں حسب ضرورت سوراخ کر کے اُسجگہ پر رکھیں۔ اور ایک چھوٹے گلاس میں جونکیں ڈالکر اُس کاغذ پر لگاویں جونکیں اُس کاغذکی کھردری سطح پر پھرینگی۔ اور جب سوراخوں پر اون کا منہ پہنچیگا تو فوراً وہیں لگ جاویں گی۔

جونکیں عموماً پندرہ بیس منٹ کے اندر خود ٹوٹ جایا کرتی ہیں۔ اگر ایسا نہو تو نمک پانی یا سرکہ یا پانی اون کے منہ پر لگانے سے اُترجاتی ہیں۔ جونک اُتارنے کے بعد اگر خون زیادہ نکالنا مقصود ہو تو

پولٹیس یا سینک یا بھانپ وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں۔ اور اگر خون جلدی بند کرنا منظور ہو تو پھٹکری یا نیلے طوطیا کے پانی مین گدی بھگو کر باندھنی چاہیئے اور اسی پانی سے زخموں کو دھوڈالنا چاہیئے۔ اگر جونک ناک یا مقعد یا شرمگاہ کے اندر داخل ہو جاوے تو پانی میں سرکہ یا نمک ملا کر پچکاری کرنی چاہیئے۔ کسی بڑی وریدپلک پستان مخرج حاملہ جلد عضو تناسل و فوطوں پر جونکوں کا لگانا منع ہے کیونکہ ایسے مقامات جونک لگانے سے زیادہ ورم کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چھوٹے بچوں میں بھی جونک لگانا احتیاط چاہتا ہے۔ کیونکہ انہیں خون بے حد نکلکر ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ پس چھوٹے بچوں میں جونک ہمیشہ کسی ہڈی کے مقابل اور صبح کے وقت لگانی چاہیئے تاکہ جب خون زیادہ نکلتا معلوم ہو تو فوراً دباؤ سے بند کر سکیں۔ شام کے وقت لگانے میں یہہ ہرج ہے کہ رات کو وقت بیخبر خون زیادہ بہکر بچہ کو ہلاک کر سکتا ہے۔ چھ سال کی عمر تک جسقدر سال کی عمر ہوئی ہو اوسیقدر جونکیں لگانی چاہئیں۔ بعدازاں جوان عمر تک یہی تعداد کافی ہے

تمام مقامی ورموں شروع دنبل و دبیلہ گرمسکوڑ وغیرہ میں جبکہ درد اور سوزش زیادہ معلوم ہو چھ سات جونکیں لگادینا اور بعد میں پولٹیس باندہنا سینک دیتے رہنا بہت جلدی آرام بخشتا اور پیپ پڑنے سے روکتا ہے۔ سردرد جو اجتماع خون کی وجہ سے ہوا ہمیں پڑپڑیوں پر چھ سات جونکیں لگانا شروع سرسام کی حالت مین قفائی گردن پر احتباس الطمث کو صداع میں اندام نہانی کے بیرونی لب کے قریب شکم اور سینہ کے درد میں جو اکثر بخار کی حالت میں ہو جاتا ہے مقام درد کے مقابل صداع اور شقیقہ میں جو خون بواسیر کے احتباس سے ہو کنارہ دبر پر جونکیں لگانا بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

سخت قے جو کسی طور سے بند نہ ہو بعض اوقات معدہ کے مقابل جونکیں لگانے سے آرام ہو جاتا ہے۔

سخت آشوب چشم میں ہر دو کوؤں کے قریب جونکیں لگانی سرخی اور ورم کم کر دیتی ہیں۔

دردناک بیرونی بواسیر اور دنبل میں بعض اوقات جونک تریاق اعظم کا کام دیتی ہے۔

ہم نے خود دیکھا ہے کہ ایسے بواسیری موہکوں کا درد......اور ورم عارضی طور پر ہی......موقوف نہیں ہوا بلکہ برسوں بعد میں مریض نے کوئی شکایت نہیں ظاہر کی۔ سخت پیچش اور ورم جگر کی حالت میں دبر کے کنارہ پر جونکیں لگانا بہت آرام دیتا ہے۔

جیافرپا ازمس Gcornia inermis اندیراازما کا بیان دیکھو

جیبورنڈی Jaborandi پائلوکارپس پینے ٹی فولیم کا بیان دیکھو

جیبورین Jaborina ایضاً

جیکارنڈا پروسیرا Jecorenda Procera کیروبا کا بیان دیکھو۔

جیکارنڈا منٹوزا کیروبا کا بیان دیکھو

جیلسیمپرین Gelsemprine
جیلسی مائٹ ایسڈ Gelsemio Aoid
جیلسی میا Gelsemia
جیلسی میم سیمپر ورنس Geisemium Semperverens
جیلسی میم نائی ٹیڈم Gelsemium Nitidum
(ان درختوں کو بلو جیسمین بھی کہتے ہیں)
جیلسی مین Gelsimine
جیلسی مین ہائڈروکلوراس Gelsemine Hydrochloras

جیلسی میم نخاع کے حرکاتی ریشوں کو نہایت سست اور ناتوان کردیتا۔ اور آخرکار حس کو بھی ضعیف۔ اور کالعدم کردیتا ہے۔ تنفس بند کرکے موت کا باعث بنتا اور قلب پر بھی ضعف لاتا مگر جلد کو تحریک دیتا ہے۔ پتلی پھیل جاتی اور تمام عضلات چشم مفلوج ہوجاتے ہیں۔ بوجہ مضعف مخدر اور دافع تشنج اثر کے اسکو کزاز۔ دمہ۔ ہوپنگ کف اعصابی درد صداع و شقیقہ میں استعمال کرتے ہیں۔

تھوڑی مقدار میں اطمینان غنودگی سستی دوران خون پیدا کردیتا جفن الاعلےٰ نیچے کو گر جاتی اور پتلی پھیل جاتی ہے طبعی مقدار میں دافع حرارت مسکن سوزش۔ دافع تشنج۔ مدر حیض۔ حابس الدم۔ واضع حمل اور مخدر تاثیرات پیدا کردیتا ہے۔ غشاواحشائے کے شعری دوران خون کو کم کرکے سوزش کو روک دیتا ہے اور درد و مروڑ وغیرہ کو کم کردیتا ہے۔ ہر قسم کے درد خاصکر متعلق چہرہ و پیشانی و دندان و مفاصل کے لیئے نہائیت قوی الاثر ثابت ہوا ہے دماغ اور احشائے دماغ کی سوزش میں جبکہ خون زور اور کثرت کے ساتھ جمع ہورہا ہو جسکی وجہ سے چہرہ اور آنکھیں سرخ پتلیاں منقبض اور طبیعت سخت بے چین ہو۔ اسکے استعمال سے دوران خون اعتدال پر آکر تمام علامات درد و سوزش و بے قراری درفع ہوجاتی ہیں۔ لیکن جب اجتماع خون ضعف دوران کی وجہ سے ہو جن میں چہرہ پر مردہ اور نیلگوں ہوجاتا پتلیاں کشادہ اور آنکھیں بھی نیم جان رہتی ہیں جیلسی میم ہرگز استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ سخت غصہ بھک اور ہاپنا کی حالت میں جیلسی میم کے دینے سے طبیعت برقرار ہوسکتی ہے۔ دماغی اور نخاعی مننجائی ٹس میں جیلسی میم دوران کو ہموار کرکے کسی جگہ کے اجتماع خون اور سوزش کو روک دیتی ہے۔ چونکہ یہ تمام عضلات کو ڈھیلا کرکے تشنج کو دور کردیتی ہے اسلیئے کزاز میں مفید ہے جو بے خوابی کہ زیادہ بیقراری اور گھبراہٹ کی وجہ سے ہو اسکو دفع کرتی ہیں۔

بخارات میلیریا میں بھی اسکو اس بنیاد پر دیتے ہیں کہ یہ تمام ریشوں کو ڈھیلا اور کشادہ کرکے تبخیر زیادہ کرتی اور فضلات کو خوب خارج کرتی ہے۔ بخارات کہنہ میں جبکہ جگر اور معدہ سخت کمزور ہوجاتے

ہیں نہائیت مفید ثابت ہوئی ہے۔
تیز بخار کی حالت میں جبکہ نبض اسیطرح بر ہو۔ ہذیان تشنج اور سخت بیقراری ساتھ ہو تو حرارت کے کم کرنے اور تشنجی حرکات کے دفع کرنے میں جلیسی میم بڑا کام دیتی ہے۔
سن سٹروک یعنی احتراق الشمس میں دماغی اجتماع خون اور سوزش کو کم کرکے بہت آرام دیتی ہے۔ وہ عسر الولادت جو سختی اور تشنج فم رحم کی وجہ سے ہو جلیسی میم کے دینے سے آسان ہو جاتا ہے۔ حبس البول درد رحم وانثیین عسر الطمث اور احتباس الطمث میں نہایت مفید دوا ہے خشک کھانسی۔ دمہ۔ ذات الریہ۔ ذات الجنب میں خراش کو کم دسد کو رفع اخراج بلغم کو زیادہ اور سوزش کو دور کرکے سودمند ثابت ہوتی ہے۔
چونکہ بچوں میں ریفلیکس فعل نہائیت تیز ہوتا ہے کہ خفیف تکلیف شل اخراج دندان قبض اور کرم امعا سے علام تشنج بخار بیہوشی وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں جلیسی میم خاصکر مفید ہے۔ ضعف قلب دوران۔ ضعف نخاع دماغ اور سخت کمزوری اور لاغری کی حالت میں اسکا استعمال اندیشہ ناک ہی۔
خر سفوف چھال ۲ گرین سے ۵ گرین تک۔ فلوئڈ اکسٹرا کٹ ا بوند سے ۱۰ بوند تک سالڈ اکسٹراکٹ ۱/۴ گرین سے ۲ گرین تک ٹنکچر ۵ بوند سے ۳۰ بوند تک۔
جلیسپرین یا جلیسی ہیں جو ایک قسم کا اکسٹراکٹ ہی ۱/۸ گرین سے ایک گرین تک جلیسی مینا یا جلیسی میا ۱/۴ گرین سے ۱/۲ گرین تک جلیسی مین ہائڈرو کلوراس ۱/۴ گرین سے ۱/۲ گرین تک۔

جیمیکا ڈاگ وڈ۔ Jemaca Dogwood

پسی ڈیپاری تھرانیا۔ یہہ افیون کی طرح خواب آور اور دافع اوجاع ہے۔ لیکن او مبا ے مضرات یعنے قبض۔ سکر۔ فساد ہاضمہ۔ غثیان۔ گرانی سر حبس وغیرہ سے پاک ہی نیز افیون کی طرح اسکی عادت بھی نہیں ہوتی۔ ہر قسم کے درد کو موقوف کرتی نہائیت خوشگوار نیند لاتی لیکن دماغ میں اجتماع خون نہیں پیدا کرتی ہے۔
ہر قسم کی دماغی گھبراہٹ تکلیف ہذیان جنون اور بے خوابی کو دور کرکے عجیب تسکین اور آرام بخشتی ہے۔ دماغ نخاع اور تمام اعصاب کی سوزش۔ خراش اور درد میں تسکین دینے اور سوزش رفع کرنے کے لحاظ سے افیون کے ہم پلہ ہے۔ لیکن چونکہ اس کا اثر اوس کی نسبت تھوڑی دیر رہتا ہے۔ اسلیئے اسکو بار بار تین چار گھنٹہ کے وقفہ سے دینا چاہیئے۔
اعصابی دردوں میں خواہ کسی مقام کا ہو مثلاً سر چہرہ جبڑے۔ دانت۔ آنکھ۔ کان۔ گردن۔ کمر گردہ۔ جگر امعا۔ ران۔ ٹانگ۔ سینہ۔ مفاصل۔ عضلات وغیرہ میں نہائیت مفید ثابت ہوئی ہے۔ بعض اوقات جائفل بوٹاسیم برومائڈ۔ کلورل کیلیجین انٹی پائیرین۔ انٹی فبرین۔ مارفیا۔

جیلسی میم وغیرہ سے درد میں کچھ بھی تخفیف ظاہر نہیں ہوئی۔ اسکے استعمال نے عجیب معجزنما اثر دکھا کر منٹوں میں مریض کو آرام بخشا ہے اور دلوں کی بے چینی بے خوابی اور کلفت کو آناً فاناً دور کر دکھایا ہے۔ ہذیان الخمر میں مارفیا کلورل اور برومائیڈ سے کسی طرح کم نہیں ہے۔

مردار دانتوں پر لگانا بعض اوقات فوراً درد کو موقوف کر کے مصیبت زدہ مریض کو جو بہت سی ادویہ یکے بعد دیگرے آزما کر قطعی مایوس ہو گیا تھا ایکدفعہ بھروسہ اور تسکین بخشتا ہے۔

اعضائے تنفس یعنی ہوائی نالیوں۔ ہوائی مسامات اور نرخرہ پر اسکا مسکن مخدر اور دافع تشنج اثر ہوتا ہے اسلیئے ہر قسم کی خشک کھانسی۔ دمہ ہوپنگ کف اور تشنج حنجرہ میں مفید ہے۔

وجع مفاصل کے دردوں کو تخفیف دیگر دوسرے علاجوں کے واسطے آسانی
کر دیتی ہے۔ آنکھ اور کان کے ہر قسم کے دردوں میں اسکے
کھلانے سے بہت جلد تخفیف ہو جاتی ہے۔ عسر ولادت
عسرت الطمث اور رحم کے دردوں میں نہایت
مفید ثابت ہوتی ہے۔

خوراک

فلوئڈ اکسٹراکٹ ۱/۲ ڈرام سے ۲ ڈرام تک۔ خشک اکسٹراکٹ ۲ گرین سے ۱۰ گرین تک۔ ٹنکچر
۲۰ بوند سے ۶۰ بوند تک۔ پیسی ڈین ۱/۸ گرین سے ۱/۲ گرین تک۔
پوست بیخ پیسی ڈیا کا سفوف ۱۰ گرین سے
۶۰ گرین تک۔

فقط

تمت بالخیر

فالحمد للہ رب العلمین

مفید عام حصہ اوّل ختم شد

الرّاقم خاکسار

ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خاں۔ ایم بی اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ

۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء

اللّٰھُمَّ اَشْفِنَا بِشِفَائِکَ اَللّٰھُمَّ دَاوِنَا بِدَوَائِکَ

اَرْحَمْ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ

خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْن

اللّٰھم اغفر لکاتبہ (وھو محمد عبد العزیز عادلی) ولقاریہ ولساعیہ ولمن نظر فیہ

مفتاح العرب - اس کے ذریعہ سے معمولی اُردو خواں تمام صرف پر دو مہینے میں ایسا حاوی اور مشاق ہو جاتا ہے کہ میزان منشعب صرف میر - دستور المبتدی - فصول اکبری - نحو میر - ہدایت النحو - کافیہ - شرح ملّا وغیرہ سے دو سال میں نہیں سکتا جو صاحب مفتاح القرآن کے بعد اس کو پڑھنا چاہیں وہ ایک مہینے میں ہی ختم کر سکتے ہیں - اس کے بعد دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی ضرورت نہیں رہتی قیمت ۱؍ محصولڈاک ذمہ خریدار ہو گا ÷

تشخیص الامراض - اس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض لغت کی ترتیب پر درج کئے جا کر ہر ایک مرض کی تعریف - اسباب - کیفیت - علامات - امتحان - اور تشخیص درج کئے گئے ہیں - طب - جراحی - امراض قابلہ - امراض العین امراض النسوان - امراض الصبیان - امراض السنین وغیرہ میں سے کوئی مرض مستثنیٰ نہیں رہا - تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے - اگرچہ پہلے سے اس کتاب کی نسبت ہمارا ارادہ محض اس قدر تھا کہ ہر ایک مرض کی تعریف اور تشخیص درج کی جاوے - مگر بہ نظر تکمیل اسباب و علامات و امتحان و کیفیت کا بھی کامل بیان درج کر دیا گیا ہے - باوجود زیادتی حجم بنظر افادہ عام وہی ۱؍ قیمت - محصولڈاک بذمہ خریدار -

تفسیر سورۂ فاتحہ و پارۂ الٓم - یہ تفسیر القرآن بالقرآن کا ایک علیحدہ جزو ہے - قیمت ۶؍

تفسیر پارۂ عم - یہ بھی تفسیر القرآن بالقرآن کا ایک علیحدہ جز ہے - قیمت ۲؍

رسالہ اعضائے مخصوصہ - اس میں اُن تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک و سوزاک و جریان و نامردی - ضربات جلق - عقر - سرعت انزال - احتلام - عسرت الطمث - اسقاط وغیرہ کا علاج - جماع کے قواعد اور آداب اور بہت سے ضروری مضامین لغت کی ترتیب پر درج کئے گئے ہیں - نیز تمام ادویہ جو ان اعضا کے متعلق ہیں درج کی گئی ہیں - زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور فسادات کا اس میں کامل علاج ہے - قیمت ۶؍ محصولڈاک بذمہ خریدار -

مفید النساء والصبیان - اس رسالہ میں اُن تمام ناگہانی دُکھوں اور دردوں کا علاج ہے جو عورتوں کی بے خبری دائیوں کی نادانی اور واہیات رسموں کی پابندی سے حاملہ اور زچہ اور نوزائیدہ بچوں کو ہمارے ملک میں وبائے عالمگیر کی طرح ہلاک کر رہے ہیں - قیمت ۳؍ محصولڈاک بذمہ خریدار -

تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی میں - اس کے بالائی حصہ میں قرآن مجید کا بامحاورہ انگریزی ترجمہ ہے اور نیچے تفسیر القرآن بالقرآن کے مطابق حاشیہ چلا جاتا ہے - قرآنی فصاحت و بلاغت کا کسی انسان سے دوسری زبان میں ادا ہونا تو ناممکن ہے - جس قدر میری حد امکان میں تھا میں نے صحیح ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے - اور اُس عالم غفلت سے جو تمام عالم میں قرآنی تراجم کی نسبت پھیلی ہوئی ہے لوگوں کو بیدار کرنا چاہا ہے - خداوند عالم مجھے کامیاب کرے - اگر کوئی صاحب ترجمہ کے متعلق مجھے کسی غلطی کی اطلاع دیں گے - یا کسی مقام پر بہتر الفاظ بتلائیں گے تو میں شکرگذاری کے ساتھ اُن کو قبول کروں گا اور آیندہ کو اُس سے فائدہ اُٹھاؤں گا - اگر مسایل میں اختلاف ہو تو اُس کے ساتھ قرآن مجید یا احادیث صحیحہ یا علوم محققہ سے دلایل ساتھ آنے چاہئیں - ورنہ کوئی توجہ نہ کی جاوے گی - قیمت باوجود ان خوبیوں کے صرف ۱۲؍ ÷

جامع العلوم طبی یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو۔ یہ ایک نہایت ہی مفید اور جامع کتاب ہے جس میں تمام ذیل علوم طبی کا بیان کامل طور پر نہایت عمدگی اور اختصار کے ساتھ کیا گیا ہے کہ کل مفید اور ضروری باتیں درج ہیں

اوّل۔ علم الادویہ۔ دوم اقسام الادویہ ونظامات تیاری۔ سوم علم دواسازی۔ چہارم۔ علم تشریح الاعضاء۔ پنجم علم طب۔ ششم علم امراض النساء۔ ہفتم علم امراض الصبیان۔ ہشتم میجر سرجری یعنی علم جراحی عامہ۔ نہم مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ۔ دہم آئی سرجری یعنی جراحی چشم۔ یازدہم علم قابلہ۔ دوازدہم اناٹومی یعنی علم تشریح۔ سیزدہم فزیالوجی یعنی علم اسرار الاعضاء۔ چہاردہم علم حفظ صحت۔ پانزدہم میڈیکل جورسپروڈنس یعنی طب متعلقہ عدالت۔ شانزدہم پیتھالوجی۔ ہفدہم ٹاکسی کالوجی یعنی علم سمیات

کل قیمت دس روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ مجلد ۱۱ روپے

یہ کتاب ایسی ہے کہ ایک شخص تمام علوم طبی سے کامل واقف ہو سکتا ہے اور ہر وقت ضرورت کے وقت اس سے کام لے سکتا ہے

میڈیکل سائی کلوپیڈیا یعنی جامع العلوم طبی انگریزی میں۔ قیمت مجلد ۱۲ روپے بلا جلد ۱۱ روپے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

الحکیم نمبر ۱ جس میں خوابات کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے۔ قیمت ۲/

الحکیم نمبر ۲ - یہ سورہ فاتحہ کی ایک مبسوط تفسیر ہے۔ قیمت ۳/

الحکیم نمبر ۳ - یعنی وہ لکچر جو قرآنی تعلیم کی ضرورت اور اہمیت پر ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ علی گڈھ ۱۹۰۵ء میں دیا گیا۔ قیمت ۲/ یہی لکچر انگریزی میں۔ قیمت ۲/

الذکر الحکیم جس میں ذکر ہے کہ حضرت مرزا صاحب قادیانی سچے مسیح ہیں یا نہیں۔ قیمت ۲/

جملہ کتب مؤلفہ جناب مولوی ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی

کیلئے درخواستیں بپتہ ذیل آنی چاہئیں

منیجر مطبع عزیزی تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب

نور احمد خان کاتب سرساوی